

امام اعظم کی 15 مسانید کا جامع نسخہ روایات کے متن کی تفصیلی فہرست کے ساتھ

جامع المسانید

مسانید الامام الاعظم
امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت فارسی

جمع و ترتیب ابو الولید محمد بن محمد بن الخوازمی

ترجمہ ابو العلاء محمد بن الدین جہانگیر
ادار اللہ معالیہ وبارک ايامہ ولیالہ

جلد
اول

پروگریسو بکس

شرف انتساب

مخدوم اُمم سید علی ہجویری

المعروف بہ

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

کی نذر

خاکِ پنجاب از دمِ او زندہ گشت
صبحِ ما از مہرِ او تابندہ گشت

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

عرض ناشر

اللہ تعالیٰ کا بے حد و شمار شکر ہے کہ اس نے ہمیں یہ عظیم نعمت عطا کی کہ ہمیں اپنے سب سے زیادہ محبوب نبی کی اُمت میں پیدا کیا اور ہم پر مزید یہ فضل کیا کہ اُس نے ہمیں اپنے پیارے دین کی تعلیمات کی نشر و اشاعت کے حوالے سے خدمت کرنے کی توفیق اور سعادت عطا کی۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، آپ کے اصحاب اور آپ کی آل پر درود و سلام نازل کرے۔ اُمت مسلمہ کے ہر عالم اور ہر فقیہ، ہر زاہد اور ہر صوفی بلکہ ہر خاص و عام مسلمان پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کا نزول کرے۔

——***

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کا ادارہ پروگریسو بکس ایک طویل عرصے سے اسلامی کتب کی نشر و اشاعت کی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ اب تک مختلف اسلامی علوم و فنون سے متعلق کئی کتابیں دیدہ زیب انداز میں شائع ہو کے قارئین تک پہنچ چکی ہیں۔ جن میں سے زیادہ تر کتابیں ایسی ہیں جن کا اُردو ترجمہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا اور کچھ ایسی کتابیں بھی ہیں جن کے تراجم پہلے ہوئے لیکن ہم نے اس کی ترتیب و تہذیب، تحقیق و تخریج اور طاہری رعنائی و دلکشی کے حوالے سے جو خدمت کی اسے اہل علم کی طرف سے بڑی پذیرائی ملی۔

ہم نے جو کتابیں پچھلے کچھ عرصے میں شائع کی ہیں ان میں نمایاں نام قصیدہ بردہ شریف کی شرح جو خرپوتی کے نام سے معروف ہے صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ، مسند ابوداؤد طیالسی، معجم صغیر، معجم اوسط، معجم کبیر، مسند ابویعلیٰ، راسخ الحدیث و منسوخہ وغیرہ کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

اس وقت ہم اہل علم کی خدمت میں ایک اور تحفہ پیش کر رہے ہیں جو ایک طرف علم حدیث کے روایتی طلباء کے لئے ایک عظیم نعمت ہے تو دوسری طرف علم فقہ میں دلچسپی رکھنے والوں کے لئے بھی ایک اہم مآخذ کی حیثیت رکھتا ہے اور یہ ان مسانید کا مجموعہ ہے جو مختلف زمانوں کے ائمہ نے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے روایت کی ہیں۔ مختلف کتابوں اور قلمی نسخوں کی شکل میں بکھری ہوئی ان روایات کو امام خوارزمی نے ایک ہی جگہ اکٹھا کیا اور ان میں حذف و تکرار کو ختم کیا اور پھر انہیں قارئین کی سہولت کے لئے فقہی ترتیب کے مطابق مرتب کر کے اُمت کے سامنے پیش کر دیا۔ کتاب کا مرتب کون ہے اور اس کی اہمیت کیا ہے؟ اس کے بارے میں آئندہ صفحات میں وضاحت کر دی گئی ہے۔

——***

یہ کتاب بہت عرصہ پہلے ہندوستان سے شائع ہوئی تھی پھر اسی کی عکسی نقل عالم عرب سے شائع ہوتی رہی اس کے بعد عالم عرب کے مشہور اشاعتی ادارے دارالکتب العلمیہ بیروت نے اس کتاب کے متن کی تصحیح اور روایات کی تخریج کے ہمراہ اسے دو جلدوں میں شائع کیا۔ اسی شائع شدہ نسخے کی عکسی نقل مکتبہ حنفیہ کوئٹہ سے شائع ہوئی اور اسی عظیم کتاب کا ترجمہ اس وقت ہم آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

——***

کتاب کی اہمیت کے پیش نظر اس بات کی ضرورت تھی کہ کتاب کے ترجمے کی خدمت کسی ایسے اہل علم کے سپرد کی جائے جو احادیث و آثار کی زبان و محاورے اسلوب بیان الفاظ و تراکیب کی ساخت سے بخوبی واقف ہوتا کہ اُردو پڑھنے والے قاری تک اصل کتاب کا مضمون اور اس کی معلومات صحیح طور پر منتقل ہو سکے۔ اس لئے اس خدمت کے لئے ادارے کی انتظامیہ نے علامہ ابو العلاء محمد نجی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ کا انتخاب کیا جو اس سے پہلے کئی کتب احادیث کے ترجمہ کی خدمت سرانجام دے چکے ہیں۔

کتاب کی باطنی خوبوں کے ہمراہ ادارے نے اس کی ظاہری دلکشی کی طرف بھی پوری توجہ کی تاکہ اس کی ظاہری صورت اس کی علمی اہمیت و قدر و قیمت کے مطابق ہو۔ ہم اپنی اس کوشش میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں اس کا فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ اس کتاب کے انوار و برکات سے خود بھی فیض یاب ہوں اس کے بارے میں دوسروں کی رہنمائی بھی کریں اور اس سے استفادہ کرتے ہوئے کتاب کے مصنف مترجم محقق کے ہمراہ ادارہ اور اس کی انتظامیہ و متعلقین کو بھی اپنی نیک دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

چوہدری غلام رسول

چوہدری شہباز رسول

چوہدری جواد رسول

چوہدری شہزاد رسول

حدیثِ دل

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے اور اس کی حمد بیان کرنا ہی سب سے بڑی سمجھ داری ہے۔ وہ اپنی ذات کی عظمت اور صفات کی خوبیوں کے حوالے سے انسانی عقل و فہم سے ماورا ہے۔ صرف اس کی صفات کے مظاہر کے ذریعے اس کے بارے میں آگاہی حاصل کی جاسکتی ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود و سلام نازل ہو جو تمام انبیاء و مرسلین کے ”امامِ اعظم“ ہیں۔ اپنے پروردگار کی عطا سے دنیا و آخرت کی تمام نعمتوں کے ”مالک“ ہیں۔ اور اپنے پروردگار کے علم کے تحت قیامت کے دن گناہگاروں کے ”شافع“ ہوں گے۔ جن کے نام مبارک ”احمد“ کے ہمراہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کی آمد کی بشارت اپنے ماننے والوں کو دی تھی۔ آپ ﷺ کے ہمراہ آپ کے اصحاب و آل آپ کی امت کے علماء و مشائخ اور قیامت تک آنے والے تمام مؤمنین و مومنات مسلمین پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔

——***

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق کے تحت ہم نے اسلامی علوم و فنون کی روایتی تعلیم حاصل کی اور پھر ان علوم و فنون کی ترجمہ و تصنیف کی شکل میں خدمت کے کام کی طرف متوجہ ہوئے۔ ہماری یہ خدمت جب برادرانِ اسلام کے ہاتھوں تک پہنچی تو انہوں نے اپنی نیک دعاؤں میں ہمیں بھی یاد رکھنا شروع کیا اور ان کی انہی پر خلوص دعاؤں کی برکت یوں ظاہر ہوئی کہ ہمیں اس شعبہ میں مزید کام کرنے کے اسباب و وسائل میسر آتے چلے گئے۔ یہ اسباب و وسائل ایک طرف سے مادی حیثیت رکھتے تھے اور دوسری طرف سازگار ماحول، صحت، ذہنی و جسمانی پریشانیوں اور تکالیف کا نہ ہونا بھی تصنیف و تالیف کے کام کے لئے بنیادی وسیلے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس پہ مزید نعمت یہ حاصل ہوئی کہ ہم نے ایک ایسے زمانے میں کام کا آغاز کیا جب کتاب کو تصنیف کر لینے کے بعد اس کی اشاعت تک کے تمام مراحل تیز رفتار ترقی یافتہ اور آسان ہو گئے۔ اس میں متن کی کتابت، تصحیح، اشاعت، جلد بندی وغیرہ سبھی چیزیں شامل ہیں۔

——***

اس وقت ہم آپ کی خدمت میں ”جامع المسانید“ کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں اس کتاب کو چھٹی صدی ہجری سے تعلق رکھنے والے مشہور حنفی فقیہ شیخ ابو مؤید محمد بن محمود خوارزمی نے ترتیب دیا ہے۔ اس کی صورت یوں ہوئی کہ مختلف مشائخ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے منقول روایات کو ”مسند“ کی شکل میں مرتب کیا اور ان مسانید کی نسبت ان مرتب کرنے والے افراد کی طرف ہی ہوئی۔ ان میں

سے دو مسانید زیادہ مشہور ہوئیں ایک مسند اصفہانی اور دوسری مسند حارثی، یہ مسند حارثی وہی کتاب ہے جس میں سے مکررات کو حذف کر دیا گیا اور اسے فقہی ترتیب پر مرتب کیا گیا اور یہ ہمارے ہاں برصغیر پاک و ہند میں ”مسند امام اعظم“ کے نام سے معروف ہے۔ یاد رہے کہ مسند اصفہانی اور مسند حارثی یہ دونوں مسانید اپنی اصل شکل میں عالم عرب سے شائع ہو چکی ہیں۔ مختصر یہ کہ امام خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ نے 15 مختلف مسانید کے نسخے حاصل کئے اور پھر ان میں سے مکرر روایات اور اسانید کو حذف کر کے انہیں ایک مجموعے کی شکل میں مرتب کیا۔ اور اس کا نام ”جامع المسانید“ تجویز کیا۔

——***

اس کتاب کا ترجمہ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ہم نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اوپر کی سند کا ترجمہ روایات کے متن کے ترجمے کے ہمراہ دیا ہے اور عربی متن میں ذیلی سرخی کے اضافے کے ذریعے سند کے الفاظ اور متن کے الفاظ کے درمیان فرق واضح کر دیا ہے۔ امام خوارزمی نے مسانید کے مرتبین کی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تک اسناد بھی مکمل نقل کی ہیں۔ ہم نے صرف ان کا ترجمہ یہاں دیا ہے۔ البتہ ان کے درمیان میں جس مقام پر امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کا بیان کردہ کوئی فقہی اصول یا کوئی فقہی جزئی مذکور تھی وہاں ہم نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے اصل الفاظ کا عربی متن اور پھر اس کے بعد اس کا ترجمہ دیا ہے۔

——***

اس کتاب کی تیاری کے دوران جن احباب کا تعاون شامل حال رہا میں ان سب کا شکر گزار ہوں جن میں سر فہرست برادرِ مکرم خرم زاہد ہیں جنہوں نے تصنیف و تالیف کے لئے سازگار ماحول فراہم کیا، محترم قاضی ساجد درانی جنہوں نے متن کی تصحیح کے حوالے سے معاونت کی۔ محترم زاہد اقبال جنہوں نے مسودے کی کمپوزنگ کی۔ اور برادرِ م جواد رسول جنہوں نے کتاب کی نشر و اشاعت کا بندوبست کیا اور انہوں نے ہی مجھے اس خدمت کی طرف متوجہ کیا تھا۔

——***

شکرگزاری کے اظہار میں ایک بڑا حصہ میرے والدین اور اساتذہ و مشائخ کے لئے بھی ہے جن کی تعلیم و تربیت کی بدولت میں اس لائق ہو سکا کہ اس خدمت کو سرانجام دے سکوں۔

سب سے آخر میں حامد یزدانی کا یہ شعر یقیناً ہمارے حسب حال ہے۔

کچھ نہ بادل سے جب امید رہی دشت نے سوئے چشمِ تر دیکھا

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

فہرست مضامین

﴿روایات کے مضامین کے بارے میں تفصیلی فہرست جلد کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں﴾

۳	شرف انتساب
۵	عرض ناشر
۷	حدیث دل
۱۹	جامع المسانید
۲۱	نبی اکرم ﷺ تک مترجم کی سند
۲۳	امام اعظم رحمہ اللہ
۲۵	امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ
۲۸	ابن تیمیہ کا بیان
۲۹	امام ائمۃ الفقہاء
۲۹	۱۷۰ ائمہ کی تعریف
۳۰	بنداری کے پہاڑ
۳۰	دس مزید افراد
۳۰	تعریف کا حد تو اتر کی زیادہ سے زیادہ حد تک پہنچنا
۳۱	لوگ اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں
۳۲	امام صاحب سے بعض محدثین کا تعصب
۳۲	ابن حبان کا تعارف
۳۲	امام صاحب کا تذکرہ سب سے طویل کرنا
۳۲	ابن حبان کے الفاظ
۳۵	ابن حبان کی نقل کردہ تنقیدی روایات
۳۷	ابن حبان کی جرح پر ذہبی اور ابن حجر کا تبصرہ

۳۷	شیخ ابو نعیمہ کا تبصرہ
۳۸	غفلت کا شکار مشائخ
۳۹	امت محمدیہ گمراہی پر اکٹھی نہیں ہو سکتی
۴۰	امام اعظم کے بارے میں امام ابو داؤد کی رائے
۴۱	متاخرین اہل علم کا طرز عمل
۴۲	امام اعظم کے مناقب میں متاخرین کی تصانیف
۴۲	متاخرین کا امام اعظم پر جرح سے اعراض
۴۳	متاخرین کا خراج تحسین
۴۳	سمعانی کا بیان
۴۵	ابن تیمیہ کا قول
۴۶	ذہبی کا بیان
۴۸	ابن کثیر کا بیان
۴۹	سبکی کا بیان
۴۹	بیہقی کا بیان
۵۰	ابوزہرہ کا بیان
۵۰	امام صاحب کی مخالفت کے اسباب
۵۱	امام اوزاعی کا واقعہ
۵۲	امام اعظم کا عقیدہ
۵۶	ایک جامع اصول
۵۸	زاہد الکوثری کی تحقیق
۵۸	ارجاء کی تحقیق
۶۴	امام اعظم کی تعریف
۶۴	امام شافعی کے کلمات
۶۵	مسلک حنفی کا پھیلاؤ
۶۵	وجہ تالیف
۶۵	مسانید کا اجمالی تعارف
۶۶	طرز تالیف و ترتیب
۶۷	خلیفہ مامون الرشید کا خراج تحسین

۷۱	خواب کا اجمالی تعارف
۷۳	خواب کی مزید وضاحت
۷۴	خواب
	امام اعظم کے کچھ انفرادی فضائل کا تذکرہ
۷۴	خواب کا اجمالی تعارف
۷۵	خواب
۷۸	صحابہ بن ابوسلیمان کا بیان
۷۸	حب جبار کا بیان
۷۹	امام اعظم کا خواب اور اس کی تعبیر
۸۰	امام جعفر صادق کی پیش گوئی
۸۱	امام شافعی کا حصول تبرک
۸۱	صدر الاممہ کے اشعار
۸۲	تیسری قسم:
۸۲	امام اعظم کا سن پیدائش
۸۳	آپ کی پیدائش، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں ہوئی
۸۳	تیسری قسم
۸۴	امام اعظم کا صحابہ کرام سے روایت کرنا
۸۴	سید قول
۸۴	حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
۸۵	حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت
۸۵	حضرت عبداللہ بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ سے روایت
۸۶	حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت
۸۶	حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت
۸۷	حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت
۸۷	سیدہ عائشہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سے روایت
۸۸	حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی تحقیق
۸۸	امام بیہقی کا قول
۸۸	مگر صحابہ کرام سے روایت کی تحقیق

۸۹	چوتھی قسم
۸۹	اعمش کا امام اعظم کی طرف رجوع کرنا
۹۰	اعمش اور امام ابو یوسف کا مذاکرہ
۹۰	اعمش کے توصیفی کلمات
۹۱	امام شعبی کا امام اعظم سے مذاکرہ
۹۲	اعمش کو تلقین
۹۳	پانچویں قسم
۹۳	امام اعظم سے اکابرین کا روایت کرنا
۹۴	عاصم بن ابوالخو دکی تعریف
۹۴	730 مشائخ کا تذکرہ
۹۴	چھٹی قسم
۹۵	ابو جعفر منصور کا واقعہ
۹۵	ساتویں قسم
۹۵	امام اعظم کے ارشد تلامذہ
۹۷	امام اعظم کا طرز تحقیق
۹۷	امام صاحب غلطی کیسے کر سکتے ہیں؟
۹۸	آٹھویں قسم
۹۸	علم شریعت کی تدوین
۹۹	جوز جانی کا واقعہ
۹۹	قاضی ابن سرج کا واقعہ
۱۰۰	ابوبکر رازی کا بیان
۱۰۰	امام شافعی کا قول
۱۰۰	یحییٰ بن سعید قطان کا قول
۱۰۱	نویں قسم
۱۰۱	علماء پر خرچ کرنا
۱۰۱	امام اعظم حقیقی زاہد ہیں
۱۰۲	دسویں قسم
۱۰۲	عہدہ قضا کی پیشکش

۱۰۲	طہر حائضہ کے نقل کردہ مطاعن اور جوابات
۱۰۳	طہر حائضہ
۱۰۴	طہر حائضہ
۱۰۶	طہر حائضہ
۱۰۶	طہر حائضہ
۱۰۷	طہر حائضہ
۱۰۷	قیاس کی اقسام
۱۰۷	نہایتی کا موقف
۱۰۸	نہایتی پر الزام بے بنیاد ہے
۱۰۸	ترک قیاس کی پہلی مثال
۱۰۸	ترک قیاس کی دوسری مثال
۱۰۹	نہایت میں ترک و ترجیح
۱۰۹	نہایتی روایت
۱۰۹	پانی کا حکم
۱۱۰	نہایت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا
۱۱۰	نہایت کے مرنے سے پانی کا نجس ہونا
۱۱۱	سورہ کی کمال کا حکم
۱۱۲	حقی کا نجس ہونا
۱۱۲	نہایت حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنا
۱۱۳	وضو میں سر کے مسح میں تکرار
۱۱۳	مغرب کی نماز جلدی ادا کرنا
۱۱۴	نہایت نماز روشنی میں ادا کرنا
۱۱۴	ایک موضوع روایت
۱۱۵	نہایت وسطی سے مراد کیا ہے؟
۱۱۵	نہایت میں "بسم اللہ" کو پست آواز میں پڑھنا
۱۱۶	نہایت میں سورہ فاتحہ کی تلاوت
۱۱۷	نہایت کے کلمات
۱۱۸	نہایت میں (رکعات کی تعداد میں) شک ہونا

۱۱۸	قنوت نازلہ پڑھنا
۱۱۹	مکروہ اوقات میں نماز جنازہ کی ادائیگی
۱۱۹	گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ
۱۲۰	روزے کی حالت میں کھینچنے لگانا یا لگوانا
۱۲۰	حج قرآن کا افضل ہونا
۱۲۱	حالت احرام میں نکاح
۱۲۱	شفعہ کے احکام
۱۲۲	نکاح اور نوافل
۱۲۲	نکاح میں ولی کا حکم
۱۲۳	نکاح میں مہر کا تعین
۱۲۳	طلاق کا حکم
۱۲۳	دانت کا قصاص
۱۲۵	مشرکین کا قتل
۱۲۵	کتے کے شکار کا حکم
۱۲۶	ذوی سہام
۱۲۶	خطیب کا بیان، محض افتراء ہے
۱۲۷	امام اعظم کی عربیت دانی
۱۲۷	ابن جوزی کا جواب
۱۲۷	الجامع الکبیر کے مسائل کی شہادت
۱۲۸	ائمہ نحو کی گواہی
۱۲۸	ابن عیاش کی روایت
۱۲۸	ابن عیاش پر طعن
۱۲۹	آل رسول سے محبت
۱۲۹	امام صاحب کا مسائل میں رجوع
۱۲۹	حق کی طرف رجوع بہتر ہے
۱۲۹	امام شافعی سے موازنہ
۱۲۹	رجوع، قابل مذمت نہیں ہے

۱۳۰	حجۃ منسوب روایت
۱۳۰	مجلس میں مہارت
۱۳۰	بیکہ اصل میں شک
۱۳۰	بیکہ رتق
۱۳۱	حجۃ منسوب ایک اور روایت
۱۳۱	بیکہ جواب
۱۳۱	بیکہ جواب
۱۳۱	بیکہ جواب
۱۳۱	بیکہ جواب
۱۳۲	حدیث کے مطابق فتویٰ نہ دینا
۱۳۲	یحییٰ بن معین کی تنقید
۱۳۲	حجۃ یا تاویل کا احتمال
۱۳۲	حدیث قلتین
۱۳۳	لفظ "قلہ" اسم مشترک ہے
۱۳۳	رفع یدین سے متعلق روایت
۱۳۴	چار سو روایات کو مسترد کرنے کا الزام
۱۳۴	محمد شین کا طرز عمل
۱۳۵	اشعار کا حکم
۱۳۵	امام اعظم کے مسلک سے عدم واقفیت
۱۳۶	سودا ختم کرنے کا اختیار
۱۳۶	امام مالک کا مسلک
۱۳۷	قرعہ اندازی کا حکم
۱۳۷	امام صاحب پر ایک الزام کی تحقیق
۱۳۸	مشروبات کا حکم
۱۳۸	یحییٰ بن معین کا موقف
۱۳۸	طلاء کا شرعی حکم
۱۳۹	ایک خواب کا تذکرہ

۱۳۹	اس کے دو جواب
۱۴۰	امام صاحب کی تعریف میں خواب
۱۴۰	میت کا کفن حاصل کرنا
۱۴۰	کفر سے توبہ کروایا جانا
۱۴۱	طاعنین کی تعریف
۱۴۱	سفیان ثوری کا واقعہ
۱۴۲	خارجیوں کا توبہ کروانا
۱۴۲	کرخی کا نقل کردہ واقعہ
۱۴۲	امام احمد کا واقعہ
۱۴۴	امام ابو حنیفہ کے اخلاق
۱۴۴	امام عبدالرزاق کا بیان
۱۴۵	دوسرا باب:

ان مسانید کے مرتبین تک ہماری اسناد کا تذکرہ

۱۴۵	پہلی مسند: "مسند حارثی"
۱۴۶	دوسری مسند: "مسند طلحہ"
۱۴۷	تیسری مسند: "مسند ابن مظفر"
۱۴۷	چوتھی مسند: "مسند ابو نعیم اصفہانی"
۱۴۸	۵ ویں مسند: "مسند ابو بکر محمد بن عبدالباقی"
۱۴۸	۶ ویں مسند: "مسند جرجانی"
۱۴۹	۷ ویں مسند: "مسند لؤلؤی"
۱۴۹	۸ ویں مسند: "مسند ابوالحسن"
۱۵۰	۹ ویں مسند: "مسند کلاعی"
۱۵۰	۱۰ ویں مسند: "مسند ابن خسرو"
۱۵۱	۱۱ ویں مسند: "مسند قاضی ابو یوسف"
۱۵۱	۱۲ ویں مسند: "مسند امام محمد"
۱۵۲	۱۳ ویں مسند: "مسند حماد"
۱۵۲	۱۴ ویں مسند: مسند امام محمد (مسند ثانی)
۱۵۳	۱۵ ویں مسند: "مسند سعدی"

۱۵۵

ایمان کے بارے میں روایات

۱۵۶

پہلی فصل: نیکوں کی ترغیب دینا اور برائیوں سے منع کرنا

۲۱۹

دوسری فصل: ایمان، قضا و قدر کی تصدیق، شفاعت اور دیگر امور کا بیان

۳۰۳

تیسری فصل: دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے، نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کی پیروی کرنا

۳۱۰

چوتھی فصل: فضائل کے بارے میں ہے

۳۲۹

چھٹا باب:

طہارت کے بارے میں روایات

۳۵۰

پہلی فصل: وضو اور تیمم کا طریقہ

۳۶۷

دوسری فصل: جو چیزیں وضو اور تیمم کو لازم کرتی ہیں نیز حدث کے احکام

۳۸۴

تیسری فصل: جو چیزیں غسل کو واجب کرتی ہیں اور جنابت کے احکام

۴۰۸

چوتھی فصل: پانیوں اور نجاستوں کا بیان

۴۱۷

پانچویں فصل: موزوں اور دیگر چیزوں پر مسح کرنے کا بیان

۴۳۳

پانچواں باب:

نماز کے بارے میں روایات

۴۳۴

پہلی فصل: نماز کے اوقات، قبلہ اور اذان کا بیان

۴۵۵

دوسری فصل: قرأت کرنے، قنوت پڑھنے اور بسم اللہ کو پست آواز میں پڑھنے کا بیان

۵۰۲

تیسری فصل: رکوع (میں جاتے ہوئے اور اس سے) سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین نہ کرنا، کون سی چیز نماز کو فاسد کر دیتی ہے؟

۵۲۲

چوتھی فصل: جمعہ، عیدین، سنتوں اور نوافل کا بیان

۵۶۳

پانچویں فصل: نماز کا طریقہ اس میں شک ہو جانا اور اس کے وجوب کی شرائط

۶۱۰

چھٹی فصل: جماعت (کے احکام)، امام کے آداب اور مسجد میں کیا کرنا مکروہ ہے؟

۶۳۵

ساتویں فصل: جنازہ کے احکام

۶۵۸

چھٹا باب:

زکوٰۃ کے بارے میں روایات

۶۵۹

پہلی فصل: زکوٰۃ کے (مختلف قسم کے) نصاب اور زکوٰۃ کے مصارف کا بیان

۶۶۳

دوسری فصل: عشر خراج اور کنز کا بیان

۶۶۸

تیسری فصل: زیور، یتیم کے مال اور قرض کی رقم میں (زکوٰۃ) کا حکم

۶۷۱

چوتھی فصل: صدقہ فطر کے احکام

ساتواں باب: _____ ۶۷۳

روزے کے بارے میں روایات

پہلی فصل: روزے کی فضیلت اور اس کے صحیح ہونے کی شرائط _____ ۶۷۴

دوسری فصل: بوسہ لینے، پھپھنے لگوانے یا جنابت کی وجہ سے (روزے میں) کوئی حرج نہیں ہوتا، سفر کے دوران روزہ رکھنا _____ ۶۸۷

تیسری فصل: کون سی چیز قضا کو لازم کرتی ہے؟ _____ ۷۰۹

چوتھی فصل: کون سی چیز کفارے کو لازم کرتی ہے؟ _____ ۷۱۱

پانچویں فصل: نذر ماننے کا بیان _____ ۷۱۳

آٹھواں باب: _____ ۷۱۴

حج کے بارے میں روایات

پہلی فصل: حج، عمرہ اور مکہ کے فضائل _____ ۷۱۵

دوسری فصل: تلبیہ اور حج کے دیگر تمام افعال، حج افراد حج تمتع اور حج قرآن کے احکام _____ ۷۲۷

تیسری فصل: احرام کی ممنوعات، کون سی چیزیں احرام سے نہیں ہوتی ہیں، اور جزاؤں کا بیان _____ ۷۶۲

روایات کے مضامین کی تفصیلی فہرست _____ ۷۹۲

جامع المسانید

یہ کتاب جو ”جامع المسانید“ کے نام سے آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ ان روایات پر مشتمل ہے جو مختلف زمانوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم نے اپنی اپنی سند کے ساتھ امام ابوحنیفہؒ کے حوالے سے روایت کی ہیں۔ لیکن یہ روایات مختلف مجموعہ جات میں محفوظ تھیں اور سابقہ زمانوں میں کتابوں کی اشاعت نہیں ہوتی تھی، صرف قلمی نسخے نقل کیے جاتے تھے اس لئے یہ روایات عالم اسلام کے مختلف علاقوں اور گوشوں میں بکھری ہوئی تھیں۔ یہ اعزاز اور فضیلت امام خوارزمی کے حصے میں آیا کہ انہوں نے مختلف مسانید کے نسخے حاصل کئے اور ان میں سے مکرر روایات کو حذف کر کے ان روایات کو فقہی ترتیب کے مطابق ایک جگہ جمع کر دیا اور اس کا نام ”جامع المسانید“ تجویز کیا۔

ان مختلف مسانید کے مؤلفین کون تھے؟ اور ان تک امام خوارزمی کی سند کیا ہے؟ اس کی وضاحت خود انہوں نے کتاب کے مقدمے میں کر دی ہے۔

امام ابوالمؤید محمد بن محمود کا تعلق وسط ایشیا کے مشہور شہر ”خوارزم“ سے ہے۔ آپ 12 ذوالحجہ 593 ہجری میں خوارزم میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم خوارزم میں حاصل کی اور پھر بغداد اور دمشق کا سفر کر کے وہاں کے اکابر مشائخ سے استفادہ کیا۔ مشہور حنفی فقیہ امام قاسم بن قطلوبغا نے اپنی مشہور کتاب ”تاج التراجم“ میں تحریر کیا ہے۔ تا تاریخوں کے حملے کے بعد یہ خوارزم کے قاضی اور خطیب مقرر ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے یہ عہدہ ترک کیا اور حج کے لئے تشریف لے گئے۔ حج کے بعد یہ خاصا عرصہ مکہ میں مقیم رہے، پھر مصر تشریف لے گئے۔ وہاں سے دمشق چلے گئے پھر بغداد آئے اور وہاں درس و تدریس کرتے رہے۔ انہوں نے 2 جلدوں میں ”مسانید امام ابوحنیفہ“ تصنیف کی ہے جس میں انہوں نے 15 تصانیف کو جمع کر دیا ہے۔

صاحب کشف الظنون کے بیان کے مطابق امام خوارزمی کا انتقال 665 ہجری میں ہوا۔

امام خوارزمی نے جن حضرات کی مرتب کردہ مسانید کو تحقیق کا موضوع بنایا ہے ان کے اسماء درج ذیل ہیں:

- ❶ مسند امام حافظ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب بن حارث حارثی بخاری المعروف بہ ”عبد اللہ الاستاذ“ (متوفی 340ھ)
- ❷ مسند امام حافظ ابو القاسم طلحہ بن محمد بن جعفر الشاہد العدل (متوفی 380ھ)
- ❸ مسند امام حافظ ابو الخیر محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد (متوفی 379ھ)
- ❹ مسند امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد اصفہانی (متوفی 430ھ)
- ❺ مسند شیخ امام ثقہ عدل ابو بکر محمد بن عبد الباقی بن محمد انصاری (متوفی 535ھ)

- ❁ مسند امام حافظ صاحب جرح و تعدیل ابو احمد عبد اللہ بن عدی جرجانی (متوفی 365ھ)
- ❁ مسند امام حسن بن زیاد لؤلؤی (متوفی 204ھ)
- ❁ مسند امام حافظ عمر بن حسن اشنانی (متوفی 339ھ)
- ❁ مسند حافظ امام ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی (متوفی 432ھ)
- ❁ مسند امام حافظ ابو عبد اللہ محمد بن حسین بن محمد بن خسرو بلخی (متوفی 522ھ)
- ❁ مسند امام قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری (متوفی 182ھ)
- ❁ مسند امام محمد بن حسن شیبانی (متوفی 189ھ)
- ❁ مسند حماد بن امام ابو حنیفہ (متوفی 176ھ)
- ❁ مسند امام محمد بن حسن (متوفی 189ھ)
- ❁ مسند امام حافظ ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن ابو العوام سغدی (متوفی 335ھ)

——***

امام خوارزمی نے اس کتاب کو فقہی ترتیب کے مطابق مرتب کیا ہے۔

انہوں نے پوری کتاب کو چالیس ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ جن میں سے ہر باب میں ذیلی فصول پائی جاتی ہیں۔ کتاب کے آغاز میں انہوں نے ایک پر مغز اور تحقیقی مقدمہ بھی شامل کیا ہے جس میں امام صاحب کے فضائل و مناقب بیان کیے گئے ہیں ان پر ہونے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ کتاب کا آخری باب راویان حدیث کے اجمالی تعارف پر مشتمل ہے۔

امام خوارزمی کا اسلوب یہ ہے کہ وہ پہلے امام ابو حنیفہ کی سند کے ساتھ کوئی روایت نقل کرتے ہیں وہ روایت کبھی حدیث ہوتی ہے کبھی کسی صحابی کا اثر ہوتی ہے اور کبھی کسی تابعی کا قول ہوتی ہے۔ اس کے بعد علامہ خوارزمی مسانید کے مؤلفین کی امام ابو حنیفہ تک سند نقل کرتے ہیں۔ البتہ اگر کسی مسند کے مرتب نے کسی روایت کے الفاظ کچھ مختلف نقل کیے ہوں تو امام خوارزمی اس کی وضاحت کر دیتے ہیں۔ اسی طرح جن روایات کو امام محمد نے نقل کیا ہے اور ان روایات میں مذکور مسئلہ کے بارے میں کوئی تائیدی یا اختلافی رائے تحریر کی ہے تو امام خوارزمی اسے بھی نقل کر دیتے ہیں۔

اس کتاب کا جو نسخہ ہمارے سامنے ہے یہ مکتبہ حنفیہ کانسی روڈ، کوئٹہ سے شائع شدہ ہے جو شاید دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان کی طرف سے شائع ہونے والے نسخے کا عکس ہے۔ اس کتاب کے متن کی تحقیق اور روایات کی تخریج کی خدمت شیخ نجم الدین محمد درکانی نے سرانجام دی ہے۔ ہم نے ان کی اس تحقیق کو اس نسخے میں نقل کر دیا ہے۔

——***

نبی اکرم ﷺ تک، امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے مترجم کی سند حدیث

جامع المسانید میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے جو روایات منقول ہیں ان میں سے چند روایات وہ ہیں جو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے براہ راست صحابہ کرام سے روایت کی ہیں۔ ان اصحاب کے اسماء یہ ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء بیدی رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ بنت عمر رضی اللہ عنہا

ان کے علاوہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی ایسی روایات منقول ہیں جن میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور صحابی کے درمیان کوئی واسطہ منقول نہیں ہے۔ تاہم محققین کی تحقیق کے مطابق یہ روایات مرسل ہیں۔

——***

❁ امام الانبیاء، فخر آدم و بنی آدم، افضل المخلوق، شافع حشر، نبی اکرم ﷺ

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

❁ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت فارسی رحمۃ اللہ علیہ

❁ حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ

❁ حضرت امام ابو حفص کبیر احمد بن حفص بخاری رحمۃ اللہ علیہ

❁ حضرت امام ابو حفص صغیر عبداللہ بن احمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ

❁ حضرت امام ابو محمد عبداللہ بن محمد حارثی رحمۃ اللہ علیہ

❁ حضرت امام ابو بکر محمد بن فضل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

❁ حضرت امام ابو علی خضر بن علی نسفی رحمۃ اللہ علیہ

❁ حضرت امام شمس الائمہ عبدالعزیز احمد حلوانی رحمۃ اللہ علیہ

❁ حضرت امام شمس الائمہ ابو بکر محمد سرخی رحمۃ اللہ علیہ (صاحب مبسوط سرخی)

❁ حضرت امام فخر الاسلام ابو الحسن علی بن محمد بزدوی رحمۃ اللہ علیہ

- ❁ حضرت امام برہان الدین ابوالحسن علی فرغانی مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ (صاحب ہدایہ)
- ❁ حضرت امام محمد بن محمد کردری رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام حافظ الدین نسفی رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام عبدالعزیز بن احمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام جلال الدین ابومحمد بن عمر خبازی رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام علاؤ الدین احمد بن محمد سیرامی رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام سراج الدین عمر کنانی رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام کمال الدین محمد بن عبدالواحد بن ہمام سیواسی رحمۃ اللہ علیہ (صاحب فتح القدر)
- ❁ حضرت امام ابوالبرکات عبدالبر بن محمد ابن شحنہ رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام شہاب الدین احمد بن یونس شلمی رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام علی بن محمد مقدسی رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام محمد محبی رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام حسن بن عمار شرنبلالی رحمۃ اللہ علیہ (صاحب نورالایضاح)
- ❁ حضرت امام عبدالحی شرنبلالی رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام علم الدین سلمان منصوری رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام حسن مقدسی رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام محمد حریری ازہری رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام سید احمد بن محمد طحاوی رحمۃ اللہ علیہ (صاحب حاشیۃ الطحاوی)
- ❁ حضرت امام محمد بن حسن کتبی رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام سید محمد کتبی رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام محمد کی کتبی رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام محمد گل رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام صدرالافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ
- ❁ حضرت امام مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
- محمد محی الدین (اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ

از: امام ذہبی (ماخوذ از: تذکرۃ الحفاظ)

آپ (کی کنیت) ابو حنیفہ (ہے اور لقب) امام اعظم، فقیہ عراق (ہے اور آپ کا نام) نعمان بن ثابت بن زوطا (آپ کا اسم منسوب) تیمی (اُن کے ساتھ نسبت ولاء کی وجہ سے جبکہ آپ کا دوسرا اسم منسوب) کوفی (آپ کے وطن مالوف کی نسبت سے ہے)

آپ کی پیدائش 80 ہجری میں (کوفہ میں) ہوئی۔

(نبی اکرم ﷺ کے خادم خاص) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لاتے تھے تو امام صاحب کو ایک سے زیادہ مرتبہ ان کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ابن سعد نے سیف بن جابر کے حوالے سے یہ بان نقل کی ہے: انہوں نے (بذات خود) امام ابو حنیفہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

امام صاحب نے عطاء - نافع - عبدالرحمن بن ہرمزاعرج - عدی بن ثابت - سلمہ بن کہیل - ابو جعفر محمد بن علی (یعنی امام باقر) - قتادہ - عمرو بن دینار - ابواسحاق اور بہت سے لوگوں سے احادیث روایت کی ہیں۔

آپ سے زفر بن ہذیل - داؤد طائی - قاضی ابو یوسف - محمد بن حسن - اسد بن عمرو - حسن بن زیاد لؤلؤی - نوح الجامع - ابو مطیع یحییٰ اور متعدد افراد نے علم فقہ حاصل کیا۔

آپ نے حماد بن ابوسلیمان اور دیگر حضرات سے علم فقہ حاصل کیا تھا۔

یہ مضمون آٹھویں صدی ہجری سے تعلق رکھنے والے مشہور و معروف محقق اور قلب کار شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبی (متوفی: 748ھ) کی مشہور تصنیف "تذکرۃ الحفاظ" سے من و عن ترجمہ کی شکل میں نقل کیا گیا ہے۔

"تذکرۃ الحفاظ" کے مطبوعہ نسخہ کے "محقق" نے امام اعظم کے احوال و سوانح سے واقفیت حاصل کرنے کے لیے درج ذیل ماخذ کی نشاندہی کی ہے:

تہذیب الکمال: 3/ 1415. تہذیب التہذیب: "817" 10/ 449. تقریب التہذیب: 2/ 303. خلاصۃ تہذیب الکمال: 3/ 95. الکاشف: 3/ 205. تاریخ البخاری الکبیر: 8/ 81. تاریخ البخاری الصغیر: 2/ 43، 100، 230. الجرح والتعديل: 8/ 2062. میزان الاعتدال: 4/ 265. تاریخ أسماء الثقات: 1477. الانساب: 6/ 64. الکامل: 7/ 2472. الضعفاء الکبیر: 4/ 268. المعنی: 546. تراجم الأخبار: 4/ 122. تاریخ لابن معین: 3/ 67. تاریخ الثقات: 450. تاریخ بغداد: 13/ 423، 424. سیر الأعلام: 6/ 390. المعانی: معرفۃ الثقات: 1853. الضعفاء ابن الجوزی: 3/ 163. دیوان الإسلام: ت: 763.

آپ رحمہ اللہ سے وکیع - یزید بن ہارون - سعد بن صلت - ابو عاصم - عبد الرزاق - عبید اللہ بن موسیٰ - ابو نعیم - ابو عبد الرحمن مقرئ - بشر اور بہت سے لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔

آپ رحمہ اللہ امام پرہیزگار عالم عامل عبادت گزار تھے بڑی شان والے تھے حکمرانوں کے تحائف اور عطیات - بول نہیں کرتے تھے بلکہ تجارت کے ذریعے خود کما کر (اپنی اور دوسروں کی ضروریات پوری کرتے تھے)۔

ضرار بن صرد بیان کرتے ہیں: یزید بن ہارون سے دریافت کیا گیا: کون بڑا فقیہ ہے؟ ثوری یا ابو حنیفہ؟ انہوں نے جواب دیا: ابو حنیفہ بڑے فقیہ ہیں اور سفیان بڑے حافظ الحدیث ہیں۔

عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں: ابو حنیفہ سب سے بڑے فقیہ ہیں۔

امام شافعی فرماتے ہیں: لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ کے زیر کفالت ہیں۔

یزید بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ سے زیادہ پرہیزگار اور ان سے زیادہ عقل مند کوئی شخص نہیں دیکھا۔

احمد بن محمد بن قاسم نے یحییٰ بن معین کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان میں کوئی حرج نہیں ہے، ان پر کوئی الزام نہیں ہے، یزید بن عمر بن ہبیرہ نے عہدہ قضا قبول نہ کرنے کے وجہ سے ان کی پٹائی کروائی تھی، لیکن انہوں نے وہ عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

امام ابو داؤد فرماتے ہیں: ابو حنیفہ امام تھے۔

بشر بن ولید نے امام ابو یوسف کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں امام ابو حنیفہ کے ساتھ کہیں جا رہا تھا (انہیں دیکھ کر راستے میں کسی جگہ) ایک شخص نے دوسرے سے کہا: یہ ابو حنیفہ ہیں جو رات بھر عبادت کرتے رہتے ہیں تو امام ابو حنیفہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! لوگ میرے بارے میں کوئی ایسی بات نہیں کر پائیں گے جو میں نہ کرتا ہوؤں، تو وہ نماز ادا کرتے ہوئے دعا کرتے ہوئے اور گریہ و زاری کرتے ہوئے رات بھر جاگتے (یعنی عبادت کرتے) رہتے تھے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں نے اس امام کے مناقب کے بارے میں ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے۔

آپ کا انتقال رجب کے مہینہ میں 150 ہجری میں ہوا۔

(پھر امام ذہبی نے اپنی سند کے ساتھ) ابو عبد الرحمن مقرئ - امام ابو حنیفہ - عطاء کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے

میں یہ روایت نقل کی ہے: عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو صرف ایک قمیص پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے ان کے جسم پر اس کے علاوہ کوئی چادر یا تہبند نہیں تھا (عطا کہتے ہیں:) میرا خیال ہے انہوں نے (صرف) اس (قمیص) میں نماز اس لیے ادا کی تھی تاکہ وہ ہمیں یہ دکھائی کہ صرف ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ

از: امام ابن حجر عسقلانی (ماخوذ از تہذیب التہذیب)

آپ نعمان بن ثابت تیمی، ابو حنیفہ، کوفی ہیں، بنو تیم اللہ بن ثعلبہ کے ساتھ آپ کو نسبت ولاء حاصل تھی، ایک روایت کے مطابق آپ فارسی النسل ہیں۔

آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔

آپ رحمہ اللہ نے عطاء بن ابورباح - عاصم بن ابوالخو - علقمہ بن مرشد - حماد بن ابوسلیمان - حکم بن عتیبہ - سلمہ بن کہیل - ابو جعفر محمد بن علی (یعنی امام باقر) - علی بن اقر - زیاد بن علاقہ - سعید بن مسروق ثوری - عدنی بن ثابت انصاری - عطیہ بن سعید عوفی - یوشیان سعدی - عبدالکریم ابوامیہ - یحییٰ بن سعید انصاری - ہشام بن عروہ سمیت دیگر لوگوں سے روایت نقل کی ہیں۔

آپ رحمہ اللہ سے آپ کے صاحبزادے حماد - (ان کے علاوہ) ابراہیم بن طہمان - حمزہ بن حبیب زیات - زفر بن ہذیل - ابو یوسف قاضی - ابو یحییٰ حمانی - عیسیٰ بن یونس - وکیع - یزید بن زریع - اسد بن عمرو بکلی - حکام بن یعلیٰ بن سلم رازی - خارجہ بن مصعب - عبد المجید بن ابورواد - علی بن مسہر - محمد بن بشر عبدی - عبدالرزاق - محمد بن حسن شیبانی - مصعب بن مقدم - یحییٰ بن یمان - ابو عصمہ نوح بن ابومریم - ابو عبدالرحمن مقرئ - ابو عاصم اور دیگر لوگوں نے روایت نقل کی ہیں۔

عجلی بیان کرتے ہیں: ابو حنیفہ کوفی تیمی ہیں اور حمزہ زیات کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں وہ ریشم کا کاروبار کرتے تھے اور اس کو فروخت کرتے تھے انہوں نے اسماعیل بن حماد بن ابو حنیفہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم فارسی النسل ہیں اور آزاد ہیں، میرے دادا نعمان (امام ابو حنیفہ) 80 ہجری میں پیدا ہوئے میرے پردادا (اور امام صاحب کے والد) ثابت کم سنی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے اور ان کی اولاد کے لیے برکت کی دعا دی تھی۔

محمد بن سعد عوفی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: امام ابو حنیفہ ثقہ ہیں، وہ صرف اسی حدیث کو روایت کرتے ہیں جو ان کو یاد ہوتی ہے، جو حدیث انہیں یاد نہ ہو اس کو وہ روایت نہیں کرتے ہیں۔

امام ابو حنیفہ کے بارے میں یہ معلومات نوویں صدی ہجری سے تعلق رکھنے والے مشہور محقق اور عالم ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر عسقلانی (التونی 852) کا شمار اکابر اہل علم میں ہوتا ہے انہوں نے امام مزنی کی کتاب ”تہذیب الکمال“ پر مزید تحقیقاتی اضافہ جات کئے جن کا نام انہوں نے ”تہذیب التہذیب“ تجویز کیا۔ امام صاحب کے یہ حالات ان کی اسی کتاب میں سے من وعن ترجمے کی شکل میں یہاں پیش کیے جا رہے ہیں۔

صالح بن محمد اسدی نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: امام ابوحنیفہ حدیث میں ثقہ تھے۔

ابو وہب اور محمد بن مزاحم نے عبد اللہ بن مبارک کا یہ قول نقل کیا ہے: ابوحنیفہ سب سے بڑے فقیہ ہیں، میں نے فقہ میں ان جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا، انہوں نے یہ بھی کہا ہے: اگر اللہ تعالیٰ نے امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری کے ذریعے میری مدد نہ کی ہوتی، تو میں ایک عام سافر ہوتا، ابن ابوشیثمہ نے سلیمان بن ابوشیخ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابوحنیفہ پر ہیز گار اور سخی تھے۔

عیسیٰ بن طباع بیان کرتے ہیں: میں نے روح بن عبادہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: 150 ہجری میں، میں ابن جریج کے پاس موجود تھا، انہیں امام ابوحنیفہ کے انتقال کی اطلاع ملی، تو انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، انہیں تکلیف ہوئی اور انہوں نے فرمایا: کیسا علم رخصت ہو گیا؟ (عیسیٰ بن طباع بیان کرتے ہیں:) اسی سال میں ابن جریج کا بھی انتقال ہو گیا۔ ابو نعیم فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ مسائل میں غور و خوض کرنے والے شخص تھے۔

احمد بن علی بن سعید قاضی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یحییٰ بن سعید القطان کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا ہے: ہم اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب نہیں کرتے ہیں، ہم نے امام ابوحنیفہ سے زیادہ اچھی رائے اور کسی کی نہیں سنی ہے، اور ہم ان کے اکثر اقوال کو اختیار کرتے ہیں۔

ربیع اور حرملہ بیان کرتے ہیں: ہم نے امام شافعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تمام لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ کے زیر کفالت ہیں۔ امام ابو یوسف بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں امام ابوحنیفہ کے ساتھ کہیں جا رہا تھا، میں نے سنا، ایک شخص نے دوسرے سے کہا: یہ ابوحنیفہ ہیں، جو رات بھر عبادت کرتے رہتے ہیں، تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! لوگ میرے بارے میں کوئی ایسی بات نہیں کر پائیں گے، جو میں نہ کرتا ہوؤں، تو اس کے بعد وہ رات بھر جاگتے (یعنی عبادت کرتے) رہتے تھے۔

اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب میرے والد (امام ابوحنیفہ) کا انتقال ہوا، تو ہم نے حسن بن عمارہ سے درخواست کی کہ وہ انہیں غسل دیں، انہوں نے ایسا ہی کیا، جب انہوں نے غسل دیدیا، تو بولے: اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کرے، اور آپ کی مغفرت کرے، پچھلے تیس برس سے آپ نے کبھی کوئی (نفل) روزہ نہیں چھوڑا، اور پچھلے چالیس برس سے آپ کے پہلو نے تکیے سے ٹیک نہیں لگائی (یعنی رات بھر عبادت کرتے رہتے تھے) آپ نے اپنے بعد والوں کو مشکل میں ڈال دیا ہے، اور قرآن کے عالموں کو رسوا کر دیا ہے۔

علی بن معبد نے عبید اللہ بن عمرو قی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابن ہبیرہ نے امام ابوحنیفہ کو عہد قضا کی پیشکش کی، انہوں نے انکار کر دیا، ابن ہبیرہ نے انہیں 110 کوڑے لگوائے، لیکن وہ اپنے انکار پر مصر رہے، جب ابن ہبیرہ نے یہ بات دیکھی، تو انہیں چھوڑ دیا۔

ابن ابوداؤد نے نصر بن علی کے حوالے سے ابن داؤد یعنی خربہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابوحنیفہ کے بارے میں لوگ یا تو حسد کا شکار ہو جاتے ہیں، یا لاعلمی کا شکار ہوتے ہیں۔

احمد بن عبدہ جو ”رے“ کا قاضی ہیں، انہوں نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم ابن عائشہ کے پاس موجود تھے، انہوں نے

ابوحنیفہ کے حوالے سے منقول ایک حدیث سنائی پھر انہوں نے فرمایا: اگر تم لوگ انہیں دیکھ لیتے تو تم بھی یہی کہتے کہ تمہاری اور ان کی مثال اسی طرح ہے جیسا کہ یہ (شعر) کہا گیا ہے:

اقلوا علیہم ویلکم لا ابا لکم... من اللوم او سدوا المكان الذی سدوا

”تم ان کی تھوڑی ملامت کرو تمہارا ستیاناس ہو تمہارا باپ نہ رہے یا پھر تم اس جگہ کو پر کر دو جو انہوں نے پر کر دی“

صفانی نے یحییٰ بن معین - عبید بن ابی قرہ کے حوالے سے یحییٰ بن ضریس کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں سفیان کے پاس موجود تھا ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: آپ ابوحنیفہ پر تنقید کیسے کر سکتے ہیں؟ سفیان نے دریافت کیا: کیوں کیا ہوا؟ اس نے کہا: میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فتویٰ دوں گا، اگر اس میں (کسی مسئلہ کا حکم) مجھے نہیں ملتا، تو میں اللہ کے رسول کی سنت کے مطابق فتویٰ دوں گا، اگر اس میں (کسی مسئلہ کا حکم) مجھے نہیں ملتا، تو میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قول کے مطابق فتویٰ دوں گا، میں ان میں سے جس کے قول کو چاہوں گا اختیار کر لوں گا، لیکن میں ان کے اقوال سے باہر کسی اور کے قول کی طرف نہیں جاؤں گا، لیکن جب بات ابراہیم، شعبی، ابن سیرین، عطاء تک آئے گی، تو یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اجتہاد کیا، تو جس طرح انہوں نے اجتہاد کیا، اسی طرح میں بھی اجتہاد کروں گا۔

ابونعیم اور ایک جماعت نے یہ بات بیان کی ہے: آپ رحمہ اللہ کا انتقال 150 ہجری میں ہوا۔

ابوبکر بن ابوشیثمہ نے یحییٰ بن معین کا یہ بیان نقل کیا ہے: آپ رحمہ اللہ کا انتقال 151 ہجری میں ہوا۔

آپ کے بارے میں ”جامع ترمذی“ میں ایک روایت منقول ہے: عبد الحمید حمانی نے آپ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے جابر جعفی سے زیادہ جھوٹا اور عطاء بن ابی رباح سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

امام نسائی کی کتاب ”سنن نسائی“ میں عاصم بن ابوذر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ قول منقول ہے: جو شخص جانور کے ساتھ بد فعلی کرتا ہے اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

ابوعلیٰ اسبیوطی اور مغاربہ نے ”سنن نسائی“ کا جو نسخہ روایت کیا ہے اس میں یہ روایت علی بن حجر - عیسیٰ بن یونس - نعمان - عاصم کے حوالے سے منقول ہے انہوں نے یہ نام نعمان ذکر کیا، لیکن اس کا اسم منسوب ذکر نہیں کیا، جبکہ ابن احمر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”یعنی ابوحنیفہ“۔ یہ اس روایت کے بعد ہے جو در اور دی نے عمرو عکرمہ کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت کے طور پر نقل کی ہے:

”تم جس شخص کو قوم لوط کا سائل کرتے ہوئے پاؤ، تو فاعل اور مفعول بہ کو قتل کر دو“ الحدیث

حمزہ بن سنی یا ابن حیوۃ نے امام نسائی سے جو نسخہ نقل کیا ہے اس میں یہ روایت نہیں ہے، عاصم سے اس روایت کو نقل کرنے میں سفیان ثوری نے نعمان کی متابعت کی ہے۔

(حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں:) امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مناقب بیشمار ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور انہیں جنت

عردوس میں جگہ عطا کرے۔

ابن تیمیہ کا بیان

وَمَنْ ظَنَّ بِأَبَى حَنِيفَةَ أَوْ غَيْرِهِ مِنْ أُمَّةِ الْمُسْلِمِينَ أَنَّهُمْ يَتَعَمَّدُونَ مُخَالَفَةَ الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ لِقِيَاسٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَدْ أَخْطَأَ عَلَيْهِمْ وَتَكَلَّمَ إِمَّا بِظَنٍّ وَإِمَّا بِهَوًى فَهَذَا أَبُو حَنِيفَةَ يَعْمَلُ بِحَدِيثِ التَّوَضُّعِ بِالنَّبِيِّ فِي السَّفَرِ مُخَالَفَةً لِلْقِيَاسِ وَبِحَدِيثِ الْقَهْقَرَةِ فِي الصَّلَاةِ مَعَ مُخَالَفَتِهِ لِلْقِيَاسِ لَا عِتْقَادَهُ صِحَّتَهُمَا وَإِنْ كَانَ أُمَّةُ الْحَدِيثِ لَمْ يُصَحِّحُوهُمَا وَقَدْ بَيَّنَّا هَذَا فِي رِسَالَةِ "رَفْعِ الْمَلَامِ عَنِ الْأُئِمَّةِ الْأَعْلَامِ" وَبَيَّنَّا أَنَّ أَحَدًا مِنَ أُمَّةِ الْإِسْلَامِ لَا يُخَالِفُ حَدِيثًا صَحِيحًا بِغَيْرِ عَذْرِ

جو شخص امام ابو حنیفہ یا ان کے علاوہ مسلمانوں کے کسی اور امام کے بارے میں یہ گمان کرے کہ وہ جان بوجھ کر قیاس کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے حدیث صحیح کی مخالفت کرتے ہیں تو ایسے شخص نے ان کی طرف غلط بات منسوب کی ہے اُس نے صرف گمان یا نفسانی خواہش کی پیروی کی وجہ سے یہ بات کہی ہوگی حالانکہ امام ابو حنیفہ تو سفر کے دوران نبیذ کے ذریعہ وضو کرنے والی حدیث پر بھی عمل کرتے ہیں جو قیاس کے برعکس ہے اور وہ نماز کے دوران قہقہہ (لگانے سے نماز اور وضو ٹوٹ جانے والی) حدیث پر بھی عمل کرتے ہیں حالانکہ یہ بھی خلاف قیاس ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ان دونوں روایات کو مستند شمار کرتے ہیں اگرچہ ائمہ محدثین نے ان دونوں روایات کو مستند قرار نہیں دیا ہے ہم نے یہ بات اپنے رسالہ "رفع الملام عن الأئمة الأعلام" میں بیان کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ "ائمہ اسلام میں سے کوئی بھی کسی عذر کے بغیر کسی صحیح حدیث کے برخلاف فتویٰ نہیں دیتا۔"

——***

تقی الدین ابو عباس احمد بن عبد الحلیم بن تیمیہ حرانی (المتوفی: 728ھ) کا شمار آٹھویں صدی ہجری کے کثیر التصانیف اہل علم میں ہوتا ہے۔ ان کے شاگردوں کی صف میں ابن کثیر اور ابن قیم جیسے محققین شامل ہیں۔ ابن تیمیہ نے کسی فتوے کا جواب دیتے ہوئے یہ بات تحریر کی ہے جو ان لوگوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے جو ائمہ متبوعین کے بارے میں غیر محتاط الفاظ استعمال کر لیتے ہیں۔ یہ مضمون مجموع الفتاویٰ سے نقل کیا گیا ہے۔

امام ائمة الفقهاء

از: شیخ عبدالفتاح ابو غده

170 ائمہ کی تعریف

- (۱) امام ابو جعفر محمد بن علی بن حسین (یعنی امام باقر علیہ السلام) (۲) حماد بن ابوسلیمان (۳) مسعر بن کدام (۴) ایوب سختیانی (۵) اعمش (۶) شعبہ بن حجاج (۷) سفیان ثوری (۸) مغیرہ بن مقسم ضحی (۹) حسن بن صالح بن حمی (۱۰) سفیان بن عیینہ (۱۱) سعید بن ابوعروبہ (۱۲) حماد بن زید (۱۲) قاضی شریک (۱۴) ابن شبرمہ (۱۵) یحییٰ بن سعید القطان (۱۶) عبداللہ بن مبارک (۱۷) قاسم بن معن (۱۸) حجر بن عبد الجبار حضرمی (۱۹) زہیر بن معاویہ (۲۰) ابن جریج (۲۱) امام عبدالرزاق (۲۲) امام شافعی (۲۳) وکیع بن جراح (۲۴) خالد واسطی (۲۵) فضل بن موسیٰ سینانی (۲۶) عیسیٰ بن یونس (۲۷) عبد الحمید بن عبد الرحمن ابویحییٰ حمانی (۲۸) معمر بن راشد (۲۹) نصر بن محمد (۳۰) یونس بن ابواسحاق (۳۱) اسرائیل بن یونس (۳۲) زفر بن ہذیل (۳۳) عثمان بری (۳۴) جریر بن عبد الحمید (۳۵) ابو مقاتل حفص بن سلم (۳۶) قاضی ابویوسف (۳۷) سلم بن سالم (۳۸) یحییٰ بن آدم (۳۹) یزید بن ہارون (۴۰) ابن ابوزمہ (۴۱) سعید بن سالم قداح (۴۲) شداد بن حکیم (۴۳) خارجہ بن مصعب (۴۴) خلف بن ایوب (۴۵) ابو عبد الرحمن مقرئ (۴۶) محمد بن سائب کلبی (۴۷) حسن بن عمارہ (۴۸) ابو نعیم فضل بن وکین (۴۹) حکم بن ہشام (۵۰) یزید بن زریج (۵۱) عبداللہ بن داؤد خریبی (۵۲) محمد بن فضل (۵۳) زکریا بن ابوزائدہ (۵۴) اُن کے صاحبزادے یحییٰ بن زکریا بن ابوزائدہ (۵۵) زائدہ بن قدامہ (۵۶) یحییٰ بن معین (۵۷) مالک بن مغول (۵۸) ابوبکر بن عیاش (۵۹) ابو خالد احمر (۶۰) قیس بن ربیع (۶۱) ابو عاصم نبیل (۶۲) عبید اللہ بن موسیٰ (۶۳) محمد بن جابر (۶۴) اصمعی (۶۵) شقیق بلخی (۶۶) علی بن عاصم (۶۷) یحییٰ بن نصر (۶۸) خلیل بن احمد نحوی (نے بھی امام صاحب کی تعریف بیان کی ہے جس کا ذکر حاشیہ میں ہے)۔

امام حافظ ابو عمر یوسف بن عبد البر اندلسی (متوفی ۴۶۳ھ) کا شمار پانچویں صدی ہجری کے کثیر التصانیف بزرگوں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے ائمہ ثلاثہ یعنی امام مالک نام شافعی اور امام ابو حنیفہ کے فضائل و مناقب کے بارے میں ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام ”الانتقاء فی فضائل الائمہ الثلاثہ الفقہاء“ ہے۔ اس کتاب کو عالم عرب کے مشہور محقق عبدالفتاح ابو غده نے ایڈیٹ کر کے اپنے فاضلانہ حواشی کے ہمراہ شائع کیا ہے۔ لیکن شیخ عبدالفتاح کے حواشی کیونکہ اصل کتاب کے ساتھ ثانوی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے ہم نے ان کے حواشی میں سے کچھ موقی اکٹھے کر کے انہیں اس مضمون کے نظم میں پرویا ہے۔ یاد رہے کہ اس کتاب اور اس کے حواشی کا ترجمہ ادارہ پیمہ گریسو بکس لاہور کی طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ علامہ عبد البر نے اپنی کتاب کے اسلوب کے مطابق تینوں ائمہ کے فضائل و مناقب کے بارے میں اکابر اہل علم کے جو علمی اقوال نقل کیے ہیں۔ دیگر ائمہ کی طرح انہوں نے امام ابو حنیفہ کے بارے میں ۱۲۶ اکابر اہل علم کے اقوال نقل کیے ہیں اور مزید ۴۱ اہل علم کے اسماء نقل کیے ہیں جنہوں نے امام اعظم کی تعریف بیان کی ہے۔ انہی حضرات کے اسماء یہاں نقل کیے گئے ہیں۔ مزید تفصیل کے لیے اصل کتاب کی طرف رجوع کیا جائے۔

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ کی تعریف کرنے والے اہل علم کی تعداد 68 ہے اور اگر آپ ان کے ساتھ دو جلیل القدر ائمہ یعنی امام محمد بن حسن شیبانی اور امام حسن بن زیاد لوگوں کی کو شامل کر لیں تو امام ابوحنیفہ کی تعریف کرنے والے جلیل القدر اہل علم کی تعداد 70 ہو جائے گی اور یہ سب لوگ یا ان میں سے اکثریت جلیل القدر بڑے اور مشہور ائمہ کی ہے۔

امام ابوحنیفہ کی فضیلت، علم، دینداری، پرہیزگاری، تزکیہ دین میں اُن کی امامت کے اثبات کے لیے ان حضرات میں سے پانچ یا دس ائمہ کی تعریف ہی کافی ہونی تھی، لیکن امام ابوحنیفہ ایک انسان ہیں اُن سے غلطی بھی ہو جاتی ہے اور نہیں بھی ہوتی، دیگر تمام مجتہدین کی طرح وہ اپنے اجتہاد میں ”معصوم عن الخطاء“ نہیں ہیں آپ کیلئے ان حضرات میں سے:

دینداری کے پہاڑ

امام باقر، حماد بن ابوسلیمان، مسعر بن کدام، ایوب سختیانی، عמש، شعبہ سفیان ثوری، حسن بن صالح، سعید بن ابوعروہ، حماد بن زید کی تعریف ہی کافی ہے

کیونکہ یہ دس افراد ثقاہت، دینداری اور علم میں پہاڑ کی سی حیثیت رکھتے ہیں، اگر یہ کسی معاملہ کے بارے میں گواہی دے دیں تو ان کی گواہی قبول کی جائے گی اور ان کی مخالفت کرنے والے کی گواہی کسی تردد کے بغیر مسترد کر دی جائے گی اور تعریف کرنا بھی ایک قسم کی گواہی ہی ہے۔

دس مزید افراد

اگر آپ چاہیں تو ان کی گواہی کے ساتھ دس دیگر افراد کی گواہی کا اضافہ بھی کر سکتے ہیں یہ لوگ بھی ثقاہت، دینداری اور علم میں پہاڑ کی سی حیثیت رکھتے ہیں تو آپ:

ابن شبرمہ، یحییٰ بن سعید القطان، عبداللہ بن مبارک، زہیر بن معاویہ، ابن جریج، امام عبدالرزاق، امام شافعی، وکیع بن جراح، خالد واسطی اور سفیان بن عیینہ کی گواہی حاصل کر لیں۔

یہ دس افراد پہلے والے دس افراد کے ساتھ مل جائیں تو تعریف کرنے والے یہ ”بیس امام“ ہو جائیں گے۔
یہ اکابر اہل علم جو ہدایت دینے والے ہیں، ہدایت کا مرکز ہیں، نیک لوگ ہیں، اگر یہ کسی ضعیف راوی کی طرف توجہ کریں تو وہ حجت ہو جائے، تو جب علماء سلف میں سے 170 اکابر ائمہ نے جو بڑے عالم اور نیک لوگ ہیں جن میں محدث، فقیہ، قرآن کے استاد، مجاہد، عابد و زاہد، قاضی، صوفی، ادبیات میں حجت، لسانیات کے ماہر شامل ہیں، اگر وہ کسی کی تعریف کر دیں (تو اس کا عالم کیا ہوگا؟)

تعریف کا حد تو اتر کی زیادہ سے زیادہ حد تک پہنچنا

علماء نے تو اتر کیلئے جو زیادہ سے زیادہ تعداد مقرر کی ہے وہ 70 ہے تو اس اعتبار سے امام ابوحنیفہ کی تعریف حد تو اتر تک پہنچتی ہے اور یہ تعریف بھی کن حضرات کے حوالے سے ہے؟ جو اس امت کے اسلاف کے بہترین لوگ ہیں اور وہ علماء ہیں جن کی دینداری، علم اور پرہیزگاری کے حق میں گواہی دی گئی ہے

جنت اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں

صحیح مسلم صفحہ 18/7 پر مذکور ہے:

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ جنازہ گزرا، اُس کی تعریف بیان کی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی! واجب ہوگئی! واجب ہوگئی!..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! ایک جنازہ گزرا، اُس کی تعریف کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی! واجب ہوگئی! واجب ہوگئی! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ جس کی تعریف کر دو گے اُس کیلئے جنت واجب ہو جائے گی..... تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو، تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو، تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔“ (حدیث کے الفاظ یہاں ختم ہو گئے)

تو یہ علماء (جنہوں نے امام ابوحنیفہ کی تعریف کی ہے) یہ زمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: جن علماء نے یہاں امام ابوحنیفہ کی تعریف کی ہے، اُن کی تعداد 70 تک پہنچتی ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے امام ابوحنیفہ سے ملاقات کی، اُن سے میل جول رکھا، اُن سے استفادہ کیا، صرف امام باقر کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ امام ابوحنیفہ نے اُن سے استفادہ کیا ہے اور امام اصمعی کا معاملہ بھی مختلف ہے کیونکہ وہ امام ابوحنیفہ کے معاصرین میں سے ہیں، وہ بصرہ میں رہائش پذیر رہے تھے اور میں ایسی کسی روایت سے واقف نہیں ہو سکا کہ اُن کی امام ابوحنیفہ سے ملاقات ہوئی ہو اسی طرح دو اور ائمہ کا معاملہ بھی مختلف ہے، کیونکہ ان دونوں کی پیدائش امام ابوحنیفہ کے انتقال کے بعد ہوئی، لیکن انہوں نے امام ابوحنیفہ کے اکابر سے استفادہ کا زمانہ پایا ہے اور اُن سے استفادہ کیا ہے یہ دو حضرات امام شافعی اور جرج و تعدیل کے امام یحییٰ بن معین ہیں، تو ان ثقہ اور عادل ائمہ نے جس چیز کا مشاہدہ کیا، اُس کی تعریف کی اور انہیں جس کا علم ہوا، اُس کی انہوں نے صفت بیان کی اور براہ راست دیکھنا خبر سننے کی مانند نہیں ہوتا۔

ان 70 تعریف کرنے والے اہل علم میں سے کچھ لوگ محدثین ہیں، جو حافظان حدیث ہیں، جلیل القدر اہل علم ہیں اور علم حدیث کے ائمہ کے اساتذہ ہیں، ان میں امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام مسلم..... کے اساتذہ، بلکہ اُن کے اساتذہ کے بھی اساتذہ شامل ہیں، جو پرہیزگار ہیں، سمجھدار ہیں اور ناقدین ہیں، ان میں فقہاء بھی شامل ہیں، جو ذہین و فطین تھے، بصیرت رکھنے والے تھے، نیکو کار تھے، ان میں عبادت گزار اکابرین بھی شامل ہیں، جو عقلمند تھے اور اللہ تعالیٰ کے دین کے امین تھے، جیسا کہ ان کے مختصر حالات میں آپ نے یہ بات ملاحظہ فرمائی ہے۔

تو ان سب حضرات نے امام ابوحنیفہ کی دینداری، نیکو کاری، عبادت گزاری، پرہیزگاری، علم، فقاہت، پختگی، ثقاہت، امامت، عقل، سمجھداری، طور طریقے، چال چلن، اخلاق، اپنی پرہیزگاری اور اپنے دین اور آخرت کے خوف کی وجہ سے عہدہ قضاء قبول کرنے سے اجتناب اور اُس کے مقابلہ میں قید کو قبول کر لینے اور عہدہ قضاء قبول نہ کرنے کی وجہ سے ملنے والے عذاب (یعنی تکالیف) کا سامنا کرنے، ان سب باتوں کے حوالے سے امام ابوحنیفہ کی تعریف کی ہے، تو امام صاحب کے بارے میں ان سب کی گواہیاں ہیں اور یہ سب لوگ نہ تو امام صاحب سے کوئی تعصب رکھتے ہیں، اور نہ ہی اُن کے مخالفین سے کوئی تعصب رکھتے ہیں۔

امام صاحب سے بعض محدثین کا تعصب

جہاں تک امام ابو حنیفہ کے بارے میں تعصب رکھنے والے بعض محدثین کے گمان کا تعلق ہے، ان کے بارے میں مصنف، یعنی علامہ ابن عبدالبر نے کچھ کلام کیا ہے جو آگے آئے گا اور امام صاحب کے بارے میں انہوں نے ان لوگوں کے اقوال بھی ذکر کیے ہیں، تو ان محدثین نے امام صاحب پر جو طعن و تشنیع کی ہے، جس میں انہیں ملت سے خارج قرار دیا ہے اور انہیں زندیق بنایا ہے تو میں ان حضرات میں سے یہاں صرف ایک شخص کا کلام ذکر کروں گا اور وہ ایک شخص امام حافظ ابو حاتم ابن حبان بستی ہیں، تاکہ ان کی تعریف کرنے والوں اور تنقید کرنے والوں کے کلام کا موازنہ کرنے والے شخص کے سامنے حقیقت حال واضح ہو جائے کہ کیسے تعصب کسی شخص کو وہ باتیں کہنے کی طرف لے جاتا ہے جو نہ تو عقل میں آتی ہیں نہ قبول کی جاسکتی ہیں نہ نقل کی جاسکتی ہیں لیکن یہ تعصب ہی ہے جو ہر کڑوی چیز کو میٹھا اور مزیدار کر کے متعصب شخص کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔

ابن حبان کا تعارف

امام حافظ محدث ابو حاتم بن حبان بستی (یعنی محمد بن حاتم) ان کا بر محدثین میں سے ایک ہیں جنہوں نے راویان حدیث کی جرح و تعدیل کے حوالے سے کلام کیا ہے اور اس بارے میں کتابیں تحریر کی ہیں یہ 280 ہجری کے آس پاس پیدا ہوئے تھے یہ امام ابو حنیفہ کے انتقال سے تقریباً 130 سال بعد کی بات ہے جبکہ ابن حبان کا انتقال 354 ہجری کے آس پاس ہوا، اُس وقت ان کی عمر 80 برس کے لگ بھگ تھی، اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کرے اور ان سے درگزر کرے! یہ مشہور کتاب ”صحیح ابن حبان“ کے مؤلف ہیں۔

اس بڑے محدث اور حافظ حدیث نے امام ابو حنیفہ کے خلاف اور ان پر طعن کے بارے میں تین کتابیں تحریر کی ہیں:

(1) کتاب علل مناقب ابی حنیفہ ومثالبہ

(2) کتاب علل ما اسندہ ابو حنیفہ

(3) کتاب التنبیہ علی التمیوہ

اپنے گمان کے مطابق انہوں نے ان کتابوں میں امام ابو حنیفہ کو رسوا کرنے والی باتیں اور ان پر جو طعن کیے گئے ہیں، ان کا تذکرہ کیا ہے اور انہوں نے اپنی کتاب ”الضعفاء والمجر وھین“ میں ایسے جملے نقل کیے ہیں جن سے یہ استدلال کیا ہے جو ان کے گمان کے مطابق ہے (کہ امام ابو حنیفہ ایک مجروح شخصیت کے مالک ہیں) انہوں نے اس کتاب میں وہ جملے اسانید کے ساتھ نقل کیے ہیں حالانکہ ان اسانید میں بذات خود مجروح ہلاکت کا شکار ہونے والے اور متعصب راوی شامل ہیں، مصنف نے اس حوالے سے انتہائی تعصب کا اظہار کیا ہے اور اس بارے میں دینداری اور فنی مہارت کی کوئی پروا نہیں کی، حالانکہ وہ خود ایک محدث ہیں جو کسی کو ثقہ قرار دیتے ہیں کسی کی تعدیل کرتے ہیں کسی پر جرح کرتے ہیں کسی کو نیک قرار دیتے ہیں، بہر حال اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے! ان سے درگزر کرے! ان کی توبہ قبول کرے اور ان پر رحم کرے!

امام صاحب کا تذکرہ سب سے طویل کرنا

انہوں نے اپنی کتاب ”المجر وھین من المحدثین والضعفاء والمتر وکین“ میں 1281 حضرات کے حالات ذکر کیے ہیں، اس

میں انہوں نے ضعیف، متروک، کذاب، حدیث ایجاد کرنے والے، زندیق، دجال، بدعتی، نفسانی خواہشات کے پیروکار لوگ جو صحیح تھے اور بھٹکے ہوئے تھے، اُن کا ذکر کیا ہے اور ان میں سے ہر ایک کے الگ سے حالات تحریر کیے ہیں۔ ان میں سے بعض حضرات کے حالات پانچ سطروں میں یا اس سے بھی کم ہیں، بعض کے حالات دس سطروں یا اس سے کچھ زیادہ ہیں اور بہت تھوڑے سے دو ایسے ہیں جن کے حالات ایک یا دو صفحات پر مشتمل ہیں، لیکن جب انہوں نے امام ابوحنیفہ کے حالات تحریر کرنے شروع کیے تو وہ اُن کی کتاب میں سب سے زیادہ طویل حالات ہیں جو دس صفحات سے بھی زیادہ ہیں یہ کتاب کے تیسرے جزء کے صفحہ 61 سے لے کر صفحہ 73 تک ہیں۔

انہوں نے امام صاحب کے حالات اس لیے طویل طور پر تحریر کیے ہیں تاکہ اُن کے بارے میں تنقید کو طول دیا جاسکے یہاں تک کہ امام صاحب کے حالات اُن کی مذکورہ کتاب میں سب سے زیادہ طوالت والے حالات ہیں انہوں نے ان حالات میں امام ابوحنیفہ کا ذکر مذموم صفات کے ہمراہ کیا ہے کچھ باتیں اُن کی اپنی ہیں اور کچھ نقل کی ہیں، میں اُن کا کچھ کلام اختصار کے ساتھ انہی کے الفاظ میں نقل کروں گا تاکہ قاری کو اس سے واقفیت حاصل ہو جائے اور پھر اُس کا دین اُس کا علم اور اُس کی عقل جس چیز کی طرف رہنمائی کرتے ہیں وہ اُس کی بنیاد پر اُس چیز کے بارے میں فیصلہ دے سکے جسے ابن حبان نے کہا ہے اور جسے انہوں نے نقل کیا ہے۔

ابن حبان کے الفاظ

ابن حبان صفحہ 61/3 پر تحریر کرتے ہیں:

”ابوحنیفہ کوئی صاحب الرائے ہیں (یعنی اپنی آراء کی پیروی کرتے تھے) ان کے والد نجد میں بنو قفل سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے غلام تھے ان کے والد کو آزاد کر دیا گیا وہ عبداللہ بن قفل کیلئے روٹیاں لگایا کرتے تھے ابوحنیفہ بحث کرنے والے آدمی تھے جو تقویٰ کو ظاہر کرتے تھے علم حدیث میں انہیں مہارت حاصل نہیں تھی انہوں نے 130 مرفوع احادیث روایت کی ہیں دنیا میں اُن کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ کے باطن میں پرہیزگاری موجود نہیں تھی اور یہ غنی قسم کی جرح ہے بلکہ انوکھے الفاظ ہیں ابن حبان نے جو کہا ہے اُن سے پہلے کسی نے بھی امام ابوحنیفہ کے بارے میں یا کسی اور کے بارے میں ایسی کوئی بات نہیں کہی اور یہ بات کہنا صرف اُسی وقت جائز ہو سکتا ہے جب اس کی کوئی قطعی دلیل موجود ہو جیسا کہ میں آگے چل کر اس کی وضاحت کروں گا اور اس بات کی دلیل کہ ابن حبان کی طرف سے یہ بات جرح اور طعن ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کا یہ معمول ہے کہ جب کسی ایسے شخص سے وہ التعلق اختیار کرتے ہیں جس کی تعریف کی گئی ہو تو پھر وہ یہ کہتے ہیں: ”اُن میں پوشیدہ پرہیزگاری پائی جاتی ہے“۔ اس کے شاہد درج ذیل ہیں:

(۱) کتاب ”الثقات“ میں صفحہ 18/8 پر امام احمد کے حالات میں وہ یہ کہتے ہیں: ”..... وہ حافظ تھے متقن تھے پرہیزگار تھے فقیہ تھے اور پوشیدہ پرہیزگاری کو قہارے ہوئے تھے باقاعدگی کے ساتھ دائمی عبادت کرتے تھے.....“۔

(۲) امام بخاری کے حالات میں صفحہ 113/9 اور صفحہ 114 پر تحریر کرتے ہیں: ”انہوں نے روایات کی طرف زیادہ توجہ کی اور آثار کو یاد کیا اس کے ہمراہ انہیں تاریخ اور لوگوں کے واقعات کا بھی علم تھا انہوں نے پوشیدہ پرہیزگاری اور دائمی عبادت کو لازم رکھا.....“۔

(۳) ابوالفضل محمد بن ابراہیم بن نصر نمبرہ کے حالات میں صفحہ 147/9 پر وہ تحریر کرتے ہیں: ”..... یہ اُن افراد میں سے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)“

ابن حبان کی نقل کردہ تنقیدی روایات

اُس کے بعد ابن حبان نے اسانید کے ساتھ درج ذیل عبارات نقل کی ہیں:

(1) معاذ غبری بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ امام ابو حنیفہ سے دو مرتبہ

کفر سے توبہ کروائی گئی (۱)۔ 64/3

(2) امام ابو یوسف کہتے ہیں: سب سے پہلے قرآن کے مخلوق ہونے کی بات جس نے کی وہ ابو حنیفہ ہیں، انہوں

نے کوفہ میں ایسا کیا۔ 65/3

(3) حماد بن ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد امام ابو حنیفہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: قرآن مخلوق ہے، ابن

ہو لیلیٰ نے انہیں خط لکھا: یا تو تم اس موقف سے رجوع کر لو ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا۔ تو انہوں نے کہا: میں رجوع کرتا ہوں۔

جب وہ اپنے گھر واپس آئے تو میں نے کہا: اے ابا جان! کیا آپ کی یہ رائے نہیں ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اے

میرے بیٹے! میرا آج بھی یہی موقف ہے، لیکن میں نے اُن کے سامنے ”تقیہ“ کیا تھا۔ 65/3

(4) یوسف بن اسباط بیان کرتے ہیں: ابو حنیفہ نے کہا: اگر رسول اللہ ﷺ میرا زمانہ پالیتے، تو میرے بہت سے

اقوال اختیار کر لیتے، کیونکہ دین صرف اچھی رائے کا نام ہے۔ 65/3

(5) امام جعفر صادق فرماتے ہیں: اے اللہ! ہم اپنے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اس نبوت کے وارث

چلے آ رہے ہیں اور جد امجد حضرت اسماعیل علیہ السلام سے اس گھرانے کے وارث چلے آ رہے ہیں، اور اپنے نانا حضرت محمد ﷺ

سے اس علم کے وارث چلے آ رہے ہیں، تو تُو میری اور میرے آباؤ اجداد کی طرف سے ابو حنیفہ پر لعنت کر دے۔ 65/3

(6) عبد الصمد بن حسان بیان کرتے ہیں: میں مکہ میں سفیان ثوری کے ساتھ میزاب کے پاس موجود تھا، ایک شخص

آیا اور بولا: ابو حنیفہ کا انتقال ہو گیا ہے، تو سفیان ثوری نے کہا: تم ابراہیم بن طہمان کے پاس جاؤ اور انہیں یہ بات بتاؤ۔ قاصد واپس

آیا اور بولا: میں نے انہیں سوئے ہوئے پایا تھا (تو بیدار نہیں کیا)۔ سفیان ثوری نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو! تم جاؤ انہیں بیدار کرو

اور یہ خوشخبری بناؤ کہ اس امت کو سب سے زیادہ آزمائش میں مبتلا کرنے والا شخص مر گیا ہے اللہ کی قسم! اسلام میں کوئی ایسا بچہ پیدا

نہیں ہوا جو لوگوں کیلئے ابو حنیفہ سے زیادہ منحوس (یا نقصان دہ) ثابت ہوا ہو اللہ کی قسم! ابو حنیفہ نے اسلام کی رستی کو اس سے زیادہ کاٹا

ہے جتنا قطبہ طائی نے اپنی تلوار کے ذریعہ کاٹا تھا۔ قطبہ طائی، ابو مسلم خراسانی کے لشکروں کا سپہ سالار تھا، جس نے خراسان میں

عباسیوں کی حکومت قائم کی تھی اور اُس نے اس کام میں دس ہزار لوگ قتل کیے تھے۔ 65/3

(7) سفیان ثوری کو ابو حنیفہ کے انتقال کی اطلاع ملی، تو وہ بولے: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے! جس نے

مسلمانوں کو اس سے نجات عطا کی، کیونکہ اُس نے اسلام کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے تھے۔ 66/3

(8) محمد بن عامر طائی بیان کرتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسجد دمشق کے پھانک کے پاس کچھ لوگوں

کے ساتھ موجود ہوں، ایک صاحب نکلے جنہوں نے ایک دوسرے صاحب کو پکڑا ہوا تھا اور وہ یہ کہہ رہے تھے: اے لوگو! اس شخص نے

حضرت محمد ﷺ کے دین کو تبدیل کر دیا ہے۔ میں نے اپنے پہلو میں موجود ایک شخص سے دریافت کیا: یہ دو حضرات کون ہیں؟ اُس نے جواب دیا: یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے ابو حنیفہ کو پکڑا ہوا ہے۔ 66/3

(9) علی بن عاصم بیان کرتے ہیں: میں نے ابو حنیفہ سے دریافت کیا: ابراہیم بن علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ”نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کو پانچ رکعات پڑھادیں تو سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کیا۔“ تو ابو حنیفہ بولے: اگر آپ چوتھی رکعت کے بعد نہیں بیٹھے تھے تو آپ کی یہ نماز اس کے برابر بھی نہیں ہوگی، اُنہوں نے زمین پر موجود گندگی کی طرف اشارہ کیا اور پھر اُسے پکڑ کر ایک طرف پھینک دیا۔

(10) بشر بن مفضل بیان کرتے ہیں: میں نے ابو حنیفہ سے کہا: شعبہ نے ہشام بن یزید بن انس کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا، تو نبی اکرم ﷺ نے بھی اُس یہودی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھوا کر کچلوادیا۔ تو ابو حنیفہ بولے: یہ ہڈیاں ہیں۔

(11) ابو اسحاق فزاری کہتے ہیں: میں ابو حنیفہ کے پاس موجود تھا، ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے ایک مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا، اُنہوں نے اُس کا جواب دیا تو میں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ تو ابو حنیفہ بولے: یہ خرافہ کی حدیث ہے (یعنی خرافات ہے)۔ 70/3

(12) بشر بن مفضل بیان کرتے ہیں: عبید اللہ بن عمر نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ”خرید و فروخت کرنے والوں کو (سود ختم کرنے کا) اختیار اُس وقت تک رہتا ہے جب تک وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے۔“ تو (یہ حدیث سننے کے بعد) ابو حنیفہ بولے: یہ رجز ہے۔ 70/3

(13) سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابو حنیفہ کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول ایک حدیث سنائی تو وہ بولے: اس پر پیشاب کر دو۔ 70/3

(14) سوید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: ایک شخص ابو حنیفہ کے پاس آیا اور دریافت کیا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں جو خنزیر کا گوشت کھالیتا ہے؟ تو ابو حنیفہ بولے: اُس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔ 73/3

(15) یحییٰ بن حمزہ اور سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: ہم نے ابو حنیفہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے اس جوتے کی عبادت کرتا ہے تو میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ 73/3 (ابن حبان کا کلام یہاں ختم ہو گیا)

اس کتاب کے مطبوعہ نسخہ میں یہاں لفظ ”بغل“ تحریر ہے (جس کا مطلب یہ ہے: اگر کوئی اس خچر کی عبادت کرتا ہے) اور یہ تحریف ہے۔

یہ اُن میں سے بعض روایات تھیں جو ابن حبان نے امام ابو حنیفہ کے حالات میں نقل کی ہیں، میں نے طوالت کے خوف سے دوسرے جملے ترک کر دیئے ہیں، ان میں دروغ برگردن ابن حبان، یہ منقول ہے کہ امام ابو حنیفہ، نبی اکرم ﷺ کی احادیث کا مذاق

یہ کرتے تھے اور تمسخر کے طور پر انہیں مسترد کر دیتے تھے۔

ابن حبان کی جرح پر ذہبی اور ابن حجر کا تبصرہ

حافظ ذہبی اور ابن حجر کہتے ہیں:

”ابن حبان بعض اوقات کسی ثقہ راوی پر ایسی جرح کرتے ہیں گویا کہ انہیں یہ سمجھ ہی نہیں آرہی کہ اُن کے سر سے (یعنی منہ یا جسم سے) کیا نکل رہا ہے۔“

اور ان دونوں صاحبان نے بالکل ٹھیک کہا ہے جیسا کہ ”میزان الاعتدال“ 274/1 اور ابن حجر کی کتاب ”القول المسد“

صفحہ 33 پر مذکور ہے۔

شیخ ابو غدہ کا تبصرہ

تو امام ابو حنیفہ ان مزعومہ اقوال اور جھوٹی روایت کی بنیاد پر تمام بڑے زندیق لوگوں، ملحدوں اور مشرکین پر فوقیت لے جاتے ہیں جو شریعت اور نبی اکرم ﷺ کا مذاق اڑانے، اللہ تعالیٰ کے قرب کیلئے جوتے کی عبادت جائز قرار دینے، یہاں تک کہ حضرت محمد ﷺ کے دین کو تبدیل کرنے کے حوالے سے ہے، اور پھر ابن حبان نے ان سب باتوں کے حوالوں سے ایک سوئے ہوئے شخص کے خواب سے استدلال کیا ہے اس محدث اور ناقد کے نزدیک کیا جرح و تعدیل اس طرح ہوتی ہے؟ اور وہ بھی اکابر ائمہ دین میں سے ایک امام کے بارے میں یہاں تک کہ امام ابو حنیفہ نے یہ تک کہہ دیا جیسا کہ ابن حبان نے ہی یہ بات نقل کی ہے کہ اگر نبی اکرم ﷺ میرا زمانہ پالیتے تو میرے بہت سے اقوال کو اختیار کر لیتے۔

اے ابو حاتم بن حبان ہستی! اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! ان سب باتوں کو تم نے نقل کیا اور کہا: امام ابو حنیفہ کے بارے میں؟ حالانکہ تم یہ بات یقینی طور پر جانتے ہو کہ کسی راوی کے بارے میں ایسی معمولی سی جرح جو اُس راوی میں نہ پائی جاتی ہے، شدید حرام اور بہتان ہے اور تم یہ بات بھی جانتے ہو کہ تمہارے استاد عبدالرحمن ابو محمد بن ابو حاتم رازی کے سامنے جب جرح کے حوالے سے غلطیوں کا ذکر کیا جاتا تو وہ رونے لگ پڑتے تھے یہاں تک کہ اُن کے ہاتھ سے کتاب گر جاتی تھی، اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے! تو یہ تمہاری وہ روایات ہیں جو غالب ہیں تو کسی عالم کے بارے میں بلکہ مسلمانوں کے اکابر ائمہ میں سے ایک امام کے بارے میں جرح کا کیا عالم ہوگا؟

ابن حبان کا یہ کلام اور اس کی مانند یا اس کی مثل یا اس سے ملتا جلتا جو کلام پہلے گزر گیا ہے اُس نے شیخ جمال الدین قاسمی کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا:

”اہل الرائے کے ائمہ کے حالات کے ضمن میں بعض محدثین کے حوالے سے ایسی باتیں پائی جاتی ہیں جو پڑھنے

والے کو شرمندہ کر دیتی ہیں، چہ جائیکہ انہیں مدون کیا جائے۔“

(اے ابن حبان!) آپ نے امام ابو حنیفہ کے بارے میں یہ جو کچھ بھی کہا، اگر یہ سب باتیں اُن میں موجود تھیں تو پھر آپ

کے امام ”شافعی مطلبی“ نے اُن کی تعریف کیسے کر دی؟

اور اُن سے پہلے اُن کے استاد امام مالک اچھی مدنی نے (اُن کی تعریف کیسے کی؟ اور ان دو حضرات کے علاوہ) امام یحییٰ بن سعید القطان و کعب بن جراح ابن معین..... (نے اُن کی تعریف کیسے کی؟)

حالانکہ یہ وہ طبقہ ہے جن کے علم تقویٰ پر ہیزگاری اور سمجھداری کی گواہی دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو! یہ ائمہ حدیث اور ناقدین میں بلند حیثیت رکھتے ہیں امام ابوحنیفہ کے معاصرین میں سے ہیں یا اُن لوگوں کے معاصرین میں سے ہیں جو امام ابوحنیفہ کے ساتھ رہے ان لوگوں نے امام ابوحنیفہ کا تذکرہ بھلائی اور اچھی تعریف کے ہمراہ کیا ہے۔

غفلت کا شکار مشائخ

اگر آپ کی بیان کردہ بات کو درست مان لیا جائے اور یہ درست ہو بھی نہیں سکتی تو اس سے یہ بات لازم آئے گی کہ امام شافعی امام مالک اور دیگر تمام ائمہ جنہوں نے امام ابوحنیفہ کی تعریف کی ہے یہ سب غفلت کا شکار مشائخ تھے بلکہ اس سے یہ بات لازم آئے گی کہ اس اُمت کی اکثریت گمراہی پر متفق ہے کیونکہ امام ابوحنیفہ کی امامت کے ظہور سے لے کر آج تک اُمت محمدیہ کا نصف حصہ انہیں اپنا پیشوا مانتا ہے اور فقہ دین اور احکام شریعت میں اپنا متبوع مانتا ہے جس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ لوگ عبادات معاملات نکاح و طلاق کے مسائل خواتین سے تعلق قتل وغیرہ کے مقدمات اور دیگر امور میں امام ابوحنیفہ کے اقوال پر اعتماد کرتا ہے تو ائمہ اور اُمت اس چیز میں ہرگز مبتلا نہیں ہو سکتے۔

اگر آپ کے گمان اور آپ کی نقل کردہ باتوں کے مطابق امام ابوحنیفہ میں مذکورہ قابل طعن خامیاں ہوتیں تو وہ یقینی طور پر اسلام سے خارج ہو جاتے اور وہ اس بات کے مستحق نہ رہتے کہ کسی صاحب فضیلت شخص کی زبانی یا کسی عقلمند کے کلام میں اُن کی تعریف کی جاتی حالانکہ امام شافعی مطلبی ہاشمی نے اُن کی تعریف کی ہے اور کیا ہی عمدہ تعریف کی ہے تو صیف کی ہے انہوں نے امام ابوحنیفہ کو لوگوں کیلئے پیشوا قرار دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کی سمجھ بوجھ میں ان کی پیروی کی جاتی ہے اور یہ بات امام شافعی کے اس قول میں ہے:

”لوگ فقہ میں ابوحنیفہ کے زیر کفالت ہیں“

اور اُن کے اس قول میں بھی ہے:

”جو شخص علم فقہ میں مہارت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ ابوحنیفہ کے زیر کفالت ہوگا“

اور اُن کے اس قول میں ہے:

”وہ اُن افراد میں سے ایک ہیں جن کیلئے فقہ کو موافق کر دیا گیا“

اور ایک روایت کے مطابق:

”جو شخص اُن کی کتابوں کا مطالعہ نہیں کرتا نہ تو وہ ماہر عالم بن سکتا ہے اور نہ ہی علم فقہ حاصل کر سکتا ہے۔“

(اے ابن حبان!) جیسا کہ آپ گمان کرتے ہیں اور وہ شخص گمان کرتا ہے جس کے اقوال آپ نے نقل کیے ہیں کہ یہ کسی صورت بھی ممکن نہیں ہے کہ امام شافعی نے اُن کی یہ تعریف کی ہو کیونکہ اُن کیلئے تو اس طرح کی بات اور اس طرح کی تعریف کرنا کبھی

مست نہیں ہو سکتا وہ بھی ایک ایسے شخص کے بارے میں:

جو لوگوں کیلئے اس بات کو جائز قرار دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے جوتے کی عبادت کی جاسکتی ہے

اور جو یہ گمان کرتا ہے کہ اگر نبی اکرم ﷺ اُس کا زمانہ پالیتے تو اُس کے قول کو اختیار کرتے

اور پھر اس طرح کی اور فضولیات اور بہتان ہیں حالانکہ امام شافعی اُن افراد میں سے ایک ہیں جن کے علم، عقل، سمجھداری اور

مست کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے۔

جی ہاں! امام شافعی نے امام ابوحنیفہ کی مدح کی ہے اور اُن کی ایسی تعریف کی ہے جو اُن کی سیرت سے واقفیت اور بصیرت

کے ذریعہ شخص کو کر سکتا ہے، کیونکہ انہوں نے امام ابوحنیفہ کے اکابر تلامذہ اور اصحاب سے ملاقات کی ہے اور امام ابوحنیفہ کے زندہ

شاگردوں میں سے سب سے بڑے فقیہ اور امام ابوحنیفہ کے بارے میں سب سے زیادہ معرفت رکھنے والے شخص سے علم فقہ حاصل

کیا ہے اور وہ امام محمد بن حسن شیبانی ہیں تو اُن کی تعریف اور اُن کی توصیف ہر جھوٹی بات اور باطل قول کو کالعدم کر دیتی ہے اللہ تعالیٰ

آپ سے درگزر کرے اور آپ کے گناہوں کی مغفرت کرے! تعصب کی صفت نے کس طرح آپ کو حق کے راستہ سے ہٹا دیا اور

آپ نیک لوگوں کے بارے میں سند، متن اور روایات کی علتوں کی بحث میں الجھ گئے۔

امت محمدیہ گمراہی پر اکٹھی نہیں ہو سکتی

آپ نے جو کچھ کہا اور جو کچھ نقل کیا، اگر یہ امام ابوحنیفہ کے بارے میں صحیح اور ثابت شدہ ہوتا تو پھر جمہور مسلمان گمراہ قرار

پائیں گے جو اس امام کی پیروی کرتے ہیں اور حلال و حرام، خرید و فروخت، نکاح و طلاق، فتویٰ نویسی اور قاضی کے طور پر فیصلہ دینے،

محامات اور عبادات میں اُن کے اقوال اور مسلک پر عمل کرتے ہیں تو اُن کی کیسی بربادی اور کیسی گمراہی ہوگی جو ایک باطل، گمراہ،

خسار کرنے والے خرابی کے شکار شخص کو امام بنا کر اُس کی پیروی کرتے ہیں اور اُس کی تقلید کرتے ہیں اُس کے اجتہاد کے راستہ پر

چلتے ہیں اور اُسے عظیم قرار دیتے ہیں حالانکہ اے ابو حاتم! آپ کے نزدیک تو وہ سب سے زیادہ گمراہ ہے۔ کیا علم اور سنت کے

بارے میں آپ کی امانت ایسی ہی ہے؟ اور ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ جمہور مسلمان اس طرح گمراہی کا شکار ہوں جبکہ رسول امین ﷺ

نے اُن کے حق میں حفاظت، عنایت، سیدھے راستہ پر رہنے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت نصیب ہونے کی گواہی دی ہے اور یہ

ارشاد فرمایا ہے:

”میری امت گمراہی پر اکٹھی نہیں ہو سکتی ہے۔“

اور اگر یہ بات درست ہے، یعنی امام ابوحنیفہ کا اللہ تعالیٰ اُس کے رسول اور اسلامی شریعت سے کوئی واسطہ نہیں ہے تو پھر

حدیث شریف کی کتابوں، اصطلاحات حدیث کی کتابوں، عقیدہ سے متعلق کتابوں، فقہ سے متعلق کتابوں میں اُن کے اقوال، فقہی

آراء اور اجتہادات کو دیگر ائمہ مجتہدین و متبوعین کے ہمراہ ذکر کرنے کا کیا مطلب ہوگا؟ اُن ائمہ میں امام مالک، امام شافعی، امام احمد

ابو حنبلہ کے علاوہ امام اوزاعی، ابن جریج اور ان کے علاوہ دیگر جمہور ائمہ مسلمین شامل ہیں اور پھر دیگر مقامات پر بھی ان باتوں پر اعتماد

کیا جاتا ہے۔

امام ابوحنیفہ کے بارے میں آپ کا جو گمان ہے اور جو کچھ آپ نے نقل کیا ہے، اگر وہ حق اور درست ہو تو پھر امام ابوحنیفہ کے کلام اُن کی فقہی آراء اور اُن کے اجتہاد اس لائق ہوں گے کہ انہیں کوڑے میں پھینک دیا جائے اور اُن کا تذکرہ صرف مذمت بُرا بھلا کہنے متفر کرنے اور لوگوں کو بچانے کے حوالے سے ہو حالانکہ مالکی، شافعی، حنبلی اور حنفی مسلک کے یہ تمام ائمہ جو جلیل القدر اہل علم ہیں اور جن کی تعداد کا شمار صرف اللہ تعالیٰ کر سکتا ہے، کیا یہ سب امام ابوحنیفہ کے بارے میں غلطی اور گمراہی پر ہیں اور آپ اور آپ کی موافقت کرنے والے وہ لوگ درست ہیں جو مذمت اور بُرا بھلا کہنے کے حوالے سے شاذ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! ہم زیادتی اور ظلم سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم تیرے نبی کے اس فرمان کے مصداق میں داخل ہو جائیں: ”تمہارا کسی چیز سے محبت کرنا اندھا اور بہرہ کر دیتا ہے۔“

اے حافظ ابن حبان! آپ نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں جو کچھ بیان کیا ہے اُس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے فیصلہ کے مطابق امام ابوحنیفہ نے دین کو اُس سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے، جتنا نقصان عبداللہ بن سبأ نے ملتِ اسلامیہ اور مسلمانوں کی صفوں کو پہنچایا تھا، تو ہم محبت اور دشمنی کے حوالے سے زیادتی اور سرکشی سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، اگر آپ نے اس طرح کی بات کسی نامعلوم شخص کے بارے میں کی ہوتی تو شاید آپ کے اس قول کو غلط فہمی پر محمول کیا جاسکتا، لیکن بد قسمتی سے آپ نے یہ بات ایک ایسے امام کے بارے میں کہی ہے جو مسلمانوں کے اکابر ائمہ میں سے ایک ہے، آپ نے اپنی اور محدثین کی حیثیت کے بارے میں زیادتی کی ہے کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ بعض اوقات زیادتی بھی کر جاتے ہیں۔

امام اعظم کے بارے میں امام ابوداؤد کی رائے

کہاں آپ کا یہ کلام ہے اور کہاں آپ کے اساتذہ کے استاد امام ابوداؤد جہستانی کا کلام ہے، جو سنن ابوداؤد کے مصنف ہیں اور اُن کی یہ بات ابن عبدالبر نے اس کتاب میں نقل کی ہے جو پہلے گزر چکی ہے اور پھر اُن کے بارے میں ابن داسہ کا بیان ہے: میں نے امام ابوداؤد کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ امام مالک پر رحم کرے! وہ امام تھے اللہ تعالیٰ امام شافعی پر رحم کرے! وہ امام تھے اللہ تعالیٰ امام ابوحنیفہ پر رحم کرے! وہ امام تھے۔“

عقل کسی بھی صورت میں یہ بات قبول نہیں کر سکتی کہ مسلمانوں کے اکابر ائمہ میں سے کوئی امام، کہ سلف صالحین کے زمانہ میں جس کے حق میں بھلائی کی گواہی دے دی گئی ہو وہ امام اس طرح کی گمراہ کن، خراب اور کفریہ باتیں کرے، جو لوگوں کو اُس سے دور کر دیں اور اُس سے روک دیں اور پھر اُمتِ محمدیہ کے بڑے عقلمند افراد اُس کے زمانہ سے لے کر ہمارے زمانہ تک مسلسل ہر زمانہ میں اُس کے مسلک اور اجتہادات کو قبول کریں اور اُن کی پیروی کریں، جبکہ وہ امام اتنی کھلی گمراہی میں مبتلا ہو۔

اگر یہ بات درست تسلیم کر لی جائے تو اس سے یہ لازم آئے گا کہ اُمتِ محمدیہ کی اکثریت گمراہی پر اکٹھی ہو گئی ہے اور ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اُمتِ محمدیہ اور اُس کے علماء ایسی صورتِ حال میں مبتلا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی گواہی دی ہے اور میں یہ بات کسی عصیت یا مسلکی تعلق کی وجہ سے نہیں کہہ رہا، یا اُن کے مخالفین کے ساتھ بغض یا ناپسندیدگی کی وجہ سے نہیں کہہ رہا، اللہ تعالیٰ

یہ بات حق کے دفاع کیلئے اور اُس عقل کے دفاع کیلئے کہہ رہا ہوں کہ اسلام کے سائے میں جس جوجہ نصیب ہوئی ہے (اُس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے) کہ امام ابوحنیفہ اپنے زمانہ کے اکابر اہل علم صاحبان معرفت اور اپنے مئے جلنے والوں کے نزدیک ایک مجتہد امام ہیں جو ہدایت اور دین کے اکابر ائمہ میں سے ایک ہیں جیسا کہ اس سے پہلے اُن حضرات کی امام ابوحنیفہ کے بارے میں تعریف گزر چکی ہے اور پھر وہ اپنے زمانہ سے لے کر آج تک مسلمانوں کے اکثریتی حصہ کے مشواہین۔ اعتقادات اجتہادات دینی مسائل فقہی آراء اور حلال و حرام کے حوالے سے (مسلمانوں کی اکثریت) جن کی پیروی کرتی ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان سب حضرات نے اُن کی تعریف کی ہو! اُمتِ محمدیہ کی اکثریت نے جن کی پیروی اور تقلید کی ہو اور اُن کے بارے میں وہ لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہوں کہ یہ دین کے ائمہ میں سے ایک ہیں اُس شخصیت میں وہ (قابلِ مذمت) حسدات پائی جاتی ہوں جن کا تذکرہ ابن حبان اور دیگر حضرات نے کیا ہے تو کیا ابن حبان نے جو بات کہی ہے وہ درست ہوگی یا غلط ہوگی؟

میں اپنے قاری کو اسانید پر تنقید اُن کے ضعیف یا منقطع ہونے، راویوں پر طعن یا ضعف، تعصب، جھوٹ یا ایجاد کے حوالے سے انہیں مجروح قرار دینے کی بحث میں نہیں الجھانا چاہتا، میں تو یہ بات کہتا ہوں:

متاخرین اہل علم کا طرز عمل

امام حافظ منذری، نووی، ذہبی، مزی، ابن تیمیہ، ابن قیم، ابن کثیر، تاج سبکی، ابن حجر، یوسف بن عبدالبہادی، حنبلی، سیوطی، سخاوی، حافظ صالحی، دمشقی، یہ سب حضرات حنفی مسلک سے تعلق نہیں رکھتے ہیں اور پھر ان کے علاوہ نقد، جرح و تعدیل کے حوالے سے کچھ اور قابلِ اعتماد ائمہ متاخرین ہیں امام بخاری کا کلام ابن جارود کا کلام (جو امام ابوحنیفہ کے بارے میں ہے) جس کا ذکر مصنف آگے چل کر (اصل عربی متن کے) صفحہ 278 اور 287 پر کریں گے اور ابن حبان کا یہ کلام ہے جسے میں نے نقل کیا ہے اس کے علاوہ خطیب بغدادی کا کلام ہے جو ”تاریخ بغداد“ اور دیگر کتابوں میں مذکور ہے اور ان حضرات سے پہلے یا ان کے زمانہ میں یا ان کے بعد کے زمانہ سے تعلق رکھنے والے اُن حضرات کا کلام ہے جنہوں نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں کلام کیا، اُن پر جرح کی تو ان متاخرین قابلِ اعتماد ائمہ نے ان طعن کرنے والے لوگوں کا کلام کئی کئی مرتبہ دیکھا، کیونکہ ان طعن کرنے والوں کی کتابیں اُن کے اقوال، ان متاخرین ائمہ کی نقل و روایت کے ذریعہ ہم تک منتقل ہوئے ہیں تو یہ متاخرین ائمہ ان حضرات کے کلام سے کئی مرتبہ گزرے اور بار بار گزرے، لیکن انہوں نے اس کی طرف توجہ نہیں دی اور اس کلام سے غفلت کا اظہار کرتے ہوئے اسے ساقط اعتبار قرار دیا اور اس سے اعراض کیا، اور یہ لوگ (یعنی متاخرین، محققین) اللہ تعالیٰ کے دین کے حوالے سے امین ہیں وہ کسی ایسے شخص سے محبت نہیں رکھ سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے دین سے کھلواڑ کرتا ہو۔

اگر ان متاخرین کے نزدیک یہ کلام اور یہ طعن، مقبولیت کے کم ترین مرتبہ پر بھی ہوتا، تو یہ حضرات اُس کی طرف اشارہ کر دیتے، خواہ ایک ہی اشارہ کرتے جو امانت، دیانت اور شریعت کی حفاظت کیلئے ہوتا، لیکن ان لوگوں کا رویہ اس کے برعکس تھا، انہوں نے امام ابوحنیفہ کی دین میں امامت کے حوالے سے تعریف کی، اُن کی فضیلت کا ذکر کیا، مسلمانوں کیلئے اُن کی خیر خواہی کا ذکر کیا اور

اُن کی تعریف، تعظیم و تکریم کے بہترین الفاظ کے ساتھ کی، بلکہ اُنہوں نے امام ابوحنیفہ کے فضائل و مناقب اور امامت کے بارے میں بطور خاص کتابیں تالیف کیں جو اُن کے اجتہاد کے دفاع کے بارے میں اور کتاب و سنت کو اُن کے مضبوطی سے تھامنے کے بارے میں تھی جیسا کہ دیگر ہدایت یافتہ ائمہ متبوعین کا معمول تھا۔

امام اعظم کے مناقب میں متاخرین کی تصانیف

آپ امام حافظ ذہبی شافعی کی کتاب ”مناقب الامام ابی حنیفہ وصاحبہ ابی یوسف و محمد بن الحسن“ ملاحظہ فرمائیں۔

اسی طرح امام علامہ محدث فقیہ یوسف بن عبدالبہادی دمشقی صالحی، پیدائش 840 ہجری، انتقال 909 ہجری کی کتاب ملاحظہ فرمائیں جس کا نام اُنہوں نے ”تنویر الصحیفۃ بمناقب الامام ابی حنیفہ“ تجویز کیا، علامہ ابن عابدین نے اس کتاب کا تذکرہ کیا ہے اور اپنے حاشیہ ”رد المحتار علی الدر المختار“ کے مقدمہ میں صفحہ 37/1 پر اس سے کچھ مواد نقل کیا ہے۔

اسی طرح امام حافظ سیوطی شافعی کی کتاب ”تبییض الصحیفۃ فی مناقب الامام ابی حنیفہ“ ہے۔

امام حافظ محدث محمد بن یوسف صالحی شافعی کی کتاب ”عقود الجمان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان“ ہے

امام فقیہ محدث ابن حجر مکی یتیمی شافعی کی کتاب ”الخیرات الحسان فی مناقب الامام ابی حنیفۃ النعمان“ ہے

امام فقیہ محدث مرغی بن یوسف کرمی متقدمی حنبلی کی کتاب ”تنویر بصائر المقلدین فی مناقب الائمة المجتہدین“ ہے ان میں سے زیادہ تر کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور اہل علم کے درمیان متداول ہیں۔

متاخرین کا امام اعظم پر جرح سے اعراض

ان حضرات کے علاوہ دیگر ائمہ حفاظ اور ناقدین ہیں جنہوں نے اپنی کتابوں میں امام ابوحنیفہ کے حالات تحریر کیے ہیں اُن کے مناقب، فضائل اور امامت کا تذکرہ کیا ہے جیسے امام محدث حافظ ابوسعید سمعانی شافعی نے اپنی کتاب ”الانساب“ میں امام محدث لغوی ابن اثیر شافعی نے اپنی کتاب ”جامع الاصول فی احادیث الرسول“ کے آخر میں صفحہ 432/15 سے 436 تک امام فقیہ محدث ربانی محی الدین نووی شافعی نے اپنی کتاب ”تہذیب الاسماء واللغات“ میں صفحہ 216/2 سے 223 تک امام صاحب کے حالات تفصیل سے آٹھ صفحات پر تحریر کیے ہیں اور اُنہوں نے اس میں جرح کے حوالے سے کوئی ایک بات بھی نقل نہیں کی ہے حالانکہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جرح سے متعلق وہ روایات اُن کی نظر سے گزری ہوں گی، اُنہوں نے اسے پڑھا ہوگا کیونکہ اُنہوں نے ان روایات کے بارے میں کتابیں پڑھی ہیں۔ اُنہوں (یعنی امام نووی) نے اس کتاب میں امام ابوحنیفہ کے حالات میں کئی جملے خطیب بغدادی کی کتاب ”تاریخ بغداد“ سے نقل کیے ہیں جیسا کہ اُنہوں نے کئی مرتبہ اس کی صراحت بھی کی ہے تو یقیناً وہ اس کتاب میں اور خطیب بغدادی کی دیگر کتابوں میں مذکور قابل طعن روایات اور تنقید پر مطلع ہوئے ہوں گے جن کا ذکر خطیب بغدادی نے امام ابوحنیفہ کے حالات کے ضمن میں کیا ہے اور اُن میں سے بعض باتوں کا ذکر ابن حبان اور دیگر حضرات نے کیا ہے لیکن امام نووی نے ان کی کوئی پرواہ نہیں کی اور ان کی طرف توجہ نہیں دی اور انہیں نقل نہیں کیا بلکہ ان سے اعراض کیا اور لا تعلقی اختیار کی اس کی طرف اُنہوں نے کوئی اشارہ بھی نہیں کیا اور یہ اُن کی طرف سے اس بات کی طرف اطلاع تھی کہ یہ روایات ساقط الاعتبار

تجسّی ہیں امام نووی نے صرف امام ابوحنیفہ کے فضائل، تعریف، قدر و منزلت اور مناقب کا ذکر کیا ہے۔

اسی طرح امام محدث، ناقد، حافظ مزی شافعی ہیں، انہوں نے اپنی کتاب ”تہذیب الکمال فی الاسماء الرجال“ میں امام ابوحنیفہ کے حالات تحریر کیے ہیں اور ان کے حالات تفصیل سے تحریر کیے ہیں جس طرح امام فقیہ امیر المؤمنین فی الحدیث، حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی نے اپنی کتاب ”تہذیب التہذیب“ میں امام صاحب کے حالات تحریر کیے ہیں تو ان تمام ائمہ نے ان باتوں میں سے کسی ایک کلمہ کا ذکر بھی نہیں کیا جن کا ذکر ابن حبان نے کیا ہے اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کرے! یا امام ابوحنیفہ کی تنقیص کرنے والے مجرّمات نے کیا ہے۔

اگر امام ابوحنیفہ اسلام میں مشکوک حیثیت کے مالک ہوتے یا اسلام میں پیدا ہونے والے سب سے زیادہ منحوس (یا نقصان پہنچانے والے) ہوتے یا انہوں نے اسلام کی رسی کو توڑ دیا ہوتا یا انہوں نے دین محمدی کو تبدیل کر دیا ہوتا یا انہوں نے احادیث مبارکہ کا حق اڑایا ہوتا یا ان سے دو مرتبہ کفر سے توبہ کروائی گئی ہوتی یا وہ خنزیر کا گوشت کھانے کو حلال قرار دیتے، حالانکہ امام ابوحنیفہ حافظ قرآن تھے یا وہ قرآن کے مخلوق ہونے کے قائل ہوتے یا اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے جوتے کی عبادت کو درست قرار دینے والے ہوتے یا ان کفریہ کلمات کے قائل ہوتے جو ان کی طرف منسوب کیے گئے ہیں تو یہ جلیل القدر اہل علم اور ناقدین جو عالم بھی ہیں اور امین بھی ہیں وہ ان کے حوالے سے خاموش نہ رہتے اور ان کی تعظیم و تکریم کا اظہار نہ کرتے اور اپنی کتابوں میں ان کے حوالے اور اجتہادات نقل نہ کرتے۔

مناخرین کا خراج تحسین

میں ان حضرات میں سے چند حضرات کی امام ابوحنیفہ کے بارے میں تعریف یہاں نقل کروں گا تاکہ اس مقام کی تکمیل ہو جائے۔

سمعی کا بیان

(۱) امام محدث، حافظ ابوسعید سمعی شافعی اپنی کتاب ”الانساب“ صفحہ 64/6 سے صفحہ 66 تک ”الرأے“ کے عنوان کے تحت تحریر کرتے ہیں: ”ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوئی صاحب الرائے ہیں اور اصحاب الرائے کے امام ہیں وہ اہل عراق کے فقیہ ہیں انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے اور عطاء بن ابی رباح..... سے سماع کیا ہے ان سے ہشیم بن خیر نے روایات نقل کی ہیں آپ کوفہ میں پیدا ہوئے تھے خلیفہ ابو جعفر منصور نے انہیں بغداد منتقل کروادیا اور وہ اپنے وصال تک وہیں رہائش پذیر رہے۔ ابن ہبیرہ نے انہیں عہدہ قضاء کی پیشکش کی تھی انہوں نے انکار کر دیا تو ابن ہبیرہ نے انہیں ایک سو دس کوڑے لگوائے روزانہ دس کوڑے لگائے جاتے تھے لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا اور عہدہ قضاء قبول نہیں کیا جب ابن ہبیرہ نے یہ بات دیکھی تو اس نے انہیں چھوڑ دیا پھر وہ علم کے حصول میں مشغول ہوئے اور اس میں بھرپور کامیابی حاصل کی یہاں تک کہ انہیں وہ حیثیت حاصل ہو گئی جو ان کے علاوہ کسی اور کو حاصل نہیں ہوئی تھی ایک دن وہ خلیفہ ابو جعفر منصور کے پاس تشریف لائے اس وقت خلیفہ کے پاس عیسیٰ بن موسیٰ بھی موجود تھے انہوں نے خلیفہ منصور سے کہا: یہ اس وقت دنیا کے سب سے بڑے عالم ہیں“

امام ابوحنیفہ نے ایک مرتبہ خواب دیکھا تھا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کو کھود رہے ہیں جب یہ خواب ابن سیرین کے سامنے بیان کیا گیا تو وہ بولے: یہ خواب دیکھنے والا شخص علم کو یوں نکالے گا کہ اُس سے پہلے کسی نے اُس کو اس طرح نہیں نکالا ہوگا۔ مسعر بن کدام جو حافظ الحدیث ہیں، کوئی ہیں، محدث ہیں اور امام ہیں، وہ شیخ عراق ہیں، جلیل القدر اہل علم میں سے ایک ہیں، امام ابوحنیفہ کے معاصرین میں سے ہیں اور اُن کے شہر کے رہنے والے ہیں، وہ یہ فرماتے ہیں: کوفہ میں مجھے صرف دو افراد پر رشک آتا ہے: ابوحنیفہ پر اُن کی فقہ کے حوالے سے اور حسن بن صالح پر اُن کے زہد کے حوالے سے (رشک آتا ہے)۔ مسعر نے یہ بھی کہا ہے: جو شخص ابوحنیفہ کو اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان بنائے گا مجھے یہ اُمید ہے کہ وہ خوف کا شکار نہیں ہوگا اور وہ اپنی ذات کیلئے احتیاط کے حوالے سے افراد کا شکار نہیں ہوگا۔

فضیل بن عیاض کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ ایک فقیہ شخص تھے جو فقہ کے حوالے سے معروف تھے، پرہیزگاری کے حوالے سے مشہور تھے، اُن کے پاس مال بہت زیادہ تھا، جو بھی اُن کے ہاں جاتا، اُس کے ساتھ بڑی مہربانی سے پیش آتے تھے، رات اور دن طالب علموں کو تعلیم دینے کے حوالے سے صبر سے کام لیتے تھے، دین کے اعتبار سے عمدہ تھے، زیادہ تر خاموش رہتے تھے، تھوڑا کلام کرتے تھے، یہاں تک کہ جب حلال یا حرام کے بارے میں کوئی مسئلہ سامنے آتا (تو اُس کا جواب دین کیلئے کلام کرتے تھے) حق کی طرف اچھے طریقہ سے رہنمائی کرتے تھے، حکمرانوں کے مال سے دور بھاگتے تھے، جب اُن کے سامنے کوئی مسئلہ آتا اور اُس کے بارے میں کوئی مستند حدیث موجود ہوتی تو وہ اُس کی پیروی کرتے تھے، اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا تابعین (کے حوالے سے کوئی روایت منقول ہوتی تو اُس کی بھی پیروی کر لیتے تھے) ورنہ پھر قیاس کرتے تھے اور بہترین قیاس کرتے تھے۔

وہ 80 ہجری میں کوفہ میں پیدا ہوئے اور اُن کا انتقال رجب میں 150 ہجری میں ہوا، اُنہیں بغداد میں باب طاق کے قریب خیزران کے قبرستان میں دفن کیا گیا اور ہجوم کی کثرت کی وجہ سے اُن کی نماز جنازہ چھ مرتبہ ادا کی گئی جن میں سے آخری مرتبہ اُن کے صاحبزادے حماد نے نماز جنازہ پڑھائی، اُس وقت خلیفہ منصور کے عہد خلافت میں بغداد کے قاضی حسن بن عمارہ نے اُنہیں غسل دیا اور ایک اور شخص نے غسل دیا، میں نے کئی مرتبہ اُن کی قبر مبارک کی زیارت کی ہے۔ (تلخیص کے ساتھ اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی)

(شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں:) حافظ سمعانی نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں جرح یا تنقید سے متعلق کوئی کلمہ اُن کے حالات کے ضمن میں نقل نہیں کیا، حالانکہ اُنہوں نے اُن کے حالات تفصیلی طور پر نقل کیے ہیں، حالانکہ اُنہوں نے یقینی طور پر ابن حبان کا کلام اُن کی کتاب ”المجر و جین“ میں دیکھا ہوگا کیونکہ اُنہوں نے اپنی کتاب ”الانساب“ میں مختلف لوگوں کے حالات میں ابن حبان کی کتاب ”الثقات“ اور ”المجر و جین“ سے اُن کا کلام نقل کیا ہے۔ تو حافظ سمعانی نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں وہ تنقیدی باتیں دیکھی ہوں گی جو ابن حبان نے کہی ہیں، یا جو اُنہوں نے نقل کی ہیں، لیکن اُنہوں نے ان کی کوئی پرواہ نہیں کی اور ان میں سے کوئی ایک حرف بھی قبول نہیں کیا بلکہ اُن باتوں سے اعراض کیا اور صرف امام ابوحنیفہ کے مناقب و فضائل بیان کرنے پر اکتفاء کیا، گویا وہ ان روایات کو ساقط الاعتبار قرار دینا چاہ رہے تھے اور اُنہیں قبول نہ کرنے کا اظہار کر رہے تھے۔

تیسیمہ کا قول

(۲) حافظ امام شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اپنی کتاب ”منہاج السنۃ النبویہ“ میں صفحہ 259/1 اور صفحہ 619/2 پر یہ تحریر کیا ہے: ”امام ابوحنیفہ کی اگرچہ کئی لوگوں نے بعض چیزوں کے حوالے سے مخالفت کی ہے اور اُن کا انکار کیا ہے لیکن اُن کی نقاہت و جسارت کے فحیم اور اُن کے علم کے بارے میں کسی کو شک نہیں ہے، لوگوں نے اُن کے حوالے سے کچھ ایسی باتیں نقل کی ہیں جن کا مقصد اُن کی تنقیص کرنا ہے، لیکن یہ روایات قطعی طور پر جھوٹی ہیں جیسے خنزیر کا مسئلہ ہے یا اس کے علاوہ دیگر مسائل ہیں۔“ (اُن کی بات یہیں ختم ہو گئی)

شاید اُنہوں نے اس جملہ کے ذریعہ اُس بات کی طرف اشارہ کیا ہے جو امام بخاری کی کتاب ”جزء القراءة خلف الامام“ میں صفحہ 38 پر مذکور ہے: ”وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ خشکی کے خنزیر میں کوئی حرج نہیں ہے.....“ اور اُن کا اشارہ ابن حبان کے اُس کلام کی طرف ہوگا جو اس سے پہلے صفحہ 236 پر رقم: 14 کے تحت گزر چکا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے ”مجموع الفتاویٰ“ 304/20 پر یہ بھی تحریر کیا ہے: ”جو شخص امام ابوحنیفہ یا اُن کے علاوہ مسلمانوں کے کسی اور امام کے بارے میں یہ گمان کرے کہ وہ جان بوجھ کر قیاس کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے حدیث صحیح کی مخالفت کرتے ہیں تو ایسے شخص نے اُن کی طرف غلط بات منسوب کی ہے، اُس نے صرف گمان یا نفسانی خواہش کی پیروی کی وجہ سے یہ بات کہی ہوگی حالانکہ امام ابوحنیفہ تو سفر کے دوران نبیذ کے ذریعہ وضو کرنے والی حدیث پر بھی عمل کرتے ہیں جو قیاس کے برعکس ہے اور وہ نماز کے دوران قہقہہ (لگانے سے نماز اور وضو ٹوٹ جانے والی) حدیث پر بھی عمل کرتے ہیں حالانکہ یہ بھی خلاف قیاس ہے، اُس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ان دونوں روایات کو مستند شمار کرتے ہیں، اگرچہ ائمہ محدثین نے ان دونوں روایات کو مستند قرار نہیں دیا ہے، ہم نے یہ بات اپنے رسالہ ”رفع الملام عن الائمة الاعلام“ میں بیان کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ ”ائمۃ اسلام میں سے کوئی بھی کسی عذر کے بغیر کسی صحیح حدیث کے برخلاف فتویٰ نہیں دیتا اور ان حضرات کے یہ عذر 20 کے لگ بھگ ہیں۔“

شیخ الاسلام نے ”مجموع الفتاویٰ“ میں صفحہ 11/4 پر یہ بھی تحریر کیا ہے: ”وہ اُن اہل ایمان کی گواہی کے بارے میں بات کر رہے تھے جو زمین میں اللہ کے گواہ ہیں اور وہ گواہی مسلمانوں کے ائمہ کی دین میں امامت اور اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں اُن کی سمجھداری کے موضوع پر بات کر رہے تھے“ (وہ فرماتے ہیں:)

”اسی طرح امام شافعی، اسحاق بن راہویہ اور دیگر ائمہ ہیں جنہوں نے اسلام میں حدیث و سنت کی پیروی کے حوالے سے نمایاں حیثیت حاصل کی، اسی طرح امام بخاری اور اُن کی مانند افراد ہیں وہ بھی اسی حوالے سے نمایاں حیثیت رکھتے ہیں، اسی طرح امام مالک، امام اوزاعی، سفیان ثوری، امام ابوحنیفہ اور دیگر حضرات ہیں، کہ اُمت میں عمومی طور پر نمایاں حیثیت رکھتے ہیں اور ان کے قول کو قبول کیا جاتا ہے کیونکہ حدیث و سنت میں ان کی رائے موافق ہوتی ہے، ان میں سے جن حضرات کے بارے میں (تنقیدی طور پر) کلام کیا گیا تو یہ صرف اُس حوالے سے ہوگا جہاں بظاہر اُنہوں نے حدیث و سنت کی متابعت نہیں کی، اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اُن تک وہ حدیث پہنچی نہیں ہوگی یا پھر وہ یہ اعتقاد رکھتے ہوں گے کہ اس روایت کی دلالت کمزور ہے یا پھر اُنہوں نے کسی دوسری

روایت کو اُس روایت پر ترجیح دے دی ہوگی۔ (اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی)

تو شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے نزدیک امام ابوحنیفہ اُمت محمدیہ کے جلیل القدر افراد میں سے ایک امام ہیں وہ ویسے نہیں ہیں جیسا کہ اے ابن حبان! آپ نے کہا ہے اور جو آپ کا موقف ہے یہ ایک ایسے جلیل القدر امام کی گواہی ہے جو امام ابوحنیفہ کے بارے میں آپ کے اور آپ جیسے افراد کے کلام سے واقف ہوا اور پھر اُس نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں آپ کے اور آپ کے علاوہ افراد کے کلام کا یہ جواب دیا ہے۔

ذہبی کا بیان

حافظ ناقد محدث امام شمس الدین ذہبی اپنی کتاب ”سیر اعلام النبلاء“ میں امام ابوحنیفہ کے حالات میں صفحہ 390/6 سے 403 تک میں تحریر کرتے ہیں:

”ابوحنیفہ امام ہیں ملت کے فقیہ ہیں عراق کے عالم ہیں اور احادیث کے علم کے حصول کے حوالے سے معروف ہیں انہوں نے اس سلسلہ میں سفر بھی کیا جہاں تک علم فقہ اور قیاسی مسائل میں ترقی اور غور و خوض کا تعلق ہے تو یہ بات اُن پر آ کر ختم ہو جاتی ہے اور اس بارے میں سب لوگ اُن کے زیر کفالت ہیں انہوں نے 100 ہجری میں اور اس کے بعد کے وقت میں علم حدیث حاصل کرنا شروع کیا اور اس میں بھرپور کوشش کی۔ محمد بن سعد عوفی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابوحنیفہ ثقہ ہیں وہ صرف اُسی حدیث کو بیان کرتے ہیں جو انہیں یاد ہوتی ہے جو حدیث انہیں یاد نہیں ہوتی ہے اُسے وہ بیان نہیں کرتے ہیں۔ صالح بن محمد کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابوحنیفہ حدیث میں ثقہ ہیں۔ احمد بن محمد بن قاسم بن محرز نے یحییٰ بن معین کا یہ قول روایت کیا ہے: ابوحنیفہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: یحییٰ بن معین کا یہ کہنا ہے: جب میں یہ کہہ دوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ راوی ثقہ ہے۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات کے حوالے اس اصطلاح کی تفصیلی وضاحت کیلئے آپ تھانوی کی کتاب ”قواعد فی علوم الحدیث“ صفحہ 250 ملاحظہ فرمائیں۔ (امام ذہبی کہتے ہیں: ابن ہبیرہ نے عہدہ قضاء قبول کرنے کیلئے اُن کی پٹائی بھی کروائی تھی لیکن انہوں نے قاضی بننے سے انکار کر دیا تھا۔ امام شافعی فرماتے ہیں: لوگ علم فقہ میں ابوحنیفہ کے زیر کفالت ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں (یہ بات امام ذہبی کہہ رہے ہیں: کہ فقہ اور اُس کے دقائق کے حوالے سے امامت اسی امام (یعنی امام ابوحنیفہ) کی طرف مسلمہ طور پر منسوب ہوتی ہے اور یہ ایک ایسی بات ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے۔

”جب دن کو کسی دلیل کی ضرورت ہو تو پھر دماغوں میں کوئی چیز درست نہیں رہ سکتی ہے۔“

امام ابوحنیفہ کے حالات اس لائق ہیں کہ انہیں دو الگ جلدوں میں تحریر کیا جائے اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو اور اُن پر رحم

فرمائے۔

حافظ امام ذہبی نے اپنی کتاب ”مناقب الامام ابی حنیفہ وصاحبہ ابی یوسف و محمد بن الحسن“ صفحہ 7 پر یہ تحریر کیا ہے:

”اما بعد! یہ کتاب فقیہ العصر عالم وقت ابوحنیفہ کے بارے میں ہے جو بلند مرتبہ کے مالک ہیں پاکیزہ شخصیت ہیں بلند درجہ پر

عبداللہ (ان کا نام) نعمان بن ثابت ہے اور یہ اہل کوفہ کے مفتی ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور انہیں راضی کر دے یہ پیدا ہوئے تو انہوں نے دسین حنیف کو نافذ کیا، اُس کی وضاحت کی اور اسے جاری کیا یہ 80 ہجری میں پیدا ہوئے تھے یہ عبدالملک بن عوف کے عہد خلافت کی بات ہے یہ کوفہ میں پیدا ہوئے تھے اُس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت موجود تھی تو اگر اللہ نے چاہا تو یہ بھلائی کے ساتھ اُن کی پیروی کرنے والوں (یعنی تابعین کے طبقہ میں) سے ہیں۔

اُس کے بعد امام ذہبی نے ابوحنیفہ کے مناقب کے مختلف پہلو ذکر کیے ہیں ایک پہلو اُن کے اخلاق اور پرہیزگاری کا ذکر کیا ہے ایک پہلو اُن کی عبادت کا ذکر کیا ہے کچھ واقعات اس حوالے سے ذکر کیے ہیں کہ ائمہ اور محدثین اور دیگر حضرات نے علم فقہ کے حوالے سے اُن کی کیا تعریف و توصیف کی ہے ایک پہلو یہ ذکر کیا ہے کہ جو اُن کی ذاتی فقہی آراء ہیں اُن میں سے کن کو مستحسن قرار دیا گیا ہے اور کن کی مذمت کی گئی ہے پھر اُس کے بعد انہوں نے امام ابوحنیفہ کی پرہیزگاری کے بارے میں ایک اور باب مرتب کیا ہے پھر ایک باب میں انہوں نے امام ابوحنیفہ کی نقل کردہ حدیث سے استدلال کرنے کے حوالے سے بحث کی ہے اور یہ فرمایا ہے:

”اُن سے منقول حدیث کے بارے میں دو اقوال پائے جاتے ہیں بعض حضرات نے اُس کی حدیث کو قبول کیا ہے اور وہ اُسے حجت شمار کرتے ہیں بعض حضرات نے اُسے کمزور قرار دیا ہے کیونکہ وہ حدیث نقل کرتے ہوئے غلطی زیادہ کرتے ہیں اسی لیے علی بن مدینی یہ کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید القطان سے دریافت کیا گیا: ابوحنیفہ کی حدیث کیسی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ علم حدیث میں نمایاں حیثیت کے مالک نہیں تھے۔ میں یہ کہتا ہوں: (یہ بات امام ذہبی کہہ رہے ہیں) امام ابوحنیفہ نے اپنی توجہ کا مرکز الفاظ کے ضبط اور اسناد کو محفوظ کرنے کو نہیں بنایا اُن کی توجہ قرآن اور فقہ کی طرف تھی اور جو بھی شخص کسی خاص فن کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اُس کی حالت یہی ہوتی ہے کیونکہ وہ دوسرے فنون کے حوالے سے کمی کا شکار ہو جاتا ہے۔ یحییٰ بن معین یہ کہتے ہیں: ابوحنیفہ ثقہ ہیں۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ امام مالک پر رحم کرے! وہ امام تھے اللہ تعالیٰ امام ابوحنیفہ پر رحم کرے! وہ امام تھے۔“

حافظ ذہبی کا کلام (اُن کی کتاب) ”مناقب الامام ابوحنیفہ“ میں ختم ہو گیا اور انہوں نے یہ کتاب ”سیر اعلام النبلاء“ اور ”مذکرۃ الحفاظ“ سے پہلے لکھی تھی۔

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: امام ذہبی نے امام ابوحنیفہ سے منقول حدیث کے بارے میں دو اقوال نقل کرنے پر اکتفاء کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ اُن کی حدیث کے بارے میں لوگوں میں اختلاف پایا جاتا ہے اور اس حوالے سے دو قول ہیں۔ (شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں: یہاں پر تھوڑا سا گروہ ایسا بھی ہے جس نے امام ابوحنیفہ کے دین کے حوالے سے اُن پر الزامات عائد کیے ہیں اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ شریعت کو اور صاحب شریعت کو کمتر سمجھتے تھے اور انہوں نے مختلف قسم کی بدعتیں اختیار کر رکھی تھیں اس گروہ میں بخاری ابن جارد، عقیلی، ابن حبان، ابن عدی اور خطیب بغدادی اور ابن جوزی شامل ہیں۔ تاہم امام ذہبی نے ان حضرات کے دعوؤں کی طرف بالکل بھی کوئی توجہ نہیں کیا اور انہوں نے انہیں نقل کرنے کے قابل بھی نہیں سمجھا کیونکہ اُن کے نزدیک یہ وہ

اقوال ہیں جنہیں پرے کیا جائے گا یہ وہ اقوال نہیں ہیں جن کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے اس لیے امام ذہبی نے انہیں نقل بھی نہیں کیا اور ان کی طرف اشارہ بھی نہیں کیا۔

امام ذہبی نے اپنی کتاب ”تذہیب تہذیب الکمال“ جو مخطوطہ کی شکل میں ہے اُس میں امام ابوحنیفہ کے حالات کے آخر میں اُن کے مناقب ذکر کرنے کے بعد یہ بات نقل کی ہے: ”(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ہمارے شیخ ابوالحجاج (اُن کی مراد حافظ مزنی تھے) نے یہ اچھا کام کیا ہے کہ انہوں نے ایسی کوئی روایت نقل نہیں کی ہے جس سے امام ابوحنیفہ کا ضعیف ہونا لازم آتا ہو۔“ (امام ذہبی کی بات یہاں ختم ہو گئی)

ابن کثیر کا بیان

امام حافظ ناقد حافظ ابن کثیر شافعی نے اپنی کتاب ”البدایہ والنہایہ“ صفحہ 123/10 میں امام ابوحنیفہ کے حالات میں یہ تحریر کیا ہے: X ”یہ امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی ہیں جو عراق کے فقیہ ہیں اور اسلام کے ائمہ میں سے ایک ہیں اہل علم کے سرداروں میں سے ایک ہیں علماء کے ارکان میں سے ایک ہیں اور اُن ائمہ اربعہ میں سے ایک ہیں جن کے فقہی مسلک کی پیروی کی جاتی ہے ان ائمہ میں سب سے پہلے امام ابوحنیفہ کا انتقال ہوا تھا کیونکہ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زمانہ پایا ہے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے اور بعض حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے کہ انہوں نے سات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے البتہ انہوں نے تابعین کی ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جن میں حکم بن عتیہ کوفی حماد بن ابوسلیمان سلمہ بن کہیل عامر شععی..... شامل ہیں ان کے حوالے سے ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ تھے یہ اہل صدق میں سے تھے ان پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد نہیں کیا گیا ابن ہبیرہ نے انہیں عہدہ قضا قبول کرنے کیلئے مارا پیٹا بھی تھا لیکن انہوں نے قاضی بننے سے انکار کر دیا تھا۔ یحییٰ بن القطان فتویٰ دینے میں ان کے قول کو اختیار کرتے تھے یحییٰ یہ فرمایا کرتے تھے: ہم اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب نہیں کرتے میں نے امام ابوحنیفہ سے زیادہ اچھی رائے اور کسی کی نہیں سنی ہے اور ہم اُن کے زیادہ تر اقوال کو اختیار کرتے ہیں (یعنی اُن کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں)۔“

عبداللہ بن مبارک بیان کرتے ہیں: اگر اللہ تعالیٰ نے ابوحنیفہ اور سفیان ثوری کے ذریعہ میری مدد نہ کی ہوتی تو میں بھی ایک عام سافر ہوتا امام ابوحنیفہ کے بارے میں امام مالک نے یہ کہا ہے: میں نے اُن صاحب کو دیکھا ہے وہ ایسے ہیں کہ اگر آپ کے ساتھ اس ستون کے بارے میں یہ بحث کریں کہ یہ سونے کا بنا ہوا ہے تو اپنی دلیل کے ذریعہ اُسے ثابت بھی کر دیں گے۔ امام شافعی فرماتے ہیں: جو شخص فقہ سیکھنا چاہتا ہو وہ ابوحنیفہ کا زیر کفالت ہے۔ عبداللہ بن داؤد خرمی بیان کرتے ہیں: لوگوں کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی نمازوں میں امام ابوحنیفہ کیلئے دعا کریں کیونکہ انہوں نے فقہ کو اور سنن کو لوگوں کیلئے محفوظ کر دیا۔

سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ اپنے زمانہ میں روئے زمین کے سب سے بڑے فقیہ تھے۔ ابو نعیم فضل بن دکین جو محدث ہیں اور امام بخاری کے استاد ہیں اور امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں وہ فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ مسائل میں گہرائی میں جایا کرتے تھے۔ مکی بن ابراہیم جو امام بخاری کے استاد ہیں اور امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ

عالم تھے۔ خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ اسد بن عمرو کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ابوحنیفہ رات بھر نوافل ادا کرتے رہتے تھے اور ایک رات میں پورا قرآن تلاوت کر لیتے تھے وہ اتنا زیادہ رویا کرتے تھے کہ ان کے پڑوسیوں کو ان پر رحم آ جاتا تھا، ان کا انتقال رجب کے مہینہ میں 150 ہجری میں ہوا اور ہجوم کی کثرت کی وجہ سے بغداد میں جنازہ چھ مرتبہ ادا کی گئی اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ (ابن کثیر کا کلام یہاں ختم ہو گیا)

حجی کا بیان

امام قاضی القضاۃ تاج الدین سبکی (عبدالوہاب بن علی) شافعی، جو فقیہ ہیں، اصولی ہیں، محدث ہیں، وہ اصول فقہ میں اپنی کتاب "مجموع" کے آخر میں صفحہ 441/2 میں عقیدہ کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

تسمیم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد، دو سفیان، امام اوزاعی، اسحاق بن راہویہ، داؤد قحطری، ابن جریر اور مسلمانوں کے تمام ائمہ عقائد اور دیگر معاملات کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی ہدایت پر عمل پیرا تھے اور جن لوگوں نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے ان کے کلام کی طرف توجہ نہیں کی جائے گی کیونکہ یہ حضرات اس چیز سے بری الذمہ ہیں، کیونکہ ان لوگوں کو علم لدنی حاصل تھا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصیات حاصل تھیں، یہ دقیق فقہی استنباط رکھتے تھے، انہیں زبردست معرفت حاصل تھی، یہ دیندار تھے، پرہیزگار تھے، عبادت گزار تھے، زاہد تھے اور انہیں جلالت علمی حاصل تھی اور یہ ایسے مقام پر فائز تھے کہ ان کی ہمسری نہیں کی جاسکتی۔ (ان کی بات یہاں ختم ہو گئی)

حجی کا بیان

ان کے حوالے سے امام فقیہ ابن حجر ہیتمی مکی شافعی نے اپنی کتاب "الخیرات الحسان فی مناقب الامام ابی حنیفۃ النعمان" میں یہ بات صفحہ 12 پر نقل کی ہے جو ان کے تین مقدموں میں سے دوسرے مقدمہ کے اندر ہے اور اس میں یہ عبارت شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ حافظ سخاؤی پر رحم کرے! کہ جب انہوں نے اپنی کتاب "الاعلان بالتوبیخ لمن ذم اہل التورخ" کے صفحہ 65 پر اس شخص کو ذکر کیا جو ابن حبان اور دیگر حضرات نے ذکر کیا ہے تو یہ فرمایا:

"جہاں تک حافظ ابو شیخ ابن حبان نے اپنی کتاب "السنۃ" میں اس حوالے سے جو نقل کیا ہے، جس کا تعلق بعض ائمہ کے بارے میں کلام سے ہے، جن ائمہ کی پیروی کی جاتی ہے، (یہاں مصنف کی مراد امام ابوحنیفہ ہی ہیں) تو حافظ ابو احمد بن عدی نے اپنی کتاب "الکامل" میں اور حافظ ابو بکر خطیب بغدادی نے اپنی کتاب "تاریخ بغداد" میں اور ان سے پہلے دیگر حضرات نے، جیسے ابن ابوشیبہ نے اپنی "مصنف" میں، امام بخاری اور امام نسائی نے بھی اس طرح کی روایات نقل کی ہیں، تو میں اس طرح کی روایات کو نقل کرنے سے بچتا ہوں، اگرچہ یہ لوگ مجتہد تھے اور ان کے مقاصد بھی عمدہ تھے، لیکن اس حوالے سے ان کی باتوں پر اکتفاء کرنے سے اجتناب کرنا مناسب ہے، یہی وجہ ہے کہ ہمارے مشائخ میں سے ایک جلیل القدر قاضی جن کی طرف علم حدیث روایت کرنے کی بھی نسبت کی جاتی ہے بلکہ ہمارے شیخ حافظ ابن حجر

نے تو ہمیں اس سے منع کیا جب ہم نے اُن سے حربی کی کتاب ”ذنب الکلام“ پڑھی تو اُنہوں نے ایسی روایت نقل کرنے سے منع کر دیا کیونکہ اس میں ایسی روایات پائی جاتی ہیں۔ (حافظ سخاوی کا کلام یہاں ختم ہو گیا)

ابوزہرہ کا بیان

(شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں:) اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ میں اس تعلیق کے طویل ہو جانے کے باوجود اس کے آخر میں علامہ محقق فقہ اصولی امام شیخ محمد ابوزہرہ کے کلمات بھی شامل کروں اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے! کیونکہ اُنہوں نے اپنی زبردست جامع اور جلیل القدر کتاب ”ابوحنیفہ“ میں صفحہ 6 سے 9 پر اس وجہ کا ذکر کیا ہے کہ بعض لوگوں نے امام ابوحنیفہ کے خلاف اس طرح کیوں کہا؟ تو اُنہوں نے یہ بیان کیا ہے:

کتاب ”الخیرات الحسان فی مناقب الامام ابی حنیفۃ النعمان“ جو ابن حجر مکی کی کتاب ہے اُس کے صفحہ 74، فصل 38 میں یہ مذکور ہے:

”زمانہ ماضی میں کسی شخص کی عظمت پر استدلال اس بات سے بھی کیا جاتا تھا کہ اُس کے بارے میں لوگوں کے اندر کتنا اختلاف پایا جاتا ہے کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حوالے سے دو گروہ ہلاکت کا شکار ہوئے کچھ وہ لوگ جو محبت میں افراط کا شکار ہو گئے اور کچھ وہ لوگ جو اُن کے ساتھ بغض رکھنے میں تفریط کا شکار ہوئے۔“ (یہاں پر مکی کی بات ختم ہو گئی)

یہ بات مکمل طور پر سچ ہے اور اسے امام ابوحنیفہ پر بھی منطبق کیا جاسکتا ہے کہ کچھ لوگوں نے اُن کے حوالے سے اتنا تعصب برتا کہ انہیں انبیاء اور مرسلین کے مرتبہ کے قریب پہنچا دیا اور یہ بھی کہہ دیا کہ تورات میں اُن کی بشارت موجود ہے اور کچھ لوگوں نے اُن کے خلاف تعصب کا مظاہرہ کیا تو اُن پر زندیق ہونے کا جادہ مستقیم سے ہٹ جانے کا سنت سے لاطعلق اختیار کرنے کا بلکہ سنت سے برعکس رائے دینے کا بھی الزام عائد کیا کہ وہ دینی معاملات میں کسی حجت اور واضح دلیل کے بغیر فتویٰ دیا کرتے تھے تو یہ لوگ اُن پر طعن کرنے کے حوالے سے مناسب تنقید کی حد سے تجاوز کر گئے اُنہوں نے امام ابوحنیفہ کی آراء کا صحیح طریقے سے مطالعہ نہیں کیا اور حجت اور تحقیق کی بنیاد پر انہیں غلط قرار نہیں دیا بلکہ وہ شدید دشمنی کا شکار ہوئے اور اُنہوں نے امام ابوحنیفہ کے دین اُن کی شخصیت اور اُن کے ایمان کے بارے میں الزامات عائد کیے۔

امام صاحب کی مخالفت کے اسباب

امام ابوحنیفہ کے بارے میں یہ اختلاف کیوں رونما ہوا؟ اس کے کئی اسباب ہیں ہم اس موضوع پر کچھ تفصیل سے بحث کریں گے لیکن یہاں ہم سب سے پہلے ایک اہم خبر کا ذکر کرنا چاہیں گے جو دیگر تمام اسباب کیلئے بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ کے اندر شخصی طور پر یہ بات موجود تھی کہ اُنہوں نے علم فقہ میں اتنی مہارت حاصل کی کہ اُن کا حلقہ درس بہت پھیل گیا اور اُن کے علاقہ سے نکل کر دیگر اسلامی ریاستوں تک پہنچ گیا تو اسلامی مملکت کے اکثر علاقوں میں اُن کی آراء کے بارے میں لوگوں نے بات چیت شروع کی مخالفین اور موافقین نے اُنہیں قبول کیا مخالفین نے اُن کا انکار کیا اور موافقین نے اُن کی تائید کی تو جب

یہ کہہ رہے تھے (یعنی مخالفین نے) جو اُس نص کو تھامے ہوئے تھا اور اُس سے تجاوز نہیں کرتا تھا اس گروہ نے جب ان کی آراء میں سمجھا کہ یہ دینی مسائل میں کچھ نئی آراء بھی رکھتے ہیں تو انہوں نے ان کا شدت سے انکار کیا اور وہ یہ سمجھے کہ شاید امام ابوحنیفہ کی آراء صحیحہ مکاری اور تقویٰ کے خلاف ہیں تو انہوں نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں اپنی زبان کو کھلا چھوڑ دیا کیونکہ اُن کے خیال میں امام ابوحنیفہ کے نظریات بدعتی تھے انہوں نے امام ابوحنیفہ کی دلیل یا اُن کے موقف کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی اگر وہ لوگ امام صاحب کو سمجھ لیتے یا اُن کے دلائل سے واقفیت حاصل کر لیتے تو شاید اُن کی زبان اتنی تیز نہ ہوتی بلکہ شاید وہ اُن کی عظمت کے قائل ہو جاتے۔

امام اوزاعی کا واقعہ

اس حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ شام کے فقیہ امام اوزاعی جو امام ابوحنیفہ کے معاصرین میں سے ہیں انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے دریافت کیا: یہ بدعتی شخص کون ہے جو کوفہ میں ظہور پذیر ہوا ہے اور اُس کی کنیت ابوحنیفہ ہے؟ تو عبداللہ بن مبارک نے انہیں اس حوالے سے کوئی جواب نہیں دیا، اُس کے بعد انہوں نے کچھ پیچیدہ مسائل ذکر کرنے شروع کیے اور پھر اُن کے مختلف پہلوؤں کی نشاندہی کی اور اس کے بارے میں مفتی بہ قول کی وضاحت کی تو امام اوزاعی نے دریافت کیا: یہ فتاویٰ دینے کا شخص کون ہے؟ تو عبداللہ بن مبارک نے جواب دیا: یہ ایک بزرگ ہیں عراق میں میری ان سے ملاقات ہوئی تھی۔ تو امام اوزاعی نے کہا: یہ تو کوئی بڑا سمجھدار شیخ ہے تم جاؤ اور اس سے زیادہ استفادہ کرو۔ تو عبداللہ بن مبارک نے کہا: یہ ابوحنیفہ ہی ہیں۔

اس کے بعد امام اوزاعی اور ابوحنیفہ کی ملاقات مکہ میں ہوئی انہوں نے کچھ مسائل پر تبادلہ خیال کیا جس کا ذکر عبداللہ بن مبارک نے بھی کیا ہے تو امام ابوحنیفہ نے ان مسائل میں اپنی تحقیق بیان کی جب یہ دونوں حضرات ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو امام اوزاعی نے عبداللہ بن مبارک سے کہا: اس شخص کے علم کی کثرت اور اس کی سمجھداری کے حوالے سے میں اس پر رشک کرتا ہوں جس اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں کہ میں اس شخص کے بارے میں بڑی غلطی کا شکار تھا، تم اس شخص کے ساتھ رہو کیونکہ یہ اس کے برعکس ہے جو اس کے حوالے سے روایات مجھ تک پہنچی تھیں۔ یہ روایت ”الخیرات الحسان“ صفحہ 33 پر موجود ہے۔

امام ابوحنیفہ اپنی شخصی خوبیوں اپنی گہری تاثیر اور دور کے نفوذ کے ہمراہ استفتاء اور تخریج کے حوالے سے اور حدیث کے فہم اور اس کے مسائل کے استنباط کے حوالے سے ایک نئے طریقہ کے بانی ہیں انہوں نے اس طریقہ کو اپنے تلامذہ میں رواج دیا اور تقریباً 30 سال یا اس سے زیادہ عرصہ اس کے ساتھ منسلک رہے تو ایسے شخص کے لیے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ بعد میں سخت تنقید کا نشانہ بنے بلکہ اُس کی شخصیت کو مجروح قرار دیا جائے اُس کی رائے کو خراب قرار دیا جائے اُس کے خلاف تعصب کا مظاہرہ کیا جائے۔

چوتھی صدی ہجری میں اُن کے موافقین اور مخالفین کے درمیان یہ اختلاف اور بڑھ گیا جب مذہبی تعصب زیادہ پھیل گیا اور دو گروہوں کے درمیان فقہ تعصب کی وجہ بن گئی تو یہ اختلاف حنفیہ اور شوافع کے درمیان زیادہ شدید ہو گیا اسی وجہ سے یہ دونوں امام (امام ابوحنیفہ اور امام شافعی) ناگوار تنقید کا نشانہ بنے۔

امام ابوحنیفہ طعن کا شدید نشانہ اس لیے بھی بنے، کیونکہ اُن کا زیادہ تر فتاویٰ اُن کی ذاتی آراء ہیں اور یہ وہ آراء ہیں جو انہوں نے حدیث میں اپنی علمیت کی وجہ سے اور اپنی پرہیزگاری کے حوالے سے اور اچھی فتویٰ نویسی کے حوالے سے نقل کی تھیں، اس کے علاوہ استنباط اور تخریج کی اور بھی خصوصیات پائی جاتی ہیں، تو متعصب لوگوں نے ان پر ہر حوالے سے تنقید کی، ہر نقص اور ہر قابلِ مذمت بات اُن کی طرف منسوب کی، یہاں تک کہ بعض شوافع نے ہی اس تنقید کا انکار کیا اور انہوں نے یہ سمجھا کہ یہ تنقید گناہ کے ارتکاب کے مترادف ہے اور اس طرح سے آدمی صحیح راستہ سے ہٹ جاتا ہے، جن لوگوں نے امام ابوحنیفہ کے ساتھ انصاف سے کام لیا، اُن کے مناقب کے بارے میں کتابیں تحریر کیں اور اُن متعصب شوافع کے قول کی تردید کی، اُن میں سے کچھ لوگ یہ ہیں: ہم دیکھتے ہیں کہ امام سیوطی شافعی ہیں، انہوں نے ایک رسالہ لکھا جس کا نام انہوں نے ”تبیض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ“ رکھا، اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ابن حجر ہیتمی مکی جو شافعی ہیں، انہوں نے ایک رسالہ لکھا جس کا نام انہوں نے ”الخیرات الحسان فی مناقب الامام ابی حنیفۃ النعمان“ رکھا، اسی طرح ہم نے امام شعرانی کو دیکھا کہ انہوں نے ”المیزان“ میں امام ابوحنیفہ کا تذکرہ بطور خاص کیا اور اُن کی طرف سے دفاع کیا اور اُن کے طریقہ کو مستقیم قرار دیا اور اپنی کتاب ”طبقات“ میں اُن کا ذکر اُن اولیاء اللہ میں کیا جو اللہ کی رستی کو پکڑے ہوئے ہیں۔ (یہاں پر شیخ ابوزہرہ کا کلام ختم ہو جاتا ہے)

علامہ ابن عابدین ”رد المحتار علی الدر المختار“ نامی اپنے حاشیہ میں 37/3 میں تحریر کرتے ہیں: جب امام ابوحنیفہ کے فضائل پھیل گئے تو یہ پرانا رواج چلا آ رہا ہے کہ حاسدین کی زبانیں اُن کے بارے میں کھل گئیں، یہاں تک کہ لوگوں نے اُن کے اجتہاد اور عقیدہ کے بارے میں بھی طعن کیا، اور ایسی باتیں منسوب کیں، جن سے وہ قطعی طور پر لاتعلق ہیں، اُن کا مقصد یہ تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھا دیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس بات سے انکار کر دیا، اور اپنے نور کو برقرار رکھا، یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح بعض لوگوں نے امام مالک کے بارے میں کلام کیا، بعض لوگوں نے امام شافعی کے بارے میں کلام کیا، بعض لوگوں نے امام احمد بن حنبل کے بارے میں کلام کیا، بلکہ ایک فرقہ نے تو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں کلام کیا، ایک فرقہ نے حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے بارے میں کلام کیا اور ایک فرقہ تو تمام صحابہ کو کافر قرار دیتا ہے۔

(کسی شاعر نے کہا ہے:)

”کون ایسا شخص ہے؟ جسے لوگوں سے سلامتی سے نجات مل گئی ہے، لوگوں میں سے بہت سے لوگ اپنے گمان کی بنیاد پر بات کہتے ہیں اور بہت سے لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ بات کہی گئی ہے۔“

امام اعظم کا عقیدہ

امام ابوحنیفہ کا عقیدہ وہی ہے جو ”العقیدۃ الطحاویہ“ نامی کتاب میں مذکور ہے، جو مملکت عربیہ سعودیہ اور دیگر اسلامی ممالک کی زیادہ تر مدارس میں شریعہ اور اصول الدین کے شعبوں میں پڑھائی اور سکھائی جاتی ہے اور اس میں اُس کے برعکس صریح نص موجود ہے، جو امام ابوحنیفہ کے بارے میں لوگ گمان کرتے ہیں اور اُن پر الزام عائد کرتے ہیں، بعض لوگ ائمہ کا ذکر صرف ناپسندیدہ حوالوں سے ہی کرنے سے باز نہیں آتے ہیں، جیسے حافظ ابن عساکر نے اپنی کتاب ”تبيين کذب المفتری“ کے صفحہ 96 پر یہ بات

تحریر کی ہے: وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ائمہ کے بارے میں طعن کا اثبات کریں اور وہ لوگ اس سے راحت حاصل کرتے ہیں، وہ بُری نفس پھیلاتے ہیں اور اس سے فرحت اور خوشی محسوس کرتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کی طبیعتوں کے اندر بیماری پائی جاتی ہے جس کی مخصوص نفسانی اغراض ہوتی ہیں، ہم اس طرح کے امراض اور اغراض سے سلامتی کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اور ہر قسم کی آزمائش سے عافیت چاہتے ہیں اور اس بات کی توفیق کے طلبگار ہیں کہ ہم ائمہ دین اور علماء کی تعظیم کریں، جن میں امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد شامل ہیں، اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات سے راضی ہو!

امام حافظ بدرالدین محمود عینی اپنی کتاب ”عقد الجمان“ میں یہ تحریر کرتے ہیں:

”امام ابوحنیفہ کے بارے میں اور اُن کے حوالے سے جو روایات نقل کی گئی ہیں، اس حوالے سے جو کچھ بھی کہا گیا ہے تو وہ درست نہیں ہے، وہ اس بات سے لاتعلقی ہیں، اُن کے شاگرد اُن کے بارے میں زیادہ بہتر جانتے تھے اور اُن کی حالت سے زیادہ واقفیت رکھتے تھے۔ امام ابو جعفر طحاویؒ اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے! جو احناف کے اکابر علماء میں سے ایک ہیں اور جلیل القدر محدثین میں سے ایک ہیں، اُنہوں نے ایک کتاب مرتب کی ہے جس کا نام اُنہوں نے ”عقیدۃ ابی حنیفہ“ رکھا ہے اور اہل سنت والجماعت کا عقیدہ بھی یہی ہے، آپ اُس کا جائزہ لے لیں کہ کیا آپ کو اس میں کوئی ایسی چیز نظر آتی ہے؟ جو لوگ امام ابوحنیفہ کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ وہ قرآن کے مخلوق ہونے کے قائل تھے یا قدر یہ فرقہ کے نظریات رکھتے تھے یا ارجاء کا عقیدہ رکھتے تھے یا اس طرح کا کوئی اور عقیدہ رکھتے تھے، تو امام ابوحنیفہ کے شاگردوں نے جو کچھ اُن کے حوالے سے نقل کیا ہے، اُس کی طرف رجوع کرنا، اس سے زیادہ مناسب ہوگا کہ آپ اُن باتوں کی طرف رجوع کریں، جو دیگر لوگوں نے امام صاحب کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

بعض جاہل حاسدین نے امام ابوحنیفہ پر یہ الزام بھی عائد کیا ہے اور محدثین سے تعلق رکھنے والے بعض متعصبین نے بھی یہ الزام عائد کیا ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو ظاہر حدیث کے ارد گرد ہی گھومتے ہیں، وہ حدیث کے باطن کی معرفت نہیں رکھتے تھے، اُس کے پس منظر کو نہیں سمجھتے تھے، اُس کے مبہم اور مشکل مقامات سے واقفیت حاصل نہیں کرتے تھے، اُنہوں نے صرف ان کے الفاظ نقل کرنے پر قناعت کر لی ہوئی تھی اور اس کے معانی میں غور و فکر نہیں کیا تھا اور متعارض روایات کے درمیان موافقت پیدا کرنے سے واقفیت نہیں رکھتے تھے، وہ حدیث کے پس منظر اور علت کو نہیں سمجھتے تھے، ایسے لوگوں نے امام صاحب پر تنقید کی ہے اور یہ تنقید یہاں تک لے آئی کہ وہ لوگ امام ابوحنیفہ اور اُن کے اصحاب کا ذکر کرتے ہوئے اُنہیں ”اصحابِ رائے“ قرار دیتے ہیں حالانکہ نص کی موجودگی میں امام ابوحنیفہ نے کبھی بھی اپنی رائے بیان نہیں کی، یہاں تک کہ اُنہوں نے تو یہ کہا ہے: ”ہم کسی بھی شخص کیلئے یہ جائز قرار نہیں دیتے ہیں کہ وہ ہمارے مسائل کے مطابق فتویٰ دے، جب تک وہ یہ نہیں جان لیتا کہ ہم نے یہ حکم کہاں سے حاصل کیا ہے اور ہم نے یہ حکم کس بنیاد پر دیا ہے؟“

اکابر محدثین میں سے بڑے لوگوں نے امام ابوحنیفہ کو ثقہ قرار دیا ہے، جیسے عبداللہ بن مبارک ہیں، سفیان ثوری ہیں، سفیان بن

عمینہ ہیں، یحییٰ بن سعید ہیں، یحییٰ بن معین ہیں اور ان جیسے دیگر حضرات ہیں، جن کا ذکر ہم اس سے پہلے اپنی کتاب میں کر چکے ہیں، اس لیے متاخرین کا طعن، امام ابوحنیفہ کیلئے رسوائی کا باعث نہیں ہوگا، اُن چیزوں کے حوالے سے جو اُن متاخرین نے ذکر کی ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ حسد، حاسد شخص کو اس سے زیادہ بُری باتوں کا وزن اٹھانے پر مجبور کر دیتا ہے اور ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ (علامہ بدرالدین عینی کا کلام یہاں ختم ہو گیا)

اُن سے بھی ایک طویل عرصہ پہلے امام محدث مجدد الدین مبارک بن اثیر شافعی، جن کا انتقال 606 ہجری میں ہوا، وہ اپنی کتاب ”جامع الاصول فی احادیث الرسول“ میں صفحہ 432/15 سے 436 تک میں امام ابوحنیفہ کے حالات کے بارے میں تفصیلی ترجمہ نقل کیا ہے، تو انہوں نے جو کچھ بیان کیا ہے، وہ اُن کے الفاظ میں اختصار کے ساتھ یہ ہے:

”ابوحنیفہ نعمان بن ثابت جو امام ہیں، فقیہ ہیں، کوفہ کے رہنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو..... امام شافعی کہتے ہیں: جو شخص علم فقہ میں مہارت حاصل کرنا چاہتا ہو وہ ابوحنیفہ کا زیر کفالت ہوگا۔“

اگر ہم اُن کے مناقب اور فضائل کی وضاحت کرنے کی طرف چل پڑیں، تو ہماری بات طویل ہو جائے گی اور ہم اپنا مقصود حاصل نہیں کر پائیں گے، کیونکہ وہ عالم تھے، عامل تھے، زاہد تھے، عبادت گزار تھے، پرہیزگار تھے، متقی تھے، شرعی علوم میں امام کی حیثیت رکھتے تھے اور پسندیدہ شخصیت کے مالک تھے، اُن کی طرف منسوب بھی کیے گئے ہیں اور اُن کے حوالے سے نقل بھی کیے گئے ہیں کچھ ایسے اقوال جو ایجاد کیے ہوئے ہیں، (یہاں مطبوعہ نسخہ میں یہ الفاظ ہیں: جن میں اختلاف پایا جاتا ہے) حالانکہ امام ابوحنیفہ کی قدر و منزلت اتنی زیادہ ہے کہ وہ اس طرح کی بات نہیں کر سکتے اور وہ اس سے پاک ہوں گے، ان میں قرآن کے مخلوق ہونے کا عقیدہ یا قدر یہ فرقہ کا نظریہ یا ار جاء کا عقیدہ وغیرہ شامل ہیں اور بھی اس کے علاوہ کچھ باتیں ہیں جو اُن کی طرف منسوب کی گئی ہیں، جنہیں نقل کرنے کی یا اُن کے قائلین کو ذکر کرنے کی یہاں ضرورت نہیں ہے، بظاہر یہی ہے کہ وہ ان چیزوں سے لا تعلق تھے اور اُن کے ان چیزوں سے لا تعلق ہونے، صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے تذکرہ کو یوں پھیلا یا کہ وہ آفاق میں پھیل گیا اور اُن کے علم کو یوں پھیلا یا کہ وہ تمام روئے زمین پر پھیل گیا، لوگوں نے اُن کے مسلک اور اُن کی فقہی آراء کو اختیار کیا اور اُن کے قول اور اُن کے فعل کی طرف رجوع کیا اور یہ اس وجہ سے ہوا کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کا پوشیدہ سر موجود تھا اور اُس کی رضا موجود تھی، اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بات کی توفیق دی، کہ اہالیان اسلام کا نصف حصہ یا اُس کا قریبی حصہ اُن کی تقلید کرتا ہے، اُن کی رائے اور اُن کے مسلک پر عمل کرتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت جس طرح سے کی جاتی ہے، اور اُس کے دین کی سمجھ بوجھ جس طریقہ سے حاصل کی جاتی ہے، اُس میں امام ابوحنیفہ کی رائے اور اُن کے مسلک پر عمل کیا جاتا ہے اور آج کے دن تک اُن کے قول کو اختیار کیا

۱۔ (شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں:) امام مجدد الدین ابن اثیر نے یہ بات کہی ہے اور اُن کا تعلق چھٹی صدی ہجری سے ہے اور ہم اس کے بعد مزید آٹھ صدیوں سے زیادہ عرصہ گزار چکے ہیں اور یہ پندرہویں صدی ہجری کا آغاز ہے اور 1416 ہجری ہے۔ استاد شیخ علی طنطاوی نے اپنی کتاب ”رجال من التاريخ“ کا صفحہ 114 پر امام اعظم کے عنوان کے تحت یہ بات تحریر کی ہے:

”آج حنفی مذہب زیادہ پھیلا ہوا ہے اس میں زیادہ فروعی احکام اور اقوال موجود ہیں اور قاضیوں کیلئے فیصلہ کرنے کے حوالے سے یہ دیگر مکاتب کے مقابلہ میں زیادہ فائدہ بخش ہے، اُس کے بعد مالکی مسلک فروع کی کثرت کے حوالے سے آتا ہے، میں نے یہ بات اُن سالوں میں جان لی ہے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جس نے یہ 450 ہجری کے آس پاس کی بات ہے۔

تو یہ اُن کے مسلک اور اُن کے عقیدہ کے صحیح ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے البتہ اُن کے حوالے سے جو کچھ نقل کیا گیا ہے اس سے لا تعلق ہے امام طحاوی نے جو اُن کے مسلک کو اختیار کرنے والوں میں نمایاں حیثیت کے مالک ہیں، انہوں نے ایک کتاب بھی تحریر کی ہے جس کا نام انہوں نے ”عقیدۃ ابی حنیفہ“ تجویز کیا یہ اہل سنت والجماعت کے عقائد ہیں ان میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی نسبت امام ابو حنیفہ کی طرف کی گئی ہو جو اُن کے حوالے سے نقل کی گئی ہو اور اُن کے اصحاب اُن کی حالت کے بارے میں زیادہ بہتر جانتے تھے اور اُن کے موقف کے بارے میں دوسروں کی بہ نسبت زیادہ واقفیت رکھتے تھے اس لیے اُن کے اصحاب نے اُن کے حوالے سے جو کچھ نقل کیا ہے اُس کی طرف رجوع کرنا اُس سے زیادہ اولیٰ ہوگا جو دوسرے لوگوں نے اُن کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اُن کے حوالے سے جس نے جو کچھ بھی کہا ہے اُس کی ایک اہم وجہ یہ بھی ذکر کی گئی ہے جن لوگوں نے اُن کی طرف باتیں منسوب کر کے اُن پر تنقید کی ہے حالانکہ ہمیں یہاں یہ ضرورت نہیں ہے کہ ہم اُن باتیں کا تذکرہ کریں جو اُن لوگوں نے بیان کی ہیں سب کی وجہ یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کا اسلام میں جو مقام ہے وہ اس بات کی دلیل کا محتاج نہیں ہے کہ اُن کی طرف جو باتیں منسوب کی گئی ہیں اُن کے حوالے سے کوئی عذر پیش کیا جائے۔ ابن اثیر کا کلام یہاں ختم ہو گیا۔

یہ بات محدث حارثی کلاباذی بخاری فقیہ حنفی نے ”الکشف عن وہم عن طائفۃ الظالمہ ابی حنیفہ“ میں نقل کی ہے اور امام ذہبی نے ”تاریخ الاسلام“ میں امام ابو حنیفہ کے حالات میں یہ بات نقل کی ہے۔

ہمارے زمانہ میں جو مصیبتیں اور پریشانیاں ہیں اُن میں سے ایک چیز یہ بھی ہے کہ آپ بعض اسلامی ریاستوں میں یہ بات مانگے کہ امام ابو حنیفہ اُن کے مسلک اور اُن کے پیروکاروں کے بارے میں اور دیگر فقہی مسالک کے بارے میں شدید ترین حسد کے جذبات پائے جاتے ہیں اور ایسی کتابیں شائع کی گئی ہیں جن میں امام ابو حنیفہ کو کافر قرار دیا گیا ہے اور اُن پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ قرآن مخلوق ہے اور اُن سے کفر سے دو مرتبہ تو بہ کروائی گئی تھی اور ان کتابوں پر کوئی تعلق نقل نہیں کی گئی ان اقوال کی کوئی وضاحت نہیں کی گئی تو ہم اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں اور ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے مختلف عقول اور بندوں میں پیش آنے والی مصیبتوں کی کثرت کے حوالے سے (ہم اُسی کی بارگاہ کی طرف رجوع کرتے ہیں)۔

آج لوگوں کی طبیعت نادر باتوں کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے تو آپ ائمہ کے اقوال سے نکلنے سے بچیں اور اُن پر اعتماد نہ کرنے کے راستہ پر نہ چلیں اور اُن پر تنقید نہ کریں کیونکہ اگر یہ لوگ قابل تنقید قرار پائیں گے تو پھر اُن کے بعد ہم اعتبار کس پر کریں گے کیونکہ دین صرف ان حضرات کے حوالے سے ہی ہم تک پہنچا ہے۔

ترجمہ شریف (گزشتہ سے) جن سالوں میں میں شخصی قوانین کی تدوین کا کام کرتا رہا ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حنفی مسلک ایک طویل عرصہ تک بنو عباس اور عثمانیوں کی حکومت میں سرکاری مذہب رہا ہے اور یہ اسلام کی تاریخ کا تین چوتھائی عرصہ بنتا ہے جبکہ مالکی مسلک مغربی علاقوں کا مسلک ایک طویل عرصہ تک رہا ہے اور اس میں فروعی مسائل اور نئے پیش آمدہ مسائل زیادہ ہو گئے جہاں تک شافعی مسلک کا تعلق ہے تو وہ صرف ایویوں کے عہد حکومت میں تھوڑے عرصہ تک ریاستی مذہب رہا البتہ حنبلی مسلک میں آج کل نجد اور حجاز کے علاقوں میں حنبلی مسلک پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

ایک جامع اصول

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: یہاں میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنی بصیرت رکھنے والے قاری کے سامنے اس باب کے مطالعہ سے پہلے ایک جامع اور بہترین بات تحریر کر دوں جو ایک نفع دینے والا عمومی قاعدہ ہے جسے ہمارے شیخ الشیوخ علامہ محقق محدث فقیہ شبیر احمد عثمانی نے اپنی کتاب ”فتح الملہم فی شرح صحیح مسلم“ کے مقدمہ میں تحریر کیا ہے جو ہندی مطبوعہ نسخہ کے صفحہ 73/1 پر ہے اور کراچی سے 1393 ہجری میں شائع ہونے والے مستقل علیحدہ مقدمہ کی شکل میں شائع ہونے والی کتاب کے صفحہ 174 پر ہے میں اُسے یہاں نقل کروں گا اور محفوظ رکھنے والے قاری سے یہ اُمید رکھوں گا کہ وہ اسے ہمیشہ ذہن میں رکھے گا اور یاد رکھے گا کیونکہ یہ چیز اقوال کا وزن کرتے ہوئے پلڑے کی حیثیت رکھتی ہے خاص طور پر وہ اقوال جو اکابرین کے بارے میں جرح کے حوالے سے صادر ہوئے ہیں علامہ عثمانی فرماتے ہیں:

”تم لوگ یہ بات جان لو! کہ جن لوگوں نے ہمارے امام ابوحنیفہ کے بارے میں طعن کیا ہے اور اُن پر تنقید کی ہے جن کا تعلق اُن کے معاصرین میں سے ہے ہم اُن لوگوں کے بارے میں بھلائی کا گمان رکھتے ہیں کیونکہ ایسا مؤمن جس کے مزاج میں تیزی ہو اور وہ اپنی نیت میں سچا ہو جب کسی معروف شخصیت کے حوالے سے اُس تک کوئی چیز پہنچتی ہے جس کے بارے میں یہ بیان کیا گیا ہوتا ہے کہ اُس معروف شخصیت کا موقف دین کو منہدم کرنے کے مترادف ہے اور نبی اکرم ﷺ کی احادیث کو مسترد کرنے کے مترادف ہے تو اگرچہ حقیقت میں ایسا نہ ہو لیکن اُس مؤمن کو دینی غیرت اپنی لپیٹ میں لیتی ہے اور اسلامی حمیت اُسے اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اُس کے اندر اُس قائل کے بارے میں غصہ پیدا ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اُس قائل شخص کو ناپسند کرنا شروع کرتا ہے تو یہ چیز اُسے دوسرے شخص کے بارے میں اعتراضات کرنے اور اُس کے بارے میں شدید موقف اختیار کرنے پر مجبور کر دیتی ہے اور اُس دوسرے شخص کے حق میں ایسے اقوال بیان کرنے پر مجبور کرتی ہے جو سخت ہوتے ہیں کیونکہ اُس کا گمان یہی ہوتا ہے کہ دوسرے شخص نے جو طرز عمل اختیار کیا ہے وہ دین سے دوری اور شریعت کے حوض سے دور کرنے کے مترادف ہے اس کی مثال یوں دی جاسکتی ہے کہ امام مسلم نے اپنی ”صحیح“ کے مقدمہ میں ملاقات کی شرط ہونے کی بحث میں امام بخاری کے بارے میں جو کلام کیا ہے تو اس حوالے سے امام مسلم کا گمان یہ تھا کہ وہ بنیادی اصول جو امام بخاری نے مرتب کیا ہے اگر اُسے صحیح مان لیا جائے تو اُس سے یہ لازم آئے گا کہ احادیث صحیحہ کا ایک بڑا ذخیرہ مسترد کر دیا جائے اور اُسے کمزور قرار دیا جائے اس لیے اُنہوں نے یہ گفتگو کرتے ہوئے شدت سے اس بات کا انکار کیا ہے اور اس موقف کے قائل کے بارے میں ممکنہ طور پر سخت ترین الفاظ استعمال کیے ہیں اگرچہ عام شارحین نے اس بارے میں امام بخاری کے مسلک کو ترجیح دی ہے اور اُسے درست قرار دیا ہے لیکن امام مسلم کی سختی اور شدت کے حوالے سے اُنہیں کوئی ملامت نہیں کی ہے۔“

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: صحیح یہ ہے کہ امام مسلم نے جو تنقید کی ہے وہ علی بن مدینی پر کی ہے جیسا کہ میں نے حافظ ذہبی کی کتاب ”الموقظہ“ کے آخر میں صفحہ 134 سے 140 تک تیسرے ”تمتہ“ میں بیان کیا ہے یہ کتاب اصطلاحات حدیث کے بارے میں ہے۔

(علامہ عثمانی کہتے ہیں:) اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان جو اختلافات اور فتنے رونما ہوئے اُس کی بھی بنیاد تاویل اور اجتہاد تھی، کیونکہ اُن میں سے ہر فریق یہ گمان کرتا تھا کہ اُس پر وہی کرنا لازم ہے جس کی طرف وہ گیا ہے اور وہی موافق ہے اور مسلمانوں کے معاملات کے لیے یہی زیادہ بہتر ہے تو یہ چیز ان حضرات کے لیے طعن کا باعث نہیں بن سکتی، آپ اس حوالے سے حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے واقعہ کا جائزہ لے سکتے ہیں، آپ اس میں غور و فکر کریں گے تو آپ کو اس میں وہ چیز ملے گی جو ذہن میں پیدا ہونے والے خلجان کیلئے شفاء کی حیثیت رکھتی ہے وہ خلجان جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی اختلافات کے حوالے سے پیدا ہوتا ہے اور ثقہ ائمہ کے باہمی اختلافات کے حوالے سے پیدا ہوتا ہے۔

مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی وجہ سے یہ ناپسندیدگی ہوتی ہے جو بڑھتی ہے اور مستحکم ہو جاتی ہے، بعض اوقات یہ حد سے تجاوز کر جاتی ہے اور یہ ایک بڑا حجاب بن جاتی ہے جو آدمی اور تحقیقِ حال کے درمیان رکاوٹ بن جاتا ہے وہ حقیقتِ حال جو نفسِ امر میں ہوتی ہے ایسی صورت میں ناپسندیدہ کرنے والا شخص ہر اُس چیز سے اغماض برتتا ہے جو ناپسندیدہ شخصیت کی خوبیوں یا مناقب کے حوالے سے سامنے آتی ہے اور پھر وہ اُس کی کوتاہیوں کے حوالے سے تساہل سے کام لیتا ہے (یعنی اُن کی تحقیق نہیں کرتا) اور حقیقتِ حال کو جاننے کے لیے تلاش و تحقیق کی کوشش نہیں کرتا کہ حال واضح ہو سکے اور نہ ہی ناپسندیدہ شخصیت کے صحیح محمل کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ شدید ناپسندیدگی اور اسی طرح شدید محبت بھی غلو اور اسراف کی بنیاد بنتے ہیں اعتدال کو ترک کرنے کی بنیاد بنتے ہیں اور سیدھے راستہ سے لاتعلقی ہونے کی بنیاد بن جاتے ہیں اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان کے ذریعہ اہل ایمان کو اس بات سے منع کیا ہے:

”اے ایمان والو! تم انصاف کرنے والے بن جاؤ اور اللہ تعالیٰ کیلئے گواہ بن جاؤ خواہ یہ گواہی تمہارے اپنے خلاف ہو یا تمہارے ماں باپ کے خلاف ہو یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہو۔“

”کوئی شخص خوشحال ہو یا تنگدست ہو تو اللہ تعالیٰ اُن دونوں کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے تم عدل سے کام لینے میں نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کرو“

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر مجبور نہ کرے کہ تم نا انصافی کرو تم لوگ عدل سے کام لو یہ پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے۔“

یہ نعیم بن حماد ہیں جو امام بخاری کے اساتذہ میں سے ایک ہیں جن سے امام بخاری نے اپنی ”صحیح“ میں روایات نقل کی ہیں

اور اُن پر اعتماد کیا ہے، انہوں نے امام ابو حنیفہ پر تنقیدی روایات نقل کرنے میں زیادہ تر اعتماد انہی پر کیا ہے، جیسا کہ کتاب ”الضعفاء والمترکین“ میں دیکھا جاسکتا ہے، اس نعیم بن حماد کے بارے میں امام ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ 268/4 پر ازدی کے حوالے سے یہ بات تحریر کی ہے کہ یہ شخص سنت کو تقویت دینے کیلئے جھوٹی روایات ایجاد کیا کرتا تھا اور امام ابو حنیفہ کے بارے میں جھوٹی حکایات بیان کیا کرتا تھا، جو سب جھوٹ ہوتی تھیں۔“ محقق عثمانی کا کلام یہاں ختم ہو گیا۔

علامہ شیخ طاہر جزائری کی کتاب ”توجیہ النظر الی اصول الاثر“ میں صفحہ 755/2 پر یہ تحریر ہے:

”تم لوگ یہ بات جان لو کہ روایت بالمعنی کا بہت سے علماء کو شدید نقصان ہوا اور اُن کے علوم کے اختلاف کی وجہ سے اس حوالے سے شکایت کی صورت حال پیدا ہو گئی اور اس کا زیادہ تر نقصان حدیث اور فقہ میں ہوا، کیونکہ ان دونوں کا معاملہ نہایت اہم ہے، تو بہت سے جلیل القدر اہل علم کی طرف کئی ایسی باتیں منسوب کی گئیں، جو درستگی سے بہت دور تھیں اور ان باتوں کو اُن کے مخالفین نے اُن پر طعن کا باعث بنا لیا اور اُن سے دور کرنے کا ذریعہ بنا لیا، لیکن تفصیلی تحقیق اور تلاش کے بعد یہ بات ظاہر ہوئی کہ ان اہل علم نے تو یہ باتیں کبھی ہی نہیں ہیں، بلکہ ان کی طرف جو اقوال منسوب کیے گئے ہیں وہ روایت کرنے والے شخص نے ان کے حوالے سے معنوی طور پر نقل کر دیئے تھے، تو ان حضرات نے جو کہا تھا، اُس کی وضاحت کرنے میں راوی سے کوتاہی ہوئی، جس کا نتیجہ یہ سامنے آیا۔ اس لیے ہر سمجھدار شخص کیلئے یہ مناسب ہے کہ وہ مشہور شخصیات جو سمجھداری کے حوالے سے معروف ہوں، اُن پر محض اس وجہ سے اعتراض نہ کرے کہ اُن کے حوالے سے کوئی قول اُس تک پہنچا ہو، جو کسی شخص نے اُن سے سنا تھا، بلکہ اُسے اس بارے میں تحقیق کرنی چاہیے، ورنہ یہ بات ملامت کے زیادہ لائق ہوگی (کہ اُس نے تحقیق کیوں نہیں کی)۔“

تو آپ اس چیز کو یاد رکھیں اور اس باب کو پڑھنے سے پہلے (کتاب الانقاء کے اصل عربی متن کے) صفحہ 276 پر مؤلف ابو عمر بن عبد البر کے کلام کو پڑھ لیں اور میں نے اُس پر اُس کے آخر میں جو تعلق تحریر کی ہے، اُس کا بھی مطالعہ فرمائیں۔

زاہد الکوثری کی تحقیق

یہ وہ طعن ہیں، جو ایجاد کیے ہوئے ہیں، جنہیں خطیب بغدادی نے نقل کیا ہے اور اس سے کئی گنا نقل کیے ہیں، انہوں نے یہ سب اپنی کتاب ”تاریخ بغداد“ میں امام ابو حنیفہ کے حالات کے تحت تیرھویں جلد میں نقل کیے ہیں، ہمارے شیخ محقق علامہ زاہد الکوثری نے اس پر بھرپور تنقید کی ہے اور وافی و شافی جواب دیا ہے، انہوں نے یہ سب اپنی کتاب ”تانیب الخطیب“ میں تحریر کیا ہے، تو ان جھوٹی روایات کی علتوں کی تحقیق اُس کتاب میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کی مغفرت کرے، ان پر بھی رحم کرے اور ان کے ساتھ ہم پر بھی رحم کرے۔

ارجاء کی تحقیق

”ارجاء“ کا لغوی معنی ”تاخیر کرنا“ ہے اور اس کا ایک مفہوم وہ ہے، جو شرعی مفہوم پر دلالت کرتا ہے اور ایک مفہوم وہ ہے، جو

مفہوم پر دلالت کرتا ہے۔

شرعی معنی کے اعتبار سے ”ارجاء“ سے مراد یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد اُن کی شہادت کے حوالے سے آپس میں لڑائی کرنے والے دو گروہوں میں سے کسی ایک کو درست قرار دینے کے قول میں تاخیر کی جائے۔

”ارجاء“ کا جو معنی مشروع ہے اُن میں سے بعض سے مراد یہ ہوتا ہے کہ آدمی اس بات کا اعتقاد رکھے کہ وہ دل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے زبان کے ذریعہ اس کا اقرار کرتا ہے اور پھر عمل میں اُس کے خلل آ جاتا ہے وہ یوں کہ وہ کچھ فرائض کو ترک کر دیتا ہے یا کبائر کا ارتکاب کر لیتا ہے تو ایسا شخص گناہگار مؤمن ہوگا اور جہنم کے عذاب کا مستحق ہوگا، لیکن اُس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف مؤخر ہو جائے گا، اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اُس سے درگزر فرمائے گا اور اگر چاہے گا تو اُسے عذاب دے گا۔ اہل سنت والجماعت کا یہی موقف ہے البتہ اس کی تعبیر کے حوالے سے ان حضرات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

”ارجاء“ کا وہ مفہوم جو قابلِ مذمت اور گمراہ کن ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص کبائر کا مرتکب ہوتا ہے جیسے کسی کو قتل کر دیتا ہے یا زنا کر لیتا ہے یا شراب پی لیتا ہے یا فرائض کو ترک کرتا ہے جیسے نماز، روزہ یا زکوٰۃ کو ترک کر دیتا ہے تو اُس کے جہنم میں عذاب کے مستحق ہونے کا فیصلہ دینے میں تاخیر کی جائے اور یہ گمان کیا جائے کہ ایمان سے مراد تو صرف دل کے ذریعہ تصدیق کرنا اور زبان کے ذریعہ اقرار کرنا ہے، عمل کو ترک کرنا نقصان نہیں دے گا، ایسے لوگ اپنی دلیل کے طور پر حدیث کے ان ظاہری الفاظ کا سہارا لیتے ہیں: ”تو جو شخص یہ کہہ دے کہ لا الہ الا اللہ تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا“۔ یہ جھوٹا مسلک ہے جو بعض گمراہ فرقوں کی طرف سے سامنے آیا ہے اور یہ صریح ثابت شدہ نصوص کے برخلاف ہے جو قطعی ہیں اس موقف کے قائلین کو مرجعہ کہا جاتا ہے حافظ مرتضیٰ زبیدی نے اپنی کتاب ”تاج العروس“ صفحہ 69/1 پر لفظ ”رجاء“ کے تحت یہ تحریر کیا ہے: ”مرجعہ“ مسلمانوں کا ایک گروہ ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ ایمان صرف قول کا نام ہے اس میں عمل شامل نہیں ہے، گویا کہ وہ قول کو مقدم کر دیتے ہیں اور عمل کو مؤخر کر دیتے ہیں کیونکہ وہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر وہ نماز نہیں بھی پڑھتے، روزے نہیں بھی رکھتے تو اُن کا ایمان انہیں نجات دے گا۔ اُن کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

تو ان مختلف اطلاقات کے حوالے سے یہ بات سامنے آتی ہے جس شخص کی طرف مطلق طور پر ارجاء کی نسبت کی گئی ہو اُس کے دین پر الزام عائد نہیں کیا گیا ہوگا اور وہ اہل سنت سے خارج شمار نہیں ہوگا بلکہ اُس مفہوم کا جائزہ لیا جائے گا جس حوالے سے اُس پر ارجاء کا اطلاق کیا گیا ہے اگر وہ شرعی مفہوم ہوگا تو وہ اہل سنت اور اہل ہدایت میں سے ہوگا اور اگر وہ مذموم مفہوم ہوگا تو وہ شخص گمراہی کا شکار اور بھٹکا ہوا ہوگا۔

علامہ محقق لکھنوی نے اپنی کتاب ”الرفع والتکمیل فی الجرح والتعديل“ کی دوسری طباعت کے صفحہ 216 اور تیسری طباعت کے صفحہ 352 پر ایقان نمبر 22 کے عنوان کے تحت: سنی ارجاء اور بدعتی ارجاء کے درمیان فرق بیان کیا ہے جو درج ذیل ہے:

”جس شخص کو علم نہیں ہوتا وہ یہ گمان کرتا ہے کہ جب وہ ”میزان الاعتدال“ یا ”تہذیب الکمال“ یا ”تہذیب

التہذیب“ یا ”تقریب التہذیب“ یا اس کے علاوہ رجال سے متعلق دیگر کتابوں میں بہت سے راویوں کے بارے میں یہ دیکھتا ہے کہ وہ ”ارجاء“ کا عقیدہ رکھتے تھے یا اُن پر ”ارجاء“ کا الزام ہے یا وہ ”مرجئی“ تھے یا اس طرح کی دیگر عبارات دیکھتا ہے تو وہ اس گمان کا شکار ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے تو یہ اہل سنت سے خارج ہیں اور گمراہ فرقوں میں داخل ہیں اور ان کا شمار مرجہ فرقہ میں ہوتا ہے اور اعتقادی بدعت کی وجہ سے یہ مجروح قرار پاتے ہیں اور اسی بنیاد پر بہت سے لوگوں نے امام ابوحنیفہ اُن کے شاگردوں اُن کے مشائخ پر بھی طعن کیا ہے کیونکہ ایسی معتمد کتابوں میں بھی اُن پر ارجاء کا الزام لگایا گیا ہے ان لوگوں کا گمان یہ ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ ”سنی ارجاء“ سے غافل ہیں اور ان کا انتقال تیزی سے اُس ”ارجاء“ کی طرف منتقل ہوتے ہیں جو علماء کے نزدیک گمراہی ہے۔ اُن کا کلام اختصار کے ساتھ یہاں ختم ہو گیا اُس کے بعد علامہ لکھنوی نے سنی ارجاء اور بدعتی ارجاء کی وضاحت کرنے میں تقریباً بیس صفحات تحریر کیے ہیں آپ اُن کو ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: یہاں میں بعض اکابر محدثین کے حالات ذکر کروں گا جن پر ارجاء کا الزام عائد کیا گیا ہے تاکہ غیر واقف شخص کیلئے اس مسئلہ کی زیادہ وضاحت ہو جائے اگرچہ اس کی وجہ سے تعلیق کچھ لمبی ہو جائے گی۔

(۱) خطیب بغدادی کی ”تاریخ بغداد“ میں صفحہ 109/6 اور 110 پر حافظ مزنی کی ”تہذیب الکمال“ میں صفحہ 111/2 میں امام حافظ عالم خراسان ابراہیم بن طہمان ہروی نیشاپوری ثم کی کے حالات میں یہ تحریر ہے: ”صحاح ستہ کے مصنفین نے ان سے روایات نقل کی ہیں سلیمان داری بیان کرتے ہیں: حدیث میں یہ ثقہ ہیں اورائمہ ہمیشہ ان کی نقل کردہ حدیث میں دلچسپی لیتے رہے ہیں اس میں رغبت رکھتے رہے ہیں اور ان کو ثقہ قرار دیتے رہے ہیں۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں: یہ ثقہ ہیں۔ صالح بن محمد حافظ کہتے ہیں: یہ ثقہ اور حسن الحدیث ہیں البتہ ایمان کے حوالے سے یہ ارجاء کی طرف میلان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے نزدیک ان کی نقل کردہ حدیث کو محبوب کر دیا تھا یہ روایت میں عمدہ ہیں۔ اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں: یہ صحیح الحدیث اور حسن الروایت ہے کثیر السماع ہیں خراسان میں ان سے زیادہ حدیث نقل کرنے والا اور کوئی نہیں ہے یہ ثقہ ہیں۔ شیخ ابوصلت عبدالسلام بن صالح ہروی جو ان کے شہر کے رہنے والے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان بن عیینہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: خراسان کا رہنے والا کوئی ایسا شخص ہمارے پاس نہیں آیا جو عبداللہ بن واقد ہروی سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو۔ میں نے کہا: ابراہیم بن طہمان بھی نہیں؟ انہوں نے فرمایا: وہ تو ”مرجئی“ تھے۔

ابوصلت کہتے ہیں: اُن کا ارجاء کا نظریہ یہ خبیث مسلک نہیں تھا کہ ایمان عمل کے بغیر ہوتا ہے یا عمل کو ترک کرنا ایمان کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا ہے بلکہ اُن کے ارجاء کا مطلب یہ تھا کہ وہ اہل کبار کے بارے میں مغفرت کی امید رکھتے ہیں تاکہ خارجیوں کا اور اُن دیگر فرقوں کا رد ہو جائے جو گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے لوگوں کو کافر قرار دیتے ہیں تو یہ لوگ ارجاء کا عقیدہ رکھتے ہیں اور گناہوں کی وجہ سے کافر قرار نہیں دیتے ہیں اور ہم لوگ بھی اسی طرح ہیں۔ میں نے وکیع بن جراح کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا

سے سخیان ثوری نے آخر میں یہ کہا تھا: ہم تمام گناہ کے مرتکب افراد اور کبیرہ گناہ کرنے والوں کیلئے یہ اُمید رکھتے ہیں جو لوگ بارے دین کے پیروکار ہیں، ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں، خواہ وہ کیسا ہی عمل کیوں نہ کرتے ہوں (کہ آخر کار اُن کی بخشش ہو جائے گی)۔“

(۲) امام ذہبی کی ”میزان الاعتدال“ کے صفحہ 76/1 پر حافظ کبیر امام ابراہیم بن یوسف باہلی بلخی جو ماقیانی کے نام سے معروف ہیں اور صاحبِ رائے ہیں اُن کے حالات میں یہ تحریر ہے: یہ امام ابو یوسف کے ساتھ رہے یہاں تک کہ ماہر ہو گئے (یہاں تک کہ علمِ فقہ میں ماہر ہو گئے) ان سے امام نسائی نے روایات نقل کی ہیں اور انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: ان کے ساتھ مشغول نہیں ہوا جائے گا۔ میں یہ کہتا ہوں: (یہ بات امام ذہبی کہہ رہے ہیں) کہ یہ انکارِ ارجاء کے عقیدہ کی وجہ سے ہے جو اُن کے اندر پایا جاتا تھا۔ حافظ ابن حجر نے ”تہذیب التہذیب“ صفحہ 184/1 پر اُن کے حالات میں یہ بات زائد نقل کی ہے: ”امام حاکمی فرماتے ہیں: میں نے علیک راضی کے سامنے اُن کا ذکر کیا (اس سے مراد علی بن سعید ہیں) تو اُنہوں نے فرمایا: یہ ثقہ ہے۔“

(۳) ”تہذیب التہذیب“ صفحہ 320/2 اور صفحہ 321 پر حضرت حسن بن محمد بن علی بن ابوطالب ہاشمی مدنی جن کا انتقال 95 ہجری میں ہوا، جن کے والد محمد بن حنفیہ کے نام سے معروف ہیں اُن کے حالات میں یہ تحریر ہے: ”صحاح ستہ کے تمام مؤلفین نے ان سے روایات نقل کیے ہیں مصعب زبیری، مغیرہ بن مقسم اور عثمان بن ابراہیم حاتمیان کرتے ہیں: یہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے عقیدہ ارجاء کے بارے میں کلام کیا تھا، میں یہ کہتا ہوں: (اس بات کے قائل ابن حجر ہیں) حسن بن محمد نے جس ارجاء کے بارے میں کلام کیا تھا اُس سے مراد وہ والا ارجاء کا عقیدہ نہیں ہے جس پر اہل سنت کو اعتراض ہے جس کا تعلق ایمان سے ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے حسن بن محمد کی مذکورہ تحریر دیکھی ہے اُنہوں نے اُس کے آخر میں یہ لکھا ہے: ”ہم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے محبت رکھتے ہیں اور اُن کے بارے میں کوشش کرتے ہیں کیونکہ اُمت نے ان کے حوالے سے آپس میں کوئی اختلاف نہیں کیا تھا اور ان کے معاملہ میں کوئی شک نہیں ہوا تھا اور ان کے بعد جو لوگ آزمائش کے شکار ہوئے اُن کے بارے میں ہم اُمید رکھتے ہیں (کہ اُن کی بخشش ہو جائے گی) ہم اُن کے معاملہ اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔“ اس کے بعد اُن کا پورا کلام ہے۔

تو حسن بن محمد نے جس مفہوم کے بارے میں کلام کیا تھا وہ یہ تھا کہ آزمائش کے دوران آپس میں لڑنے والے دونوں گروہوں میں سے کسی ایک کے بارے میں یہ بات قطعی طور پر نہیں کہی جاسکتی کہ وہ ٹھیک ہے یا درست ہے اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ ان دونوں کے بارے میں یہ اُمید رکھی جائے گی (کہ ان دونوں کو معاف کر دیا جائے گا)۔ جہاں تک اُس ارجاء کا تعلق ہے جس کا تعلق ایمان سے ہے تو اُنہوں نے تو اس موضوع کو چھیڑا ہی نہیں ہے لہذا ان پر اس حوالے سے اعتراض لازم نہیں آتا، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔“ اُن کی بات یہاں اختصار کے ساتھ ختم ہو گئی۔

(علامہ عبدالفتاح) کہتے ہیں: یہ تین مثالیں میں نے اس لیے دی ہیں تاکہ بات زیادہ طویل نہ ہو جائے میں نے کتاب ”الرفع والتکمیل“ ایقاظ نمبر: 22 پر تیسری طباعت پر جو تعلق نقل کی ہے اُس میں اس سے زیادہ مثالیں دی ہیں اگر آپ چاہیں تو اُس سے رجوع کر سکتے ہیں۔

اسی طرح حافظ ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ میں صفحہ 99/4 پر امام حافظ مسہر بن کدام کو فی احوال جو جلیل القدر اہل علم میں سے ایک ہیں اُن کے حالات میں یہ بات تحریر کی ہے: ”صحاح ستہ کے تمام مؤلفین نے ان سے روایات نقل کی ہیں وہ حجت ہیں امام ہیں اور ان کے بارے میں سلیمانی کے اس قول کا اعتبار نہیں کیا جائے گا کہ مرجعہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں مسہر حماد بن ابوسلیمان، نعمان (یعنی امام ابوحنیفہ)، عمرو بن مرہ، عبدالعزیز بن ابورواۃ، ابو معاویہ، عمر بن زر شائل ہیں اور پھر اس کے علاوہ انہوں نے اہل علم کی ایک اور جماعت کا نام بھی ذکر کیا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: (اس بات کے قائل امام ذہبی ہیں) کہ ارجاء کا مسلک جلیل القدر اہل علم میں سے متعدد افراد کا مسلک ہے اُس لیے اس کے قائل پر اعتراض کرنا مناسب نہیں ہے۔ اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

——***

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ
ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اللہ تعالیٰ ہمارے سردار حضرت محمدؐ اُن کی تمام آل
و صحابہ پر درود نازل کرے

(يَقُولُ) أَضَعُفُ عِبَادَ اللَّهِ تَعَالَى وَأَحْقَرُهُمْ وَأَخَوْجُهُمْ إِلَى عَفْوِهِ وَأَفْقَرُهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَرَبِيُّ
مَحْتَدًا الْخَوَارِزْمِيُّ مَوْلِدًا

اللہ تعالیٰ کا ضعیف ترین، حقیر ترین، اس کے درگزر کا سب سے زیادہ محتاج اور (اس کی بارگاہ کا) سب سے بڑا فقیر بندہ محمد
بن محمود جو نسلی اعتبار سے عرب ہے اور جائے پیدائش کے حوالے سے خوارزمی ہے وہ عرض کرتا ہے:

——***

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَقَانَا بِطَوْلِهِ مِنْ أَصْفَى شَرَائِعَ - وَكَسَانَا بِفَضْلِهِ مِنْ أَصْفَى الْمَدَارِغِ الرَّوَاعِ -
وَأَطْلَعَ وَهُوَ مُطْلِعُ دَرَارِي شَرَائِفِهَا مِنْ أَشْرَفِ الْمَطَالِعِ - سَيِّدَ الْأَصْفِيَاءِ - وَخَاتَمَ الْأَنْبِيَاءِ -
وَشَفِيعَ الْأُمَمِ يَوْمَ الْجَزَاءِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَنْجَمِ الظُّلَمَاءِ - وَسَيُوفِ الْأَوْلِيَاءِ -
وَحَتُوفِ الْأَعْدَاءِ -

اللہ تعالیٰ کے لیے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے جس نے ہمیں اپنے کرم سے پاکیزہ ترین شریعت کے ذریعے سیراب کیا اور اس
نے اپنے فضل کے ذریعے ہمیں صاف اور عمدہ ترین لباس پہنایا وہی تمام معزز چمکدار چیزوں کو طلوع (ظاہر) کرنے والا ہے اُس
نے سب سے زیادہ معزز مطلع سے طلوع (یعنی ظاہر کیا انہیں جو) اصفیاء کے سردار ہیں انبیاء (کی بعثت) کے سلسلے کو ختم کرنے
والے ہیں یوم جزاء (یعنی قیامت کے دن تمام) امتوں کی شفاعت کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ اُن پر اُن کی آل پر اور اُن کے
صحابہ پر درود نازل کرے جو تارکیوں کے لیے ستارے ہیں اولیاء کی تلواریں ہیں اور دشمنوں کے لیے موت ہیں۔

——***

(حمد و صلوٰۃ کے) بعد! بیشک اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت عطا کی ہے اور
آپ ﷺ کی امت میں علماء مجتہدین اور متبحر فقہاء پیدا کیے ہیں جن کا وصف بیان کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا
ہے:

فَقَهَاءُ كَانَهُمْ مِنَ الْفُقَهَةِ أَنْبِيَاءُ

”فقہاء (دین کی) سمجھ بوجھ کے حوالے سے انبیاء کی طرح ہیں“

اللہ تعالیٰ نے بھی ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

”بیشک اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے ہیں“

اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو یہ شرف عطا کیا ہے کہ قرآن مجید میں کئی مقام پر ان کی تعریف بیان کی ہے اور ان حضرات کو اپنے

نبی کی زبانی ان انبیاء کی مانند قرار دیا ہے جو اہل تورات و انجیل والے تھے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

عُلَمَاءُ أُمَّتِي كَأَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ

”میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں“

امام اعظم کی تعریف

ان (علماء اور فقہاء) میں سے اجتہاد کے حوالے سے سبقت لے جانے والے اعتقاد کے حوالے سے پاکیزہ ترین رہنمائی کے حوالے سے سب سے زیادہ واضح (رہنمائی کرنے والے) راستے اور میانہ روی کے حوالے سے سب سے زیادہ مضبوط اماموں کے امام اس امت کے چراغ ”ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوثری“ ہیں جنہوں نے شریعت کے چہرے سے پوشیدگی کے نقاب کو ہٹایا اور فقہ کی پیشانی سے تاریکیوں کے بادل کو دور کیا (مخالف کو بحث میں) سہکت کرنے کے حوالے سے وہ اپنے زمانہ کے علماء کے تمام حلقوں پر فوقیت حاصل کر گئے اور جس مقام پر پاؤں پھسل جایا کرتے ہیں وہاں انہوں نے اپنے قدم مضبوطی سے جما کر رکھے احکام شریعت کی مضبوطی کے لیے انہوں نے اپنی پوری کوششیں صرف کیں تو ان کے بعد آنے والے افراد نے نعمان (کے علوم و معارف) کے سمندر میں غوطے لگائے اور اس میں سے ان کے فوائد کے جواہرات کو نکالا اور ان کے یکتا موتیوں میں سے پاکیزہ ترین کے ذریعے وہ سیراب ہوئے اور ان کے دسترخوان کی دقیق اور اشتہا انگیز غذاؤں کو انہوں نے حاصل کیا تو جس نے ان سے کھانے کے لیے کچھ مانگا یا ان سے عظمت (یا ہڈی) مانگی تو اس نے حلال چیز کو حاصل کیا اور لوگ فقہ میں ان کے زیر کفالت ہیں۔

امام شافعی کے کلمات

جیسا کہ امام معظم صدر مخم (امام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس) شافعی مطلبی ہیں جو نبی اکرم ﷺ کے چچا کی اولاد سے تعلق رکھتے

ہیں انہوں نے یہ فرمایا ہے:

النَّاسُ عِيَالُ أَبِي حَنِيفَةَ فِي الْفَقْهِ

”لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ کے عیال ہیں“

اسی مفہوم کو مشرق و مغرب کے سب سے بڑے خطیب ابو مؤید مکی خوارزمی نے شعر کی شکل میں موزوں کیا ہے جیسا کہ صدر کبیر

شرف الدین احمد بن مؤید بن موفق مکی نے خوارزم میں مجھے یہ شعر سنایا انہوں نے بتایا: میرے دادا صدر علامہ مشرق و مغرب کے

سے بڑے خطیب صدر الائمہ ابو مؤید موفق بن احمد کی خوارزمی نے مجھے اپنے کچھ اشعار سنائے جن میں انہوں نے امام ابو حنیفہ کی تعریف بیان کی تھی: (ان میں سے ایک شعر یہ ہے:)

بَعْدَ هَذِهِ الدُّنْيَا جَمِيعًا ... بِلَا رَيْبٍ عِيَالُ أَبِي حَنِيفَةَ

”اس دنیا کے تمام ائمہ بلاشبہ امام ابو حنیفہ کے عیال ہیں“

مسک حنفی کا پھیلاؤ

اللہ تعالیٰ نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کو وہاں تک پہنچایا جہاں تک صبح کی روشنی جاتی ہے اور جہاں تک ہوا پہنچتی ہے جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے وہاں سے لے کر جہاں غروب ہوتا ہے وہاں تک (امام صاحب کے پیروکار موجود) ہیں، مشرق سے ہندوستان، روم کی اکثریت جبکہ اہل عراق و شام میں سے ایک گروہ اُن کے مذہب، طریقے اور ان سے محبت (رکھنے کے لئے) گامزن ہے، خواہ بغاوت اور سرکشی کی وجہ سے ان کے مقدم ہونے کا انکار کرنے والے حاسد اور منکر کو یہ بات کتنی ہی بری لگے۔

——***

وجہ تالیف

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: میں نے شام میں بعض ایسے افراد کو سنا جو امام صاحب کی عظمت سے واقف نہیں تھے وہ امام صاحب کی تنقیص کرتے ہوئے انہیں کمتر قرار دیتے ہوئے دوسروں کو اُن سے بڑا قرار دیتے تھے وہ انہیں حقیر سمجھتے تھے اور اُن کی نسبت قلت حدیث کی طرف کرتے تھے اور وہ (اپنے موقف کی تائید میں) اس بات سے استدلال کرتے تھے کہ امام شافعی کی ”مسند“ مشہور ہے جس کو ابو العباس محمد بن یعقوب اصم نے جمع کیا ہے اسی طرح امام مالک کی ”موطا“ ہے امام احمد بن حنبل کی ”مسند“ ہے اور وہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ امام ابو حنیفہ (سے منقول روایات کی) کوئی ”مسند“ نہیں ہے اور امام ابو حنیفہ نے صرف چند روایات ہی نقل کی ہیں تو دینی ربانی حمیت اور حنفی نعمانی عصیت مجھے لاحق ہوئی اور میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں ان 15 مسانید کو جمع کروں جو علم حدیث کے ماہرین نے جمع کی ہیں (جن کا اجمالی تعارف درج ذیل ہے:)

مسانید کا اجمالی تعارف

●● پہلی مسند: امام حافظ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب بن حارث حارثی بخاری المعروف بہ ”عبد اللہ الاستاذ“ نے اسے جمع کیا ہے۔

●● دوسری مسند: امام حافظ ابو القاسم طلحہ بن محمد بن جعفر الشاہد العدل نے اس کو جمع کیا ہے۔

●● تیسری مسند: امام حافظ ابو الخیر محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد نے اس کو جمع کیا ہے۔

●● چوتھی مسند: امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد اصفہانی نے اس کو جمع کیا ہے۔

- ❦❦ 5 ویں مسند: شیخ امام ثقہ عدل ابو بکر محمد بن عبد الباقی بن محمد انصاری نے اس کو جمع کیا ہے۔
- ❦❦ 6 ویں مسند: امام حافظ صاحب جرح و تعدیل ابو احمد عبد اللہ بن عدی جرجانی نے اس کو جمع کیا ہے۔
- ❦❦ 7 ویں مسند: امام حسن بن زیاد لؤلؤی نے امام ابو حنیفہ سے اس کو روایت کیا ہے۔
- ❦❦ 8 ویں مسند: امام حافظ عمر بن حسن اشنانی نے اس کو جمع کیا ہے۔
- ❦❦ 9 ویں مسند: حافظ امام ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے اس کو جمع کیا ہے۔
- ❦❦ 10 ویں مسند: امام حافظ ابو عبد اللہ محمد بن حسین بن محمد بن خسر و بلیخی نے اس کو جمع کیا ہے۔
- ❦❦ 11 ویں مسند: امام قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری نے اس کو جمع کیا ہے اور امام ابو حنیفہ سے اس کو روایت کیا ہے اس کو ”نسخہ ابی یوسف“ بھی کہتے ہیں۔
- ❦❦ 12 ویں مسند: امام محمد بن حسن شیبانی نے اس کو جمع کیا ہے اور امام ابو حنیفہ سے اس کو روایت کیا ہے اس کو ”نسخہ امام محمد“ بھی کہتے ہیں۔
- ❦❦ 13 ویں مسند: امام ابو حنیفہ کے صاحبزادے ”حماد“ نے اس کو جمع کیا ہے اور اپنے والد سے اس کو روایت کیا ہے۔
- ❦❦ 14 ویں مسند: امام محمد بن حسن نے اس کو بھی جمع کیا ہے اس میں زیادہ تر روایات تابعین کے بارے میں ہیں اس کو انہوں نے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے اور اس کا نام ”الآثار“ رکھا ہے۔
- ❦❦ 15 ویں مسند: امام حافظ ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن ابو العوام سغدی نے اس کو جمع کیا ہے۔

——***

طرز تالیف و ترتیب

تو میں نے اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کی کہ میں ان مسانید کو ممکنہ حد تک فقہی ابواب کی ترتیب کے مطابق جمع کروں اور انہیں اختصار کے ساتھ مرتب کروں جس میں مکرر روایات کو حذف کر دیا جائے اور اسناد کے تکرار کو ترک کر دیا جائے البتہ اگر کوئی ایک حدیث مختلف ابواب کے احکام سے تعلق رکھتی ہو یا اس کی سند میں اختلاف پایا جاتا ہو تو اس کو ذکر کر دیا ہے تاکہ اس کی دلیل کے ذریعے کوشش کرنے والے عالم کو غلبہ حاصل ہو اور جاہل معاند کے شبہ کو دور کیا جاسکے۔

یہاں عبد اللہ بن مبارک کا قول اس کے لئے صحیح صادق آئے کہ جب انہوں نے ایک شخص کو امام ابو حنیفہ کے بارے میں طعن کرتے ہوئے سنا تو انہوں نے یہ دو اشعار موزوں کر کے سنائے:

حَسَدُوا الْفَتَى إِذْ لَمْ يَنَالُوا سَعْيَهُ ... فَالْقَوْمُ أَعْدَاءُ لَهُ وَخَصُومُ

كَضَرَّائِرِ حَسَنَاءَ قُلْنَ لِوَجْهِهَا ... حَسَدًا وَبُغْضًا إِنَّهُ لَدَمِيمٌ

”جب لوگ ان کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکے تو انہوں نے حسد شروع کر دیا اور ان کے دشمن اور مخالف ہو گئے جیسے کسی خوبصورت خاتون کی سونکیں حسد اور بغض کی وجہ سے اس کے چہرے کے بارے میں کہتی ہیں کہ یہ بد صورت ہے۔“

خلیفہ مامون الرشید کا خراج تحسین

قاضی ابو عبد اللہ صیری نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات تحریر کی ہے: خلیفہ مامون الرشید کے زمانے میں ایک کتاب تحریر کی گئی اور اس کو پیش کی گئی، تو کچھ لوگوں نے کہا: امام ابو حنیفہ کے فلاں فلاں شاگرد جو آپ کی بارگاہ میں مقرب سمجھے جاتے ہیں وہ ان حدیث سے واقف نہیں ہیں۔ (اس کے بعد راوی نے طویل واقعہ تحریر کیا ہے جس میں آگے چل کر وہ یہ تحریر کرتے ہیں:) تو شیخ حسین بن ابان نے ایک کتاب تحریر کی جس کا نام ”الحجۃ الصغیرہ“ تھا اس میں انہوں نے روایات کے مختلف طرق بیان کیے اور یہ بیان بیان کیا کہ کون سی روایت کو قبول کرنا لازم ہے؟ کون سی روایت کو قبول نہ کرنا لازم ہے؟ کون سی روایت کی تاویل لازم ہے اور جب متضاد روایات سامنے آجائیں تو کس پر عمل لازم ہوگا؟ اس کتاب میں انہوں نے امام ابو حنیفہ کے دلائل بھی تحریر کئے جب مامون نے اس کتاب کو پڑھا تو اس نے امام ابو حنیفہ کے بارے میں دعائیہ کلمات کہے اور پھر مثال کے طور پر عبد اللہ بن مبارک کے یہ دو شعر پڑھے: ”حَسَدُوا الْفَتَى“

مناقب تحریر کرنے والے اکثر مصنفین نے اپنی سند کے ساتھ مکرم بن احمد کے حوالے سے علی بن حسین کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: محدثین کے ائمہ کے امام جن کے ہاتھ میں جرح و تعدیل کی لگا میں ہیں، یعنی یحییٰ بن معین، اگر کوئی شخص ان کے سامنے امام ابو حنیفہ پر طعن کا ذکر کرتا، تو وہ بھی مثال کے طور پر عبد اللہ بن مبارک کے یہی دو اشعار پڑھا کرتے تھے۔

صدر کبیر شرف الدین احمد بن مویذ بن موفیٰ کی خوارزمی بیان کرتے ہیں: میرے دادا صدر علامہ مشرق و مغرب کے سب سے بڑے خطیب ابوالمؤید موفیٰ بن احمد کی خوارزمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا یہ شعر سنایا:

أَيَا جَبَلِيْ نُعْمَانَ أَنْ حِصَاكُمَا لَتُحْصَى وَلَا تُحْصَى فَضَائِلُ نُعْمَانَ
جَلَائِلَ كُتُبِ الْفِقْهِ طَالَعَتْ جَدْبَهَا دَقَائِقَ نُعْمَانَ شَفَائِقَ نُعْمَانَ

”اے نعمان نام کے دو پہاڑو! تمہاری کنکریوں کا شمار کیا جاسکتا ہے، لیکن نعمان (یعنی امام ابو حنیفہ) کے فضائل شمار نہیں کیے جاسکتے ہیں (اے سامع!) تم فقہ کی بڑی بڑی کتابوں کا مطالعہ کرو، تمہیں ان کتابوں میں امام ابو حنیفہ کی بیان کی ہوئی دقیق اور تحقیقی باتیں ملیں گی۔“

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) میں اس اللہ سے سوال کرتا ہوں جس نے اپنی نعمت کو پھیلایا ہے اور جس کی رحمت اس کے منصب پر سبقت لے گئی ہے (اس سے یہ دعا کرتا ہوں) کہ وہ ہم گناہگار لوگوں پر اپنے کرم کی بارش کر دے اور اس کے ذریعے ہماری سیاہیوں کو دھو دے اور اس کے ذریعے ہمارے گناہوں کی مغفرت کر دے، بیشک وہ جواد کریم احسان کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

چالیس ابواب پر تقسیم کی وجہ

میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں ان مسانید کے ”اختصار“ کو چالیس ابواب میں مرتب کروں گا، اس حوالے سے میری نیت صرف ثواب کا حصول ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ جو شخص نبی اکرم ﷺ کی چالیس احادیث نقل کر کے امت تک پہنچاتا ہے اس کی

فضیلت کے بارے میں حدیث منقول ہے جسے حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت ابوسعید خدریؓ حضرت ابوہریرہؓ حضرت ابودرداءؓ حضرت انس بن مالکؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے روایت کیا ہے ان تمام روایات کے الفاظ میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے البتہ ان کا مفہوم ایک دوسرے کے قریب قریب ہے۔ ان حضرات نے نبی اکرمؐ کے حوالے سے یہ حدیث اس شخص کے بارے میں نقل کی ہے جو چالیس احادیث روایت کرتا ہے یا امت کے لئے چالیس احادیث محفوظ کر لیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی نقل کردہ روایت کی پہلی سند

جہاں تک حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے: تو اس کی سند درج ذیل ہے:

○○○ سلطان الطریقہ برہان الحقیقہ نجم الدین ابوالجناح احمد بن عمر بن محمد بن عبداللہ خیونی خوارزمی

ان کے سامنے یہ روایت پڑھی گئی اور میں اُس وقت اس کو سن رہا تھا یہ جرجانیہ خوارزم کی بات ہے اللہ تعالیٰ اس شہر کو دوبارہ آباد کرے اور اس کی تعمیر نو کرنے والے کو اس کا امیر بنائے یہ وہاں مدرسہ نظامیہ میں 615 ہجری کی بات ہے ○○○ شیخ عادل ثقہ معمر صالح بن شجاع بن محمد مدلیجی ان سے ”مصر“ میں (اس روایت کا سماع کیا) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تک اُس (مصر) کی حفاظت کرے۔

○○○ شیخ معمر ابونصر الاغر بن ابوالفضائل بن ابونصر بن علیق ان کے سامنے مدینہ السلام میں جامع المنصور میں یہ روایت پڑھی جا رہی تھی اور میں اس کا سماع کر رہا تھا ان تینوں حضرات نے یہ روایت:

○○○ امام حافظ شیخ الاسلام ابوطاہر احمد بن محمد بن احمد سلفی اصفہانی (سے روایت کی ہے)

(پہلے بزرگ یعنی شیخ نجم الدین نے ”سماع“ کے طور پر اور بقیہ دو حضرات نے ”اذن“ کے طور پر اس کو روایت کیا ہے۔) ○○○ ابوعبداللہ قاسم بن فضل بن محمود ثقفی یہ اصفہان کے رئیس ہیں یہ روایت 488 ہجری میں (ابوطاہر سلفی نے ان سے) روایت کی تھی (شیخ قاسم بن فضل کا) انتقال 489 ہجری میں ہو گیا تھا ان کی پیدائش 398 ہجری میں ہوئی تھی۔ (اس کے بعد کی سند درج ذیل ہے:)

○○○ شیخ ابواحمد عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز کرخی -- شیخ ابوبکر محمد بن حسین آجری -- ابوعبداللہ بن محمد بن مخلد عطار -- ابو محمد جعفر بن محمد خندقی -- محمد بن ابراہیم سائح -- عبد المجید بن عبدالعزیز بن ابورؤاد -- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -- عطاء بن ابی رباح -- حضرت عبداللہ بن عباسؓ -- حضرت معاذ بن جبلؓ کے حوالے سے یہ نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنْ أَمْرِ دِينِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ *

”جو شخص میری امت کے دینی معاملات سے متعلق چالیس احادیث حفظ کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو فقہاء کے گروہ میں اٹھائے گا۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کی دوسری سند

❦❦ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) تین اور مشائخ نے بھی مجھے اس روایت کے بارے میں بتایا ہے:

(i) شیخ ابوالدریاقوت بن عبداللہ جوہری (میں نے ان کے سامنے اس کو پڑھا تھا)

(ii) شیخ 'ثقة عادل' محمد بن عبداللہ بن محمد بن ابوالفضل سلمی

(iii) شیخ 'معمر حسن بن محمد بن محمد' (انہوں نے مصر میں یہ روایت سنائی تھی)

❦❦ امام تاج الدین ابوالقاسم منصور بن عبدالمعتم بن عبداللہ بن محمد بن صاعد فزاری (شاذباخ، غیشاپور میں ان کے سامنے

یہ روایت پڑھی گئی تھی وہ بیان کرتے ہیں:)

❦❦ شیخ ابو محمد بن صاعد فزاری کے دادا نے ہمیں یہ روایت سنائی ہے:

❦❦ شیخ 'زکی' ابوحسن عبدالقاہر بن محمد فارسی نے تحریری طور پر یہ روایت نقل کی:

❦❦ شیخ ابو حمزہ محمد بن احمد بن حمدان جیزی نے ہمیں بتایا -- حسن بن سفیان -- علی بن حجر -- اسحاق بن نجح -- ابن جریج

-- عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنَ السُّنَّةِ كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ*

"جو شخص میری امت کے لیے سنت (یعنی شرعی احکام) سے متعلق چالیس احاد حفظ کرے گا، قیامت کے دن میں اس کا

شفیع ہوؤں گا"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) جہاں تک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے:

❦❦ شیخ شیوخ الطریقہ امام ائمۃ الحقیقہ، نجم الدین ابوالجناح احمد بن عمر بن محمد بن عبداللہ خوارزمی خیونی

(نے مجھے اس کے بارے میں بتایا، میں نے 616 ہجری میں جرجانیہ خوارزم میں اُن کے سامنے اس کو پڑھا تھا)

❦❦ حافظ ابوطاہر احمد بن محمد بن احمد سلفی اصفہانی (انہوں نے اسکندریہ میں اس کو روایت کیا، وہ بیان کرتے ہیں:)

❦❦ قاضی ابونصر محمد بن علی بن عبداللہ بن احمد بن صالح بن سلیمان بن ودعان، یہ موصول کے حکمران ہیں، یہ ہمارے پاس

بغداد آئے تھے تو میں ان کے سامنے درج ذیل سند کے ساتھ یہ روایت پڑھی:

❦❦ شیخ 'امام ابوالفتح احمد بن عبداللہ بن احمد بن ودعان' -- ابوسعید آملی -- قاضی ابو محمد عبداللہ بن احمد -- انہوں نے اپنے

والد سے -- ابوعلی حسن بن صباح بزار -- سفیان بن عیینہ -- عمرو بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ نَقَلَ عَنِّي إِلَى مَنْ لَمْ يَلْحَقْنِي مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا كُتِبَ فِي زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِي جُمْلَةِ الشُّهَدَاءِ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ*

”میری امت کا جو شخص مجھ تک نہیں پہنچ پایا، جو شخص میری چالیس احادیث اس تک پہنچا دے، تو اس (پہنچانے والے) کا نام علماء کے گروہ میں نوٹ کیا جائے گا اور اس کو شہداء کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے، تو اس کو جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے“

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) جہاں تک حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے، تو مذکورہ شیخ نے شیخ ابوالفتح احمد بن عبد اللہ بن احمد بن ودعان تک اپنی مذکورہ بالا سند کے ساتھ یہ روایت مجھے بیان کی ہے (اس سے آگے کی سند درج ذیل ہے:)

ابوالعباس احمد بن حسن مؤدب -- علی بن شعیب بزار -- اسماعیل بن ابراہیم اسدی -- عباد بن اسحاق -- عبد الرحمن بن معاویہ -- حارث مولیٰ ابن سباع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَنْ حَفِظَ عَلَيَّ أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنْ سُنَّتِي أَذْخَلْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي شَفَاعَتِي**
”جو شخص میری امت کے لیے میری سنت (یعنی شرعی احکام) سے تعلق رکھنے والی چالیس احادیث حفظ کرے گا، قیامت کے دن میں اس کو اپنی شفاعت میں داخل کروں گا“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) جہاں تک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے:

تین مشائخ نے مجھے اس کے بارے میں خبر دی ہے:

(i) نجم الدین ابوالجناح احمد بن عمر بن محمد بن عبد اللہ خوارزمی خیونی (جرجانیہ خوارزم میں اُن کے سامنے یہ روایت پڑھی جارہی تھی اور میں اس کا سماع کر رہا تھا)

(ii) شیخ، معمر نیک، صالح بن محمد لُحی (ان سے مصر میں یہ روایت سنی ہے)

(iii) شیخ، معمر ابونصر الاغر بن ابوالفضائل فضائل ابن ابونصر بن علیق (ان حضرات نے درج ذیل سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

* اور وہ المتقی الہندی فی ”الکنز“ (29191) - وابن الجوزی فی ”العلل المتناہیة“ - 124/1 (177)

** اور وہ العجلونی فی ”کشف الخفاء“ 322/2 (2465) - وابن الجوزی فی ”العلل المتناہیة“ 121/1 (166) - والمتقی الہندی فی ”الکنز“ (29184) -

ابوطاہر احمد بن محمد بن احمد سلفی -- ابو مظفر سعد بن حسن بھاص -- ابو بھل احمد بن احمد صیرفی -- عبد اللہ بن احمد بن عبد الوہاب -- محمد بن عمر بن حفص -- عبد اللہ بن الہیثم -- سہل بن جعفر -- اسحاق بن نجیح -- ابن حریج -- عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ رَوَى عَنِّي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا حُشِرَ فِي زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ*

”جو شخص میرے حوالے سے چالیس احادیث روایت کرے قیامت کے دن اُس کو علماء کے گروہ میں اٹھایا جائے گا“

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) جہاں تک حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے: تو تین مشائخ نے مجھے (درج ذیل سند کے ساتھ) اس کے بارے میں بتایا ہے: شیخ ابو طاہر سلفی -- ابو سعد ہبہ اللہ بن علی بن فضل شیرازی -- ابو طالب محمد بن محمد بن ابراہیم بن غیلان -- ابو بکر محمد بن ابراہیم شافعی -- عبد اللہ بن ابوالدینیا -- فضل بن غانم -- عبد الملک بن ہارون -- اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنْ أَمْرِ دِينِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ فَقِيهًا وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيدًا**

”جو شخص میری امت کے دینی معاملات سے متعلق چالیس احادیث حفظ کرے گا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کو فقیہ کے طور پر زندہ کرے گا اور قیامت کے دن میں اس کا شفیع اور گواہ ہوؤں گا۔“

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) تو میں یہ کہتا ہوں: ویسے توفیق اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے حاصل ہو سکتی ہے وہ میرے لیے کافی ہے اور بہترین کارساز ہے۔

——***

ابواب کا اجمالی تعارف

(ہم نے اپنی اس کتاب کو درج ذیل چالیس ابواب میں تقسیم کیا ہے:)

(پہلا باب) امام صاحب کے کچھ انفرادی فضائل کا تذکرہ (جن کی انفرادیت پر) اجماع ہے

*خرجه البيهقي في "شعب الايمان" 270/2 (1726) - وابن الجوزي في "العلل المتناهية" (122/1) 170 - والحافظ في لسان الميزان (232/6)

**خرجه البيهقي في "شعب الايمان" 270/2 (1726) - وابن الجوزي في "العلل المتناهية" 120/1 - وابن حبان في المجروحين 132/2 (731)

- (دوسرا باب) ان مسانید کے مرتبین تک ہماری اسناد کا تذکرہ
 (تیسرا باب) ایمان سے متعلق وہ روایات جنہیں عام طور پر فقہ میں ذکر نہیں کیا جاتا ہے
 (چوتھا باب) طہارت کے بارے میں روایات
 (5واں باب) نماز کے بارے میں روایات
 (6واں باب) زکوٰۃ کے بارے میں روایات
 (7واں باب) روزے کے بارے میں روایات
 (8واں باب) حج کے بارے میں روایات
 (9واں باب) خرید و فروخت کے بارے میں روایات
 (10واں باب) بیع صرف کے بارے میں روایات
 (11واں باب) رہن کے بارے میں روایات
 (12واں باب) حجر (تصرف سے روکنے) کے بارے میں روایات
 (13واں باب) اجارہ کے بارے میں روایات
 (14واں باب) شفعہ کے بارے میں روایات
 (15واں باب) مضاربہ اور شراکت داری کے بارے میں روایات
 (16واں باب) کفالت کے بارے میں روایات
 (17واں باب) صلح کے بارے میں روایات
 (18واں باب) ہبہ کے بارے میں روایات
 (19واں باب) غصب کے بارے میں روایات
 (20واں باب) قرض و دیعت اور عاریت کے بارے میں روایات
 (21واں باب) ماذون (غلام) کے بارے میں روایات
 (22واں باب) مزارعت اور مساقات کے بارے میں روایات
 (23واں باب) نکاح کے بارے میں روایات
 (24واں باب) طلاق کے بارے میں روایات
 (25واں باب) نفقات (خرچ فراہم کرنے) کے بارے میں روایات
 (26واں باب) عتاق (غلام آزاد کرنے) کے بارے میں روایات
 (27واں باب) مکاتب (غلام) کے بارے میں روایات

- 28) (باب) (غلام کی) ولاء کے بارے میں روایات
 29) (باب) (جنایات کے بارے میں روایات
 30) (باب) (حدود کے بارے میں روایات
 31) (باب) (چوری کے بارے میں روایات
 32) (باب) (قربانی، شکار اور ذبیحہ کے بارے میں روایات
 33) (باب) (قسموں کے بارے میں روایات
 34) (باب) (دعویٰ کے بارے میں روایات
 35) (باب) (گواہیوں کے بارے میں روایات
 36) (باب) (قاضی کے آداب کے بارے میں روایات
 37) (باب) (سیر (قانون بین الاقوام) کے بارے میں روایات
 38) (باب) (ممنوع اور مباح کے بارے میں روایات
 39) (باب) (وصیت اور وراثت کے بارے میں روایات
 40) (باب) (ان مسانید میں مذکور مشائخ (یعنی راویان حدیث) کی معرفت

——***

40 ویں باب کی مزید وضاحت

❦❦❦ یہ باب حروف تہجی کی ترتیب کے اعتبار سے ہوگا اور اس باب میں کچھ فصول ہیں:

(فصل) اُن اصحاب رسول کی معرفت جن کا ذکر ان مسانید میں ہوا ہے

(فصل) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام کے طبقہ سے تعلق رکھنے والے امام اعظم رحمہ اللہ کے مشائخ کا تذکرہ جن کی تعداد

300 کے لگ بھگ ہے

(فصل) امام اعظم رحمہ اللہ کے اُن شاگردوں کا تذکرہ جنہوں نے اس کتاب میں امام صاحب سے روایات نقل کی

یہ 500 (کے لگ بھگ) یا اس سے بھی زیادہ ہیں اس میں اُن حضرات کا بھی ذکر آجائے گا جن سے امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی

”مسند“ میں روایات نقل کی ہیں (امام شافعی رحمہ اللہ کی) وہ ”مسند“ جس کو ابو عباس محمد بن یعقوب اصم رحمہ اللہ نے جمع کیا ہے اس

”مسند“ میں اُن کے تمام مشائخ جن میں امام ابو حنیفہ کے اصحاب سمیت دیگر مشائخ بھی شامل ہیں ان کی تعداد 302 ہے اور

اس (فصل میں) یہ بھی ذکر ہوگا کہ امام ابو حنیفہ کے اصحاب میں سے کن حضرات سے امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام مسلم یا اُن

کے مشائخ نے روایات نقل کی ہیں؟

پہلا باب

امام اعظم کے کچھ انفرادی فضائل کا تذکرہ

(جن کی انفرادیت پر اتفاق ہے)

ان کے مناقب اور فضائل کنکریوں کی طرح ہیں جنہیں نہ تو گنا جاسکتا ہے اور نہ ہی شمار کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی ان کا مکمل احاطہ کیا جاسکتا ہے لیکن ان کے فضائل میں سے کچھ ایسے مخصوص فضائل بھی ہیں جو ان کی انفرادی خصوصیت ہیں اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ ان کے بعد آنے والوں میں سے کوئی بھی ان فضائل میں ان کا شریک نہیں ہے اور ان فضائل کو شمار بھی کیا جاسکتا ہے تو ان فضائل کو دس انواع (یعنی اقسام) میں جمع کیا گیا ہے۔

دس انواع کا اجمالی تعارف

(پہلی نوع) جو ان روایات کے بارے میں ہے جن میں ان کی تعریف ہوئی ہے اور ایسی تعریف بعد میں کسی کی نہیں ہوئی۔
(دوسری نوع) آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں اور اس صدی میں پیدا ہوئے جس کے بارے میں (بھلائی موجود ہونے) کی گواہی نبی اکرم ﷺ نے دی ہے بعد کے کسی زمانے کے بارے میں (یہ خوشخبری نہیں ہے)۔
(تیسری نوع) امام صاحب نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات نقل کی ہیں اور بعد والوں میں سے (کسی امام کو یہ شرف حاصل نہیں ہے)

(چوتھی نوع) آپ کا ظہور تابعین کے زمانے میں ہوا اور بعد والوں میں سے (کسی امام کو یہ شرف حاصل نہیں ہے)
(پانچویں نوع) تابعین اور علمائے مسلمین میں سے اکابر اہل علم نے امام صاحب سے روایات نقل کی ہیں اور بعد والوں میں سے (کسی امام کو یہ شرف حاصل نہیں ہے)

(چھٹی نوع) آپ نے چار ہزار تابعین اور ان کے علاوہ دیگر حضرات کی شاگردی اختیار کی اور ان سے استفادہ کیا اور بعد والوں میں سے (کسی امام کو یہ شرف حاصل نہیں ہے)

(ساتویں نوع) آپ کے شاگردوں میں ایسے جلیل القدر فقہاء شامل ہوئے جو بعد میں کسی اور امام کے حصے میں نہیں آئے۔
(آٹھویں نوع) آپ نے احکام کے استنباط اجتہاد کے قواعد کی بنیاد سازی اور فروعی مسائل کی وضاحت کا آغاز کیا اور یہ چیز آپ کے بعد والے ائمہ میں سے کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔

(نویں نوع) آپ خلفاء سے عطیات قبول نہیں کرتے تھے بلکہ آپ نے اپنی حلال ذاتی آمدن کو فقہاء کی جماعت پر خرچ کیا

حجۃ جداولے ائمہ کے حصے میں نہیں آئی۔

(دسویں نوع) آپ کی وفات اور شہادت کی بنیادی وجہ یہ بنی کہ آپ نے دنیا اور اس کے مرتبہ و مقام سے اجتناب کیا اور یہ

جداولے حضرات میں سے کسی کے حصے میں نہیں آئی۔

حجۃ

صدر کبیر شرف الدین احمد بن مؤید بن موفق بن احمد کی نے ”خوارزم“ میں۔۔۔ اپنے دادا صدر علامہ ابو مؤید موفق بن
شیخ زاہد محمد بن اسحاق سراجی خوارزمی۔۔۔ ابو جعفر عمر بن احمد کراہیسی۔۔۔ امام ابو الفضل محمد بن حسن ناہی۔۔۔ ابو محمد حسن بن
محمد۔۔۔ ابو عبد الحمید بن محمد طوانی۔۔۔ اُن کے والد۔۔۔ ابو القاسم یونس بن طاہر بصری۔۔۔ ابو یوسف احمد بن محمد واعظ سے ”رباط“
۔۔۔ ابراہیم بن ادہم۔۔۔ ابو عبد اللہ محمد بن نصیر وراق۔۔۔ ابو عبد اللہ مامون بن احمد بن خالد۔۔۔ ابو علی بن احمد بن علی حنفی۔۔۔ فضل بن
سینائی۔۔۔ محمد بن عمرو۔۔۔ ابوسلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يَكُونُ فِي أُمَّتِي رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو حَنِيفَةَ هُوَ سِرَاجُ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

”میری امت میں ایک شخص ہوگا جس کا نام ابو حنیفہ ہوگا قیامت کے دن وہ میری امت کا چراغ ہوگا“

اس روایت کے بارے میں پانچ مشائخ نے عالی سند کے ساتھ مجھے خبر دی ہے:

شیخ معمر احمد بن مفرج بن مسلمہ۔۔۔ شیخ معمر ابو الفضل اسماعیل بن احمد بن حسین عراقی ان دونوں حضرات نے ”دمشق“
۔۔۔ شیخ معمر ضیاء الدین صفر بن یحییٰ بن صفر۔۔۔ شیخ فقیہ شرف الدین عبد الرحمن بن عبد الرحیم بن عبد الرحمن ان دونوں حضرات
سے ”حلب“ میں۔۔۔ شیخ معمر عیسیٰ بن سلامہ بن سالم خیاط حرانی نے ”حران“ میں۔۔۔ (ان سب حضرات نے درج ذیل سند کے
ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابو الفتح محمد بن عبد الباقی بن احمد المعروف بہ ”ابن البطلی“۔۔۔ ابو الفضل احمد بن حسن بن خیرون۔۔۔ قاضی ابو العلاء محمد بن علی
سطلی اور ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن علی قصری۔۔۔ ابوزید حسین بن حسن بن علی بن عامر کندی۔۔۔ ابو عبد اللہ محمد بن سعید مروزی۔۔۔
سید بن جابر بن سلیمان بن یاسر بن جابر۔۔۔ بشر بن یحییٰ۔۔۔ فضل بن موسیٰ سینانی۔۔۔ محمد بن عمر جو ابن علقمہ بن وقاص لیشی ہیں۔۔۔
ابوسلمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ فِي أُمَّتِي رَجُلًا (وَفِي حَدِيثِ الْقَصْرِيِّ) يَكُونُ فِي أُمَّتِي رَجُلٌ اسْمُهُ النُّعْمَانُ وَكُنْيَتُهُ أَبُو حَنِيفَةَ

هُوَ سِرَاجُ أُمَّتِي هُوَ سِرَاجُ أُمَّتِي

”میری امت کا ایک شخص (یہاں قصری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: میری امت میں ایک شخص ہوگا جس کا نام

نعمان ہوگا اور اس کی کنیت ابو حنیفہ ہوگی وہ میری امت کا چراغ ہے وہ میری امت کا چراغ ہے وہ میری امت کا چراغ ہے

ہے

ابوالعلاء واسطی بیان کرتے ہیں: قاضی ابوعبداللہ صمیری نے مجھ سے یہ روایت نوٹ کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے اپنی ”مسند“ میں -- ابو الفضل احمد بن حسن بن خیرون -- ابو العلاء واسطی اور ابو عبداللہ قسری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جیسا کہ ہم پہلے اس کو نقل کر چکے ہیں۔

حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب نے اپنی تصنیف ”تاریخ بغداد“ میں -- ابو العلاء واسطی اور ابوعبداللہ احمد بن محمد بن علی قسری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جیسا کہ ہم پہلے اس کو نقل کر چکے ہیں۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی بن محمد انصاری نے -- ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب -- ابو العلاء (واسطی) اور ابوعبداللہ (قسری) کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جیسا کہ ہم پہلے اس کو نقل کر چکے ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: مجھے تین مشائخ نے خبر دی ہے:

(i) شرف الدین حسن بن ابراہیم بن حسین بن یوسف ب نے ”دمشق“ میں

(ii) شرف الدین ابومحمد عبدالعزیز بن محمد بن عبدالحسن انصاری نے شام کے علاقے ”حماتہ“ میں

(iii) عزالدین عبدالرزاق ابن رزق اللہ (ان حضرات نے ”اذن“ کے طور پر خبر دی ہے:

ابوالیسمن زید بن حسن بن زید کندی -- ابومنصور عبدالرحمن بن محمد قزاز -- احمد بن علی -- ابوحسن احمد بن عمر بن روح نہروانی --

ابوبکر محمد بن اسحاق بن محمد بن عیسیٰ قطعی -- ابواحمد محمد بن حامد بن محمد بن ابراہیم -- محمد بن یزید بن عبداللہ سلمی -- سلیمان بن قیس --

ابومعلات مہاجر -- ابان بن ابو عیاش کے حوالے سے روایت کرتے ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

سَيَأْتِي مِنْ بَعْدِي رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ النُّعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ وَيُكْنَى أَبَا حَنِيفَةَ لَيُحْيِيَنَّ دِينَ اللَّهِ وَسُنَّتِي عَلَى يَدَيْهِ

”عنقریب میرے بعد ایک شخص آئے گا جس کا نام نعمان ہوگا اور اس کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے دین اور میری سنت کا احیاء ہوگا۔“

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسر و نے -- ابوحسن احمد بن عمر بن روح نہروانی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جیسا کہ ہم پہلے اس کو نقل کر چکے ہیں۔

حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں ابوحسن احمد بن عمر بن روح نہروانی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جیسا کہ ہم پہلے اس کو نقل کر چکے ہیں۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی -- ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب نے -- احمد بن عمر بن روح نہروانی کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے جیسا کہ ہم پہلے اس کو نقل کر چکے ہیں۔

یہ قول روایات حافظان حدیث کی ایک جماعت نے بھی نقل کی ہیں جن کا (تمام) طرق کا ذکر کرنا طوالت کا باعث ہوگا۔
 قصب نے اپنی تاریخ میں یہ بات بیان کی ہے: احمد بن روح صدوق تھے ادبیات میں دسترس رکھتے تھے (علمی) مذاکرہ
 کرتے تھے (تحقیقی) محاضرہ میں بہترین تھے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) صدر الکبیر شرف الدین احمد بن مؤید بن موفیٰ ابن احمد کی خوارزمی نے -- اپنے دادا صدر
 بن مؤید موفیٰ بن احمد کی -- عبد الحمید بن احمد برائقی -- امام محمد بن اسحاق سراجی خوارزمی -- ابو حفص عمر بن احمد کراہیسی --
 محمد بن حسن ناھکی -- صوفی ابو محمد حسن بن محمد -- ابوہل عبد الحمید بن محمد طوافی -- اُن کے والد -- ابو القاسم یونس بن
 خضری -- ابو نصر احمد بن حسین ادیب -- ابو سعید احمد بن محمد بن بشر -- محمد بن یزید -- سعید بن بشر -- حماد -- ایک شخص -- نافع
 کے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

يَخْرُجُ مِنْ بَعْدِي رَجُلٌ يُعْرَفُ بِأَبِي حَنِيفَةَ يُحْيِي اللَّهَ سُنَّتِي عَلَى يَدَيْهِ

میرے بعد ایک شخص ظاہر ہوگا جو ابو حنیفہ کے نام سے پہچانا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے میری سنت کا احیاء کر
 لے گا۔

یونس بن طاہر نضری تک اسی سند کے ساتھ یہ منقول ہے: محمد بن موسیٰ -- ابو علی حسن بن محمد رازی -- احمد بن یحییٰ قزوینی --
 حسن بن اسماعیل بن حسن بن قطبہ -- محمد بن سعید قاضی -- حجاج بن بسطام کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: عبید اللہ بن حسن بن عبد
 اللہ بن مفضل بیان کرتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

أَلَا أُنَبِّئُكُمْ رَجُلٌ مِنْ كُوفَانٍ مِنْ بَلَدِكُمْ هَذِهِ أَوْ مِنْ كُوفَتِكُمْ هَذِهِ يُكْنَى بِأَبِي حَنِيفَةَ قَدْ مَلِئَ قَلْبُهُ
 عِلْمًا وَحِكْمًا وَسَيَهْلِكُ بِهِ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ الْغَالِبِ عَلَيْهِمُ التَّنَابُزُ يُقَالُ لَهُمُ الْبَنَانِيَّةُ كَمَا هَلَكَتْ
 الرَّافِضَةُ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

”کیا میں تمہیں تمہارے اس شہر کوفہ کے ایک شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اس کی کنیت ابو حنیفہ ہوگی اس کا دل علم اور
 حکمت سے بھرا ہوا ہوگا اس کے حوالے سے آخری زمانے میں ایک قوم جن پر بُرے القاب دینے کا غلبہ ہوگا اُن کا
 نام ”بنانیہ“ ہوگا وہ اسی طرح ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے جس طرح حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے حوالے
 سے ”رافض“ ہلاکت کا شکار ہوئے۔“

یونس بن طاہر نضری تک اسی سند کے ساتھ یہ منقول ہے: محمد بن طور -- اپنے والد -- محمد بن علی -- یوسف بن محمد -- محمد بن عبد
 اللہ مروزی -- ابو قتادہ حرانی -- عبد اللہ بن واقد -- جعفر بن محمد -- جوہر بن سعید -- ضحاک کے حوالے سے نقل کرتے
 ہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

يَطْلُعُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَدْرٌ عَلَى جَمِيعِ خُرَاسَانَ يُكْنَى بِأَبِي حَنِيفَةَ

”نبی اکرم ﷺ (کا زمانہ اقدس گزرنے) کے بعد پورے خراسان پر چودھویں کا چاند طلوع ہوگا جس کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی۔“

حماد بن ابوسلیمان کا بیان

یونس بن طاہر نضری تک اسی سند کے ساتھ یہ منقول ہے: محمد بن موسیٰ -- ابوعلی حسن بن محمد رازی -- احمد بن یحییٰ قزوینی -- حسن بن اسماعیل بن حسن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابو عبد الرحمن ہز باز بیان کرتے ہیں:

شَهِدْتُ حَمَادًا وَجَاءَهُ أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ لَهُ حَمَادُ يَا أَبَا حَنِيفَةَ أَنْتَ النُّعْمَانُ الَّذِي ذَكَرَ لَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ سَقَى اللَّهُ زَمَانًا يَكُونُ فِيهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ النُّعْمَانُ يُكْنَى بِأَبِي حَنِيفَةَ يُحْيِي أَحْكَامَ اللَّهِ تَعَالَى وَرَسُولِهِ وَتَجْرِي بَعْدَهُ أَبَدًا مَا بَقِيَ الْإِسْلَامُ وَلَا يَهْلِكُ مَنْ اتَّخَذَهَا وَعَمِلَ بِهَا فَإِنَّ أَنْتَ لَقَيْتَهُ فَأَقْرَأَهُ مِنِّي السَّلَامَ

”(ایک مرتبہ) میں حماد کے پاس موجود تھا ابوحنیفہ ان کے پاس آئے تو حماد نے ان سے کہا: اے ابوحنیفہ تم ہی وہ نعمان ہو جس کے بارے میں ابراہیم (نخعی) نے ہمارے سامنے ذکر کیا تھا اللہ تعالیٰ ایسے زمانے کو سیراب کرے جس میں ایک شخص ہوگا جس کا نام نعمان اور اس کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام کا احیاء کرے گا اور اس کے بعد وہ اس وقت تک جاری رہیں گے جب تک اسلام باقی رہے گا جو شخص انہیں حاصل کرے گا اور ان پر عمل کرے گا وہ ہلاکت کا شکار نہیں ہوگا (ابراہیم نخعی نے حماد سے کہا تھا: اگر تمہاری اس سے ملاقات ہو جائے تو تم اسے میرا سلام کہنا۔“

کعب احبار کا بیان

یونس بن طاہر نضری تک اسی سند کے ساتھ یہ منقول ہے: محمد بن موسیٰ جرجانی -- ابوعلی حسن بن محمد رازی -- احمد بن یحییٰ قزوینی -- حسن بن اسماعیل -- ابو عبد الرحمن مقرئ -- مسعودی -- محمد بن خالد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ قَالَ إِنِّي لَأَجِدُ أَسَامِي الْعُلَمَاءِ وَأَهْلِي الْعِلْمِ مَكْتُوبَةً بِصِفَاتِهِمْ وَأَنْسَابِهِمْ أَهْلَ زَمَانٍ زَمَانٍ وَإِنِّي لَأَجِدُ اسْمَ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ النُّعْمَانُ بَنُ ثَابِتٍ يُكْنَى بِأَبِي حَنِيفَةَ وَأَجِدُ لَهُ شَأْنًا عَظِيمًا فِي الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ وَالْحِكْمَةِ وَالْعِبَادَةِ وَالزَّهَادَةِ وَقَدْ سَادَ أَهْلَ زَمَانِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِمَّنْ يَشَبَّهُهُمْ وَهُوَ بَدْرُهُمْ يَعِيشُ مَغْبُوطًا وَيَمُوتُ مَغْبُوطًا

”کعب احبار فرماتے ہیں: میں نے (اپنی مقدس کتاب میں) علماء اور اہل علم کے نام ان کی صفات اور نسب کے حوالے سے پائے ہیں جو مختلف زمانوں سے تعلق رکھتے ہیں اور میں نے ان میں ایک شخص کا نام پایا ہے جس کا نام نعمان بن ثابت ہوگا اور اس کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی میں نے علم فقہ دانائی عبادت زہد کے حوالے سے اس کی عظیم شان

یہ ہے وہ اپنے زمانے کے اہل علم کا سردار ہوگا اور وہ ان کا چودہویں کا چاند ہوگا وہ قابل رشک زندگی بسر کرے گا اور
سچا انتقال بھی قابل رشک ہوگا۔

یہ سن طابہر نضری تک اسی سند کے ساتھ یہ منقول ہے: محمد بن طور۔۔۔ اپنے والد۔۔۔ محمد بن عباد۔۔۔ محمد بن علی۔۔۔ محمد بن ناصر
محمد بن آدم مروزی۔۔۔ عبد اللہ بن مبارک کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عن سید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

هِيَ كُلُّ قَرْنٍ مِنْ أُمَّتِي سَابِقُونَ وَأَبُو حَنِيفَةَ سَابِقُ هَذِهِ الْأُمَّةِ

میری امت کی ہر صدی میں سبقت لے جانے والے لوگ ہوں گے اور ابو حنیفہ اس امت کا سبقت لے جانے والا ہے۔

یہ عہد کا خواب اور اس کی تعبیر

اسی سند کے ساتھ یہ منقول ہے:

رَأَى أَبُو حَنِيفَةَ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّهُ نَبَشَ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَجَمَعَ عِظَامَهُ إِلَى
صَدْرِهِ فَهَالَاهُ ذَلِكَ فَارْتَحَلَ إِلَى الْبَصْرَةِ فَسَأَلَ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ عَنْ هَذِهِ الرُّؤْيَا وَقِيلَ نَفَذَ رَجُلًا
لَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ لَسْتُ بِصَاحِبِ هَذِهِ الرُّؤْيَا صَاحِبُ هَذِهِ الرُّؤْيَا أَبُو حَنِيفَةَ فَحَضَرَ
أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ أَنَا أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ اكْشِفْ عَنْ ظَهْرِكَ وَيَسَارِكَ فَكَشَفَ فَرَأَى بَيْنَ كَتِفَيْهِ أَوْ عَضُدَ
يَسَارِهِ خَالًا فَقَالَ لَهُ ابْنُ سِيرِينَ صَدَقْتَ أَنْتَ أَبُو حَنِيفَةَ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ فِي حَقِّهِ يَخْرُجُ فِي أُمَّتِي رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو حَنِيفَةَ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ عَلَى يَسَارِهِ خَالٌ
يَحْيَى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى يَدَيْهِ سُنَّتِي

امام ابو حنیفہ نے خواب دیکھا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کھود رہے ہیں اور آپ کی ہڈیاں جمع کر کے اپنے
سینے کے ساتھ لگا رہے ہیں۔ وہ اس سے پریشان ہو گئے وہ سفر کر کے بصرہ گئے اور وہاں محمد بن سیرین سے اس خواب
کی تعبیر کے بارے میں دریافت کیا۔ یہ بات بیان کی گئی ہے کہ انہوں نے کسی اور شخص کو یہ خواب بیان کرنے کے لئے
کہا تھا تو محمد بن سیرین نے اس شخص سے کہا: تمہیں یہ خواب نہیں آیا ہوگا یہ خواب ابو حنیفہ کو آ سکتا ہے۔ امام ابو حنیفہ بھی
وہاں موجود تھے انہوں نے کہا: میں ابو حنیفہ ہوں۔ تو محمد بن سیرین نے کہا: تم اپنی پشت سے بائیں طرف سے کپڑا
ہٹاؤ۔ امام ابو حنیفہ نے کپڑا ہٹایا تو محمد بن سیرین نے ان کے دونوں کندھوں کے درمیان یا بائیں بازو پر ایک تل دیکھا
تو ابن سیرین نے ان سے کہا: تم نے سچ کہا ہے۔ تم ہی وہ ابو حنیفہ ہو جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد
فرمایا تھا:

”میری امت میں ایک شخص آئے گا جس کا نام ابو حنیفہ ہوگا اس کے دونوں کندھوں کے درمیان (راوی کو شک ہے
شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے بائیں کندھے پر ایک تل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے میری سنت کو زندہ کرے گا۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے اپنی ”مسند“ میں مختصر روایت کے طور پر۔۔۔ ابراہیم بن اسحاق۔۔۔ اسماعیل بن بہرام۔۔۔ اسباط بن محمد بن عبد اللہ کے حوالے سے نقل کیا ہے:

عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي أَنْبَسُ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ الرَّائِي لِهَذَا عَالِمٌ يَفْحَصُ عَنْ عِلْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

”امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کھود رہا ہوں (تو اس خواب کے بارے میں) ابن سیرین نے یہ کہا: یہ خواب دیکھنے والا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (سے منقول دین کے) علم کی تحقیق کرے گا۔“

امام جعفر صادق کی پیش گوئی

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) واعظین کے سردار اسماعیل بن محمد جی نے ”خوارزم“ میں اجازت کے طور پر مجھے یہ روایت سنائی:

صدر علامہ صدر الائمہ ابو مؤید موفق بن احمد کی۔۔۔ امام ابو الحسن حسن بن علی۔۔۔ ابو اسحاق ابراہیم بن اسماعیل الزہد الصفار۔۔۔ ابو علی حسین بن علی الصفار۔۔۔ ابو نصر محمد بن مسلم۔۔۔ ابو عبد اللہ محمد بن عمر۔۔۔ استاذ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب حارثی بخاری۔۔۔ ابو حکمری تک اپنی سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں:

دَخَلَ أَبُو حَنِيفَةَ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ جَعْفَرٌ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْكَ وَأَنْتَ تُحْيِي سُنَّةَ جَدِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا انْدَرَسَتْ وَتَكُونُ مَفْرَعًا لِكُلِّ مَلْهُوفٍ وَغَيَاثًا لِكُلِّ مَهْمُومٍ بِكَ يَسْلُكُ الْمُتَحَيِّرُونَ إِذَا وَقَفُوا وَتُهْدِيهِمْ إِلَى الْوَاضِحِ مِنَ الطَّرِيقِ إِذَا تَحَيَّرُوا فَلَكَ مِنَ اللَّهِ الْعَوْنُ وَالتَّوْفِيقُ حَتَّى يَسْلُكَ بِكَ الرَّبَّانِيُّونَ الطَّرِيقَ

”امام ابو حنیفہ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں دیکھ کر فرمایا: میں گویا تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم میرے جد امجد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اس کے مٹ جانے کے بعد زندہ کرو گے تم (مذہبی حوالے سے) ہر پریشان حال شخص کی جائے پناہ اور ہر غمگین شخص کے لیے سیرابی کے حصول کا ذریعہ ہو گے حیران (یعنی بھٹکے ہوئے لوگ) جب رک جائیں گے تو وہ تمہاری مدد سے آگے چلیں گے تم واضح راستے کی طرف ان کی رہنمائی کرو گے جب وہ حیران (یعنی بھٹکے ہوئے) ہوں گے تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد اور توفیق حاصل ہوگی یہاں تک کہ ربانین (یعنی صوفیاء کرام) بھی تمہارے وسیلے سے راستے پر چلیں گے۔“

ابو الحسن حسن بن علی تک اسی (مذکورہ بالا) سند کے حوالے سے منقول ہے: محمد بن حسن فقیہ۔۔۔ ضحاک تک اپنی سند کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ الرَّأْيَ حَسَنٌ يُغْنِي صَاحِبَهُ وَأَنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ بَعْدِنَا رَأْيٌ

حَنِيفٌ تَجَرَّيْ بِهِ الْأَحْكَامَ مَا بَقِيَ الْإِسْلَامُ وَإِنَّهُ كَرَّائِنَا وَأَحْكَامِنَا يَقُومُ بِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ النُّعْمَانُ بْنُ قَابِيتٍ وَيَكْنَى بِأَبِي حَنِيفَةَ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ جَهْدَ فِي الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ يَصْرِفُ الْأَحْكَامَ عَلَى وَجْهِهَا حَنِيفِي الدِّينِ وَالرَّأْيِ الْحَسَنِ

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رائے اچھی چیز ہے، یہ صاحب رائے شخص کو بے نیاز کر دیتی ہے، عنقریب ہمارے بعد ایک بالکل ٹھیک رائے آئے گی، اسلام کے باقی رہنے تک اس کے مطابق احکام جاری ہوں گے، وہ ہماری رائے اور ہمارے حکم بیان کرنے کی مانند ہوگی، اس رائے کو ایک شخص قائم کرے گا جس کا نام نعمان بن ثابت ہوگا اور اس کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی، اس کا تعلق اہل کوفہ سے ہوگا، اور وہ علم اور فقہ کا ماہر ہوگا، وہ احکام کو ان کی اصل صورت کی طرف پھیر دے گا، اس کا دین حنیف ہوگا اور رائے عمدہ ہوگی۔“

امام شافعی کا حصول تبرک

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: شیخ ثقہ تاج الدین ابوالاحمد بن ابوحسین عربی حنبلی۔۔۔) انہوں نے تین مشائخ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابوعلی عبد السلام بن ابوخطاب، ابوبکر عتاب بن حسن بن سعید بن البناء، ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن ابوالمجد۔۔۔ (ان حضرات نے اس سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے: قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی بن محمد انصاری۔۔۔ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب۔۔۔ ابوعبد اللہ صمیری۔۔۔ قاضی حسین بن علی بن محمد۔۔۔ محمد بن ابراہیم مقرئ۔۔۔ مکرم بن احمد۔۔۔ محمد بن اسحاق بن ابراہیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: علی بن میمون بیان کرتے ہیں: میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

إِنِّي لَا تَبْرُكُ بِأَبِي حَنِيفَةَ وَأَجِيءُ إِلَى قَبْرِهِ فَأَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى الْحَاجَّةَ عِنْدَهُ فَمَا تَبَعَدَ عَنِّي حَتَّى تَنْقُضِي

”میں امام ابوحنیفہ کے وسیلے سے برکت کے حصول کا طلبگار ہوتا ہوں، میں ان کی قبر پر جاتا ہوں اور ان کی قبر کے پاس اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کے بارے میں سوال کرتا ہوں، تو وہ حاجت جلد پوری ہو جاتی ہے۔“

صدر الائمہ کے اشعار

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: صدر کبیر شرف الدین احمد بن مؤید مکی نے خوارزم میں مجھے سنایا: میرے دادا صدر علامہ صدر

الائمہ ابو مؤید موفق بن احمد مکی نے اپنے یہ اشعار سنائے:

وَأُمِّي الْهُدَاةُ أَبُو حَنِيفَةَ

رَسُولُ اللَّهِ قَالَ سِرَاجُ دِينِي

لَا حَمْدَ فِي شَرِيعَتِهِ خَلِيفَةَ

غَدَايَعَدَ الصَّحَابَةِ فِي الْفَتَاوَى

وَلَحْمَتُهُ مِنَ الرَّحْمَنِ خِيفَةَ

سَدَى دِيَّاجٍ فُتِيَاهُ اجْتِهَادُ

”اللہ کے رسول نے یہ فرمایا ہے: میرے دین اور میری ہدایت یافتہ امت کا چراغ ابوحنیفہ ہے (شاعر کہتا ہے: شرعی

مسائل کے بارے میں فتویٰ دینے کے حوالے سے) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد یہ (امام ابو حنیفہ ہی) احمد (مجتبیٰ رضی اللہ عنہ) کے خلیفہ ہیں، ان کی فتویٰ نویسی کے ریشم کا تانا، اجتہاد ہوتا ہے اور اس کا بانا، رحمٰن کا خوف ہوتا ہے۔

دوسری قسم:

(دوسری نوع) آپ کے وہ مناقب اور فضائل جن میں آپ کے بعد آنے والے ارباب مذاہب (یعنی فقہی مسالک کے پیشوا ائمہ) میں سے کوئی بھی آپ کا شریک نہیں ہے (ان مناقب اور فضائل میں سے ایک فضیلت یہ ہے کہ) آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے میں پیدا ہوئے۔

امام اعظم کا سن پیدائش

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) شیخ، معمر رشید الدین احمد بن مفرج بن مسلمہ بن دمشق میں۔۔۔ امام حافظ ابوالقاسم علی بن حسین بن ہبہ اللہ شافعی۔۔۔ ابوالفرج سعید بن ابورجاء صیرفی۔۔۔ ابو حسین اسکاف۔۔۔ ابو عبد اللہ بن منہدہ اصفہانی۔۔۔ استاذ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب حارثی بخاری۔۔۔ احمد بن محمد کوفی۔۔۔ عبد اللہ بن ابراہیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حسن خلال بیان کرتے ہیں: میں نے مزاحم بن ذواد بن علیہ کو اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

وُلِدَ أَبُو حَنِيفَةَ سَنَةَ إِحْدَى وَسِتِّينَ وَمَاتَ سَنَةَ مِائَةٍ وَخَمْسِينَ

”امام ابو حنیفہ 61 ہجری میں پیدا ہوئے اور آپ کا انتقال 150 ہجری میں ہوا“

حسن خلال اس قول کے حوالے سے منفرد ہے، مشہور قول یہ ہے کہ آپ 80 ہجری میں پیدا ہوئے تھے جیسا کہ (درج ذیل) تین مشائخ نے مجھے اس کی خبر دی ہے:

شرف الدین حسن ابن ابراہیم بن حسن بن یوسف نے دمشق میں۔۔۔ شرف الدین بن ابو محمد عبدالعزیز بن محمد بن عبدالحسن نے حماة میں۔۔۔ عزالدین بن عبدالرزاق۔۔۔ رزق اللہ نے موصل میں (یہ روایت بیان کی:) تاج الدین ابوالیمن زید بن حسن بن زید کندی۔۔۔ ابو منصور عبد الرحمن بن محمد قزاز۔۔۔ حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب۔۔۔ تنوخی۔۔۔ ان کے والد۔۔۔ محمد بن حمدان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: احمد بن صلت بیان کرتے ہیں: میں نے ابو نعیم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

وُلِدَ أَبُو حَنِيفَةَ سَنَةَ ثَمَانِينَ مِنَ الْهِجْرَةِ

”ابو حنیفہ 80 ہجری میں پیدا ہوئے تھے“

قاضی ابو عبد اللہ حسین بن علی صیرمی نے اسی طرح نقل کیا ہے جیسا کہ اس کے بارے میں مجھے خبر دی ہے:

احمد بن مفرج بن مسلمہ۔۔۔ ابن البطلی۔۔۔ ابو الفضل حسن بن خیرون۔۔۔ قاضی صیرمی۔۔۔ احمد بن محمد صیرفی۔۔۔ علی بن عمر اور حریری۔۔۔ علی بن محمد نخعی۔۔۔ حارث بن ابواسامہ۔۔۔ محمد بن سعد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے واقدی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: (وہ کہتے ہیں:) میں نے امام ابو حنیفہ کے صاحبزادے حماد کو یہ بیان کرتے ہوئے

وَلِدَ أَبِي سَنَةَ ثَمَانِينَ

میرے والد 80 ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔

حافظ ابوالقاسم طلحہ بن محمد بن جعفر نعار نے اپنی ”مسند“ میں اسی طرح نقل کیا ہے، انہی ایام میں حضرت عبداللہ بن جعفر بن
 حضرت ابوامامہ باہلی، حضرت واثلہ بن اسقع، حضرت عمرو بن حرث، حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ اور صحابہ کرام رضوان اللہ
 علیہم اجمعین کی ایک جماعت کا انتقال ہوا تھا۔

آپ کی پیدائش، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں ہوئی

اللہ تعالیٰ کا ضعیف ترین بندہ محمد عربی خوارزمی عرض کرتا ہے: اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ امام صاحب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور آپ کا تعلق اس زمانے کے افراد سے ہے جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ کی گواہی دی تھی اور انہیں عدل کی صفت سے متصف قرار دیا ہے اس حوالے سے محدثین کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے جن میں سے بعض حضرات نے امام ابو حنیفہ کا شمار دوسرے زمانے سے تعلق رکھنے والے افراد میں کیا ہے اور بعض حضرات نے اس کا انکار کیا ہے، لیکن اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ آپ کا تعلق اس تیسرے زمانے سے ہے جس کے بارے میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہی دی ہے ان کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ ان کی پیدائش پہلے دور کے آخر میں ہوئی، ان کی نشوونما دوسرے دور میں ہوئی اور انہوں نے دوسرے دور کے آخر میں اور تیسرے دور کے ابتدائی حصے میں فتویٰ دینا شروع کیا۔

صدر کبیر شرف الدین احمد بن مؤید نے مجھے یہ بتایا: صدر علامہ صدر الائمتہ ابوالمؤید موفق بن احمد کی خوارزمی نے مجھے اپنے یہ

شعرا سنائے:

كَذَٰلِكَ الْقَمَرُ الْوَضَّاحُ خَيْرُ الْكَوَاكِبِ

غَدَا مَذْهَبُ النُّعْمَانِ خَيْرُ الْمَذَاهِبِ

فَمَذْهَبُهُ لَا شَكَّ خَيْرُ الْمَذَاهِبِ

تَفَقَّهَ فِي خَيْرِ الْقُرُونِ مَعَ التَّقِيِّ

”نعمان (یعنی امام ابوحنیفہ) کا مسلک تمام مسالک سے بہتر ہے جس طرح روشن چاند تمام ستاروں سے بہتر ہوتا ہے انہوں نے سب سے بہتر زمانے میں پرہیزگاری کے ہمراہ علم فقہ حاصل کیا تو بلاشبہ ان کا مسلک تمام مسالک میں سب سے بہتر ہے۔“

تیسری قسم

(تیسری نوع) آپ کے وہ مناقب اور فضائل جن میں آپ کے بعد آنے والے (فقہی مسالک کے پیشوا ائمہ) میں سے کوئی بھی آپ کا شریک نہیں ہے (ان مناقب اور فضائل میں سے ایک فضیلت یہ ہے کہ) آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایات نقل کی ہیں۔

امام اعظم کا صحابہ کرام سے روایت کرنا

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے اگرچہ اُن صحابہ کرام کی تعداد کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے، بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: وہ صحابہ کرام 6 ہیں، اور ایک خاتون (صحابیہ) ہیں، بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: وہ صحابہ کرام 5 ہیں، اور ایک خاتون (صحابیہ) ہیں، بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: وہ صحابہ کرام 7 ہیں، اور ایک خاتون (صحابیہ) ہیں۔

پہلا قول

اس کے بارے میں مجھے -- شیخ، امام ابو بکر عبد اللہ بن مبارک بن محمد بن ابوالمعالی بن محمد بن حسن بن علی بن عبد اللہ بن حسن بن علی بن احمد بن علی بن حسن بن محمد بن عقیل بن عثمان بن ابوبکر بن ابوعبد اللہ قاسم بن معن بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود ہذلی نے -- مدینہ منورہ میں روضہ مبارک کے سامنے بتایا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عظمت اور ہیبت میں اضافہ فرمائے۔

انہوں نے اس کو امام ابوعبد اللہ محمد بن عمر قرطبی کے حوالے شیخ، صالح، ابوالفتح محمود بن احمد بن علی محمودی سے نقل کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: شیخ، معمر، عبد القادر بن عبد الجبار قزوینی) نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے: عبد الرحمن بن احمد بن ابوغالب عمری -- ابوالسعادات احمد بن احمد بن عبد الواحد بن محمد بن عبد اللہ بن (عباسی خلیفہ) ابوعیسیٰ محمد بن (عباسی خلیفہ) متوکل بن (عباسی خلیفہ) معتصم بن (عباسی خلیفہ) ہارون (الرشید بن (عباسی خلیفہ) مہدی بن (عباسی خلیفہ) ابوجعفر منصور بن محمد بن علی بن حضرت عبد اللہ بن حضرت عباس بن جناب عبد المطلب بن جناب ہاشم -- ابو حسن احمد بن ابوحسن سمنانی -- ابو حسن علی بن احمد بن عیسیٰ نہفقنی -- ابواحمد محمد بن عبد اللہ بن خالد ابن احمد ذہلی -- ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن عمرو بن عبد الرحمن مروزی -- ابوالعباس احمد بن صلت بن مغلّس حمّانی -- قاضی بشر بن ولید -- قاضی ابویوسف یعقوب بن ابراہیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(9) (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ النَّجَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

﴿ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ﴾

(9) کتاب جامع المسانید کی احادیث کی تحقیق و تخریج کی خدمت شیخ نجم الدین درکانی نامی محقق نے سرانجام دی۔ انہوں نے کتاب کے مقدمے میں سے چند روایات حذف کر دیں جو علامہ خوارزمی نے نقل کی تھیں۔ اور پھر ان کی جگہ شیخ نجم الدین درکانی نے اپنی طرف سے آٹھ روایات شامل کیں جو ابنائے فارس کی فضیلت کے بارے میں تھیں۔ لیکن ہم نے علامہ خوارزمی کی ترتیب کو برقرار رکھا ہے اور نجم الدین درکانی کے اضافے کو حذف کر دیا ہے اس لئے تخریج میں ترقیم کا آغاز اصل مطبوعہ نسخے کے مطابق حدیث نمبر 9 سے ہو رہا ہے۔

(9) أخرجه أبو يعلى في المسند (2837)، وابن ماجه (224) في المقدمة: باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، و ابو نعیم فی حلیۃ الأولیاء 8: 323، والخطیب فی تاریخ بغداد 207-208: 4، و 9: 111، و فی الرحلة فی طلب الحديث (1-2-3)، والطبرانی فی الصغیر 1: 16

امام ابوحنیفہ نے۔ حضرت انس بن مالک انصاری خزرجی نجاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔“

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: ابو حسن علی بن احمد نہفقنی۔۔ ابو علی حسن بن علی بن محمد بن اسحاق یمانی دمشقی۔۔ ابو حسن علی بن یوسف اسواری۔۔ جعفر بن محمد بن علی اصفہانی۔۔ یونس بن حبیب۔۔ ابوداؤد طیالسی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں:

(10) وَلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِينَ وَقَدِمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَسٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْكُوفَةَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ وَرَأَيْتُهُ وَسَمِعْتُ مِنْهُ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعٍ عَشْرَةَ سَنَةً سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ﴿حُبُّكَ لِلشَّيْءِ يُغَمِّي وَيُصِمُّ﴾

”میں 80 ہجری میں پیدا ہوا حضرت عبداللہ بن انیس 94 ہجری میں کوفہ تشریف لائے تو میں نے ان سے سماع کیا اس وقت میری عمر 14 برس تھی میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”تمہارا کسی چیز سے محبت کرنا، اندھا اور بہرا کر دیتا ہے۔“

حضرت عبداللہ بن جزع زبیدی رضی اللہ عنہ سے روایت

ابو حسن علی بن احمد نہفقنی تک اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: ابو علی حسن بن دمشقی۔۔ ابوزفر عبدالعزیز بن حسین طبری۔۔ مکرمر بن احمد بن مکرمر بغدادی۔۔ محمد بن احمد بن ساعد۔۔ قاضی شری بن ولید۔۔ قاضی ابویوسف کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(11) (أَبُو حَنِيفَةَ) رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: وَلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِينَ وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِي سَنَةَ سِتٍّ وَتِسْعِينَ وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ رَأَيْتُ حَلَقَةً عَظِيمَةً فَقُلْتُ لِأَبِي حَلَقَةٌ مِنْ هَذِهِ قَالَ حَلَقَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَزْعٍ الزَّبِيدِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمْتُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ﴿مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِينِ اللَّهِ كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّهُ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾

(10) أخرجه الحصكفي في مسند الامام (481)، والحافظ ابن عساكر في تاريخ دمشق 4:234، ويشهد له حديث أبي الترداء: أخرجه أبو داود (5130) في الأدب: باب في الهوى، واحمد 5:194، والبيهقي في شعب الایمان 368 (411) و(412)، والبخاری في التاريخ الكبير 3:172.

(11) أخرجه الحصكفي في مسند الامام (33)، والخطيب في تاريخ بغداد 3:32، والعراقي في تخريج أحاديث أحياء علوم الدين 1:6، وذكره المتقي الهندي في كنز العمال (28855).

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: میں 80 ہجری میں پیدا ہوا، 96 ہجری میں، میں اپنے والد کے ساتھ حج کرنے کے لئے گیا، اس وقت میری عمر 16 سال تھی، جب میں مسجد حرام میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ایک بڑا حلقہ دیکھا، میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: یہ کس کا حلقہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ کا حلقہ ہے۔ میں آگے بڑھا تو میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین کی سمجھ بوجھ (یعنی دین کا علم) حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پریشانیوں کے حوالے سے اس کی کفایت کر دیتا ہے، اور اس کو وہاں سے رزق عطا کرتا ہے، جہاں سے اُس کا گمان بھی نہیں ہوتا ہے۔“

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: -- ابو حسن علی بن احمد نہفقنی -- ابو علی حسن بن علی دمشقی -- قاضی ابو حسن علی بن غیاث بغدادی -- محمد بن موسیٰ -- جلودی -- محمد بن عیاش -- تمام یحییٰ بن قاسم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(12) أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رُزِقْتُ وَلَدًا قَطُّ وَلَا وَلَدًا لِي قَالَ فَإِنَّكَ أَنْتَ مِنْ كَثْرَةِ الْإِسْتِغْفَارِ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ تُرْزَقُ بِهِمَا وَلَدٌ قَالَ جَابِرٌ فَكَانَ رَجُلٌ يَكْثُرُ الصَّدَقَةَ فَوُلِدَ لَهُ تِسْعَةُ ذُكُورٍ

امام ابو حنیفہ نے - حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اولاد نصیب نہیں ہوئی، میرا کوئی بچہ نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بکثرت استغفار اور بکثرت صدقہ کیوں نہیں کرتے ہو؟ ان دونوں کی وجہ سے تمہیں اولاد نصیب ہوگی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس شخص نے بکثرت صدقہ کرنا شروع کیا، تو اللہ تعالیٰ نے اسے 9 بیٹے عطا کئے۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: -- ابو حسن علی بن احمد نہفقنی -- ابو علی حسن بن علی دمشقی -- قاضی ابو حسن علی بن غیاث بغدادی -- محمد بن موسیٰ -- جلودی -- محمد بن عیاش -- تمام یحییٰ بن قاسم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(12) أَخْرَجَهُ الْحَافِظُ عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَلْفِ الدِّمِطَاطِي فِي جُزْءِ جَمْعِهِ، قَالَه الْحَافِظُ بَدْرُ الدِّينِ الْعَيْنِي فِي الْعَمْدَةِ 3: 481 فِي ذِيلِ حَدِيثِ (450).

عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ مَسْجِدًا وَلَوْ كَمَفْخَصٍ قَطَاةٍ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

امام ابو حنیفہ نے۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیؓ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بناتا ہے، خواہ وہ ”قطاۃ“ پرندے کے گھونسلے جتنی ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔“

حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے روایت

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے:۔۔ ابو حسن علی بن احمد نہفقنی۔۔ ابو علی حسن بن علی دمشقی۔۔ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن حسین عجمی۔۔ طلحہ بن سنان یامی۔۔ ہناد بن سری۔۔ ابو سعید جندی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(13) (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَا تُظْهِرَنَّ شِمَاتَةَ لَا خِيْلِكَ فَيُعَافِيَهُ اللَّهُ وَيَبْتَلِيكَ

امام ابو حنیفہ نے۔ حضرت واثلہ بن اسقعؓ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”تم اپنے بھائی کی شامت ظاہر نہ کرو (یعنی اس کا مذاق نہ اڑاؤ) ورنہ اللہ تعالیٰ اس کو عافیت عطا کر دے گا اور تمہیں اس (خرابی) میں مبتلا کر دے گا۔“

سیدہ عائشہ بنت عجر وؓ سے روایت

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے:۔۔ ابو حسن علی بن احمد نہفقنی۔۔ ابو علی حسن بن علی دمشقی۔۔ ابو محمد عبد اللہ بن کثیر رازی۔۔ عبد الرحمن بن ابو حاتم رازی۔۔ عباس بن محمد دوری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(14) عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ صَاحِبَ الرَّأْيِ سَمِعَ عَائِشَةَ ابْنَةَ عَجْرَدٍ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

أَكْثَرُ جُنْدِ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ الْجَرَادُ لَا أَكْلُهُ وَلَا أَحْرَمُهُ

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ابو حنیفہ جو صاحب رائے ہیں انہوں نے سیدہ عائشہ بنت عجر وؓ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

13. أخرجه الحصكفي في مسند الامام (482)، والترمذي (2506) في صفة القيامة، والطبراني في الكبير: 22 (127)، وبتعيم في الحلية 5: 186، والخطيب في تاريخ بغداد 9: 96-95.

14. أخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (404)

☆ قلت: وقد اخرج ابو داود (3813) في الاطعمة: باب في اكل الجراد، وابن ماجه (3219) في الصيد: باب عبد الحيتان والجراد، والخطيب في "تاريخ بغداد" 72/14، واللفظ لابي داود،

عن سلمان، قال: سئل النبي ﷺ عن الجراد، فقال: "أكثر جنود الله، لا آكله ولا أحرمه".

”زمین میں اللہ تعالیٰ کا زیادہ تعداد والا لشکر ٹڈی دل ہے، میں اس کو کھاتا نہیں ہوں، اور اس کو حرام بھی قرار نہیں ہوتا ہوں“
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) تو یہ 6 صحابہ کرام اور صحابیات میں سے ایک خاتون ہو گئیں رضی اللہ عنہن۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی تحقیق

جو حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ 5 صحابہ کرام اور ایک خاتون ہیں، تو انہوں نے ان میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو شمار نہیں کیا ہے اس کی دو بنیادی وجوہ ہیں:

پہلی وجہ یہ ہے کہ اکثر اہل علم کے نزدیک امام ابوحنیفہ کی پیدائش 80 ہجری میں ہوئی تھی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا انتقال 79 ہجری میں ہو گیا تھا، تو یہ کیسے تصور کیا جاسکتا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے ان سے روایت نقل کی ہوگی؟

دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ حدیث (جو امام صاحب نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ) ”عن“ کے صیغہ کے ساتھ منقول ہے، جس کا شمار ان روایات میں ہوتا ہے جن میں تدلیس داخل ہو جاتی ہے، تو روایت کرنے والا یہ گمان کرتا ہے کہ متعلقہ فرد نے اپنے سے پہلے والے راوی سے سماع کیا ہوگا، حالانکہ اُس نے سماع نہیں کیا ہوتا، اس کی دلیل یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ نے (صحابہ کرام سے جن روایات کا سماع کیا ہے) ان سب میں انہوں نے یہ لفظ روایت کیا ہے ”سمعت“ (یعنی میں ان سے یہ سنا ہے)، لیکن انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے اس میں لفظ ”سمعت“ استعمال نہیں کیا، انہوں نے لفظ ”عن جابر“ استعمال کیا ہے جیسا کہ کسی بھی حدیث کو ”مرسل“ کے طور پر روایت کرنے میں تابعین عظام کی عادت ہے۔

ابراہیم نخعی کا قول

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”جب میں تم سے یہ کہوں: مجھ کو فلاں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے خبر دی ہے، تو (اس کا مطلب یہ ہوگا) اس شخص نے مجھے ان کے حوالے سے خبر دی ہے، لیکن جب میں یہ کہوں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے، تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ایک جماعت نے اس روایت کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے میرے سامنے روایت کیا ہے (خوارزمی کہتے ہیں:) باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

دیگر صحابہ کرام سے روایت کی تحقیق

جو حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ امام صاحب نے سات صحابہ کرام سے ملاقات کی ہے، انہوں نے ان 6 حضرات کے ساتھ حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ کو بھی شامل کیا ہے، لیکن اس میں بھی کلام پایا جاتا ہے، کیونکہ حضرت معقل رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہو گیا تھا، اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا انتقال 60 ہجری میں ہوا تھا، تو امام صاحب کا حضرت معقل رضی اللہ عنہ کو دیکھنا یا ان سے روایت کرنا کیسے متصور ہو سکتا ہے؟

جہاں تک حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور دیگر (5 صحابہ کرام) کا تعلق ہے، تو اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے، کیونکہ اس بارے

اس روایات مشہور ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سن وفات کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے جو ایک روایت کے مطابق 91 ہجری ایک روایت کے مطابق 92 ہجری اور ایک روایت کے مطابق 93 ہجری ہے تو ان کے انتقال کے وقت امام حنفیہ کی عمر بالاتفاق 10 برس سے زیادہ ہوگی اور بعض (مورخین کے بیان کے مطابق) 30 برس ہوگی تو ان کے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے کے درست ہونے میں کون سی چیز رکاوٹ ہوگی۔

پہلی قسم

(چوتھی نوع) جو آپ رضی اللہ عنہ کے ان مناقب اور فضائل کے بارے میں ہے جن میں آپ رضی اللہ عنہ منفرد ہیں اور آپ کے بعد والے (ائمہ) میں سے کوئی ان میں آپ کا شریک نہیں ہے (ان میں سے ایک خصوصیت یہ ہے) آپ رضی اللہ عنہ نے تابعین عظام کے زمانے میں اجتہاد کیا اور فتویٰ نویسی کی۔

شمس کا امام اعظم کی طرف رجوع کرنا

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) شیخ معمر احمد بن مفرج بن مسلمہ نے ”دشلق“ میں ”اجازۃ“ کے طور پر مجھے خبر دی: حافظ قاسم علی بن حسین بن ہبہ اللہ۔۔ ابوالفرج سعید بن ابورجاء صیرفی۔۔ ابورجاء حسین بن احمد بن محمد اسرکاف۔۔ ابوعبداللہ محمد بن یحییٰ بن مندہ۔۔ استاذ ابو محمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب حارثی بخاری۔۔ حسن بن معروف۔۔ ابوبکر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُسْهِرٍ يَقُولُ خَرَجَ الْأَعْمَشُ إِلَى الْحَجِّ فَشِيعَهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمَّا أَتَى الْقَادِسِيَّةَ رَأَوْهُ مَغْمُومًا فَقَالُوا فِي ذَلِكَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ شِيعْنَا قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَدْعُوهُ لِي فَدَعَوْنِي وَكَانَ يَعْرِفُنِي بِمَجَالَسَةِ أَبِي حَنِيفَةَ فَقَالَ لِي ارْجِعْ إِلَى الْمَصْرِ وَاسْأَلْ أَبَا حَنِيفَةَ أَنْ يَكْتُبَ لِي الْمَنَاسِكَ فَرَجَعْتُ فَسَأَلْتُهُ فَأَمَّلَا عَلَيَّ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهَا إِلَى الْأَعْمَشِ

”یحییٰ بن معین بیان کرتے ہیں: میں نے علی بن مسہر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اعمش حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے تو اہل کوفہ انہیں رخصت کرنے کے لیے کچھ دور تک ساتھ گئے ان میں میں بھی شامل تھا جب وہ قادیسیہ پہنچے تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ کچھ مغموم ہیں لوگوں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے پوچھا: ہمارے ساتھ آنے والوں میں علی بن مسہر بھی موجود ہے؟ لوگوں نے بتایا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: اس کو میرے پاس لاؤ! (علی بن مسہر کہتے ہیں:) وہ یہ بات جانتے تھے کہ میں امام ابوحنیفہ کے پاس اٹھتا بیٹھتا ہوں انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم شہر واپس جاؤ اور امام ابوحنیفہ سے کہو: وہ مجھے حج سے متعلق احکام لکھ کر دیدیں میں نے واپس آ کر امام صاحب سے یہ درخواست کی تو انہوں نے مجھے وہ مسائل املاء کروائے تو میں انہیں لے کر اعمش کے پاس آیا۔“

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: ابو محمد بخاری حارثی فرماتے ہیں: محمد بن احمد بن موسیٰ۔۔ ابراہیم بن محمد بن سلام نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرَ يَقُولُ كَانَتْ أَشْيَاخُنَا يُفْتَوْنَ وَيَهَابُونَ فَإِذَا وَافَقَ فُتْيَاهُمْ فُتْيَا

أَبِي حَنِيفَةَ سَرُّوا بِذَلِكَ قُلْتُ مَنْ هُمْ قَالَ مِنْهُمْ الْأَعْمَشُ

”میں نے ابو معاویہ ضریر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہمارے مشائخ فتویٰ دیا کرتے تھے اور وہ بارعب شخصیت کے مالک تھے (لیکن اس کے باوجود ان کا یہ عالم تھا) کہ جب ان کا فتویٰ امام ابو حنیفہ کے فتویٰ کے مطابق ہوتا تو وہ اس بات پر مسرور ہوتے تھے (راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: وہ مشائخ کون حضرات ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ان میں سے ایک اعمش ہیں۔“

اعمش اور امام ابو یوسف کا مذاکرہ

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: ابو محمد بخاری حارثی فرماتے ہیں: محمد بن حسن -- بشر بن ولید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام ابو یوسف بیان کرتے ہیں: اعمش کی ملاقات مجھ سے ہوئی تو وہ بولے: ان کے ساتھی (یعنی امام ابو حنیفہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے برخلاف فتویٰ دیتے ہیں امام ابو یوسف کہتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: امام ابو حنیفہ نے کس مسئلہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی ہے؟ تو اعمش نے جواب دیا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کنیز کو فروخت کرنا اُس کی طلاق شمار ہوگا جبکہ تمہارے استاد یہ کہتے ہیں کہ کنیز کو فروخت کرنا اُس کی طلاق شمار نہیں ہوگا تو میں نے اُن سے کہا: آپ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کنیز کی فروخت کو اُس کی طلاق شمار نہیں کیا ہے اعمش نے دریافت کیا: یہ حدیث کہاں ہے؟ تو میں نے اُن سے کہا: آپ نے ابراہیم نخعی اور اسود کے حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا تھا۔ امام ابو یوسف نے کہا: اگر کنیز کو فروخت کرنا اُس کی طلاق شمار ہو تو پھر اختیار دینے کا کوئی مطلب نہیں بنتا کیونکہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اُس کنیز کو خرید لیا تھا اگر اُس کنیز کی فروخت اُس کی طلاق شمار ہوتی تو نبی اکرم ﷺ اُسے اختیار نہ دیتے۔ اعمش نے دریافت کیا: اے یعقوب! کیا یہ حکم اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے؟ تو امام ابو یوسف نے جواب دیا: جی ہاں!

اعمش کے توصیفی کلمات

ابو محمد حارثی بخاری فرماتے ہیں: ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

أَنَّ الْأَعْمَشَ قَالَ إِنَّ أَبَا حَنِيفَةَ يُحَسِّنُ الْمَعْرِفَةَ بِمَوَاضِعِ الْفِقْهِ الدَّقِيقَةِ وَغَوَرِ غَوَامِضِ الْعُلُومِ الْخَفِيَّةِ رَأَاهَا أَبُو حَنِيفَةَ فِي ظُلْمَةٍ أَمَا كَيْنَهَا مِنْ فَيْسِحٍ ضَوْءٍ سَرَّاجٍ قَلْبِهِ حَيْثُ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ سِرَّاجُ أُمَّتِي

اعمش فرماتے ہیں: ابو حنیفہ فقہ کے دقیق مسائل اور علوم کے گہرے مسائل کی بخوبی معرفت رکھتے تھے انہوں نے اپنے دل کے چراغ کی بھرپور روشنی سے تاریکی میں موجود ان مسائل کو دیکھ لیا تھا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: وہ میری امت کا چراغ ہے۔

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: ابو محمد حارثی بخاری -- اپنے والد اور محمد بن عبد اللہ بن سہل -- محمد بن احمد بن حفص -- بشر بن عیسیٰ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عَنْ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ مَسْئَلَةٍ فَقَالَ عَلَيْكَ بِأَهْلِ تِلْكَ الْحَلَقَةِ فَإِنَّهُمْ إِذَا وَقَعَتْ لَهُمْ مَسْئَلَةٌ لَا يَزَالُونَ يُدِيرُونَهَا حَتَّى يُصِيبُونَهَا يَعْنِي حَلَقَةَ أَبِي حَنِيفَةَ*

جریر بیان کرتے ہیں: میں نے اعمش کو سنا، ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے اس ایک مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُس حلقہ والے افراد کے پاس چلے جاؤ کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب اُن کے سامنے کوئی مسئلہ آجائے تو وہ مسلسل اُس کی تحقیق کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ (اُس کے درست نتیجہ) تک پہنچ جاتے ہیں۔ اعمش کی مراد امام ابو حنیفہ کا حلقہ تھی۔

امام شعبی کا امام اعظم سے مذاکرہ

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: ابو محمد حارثی بخاری -- ابراہیم بن علی -- حسین بن عمرو عبقری کے حوالے سے نقل کرتے

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَنِيفَةَ يَقُولُ صَحِبْتُ الشَّعْبِيَّ فِي السَّفِينَةِ فَقَالَ لَا نَذَرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا كُفَّارَةٍ فِيهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ ﴿وَأَنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا﴾ وَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ فِيهِ الْكُفَّارَةَ فَقَالَ أَقْيَاسُ أَنْتَ*

”ابو بکر بن عیاش بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایک مرتبہ میں امام شعبی کے ساتھ ایک کشتی میں موجود تھا، اُنہوں نے فرمایا: معصیت سے متعلق نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور اُس میں کفارہ بھی لازم نہیں ہوتا، تو میں نے اُن سے کہا: اللہ تعالیٰ نے تو یہ ارشاد فرمایا: ”وہ لوگ ایک منکر اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔“

تو اللہ تعالیٰ نے تو اس میں کفارہ لازم قرار دیا ہے تو شعبی نے کہا: کیا تم بہت زیادہ قیاس کرنے والے فرد ہو؟

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: ابو محمد حارثی بخاری -- ابو صالح سرخسی -- یحییٰ بن آدم -- جریر بن عبد الحمید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(15) عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ مَا تَقُولُ فِي حُرَّةٍ تَحْتَ عَبْدٍ كَمْ طَلَّاقُهَا فَقَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ الطَّلَاقُ وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ فَأَخْبَرْتُ حَمَّادًا فَقَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ مِثْلَهُ*

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے دریافت کیا: ایسی آزاد عورت کے بارے میں آپ کی کیا رائے

(15) أخرجه الحافظ صدر الدين الحصفى في "مسند الامام" (294)، وابن حبان (4271)، والبخارى (6754)، واحمد (186/6)، وابوداود (2916) في الفرائض: باب في الولاء.

ہے جو کسی غلام کی بیوی ہو تو اس کی طلاق کا حکم کیا ہوگا؟ تو شعبی نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: طلاق اور عدت کے احکام خواتین کی حیثیت کے حوالے سے ہوں گے۔ امام صاحب فرماتے ہیں: میں نے حماد کو یہ بات بتائی تو انہوں نے بتایا کہ ابراہیم نخعی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت مجھے بیان کی ہے۔

اعمش کو تلقین

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: احمد بن مفرج بن مسلمہ۔۔ ابوالفتح محمد بن عبدالباقی۔۔ فضل بن خیرون۔۔ ابوبکر خیاط۔۔ ابوعبداللہ علاف۔۔ قاضی عمر اشنانی۔۔ ابواسحاق بن محمد بن ابان نخعی۔۔ یحییٰ بن عبدالحمید حمائیکے حوالے سے نقل کرتے ہیں: (16) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ الْأَعْمَشِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى وَابْنُ شُبْرَمَةَ فَالْتَفَتَ أَبُو حَنِيفَةَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَكْبَرُهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ اتَّقِ اللَّهَ فَإِنَّكَ فِي أَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الْآخِرَةِ وَآخِرِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا وَقَدْ كُنْتُ تُحَدِّثُ فِي عِلِّيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِأَحَادِيثٍ لَوْ سَكَتَ عَنْهَا كَانَ خَيْرًا لَكَ فَقَالَ الْأَعْمَشُ الْإِمْلِيُّ يُقَالُ هَذَا أَسْنَدُونِي أَسْنَدُونِي حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِي وَلِعَلِّي بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ أَحَبَّكُمَا وَأَدْخِلِ النَّارَ مَنْ أَبْغَضَكُمَا فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿الْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ﴾ قَالَ فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ قَوْمُوا لَا يَجِيءُ بِأَظْهَرٍ مِنْ هَذَا قَوْمُوا لَا يَجِيءُ بِأَحْكَمٍ مِنْ هَذَا قَوْمُوا مَا خَرَجْنَا مِنَ الْبَابِ حَتَّى مَاتَ الْأَعْمَشُ

”شریک بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: جس بیماری کے دوران اعمش کا انتقال ہوا اس کے دوران ہم اعمش کے پاس موجود تھے ابو حنیفہ ابن ابولیلی اور ابن شبرمہ ان کے ہاں آئے ابو حنیفہ جو عمر میں ان (آنے والے افراد) میں سے سب سے بڑے تھے انہوں نے اعمش کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اے ابو محمد! آپ اللہ تعالیٰ سے ڈریں آپ آخرت کی طرف کے پہلے دن کے قریب پہنچ چکے ہیں اور دنیا کے دنوں میں سے آخری دن میں موجود ہیں آپ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ ایسی روایات بیان کیا کرتے تھے کہ اگر آپ وہ نہ بیان کرتے تو یہ آپ کے لیے زیادہ بہتر ہوتا تو اعمش نے کہا: کیا میرے جیسے شخص کو یہ بات کہی جائے گی؟ تم لوگ مجھے سہارا دو تم لوگ مجھے سہارا دو (یعنی مجھے بٹھاؤ پھر انہوں نے کہا: ابو متوکل ناجی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا

(16) أخرجه الإمام عبد الرحمن ابن الجوزي في "الموضوعات" 400/1- وقال: هذا حديث موضوع و كذب على الأعمش، والواضع له اسحاق النخعي، وكذا قال عبد الرحمن السيوطي في "اللائي المصنوعة في الاحاديث الموضوعه" 381/1: موضوع- و"ترتيب الموضوعات" للإمام شمس الدين الذهبي: 121- و"الفوائد المجموعة في الاحاديث الموضوعه" 382/1 للشوكاني .

جے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تبارک و تعالیٰ مجھ سے اور علی سے فرمانے گا، تم دونوں ہر اس شخص کو جنت میں داخل کرو جو تم دونوں سے محبت کرتا ہے اور اُسے جہنم میں داخل کر دو جو تم دونوں سے بغض رکھتا ہے۔“

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

﴿الْقِيَامَ فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ﴾

”تم دونوں ہر عناد رکھنے والے کافر کو جہنم میں ڈال دو۔“

شریک بیان کرتے ہیں: تو امام ابو حنیفہ نے کہا: آپ لوگ اٹھ جائیں یہ اس سے زیادہ بڑی روایت بیان نہیں کر سکتے، یہ اس سے زیادہ محکم روایت بیان نہیں کر سکتے، شریک کہتے ہیں: تو ہم لوگ ابھی دروازے سے باہر نہیں نکلے تھے کہ اعمش کا انتقال ہو گیا۔ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ امام ابو حنیفہ تابعین کے زمانے میں بھی بخاری دینے میں مقدم تھے اور عظمت کے مالک تھے۔

پانچویں قسم

(پانچویں نوع) آپ ﷺ کے ان مناقب اور فضائل کے بارے میں ہے جن میں آپ ﷺ منفرد ہیں اور آپ کے بعد کسی (ائمہ) میں سے کوئی ان میں آپ کا شریک نہیں ہے (اُن میں سے ایک خصوصیت یہ ہے) کہ اکابرین نے آپ سے حدیث نقل کی ہیں۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے: جس کے بارے میں مجھے خبر دی ہے: شیخ ”معمر“ احمد بن مفرج بن احمد بن مسلمہ نے ”دمشق“ میں ”سبابة“ کے طور پر۔۔ حافظ ابو القاسم علی بن حسین بن ہبہ اللہ شافعی۔۔ ابو الفرج سعید بن ابورجاء صیرفی۔۔ ابو حسین۔۔ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ ابن مندۃ اصفہانی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

اعظم سے اکابرین کا روایت کرنا

استاذ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب بخاری حارثی اپنی کتاب ”کشف“ میں تحریر کرتے ہیں:

”اگر امام ابو حنیفہ کے فضائل کے بارے میں صرف اس حوالے سے استدلال کیا جائے کہ اکابرین نے ان سے روایات نقل کی ہیں: جیسے عمرو بن دینار ہیں یہ امام ابو حنیفہ کے مشائخ اور اکابر اہل علم میں سے ایک ہیں انہوں نے امام صاحب سے روایات نقل کی ہیں اسی طرح امام صاحب سے ان لوگوں نے بھی روایات نقل کی ہیں جو ان کی نظیر اور مثال ہیں جیسے عبد اللہ بن مبارک بن یزید بن ہارون ہیں محمد بن اسماعیل یعنی امام بخاری فرماتے ہیں: عباد بن عوام، ہشیم، کبیج، ہمام بن خالد ابو معاویہ ضریر نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔“

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ان کے علاوہ) عبد العزیز بن ابورواد۔۔ عبد الحمید بن عبد العزیز بن ابورواد۔۔ سفیان بن

عیسٰ۔۔ فضیل بن عیاض۔۔ داؤد طائی۔۔ ابن جریج۔۔ عبد اللہ بن یزید مقرئ انہوں نے اُن سے نو سو روایات نقل کی ہیں سفیان

ثوری۔۔ ابن ابویلیٰ۔۔ ابن شبرمہ انہوں نے اُن سے ایک روایت نقل کی ہے۔۔ مسعر بن کدام۔۔ اسماعیل بن ابو خالد۔۔ شریک بن عبد اللہ۔۔ حمزہ بن حبیب مقلی انہوں نے ان سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

عاصم بن ابوالنخود کی تعریف

عاصم بن ابوالنخود جو قراء کے امام ہیں اور امام ابو حنیفہ کے استاد بھی ہیں وہ امام ابو حنیفہ سے مسائل دریافت کرتے تھے ان کے قول کو اختیار کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے: اے ابو حنیفہ! اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا کرے۔ وہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے: تم (ہم سے استفادہ کے لیے) کم عمری میں ہمارے پاس آتے تھے اور ہم (تم سے استفادہ کے لیے) عمر رسیدگی میں تمہارے پاس آتے ہیں۔

730 مشائخ کا تذکرہ

خوارزم کے سب سے بڑے خطیب صدر الائمہ ابو مؤید موفق بن احمد مکی نے اپنی تصنیف ”مناقب ابو حنیفہ“ میں مختلف بلاد و امصار سے تعلق رکھنے والے 730 ایسے مشائخ مسلمین کا ذکر کیا ہے جنہوں نے امام صاحب سے روایات نقل کی ہیں۔

چھٹی قسم

(چھٹی نوع) جو آپ ﷺ کے ان مناقب اور فضائل کے بارے میں ہے جن میں آپ ﷺ منفرد ہیں اور آپ کے بعد والے (ائمہ) میں سے کوئی ان میں آپ کا شریک نہیں ہے (اُن میں سے ایک خصوصیت یہ ہے) آپ ﷺ نے چار ہزار ائمہ تابعین سے شرف تلمذ حاصل کیا ہے ان میں وہ افراد شامل نہیں ہیں جو تابعین کے بعد کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے جو ثقہ مشائخ کی ایک جماعت نے صدر علامہ اخطب خطباء خوارزم صدر الائمہ ابو مؤید موفق بن احمد مکی کے حوالے سے۔ ابو حفص عمر بن امام بکر بن محمد بن علی زرنجری کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے:

اِنَّهُ قَالَ وَقَعَتْ مُنَازَعَةٌ بَيْنَ اَصْحَابِ الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ اَبِي حَنِيفَةَ وَاَصْحَابِ الْاِمَامِ الْمُعْظَمِ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللهُ عَنْهُ فَفَضَّلَ كُلُّ طَائِفَةٍ صَاحِبَهَا فَقَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ بْنُ اَبِي حَفْصٍ الْكَبِيرِ وَهُوَ اِمَامُ اَيُّمَةِ الْحَدِيثِ لِاَصْحَابِ الشَّافِعِيِّ عَدُّوا مَشَائِخَ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللهُ كَمْ هُمْ فَعَدُّوهُمْ فَقَالُوا اِنَّهُمْ بَلَّغُوا ثَمَانِينَ شَيْخًا فَقَالَ لَهُمْ فَعَدُّوا مَشَائِخَ اَبِي حَنِيفَةَ فَعَدُّوهُمْ فَقَالُوا اِنَّهُمْ بَلَّغُوا اَرْبَعَةَ اَلْفٍ

ایک مرتبہ امام اعظم ابو حنیفہ اور امام معظم شافعی کے اصحاب کے درمیان اس بارے میں بحث ہوگئی ان میں سے ہر فریق نے اپنی متعلقہ شخصیت کو افضل قرار دیا تو شیخ ابو عبد اللہ بن ابو حفص کبیر جو امام شافعی کے اصحاب کے حدیث میں امام الائمہ ہیں انہوں نے فرمایا: تم لوگ امام شافعی کے مشائخ شمار کرو کہ وہ کتنے ہیں؟ ان لوگوں نے ان کا شمار کیا اور بتایا: اُن کی تعداد 80 ہے پھر انہوں نے فرمایا: تم لوگ امام ابو حنیفہ کے مشائخ شمار کرو ان لوگوں نے ان حضرات کا شمار کیا اور بتایا: ان کی تعداد 4000 ہزار تک پہنچتی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: علماء کی ایک جماعت نے اس بارے میں کتابیں بھی تحریر کی ہیں اور ان مشائخ کا ذکر حروف

کتاب کے حساب سے کیا ہے۔

منصور کا واقعہ

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) تین مشائخ نے مجھے خبر دی ہے: محی الدین ابو محمد یوسف بن ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن ہشام بن محمد ابراہیم بن ابوالثناء محمود بن سالم -- ابو عبد اللہ محمد بن علی بن بقا -- ان تینوں نے تین مشائخ سے یہ روایت نقل کی -- ابوالقاسم یحییٰ بن اسعد بن یونس -- قاضی عبدالرحمن بن عمری -- (انہوں نے اس سند کے ساتھ یہ نقل کیا

عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ يُونُسَ يَقُولُ دَخَلَ أَبُو حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي جَعْفَرِ الْمَنْصُورِ وَعِنْدَهُ عِيسَى بْنُ مُوسَى فَقَالَ لِلْمَنْصُورِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَذَا عَالِمُ الدُّنْيَا الْيَوْمَ فَقَالَ لَهُ الْمَنْصُورُ يَا نِعْمَانُ مِمَّنْ أَخَذْتَ الْعِلْمَ فَقَالَ عَنْ أَصْحَابِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ وَعَنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ وَعَنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ وَعَنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَمَا كَانَ فِي وَقْتِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَعْلَمُ مِنْهُ فَقَالَ لَهُ الْمَنْصُورُ لَقَدْ اسْتَوْثَقْتُ بِكَ

یونس بن بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ امام ابو حنیفہ (عباسی خلیفہ) امیر المؤمنین ابو جعفر کے پاس تشریف لائے اس وقت خلیفہ کے پاس عیسیٰ بن موسیٰ بھی موجود تھے انہوں نے خلیفہ منصور سے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ اس وقت دنیا کے سب سے بڑے عالم ہیں، خلیفہ منصور نے امام صاحب سے دریافت کیا: اے نعمان! آپ نے علم کس سے حاصل کیا ہے؟ امام صاحب نے جواب دیا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے شاگردوں سے، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے شاگردوں سے، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں سے، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کے حوالے سے، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے زمانے میں پوری روئے زمین پر ان سے بڑا عالم کوئی نہیں تھا۔ منصور نے کہا: آپ نے اپنے آپ کو بہت مضبوط کر لیا ہے۔

تین قسم

(ساتویں نوع) جو آپ ﷺ کے ان مناقب اور فضائل کے بارے میں ہے جن میں آپ ﷺ منفرد ہیں اور آپ کے بعد کسی میں سے بالاتفاق کوئی ان میں آپ کا شریک نہیں ہے (ان میں سے ایک خصوصیت یہ ہے) کہ آپ کو ایسے اصحاب سے جو آپ کے بعد کسی امام کو نصیب نہیں ہوئے۔

عظم کے ارشد تلامذہ

اس کی دلیل وہ روایت ہے جو ثقہ مشائخ نے صدر الائمہ ابوالمؤید موفق ابن احمد کی خوارزمی -- امام علامہ رکن الاسلام ابو

الفضل عبد الرحمن بن محمد بن امیرویہ -- قاضی القضاۃ ابو بکر عتیق بن داؤد یمانی سے روایت کی ہے، انہوں نے دیگر فقہی مسالک پر مسلک حنفی کو ترجیح حاصل ہونے کے موضوع پر بات کرتے ہوئے فصیح و بلیغ طویل کلام کیا ہے: وہ کہتے ہیں:

”وہ ائمہ کے امام امت کے چراغ بھرے (علمی) دسترخوان والے شریعت (کے احکام) کی تدوین میں سبقت لے جانے والے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ نے توفیق اور عصمت کے ہمراہ ان کی تائید بھی کی کہ ان کے لیے ایسے شاگرد اور ائمہ جمع کر دیے کہ اطراف و اکناف (یعنی کسی بھی جگہ پر) کسی بھی زمانے میں (کسی بھی امام کے لیے اتنے عالم و فاضل تلامذہ جمع نہیں ہوئے) یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی عصمت تھی جو اس امت کے لیے تھی۔“

(ان میں سے ایک) فقہ اور درایت والے علم حدیث و روایت میں (جن کی قابلیت کا) اعتراف کیا گیا ہے، مسلمانوں کے امام اور اہل ایمان کے قاضیوں کے سربراہ امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری ہیں۔

(ان میں سے ایک) فہم اور بیان والے فقہ اور لسانیات دونوں علوم کے ماہر عالم ربانی محمد بن حسن شیبانی ہیں۔

(ان میں سے ایک) زبردست سمجھ بوجھ اور روشن علم والے زفر بن ہذیل تمیمی غنیری ہیں۔

(ان میں سے ایک) پاک دامن فاضل اور کامل فقیہ حسن بن زیاد لؤلؤی ہیں۔

(ان میں سے ایک) بصیرت رکھنے والے فقیہ جن کی علم تفسیر میں (قابلیت کا) اعتراف کیا گیا ہے، پرہیزگار فصیح و کج ب

جراح ہیں۔

(ان میں سے ایک) کامل فقیہ معزز پرہیزگار صوفی عبد اللہ بن مبارک مروزی ہیں۔

(ان میں سے ایک) ائمہ میں سے سب سے بڑے زاہد اور اس امت کے راہب داؤد بن نصیر طائی ہیں۔

(ان میں سے ایک) حدیث نبوی کے امام الائمہ حفص بن غیاث نخعی ہیں۔

(ان میں سے ایک) امام معظم عالم مقدم محمد بن زکریا ابن ابی زائدہ ہیں۔

(ان میں سے ایک) امام ابن امام حماد بن ابو حنیفہ ہیں۔

(ان سب حضرات کے علاوہ) یوسف بن خالد سستی - عافیہ بن یزید اودی - حبان اور مندل (یہ دونوں علی کے صاحبزادے

ہیں) - علی بن مسہر - قاسم بن معن بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود (یہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے

ہیں) - اسد بن عمرو بجلی جو واسط کے قاضی رہے - نوح بن ابو مریم اور ان کے علاوہ دیگر کئی حضرات ہیں جن کا ذکر طوالت کا باعث

ہوگا۔

میں نے اپنے سردار استاد اور والد کی تحریر میں یہ بات پڑھی ہے، امام سیف الائمہ سایللی فرماتے ہیں: یہ بات مشہور و معروف

ہے کہ امام ابو حنیفہ نے چار ہزار تابعین ائمہ و مشائخ سے شرف تلمذ حاصل کیا، اور چار ہزار افراد سے علم فقہ حاصل کیا، اور آپ نے

اپنی زبان یا قلم کے ذریعے اس وقت تک کوئی فتویٰ نہیں دیا جب تک ان حضرات نے آپ کو اس کا حکم نہیں دیا (یعنی اجازت نہ

دی)۔

مضمون کا طرز تحقیق

(ان حضرات سے اجازت ملنے کے بعد) امام صاحب نے جامع مسجد کوفہ میں حلقہ درس قائم کیا، تو آپ سے ایک ہزار افراد استفادہ کیا، جن میں چالیس افراد جلیل القدر اور فاضل تھے جو مرتبہ اجتہاد تک پہنچے ہوئے تھے، امام صاحب نے انہیں اپنے نائب کیا اور ان سے یہ فرمایا: تم میرے اصحاب میں سے جلیل القدر ہو، میرے دل کا چین ہو، اور میری پریشانی کا مداوا ہو، میں نے (کی سواری) کو لگام ڈال دی ہے، اور اس پر زین ڈال دی ہے، لوگوں نے مجھے جہنم پر سے گزرنے کے لیے پل بنادیا ہے، اس میں سب سے دوسروں کو حاصل ہوگی، اور اس کا وزن مجھ پر ہوگا۔

امام صاحب کا یہ معمول تھا جب کوئی نیا مسئلہ پیش آتا تھا، تو آپ اپنے شاگردوں سے مشورہ لیتے تھے، ان کے ساتھ بحث کرتے تھے، ان کے ساتھ بات چیت کرتے تھے، ان سے (ان کے پاس موجود معلومات کے بارے میں) دریافت کرتے، ان کے ساتھ حدود و ایات اور آثار موجود ہوتے، ان کو سنتے، اپنی معلومات ان کے سامنے بیان کرتے، اور بعض اوقات ایک ماہ یا اس سے زیادہ تک اس بارے میں ان حضرات کے ساتھ بحث مباحثہ کرتے تھے، یہاں تک کہ کسی ایک قول پر اتفاق ہو جاتا، تو امام ابو یوسف کو نوٹ کر لیتے، یہاں تک کہ اسی شورائی طریقے کے مطابق اصولی مسائل کو نوٹ کر لیا گیا، ایسا نہیں ہے کہ دیگر ائمہ کی طرح انہوں نے شعراوی طور پر (ان مسائل کے جوابات دیے ہوں)

امام صاحب غلطی کیسے کر سکتے ہیں؟

اس بات کی دلیل وہ روایت ہے: جو تین مشائخ نے -- شرف الدین حسن بن ابراہیم دمشق میں -- شرف الدین ابو محمد عبد الرحمن بن محمد بن عبدالحسن انصاری نے "حماة" میں -- عزالدین عبدالرزاق رزق اللہ نے "موصل" میں "اجازة" کے طور پر بیان کی، حضرات نے اس کو -- ابو یمن زید بن حسن بن زید کندی -- ابو منصور عبد الرحمن بن محمد قزاز -- حافظ ابو بکر احمد بن علی بن حجت خطیب -- خلال -- جریری -- علی بن محمد نخعی -- شیخ بن ابراہیم سے روایت کیا ہے:

ابن کرامہ بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم وکیع بن جراح کے پاس موجود تھے، ایک شخص بولا: ابو حنیفہ نے غلطی کی ہے، تو وکیع نے ابو حنیفہ غلطی کیسے کر سکتے ہیں؟ جبکہ ان کے ساتھ ابو یوسف، زفر، محمد، جیسے قیاس اور اجتہاد والے افراد تھے، یحییٰ بن زکریا بن ابی حفص بن غیاث، حبان اور مندل، یہ دونوں علی کے صاحبزادے تھے، جو حدیث کے حافظ تھے، اور اس کی معرفت رکھتے تھے، کاسم بن معن، یعنی ابن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود تھے، جو لغت اور عربیت کے ماہر تھے، داؤد بن نصیر طائی اور فضیل بن عیاض تھے، جن کا زہد اور پرہیزگاری (طے شدہ ہے)، تو جن صاحب کے شاگرد اور ہم نشین ان حضرات جیسے افراد ہوں، وہ غلطی نہیں کر سکتے، اگر وہ غلطی کریں، تو یہ حضرات ان کو درست بات کی طرف لوٹا دیں گے۔

پھر وکیع نے کہا: جو شخص یہ بات کہتا ہے: (یعنی امام صاحب کو غلط قرار دیتا ہے) اس کی مثال یوں ہے، کہ وہ جانوروں کی (بے عقل) ہے، بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔

جو شخص یہ گمان کرے کہ حق اس شخص کے ساتھ ہے، جس نے امام صاحب کے برخلاف رائے دی ہے، اور تنہا فقہی مذہب تشکیل

دیا ہے میں اس شخص کو وہی کہوں گا جو فرزدق (نامی شاعر) نے جریر (نامی شاعر) سے کہا تھا:

أُولَئِكَ آبَائِي فَجِئْنِي بِمِثْلِهِمْ ... إِذَا جَمَعْتَنَا يَا جَرِيرُ الْمَجَامِعَ

”یہ میرے آباء و اجداد ہیں اے جریر! جب تم ہمارے ساتھ خوبیوں کا مقابلہ کرو گے تو ان کی مانند (آباء و اجداد) لا کر

دکھاؤ“

آٹھویں قسم

(آٹھویں نوع) جو آپ ﷺ کے اُن مناقب اور فضائل کے بارے میں ہے جن میں آپ ﷺ منفرد ہیں اور آپ کے بعد

والے (ائمہ) میں سے کوئی ان میں آپ کا شریک نہیں ہے۔

علم شریعت کی تدوین

(اُن میں سے ایک خصوصیت یہ ہے) کہ آپ نے سب سے پہلے علم شریعت کو مدون کیا اور اس کو ابواب کے حساب سے

ترتیب دیا پھر امام مالک نے ”موطا“ کو مرتب کرتے ہوئے اسی ترتیب بندی کی پیروی کی امام ابوحنیفہ سے پہلے حکام کسی نے نہیں

کیا کیونکہ صحابہ کرام اور بھلائی کے ہمراہ ان کی پیروی کرنے والے (تابعین) حضرات میں سے کسی نے بھی علم شریعت کے لیے

کتاب (یعنی مرکزی باب) اور (ذیلی) ابواب کی ترتیب بندی نہیں کی تھی یہ حضرات اپنے حافظے کی قوت پر اعتماد کرتے تھے جب

امام ابوحنیفہ نے علم کو منتشر حالت میں دیکھا تو انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں لوگ اس کو ضائع نہ کر دیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ

بات ارشاد فرمائی ہے:

(17) إِنْ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ أَنْتَزَاعًا يَنْتَزِعُهُ وَانَّمَا يَقْبِضُهُ بِمَوْتِ الْعُلَمَاءِ فَبَقِيَ رُؤُسًا جُهَالًا

فَيُفْتَنُونَ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيُضِلُّونَ وَيُضِلُّونَ

”اللہ تعالیٰ اس علم کو یوں قبض نہیں کرے گا کہ اس کو (لوگوں سے) الگ کر دے بلکہ وہ علماء کو موت دے کر اس کو قبض کر لے

گا پھر جاہل لوگ بڑے بن کر رہ جائیں گے وہ علم نہ ہونے کے باوجود فتویٰ دیں گے وہ خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ

کریں گے۔“

اسی لیے امام ابوحنیفہ نے اس کی تدوین کی انہوں نے اس کی ابواب بندی کی اس کو کتب (یعنی مرکزی ابواب) کے تحت

مرتب کیا انہوں نے پہلے طہارت کو رکھا پھر نماز کو پھر روزے کو پھر (باقی کی) عبادات کو پھر معاملات کو رکھا پھر انہوں نے اس

ترتیب کو وراثت سے متعلق احکام (پر مشتمل باب) پر ختم کیا انہوں نے طہارت اور نماز سے آغاز اس لیے کیا کیونکہ عبادات میں یہ

سب سے اہم ہیں اور زیادہ تر ان ہی سے واسطہ پڑتا ہے اور اس کو وراثت سے متعلق احکام پر اس لیے ختم کیا کیونکہ یہ لوگوں کی

آخری حالت ہوتی ہے (جس میں کسی انسان سے متعلق شرعی احکام متعلق ہوتے ہیں)۔

(17) أخرجه ابن حبان 6791، وأحمد 2/162، والبخاری (100) في العلم: باب كيف يطلب العلم، ومسلم (2673) في

العلم: باب العلم وقبضه، عن عبد الله ابن عمرو

جانی کا واقعہ

آپ وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے فرائض (یعنی وراثت کے احکام) سے متعلق باب بندی کی اور جس نے (سب سے پہلے) متعلق باب بندی کی۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے جو شیخ ثقہ احمد بن مفرج بن احمد بن مسلمہ نے ”مشق“ میں مجھے بیان کی۔۔۔ یہ روایت ابوالفتح محمد بن عیسیٰ سے ”اجازۃ“ کے طور پر۔۔۔ ابوالفضل بن خیرون۔۔۔ قاضی صیری۔۔۔ عمر بن ابراہیم۔۔۔ مکرم۔۔۔ احمد بن عطیہ کے نقل کی ہے: ابوسلیمان جوزجانی بیان کرتے ہیں:

قَالَ لِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَاضِي الْبَصْرَةِ نَحْنُ أَبْصَرُ بِالشُّرُوطِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ
الْإِصْطِفَاءَ بِالْعُلَمَاءِ أَحْسَنُ إِنَّمَا وَضَعَ هَذَا أَبُو حَنِيفَةَ فَانْتَمَ زِدْتُمْ وَنَقَضْتُمْ وَحَسَنْتُمْ إِلَّا لَفَاطَ وَلَكِنْ
هَاتُوا شُرُوطَكُمْ وَشُرُوطُ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَبْلِي أَبِي حَنِيفَةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ التَّسْلِيمُ لِلْحَقِّ أَوَّلَى مِنَ
الْمُجَادَلَةِ فِي الْبَاطِلِ *

بصرہ کے قاضی احمد بن عبد اللہ نے مجھ سے کہا: شرائط کے بارے میں ہم (اہل بصرہ) اہل کوفہ سے زیادہ بصیرت رکھتے ہیں تو میں نے اُن سے کہا: علماء کو انصاف سے کام لینا چاہیے یہ شرائط سب سے پہلے امام ابو حنیفہ نے طے کی تھیں پھر آپ لوگوں نے ان میں کمی و بیشی کی اُن کے الفاظ کو بنا سنوار دیا آپ امام ابو حنیفہ سے پہلے کے زمانے میں اپنی یا اہل کوفہ کی شرائط پیش کر دیں تو وہ خاموش ہو گئے اور بولے: حق کو تسلیم کرنا باطل کے بارے میں بحث کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

سرتج کا واقعہ

اس بات کی دلیل کہ علماء نے امام ابو حنیفہ کے بعد اُن کی پیروی کی اور اس میں کمی و اضافہ کیا وہ واقعہ ہے جو مشہور و معروف ہے جو امام کامل منصف بن سرتج کے حوالے سے منقول ہے جو امام شافعی کے ارشد اصحاب میں سے ایک ہیں انہوں نے ایک شخص امام ابو حنیفہ پر تنقید کرتے ہوئے سنا تو اُس سے فرمایا: اے شخص! کیا تم امام ابو حنیفہ پر تنقید کرتے ہو؟ جبکہ علم کا تین چوتھائی حصہ جس نصیب ہوا جبکہ دیگر لوگوں کو صرف ایک چوتھائی حصہ ملا اُس شخص نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ تو انہوں نے فرمایا: علم سوال اور جواب پر مشتمل ہوتا ہے۔ امام ابو حنیفہ نے سب سے پہلے سوالات پیش کیے یوں انہیں نصف علم مل گیا پھر انہوں نے اُن سوالات کے جوابات دیے تو اُن کے مخالفین نے بعض جوابات کے بارے میں یہ کہا کہ یہ درست ہیں اور بعض کے بارے میں یہ کہا کہ غلطی کی ہے جب ہم اُن کے درست جوابات کا غلط جوابات سے موازنہ کرتے ہیں تو وہ ایک چوتھائی بن جاتے ہیں یوں علم کے تین چوتھائی حصے انہیں نصیب ہو گئے اور بقیہ ایک چوتھائی کے بارے میں ایک اُن کا موقف ہے اور ایک اُن کے مخالفین کا موقف ہے تو اُن (مخالفین) کے پاس تو ایک چوتھائی بھی مکمل نہیں ہے۔

ابوبکر رازی کا بیان

ابوبکر رازی نے ”شرح الجامع الکبیر“ میں یہ بات ذکر کی ہے: میں نے ”الجامع الکبیر“ کے کچھ مسائل علم نحو کے ایک ماہر کے سامنے بیان کیے (یہ بات بیان کی جاتی ہے یہاں مراد شیخ ابوعلی فارسی ہیں) تو اس کتاب کے مصنف یعنی امام محمد بن حسن شیبانی کی علم نحو میں مہارت پر حیران رہ گئے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) حالانکہ انہوں نے بھی یہ مسائل امام ابوحنیفہ کے علم سے نقل کیے ہیں، تو امام ابوحنیفہ وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے علم احکام کا استنباط کیا اور احکام بیان کرنے کے لیے اجتہاد کے قواعد کی بنیاد رکھی۔

امام شافعی کا قول

اس بات کی دلیل وہ مشہور و معروف قول ہے جو امام شافعی سے منسوب ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ کے زیر کفالت ہیں۔

خطیب بغدادی نے یہ قول اپنی تاریخ میں اپنی سند کے ساتھ ابو عبید کے حوالے سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام محمد بن ادریس شافعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْرِفَ الْفِقْهَ فَلْيَلْزِمْ أَبَا حَنِيفَةَ وَأَصْحَابَهُ فَإِنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ عِيَالٌ عَلَيْهِ فِي الْفِقْهِ
”جو شخص علم فقہ حاصل کرنا چاہتا ہے، وہ امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب (کے بیان کردہ افادات) کو لازم پکڑے، کیونکہ سب لوگ فقہ میں اُن کے زیر کفالت ہیں۔“

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) تین مشائخ نے مجھے خبر دی، شرف الدین حسن بن ابراہیم بن حسن نے ”دمشق“ میں۔۔۔ شرف الدین ابو محمد عبد العزیز بن محمد بن عبد الحسن انصاری نے ”حمّاء“ میں۔۔۔ عز الدین عبد الرزاق بن رزق اللہ نے ”موصل“ میں ”اجازۃ“ (کے طور پر خبر دی):

ابو الیمن زید بن حسن بن زید کندی نے۔۔۔ ابو منصور عبد الرحمن بن محمد قزاز۔۔۔ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت۔۔۔ عتقی۔۔۔ عبد الرحمن دمشقی۔۔۔ انہوں نے اپنے والد (کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے):

یحییٰ بن سعید قطان کا قول

احمد بن علی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید قطان کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

لَا نَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ مَا سَمِعْنَا بِأَحْسَنِ مِنْ رَأْيِ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَدْ أَخَذْنَا بِكَثَرِ أَقْوَالِهِ*
”ہم اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب نہیں کرتے، ہم نے امام ابوحنیفہ کی رائے سے زیادہ عمدہ رائے (کسی کی بھی) نہیں سنی ہے، ہم نے ان کے اکثر اقوال کو اپنایا ہے۔“

امام ائمۃ الحدیث یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:

وَكَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ يَذْهَبُ فِي الْفَتْوَى إِلَى قَوْلِ الْكُوفِيِّينَ وَيَخْتَارُ قَوْلَهُ مِنْ أَقْوَالِهِمْ
یحییٰ بن سعید فتویٰ دیتے ہوئے اہل کوفہ کے قول کو اختیار کرتے تھے اور اہل کوفہ میں سے بھی اُن (یعنی امام ابوحنیفہ) کے قول کو اختیار کرتے تھے۔

بخاری

(نویں نوع) جو آپ ﷺ کے اُن مناقب اور فضائل کے بارے میں ہے جن میں آپ کے بعد والے (ائمہ) میں سے کسی آپ کا شریک نہیں ہے (وہ خصوصیت یہ ہے) کہ آپ اپنی ذاتی حلال آمدن سے گزر بسر کرتے تھے اور اضافی رقم کو مشائخ کی حاجت پر خرچ کرتے تھے آپ تحائف اور عطیات قبول نہیں کرتے تھے۔

سما پر خرچ کرنا

پہلی بات کی دلیل وہ روایت ہے جو حسن بن ابراہیم بن حسن نے ”مشق“ میں۔۔۔ ابو محمد عبد العزیز بن محمد نے ”حماۃ“ میں۔۔۔ عبد الرزاق بن رزق اللہ نے ”موصل“ میں ”اذن“ کے طور پر مجھے بیان کی:۔۔۔ یہ روایت ابوالیمین زید بن حسن۔۔۔ قزاز۔۔۔ خطیب احمد بن علی بن ثابت۔۔۔ محمد بن علی اصفہانی (سے ”اذن“ کے طور پر)۔۔۔ ابواحمد حسین بن عبد اللہ عکبری سے اُن کی سند کے ساتھ منقول ہے: مسعر بن کدام فرماتے ہیں:

امام ابوحنیفہ جب بھی کوئی چیز اپنے گھر والوں کیلئے خریدتے تھے تو وہ اتنی ہی رقم علماء و مشائخ پر بھی خرچ کرتے تھے جب وہ لباس خریدتے تھے تو بھی ایسا ہی کرتے تھے جب پھل یا کھجوریں خریدتے تھے تو بھی ایسا ہی کرتے تھے غرضیکہ جب بھی وہ اپنے لیے اپنے گھر والوں کیلئے کوئی چیز خریدتے تھے تو اُس کی مانند چیزیں علماء و مشائخ کیلئے بھی خرید لیتے تھے اسی طرح لباس خریدنے کا معاملہ تھا (وہ پہلے علماء کو لے کر دیتے تھے) اور بعد میں اپنے لیے لیتے تھے۔
یہ ایک طویل حکایت ہے جسے قاضی صیری نے بھی روایت کیا ہے۔

امام عظیم حقیقی زاہد ہیں

خطیب تک اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: اسماعیل بن بشر نے اسلم بن یحییٰ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے شقیق بن عیسیٰ بن یحییٰ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

ایک مرتبہ میں امام ابوحنیفہ کے ساتھ کسی بیمار کی عیادت کرنے کیلئے جا رہا تھا ایک شخص نے دور سے انہیں دیکھا تو اُن سے چہچہائی کیلئے دوسرے راستہ پر ہولیا، لیکن جب اُسے اندازہ ہوا کہ امام ابوحنیفہ اُسے دیکھ چکے ہیں تو وہ شرمندہ ہوا اور ٹھہر گیا، امام ابوحنیفہ نے اُس سے دریافت کیا: تم نے راستہ کیوں تبدیل کیا تھا؟ تو اُس نے کہا: میں نے آپ کے دس ہزار درہم دینے میں خاصا غمیل عرصہ گزر چکا ہے میں ابھی تک انہیں ادا نہیں کر سکا، تو امام ابوحنیفہ نے اُس سے فرمایا: سبحان اللہ! (اس وجہ سے) یہ صورت

حال پیدا ہو گئی کہ تم نے مجھے دیکھ کر مجھ سے چھپنے کی کوشش کی میں نے وہ ساری رقم تمہیں ہبہ کر دی اور مجھے دیکھ کر تمہارے ذہن میں جو پریشانی پیدا ہوئی تھی اُس کا تم مجھ سے جو چاہو بدلہ لے لو۔
 شقیق بلخی فرماتے ہیں: اس سے مجھے اندازہ ہوا کہ امام اعظم ”حقیقی صوفی“ ہیں۔

دسویں قسم

(دسویں نوع) جو آپ ﷺ کے اُن مناقب اور فضائل کے بارے میں ہے جن میں آپ کے بعد والے (ائمہ) میں سے کوئی آپ کا شریک نہیں ہے (وہ خصوصیت یہ ہے) کہ آپ کا انتقال مظلوم ہونے کے طور پر قید کے دوران ہوا آپ کو زہر دیا گیا تھا۔
 اس کی دلیل وہ روایت ہے جو شیخ، معمر، احمد بن مفرج بن احمد بن مسلمہ نے دمشق میں۔۔۔ ابو الفتح محمد بن عبدالباقی۔۔۔ ابو الفضل بن خیرون۔۔۔ قاضی صیری۔۔۔ عمر بن ابراہیم۔۔۔ مکرم بن احمد بن عبد الوہاب بن محمد کے حوالے سے نقل کی ہے:

عہدہ قضا کی پیشکش

عبید بن اسماعیل بیان کرتے ہیں: خلیفہ ابو جعفر منصور نے امام ابو حنیفہ سفیان ثوری اور شریک بن عبد اللہ کو بلوایا ان تینوں حضرات کو اُس کے پاس لایا گیا تو اُس نے ان تینوں سے کہا: میں نے آپ لوگوں کو اچھے مقصد کے تحت بلایا ہے وہ اس سے پہلے تین فرامین تحریر کروا چکا تھا اُس نے سفیان سے کہا: یہ حکم نامہ آپ کیلئے ہے جو بصرہ کے قاضی کے عہدہ کے حوالے سے ہے آپ اسے لیں اور وہاں چلے جائیں اُس نے شریک سے کہا: یہ کوفہ کے قاضی کے عہدہ کا حکم نامہ ہے آپ اسے لیں اور وہاں چلے جائیں پھر اُس نے امام ابو حنیفہ سے کہا: یہ حکم نامہ آپ کیلئے ہے جو میرے اس شہر (کے عہدہ قضا) کے حوالے سے ہے پھر اُس نے اپنے دربان سے کہا: تم ان کے ساتھ جاؤ ان میں سے جو انکار کرے اُسے ایک سو کوڑے لگانا۔ تو قاضی شریک نے وہ حکم نامہ لیا اور چلے گئے سفیان ثوری نے وہ حکم نامہ حاصل کیا اُسے اپنے گھر میں چھوڑا اور بھاگ کر یمن چلے گئے جبکہ امام ابو حنیفہ نے اُس حکم نامہ کو قبول نہیں کیا تو انہیں ایک سو کوڑے لگائے گئے اور قید کر دیا گیا تو اسی قید کے دوران اُن کا انتقال ہوا۔
 علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ امام ابو حنیفہ کو عہدہ قضا کی پیشکش کی گئی تھی اور اُسے قبول نہ کرنے کی وجہ سے آپ کو ایک سو کوڑے مارے گئے اور آپ کو قید کر دیا گیا اور اسی قید کے دوران آپ کا انتقال ہوا البتہ انتقال کے سبب کے بارے میں اختلاف ہے بعض نے یہ کہا ہے کہ پٹائی کی وجہ سے آپ کا انتقال ہوا، بعض نے یہ کہا ہے کہ آپ کو زہر پلایا گیا، بعض لوگوں نے بعض دوسری باتیں بھی ذکر کی ہیں۔ حقیقت حال کے بارے میں اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

خطیب بغدادی کے نقل کردہ مطاعن اور جوابات

اگر یہ بات بیان کی جائے کہ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب نے تاریخ بغداد میں امام ابو حنیفہ کے بارے میں طعن عیب نقص اور بُرائی سے متعلق روایات نقل کی ہیں جو اُن روایات کے برخلاف ہیں جو آپ نے اُن کے فضائل اور مناقب کے بارے میں بیان کی ہیں۔
 اس کا جواب پانچ طرح سے دیا جاسکتا ہے جن میں سے چار قسم کے جواب اجمالی ہوں گا اور پانچویں قسم کا جواب تفصیلی ہوگا۔

پہلا جواب

پہلا جواب یہ ہے کہ جب روایات کے درمیان تعرض آجائے تو دونوں قسم کی روایات ساقط اور کالعدم شمار ہوتی ہیں اور وہ یوں ردی جاتی ہیں جیسے وہ وارد ہی نہیں ہوئی ہیں اور کسی سے روایت ہی نہیں کی گئی ہیں، حاسد خطیب اللہ تعالیٰ اُس سے درگزر کرے، اُس نے امام محسود (یعنی امام ابو حنیفہ) کی تعریف و توصیف کے بارے میں بھی روایات نقل کی ہیں، جن روایات کو ہر زمانہ کے اہل علم نے نقل کیا ہے اور تمام علاقوں کے افراد اور شام اور عراق سے تعلق رکھنے والے نیک اہل علم نے امام ابو حنیفہ اور اُن کے فضائل کا ذکر کیا ہے (کسی شاعر نے کہا ہے):

”یہ سورج کی مانند ہیں جو آسمان کے کلیجہ میں ہوتا ہے اور اُس کی روشنی مشرق و مغرب کے تمام علاقوں کو ڈھانپ لیتی ہے۔“
تو امام صاحب کے فضائل میں منقول یہ روایات اُن روایات سے کئی گنا زیادہ ہیں جو اُن کے حاسدین اور طاعنین نے نقل کی ہیں تو جب روایات کے درمیان تعرض اور اختلاف آجائے تو پھر وہ ساقط الاعتبار اور کالعدم شمار ہوتی ہیں تو یوں طے پائے گا جیسے خطیب نے اُن کو بیان ہی نہیں کیا، اپنی تاریخ میں اُن کا ذکر ہی نہیں کیا اور اُن کو روایت ہی نہیں کیا تو اب وہ روایات باقی رہ جائیں گی جو ہم نے ذکر کی ہیں اور ائمہ اسلام اور جلیل القدر اہل علم نے اُنہیں روایت کیا ہے۔

ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس بات کی دلیل یہ ہے کہ جب تعدیل کو جرح پر ترجیح حاصل ہو تو پھر وہ جرح یوں شمار ہوگی جیسے وہ صحیح ہی نہیں۔

تحقیق کے ائمہ کے امام ابوالفرج ابن جوزی نے اپنی کتاب ”التحقیق فی احادیث التعلیق“ میں کئی مقامات پر یہ بات ذکر کی ہے اُنہوں نے گلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے سے متعلق اُس روایت کے بارے میں یہ کہا ہے جسے جابر جعفی نے حضرت عبداللہ بن عباس کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

الْمُصْتَمِضَةُ وَالْإِسْتِشْقَافُ مِنَ الْوُضُوءِ الَّذِي لَا يَتِمُّ الْوُضُوءُ إِلَّا بِهِمَا

”گلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا وضو کا ایسا حصہ ہیں کہ وضو ان کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔“

تو اگر ہمارا مخالف فریق یعنی امام شافعی یہ کہیں وہ امام شافعی جو ان دونوں کو سنت قرار دیتے ہیں (وہ یہ کہیں) کہ اس

روایت میں جابر جعفی پایا جاتا ہے جسے ایوب سختیانی اور زائدہ نے جھوٹا قرار دیا ہے تو ہم یہ کہیں گے: سفیان ثوری اور

شعبہ نے اُسے ثقہ قرار دیا ہے تو ان دونوں حضرات کا بیان ہی کافی ہے۔

اسی طرح اُنہوں نے ”دونوں کان سر کا حصہ ہیں“ کے بارے میں یہ کہا ہے کہ اس روایت کو سنان بن ربیعہ نے شہر بن حوشب

کے حوالے سے حضرت ابو امامہ سے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(18) أَنَّهُ قَالَ: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ

(18) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (3)، وأبو داود (134) في الطهارة: باب صفة وضوء النبي e،

والترمذي (37) في الطهارة: باب الاذنان من الرأس

”دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔“

تو اگر ہمارا مقابل فریق یعنی امام شافعی جو دونوں کانوں کیلئے نئے سرے سے پانی لیتے ہیں وہ یہ کہیں کہ سنان بن ربیعہ مضطرب الحدیث ہے اور شہر بن حوشب کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جائے گا ابن عدی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے اور اس کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جائے گا تو ہم جواب میں یہ کہیں گے: جہاں تک شہر کا تعلق ہے تو امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے اُسے ثقہ قرار دیا ہے جہاں تک سنان کا تعلق ہے تو اُس کی حدیث کا اضطراب اُس کے ثقہ ہونے میں رکاوٹ نہیں ہوگا۔

اسی طرح شرمگاہ کو چھونے والی روایت جسے اسحاق بن محمد فروی نے عبید اللہ بن عمر نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے (آپ نے ارشاد فرمایا ہے):

(19) مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وَضُوءُهُ لِلصَّلَاةِ

”جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے اُسے نماز کے وضو کی طرح وضو کرنا چاہیے۔“

اگر ہمارا مقابل فریق یہ کہے: اسحاق نامی راوی ثقہ نہیں ہے کیونکہ امام نسائی یہ فرماتے ہیں: اسحاق ثقہ نہیں ہے تو ہم یہ کہیں گے: یحییٰ اور شعبہ نے اُسے ثقہ قرار دیا ہے۔

علم حدیث کے دیگر ماہرین نے بھی ایسا ہی کیا ہے کہ جب تعدیل کو ترجیح حاصل ہو تو جرح کو یوں قرار دیا جائے گا جیسے وہ تھی ہی نہیں، بعض محدثین کے حوالے سے جس راوی کی توثیق کے بارے میں روایت منقول ہے اُس کے بارے میں طعن کرنے والوں کے طعن کا اعتبار نہیں کیا جائے گا تو مسلمانوں کے وہ امام جن کی پیروی زمین کے مختلف حصوں کے رہنے والے افراد نے کی ہے وہ اس بات کے زیادہ لائق ہوں گے کہ اُن کے بارے میں حسد کرنے والے معاندین کے طعن کا اعتبار نہ کیا جائے۔

دوسرا جواب

دوسرا جواب یہ ہے کہ جو شخص خود عادل نہ ہو اُس کی گواہی اور اُس کی روایت مقبول نہیں ہوتی ہے محدثین نے خود خطیب کے بارے میں طعن کیا ہے اور اُس کی ایسی خامیوں کا ذکر کیا ہے جو اُس کی روایت کو قبول نہ کرنے کے واجب ہونے کو ثابت کرتی ہیں اگر تین باتیں رکاوٹ نہ ہوتیں تو ہم (خطیب کی اُن خامیوں کا تذکرہ کرتے)۔

پہلی رکاوٹ یہ ہے کہ ہمارے وہ امام جن کی ہم تقلید کرتے ہیں یعنی امام ابو حنیفہ اُن کے حوالے سے یہ بات نقل نہیں ہوئی ہے کہ انہوں نے اپنے کسی دشمن کا ذکر بُرے الفاظ میں کیا ہے یا مرحومین میں سے کسی کو بُرا کہا ہو بلکہ اُن کا مسلک تو یہ ہے کہ مسلمانوں کے بارے میں اچھا گمان رکھا جائے یہاں تک کہ تہمت بھی موجود ہو تو اُس کے ذکر کے بعد یہ کہا جائے کہ اگر اس حوالے سے کوئی اور دلیل پائی گئی تو حکم مختلف ہوگا۔

اُن کا مسلک یہ ہے کہ گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے کوئی شخص ایمان سے خارج نہیں ہوتا ہے اسی طرح ہمارے اصحاب کی

(19) أخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 74/1 فی الطهارة: باب مس الفرج - والبخاری (148/1 كشف) (285) -

والدارقطنی 147/1 فی الطهارة: باب ما روى فی لمس القبل - والحاكم فی "المستدرک" 1381

میں ہر امام کا ذکر بھلائی کے حوالے سے ہی ہے ہمارے اصحاب یہ کہتے ہیں: ہم لوگوں پر یہ لازم ہے کہ اُن کی پیروی کریں
حق کے طریقہ کی اقتداء کریں۔

تیسری رکاوٹ یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(20) لَا تَذْكُرُوا أَمْوَاتَكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ

”تم لوگ اپنے مرحومین کا ذکر صرف بھلائی کے حوالے سے کرو“۔

خطیب سے اللہ تعالیٰ درگزر کرے اُس نے ہمارے ساتھ یہ زیادتی کی کہ اُس نے ہمارے امام کے بارے میں طعن و تشنیع
کی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا يَحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ

”اللہ تعالیٰ بُری بات کو بلند آواز میں کرنے کو پسند نہیں کرتا ہے البتہ اُس شخص کا حکم مختلف ہے جس کے ساتھ ظلم ہوا
ہو“۔

ہم پر تو یہ لازم ہے کہ ہم امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیروی کریں کہ انہوں نے ایک شخص کو عید کی نماز سے پہلے نوافل ادا
کئے ہوئے دیکھا تو اُسے منع نہیں کیا اُن سے کہا گیا: آپ یہ بات جانتے ہیں کہ عید کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنے سے منع کیا
جسے ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ میں کہیں اللہ تعالیٰ کے اس حکم کا مصداق نہ بن جاؤں:

وَأَيُّتَ الَّذِي يَنْهَى عَبْدًا إِذَا صَلَّى

”کیا تم نے اُس شخص کو دیکھا جو بندے کو روکتا ہے جب وہ (بندہ) نماز ادا کرتا ہے“۔

تیسری رکاوٹ یہ ہے کہ خطیب کا بُرا کہنا اور اُس کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے اُس کا تذکرہ کرنا ایک غیر ضروری کام میں
شامل ہونے کے مترادف ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:-

(21) مَنْ حُسِّنَ الْإِسْلَامُ الْمَرْءُ تَرَكَّهُ مَا لَا يَغْنِيهِ

”آدمی کے سالم کی خوبیوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ لایعنی کاموں کو ترک کر دے“

جو شخص خطیب کی خامیوں سے واقفیت حاصل کرنا چاہے وہ ”تاریخ کبیر دمشق“ میں اُن کے حالات کا مطالعہ کر لے اس
کتاب کو ابو القاسم علی بن حسن بن ہبہ اللہ شافعی نے مرتب کیا ہے اُس کے علاوہ کتاب ”الاختصار لامام ائمۃ الامصار“ کا مطالعہ کر لے
سے ساتھ یوسف سبط ابن جوزی نے جمع کیا ہے تو آپ کو خطیب کی سیرت اور عادات و اطوار کے بارے میں وہ کچھ پڑھنے کو ملے گا
آپ حیران ہوں گے کہ اُس جیسا شخص امام ابو حنیفہ کے بارے میں کوئی کلام کیسے کر سکتا ہے۔

20- وردہ المتقی الہندی فی ”کنز العمال“ (42712) - والمرتضى الزبيدي في ”اتحاف سادة المتقين“ 490/7-

52/4

21- أخرجه احمد 201/1 والطبرانی في الكبير (2886) - وفي الصغير (1080) - والقضاعي في مسند

الشيخ (194) - وهناد في الزهد (1117) من حديث حسين بن علي رضي الله عنهما

تیسرا جواب

تیسرا جواب یہ ہے کہ جو شخص بکثرت غلطی کرتا ہو اور پھسلتا ہو وہ اگرچہ پرہیزگار بھی ہو پھر بھی اُس کی روایت مقبول نہیں ہوتی خطیب بغدادی کی ان تمام خامیوں کے ہمراہ وہ تقریر ہی کافی ہے جو حافظ ابن جوزی نے اپنی کتاب ”السم فی المصیب فی رد الخطیب“ میں اور دیگر علماء نے بھی (اپنی کتابوں میں تحریر کی ہے) سابقہ موانع کی وجہ سے ہم اُن کا ذکر نہیں کریں گے۔

چوتھا جواب

چوتھا جواب یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ کے بارے میں مختلف لوگوں کے حوالے سے جو طعن آمیز باتیں روایت کی گئی ہیں اُن لوگوں نے وہ باتیں حسد کی وجہ سے کی ہیں، کیونکہ جو شخص صاحب فضیلت ہو اُس سے حسد کیا جاتا ہے اور حسد کرنے والے کو ہمیشہ پرے کیا جاتا ہے مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! حسد سے کم ہی کسی کو نجات ملتی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اُس جیسا کوئی اور فرد اُس سے اوپر جائے جب وہ کسی ایسے شخص کو دیکھتا ہے جو اُس سے زیادہ نمایاں ہو رہا ہو تو اپنے باطن میں اُس کے خلاف جذبات محسوس کرتا ہے اگر آدمی عقلمند اور پرہیزگار ہو تو وہ اپنے نفس کو مغلوب کر لیتا ہے اور اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے اور اپنی ذات کیلئے ویسی نعمت کے حصول کی آرزو کرتا ہے لیکن وہ یہ آرزو نہیں کرتا کہ دوسرے شخص سے وہ نعمت زائل ہو جائے اور یہ چیز رشک ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(22) لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

”حسد (یعنی رشک) صرف دو آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اُس میں

سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہو“۔ الحدیث

لیکن اگر آدمی پرہیزگار نہ ہو تو اُس کا نفس امارہ بُرائی کو غالب کر دیتا ہے اور ایسا آدمی محسود کے خلاف ہو جاتا ہے۔ پھر ان لوگوں کے مراتب ہیں ان میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو تلو اور تفتنگ کے ذریعہ دوسرے فریق پر حملہ آور ہوتے ہیں بعض لوگ زبانی طور پر حملہ آور ہوتے ہیں کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کو نفس امارہ بُرائی کے حوالے سے مغلوب کر لیتا ہے اور کبھی وہ لوگ نفس امارہ پر غالب آ جاتے ہیں وہ علماء جنہوں نے امام ابوحنیفہ سے حسد کیا وہ کبھی اُن کی تعریف کرتے ہیں اور کبھی اُن پر تنقید کرتے ہیں مؤمن کی حالت اسی طرح ہوتی ہے کبھی شیطان اُس پر غالب آ جاتا ہے اور کبھی وہ شیطان پر غالب آ جاتا ہے ان علماء نے اس بات کی صراحت بھی کی ہے اور اس بات کا اعتراف بھی کیا ہے (کہ وہ حسد کی وجہ سے امام صاحب پر تنقید کرتے ہیں) اُن علماء میں سے ایک ابن ابولیلی بھی ہیں وہ بعض اوقات امام ابوحنیفہ پر تنقید کرتے ہیں اور بعض اوقات اُن کی تعریف کرتے ہیں اُن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ نو جوان (یعنی امام ابوحنیفہ) محسود ہے۔

(22) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 1/191 - والحمیدی (617) - وابن ابی شیبہ 557/10 - والبخاری

(7529) فی التوحید - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 4/188 -

پانچواں جواب

خطیب نے جو کچھ ذکر کیا ہے اُس کے حوالے سے پانچواں جواب تفصیلی ہے۔

خطیب اور دیگر حضرات نے امام ابوحنیفہ پر جو تنقید کی ہے اُن میں سے ایک بات یہ ہے کہ وہ حدیث پر عمل نہیں کرتے ہیں وہ عمل کرتے ہیں یہ بات وہ شخص کہہ سکتا ہے جو فقہ کی کوئی سمجھ بوجھ نہ رکھتا ہو جس شخص نے فقہ کا ذائقہ سونگھا ہو اور وہ اس سے بھی کام لے وہ یہ اعتراف کرے گا کہ امام ابوحنیفہ احادیث کے سب سے بڑے عالم تھے اور آثار کی سب سے زیادہ حقیقت کرنے والے تھے اُن لوگوں نے جو اعتراض کیا ہے اُس کے باطل ہونے کی دلیل کئی حوالے سے دی جاسکتی ہے۔

اس میں سے ایک پہلو یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ ”مرسل“ روایات کو بھی حجت سمجھتے ہیں اور ”مرسل“ روایات کو قیاس پر مقدم قرار دیتے ہیں جبکہ امام شافعی کی رائے اس بارے میں مختلف ہے۔

قیاس کی اقسام

دوسرا پہلو یہ ہے کہ قیاس کی چار قسمیں ہیں۔

پہلی قسم قیاس مؤثر ہے یہ وہ قیاس ہے کہ جب اصل اور فرع کے درمیان کوئی ایسا مشترک معنی ہو جو اثر انداز ہو سکتا ہو۔

دوسری قسم قیاس مناسبت ہے اور وہ یہ کہ اصل اور فرع کے درمیان کوئی معنوی مناسبت پائی جاتی ہو۔

تیسری قسم قیاس شبہ ہے وہ یہ کہ اصل اور فرع کے درمیان شرعی احکام میں شکل و صورت کے اعتبار سے مشابہت پائی جاتی ہو۔

چوتھی قسم قیاس طرد ہے اور وہ یہ کہ اصل اور فرع کے درمیان دوری ہو۔

امام ابوحنیفہ اور اُس کے اصحاب یہ کہتے ہیں: قیاس شبہ اور قیاس مناسبت باطل ہے۔

قیاس طرد کے بارے میں امام ابوحنیفہ اور اُن کے اصحاب کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے بعض حضرات نے اسے بھی منکر

قرار دیا ہے۔

شیخ ابو زید کبیر فرماتے ہیں: صرف قیاس مؤثر حجت ہے (قیاس کی باقی اقسام) باقی حجت نہیں ہیں۔

امام شافعی کا موقف

امام شافعی فرماتے ہیں: قیاس کی یہ چاروں اقسام حجت ہیں اور امام شافعی بہت زیادہ قیاس شبہ کا استعمال کرتے ہیں جس کی

مثال یہ ہے کہ وہ کھانے پینے کی چیزوں کو منصوص چیزوں پر قیاس کر لیتے ہیں کیونکہ کھانے کے حوالے سے اُن کے درمیان ظاہری

مشابہت پائی جاتی ہے اگرچہ کھانا اضافہ میں اثر انداز نہیں ہوتا اور ماپنے اور وزن کرنے کی طرح مقدار میں اثر انداز نہیں ہوتا۔

اسی طرح امام شافعی اس بات کے قائل ہیں کہ اگر آدمی کا جرم تھوڑا ہو تو اُس کا خاندان اُس کا تاوان ادا کرے گا کیونکہ تھوڑا

جرم بھی زیادہ جرم کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔

اسی طرح امام شافعی اس بات کے قائل ہیں: سرکہ مائع ہوتا ہے تو اس کی جنس پر قطرہ قائم نہیں ہو سکتا اس لیے یہ تیل کی طرح

نجاست کو زائل نہیں کرے گا، اگرچہ یہ اثر انداز ہونے والی چیز نہیں ہے تو یہاں امام شافعی نے سرکہ اور تیل کو طاہری مشابہت کی وجہ سے اکٹھا کر دیا ہے جبکہ امام ابوحنیفہ سرکہ کو پانی کے ساتھ جمع کرتے ہیں، کیونکہ اُس کے اندر اثر انداز ہونے والا مفہوم پایا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ سرکہ بھی پانی کی طرح رقیق ہوتا ہے اور نجاست کو زائل کر دیتا ہے جبکہ اس کے ساتھ اُس چیز کو ملا بھی جائے اور قطرے بھی ٹپکا دیئے جائیں اور نچوڑ بھی لیا جائے۔ اس طرح کی مثالیں بہت زیادہ ہیں پھر حیرانگی کی بات یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ صرف ایک یا دو قسمیں استعمال کرتے ہیں جبکہ امام شافعی کی قیاس کی یہ چاروں قسمیں استعمال کرتے ہیں اور وہ انہیں حجت بھی قرار دیتے ہیں۔

امام صاحب پر الزام بے بنیاد ہے

خطیب اور اُن جیسے افراد یہ کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ حدیث کو چھوڑ کر قیاس کو استعمال کرتے ہیں، اُن کا یہ کہنا نفسانی خواہشات کے غلبہ کی وجہ سے ہے اور فقہ سے عدم واقفیت کی وجہ سے ہے، وہ جو کہتے ہیں اُس کے باطل ہونے کی صورت یہ ہے، یعنی اُن کا یہ کہنا کہ امام ابوحنیفہ روایات کی پیروی نہیں کرتے ہیں، یہ اس وجہ سے باطل ہوگا کہ جو شخص امام ابوحنیفہ اور اُن کے اصحاب کے دلائل سے واقف ہوگا وہ خطیب کے بیان کردہ اعتراض کے باطل ہونے سے بھی واقف ہو جائے گا۔

ترک قیاس کی پہلی مثال

اس کو تفصیلی طور پر یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں کہ نماز کے دوران قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اُس کی دلیل نابینا شخص والی وہ روایت ہے جو ایک گڑھے میں گر گیا تھا (تو نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کرنے والوں میں سے) بعض لوگ قہقہہ لگا کر ہنس پڑے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

(23) **الْأَمْنُ قَهْقَرُهُ مِنْكُمْ فَلْيُعِدُّ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ**

”تم میں سے جس شخص نے قہقہہ لگایا ہے وہ وضو اور نماز کو دہرائے۔“

یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے، لیکن امام ابوحنیفہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے اور نماز کے دوران قہقہہ لگانے کو نماز کے علاوہ قہقہہ لگانے پر قیاس نہیں کیا، جبکہ امام شافعی کی رائے مختلف ہے، انہوں نے اس میں قیاس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ترک قیاس کی دوسری مثال

اسی طرح امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: کھجور کی نبیذ کے ذریعہ وضو کرنا جائز ہے، کیونکہ جنات کی حاضری والی رات سے متعلق روایت جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے اُس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے، یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے لیکن امام ابوحنیفہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے اور انہوں نے نبیذ کو دیگر تمام مشروبات پر قیاس نہیں کیا ہے جبکہ امام شافعی کی رائے اس بارے میں مختلف ہے کیونکہ انہوں نے قیاس کے مطابق فتویٰ دیا ہے اس سے یہ بات پتا چل جاتی ہے کہ امام ابوحنیفہ ”ضعیف“ حدیث کو قیاس پر مقدم قرار دیتے ہیں۔

(23) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (164) - والدارقطني في "السنن" 166/1 في الطهارة: باب

احاديث الفقهه في الصلاة - وعبدالرزاق (3760) في الصلاة: باب التسمم والضحك في الصلاة .

حیات میں ترک و ترجیح

لیکن خطیب اور اُن جیسے افراد یہ کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے اُن بعض روایات کو ترک کیا ہے، جنہیں امام شافعی نے اختیار کیا ہے۔ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید امام ابوحنیفہ نے قیاس کی وجہ سے اُن روایات کو ترک کیا ہے، وہ یہ نہیں جانتے کہ امام ابوحنیفہ نے اُن روایات کو اُن احادیث کی بنیاد پر ترک کیا ہے جو اُن روایات سے زیادہ مستند ہیں۔

حقے والی روایت

اُن روایات میں سے ایک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(24) إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلْتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خُبْنًا

”جب پانی دو قُلّے ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔“

امام ابوحنیفہ نے اس حدیث کو اس لیے ترک کیا ہے، کیونکہ یہ صحیحین میں نہیں ہے اور لفظ ”قُلّہ“ ایک ایسا لفظ ہے جو مشترک ہے پھر اس حدیث کی سند بھی مضطرب ہے، امام ابوحنیفہ نے اُس حدیث کو ترک کیا ہے جس پر شیخین، یعنی امام بخاری اور امام مسلم کا حوالہ ہے اُن دونوں نے اپنی اپنی صحیح میں اسے نقل کیا ہے اور وہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(25) لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ

”کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ بعد میں اُس سے وضو کر لے۔“

مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ

”پھر وہ اُسی پانی سے غسل کر لے۔“

یعنی کا حکم

اُن میں سے ایک روایت سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتی تھی کہ کسی ایسے پانی سے وضو کیا جائے جس میں کوئی چیز گیلی ہو، امام ابوحنیفہ نے اسے ترک کر دیا ہے، کیونکہ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے ہی نبی اکرم ﷺ سے ایک حدیث روایت کی ہے جو اس روایت کے برخلاف ہے اور وہ حدیث صحیح ہے جس پر شیخین، یعنی امام بخاری اور امام مسلم کا اتفاق ہے، ان حضرات نے اسے نقل کیا ہے اور وہ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ حدیث ہے، سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

(26) تَوَفَّيْتُ أَحَدَى بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ اغْسَلْنَهَا بِسِدْرٍ وَاجْعَلْنِي فِي الْآخِرَةِ كَأُفُورًا

خرجه ابو داؤد (63) فی الطہارۃ: باب ما ینجس الماء - والترمذی (50) فی الطہارۃ، والشافعی فی ”الام“ 18/1 فی

غیرہ: باب الماء الراکد - واحمد 27/2 - وابن ماجہ (517) فی الطہارۃ: باب مقدار الماء الذی لا ینجس .

خرجه ابن حبان (1251) - واحمد 492/2 - وعبد الرزاق (300) - وابو عوانہ 276/1 - وابن الجارود فی

”السنن“ (54) - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 14/1 .

”نبی اکرم ﷺ کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے پیری کے پتوں کے ذریعہ غسل دینا اور آخر میں تھوڑا سا کافور شامل کر دینا۔“

اس صحیح حدیث کی بنیاد پر امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: جب مطلق پانی کسی پاک چیز کے ملنے کی وجہ سے زائل ہو جائے جیسے پیری کے پتے یا کافور یا اشنان نام بوٹی یا صابون یا زعفران نامی بوٹی تو ایسے پانی کے ذریعہ وضو کرنا جائز ہے جبکہ امام شافعی کی رائے اس بارے میں مختلف ہے۔

عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا

ان میں سے کچھ روایات وہ ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے ذریعہ وضو کرنا (مرد کیلئے) جائز نہیں ہے ان میں سے کوئی بھی روایت ”صحاح“ میں نہیں ہے اور امام ابوحنیفہ نے اس حدیث پر عمل اس لیے ترک کیا ہے کیونکہ اس کے مقابلہ میں ایک مستند حدیث ہے جسے امام ترمذی نے اپنی ”جامع“ میں ذکر کیا ہے اور وہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ہے وہ بیان کرتی ہیں:

(27) قَالَتْ أَجْنَبْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَغْتَسَلْتُ فِي جُفْنَةٍ فَقَضَلْتُ فَضْلَةً فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِيَغْتَسِلَ مِنْهَا قُلْتُ إِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنْهَا قَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَيْسَ عَلَيْهِ جَنَابَةٌ وَلَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ فَأَغْتَسَلَ مِنْهُ

”مجھے اور نبی اکرم ﷺ کو جنابت لاحق ہو گئی میں نے ایک بڑے ٹب میں موجود پانی کے ذریعہ غسل کیا تو کچھ پانی بچ گیا، نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تاکہ اُس ٹب کے ذریعہ غسل کر لیں تو میں نے عرض کی: میں اس سے غسل کر چکی ہوں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانی پر جنابت اثر انداز نہیں ہوتی ہے اور اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس کے ذریعہ غسل کر لیا۔“

امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح حسن ہے۔

اسی حدیث کی وجہ سے امام ابوحنیفہ نے یہ فرمایا ہے: ایسے پانی کے ذریعہ وضو کرنا جائز ہے البتہ بعض محدثین کا موقف اس سے مختلف ہے۔

جانور کے مرنے سے پانی کا نجس ہونا

ان روایات میں سے ایک وہ حدیث ہے جو اس بارے میں منقول ہوئی ہے کہ جانور کے مرجانے کی وجہ سے پانی نجس ہو جاتا

(26) أخرجه أحمد 408/6 - وابن سعد في "الطبقات" 455/8 - والشافعي في "المسند" 203/1 - وعبد الرزاق

(4090)، والبخاری (1262) - وأبو داود (4144) - وابن الجارود في "المنتقى" (520).

(27) أخرجه البخاری (253) في الغسل: باب الغسل بالصاع ونحوه - ومسلم (47) في الحيض: باب القدر المستحب

من الماء في غسل الجنابة - والترمذی (62) في الطهارة: باب ماجاء في وضوء الرجل والمرأة من اناء واحد

ابو حنیفہ نے ایسے جانوروں کے بارے میں ان کے حکم کو ترک کیا ہے جن میں بہتا ہوا خون نہ ہو جیسے: بکھی، مچھر، بھڑ، پچھو

کی دلیل وہ حدیث ہے جو اس بارے میں ”صحیح بخاری“ میں منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(28) إِذَا وَقَعَ الذَّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي

آخِرَ ذَاةٍ

جب کبھی کسی چیز کے برتن میں گر جائے تو آدمی اسے پوری طرح ڈبو کر پھر نکال کر باہر پھینکے کیونکہ اس کے ایک پر میں شفاء ہوتی ہے اور دوسرے میں بیماری ہوتی ہے۔

کھال کا حکم

ان روایات میں سے ایک وہ عمومی روایات ہیں جو مردار کے بارے میں منقول ہیں امام ابو حنیفہ نے انہیں ترک کیا ہے کہ کھال کو دباغت کے ذریعہ پاک کیا جاسکتا ہے اس کی دلیل بھی وہ صحیح حدیث ہے جسے نقل کرنے میں شیخین یعنی امام بخاری مسلم متفق ہیں اور وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ہے وہ بیان کرتے ہیں:

(29) مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ لَا تَنْتَفِعُكُمْ يَاهَابِهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ

لَهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا

”ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کا گزرا ایک مردہ بکری کے پاس سے ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کی کھال کے ذریعہ نفع حاصل کیوں نہیں کر لیتے؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ مردار ہے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کو کھانے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔“

اسی حدیث کی وجہ سے امام ابو حنیفہ یہ فرماتے ہیں: مردار کی کھال دباغت کے ذریعہ پاک ہو جاتی ہے جبکہ (محدثین کی) اجماعت کا موقف اس سے مختلف ہے۔

ان روایات میں سے کچھ وہ روایات بھی ہیں جو مردار کے بارے میں عمومی طور پر منقول ہوئی ہیں امام ابو حنیفہ نے اس ”صحیح“ حدیث کی وجہ سے انہیں ترک کیا ہے اور وہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا

”اس کو کھانے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔“

(28) أخرجه الطحاوی فی ”شرح مشکل الآثار“ (3290) - والنسائی فی ”المجتبی“ 178/7 - وأبو یعلیٰ (986) - وابن حبان (1247) - وأبی عبد البر فی ”التمهید“ 337/1

(29) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 469/1 - وابن حبان (1283) - ومسلم (364) فی الحیض: باب طهارة جلود المیتة بالدباغ - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 23/1 - والحمیدی (491) - وابن عروانة 211/1 - والطبرانی فی ”کبیر“ (11383)

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: مردار کے بال اُس کی ہڈیاں اُس کے سینگ اور اُس کی اُون پاک ہوتی ہے جبکہ امام شافعی کی رائے اس بارے میں مختلف ہے۔

منی کا نجس ہونا

اُن روایات میں سے بعض روایات وہ ہیں جو منی کو دھونے کے لازم نہ ہونے کے بارے میں منقول ہیں اور یہ کہ اُسے کھرج کر صاف کیا جاسکتا ہے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید امام ابوحنیفہ نے ان روایات کو اس لیے ترک کیا ہے کہ وہ منی کے نجس ہونے کے قائل ہیں حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس روایت کو ترک نہیں کیا بلکہ وہ اس پر عمل کرتے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں: اگر منی خشک ہو چکی ہو تو اُسے کھرچنا جائز ہے اور اگر وہ تر ہو تو اُسے دھونا لازم ہے اس کی دلیل وہ مستند حدیث ہے جسے نقل کرنے میں شیخین یعنی امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں ان دونوں نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں اُسے نقل کیا ہے اور وہ عطاء بن یسار کی نقل کردہ حدیث ہے وہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا ہے:

(30) اَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ وَيُصَلِّيُ وَأَنَا

أَنْظُرُ إِلَى الْبَقْعِ فِي ثَوْبِهِ مِنْ أَثَرِ الْغُسْلِ

”وہ نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے منی کو دھو دیتی تھیں تو نبی اکرم ﷺ تشریف لے جا کر نماز ادا کرتے تھے اور دھونے کی وجہ سے پانی کا نشان کپڑے پر مجھے نظر آ رہا ہوتا تھا۔“

اس بنیاد پر امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: یہ نجس ہوتی ہے اس بارے میں امام شافعی کا موقف مختلف ہے۔

قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنا

اُن میں سے ایک روایت وہ ہے جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے (وہ بیان کرتے ہیں):

(31) رَقِيتُ يَوْمًا عَلَى بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَاجَتِهِ

مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ مُسْتَدْبِرَ الشَّامِ

”ایک دن میں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو قضائے حاجت کرتے ہوئے دیکھا آپ کا رخ قبلہ کی طرف تھا اور آپ کی پشت شام کی طرف تھی۔“

لوگ یہ سمجھتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے اس حدیث پر عمل ترک کیا ہے جبکہ امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: اس بات کا احتمال موجود ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کیلئے بیٹھے ہوں گے تو اس کے آغاز میں آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف پشت کی ہوگی اس طرح

(30) أخرجه ابن حبان (1381) - وأبو داؤد الطيالسي 44/1 - والبخاري (229) في الوضوء - ومسلم (289) - وابن

خزيمة في "صحيحه" (287) - وابن ماجه (536) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 419-428/2

(31) أخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 234/4 - وابن حبان (1418) - وأحمد 41/2 - والبخاري (149) في

الوضوء: باب التبرز في البيوت - وابن ماجه (322) - وأبو عوانة 201/1 .

حدیث میں اور اس حدیث کے درمیان تطبیق ہو جائے گی جسے نقل کرنے میں شیخین، امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں ان دونوں سے اپنی اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے وہ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

(32) لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا

”پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ نہ کرو بلکہ (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو۔“

تو اس حدیث کی بنیاد پر امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: قضائے حاجت کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کرنا جائز نہیں ہے خواہ کھلی جگہ ہو یا عمارت کے اندر آدمی موجود ہو اس بارے میں امام شافعی اور بعض محدثین کا موقف مختلف ہے۔

تیسویں سر کے مسح میں تکرار

ان روایات میں سے کچھ روایات وہ ہیں جو اس بارے میں منقول ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ وضو کرتے تھے (یعنی وضو کرتے ہوئے ہر عضو کو تین مرتبہ دھوتے تھے) تو لوگوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابوحنیفہ اس حدیث پر عمل نہیں کرتے ہیں کیونکہ وہ تین مرتبہ مسح کی تکرار کو مستحب نہیں سمجھتے ہیں حالانکہ امام ابوحنیفہ یہ فرماتے ہیں: وضو سے مراد دھونا ہے تو دھونے میں تکرار مستحب ہے لیکن مسح دھونے میں شمار نہیں ہوتا اس لیے اس میں بھی تکرار مستحب نہیں ہوگی اور اس کی دلیل وہ حدیث ہے جسے امام ابو یوسف ترمذی نے اپنی ”جامع“ میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے یہ بات بتائی:

أَنَّهُ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر ایک مرتبہ مسح کیا تھا۔

پھر امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مغرب کی نماز جلدی ادا کرنا

ان روایات میں چند ایک روایات وہ ہیں جو مغرب کی نماز جلدی ادا کرنے کے بارے میں منقول ہیں اور اس میں تاخیر کے مکروہ ہونے کے بارے میں ہیں تو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے ان احادیث پر عمل نہیں کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ دیگر تمام نمازوں کی طرح مغرب کی نماز کے بھی دو اوقات ہیں (یعنی ایک اس کا ابتدائی وقت ہے اور ایک انتہائی وقت ہے) حالانکہ امام ابوحنیفہ یہ فرماتے ہیں: ان روایات کی بنیاد پر مغرب کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا مکروہ ہے لیکن اس کو تاخیر سے ادا کرنے کا مکروہ ہونا

(32) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 234/4 - وأحمد 421/5 - وأبو عوانة: 199/1 - والطبرانی فی

”الکبیر“ (3935) - والشافعی فی ”المسند“ 25/1 - والحمیدی (378)، والبخاری (394) فی الصلاة: باب قبلہ اهل

لمدينة واهل الشام والمشرق - عن ابی یوب الانصاری .

اس بات پر دلالت نہیں کرتا ہے کہ اس کی ادائیگی کے جائز ہونے کا وقت ہی باقی نہیں رہا ہے جس طرح عصر کی نماز کو سورج کے زور ہونے تک مؤخر کرنا مکروہ ہے (لیکن اگر اُس وقت تک نماز ادا کی جائے تو ادا ہو جاتی ہے) اسی طرح مغرب کی نماز کو شفق کے غائب ہونے سے پہلے ادا کر لیا جائے تو یہ درست ہوگی اس کی دلیل وہ حدیث ہے جسے نقل کرنے میں شیخین، امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں ان دونوں نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں اسے نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

(33) إِذَا قَدِمَ الْعِشَاءُ فَأَبْدُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ

”جب رات کا کھانا آجائے تو پہلے اُسے کھاؤ اس سے پہلے کہ تم مغرب کی نماز ادا کرو تم اپنے کھانے کو چھوڑ کر نہ جاؤ۔“

اس حدیث کی بنیاد پر امام ابوحنیفہ نے جواز کا فتویٰ دیا ہے اور اس بارے میں امام شافعی کی رائے مختلف ہے۔

فجر کی نماز روشنی میں ادا کرنا

اُن روایات میں وہ روایات بھی شامل ہیں جو نمازوں کو اُن کے مخصوص اوقات میں ادا کرنے کے بارے میں اور ابتدائی وقت میں ادا کرنے کے بارے میں منقول ہیں تو لوگوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابوحنیفہ اس حدیث پر عمل نہیں کرتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں: فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اُن روایات میں اور صحیح صریح روایت کے درمیان تطبیق دی ہے جسے امام ابو عیسیٰ ترمذی نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کیا ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(34) أَصْبَحُوا بِالصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْآجِرِ

”صبح کی نماز روشنی میں ادا کرو کیونکہ اس میں اجر زیادہ ہے۔“

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی بنیاد پر انہوں نے یہ کہا ہے: صبح کی نماز روشنی میں ادا کرنا مستحب ہے تاکہ اس روایت اور دوسری صحیح روایت کے درمیان تطبیق ہو جائے (جس کے الفاظ یہ ہیں):

”سب سے زیادہ فضیلت والا عمل یہ ہے کہ نماز کو اُس کے مخصوص وقت میں ادا کیا جائے۔“

اس کی وجہ یہ ہے نماز کا آخری وقت بھی نماز کا مخصوص وقت ہوتا ہے۔

ایک موضوع روایت

جہاں تک نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا تعلق ہے:

”ابتدائی وقت اللہ تعالیٰ کی رضا مندی ہوتا ہے اور آخری وقت اللہ تعالیٰ کا درگزر ہوتا ہے۔“

(33) أخرجه الطحاوی فی ”شرح مشکل الآثار“ (1986) - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 457/1 - وابوداؤد

(3757) - واحمد 20/2 - والبخاری (673) - ومسلم (559) - والطبرانی فی ”الصغیر“ (995) - عن ابن عمر رضی اللہ

عنه

(34) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 179/1 - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 457/1 - والطیالسی (959) -

والترمذی (154) فی الصلاة: باب ماجاء فی الاسفار بالفجر - والطبرانی فی ”الکبیر“ (4286)

-- عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ”اسفروا بالفجر، فإنه اعظم للاجر“.

تو یہ ”موضوع“ روایت ہے جس کی طرف ابن جوزی نے اپنی کتاب ”التحقیق“ میں اشارہ کیا ہے، لیکن انہوں نے اس حدیث کے ”موضوع“ ہونے کی صراحت نہیں کی ہے، دیگر حضرات نے اس کے ”موضوع“ ہونے کی صراحت کی ہے۔

نماز وسطیٰ سے مراد کیا ہے؟

ان روایات میں وہ احادیث بھی ہیں جو اس بارے میں منقول ہیں کہ نماز وسطیٰ سے مراد فجر کی نماز ہے، لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے اس پر عمل نہیں کیا، وہ یہ کہتے ہیں: نماز وسطیٰ سے مراد عصر کی نماز ہے، حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس قول کو اختیار کرتے ہوئے اس حدیث صحیح پر عمل کیا ہے جس کے نقل کرنے میں شیخین، امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں، ان دونوں نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں اسے نقل کیا ہے، امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوہ احزاب کے موقع پر یہ ارشاد فرمایا:

(35) مَلَأَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةَ الْعَصْرِ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ

”اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے، کیونکہ انہوں نے ہمیں نماز وسطیٰ، یعنی عصر کی نماز ادا نہیں کرنے دی، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔“

تو اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نماز وسطیٰ سے مراد عصر کی نماز ہے۔ اس بارے میں امام شافعی کی رائے مختلف ہے، وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد فجر کی نماز ہے۔

نماز میں ”بسم اللہ“ کو پست آواز میں پڑھنا

ان روایات میں وہ روایات بھی ہیں جو اس بارے میں منقول ہیں کہ بسم اللہ شریف بلند آواز میں پڑھی جائے، لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ اس بارے میں امام ابوحنیفہ نے قیاس کی بنیاد پر مخالفت کی ہے اور اس حدیث پر عمل نہیں کیا ہے، حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس پر عمل اس لیے نہیں کیا ہے، کیونکہ اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کچھ منقول نہیں ہے، بعض صحابہ کرام سے کچھ منقول ہے، تاہم وہ مستند روایات نہیں ہیں اور بڑی حیرانگی امام دارقطنی پر ہوتی ہے کہ جنہوں نے بسم اللہ بلند آواز میں پڑھنے کے بارے میں کتاب تصنیف کی ہے اس میں انہوں نے تعصب سے کام لیتے ہوئے موضوع روایات بھی نقل کر دی ہیں، محدثین نے اس حوالے سے ان پر اعتراض کیا اور ایک ہی کمان کے ذریعہ ان پر تیر اندازی کی، جب وہ مصر آئے تو ایک مالکی نے ان سے کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں، جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، کیا نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر کوئی ایسی روایت منقول ہے جو بلند آواز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کے بارے میں ہو؟ تو امام دارقطنی نے جواب دیا: جی نہیں!

(35) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 1/173 - وأحمد 1/79 - وأبو یعلیٰ (384) - ومسلم (627) (203) فی مساجد - والنسائی (474) فی الصلاة: باب المحافظة علی صلاة العصر - والبخاری (2931) فی الجهاد: باب الدعاء علی المشرکین بالحضریمة

اسی وجہ سے امام ابو حنیفہ نے اس روایت پر عمل نہیں کیا، انہوں نے اُس صحیح حدیث پر عمل کیا ہے جسے نقل کرنے میں شیخین متفق ہیں، امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی ”صحیح“ میں اُسے نقل کیا ہے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَكَانُوا لَا يَجْهَرُونَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”میں نے نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز ادا کی ہے، یہ حضرات بلند آواز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھتے تھے۔“

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”میں نے ان حضرات میں سے کسی کو بسم اللہ پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔“

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

(36) كَانُوا لَا يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”یہ لوگ قرأت کا آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے سے نہیں کرتے تھے۔“

اسی وجہ سے امام ابو حنیفہ نے یہ فرمایا ہے: بسم اللہ کو بلند آواز میں نہیں پڑھا جائے گا، اس بارے میں امام شافعی کی رائے مختلف ہے۔

نماز میں سورہ فاتحہ کی تلاوت

ان روایات میں سے کچھ احادیث وہ ہیں جو سورہ فاتحہ کے بارے میں منقول ہوئی ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(37) لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

”سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے۔“

اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(38) كُلُّ صَلَاةٍ لَمْ يُقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خُدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ

(36) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 202/1- والبخاری فی ”القراءة خلف الإمام“ (121)، وابن

لیلی (2981)- وابن عوانة 122/2- وابن حبان (1798)- ابن ماجہ (491)؛

(37) أخرجه ابن حبان (1782)- وابن ابی شیبہ 360/1- ومن طريقه أخرجه مسلم (394) فی الصلاة: باب وجوب قراءة

الفاتحة فی کل رکعة- والشافعی فی ”المسند“ 75/1- والحمیدی (386)- واحمد 314/5- والبخاری (756) فی

الاذان: باب وجوب القراءة للامام والمأموم فی الصلوات کلها- عن عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ

(38) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 216/1- واحمد 241/2- والحمیدی (973)- ومسلم (395) (38) فی

الصلاة: باب وجوب قراءة الفاتحة فی کل رکعة- والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 40/2- عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

”ہر وہ نماز جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ لٹھوری ہوتی ہے، مکمل نہیں ہوتی ہے۔“

لوگوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابوحنیفہ نے اس حدیث پر عمل نہیں کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بغیر بھی نماز درست ہوتی ہے جبکہ آدمی نے سورہ فاتحہ کے علاوہ قرآن کے کسی اور حصہ کی تلاوت کی ہوئی ہو حالانکہ لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ امام ابوحنیفہ نے اس حدیث پر عمل کیا ہے انہوں نے اس بارے میں منقول تمام روایات کے درمیان تطبیق دی ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز ادھوری ہوتی، مکمل نہیں ہوتی ہے اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اسے ترک کر دیتا ہے تو اس کی نماز ناقص ہوگی، مکمل نہیں ہوگی، لیکن اگر وہ بھول کر اسے ترک کر دیتا ہے تو وہ سجدہ سہو کے ذریعہ اس نقصان کو پورا کر لے گا۔ امام ابوحنیفہ یہ فرماتے ہیں نماز مکمل اور فضیلت والی سورہ فاتحہ کے بغیر نہیں ہوتی ہے البتہ سورہ فاتحہ نہ پڑھنے کے نتیجہ میں نماز باطل نہیں ہوتی ہے اس کی اصل وہ مستند حدیث ہے جسے امت نے نقل کیا ہے اور جسے نقل کرنے میں شیخین، یعنی امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں ان دونوں نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں اسے نقل کیا ہے:

(39) اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَ الْأَعْرَابِيَّ الصَّلَاةَ فَرَأَيْنَاهَا كُلَّهَا فَقَالَ كَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

”نبی اکرم ﷺ نے ایک دیہاتی کو نماز کے تمام فرائض کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: تم تکبیر کہو اور پھر جو قرآن تمہیں آتا ہو اسے پڑھ لو۔“

تو اس حدیث پر عمل کرنا واجب بھی ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

فَاقْرَأْ وَامَّا تيسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ

”جو قرآن آتا ہو اسے تم پڑھ لو۔“

اس بنیاد پر امام ابوحنیفہ نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ سورہ فاتحہ ترک کرنے کی وجہ سے نماز باطل نہیں ہوگی اس بارے میں امام شافعی کی رائے مختلف ہے۔

تشہد کے کلمات

ان روایات میں سے ایک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول تشہد کے بارے میں روایت ہے لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے اپنی رائے کی وجہ سے اس روایت کو ترک کیا ہے وہ لوگ یہ نہیں جانتے کہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نقل کردہ تشہد کے کلمات کو اختیار کیا ہے کیونکہ وہ اس بارے میں منقول تمام روایات میں سب سے زیادہ مستند ہیں جیسا کہ امام ابوعلیٰ ترمذی فرماتے ہیں: تشہد کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں

(39) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 233/1 - وابن حبان (1890) - والبخاری (757) فی الاذان: باب وجوب

القراءة للامام والمأموم فی الصلوات كلها - والبيهقی فی ”السنن الكبرى“ 122/2 - واحمد 437/3 - من حدیث ابی

هريرة رضي الله عنه

سے سب سے زیادہ مستند روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایت ہے۔ پھر امام ترمذی فرماتے ہیں: صحابہ کرام اور تابعین میں سے اکثریت کا عمل اسی روایت پر ہے۔

نماز میں (رکعات کی تعداد میں) شک ہونا

اُن روایات میں سے ایک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(40) إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ

”جب کسی شخص کو نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ یقین پر بناء قائم کرے۔“

لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ اس روایت پر اُس صورت میں عمل کرتے ہیں جب آدمی کا کوئی غالب گمان نہ ہو، لیکن جب وہ غالب گمان ہو تو پھر وہ حدیث صحیح پر عمل کرتے ہوئے صحیح نتیجہ تک پہنچنے کی کوشش کرے گا اور وہ صحیح حدیث شیخین نے نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(41) إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ

”جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ درست نتیجہ کے بارے میں کوشش کرے۔“

اس بارے میں امام شافعی کی رائے مختلف ہے۔

قنوت نازلہ پڑھنا

اُن روایات میں وہ احادیث بھی ہیں جو فجر کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھنے کے بارے میں منقول ہوئی ہیں، لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے اپنی رائے کے ذریعہ انہیں ترک کر دیا ہے وہ لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ امام ابوحنیفہ کو یہ بات پتا چلی تھی کہ یہ روایات منسوخ ہیں۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے جسے ”صحیحین“ میں (اُن کے مؤلفین نے) نقل کیا ہے:

(42) قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَجْرِ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز میں ایک ماہ تک قنوت نازلہ پڑھی تھی“

(40) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 233/1- وابن حبان (2664)- وابن خزيمة (1023)- و ابوداؤد

(1024)- وابن ماجه (1210) فی إقامة الصلاة: باب فیمن شك فی صلاته فرجع الی یقین- وابن ابی شیبہ 25/2- من

حدیث ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

(41) أخرجه ابن حبان (2656)- و احمد 419/1- والحمیدی (96)- والبخاری (6671) فی الايمان: باب اذا حث

ناسیا فی الايمان- ومسلم (572) [9] فی المساجد: باب السهو فی الصلاة والسجود له- وابن ماجه (1211) فی إقامة

الصلاة: باب ما جاء فیمن شك فی صلاته فتحری الصواب- عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ

(42) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 245/1- وابن حبان (1982)- والبخاری (4089) فی المغازی: باب

غزوة الرجیع- ومسلم (677) (304) فی المساجد: باب استحباب القنوت فی جمیع الصلاة .

جس میں آپ نے عرب کے کچھ قبائل کے بارے میں دعائے ضرر پڑھی تھی پھر آپ نے اسے ترک کر دیا تھا۔

مکروہ اوقات میں نماز جنازہ کی ادائیگی

ان روایات میں نماز جنازہ کے بارے میں منقول عمومی روایات ہیں جن کے بارے میں لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے اپنی رائے کے تحت ان کے برخلاف فتویٰ دیا ہے وہ تین مکروہ اوقات میں نماز جنازہ ادا کرنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں مگر امام ابوحنیفہ نے اس حکم کو ”صحیح“ حدیث کی بنیاد پر خاص قرار دیا ہے جو صحیح حدیث صحیح مسلم میں امام مسلم نے نقل کی ہے حضرت عتبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(43) ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ وَأَنْ نُقْبِرَ فِيهِنَّ

مَوْتَانَا

”تین اوقات ایسے ہیں جن میں نماز ادا کرنے سے اور ان میں اپنے مردوں کو دفن کرنے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کیا ہے۔“

گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ

ان روایات میں سے ایک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

(44) عَفَوْتُ عَنْ أُمَّتِي صَدَقَةَ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ

”میں نے اپنی امت سے گھوڑے اور غلام کے صدقہ کو معاف کر دیا ہے۔“

لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ اپنی رائے کی بنیاد پر اس حدیث پر عمل نہیں کرتے ہیں حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس میں وہ ”صحیح“ حدیث اختیار کی ہے جسے شیخین یعنی امام بخاری اور امام مسلم نقل کرنے میں متفق ہیں انہوں نے یہ روایت اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے۔

(45) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْخَيْلَ فَقَالَ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَمْنَعْ

حَقَّ اللَّهِ تَعَالَى فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لِذَلِكَ سِتْرٌ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ایک شخص اس کو پا کدامن اختیار کرنے کیلئے باندھتا ہے

خرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 155/1- وابن حبان (1546)- واحمد 152/4- والنسائی 82/4 فی

الحاشیہ باب الساعات التي نهى عن اقبار الموتى فيها- والبغوی فی ”شرح السنة“ (778).

خرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 29/2- واحمد 121/1- والحمیدی (54)- وابن ابی شیبہ 152/3- وابن

حبان (1813)- وابو یعلی (299)- والخطیب فی ”تاریخ بغداد“ 141/7- والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 118- من

حیث علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

خرجه البخاری (1402)- ومسلم (987)- والعثمانی فی ”اعلاء السنن“ 33/9 (2362) فی الزکاة: باب الزکاة فی

السنن وعدمه.

اور پھر وہ اس کی گردن اور پشت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو روکتا نہیں ہے، تو یہ گھوڑا اس کیلئے رکاوٹ (یعنی جہنم سے بچاؤ کا باعث) ہوگا۔

اسی لیے امام ابوحنیفہ نے یہ فرمایا ہے: گھوڑے میں زکوٰۃ لازم ہوگی اس بارے میں امام شافعی کا موقف مختلف ہے۔

روزے کی حالت میں چھپنے لگانا یا لگوانا

ان روایات میں سے ایک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(46) أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَخْجُومُ

”چھپنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔“

لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے اپنی رائے کی وجہ سے اس حدیث پر عمل ترک کیا ہے، وہ لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ امام ابوحنیفہ نے اس کے معنی کا علم حاصل کیا اور اس کے مفہوم سے واقفیت حاصل کی، تو انہوں نے اس کے مفہوم پر عمل کیا، چھپنے لگوانا روزہ نہیں توڑتا ہے۔ اس کی دلیل وہ صحیح حدیث ہے جسے امام ابو عیسیٰ ترمذی نے نقل کیا ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

(47) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ

”نبی اکرم ﷺ نے روزہ کی حالت میں چھپنے لگوائے تھے۔“

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

حج قرآن کا افضل ہونا

ان روایات میں سے ایک وہ روایت ہے جسے امام مسلم نے نقل کیا ہے:

(48) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ

(46) أخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 95/2 - والحاکم فی "المستدرک" 427/1 - واحمد 280 - وابن خزيمة

(1963) - والبيهقي فی "السنن الكبرى" 265/4 - وعبد الرزاق (7522) - والطيالسي (989) - والدارمي

14/2 - وابوداؤد (2366) فی الصوم: باب فی الصائم یحتجم

(47) أخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 101/2 - وابو یعلی (2474) - والشافعی 255/1 - وعبد الرزاق

(7541) - والحمیدی (501) - وابن ماجه (1682) - والطبرانی فی "الكبير" (12138) - والبيهقي فی "السنن

الكبرى" 263/4 .

(48) أخرج الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 140/2 - واحمد 394/3 - ومسلم (1213) (136) - وابوداؤد

(1785) - والنسائی 164/5 - وابن خزيمة (3025) - والحاکم فی "المستدرک" 480/1 - والبخاری فی "شرح

السنة" (1888)

☆☆ عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال: اقبلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مهلين بالحج مفردا.....

نبی اکرم ﷺ نے حج افراد کیا تھا۔

لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے اپنی رائے کی وجہ سے اس حدیث کو ترک کر دیا ہے، کیونکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ حج قرآن زیادہ فضیلت رکھتا ہے، حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اُس ”صحیح“ حدیث کو ترجیح دی ہے جسے نقل کرنے میں شیخین، یعنی امام بخاری اور امام مسلم مستثنیٰ ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(49) سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ

”میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میں حج اور عمرہ کرنے کیلئے حاضر ہوں۔“

احرام میں نکاح

ان روایات میں سے ایک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(50) لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ

”محرم والا شخص نہ تو خود نکاح کر سکتا ہے نہ کسی کا نکاح کروا سکتا ہے اور نہ ہی نکاح کا پیغام دے سکتا ہے۔“

امام مسلم اس حدیث کو روایت کرنے میں منفرد ہیں، لوگوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابوحنیفہ نے قیاس کی وجہ سے اس حدیث پر عمل کو ترک کر دیا ہے، حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اُس حدیث پر عمل کیا ہے جس کی صحت پر امام بخاری اور امام مسلم دونوں کا اتفاق پایا ہے اور ان دونوں حضرات نے یہ حدیث اپنی اپنی ”صحیح“ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے (وہ بیان کرتے ہیں):

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

”نبی اکرم ﷺ نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی تو اُس وقت آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔“

شعہ کے احکام

ان روایات میں سے ایک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(51) الشُّفْعَةُ فِيمَا لَمْ يُقَسِّمْ

”اخراجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 153/2 - واحمد 99/3 - وابوداؤد (1795) - ومسلم (1251) - وابن حریمة (2619) - وابن ماجہ (2969) - وابویعلی (3684)۔“

(52) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 286/2 - واحمد 57/1 - والشافعی فی ”المسند“ 316/1 - ومسلم (1409) (41) - وابوداؤد (1841) - وابن ماجہ (1966) - وابن خزیمة (2649) - وابن الجارود (444) - من حدیث حسن بن عفان رضی اللہ عنہ

(53) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 121/4 - وابن حبان (5185) - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 103/6 - وابن ماجہ (2497) فی الشفعة: باب اذا وقعت الحدود فلا شفعة - وابوداؤد (3515) فی البیوع: باب فی الشفعة - من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

”شفعہ اُن چیزوں میں ہوتا ہے جو تقسیم نہ ہو سکیں۔“

لوگوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابوحنیفہ نے قیاس کی وجہ سے اس حدیث کو ترک کر دیا ہے حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں اُس ”صحیح“ حدیث کو اختیار کیا ہے جسے نقل کرنے میں شیخین یعنی امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں اور وہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقْبِهِ

”پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔“

نکاح اور نوافل

اُن روایات میں سے وہ روایات بھی ہیں جو نوافل کی ترغیب دینے کے بارے میں منقول ہوئی ہیں اُس کے بارے میں لوگوں نے یہ گمان کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے قیاس کی وجہ سے انہیں ترک کر دیا جیسے وہ یہ کہتے ہیں کہ نکاح میں مشغول ہونا زیادہ فضیلت رکھتا ہے حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں ”صحیح“ حدیث کو اختیار کیا ہے (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے):

(52) وَلَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنِّي فَلَيْسَ مِنِّي

”تاہم میں (نفل) روزے رکھتا بھی ہوں اور ترک بھی کر دیتا ہوں اور میں نے خواتین کے ساتھ شادی بھی کی ہے تو جو شخص میری سنت سے منہ موڑتا ہے اُس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔“

نکاح میں ولی کا حکم

اُن روایات میں سے چند وہ روایات ہیں جو نکاح میں ولی کی موجودگی شرط ہونے کے بارے میں منقول ہیں جیسے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(53) لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ

”ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔“

لوگوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابوحنیفہ نے قیاس کی وجہ سے اس پر عمل کو ترک کر دیا ہے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ بالغ لڑکی کا نکاح ولی کے بغیر بھی درست ہوتا ہے حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں اُس مستند حدیث پر عمل کیا ہے جو بطور خاص اس بارے میں وارد ہوئی ہے جسے امام ابویسی ترمذی نے اپنی ”جامع“ میں نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

(52) اخبرني ابن حبان (14) - واحمد 241/3 - ومسلم (1401) في النكاح: باب اسحباب النكاح لمن تاقت نفسه اليه ووجد المؤونة - والنسائي 60/6 في النكاح: باب النهي عن - والبيهقي في "السنن الكبرى" 77/7 - من حديث انس رضي الله عنه

(53) اخبرني الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 9/3 - وابن حبان (4077) - وابن الجارود (703) - والحاكم في "المستدرک" 171/2 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 107/7 - والترمذی (1101) في النكاح: باب ما جاء لانكاح الا بولي - وابن ماجه (1881) في النكاح: باب لا نكاح الا بولي - من حديث ابی موسی الأشعري رضي الله عنه

(54) لَا تَمُوتُنَّ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبُكَرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَآذُنُهَا صَمَاتُهَا

شبہ عورت اپنی ذات کی اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہوتی ہے اور کنواری لڑکی سے اُس کی ذات کے بارے میں اجازت لی جائے گی اور اُس کی اجازت اُس کی خاموشی ہوگی۔

اسی طرح امام ابوحنیفہ نے اُس ”صحیح“ حدیث سے بھی استدلال کیا ہے جسے امام بخاری نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے:

(55) أَنَّ خَنْسَاءَ زَوَّجَهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ وَكَانَتْ ثَيِّبَةً فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

بِحُكْمِهِ

سیدہ خنساء رضی اللہ عنہا کے والد نے اُن کی شادی کروادی اُس خاتون کو یہ رشتہ پسند نہیں تھا وہ خاتون شبہ تھیں تو نبی کریم ﷺ نے اُن کے نکاح کو کالعدم قرار دیا۔

اسی بنیاد پر امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: شبہ عورت اپنی ولی کے مقابلہ میں اپنی ذات کا زیادہ حق رکھے گی اور کنواری لڑکی سے اجازت لی جائے گی اس بارے میں امام شافعی کا موقف اس کے برخلاف ہے۔

نکاح میں مہر کا تعین

ان روایات میں سے وہ عمومی روایات ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نکاح میں مہر کا تعین شرط ہے لوگوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابوحنیفہ نے قیاس کی وجہ سے اس حدیث پر عمل کو ترک کیا ہے حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں اُس صحیح حدیث پر عمل کیا ہے جسے امام ابو یوسفی ترمذی نے اپنی ”جامع“ میں نقل کیا ہے:

(56) أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَدْ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ وَمَاتَ عَنْهَا وَلَمْ يَفْرُضْ لَهَا صِدَاقًا وَلَمْ

يَدْخُلْ بِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَرَى لَهَا مِثْلَ صِدَاقِ نِسَائِهَا وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَشَهِدَ مَعْقِلُ بْنُ

سِنَانَ الْأَشْجَعِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي بَرُوعِ بِنْتِ وَاشِقِ الْأَشْجَعِيَّةِ مِثْلَ مَا

قَضَى بِهِ عَبْدُ اللَّهِ

ایک خاتون حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی ایک شخص نے اُس عورت کے ساتھ شادی کی تھی پھر اُس شخص

خرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 11/3- واحمد 219/1- ومالك 524/2- ومن طريقه اخرجہ الشافعی

”مسند“ 12/2- وعبد الرزاق (10282)- وسعيد بن منصور (556)- وابن ابی شیبہ 136/4- وابن حبان (4084)-

عن حنبل ابن عباس

خرجه احمد 328/6- ومالك فی ”الموطأ“ 535/2- ومن طريقه اخرجہ الشافعی فی ”المسند“ 12/2- وابن سعد

”الطبقات“ 456/8- والبخاری (5138)- وابوداؤد (2101)- والنسائی فی ”المجتبی“ 86/6- وابن الجارود فی

”السنن“ (710)

خرجه ابن حبان (4098)- وابن ابی شیبہ 300/4- وابوداؤد (2114) فی النکاح: باب فیمن تزوج ولا یفرض لها

سورة علی ذلك- والحاكم فی ”المستدرک“ 180/2- والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 245/7

کا انتقال ہو گیا اور اُس شخص نے اُس عورت کا مہر مقرر نہیں کیا تھا اور رخصتی بھی نہیں کروائی تھی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اُس عورت کو اُس جیسی دیگر عورتوں کی مانند مہر مثل ہوگا اُسے وراثت میں سے حصہ بھی ملے گا اور اُس پر عدت کی ادائیگی بھی لازم ہوگی تو حضرت معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ بروع بنت واشق اشجعیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں وہی فیصلہ دیا تھا جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دیا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔

اسی حدیث کی وجہ سے امام ابوحنیفہ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ ایسا نکاح درست ہوتا ہے حالانکہ اس بارے میں امام شافعی کی رائے

مختلف ہے۔

طلاق کا حکم

اُن روایات میں سے چند وہ روایات ہیں جو طلاق کے مباح ہونے کے بارے میں عمومی طور پر منقول ہوئی ہیں لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے قیاس کی وجہ سے ان پر عمل کو ترک کیا ہے اس طرح کہ وہ تین طلاقیں ایک ساتھ دینے کو حرام قرار دیتے ہیں حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں اُس ”صحیح“ حدیث میں اعتماد کیا ہے جسے شیخین نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں نقل کر دیا ہے اور وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول یہ حدیث ہے:

(57) أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي حَالِ الْحَيْضِ فَسَالَ عُمَرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَرَّةً فَلْيَرَا جَعَلَهَا ثُمَّ يُمْسِكُهَا حَتَّى تَطْهَرَ ثُمَّ تَحِيضُ ثُمَّ تَطْهَرُ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكْهَا بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقْهَا قَبْلَ أَنْ تَبَيَّنَ فِتْلِكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يُطْلَقَ لَهَا النِّسَاءُ

”اُنہوں نے اپنی اہلیہ کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دیدی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس سے کہو کہ وہ اُس سے رجوع کر لے اور پھر وہ اُسے اپنے ساتھ رکھے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر اُسے حیض آئے اور پھر وہ پاک ہو جائے پھر اگر وہ چاہے تو اُسے اپنے پاس روکے رکھے اور اگر چاہے تو اُسے طلاق دیدے یہ وہ عدت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ اس حساب سے عورتوں کو طلاق دی جائے۔“

دانت کا قصاص

اُن روایات میں چند وہ روایات ہیں جو دانت توڑنے پر قصاص لازم ہونے کے بارے میں ہیں اس بارے میں امام شافعی

(57) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 52-53/3 - و احمد 6/2 - و مسلم (1471) (3) - و عبد الرزاق (954)

- و الطبرانی فی ”الوسط“ (1646) - و الدارقطنی فی ”السنن“ 9-10/4 - و ابو یعلیٰ (5650) - و ابن حبان (4264)

و النسانی فی ”المجتبی“ 141/6

مختلف ہے، لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے یہ موقف قیاس کی روشنی میں اختیار کیا ہے، حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس میں اس ”صحیح“ حدیث پر اعتماد کیا ہے جسے امام بخاری نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث ہے:

الرَّبِيعَةُ بِنْتُ النَّضْرِ عَمَّتُهُ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ سِنَهَا فَعَرَضُوا عَلَيْهِمُ الْإِرْشَ فَأَبَوْا فَأَعْرَضُوا عَلَيْهِمُ الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَاتَّوَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِالْقَصَاصِ الْحَدِيثُ بِطَوِيلِهِ
سیدہ ربیعہ بنت نصر رضی اللہ عنہا جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی پھوپھی ہیں، انہوں نے ایک لڑکی کو تھپڑ مارا، تو اس کا دانت توڑ دیا، پھر انہوں نے دوسرے فریق کے سامنے دیت کی پیشکش کی، تو دوسرے فریق نے اس بات کو نہیں مانا، وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی اکرم ﷺ نے انہیں قصاص لینے کا حکم دیا، اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

شرکین کا قتل

ان روایات میں وہ روایات ہیں جو شرکین کو قتل کرنے کے بارے میں عمومی طور پر منقول ہیں، لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے ان پر عمل نہیں کیا اور قیاس کے مطابق فتویٰ دیا ہے، وہ یہ کہتے ہیں: عورت کو بوڑھے مرد کو راہب کو نابینا شخص کو قتل نہیں کیا جائے گا، اس بارے میں امام شافعی کا موقف مختلف ہے، حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں اس ”صحیح“ حدیث پر اعتماد کیا جسے امام ترمذی نے اپنی ”جامع“ میں نقل کیا ہے:

(58) أَنَّ امْرَأَةً وَجَدَتْ مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ

”ایک مرتبہ کسی جنگ میں ایک خاتون مقتول پائی گئی، تو نبی اکرم ﷺ نے خواتین اور بچوں کے قتل کو ناپسندیدہ قرار دیا۔“ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔

حجے کے شکار کا حکم

ان روایات میں سے چند روایات وہ ہیں جو کتے کے ذریعہ شکار کرنے کے مباح ہونے میں عمومی طور پر منقول ہیں، لوگوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابوحنیفہ نے ان پر عمل نہیں کیا، بلکہ انہوں نے قیاس کے مطابق فتویٰ دیا ہے، وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر کتا خود اس میں سے کچھ کھالے، تو اس شکار کو نہیں کھایا جاسکتا، ایک قول کے مطابق اس بارے میں امام شافعی کی رائے مختلف ہے، حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں اس ”صحیح“ حدیث پر عمل کیا ہے جسے امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے:

(59) أَنَّ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمِ

خبرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 220/3 - واحمد 22/2 - وابن ابی شیبہ 381/12 - وابو عوانہ 93/4 -

بخاری 222/2 - والبخاری (3015) - ومسلم (1744) (25) - من حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

فَقَتَلَ فُكْلٌ وَإِذَا أَكَلَ فَلَا تَأْكُلُ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ

”حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے تربیت یافتہ کتے کو چھوڑ دو اور وہ جانور کو مار دے تو تم اُسے کھاؤ لیکن اگر وہ خود اُس میں سے کچھ کھالے تو تم اُسے نہ کھاؤ کیونکہ وہ شکار اُس نے اپنے لیے کیا ہوگا۔“

ذوی سہام

ان احکام میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ تمام ذوی سہام کو (میت کے ترکہ میں سے بچا ہوا مال) لوٹایا جائے گا البتہ (میت کے) شوہر یا بیوی کا حکم مختلف ہے۔ امام شافعی کے نزدیک ایسی صورت میں وہ مال بیت المال میں جمع کروادیا جائے گا۔ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے یہ حکم قیاس کے مطابق دیا ہے حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں اُس ”صحیح“ حدیث پر عمل کیا ہے جسے امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث ہے:

(60) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي جَنَيْنٍ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيْتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ تَوَفَّيْتُ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى لَهَا بِالْغُرَّةِ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَانَ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَإِنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصِيَّتِهَا

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو لحيان سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے پیٹ میں مرجانے والے بچہ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اُس کے تاوان کے طور پر ایک غلام یا کنیرا دیکے جائیں گے پھر اُس خاتون کا انتقال ہو گیا جسے تاوان کی رقم دینے کا فیصلہ دیا گیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا کہ اُس کی وراثت اُس کے بیٹوں اور اُس کے شوہر کو ملے گی اور دیت کی ادائیگی اُس کے خاندان پر لازم ہوگی۔“

یہاں اور احادیث بھی ہیں جنہیں امام مسلم نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے۔

خطیب کا بیان محض افتراء ہے

ان سب باتوں سے یہ بات پتا چل جاتی ہے کہ خطیب اور دیگر حضرات نے جو یہ کہا ہے کہ امام ابوحنیفہ قیاس اور رائے پر عمل کرتے تھے احادیث پر عمل نہیں کرتے تھے یہ ایک بہتان اور افتراء ہے۔ امام ابوحنیفہ اور اُس کے شاگرد اس سے بری الذمہ ہیں

(59) اخرجہ ابن حبان (5881) - ومسلم (1929) (1) فی الصيد: باب الصيد بالکلاب المعلمة - والبيهقي فی ”السر الکبریٰ“ 235/9 - وابوداؤد (2847) فی الصيد: باب فی اتخاذ الکلاب للصيد، واحمد 258/4 - عن عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ

(60) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 205/3 - وابو یعلیٰ (5917) - واحمد 438/2 - وابوداؤد (4579) فی الدیات: باب ما جاء فی دية الجنين - وابن ماجه (2639) فی الدیات: باب دية الجنين - ومالك (5) فی العقول: باب عقوبة الجنين - والبخاری (5759) فی الطب: باب الکھانة - من حدیث ابی هريرة رضی اللہ عنہ

حیث کی عدم موجودگی میں قیاس پر عمل کرتے ہیں اور تمام مجتہدین اسی طرح کیا کرتے ہیں، تو بقدر استطاعت یہ وہ جواب تھا جس کے اس قول کے جواب میں دیا گیا ہے۔

قسم کی عربیت دانی

جوں تک اس بات کا تعلق ہے کہ امام ابوحنیفہ کی عربی میں غلطیاں پائی جاتی تھیں، جس طرح انہوں نے بھاری چیز کے ذریعہ کھانے کے مسئلہ میں یہ کہا ہے ولورماہ بابا قبیس تو اس کا جواب تین حوالے سے دیا جاسکتا ہے۔
پہلا جواب یہ ہے کہ یہ مشہور لغت ہے ابن انباری بیان کرتے ہیں: یہ حارث قبیلہ کی لغت ہے، جیسے اُن کے شاعر نے یہ شعر کہا

ان ابابا و ابابا ابابا قد بلغا فی المجد غایتاھا

”بے شک اُن کا باپ اور اُن کے باپ کا باپ بزرگی میں انتہاء درجہ تک پہنچے ہوئے تھے۔“

دوسرا فقیر عرض کرتا ہے: میں نے امام المسلمین امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی تحریر ”مصر“ میں حضرت تمیم داری کی اولاد کے پاس دیکھی ہے، جو انہیں اپنے آباؤ اجداد سے ورثہ میں منتقل ہوئی ہیں، یہ تحریر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت تحریر کی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیرون اور فلاں، فلاں شام کی بستیاں، جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بستی بھی ہے، وہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ اور اُن کے بھائیوں کے نام کر دی ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس تحریر کے آخر میں یہ لکھا ہے: ابے ابن ابوطالب نے تحریر کیا ہے اور ابو بکر بن ابوقحافہ اور فلاں بن فلاں اور معاویہ بن ابوسفیان اس کے گواہ ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عربوں کے سب سے بڑے فصیح شخص ہیں، تو انہوں نے یہاں لفظ: ابوطالب ابوقحافہ ابوسفیان لکھا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان حضرات کے نام اسی طرح مشہور ہیں، اسی لیے انہوں نے ان کو تبدیل نہیں کیا، تو اگر امام حنفیہ پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ انہوں نے لفظ: ”ابا قبیس“ کیوں استعمال کیا تھا؟ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ پہاڑ اسی نام سے مشہور ہے اسی لیے عامل کے آنے کی وجہ سے اسے متغیر نہیں کیا گیا۔

جوزی کا جواب

اس کا دوسرا جواب وہ ہے جسے حافظ سبط ابن جوزی نے ذکر کیا ہے کہ یہ امام ابوحنیفہ پر الزام ہے اُن سے لفظ ابا قبیس منقول ہے نقل کرنے والوں میں سے ثقہ راویوں نے اُن سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

مع الکبیر کے مسائل کی شہادت

تیسرا جواب یہ ہے کہ جو شخص علم نحو اور علم اعراب میں امام ابوحنیفہ کی قابلیت کی معرفت حاصل کرنا چاہتا ہو اور وہ اس حوالے سے اُن کا اور دیگر ائمہ کا موازنہ کرنا چاہتا ہو وہ الجامع الکبیر کے ”قسم“ سے متعلق ابواب کا مطالعہ کر لے، وہ علم نحو میں امام ابوحنیفہ کی حیثیت کا معترف ہو جائے گا، کیونکہ امام محمد نے ان مسائل کو امام ابوحنیفہ کے سمندر سے چنا اور حاصل کیا ہے۔

ائمہ نحو کی گواہی

ائمہ نحو میں سے ابن جنی، قاضی ابوسعید سیرانی، ابوعلی فارسی نے اس کتاب کی شرح تحریر کی ہے اور ان سب حضرات نے اس بات کی گواہی دی ہے کہ اس کتاب کا مصنف علم نحو میں بلند مرتبہ پر فائز ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ خطیب بغدادی نے ”قسم“ سے متعلق ان مسائل کا اور اس سے متعلق نحوی معاملات کا مطالعہ ہی نہیں کیا ہے اور وہ اس سے واقف بھی نہیں ہو سکے ہیں، کیونکہ اگر وہ اس سے واقف ہوتے تو وہ اس طرح کی بات کرنے کی جرأت نہ کرتے، خواہ نفسانی خواہش اُن پر غالب بھی آگئی ہوتی، کیونکہ کوئی عالم شخص کسی دوسرے عالم کے مقابلہ میں صرف طبیعت کی خرابی اور اپنی بڑائی کی وجہ سے اس طرح کی حرکت نہیں کر سکتا، البتہ جاہل شخص اپنی جہالت کی وجہ سے یہ جرأت کر سکتا ہے۔

سلطان، فاضل، کامل، بادشاہ، معظم، عیسیٰ بن ملک عادل ابو بکر بن ایوب، جو شام کے حکمران تھے، انہوں نے اپنی اس کتاب میں اس بارے میں تفصیل سے بحث کی ہے جو انہوں نے خطیب بغدادی کی تردید میں تحریر کی ہے جو اس تنقید کے بارے میں ہے جو خطیب نے امام الائمہ سراج الائمہ امام ابوحنیفہ پر کی ہے اور اس میں انہوں (یعنی عیسیٰ بن عادل) نے موزوں اور مناسب بحث کر دی ہے، تو اللہ تعالیٰ تمام عالم اسلام کی طرف سے انہیں جزائے خیر دے!

ابن عیاش کی روایت

جہاں تک اُن کے یہ کہنے کا تعلق ہے، اللہ تعالیٰ اُن سے درگزر کرے! کہ انہوں نے ابن عیاش کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ امام ابوحنیفہ کو عہدہ قضاء کی وجہ سے نہیں مارا گیا تھا، بلکہ اس وجہ سے مارا گیا تھا کہ وہ ریشم کا کام کرنے والوں کے چیئر مین بن جائیں۔

اس کا جواب تین حوالے سے دیا جاسکتا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے کہ خطیب بغدادی نے اس کے ذریعہ امام ابوحنیفہ کو رسوا کرنے کا ارادہ کیا اور حقیقت میں اس کے ذریعہ خود کو رسوا کر لیا، کیونکہ یہ بات حد تو اتر تک مستند ہونے کے قریب منقول ہے کہ امام ابوحنیفہ کو عہدہ قضاء قبول نہ کرنے کی وجہ سے مارا گیا تھا اور یہی بات خود خطیب بغدادی نے بھی نقل کی ہے اور انہوں نے یہ بات ایک جماعت کے حوالے سے روایت کی ہے، تو پھر وہ اس کا انکار کیسے کر سکتے ہیں؟ •

جو شخص بھی خطیب بغدادی کی بات کو دیکھے گا، تو وہ اس بات پر حیرانگی کا اظہار کرے گا کہ اُن کے اندر نفسانی خواہشات کی پیروی اور حیا کی کمی کتنی زیادہ ہے۔

ابن عیاش پر طعن

اس کا دوسرا جواب یہ ہے: خطیب بغدادی نے اپنی کتاب میں کئی جگہ پر ابن عیاش نامی راوی پر طعن نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ بہت زیادہ غلطیاں کیا کرتا تھا اور یہ بات انہوں نے حافظ ابو نعیم اور یحییٰ بن معین کے حوالے سے نقل کی ہے، تو پھر آپ خود ہی اندازہ لگالیں کہ جس شخص کو انہوں نے مجہول قرار دیا ہے، یہاں اُسے عادل قرار دے رہے ہیں، حالانکہ عقلمند آدمی کا سب سے کتر

یہ ہے کہ اس کے کلام میں تناقض نہیں پایا جاتا ہے۔

رسول سے محبت

اس کا تیسرا جواب یہ ہے: امام ابوحنیفہ نے ”عریف“ کا عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا اس کی وجہ یہ ہے کہ بنو مروان کے حکمرانوں نے انہیں یہ پیشکش اس لیے کی تھی کیونکہ وہ آل رسول ﷺ سے محبت کرتے تھے تو یہ بات امام ابوحنیفہ کے نقص پر مبنی تھی جس کرتی ہے بلکہ ان پر ظلم کرنے والے شخص کے ظلم کے نتیجے ہونے پر دلالت کرتی ہے اور خطیب بغدادی اس روایت کو کیسے نقل کر سکتے ہیں؟ حالانکہ انہوں نے خود یہ بات بیان کی ہے کہ ابن ہبیرہ نے عہدہ قضاء قبول نہ کرنے کی وجہ سے امام ابوحنیفہ کو مارا

مباح کا مسائل میں رجوع

جہاں تک خطیب بغدادی کی اس بات کا تعلق ہے کہ پہلے امام ابوحنیفہ نے کچھ روایات پر عمل کیا اور پھر ان سے رجوع کر لیا تو اس کا جواب بھی تین حوالے سے دیا جاسکتا ہے۔

حق کی طرف رجوع بہتر ہے

پہلا جواب یہ ہے کہ حق کی طرف رجوع کر لینا باطل پر جمے رہنے سے زیادہ بہتر ہے جب ان کے سامنے یہ بات واضح ہو گئی کہ روایات منسوخ ہیں یا مؤول ہیں یا مرجوح ہیں یا اللہ کی کتاب کے حکم کے برخلاف ہیں تو اب ان سے رجوع کرنا لازم ہو جانا تھا اور باطل پر اصرار کرتے ہوئے ان کی بنیاد پر فتویٰ دینا درست نہیں ہونا تھا جبکہ مقصد صرف یہ ہو کہ اپنی علمی قابلیت کو بچایا جا سکے۔

خطیب بغدادی نے اس کے ذریعہ ان کی مذمت کرنے کا ارادہ کیا تھا حالانکہ اس کے ذریعہ انہوں نے امام ابوحنیفہ کی پرہیزگاری، دیانت اور باطل پر اصرار نہ کرنے کی صفت بیان کر دی ہے۔

امام شافعی سے موازنہ

اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ نے اگرچہ اپنے بعض اقوال سے رجوع کیا ہے لیکن امام شافعی نے اپنے جن قدیم اقوال سے رجوع کیا ہے ان کی تعداد اس سے کئی گنا زیادہ ہے اور دیگر ائمہ نے بھی اسی طرح کیا ہے تو یہ چیز ان حضرات کی دیانت، پرہیزگاری اور حق کو ترجیح دینے کی دلیل ہے اللہ تعالیٰ ان سب حضرات سے راضی ہو۔

رجوع قابل مذمت نہیں ہے

اس کا تیسرا جواب یہ ہے کہ (فقہی) موقف اور قول سے رجوع کر لینا جب اس کے ساتھ کوئی دنیاوی غرض وابستہ نہ ہو بلکہ اس کی وجہ سے دنیاوی امور میں کمی آ رہی ہو تو پھر اس چیز کو مذمت کے طور پر کیسے ذکر کیا جاسکتا ہے اور اس وجہ سے تنقید کیسے کی جاسکتی ہے؟

وکیع سے منسوب روایت

جہاں تک خطیب بغدادی کے اُس قول کا تعلق ہے جو انہوں نے وکیع بن جراح کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: سفیان ثوری یہ کہتے ہیں: ہم مؤمن ہیں، لیکن ہم یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری حالت کیا ہے؟ وکیع کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: جو شخص سفیان ثوری کے قول کے مطابق بات کہے گا: وہ اپنے ایمان میں شک کرنے والا شمار ہوگا، ہم لوگ یہاں بھی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی مؤمن ہی شمار ہوتے ہیں۔ تو وکیع نے یہ کہا: ہم تو سفیان ثوری کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا قول اللہ تعالیٰ کے بارے میں جرأت ہے۔

اس اعتراض کا جواب چار حوالے سے دیا جاسکتا ہے۔

علم کلام میں مہارت

پہلا جواب یہ ہے: اگر تو خطیب نے اس کے ذریعہ امام ابوحنیفہ کی مذمت کرنے کا ارادہ کیا ہے تو درحقیقت انہوں نے اُن کی تعریف کر دی ہے کیونکہ انہوں نے یہ حکایت نقل کی ہے کہ اُن کے اور دیگر حضرات کے درمیان اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اُس کی صفات کی معرفت کے درمیان کتنا فرق پایا جاتا ہے اور امام ابوحنیفہ علم کلام میں کتنی مہارت رکھتے ہیں؟

اس کا دوسرا جواب یہ ہے: اس مسئلہ کا تعلق علم کلام سے ہے اور علماء سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہوگی کہ خطیب کا کلام اُن جاہل لوگوں میں رائج ہو سکتا ہے جن کا علم کلام سے کوئی واسطہ نہیں ہے وہ صرف الفاظ حدیث کو روایت کرنا جانتے ہیں۔

دین کی اصل میں شک

اس کا تیسرا جواب یہ ہے: ایمان کے بارے میں شک کرنا دین کی اصل کے بارے میں شک کرنے کے مترادف ہے یعنی حضرت محمد ﷺ کے بارے میں شک کرنے کے مترادف ہے کہ کیا وہ حق ہیں یا حق نہیں ہیں؟ جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کیا تھا: تمہارا کیا حال ہے؟ تو انہوں نے عرض کی تھی: میری یہ حالت ہے کہ میں حقیقی طور پر مؤمن ہوں۔ یہ بات اُن لوگوں کے خلاف حجت ہے جو ایمان میں شک کرتے ہیں۔

سفیان ثوری کے حوالے سے یہ حکایت بھی منقول ہے: وہ یہ کہا کرتے تھے: اگر اللہ نے چاہا تو میں مؤمن ہوں! یہاں تک کہ جب انہیں امام ابوحنیفہ کا قول پہنچا تو انہوں نے اپنے قول سے رجوع کر لیا۔

اسی طرح سفیان ثوری کے زیادہ تر مسائل وہ ہیں جو انہوں نے امام ابوحنیفہ سے حاصل کیے ہوئے ہیں۔

وکیع پر جرح

اس کا چوتھا جواب یہ ہے کہ خطیب بغدادی نے خود وکیع کو ضعیف قرار دیا ہے اور امام احمد بن حنبل کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وکیع کے علاوہ (کوئی بھی دوسرا) راوی میرے نزدیک زیادہ ثابت ہوگا۔ تو خطیب بغدادی پر حیرت ہوتی ہے کہ وہ کیسے ایک شخص کو خود ہی ضعیف قرار دیتے ہیں اور پھر اُس سے امام ابوحنیفہ پر طعن بھی نقل کر دیتے ہیں گویا کہ وہ اُس شخص کے بارے میں

مستحبت کر رہے ہیں، امام ابوحنیفہ پر تنقید ثابت نہیں کر رہے ہیں۔

چھٹے منسوب ایک اور روایت

جس تک خطیب کے اس بیان کا تعلق ہے، جو انہوں نے وکیع کے حوالے سے نقل کیا ہے: ایک مرتبہ سفیان ثوری، محمد بن حنفیہ، حسن بن ابولیلی، قاضی شریک، حسن بن صالح اور امام ابوحنیفہ ایک جگہ اکٹھے ہوئے، ان لوگوں نے امام ابوحنیفہ سے دریافت کیا: یہ شخص کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ جو اپنے باپ کو قتل کر دیتا ہے اور اپنی ماں سے زنا کر لیتا ہے اور اپنے باپ کے سر میں شرب پی لیتا ہے؟ تو امام ابوحنیفہ نے جواب دیا: جی نہیں! تو قاضی ابن ابولیلی نے اُن سے کہا: میں تمہاری گواہی کبھی قبول نہیں کروں۔ سفیان ثوری نے اُن سے کہا: میں تمہارے ساتھ کبھی بات نہیں کروں گا۔ قاضی شریک نے اُن سے کہا: اگر میرے پاس اختیار ہو تو میں یہ کر دیتا اور وہ کر دیتا۔ حسن بن صالح نے کہا: اب میرا آپ سے تعلق رکھنا حرام ہے۔ اس کے جواب چار حوالوں سے دیئے جاسکتے ہیں۔

پہلا جواب

پہلا جواب یہ ہے کہ خطیب نے اس کے ذریعہ امام ابوحنیفہ پر تنقید کرنے کا ارادہ کیا اور انہوں نے اس کے ذریعہ امام ابوحنیفہ کی فضیلت ظاہر کر دی، انہوں نے امام ابوحنیفہ کو حق پر ثابت کر دیا اور اس حوالے سے دیگر چار افراد پر تنقید کر دی، کیونکہ کبیرہ گناہ کے مرتکب شخص کا کبیرہ گناہ کی وجہ سے ایمان سے خارج ہو جانا، یہ خارجیوں کا مسلک ہے، جمہور کا مذہب یہ ہے کہ ایسا شخص مطلق ایمان سے خارج نہیں ہوتا ہے اور کافر نہیں ہوتا ہے، تو جو بات امام ابوحنیفہ نے ارشاد فرمائی ہے، وہ درست ہے اور جو بات اُن لوگوں نے کہی ہے، وہ خارجیوں کا مسلک ہے (یا اس کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے)۔

دوسرا جواب

دوسرا جواب یہ ہے: خطیب بغدادی خود وکیع کو ضعیف قرار دے چکے ہیں، تو وہ اپنے کلام کے برخلاف کیسے کہہ سکتے ہیں؟ جس شخص کو انہوں نے ضعیف قرار دیا ہے، پھر اُسی شخص کو امام ابوحنیفہ پر تنقید کیلئے استعمال کر رہے ہیں۔

تیسرا جواب

تیسرا جواب یہ ہے: یہ روایت اُس کے بھی برخلاف ہے، جو وکیع اور خطیب سے منقول ہے، جیسا کہ خطیب بغدادی نے وکیع کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: انہوں نے امام ابوحنیفہ کی تعریف بیان کی اور وہ امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں سے ہیں۔

چوتھا جواب

اس کا چوتھا جواب یہ ہے: ان چاروں حضرات کا امام ابوحنیفہ کے بارے میں طعن، دو حوالوں سے معتبر نہیں ہوگا، پہلی وجہ یہ ہے کہ اس بارے میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے کہ امام ابوحنیفہ ان حضرات سے بڑے عالم اور ان سے بڑے فقیہ تھے، دوسری بات یہ ہے کہ یہ لوگ امام ابوحنیفہ سے حسد کرتے تھے اور اپنے حسد کا (بعض اوقات) اظہار بھی کر دیتے تھے، بعض اوقات یہ لوگ اس کا اعتراف

کر لیتے تھے تو ان لوگوں کا امام ابوحنیفہ پر طعن کیسے معتبر ہوگا؟

حدیث کے مطابق فتویٰ نہ دینا

جہاں تک خطیب کے اس بیان کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُن سے درگزر کرے! جو انہوں نے علی بن عاصم کے حوالے سے نقل کیا ہے: امام ابوحنیفہ کو ہم نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول ایک حدیث سنائی تو انہوں نے فرمایا: میں اس کے مطابق فتویٰ نہیں دوں گا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) اس کا جواب بھی تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے۔

یحییٰ بن معین کی تنقید

ایک پہلو یہ ہے: خطیب نے خود علی بن عاصم کے بارے میں طعن کیا ہے اور یحییٰ بن معین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب اُن سے یہ کہا گیا: امام احمد بن حنبل یہ فرماتے ہیں: علی بن عاصم میں کوئی حرج نہیں ہے، وہ کذاب نہیں ہے، تو یحییٰ بن معین نے کہا: اللہ کی قسم! وہ نہ تو ثقہ ہے اور نہ ہی اُس کے حوالے سے کوئی حدیث نقل کی جائے گی، تو پھر یہ شخص آج کیسے ثقہ ہو سکتا ہے؟ دوسری بات یہ ہے: ہم نے امام ابوحنیفہ کے مسلک کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ وہ تو ”مرسل“ اور ”ضعیف“ روایات بھی اختیار کر لیتے ہیں، وہ مستند روایات سے بھلا کیسے اجتناب کریں گے؟ تو وہ اس بارے میں اپنے مسلک کو کیسے ترک کر سکتے ہیں؟

سنخ یا تاؤل کا احتمال

اس کا تیسرا جواب یہ ہے: اگر یہ بات اُن سے صحیح طور پر منقول بھی ہو تو حق بات وہی ہوگی، جو انہوں نے کہی ہے کہ میں اس کو اس لیے اختیار نہیں کروں گا کیونکہ یہ منسوخ ہے یا مؤول ہے یا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے مقابل ہے یا مستند نہیں ہے اور کتنی ہی روایات ایسی ہیں جن کے مطابق امام شافعی، امام مالک اور دیگر اہل علم نے فتویٰ نہیں دیا ہے، تو اُن کے بارے میں صرف یہی گمان کیا جاسکتا ہے کہ انہوں نے ان روایات کے مطابق فتویٰ اس لیے نہیں دیا ہوگا، کیونکہ وہ اس روایت کے بارے میں یہ جانتے ہوں گے کہ ان میں (مذکورہ بالا صورتوں میں سے) کوئی ایک صورت پائی جاتی ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

حدیث قلتین

جہاں تک خطیب کے اس بیان کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُن سے درگزر کرے! جو انہوں نے موسیٰ بن سینانہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے کہا: حدیث قلتین مشہور ہے تو امام ابوحنیفہ نے کہا: میں اس پر اعتماد نہیں کرتا ہوں۔ اس کا جواب بھی تین حوالے سے دیا جاسکتا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے: امام ابوحنیفہ نے جو فرمایا ہے وہ دلیل کے ذریعہ ثابت ہونے والا حق ہے، کیونکہ حدیث قلتین کو ”صحیحین“ میں نقل نہیں کیا گیا، بلکہ ان دونوں میں سے کسی ایک نے بھی نقل نہیں کیا، پھر یہ ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کے

اسی یہ روایت منقول ہے جسے امام مسلم نے نقل کیا ہے کہ اُس میں بعد میں غسل کرنے کا اور بخاری کی روایت میں: بعد میں
سجود کا ذکر ہے۔

”اسم مشترک ہے“

دوسرا جواب یہ ہے: جسے امام طحاوی نے ذکر کیا ہے کہ لفظ ”قلہ“ اسم مشترک ہے امام شافعی نے اس سے مراد ”حجر کے گھرے
ہے“ میں اس بارے میں کوئی مستند حدیث منقول نہیں ہے اور کوئی عقلی دلیل بھی موجود نہیں ہے تو مشترک لفظ پر عمل کرنا صرف اسی
حالت جائز ہوتا ہے جب کوئی خارجی دلیل موجود ہو اور وہ یہاں پائی نہیں جاتی ہے۔ تو اس طرح کی روایت پر امام ابو حنیفہ جیسا شخص
کیسے جھوٹ کر سکتا ہے؟ جنہیں احادیث اور اُن کے معانی سے تمسک کا بخوبی علم ہے۔

تیسرا جواب یہ ہے: اُنہوں نے اس بارے میں اپنی ذات کی حالت کی اطلاع دی ہے کہ میں اس پر اعتماد نہیں کرتا ہوں اور یہ
حج کے برخلاف نہیں ہے کہ امام شافعی نے اس پر اعتماد کیا ہے کیونکہ ایک دلیل بعض مجتہدین کے نزدیک باقی دلائل پر ترجیح
دیتی ہے اور بعض کے نزدیک ترجیح نہیں رکھتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے اسباب مختلف ہوتے ہیں ان سب کا ذکر علم اصول فقہ
میں کیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ اُمت کا اس بات پر اتفاق ہے: دونوں طرف کے فریقوں کو گناہ نہیں ہوتا ہے۔

چہرین سے متعلق روایت

جہاں تک خطیب بغدادی کے اس بیان کا تعلق ہے: اُنہوں نے عبد اللہ بن مبارک کے حوالے سے حکایت کے طور پر نقل کیا
ہے کہ اُنہوں نے رکوع میں جاتے ہوئے رفع یدین کرنے کے بارے میں امام ابو حنیفہ سے کہا کہ اس بارے میں حضرت براء بن
عازب رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے تو امام ابو حنیفہ نے کہا: کیا وہ اڑنا چاہ رہے تھے؟
اس کا جواب تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رفع یدین کے بارے میں جو منقول ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے مستند طور پر منقول نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین نے اپنی ”تاریخ“ میں یہ کہا ہے کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رفع یدین کے
بارے میں منقول حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں ہے تو جب امام ابو حنیفہ کو اس حدیث کی علت کا علم ہو گیا تو اُنہوں نے
اسے ہوئے راویوں کا ذکر برے الفاظ میں کرنے کو اچھا نہیں سمجھا اور عبد اللہ بن مبارک کو بطور خوش طبعی کے جواب دیا جو اُن کی
تغزائی بھی تھی اُنہوں نے یہ ارادہ نہیں کیا کہ اُن کے منہ میں پتھر ڈال دیں (یعنی انہیں لا جواب کر دیں) جیسا کہ اُنہوں نے
حدیث کے بارے میں کیا تھا کہ جب انہوں نے اُن سے رفع یدین کے بارے میں دریافت کیا تھا جیسا کہ سفیان بن عیینہ نے اس
سے اس حکایت نقل کی ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے: امام مسلم نے اپنی ”صحیح“ میں یہ بات ذکر کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال مالی اراکم ترفعون ایدیکم فی الصلاة کأنہا اذنان خیل

فمن اسکنوا فی الصلوة

”کیا وجہ ہے کہ میں تم لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ تم نماز کے دوران یوں ہاتھ بلند کرتے ہو کہ جیسے وہ سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہوتی ہیں، تم نماز میں پرسکون رہا کرو۔“

تیسرا جواب یہ ہے: جو نماز سے متعلق باب میں آگے چل کر آئے گا کہ امام ابوحنیفہ اس بارے میں مستند احادیث اور آثار نقل کیے ہیں جن سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ رفع یدین کرنا بدعت ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ رفع یدین کی جو حدیث ہے اُسے روایت کرنے والے تمام لوگ مدنی ہیں اور امام مالک نے خود اس حدیث کو اختیار نہیں کیا ہے اور اس پر عمل نہیں کیا، حالانکہ وہ اہل مدینہ کی روایت کے دوسرے کسی بھی شخص سے زیادہ عالم تھے۔

چار سو روایات کو مسترد کرنے کا الزام

جہاں تک خطیب بغدادی کی اُس روایت کا تعلق ہے جو انہوں نے یوسف بن اسباط کے حوالے سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے چار سو یا اس سے زیادہ احادیث مسترد کر دیا تھا اور اس میں انہوں نے امام ابوحنیفہ کا یہ قول شامل کر دیا ہے کہ گھڑ سوار شخص کو دو حصے ملیں گے اور پیدل شخص کو ایک حصہ ملے گا اور امام ابوحنیفہ نے یہ کہا: میں کسی جانور کا حصہ کسی مومن کے حصہ سے زیادہ نہیں کروں گا، حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ بدر کے موقع پر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو اُن کے گھوڑے کے دو حصے دیئے تھے اور ایک حصہ انہیں دیا تھا۔

اس کا جواب بھی تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے: کسی حدیث کو قبول نہ کرنا لازم آئے گا یا تو اس کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ حدیث منسوخ ہوگی یا یہ ہے کہ اُس کی تاویل کی گئی ہوگی یا پھر یہ ہے کہ وہ کتاب اللہ کے حکم کے مطابق ہوگی اور نبی اکرم ﷺ نے بھی اسی بات کا حکم دیا ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(61) سَيَأْتِيَكُمُ عَنِّي أَحَادِيثٌ مُخْتَلِفَةٌ فَمَا يَكُونُ مُوَافِقًا لِكِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ مِنِّي، وَمَا يَكُونُ مُخَالَفًا لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّا مِنْهُ بُرَى

”عنقریب تمہارے پاس میرے حوالے سے ایسی روایات آئیں گی جن میں آپس میں اختلاف پایا جاتا ہوگا، تو اُن میں سے جو بھی اللہ کی کتاب کے موافق ہو وہ میری طرف سے ہوگی اور جو اللہ کی کتاب کے مخالف ہو، میں اُس سے لاتعلق ہوؤں گا۔“

اکابر مجتہدین نے ایسا ہی کیا ہے جو کتاب و سنت کے عارف تھے البتہ جو لوگ علوم سے ناواقف ہیں اور جو محض روایات کو نقل کر دیتے ہیں جیسے سنتے ہیں، انہیں یہ پتا نہیں ہوتا کہ یہ حدیث ناسخ ہے یا منسوخ ہے، اللہ کی کتاب کی موافق ہے یا مخالف ہے؟

محدثین کا طرز عمل

اس کا دوسرا جواب یہ ہے: اُن کا یہ کہنا کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ بدر کے موقع پر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو دو حصے دیئے تھے

نے اپنی کتاب ”مغازی“ میں اسی طرح نقل کیا ہے تو محدثین نے اُس پر تنقید کی ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: واقدی نے نبی ﷺ کی طرف بیس ہزار احادیث منسوب کی ہیں۔ احمد بن حنبل کہتے ہیں: واقدی اسانید کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا دیا ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول واقدی کی نقل کردہ روایت کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔ امام بخاری فرماتے ہیں: واقدی نے جھوٹی باتیں لکھی ہیں۔ تو اگر امام ابوحنیفہ نے اس حدیث پر عمل نہیں کیا ہے تو انہوں نے واقدی کو اس طرح نہ انہیں کہا ہے: جیسا طرح دوسرے لوگوں نے کہا ہے تو اس حدیث کا ماخذ کیا ہوگا؟

جہاں تک تیسرے جواب کا تعلق ہے: تو وہ یہ ہے کہ ”سیر“ سے متعلق باب میں امام ابوحنیفہ کی مسانید میں یہ بات آئے گی جس کے ذریعہ اس مسئلہ کے بارے میں امام ابوحنیفہ کے مسلک کا درست ہونا ظاہر ہو جائے گا، لیکن ہم یہاں طوالت سے اجتناب کرتے ہوئے کچھ چیزیں ذکر کر دیتے ہیں۔

شعار کا حکم

جہاں تک خطیب بغدادی کے اس بیان کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُس سے درگزر کرے! کہ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے قصوں کا اشعار کیا تھا جبکہ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: اشعار کرنا مشلہ ہے۔ اس کا جواب تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے۔

عظم کے مسلک سے عدم واقفیت

اُس میں سے ایک جواب یہ ہے: اس کا انکار وہ شخص کرے گا جو امام ابوحنیفہ کے مسلک سے واقفیت نہیں رکھتا ہوگا، کیونکہ امام ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ اُن کے زمانہ میں جس طریقہ سے اشعار کیا جاتا تھا وہ مشلہ تھا اور وہ نبی اکرم ﷺ کے اشعار کے طریقہ کے خلاف تھا، کیونکہ نبی اکرم ﷺ قربانی کے جانور کی کوہان کے بائیں حصہ کو معمولی سا چیرا لگاتے تھے جو جانور کیلئے تکلیف دہ نہیں ہوتا تھا اور اُسے عذاب کا شکار نہیں کرتا تھا حالانکہ جاہل لوگ اس بارے میں بعد میں مبالغہ کرنے لگے وہ کوہان کو چیر دیا کرتے تھے اور اس طریقہ سے چیر دیا کرتے تھے جو نبی اکرم ﷺ کے چیرا لگانے کے طریقہ سے مختلف ہوتا تھا۔ اس طرح پہلی بات یہ ہے کہ جانور کو تکلیف پہنچایا کرتے تھے پھر یہ تھا کہ گرمی کی شدت میں وہ زخم بگڑ جایا کرتا تھا تو وہ مشلہ کرنے کے مترادف ہو جاتا تھا امام ابوحنیفہ نے یہ بات ملاحظہ فرمائی تو انہوں نے اس طرح کے اشعار کو مکروہ قرار دیا، کیونکہ یہ سنت کے مخالف ہے اور مشلہ کرنے کے مترادف ہے۔

اگر خطیب بغدادی اس مسئلہ میں امام ابوحنیفہ کے مسلک سے واقف نہیں تھے تو کیا انہوں نے اُن کے الفاظ کو نہیں دیکھا ہے جو فرماتے ہیں: اشعار کرنا مشلہ ہے اس میں انہوں نے ”الف لام“ داخل کیا ہے اور یہ اصل عہد کیلئے ہوتا ہے، یعنی وہ مخصوص شعر جو سامنے نظر آ رہا ہے پھر انہوں نے یہ کہا ہے: یہ مشلہ ہے حالانکہ نبی اکرم ﷺ کا کیا ہوا مشلہ نہیں ہوتا ہے۔

اس طعن کے ذریعہ خطیب بغدادی نے اپنی رسوائی کا سامان کیا ہے انہوں نے یہ بات ظاہر کر دی ہے کہ وہ اس بارے میں ابوحنیفہ کے مسلک سے واقف نہیں تھے اور پھر انہوں نے امام ابوحنیفہ پر تنقید کی ہے جس سے وہ خود واقف نہیں ہیں یہ بات

عدل سے تعلق نہیں رکھتی ہے کہ آدمی تنقید کرتے ہوئے جلد بازی سے کام لے۔

امام طحاوی نے اس بارے میں نص کی ہے اور فرمایا ہے: جہاں تک مسنون اشعار کا تعلق ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کا دوسرا جواب یہ ہے: اشعار ابتداءً اسلام میں ہوا کرتا تھا جب مسئلہ کرنا مباح تھا جیسا کہ عربین قبیلہ کے افراد سے متعلق واقعہ میں بات منقول ہے اُس کے بعد مسئلہ کرنے کو منسوخ کر دیا گیا تو اشعار کو بھی منسوخ کر دیا گیا جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے کفار کا مسئلہ کرنے سے منع کیا ہے جو عنادر کھنے والے اور جنگ کرنے والے لوگ ہیں تو پھر جانور کا مسئلہ کیسے کیا جاسکتا ہے؟ جو پابند ہی نہیں ہے تو اشعار کا بنیادی مقصد علامت مقرر کرنا ہے اور یہ چیز مشکیزہ یا جوتے لٹکانے سے بھی حاصل ہو جاتی ہے۔

تیسرا جواب یہ ہے: ابتداءً اسلام میں کفار لوگ قربانی کے جانوروں سے تعرض نہیں کرتے تھے دوسرے جانوروں سے تعرض کرتے تھے تو اس بات کی ضرورت پیش آئی کہ اس بات کی علامت مقرر کی جائے تاکہ کفار ان سے تعرض نہ کریں لیکن جب اسلام ظاہر ہو گیا اور امن حاصل ہو گیا تو اشعار کی سنت باقی نہیں رہی۔

امام ابو حنیفہ نے اس بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت پر اعتماد کیا ہے وہ فرماتی ہیں:

ان شئت فاشعر وان شئت فلا تشعر

”اب اگر تم چاہو تو اشعار کرو اور اگر چاہو تو اشعار نہ کرو“۔

ابو مقاتل رازی بیان کرتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق اہل عراق میں سے اشعار سے متعلق حدیث کو قتادہ کے حوالے سے ابو حیان کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کیا ہے۔

سودا ختم کرنے کا اختیار

جہاں تک خطیب بغدادی کے اس بیان کا تعلق ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(62) المتبايعان بالخيار ما لم يتفرقا عن مجلس العقد

”خرید و فروخت کرنے والوں کو اختیار رہتا ہے جب تک وہ مجلس عقد میں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے ہیں“۔

جبکہ امام ابو حنیفہ یہ فرماتے ہیں: جب بیع لازم ہو جائے تو پھر اختیار باقی نہیں رہتا۔

اس کا جواب بھی تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے۔

امام مالک کا مسلک

پہلا جواب یہ ہے: امام مالک نے یہ حدیث نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے اور پھر وہ خود اس پر عمل نہیں کرتے حالانکہ وہ نافع کی نقل کردہ روایات اُن کی صحت اور اُن کی علت کا زیادہ علم رکھتے ہیں تو اُن کا اس پر عمل نہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ روایت مستند نہیں ہے۔

(62) اخرجه ابن حبان (4916) - واحمد 56/1 - والبخاری (2111) فی البيوع: باب البيعان بالخيار ما لم

يتفرقا - ومسلم (1531) فی البيوع: باب ثبوت خيار المجلس - وابوداؤد (3454) فی البيوع: باب خيار المتبايعين

اس کا دوسرا جواب یہ ہے: امام مالک فرماتے ہیں: میں نے اہل مدینہ کو اس کے برخلاف کرتے ہوئے پایا ہے اگر یہ حدیث حسنہ تو اہل مدینہ سے مخفی نہ رہتی۔

تیسرا جواب یہ ہے: اگر یہ مستند طور پر بھی منقول ہو تو اس سے مراد اختیار قبول ہوگا، تاکہ اس حدیث پر اور دیگر تمام روایات پر عمل ہوتے اور ان کے درمیان تطبیق ہو جائے۔

قرعہ اندازی کا حکم

جہاں تک خطیب کے اس بیان کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُن سے درگزر کرے! کہ نبی اکرم ﷺ جب سفر پر جاتے تھے تو اپنی قرعہ کے درمیان قرعہ اندازی کیا کرتے تھے حالانکہ امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: قرعہ اندازی کرنا جو اُپ ہے۔ اس کا جواب تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے:

پہلا جواب یہ ہے: امام ابوحنیفہ نے اس حدیث پر اُس حوالے سے عمل کیا ہے جس حوالے سے یہ منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: سفر پر جانے لگے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ اندازی کرے اسی طرح وہ تقسیم جس میں سفر کا مفہوم پایا جاتا ہے اور جس میں کسی کے حق کو باطل قرار نہ دیا جا رہا ہو اُس کا بھی یہی حکم ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے: امام ابوحنیفہ نے یہ اندازہ لگا لیا کہ کسی بیوی کو ساتھ لے کر سفر کرنے اور دو دعوی داروں میں سے کسی ایک کے حق میں فیصلہ دینے کے حکم میں فرق ہے تو انہوں نے قیاس سے اجتناب کیا اور اُس حدیث عمل کیا جو اس بارے میں وارد ہوئی ہے۔

تیسرا جواب آگے چل کر تفصیل کے ساتھ آئے گا جو ”مسانید“ کے درمیان آئے گا۔

مساحب پر ایک الزام کی تحقیق

جہاں تک خطیب کے اس بیان کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُس سے درگزر کرے! امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: اگر نبی مجھے دیکھ لیتے تو میرے بہت سے اقوال کو اختیار کرتے۔

اس کا جواب تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے:

پہلا جواب یہ ہے: یہ خطیب نے لفظوں میں ہیرا پھیری کی ہے اور اس کے ذریعہ انہیں رسوائی کا سامنا کرنا پڑا ہے کیونکہ وہ حدیث جسے امام ابو یوسف نے نقل کیا ہے وہ یہ ہے کہ جب عثمان بنی کا ظہور ہوا اور اُس نے اصول کے بارے میں اپنے مسلک کو پیش کیا اور امام ابوحنیفہ کو اس بات کا پتا چلا تو انہوں نے فرمایا: اگر بنی مجھے دیکھ لے تو میرے بہت سے اقوال کو اختیار کرے تو یہاں خطیب نے ”ب“ اور ”ت“ میں حرفوں کی ہیرا پھیری کر دی ہے (یعنی لفظ ”بنی“ کو لفظ ”نبی“ کہہ کر نقل کر دیا)۔

دوسرا جواب یہ ہے: خطیب بغدادی نے ہی یہ بات روایت کی ہے: امام ابوحنیفہ عظمیٰ اور سمجھداری کے حوالے سے مخصوص تھے کوئی بھی عقلمند شخص اس طرح کی بات نہیں کہہ سکتا۔

تیسرا جواب یہ ہے: اگر یہ بات درست بھی ہو تو اس سے مراد دنیاوی امور ہیں اور نبی اکرم ﷺ دنیاوی امور میں اپنے

اصحاب سے مشورہ کیا کرتے تھے اور اُن کے اقوال کو اختیار کر لیا کرتے تھے اور بعض اوقات اس میں کوئی غلطی بھی ظاہر ہو جاتی تھی۔ کیونکہ وحی اور عصمت کا تعلق شرعی احکام سے ہے اس بارے میں بحث اصول فقہ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

مشروبات کا حکم

جہاں تک خطیب کے اس بیان کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُس سے درگزر کرے! جو انہوں نے ابو مطیع کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ اُن سے مشروبات کے بارے میں دریافت کیا گیا تو امام ابو حنیفہ سے جس بھی مشروب کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے یہی فرمایا: یہ حلال ہے۔

اس کا جواب تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے: جو بات امام ابو حنیفہ نے کہی ہے، اکابر صحابہ اور تابعین کا مسلک بھی یہ ہے، تو امام ابو حنیفہ آثار کے برخلاف رائے کیسے دے سکتے ہیں؟ اور صحابہ کرام کو فاسق کیسے قرار دے سکتے ہیں؟ اُن کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: اُن سے کھجور کی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا گیا تھا اور اُس چیز کے مباح ہونے کے بارے میں دریافت کیا گیا تھا، جو نشہ آور نہ ہو، تو انہوں نے جواب دیا تھا: میں اُسے کیسے حرام قرار دے سکتا ہوں؟ اور ستر صحابہ کرام کو کیسے فاسق قرار دے سکتا ہے (کیونکہ اُن حضرات کا بھی یہی مسلک ہے)۔

دوسرا جواب جو ”مسانید“ کے درمیان تفصیل سے آئے گا وہ یہ ہے: اس بارے میں مختلف اخبار اور روایات منقول ہیں جن سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس بارے میں امام ابو حنیفہ کا جو مسلک ہے، وہی درست ہے۔

یحییٰ بن معین کا موقف

تیسرا جواب یہ ہے: جو یحییٰ بن معین نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: تین روایات نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر منقول نہیں ہیں (یہ روایت) ”پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے“ اور یہ روایت: ”جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے وہ وضو کرے“ اور یہ روایت: ”ہر نشہ آور چیز حرام ہے“۔

عباس دوری بیان کرتے ہیں: جب میں نے یحییٰ بن معین کی زبانی یہ بات سنی، تو میں امام احمد بن حنبل کے پاس گیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا: تم واپس اُن کے پاس جاؤ اور اُن سے کہو کہ شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں منقول روایت مستند حدیث ہے اور یہ مکحول کی نقل کردہ روایت ہے، جو انہوں نے عنبرہ کے حوالے سے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔ عباس دوری بیان کرتے ہیں: میں یحییٰ بن معین کے پاس گیا اور انہیں اس بارے میں بتایا، تو یحییٰ نے کہا: تم اُن سے کہو کہ مکحول کی تو عنبرہ سے ملاقات ہی نہیں ہوئی تھی۔

طلاء کا شرعی حکم

ابن منذر نے اپنی کتاب ”الاشراف“ میں یہ بات نقل کی ہے: طلاء کے بارے میں علماء کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اکثر اہل علم اس بات کے قائل ہیں: جب اس کا دو تہائی حصہ رخصت ہو جائے اور ایک تہائی حصہ باقی رہ جائے، تو اسے پینا مباح

حضرت عمر بن خطاب، حضرت علی بن ابوطالب، حضرت ابو عبیدہ بن جراح، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابو طلحہ انصاری، حضرت مالک، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہم اور تابعین میں سے حسن بصری، امام شعبی، ابراہیم نخعی، عکرمہ اور لیث رحمہم کی مسلک ہے۔

خطیب بغدادی پر حیرت ہوتی ہے کہ وہ اس حوالے سے امام ابو حنیفہ پر کیسے تنقید کرتے ہیں؟ حالانکہ امام ابو حنیفہ نے اس میں صرف اکابر صحابہ کی پیروی کی ہے، امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نبیذ پی لے اور اس کا یہ ارادہ پختہ ہو کہ وہ اس کو پیگیاں تک کہ اُسے نشہ ہو جائے تو پہلا گھونٹ حرام ہوگا، اس طرح اگر کوئی لہو و لعب کیلئے اسے پی لیتا ہے یا عیش و نشاط کیلئے اسے پیگیاں تک کہ اُسے نشہ ہو جائے تو پہلا گھونٹ حرام ہوگا، لیکن جب وہ اس کا اتنا حصہ پی لے جس کے بارے میں اُسے غالب گمان ہو کہ اس سے اُسے نشہ نہیں ہوگا، یہ لہو اور طرب کیلئے نہ ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن جہاں تک خمر کا تعلق ہے تو اس کی تھوڑی اور زیادہ مقدار حرام ہے، اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے صراحت کی ہے اور امام ابو حنیفہ کا مسلک بھی یہ ہے: خمر کی تھوڑی اور زیادہ مقدار حرام قرار دیا گیا ہے اور ہر مشروب کی نشہ آور مقدار حرام ہوگی۔

خطابی کہتے ہیں: لفظ سکر میں سین پر زبر پڑھنا غلط ہے، کیونکہ صحیح لفظ سکر، یعنی سین پر پیش کے ساتھ ہے۔

یک خواب کا تذکرہ

جہاں تک خطیب بغدادی کے اس بیان کا تعلق ہے: جو انہوں نے احمد بن حسن ترمذی کے حوالے سے نقل کیا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا، میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! لوگوں کے درمیان جو اختلاف پایا جاتا ہے اُس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کس چیز کے بارے میں؟ میں نے عرض کی: امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام شافعی کے درمیان جو اختلاف ہے اُس کے بارے میں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک ابو حنیفہ کا تعلق ہے تو میں اُس سے واقف نہیں ہوں، جہاں تک مالک کا تعلق ہے تو اُس نے علم تحریر کیا ہے اور جہاں تک شافعی کا تعلق ہے تو وہ مجھ سے ہے اور میرے ساتھ ہے۔

اس کے دو جواب

اس کا جواب دو حوالوں سے دیا جاسکتا ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے: اس روایت کا متن ہی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ روایت کتنی کمزور اور جھوٹ ہے، کیونکہ صحیح حدیث میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ کے سامنے آپ کی امت کے اعمال پیر اور جمعرات کے دن پیش کیے جاتے ہیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ، امام ابو حنیفہ سے واقف نہ ہوں؟ حالانکہ نبی اکرم ﷺ ہر نیک اور گناہگار شخص سے واقف ہوتے ہیں، لیکن ان کے اعمال نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ امام ابو حنیفہ سے کیسے واقف نہیں ہوں گے؟ لیکن نبی اکرم ﷺ کی امت کی اکثریت ان کے مسلک کے مطابق عمل کرتی ہے۔

امام صاحب کی تعریف میں خواب

دوسرا جواب یہ ہے: یہ خواب اُن روایات کے برخلاف ہے جو نیک لوگوں کی جماعت کے حوالے سے اور مسلمان علماء کے حوالے سے منقول ہے: اُنہوں نے خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے اور نبی اکرم ﷺ نے امام ابوحنیفہ کو پاکیزہ قرار دیا ہے۔

اُن میں سے ایک روایت وہ ہے: جو فضل بن خالد کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں پہلے امام ابوحنیفہ سے بغض رکھتا تھا میں نے خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی تو پھر ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوحنیفہ کا کلام لقمان کے کلام کی مانند ہے بلکہ اُس سے زیادہ (حکمت آمیز ہے)۔

تو میں نے توبہ کی اور امام ابوحنیفہ سے محبت رکھنے لگا۔

میت کا کفن حاصل کرنا

جہاں تک خطیب بغدادی کے اس قول کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُن سے درگزر کرے! جو اُنہوں نے محمد بن غالب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: اگر میت کو دفن کر دیا جائے اور پھر اُس کے ورثاء کو اُس کے کفن کی ضرورت پیش آئے تو اُنہیں یہ حق حاصل ہوگا کہ میت کی قبر کو کھود دیں۔

اس کا جواب تین حوالوں سے دیا گیا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے: یہ راوی جس کی کنیت ابو جعفر شباخ ہے یہ متروک الحدیث اور کذاب ہے یہ بات خطیب نے بھی ذکر کی ہے تو بڑے افسوس کی بات ہے کہ جب وہ امام ابوحنیفہ پر طعن روایت کرنے لگتے ہیں تو جھوٹے راویوں کی طرف چلے جاتے ہیں۔
دوسرا جواب یہ ہے: امام ابوحنیفہ کا مسلک اس بارے میں اس کے برخلاف ہے کیونکہ اُن کا مسلک یہ ہے کہ جب قبر کو کھود کر کفن نکال لیا گیا ہو تو میت کے ورثاء پر یہ بات لازم ہوگی کہ میت کو دوبارہ کفن دیں۔

تیسرا جواب یہ ہے: جب میت کے جسم پر کوئی ایسا کفن ہو جو اُس کی ضرورت سے زیادہ ہو اور وہ کفن ورثاء کی اجازت کے بغیر دیا گیا ہو اور وہ لوگ اس کے محتاج بھی ہوں تو اب اُن لوگوں کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اسے حاصل کر لیں کیونکہ یہ اُن کا حق ہے۔

کفر سے توبہ کروایا جانا

جہاں تک خطیب بغدادی کے اُس بیان کا تعلق ہے جو اُنہوں نے سفیان ثوری کے حوالے سے حکایت کے طور پر نقل کیا ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ سے دو مرتبہ کفر سے توبہ کروائی گئی۔

اس کا جواب تین حوالوں سے دیا گیا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے: سفیان ثوری امام ابوحنیفہ کے ساتھ واضح عداوت رکھتے تھے کیونکہ امام ابوحنیفہ نے کئی مواقع پر اُنہیں خاموش کیا اور لا جواب کر دیا تو وہ لوگ اس بات کی قدرت ہی نہیں رکھتے تھے کہ اس بارے میں بات چیت کر سکیں سفیان ثوری

یہ ہے کہ حضرات کا نفس امارہ اُن کے بھی ساتھ تھا، وہ بعض اوقات اُنہیں بُرائی کی تلقین کرتا تھا، تو وہ اس طرح کی باتیں بشری نفس کے تحت کر دیتے تھے یہ بالکل اُسی طرح ہے جس طرح اللہ کے نبی حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے کیا تھا اور پھر جب وہ نصیحت حاصل کر لیتے تھے تو اُن کی تعریف کرنا شروع کر دیتے تھے۔

حضرت کی تعریف

ہم نے جو بات بیان کی ہے: اُس کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ پر طعن کرنے والے جس بھی صاحب کے پاس کوئی روایت نقل کی گئی ہے (جس میں اُنہوں نے امام ابوحنیفہ پر تنقید کی ہو) اُس شخص کے حوالے سے ایسی روایت بھی نقل کی گئی ہے جس میں اُنہوں نے امام ابوحنیفہ کی تعریف و توصیف کی ہوگی، تو پہلی چیز بشری تقاضوں کے مطابق اور نفس امارہ کے تحت ہوگی اور دوسری چیز اُن لوگوں کی پرہیزگاری اور تقویٰ کی وجہ سے ہوگی اور اسی کی طرف اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں اشارہ کیا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ ۝

بے شک وہ لوگ جو پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں جب شیطان کی طرف سے آنے والا کوئی اُنہیں چھو لیتا ہے تو وہ نصیحت حاصل کر لیتے ہیں اور اُنہیں سمجھ آ جاتی ہے۔

جس شخص کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے وہ اپنے آپ کو غصہ سے بچا کر رکھتا ہے اور کسی کی غیبت نہیں کرتا ہے جیسا کہ امام ابوحنیفہ کی گئی ہے اُن کے حوالے سے یہ بات نقل نہیں کی گئی ہے کہ اُنہوں نے ان میں سے کسی کا ذکر بھی بُرائی کے ساتھ کیا ہو۔

سفیان ثوری کا واقعہ

جیسا کہ عبد اللہ بن مبارک نے یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں سفیان ثوری کے پاس موجود تھا تو اُنہوں نے امام ابوحنیفہ پر تنقید کی۔ میں نے اُن سے کہا: امام ابوحنیفہ غیبت سے کتنے دور ہیں میں نے تو کبھی اُنہیں کسی کی غیبت کرتے نہیں دیکھا۔ تو سفیان نے کہا: وہ اس سے زیادہ عقلمند ہیں کہ اپنی نیکیوں پر کسی اور کو مسلط کریں۔

دوسرا جواب یہ ہے: امام ابو یوسف نے اس کی وضاحت کی ہے اور یہ فرمایا ہے: جب ابن ہبیرہ نے امام ابوحنیفہ کو قضاء کے لیے بلایا اور اُنہوں نے انکار کر دیا تو ابن ہبیرہ کا مسلک یہ تھا کہ جو شخص حاکم وقت کی اطاعت نہیں کرتا ہے وہ کفر کرتا ہے امام ابوحنیفہ سے کہا: تم نے کفر کیا ہے تو تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: میں ہر بُرائی سے اللہ تعالیٰ سے مجھ میں توبہ کرتا ہوں۔ پھر اُس نے دوسری مرتبہ بلایا ایسا تین مرتبہ ہوا پھر اُس نے امام ابوحنیفہ کو قید کر دیا امام ابوحنیفہ نے یہاں تک کہ میرے ساتھیوں نے مجھے مشورہ دیا وہ میرے پاس میرے معاملہ کے سلسلہ میں آئے پھر اُنہوں نے اُن کا راستہ چھوڑ دیا اور سواری پر سوار ہو گئے۔ یہاں تک کہ مکہ چلے گئے پھر مسلسل وہاں رہے یہاں تک کہ مروانیہ خاندان کی حکومت ختم ہو گئی حضرت عبد اللہ سفاح کی طرف منتقل ہوئی تو پھر یہ لوگ امام ابوحنیفہ کے پاس وفد کی شکل میں گئے تو سفیان ثوری کے بیان کا یہ مطلب ہوگا کہ امام ابوحنیفہ سے دو مرتبہ کفر سے توبہ کروائی گئی۔

خارجیوں کا توبہ کروانا

تیسرا جواب یہ ہے: یہ بات بیان کی گئی ہے: جب خارجی لوگ کوفہ میں داخل ہوئے اور انہوں نے تلواریں سونت کر امام ابوحنیفہ کے پاس جانے کا ارادہ کیا اور یہ کہا: کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ کوئی شخص گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے کافر نہیں ہوتا ہے یہ حکایت مشہور ہے جس میں آگے چل کر یہ بیان کیا گیا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے فرمایا: میں ہر گناہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ تو اُن کے دشمنوں نے یہ کہہ دیا: امام ابوحنیفہ سے دو مرتبہ کفر سے توبہ کروائی گئی ہے اُن کی مراد اس کے ذریعہ یہ واقعہ ہوتا ہے۔

کرخی کا نقل کردہ واقعہ

یہ واقعہ امام کرخی سے بھی نقل کیا گیا ہے اور اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: جب وہ لوگ وہاں سے نکلے تو اُن کے بڑے سے کہا گیا: امام ابوحنیفہ نے کفر کے ذریعہ مراد وہ چیز لی ہے جو تمہارا عقیدہ ہے تو تم اُن سے دوبارہ توبہ کرواؤ۔ تو امام ابوحنیفہ نے کہا: میں اُس کفر سے توبہ کرتا ہوں کہ جس کا تم اعتقاد رکھتے ہو کہ میں معاذ اللہ اُس پر ہوں۔ تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: کیا تم یہ گمان کی وجہ سے کہہ رہے ہو؟ یا علم کی وجہ سے کہہ رہے ہو؟ تو اُس نے کہا: گمان کی وجہ سے کہہ رہا ہوں۔ تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

”بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔“

تو یہ تمہاری طرف سے گناہ ہو گیا، تو یہ کفر ہو گا، اس لیے اب تم کفر سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ اُس نے کہا: تم بھی توبہ کرو! امام ابوحنیفہ نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہر قسم کے کفر سے توبہ کرتا ہوں۔ تو اُن لوگوں کے بیان کا یہ مطلب ہو گا کہ امام ابوحنیفہ سے دو مرتبہ کفر سے توبہ کروائی گئی۔

امام احمد کا واقعہ

جہاں تک خطیب بغدادی کے اس بیان کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُن سے درگزر کرے! جو انہوں نے امام احمد بن حنبل کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ اُن سے امام ابوحنیفہ کی کتابوں کے مطالعہ کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: کہ کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

اس کا جواب تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے: خطیب بغدادی نے ابراہیم حربی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ امام احمد نے دقیق مسائل بیان کیے، میں نے اُن سے دریافت کیا: یہ کہاں سے آئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: محمد بن حسن کی کتابوں سے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ امام احمد بن حنبل، امام محمد کی کتابوں کا مطالعہ کیا کرتے تھے اور ان سے استفادہ کیا کرتے تھے تو پھر وہ کسی دوسرے کو اس سے کبے منع کر سکتے ہیں؟

دوسرا جواب یہ ہے: امام ابوحنیفہ کی تحریروں کی مخالفت امام احمد بن حنبل نے صرف چند مسائل میں کی ہے اور یہ اُس سے تعداد میں ہیں جن مسائل میں امام شافعی اور دیگر حضرات نے مخالفت کی ہے، کیونکہ مسائل کے اصول سے تعلق رکھنے والے ایک

مسائل ایسے ہیں جن کے بارے میں امام احمد بن حنبل نے امام ابو حنیفہ کی مخالفت کی ہے اور ان مسائل کے بارے میں امام احمد بن حنبل نے ان دونوں حضرات سے مختلف ہے تو یہ کیسے تصور کیا جاسکتا ہے کہ وہ مسائل جو امام احمد بن حنبل کا مسلک ہوں وہ ان سے مستثنیٰ کرنے والے شخص کی مخالفت کریں۔

تیسرا جواب یہ ہے: خطیب بغدادی سے اللہ تعالیٰ درگزر کرے انہوں نے امام احمد بن حنبل پر اس سے بھی زیادہ طعن کیا ہے امام احمد بن حنبل نے حریر بن عثمان کو ثقہ قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے ثقہ ہے ثقہ ہے۔ حالانکہ حریر بن عثمان جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا حالانکہ ایسے شخص اور اس شخص کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوگا جو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے بغض رکھتا ہو۔ پھر خطیب بغدادی نے یہ کہا ہے: حریر کذاب اور فاسق تھا۔

پھر ابن عیاش کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: یہ وہ شخص ہے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث میں ابن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی تھی: اُس کی مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ سے تھی۔ یہ روایت غلط ہے۔ ابن عیاش کہتے ہیں: وہ کیسے؟ انہوں نے کہا: میں نے ولید بن عبد الملک کو یہ روایت منبر پر سنائی ہوئی سنا ہے اُس نے کہا تھا: علی کی مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی۔

پھر امام احمد بن حنبل پر تنقید کو پختہ کرتے ہوئے خطیب بغدادی نے یہ کہا: یزید بن ہارون کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچنے والی ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں رب العزت کی زیارت کی تو اُس نے فرمایا: اے یزید! کیا تم حریر بن عثمان کے روایات نوٹ کرتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! مجھے اُس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے۔ پھر نے فرمایا: اے یزید! تم اُس کے حوالے سے روایات نوٹ نہ کرو کیونکہ وہ علی بن ابوطالب کو برا کہتا ہے۔

پھر امام احمد بن حنبل کے بارے میں بھی یہ بات نقل کی ہے: وہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ پر تنقید کیا کرتے تھے۔ خطیب بغدادی اس سے مقصد یہ تھا کہ لوگوں کے دلوں کو اُن سے متنفر کیا جائے اس میں انہوں نے حد سے تجاوز کیا بالکل اسی طرح امام احمد بن حنبل پر بھی تنقید کرنے کا اُن کا بنیادی مقصد یہی تھا کہ لوگوں کے دلوں کو اُن سے متنفر کیا جائے۔

خطیب بغدادی نے امام احمد بن حنبل کے بارے میں یہ بات بھی بیان کی ہے: انہوں نے کئی مقام پر وہم کیا ہے جس کا ذکر محمد عبد الرحمن بن علی بن جوزی نے اپنی کتاب ”السہم فی المصیب فی الرد علی الخطیب“ میں کیا ہے اور اس کا جواب بھی دیا

تو امام اعظم پر لگائے جانے والے الزامات کے جوابات میں سے) یہ پانچواں جواب وہ تھا جو تفصیل کے ساتھ تھا یہ اُس سے تھا جو خطیب بغدادی نے امام ابو حنیفہ کے بارے میں ذکر کیا ہے اب ہم اس مقام سے کلام کا رخ موڑتے ہیں تاکہ ہم غلط فہمی کی غیبت میں واقع نہ ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اس فرمان پر عمل کرنے والوں میں سے بنائے:

”ایمان والو! تم بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور تم لوگ تجسس نہ کرو اور کوئی شخص کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔“

امام ابوحنیفہ کے اخلاق

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے امام ابوحنیفہ کی پیروی کرنے والا بنائے کہ وہ لوگوں سے مختلف طرح کی باتیں سنتے تھے، لیکن اس کے باوجود خود پر قابو رکھتے تھے، اُن کے بارے میں یہ بات نقل نہیں کی گئی کہ انہوں نے دوسرے لوگوں میں سے کسی کا ذکر بھی بُرائی کے ساتھ کیا ہو، بلکہ وہ ہمیشہ درگزر سے کام لیتے تھے، معاف کر دیتے تھے، درگزر کا مظاہرہ کرتے تھے اور تحمل اختیار کرتے تھے۔

امام عبدالرزاق کا بیان

یوسف بن عبد اللہ سبط ابن جوزی نے اپنی سند کے ساتھ امام عبدالرزاق بن ہمام کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نے امام ابوحنیفہ سے زیادہ بردبار کوئی شخص نہیں دیکھا، ہم لوگ مسجد خیف میں بیٹھے ہوئے تھے، ایک شخص اُن کے پاس آیا، اُس نے منہ ڈھانپا ہوا تھا، اُس نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں دریافت کیا اور بولا: اے حماقت کا کام کرنے والی عورت کے بیٹے! تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: اے شخص! اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت عطا کرے! تم کیا چاہتے ہو؟ اُس نے کہا: فلاں مسئلہ! میں نے اس بارے میں دریافت کیا تھا، تو آپ نے اس بارے میں وہ فتویٰ دیا تھا، جو حسن بصری کے اس بارے میں فتویٰ کے برخلاف ہے۔ تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: حسن بصری نے غلط فتویٰ دیا، تو اُس شخص نے کہا: اے کافر! اے زندیق! تم حسن بصری کو غلط قرار دے رہے ہو۔ امام ابوحنیفہ کے ساتھی اُٹھے تاکہ اُس کی پٹائی کریں، تو امام ابوحنیفہ نے اُن لوگوں کو اس بات سے منع کیا اور فرمایا: اس بارے میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ٹھیک ہے اور حسن بصری کا فتویٰ غلط ہے۔

ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے: اُس نے امام ابوحنیفہ کو بہت بُرا بھلا کہا، تو امام ابوحنیفہ نے اُس سے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں مغفرت کرے! وہ میرے بارے میں اس کے برخلاف جانتا ہے، جو تم نے میرے بارے میں بیان کیا ہے، جب سے میں نے اُس کی معرفت حاصل کی ہے، میں نے اُس سے عدول نہیں کیا اور میں نے صرف اُس کی معافی کی اُمید رکھی ہے اور مجھے صرف اُس سے سزا سے ڈر لگتا ہے۔ پھر وہ رونے لگے، یہاں تک کہ اُن کی کنپٹیاں پھڑکنے لگیں، ایک شخص اُٹھ کر اُن کے پاس گیا اور بولا: میں نے اللہ کی ذات کے حوالے سے آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے اجازت دیں، میں نے غلطی کی ہے اور میں اپنی جہالت کا اعتراف کرتا ہوں۔ تو امام ابوحنیفہ کے رونے میں اضافہ ہو گیا، یہاں تک کہ اُن کے کندھے بھی حرکت کرنے لگے، انہوں نے فرمایا: اے شخص! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں وکیل بناتا ہوں۔ اُس شخص نے کہا: میں اس سے بھی آگے چیز چاہتا ہوں۔ امام ابوحنیفہ نے فرمایا: تمہیں ہر قسم کی اجازت ہے اور ہر وہ شخص جو مجھے بُرا کہتا ہے، وہ بھی میری طرف سے معاف ہے۔ پھر انہوں نے فرمایا: اے میرے بھائی! مشہور ہونا کتنی نقصان دہ چیز ہے، مشہور ہونا کتنی نقصان دہ چیز ہے۔

مذکورہ سند کے ساتھ احمد بن منصور رما دی کا یہ بیان منقول ہے: یزید بن ہارون نے مجھ سے کہا: میں نے امام ابوحنیفہ سے زیادہ بردبار اور کوئی شخص نہیں دیکھا، جب انہیں کسی شخص کے بارے میں یہ پتا چلتا کہ اُس نے اُن پر تنقید کی ہے یا اُن کا ذکر بُرائی کے ساتھ کیا ہے، تو وہ نرمی کے ساتھ اُسے جواب بھجواتے تھے اور فرماتے تھے: اے میرے بھائی! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے، تمہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وکیل بناتا ہوں، جسے میرے بارے میں اُس کے برخلاف کا علم ہے، جو تم نے کہا ہے۔

(علامہ خوارزمی کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اُن کی پاکیزہ آل اور اصحاب پر درود نازل فرمائے)

باب:

ان مسانید کے مرتبین تک ہماری اسناد کا تذکرہ

یہ مسند: ”مسند حارثی“

یہ امام ابو محمد حارثی بخاری کی مرتب کردہ ہے۔

❦❦❦ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) میں نے چار ائمہ حضرات کے سامنے اس کو پڑھ کر ان سے اسے نقل کیا ہے:

(i) امام قاضی قضاة الانام (مخلوق میں سب سے بڑے قاضی) اخطب خطباء الشام (شام کے سب سے بڑے خطیب) شیخ

جمال الدین ابوالفہاکل عبدالکریم بن عبدالصمد بن محمد بن ابوالفضل انصاری حرستانی

(ii) شیخ ثقہ صفی الدین اسماعیل بن ابراہیم بن یحییٰ درجی قرشی مقدسی

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) میں نے ”جامع دمشق“ میں ان حضرات کے سامنے اس کتاب کو پڑھا تھا۔

(iii) شیخ امام شمس الدین یوسف بن عبداللہ قزاعلی۔ یہ امام حافظ ابوالفرج (ابن جوزی) کے پوتے ہیں۔

دمشق سے باہر ”جبل الصالحین“ کے پاس میں نے ان کے سامنے اس کتاب کو پڑھا تھا۔

(iv) امام ابوبکر بن محمد بن عمر فرغانی

”جامع دمشق“ میں حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام (کے مزار مبارک) کے سرہانے (میں نے ان کے سامنے اس کتاب کو

پڑھا تھا)۔

ان سب (یعنی ان میں سے تین) حضرات کا یہ بیان ہے:

❦❦❦ قاضی امام شیخ الاسلام جمال الدین ابوالقاسم عبدالصمد بن محمد ابوالفضل انصاری حرستانی

ان کے سامنے ”جامع دمشق“ میں یہ کتاب پڑھی گئی اور ہم اس کا سماع کر رہے تھے البتہ شیخ شمس الدین جو ابن جوزی کے

پوتے ہیں: انہوں نے یہ کہا ہے: ”اجازة“ (کے طور پر وہ اس کتاب کو روایت کرتے ہیں۔)

ان (یعنی شیخ الاسلام جمال الدین ابوالقاسم عبدالصمد) کا یہ کہنا ہے:

❦❦❦ دو اماموں نے ”اجازة“ کے طور پر ہمیں خبر دی ہے: (وہ دو امام درج ذیل ہیں:)

(i) ابوالفرج سعید بن ابورجاء صیرفی

(ii) ابوالخیر محمد بن احمد باغبانی

❦❦❦ باغبانی کہتے ہیں: ابو عمرو عبدالوہاب بن محمد بن اسحاق بن یحییٰ بن منندہ اصفہانی نے ہمیں خبر دی ہے:

صیرفی کہتے ہیں: ابو بکر احمد بن فضل باطرقانی نے ہمیں خبر دی ہے:

یہ دونوں حضرات (یعنی باغبانی اور صیرفی) فرماتے ہیں:

❦❦ شیخ امام ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ بن اسحاق ابن مندہ اصفہانی نے ہمیں خبر دی ہے:

وہ (یعنی محمد بن یحییٰ بن اسحاق ابن مندہ اصفہانی) فرماتے ہیں:

❦❦ حافظ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب بن حارث حارثی بخاری نے ہمیں خبر دی ہے جو اس ”مسند“ کے مرتب ہیں۔

دوسری مسند: ”مسند طلحہ“

یہ ”طلحہ“ کی مرتب کردہ ہے۔

❦❦ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) اس کے بارے میں مجھے تین مشائخ نے خبر دی ہے:

(i) صدر کبیر عالم تبحر نحریر علامہ دار الخلافہ کے استاذ (اللہ تعالیٰ اس کی عظمت کو دگنا کرے اور سب پر اس کے سائے کو پھیلا

دے) شیخ محی الدین ابو محمد یوسف -- ابن شیخ الاسلام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن جوزی -- نے مجھے خبر دی اس طریقے سے کہ

میں نے دار الخلافہ میں (اس کتاب کو) ان کے سامنے پڑھا:

(ii) قاضی امام فخر الدین نصر اللہ بن علی بن عبد الرشید -- جو حافظ ابو العلاء حسن بن احمد ہمدانی کے پوتے ہیں -- انہوں نے

”اذن“ کے طور پر مجھے خبر دی:

ان دونوں حضرات (یعنی شیخ محی الدین ابو محمد یوسف اور قاضی امام فخر الدین نصر اللہ) کا یہ کہنا ہے:

❦❦ امام ابن امام امیر المؤمنین مستضیٰ بامر اللہ ابو محمد حسن -- ابن امام ابو مظفر یوسف المستجد باللہ نے ”اجازۃ“ کے طور پر

ہمیں خبر دی:

وہ (یعنی امیر المؤمنین مستضیٰ بامر اللہ ابو محمد حسن) فرماتے ہیں:

❦❦ شیخ عبد المغیث بن زہیر حربی نے ”اجازۃ“ کے طور پر مجھے خبر دی: (یہاں تحویل سند ہے:)

❦❦ عالی سند کے ساتھ اس (مسند) کے بارے میں مجھے دو معمر بزرگوں نے بتایا ہے:

(i) ابو منصور عبد القادر بن ابو نصر قزوینی -- میں نے اُن کے سامنے بھی (اس کی) قرأت کی ہے

(ii) شیخ یوسف بن احمد -- ان سے ”مناولۃ“ کے (طور پر یہ کتاب روایت کی ہے۔)

❦❦ ان دونوں صاحبان (یعنی ابو منصور عبد القادر بن ابو نصر قزوینی اور شیخ یوسف بن احمد) نے

شیخ عبد المغیث بن زہیر بن زہیر -- سے ”اجازۃ“ کے طور پر اسے روایت کیا ہے۔

❦❦ وہ (یعنی شیخ عبد المغیث بن زہیر) فرماتے ہیں:

شیخ ابو البرکات عبد الوہاب بن مبارک بن احمد انماطی نے ہمیں خبر دی ہے:

❦❦ وہ (یعنی شیخ ابو البرکات) فرماتے ہیں:

شیخ ابو الحسن احمد بن محمد بن عبد اللہ ابن النور نے ہمیں خبر دی ہے:

❦❦❦ وہ (یعنی شیخ ابوالحسن) فرماتے ہیں:

شیخ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن یوسف بن دوست العلاف نے ہمیں خبر دی ہے:

❦❦❦ وہ (یعنی شیخ ابو عبد اللہ احمد) فرماتے ہیں:

امام حافظ ابوالقاسم طلحہ بن محمد بن جعفر العدل المعروف بہ "الغار" نے ہمیں خبر دی ہے جو اس "مسند" کے مرتب ہیں۔

تیسری مسند: "مسند ابن مظفر"

یہ "ابن مظفر" کی جمع کردہ ہے۔

❦❦❦ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) اس کے بارے میں مجھے چار مشائخ نے خبر دی ہے:

(i) صدر صاحب کبیر معظم ابن جوزی -- جن کا ذکر ہو چکا ہے میں نے دار الخلافہ میں ان کے سامنے اس کی قرأت کی تھی۔

(ii) شیخ ابو مظفر یوسف بن علی بن حسن

(iii) شیخ علی بن معالی

(iv) شیخ عبد اللطیف المعروف بہ "خیمی"

ان سب حضرات سے "اذن" کے طور پر اس (مسند) کو روایت کیا ہے۔

❦❦❦ ان سب حضرات نے -- قاضی امام شمس الدین عبید اللہ بن محمد بن عبد الجلیل ساوی -- سے "اجازۃ" (کے طور پر اس

مسند کو روایت کیا ہے۔)

❦❦❦ وہ (یعنی قاضی امام شمس الدین عبید اللہ) فرماتے ہیں:

شیخ ابوالبرکات عبد الوہاب بن مبارک بن احمد انماطی نے ہمیں خبر دی ہے:

❦❦❦ وہ (یعنی شیخ ابوالبرکات عبد الوہاب) فرماتے ہیں:

شیخ ابوالحسن مبارک بن عبد الجبار بن احمد صیرفی نے ہمیں خبر دی ہے:

❦❦❦ وہ (یعنی شیخ ابوالحسن مبارک) فرماتے ہیں: ابو محمد حسن بن علی بن محمد جوہری (نے ہمیں اس کی خبر دی ہے)

❦❦❦ وہ (یعنی ابو محمد حسن) فرماتے ہیں:

امام ابو حسن محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد نے ہمیں خبر دی ہے جو اس "مسند" کے مرتب ہیں۔

چوتھی مسند: "مسند ابو نعیم اصفہانی"

یہ وہ مسند ہے جسے امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد اصفہانی نے مرتب کیا ہے:

❦❦❦ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے چار مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) ابو عبد اللہ محمد بن عثمان بن عمر

(ii) قاضی القضاۃ شہاب الدین ابو علی حسن ابن قاضی القضاۃ عبد القاہر شہر زوری نے "موصل" میں

(iii) شیخ ضیاء الدین صفر بن یحییٰ بن صفر نے "حلب" میں

(iv) نجیب الدین ابواسحاق ابراہیم بن خلیل بن عبد اللہ نے ”دشت“ میں ”اذن“ کے طور پر ہمیں خبر دی:
 ●● یہ سب حضرات فرماتے ہیں: شیخ ابوالفرح یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے ”اذن“ کے طور پر ہمیں خبر دی:
 ●● وہ (یعنی شیخ ابوالفرح یحییٰ) فرماتے ہیں:
 شیخ ابوعلی حسن بن احمد حداد نے مجھے خبر دی:

●● حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد اصفہانی کے حوالے سے (خبر دی) جو اس ”مسند“ کے مرتب ہیں۔

5 ویں مسند: ”مسند ابو بکر محمد بن عبد الباقی“

اس ”مسند“ کو شیخ ثقہ عدل ابو بکر محمد بن عبد الباقی بن محمد بن عبد اللہ المعروف بہ ”قاضی مارستان“ نے مرتب کیا ہے۔
 ●● (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے چار مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) شیخ ثقہ تاج الدین بن احمد بن ابوحسن بن احمد بن عرینی میں نے ”مدینۃ السلام“ میں ان کے سامنے اس کی قرأت کی تھی اس کے مالک پر ہزاروں تحیت و سلام ہوں۔

انہوں نے اس کو تین مشائخ سے روایت کیا ہے:

●● ابوعلی عبد السلام بن ابو خطاب

●● ابو بکر عتاب بن حسن بن سعید بن البنا

●● ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن ابوالمجد

ان تینوں حضرات نے اس کتاب کو اس کے مرتب -- قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی -- سے روایت کیا ہے۔

(ii) شیخ ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالم

(iii) صاحب صدر کبیر علامہ استاذ دار الخلافۃ والامامۃ محی الدین ابو محمد یوسف بن عبد الرحمن بن علی بن جوزی

(iv) ابو عبد اللہ محمد بن علی بن بقاء

ان حضرات نے ”اذن“ کے طور پر مجھے خبر دی ہے۔

ان تینوں حضرات نے یہ کتاب تین حضرات سے روایت کی ہے:

●● ابوالفرح عبد الرحمن بن علی بن جوزی

●● ابوالقاسم ذاکر بن کامل

●● ابوالقاسم یحییٰ بن سعد بن نوش

ان تینوں حضرات نے اس کتاب کو اس کے مرتب -- قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی بن محمد بن عبد اللہ انصاری -- سے روایت

کیا ہے۔

6 ویں مسند: ”مسند جر جانی“

یہ وہ ”مسند“ ہے جس کو امام حافظ جرح و تعدیل کے ماہر ابو احمد عبد اللہ بن عدی جر جانی نے جمع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے اس کے بارے میں:

❦❦ شیخ ابو محمد حسن بن احمد بن ہبۃ اللہ بن محمد بن ہبۃ اللہ -- نے ”اذن“ کے طور پر خبر دی (اس کی سند یہ ہے):

❦❦ ابوالحسن محمد بن عبدالحق جوہری

❦❦ سید ظفر بن داعی علوی

❦❦ ابوالقاسم حمزہ بن یوسف سہمی

❦❦ حافظ ابوالاحمد عبد اللہ بن عدی (جو اس ”مسند“ کے مرتب ہیں)۔

۷۱ مسند: ”مسند لؤلؤی“

اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید حسن بن زیاد لؤلؤی نے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

❦❦ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے چار مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) محی الدین ابو محمد یوسف بن عبد الرحمن بن علی جوزی (میں نے دار الخلافہ میں ان کے سامنے اس کی قرأت کی تھی)

(ii) شیخ ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالم

(iii) شیخ ابونصر الاغرابی ابوالفہاصل بن ابونصر

(iv) ابو عبد اللہ محمد بن علی بن بقا (ان تین حضرات نے ”اذن“ کے طور پر مجھے خبر دی)

❦❦ حافظ ابوالفرج عبد الرحمن بن علی بن جوزی -- نے ایک صاحب کو سماع کے طور پر اور باقی صاحبان کو ”اذن“ کے طور

پر خبر دی بشرطیکہ سماع نہ ہو۔

❦❦ ابوالقاسم اسماعیل بن احمد بن عمر بن احمد سمرقندی

❦❦ ابوالقاسم عبد اللہ بن حسن بن محمد خلال

❦❦ ابو حسن عبد الرحمن بن عمر بن احمد

❦❦ ابو حسن محمد بن ابراہیم بن حنیس بغوی

❦❦ ابو عبد اللہ محمد بن شجاع بلخی

❦❦ حسن بن زیاد لؤلؤی -- جو امام ابو حنیفہ کے شاگرد رشید ہیں ان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔

۷۲ مسند: ”مسند ابوالحسن“

اس کو قاضی ابوالحسن اشعری نے جمع کیا ہے یہ ”مسند“ اور میں نے اس کتاب (جامع المسانید) میں جو بھی (اضافی) اطلاعات

ملی ہیں:

❦❦ انہیں تین مشائخ نے نقل کیا ہے:

(i) تقی الدین یوسف بن احمد بن ابوالحسن الاسکافی -- میں نے بغداد میں ان کے سامنے قرأت کی تھی۔

(ii) شیخ ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالم

(iii) شیخ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن بقاء (ان دو صاحبان نے ”اذن“ کے طور پر مجھے خبر دی ہے):

❖❖❖ ان تینوں صاحبان کا یہ کہنا ہے: ہمیں درج ذیل تین مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) ابوالقاسم ذاکر بن کامل بن محمد بن حسین بن محمد خفاف

(ii) ابوالقاسم یحییٰ بن اسعد بن نوش

(iii) قاضی عبدالرحمن عمری (انہوں نے ”اذن“ کے طور پر خبر دی ہے):

❖❖❖ یہ حضرات فرماتے ہیں: حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی -- نے ہمیں اس کی خبر دی ہے:

❖❖❖ وہ فرماتے ہیں: شیخ ابو الفضل احمد بن حسین بن خیرون -- نے ہمیں اس کی خبر دی ہے:

❖❖❖ وہ فرماتے ہیں: میرے ماموں شیخ ابو علی -- نے ہمیں اس کی خبر دی ہے۔

❖❖❖ وہ فرماتے ہیں: قاضی ابوالحسن اشانی -- نے ہمیں اس کی خبر دی ہے۔

9 ویں مسند: ”مسند کلاعی“

اس کو شیخ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے جمع کیا ہے۔

❖❖❖ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: مجھے چار مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) عبداللطیف بن عبد المنعم بن علی بن نصر حرانی

(ii) شیخ شرف الدین ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن عبد الوہاب بن علی بن علی

(میں نے مدینۃ السلام میں متفرق مجالس میں ان کے سامنے اس کتاب کی قرأت کی تھی)

(iii) ابو منصور عبدالقادر بن ابو نصر قزوینی

(iv) یوسف بن احمد بن ابوالحسن (ان دونوں صاحبان نے ”اذن“ کے طور پر خبر دی)

❖❖❖ یہ سب (یعنی چاروں) حضرات یہ فرماتے ہیں: (اس کتاب کی سند درج ذیل ہے):

❖❖❖ عبد الوہاب بن علی بن علی بن سکیہ

❖❖❖ ابوالقاسم علی بن احمد بن محمد بشری

❖❖❖ ابوالحسن محمد بن عبد الرحمن بن جعفر بن خثام

❖❖❖ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی (یہ اس ”مسند“ کے جامع ہیں)

10 ویں مسند ”مسند ابن خسرو“

اس ”مسند“ کو شیخ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے جمع کیا ہے۔

❖❖❖ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: مجھے تین مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) صدر کبیر معظم ابن جوزی (جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے) میں نے بغداد میں اُن کے سامنے اس کی قرأت کی تھی)

(ii) شیخ ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالم

(۱۱) شیخ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن بقا (ان دونوں صاحبان نے ”اذن“ کے طور پر مجھے اس کی خبر دی ہے):

❖❖ یہ تینوں حضرات فرماتے ہیں: ہمیں (درج ذیل) تین مشائخ نے ”اذن“ کے طور پر اس کی خبر دی ہے:

(i) ابوالقاسم ذاکر بن کامل بن محمد بن حسین بن محمد خفاف

(ii) ابوالقاسم یحییٰ بن اسعد بن نوش خبار

(iii) ابوالفرج عبد الرحمن بن علی بن جوزی

❖❖ یہ حضرات فرماتے ہیں: شیخ ابو عبد اللہ حسین ابن محمد بن خسرو بلخی -- نے ہمیں اس کی خبر دی ہے جو اس ”مسند“ کے جامع ہیں۔

11 ویں مسند: ”مسند قاضی ابو یوسف“

اس کو امام قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم نے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے اسے ”نسخہ ابی یوسف“ بھی کہا جاتا ہے۔

❖❖ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: مجھے متعدد مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) صدر کبیر علامہ استاذ دار الخلافۃ والامامۃ ابو محمد یوسف بن ابوالفرج عبد الرحمن بن علی بن جوزی

(ii) شیخ ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالم

(iii) شیخ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن بقا

❖❖ یہ حضرات فرماتے ہیں: ہمیں (درج ذیل) تین مشائخ نے ”اذن“ کے طور پر اس کی خبر دی ہے:

(i) ابوالفرج عبد الرحمن بن علی بن جوزی

(ii) ابوالقاسم ذاکر بن کامل

(iii) ابوالقاسم یحییٰ بن اسد بن نوش

❖❖ یہ حضرات فرماتے ہیں: ہمیں (درج ذیل بزرگ نے) ”اجازۃ“ کے طور پر اس کی خبر دی ہے:

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی بن محمد بن عبد اللہ انصاری (اس کے آگے کی سند یہ ہے):

❖❖ ابو محمد حسن جوہری

❖❖ ابو بکر محمد ابہری

❖❖ ابو عروہ بن حسین ابن محمد بن مودود حرانی

❖❖ عمرو بن ابو عمرو

❖❖ امام قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم

12 ویں مسند: ”مسند امام محمد“

اس ”مسند“ کو امام محمد بن حسن شیبانی نے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے اور اس کو ”نسخہ امام محمد“ بھی کہا جاتا ہے۔

❖❖ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: مجھے (مذکورہ بالا) تینوں مشائخ نے اس کی خبر دی ہے: جو ان کی (مذکورہ بالا) سند کے

تحت (درج ذیل مشائخ سے منقول ہے)۔

❦❦❦ ابو محمد جوہری

❦❦❦ ابو بکر ابہری

❦❦❦ ابو عمرو بہ حرائی

❦❦❦ ان کے دادا (عمرو بن ابو عمرو)

❦❦❦ امام محمد بن حسن شیبانی

13 ویں مسند: ”مسند حماد“

اس ”مسند“ کو امام ابو حنیفہ کے صاحبزادے حماد نے اپنے والد امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

❦❦❦ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے متعدد مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) تقی الدین یوسف بن احمد بن ابی حسن اسکاف -- نے ”مدینۃ السلام“ میں (اس کی خبر دی)

(ii) موفق الدین ابو عبد اللہ محمد بن ہارون بن محمد ثعلبی

(iii) جمال الدین ابوالفتح نصر اللہ بن محمد بن الیاس انصاری

(iv) ان کے بھائی -- نجم الدین ابو غالب مظفر بن محمد بن الیاس

اور (ان کے علاوہ) دیگر حضرات نے دمشق میں ”اذن“ اور ”کتبۃ“ کے طور پر اس کی خبر دی:

ان سب حضرات نے (درج ذیل سند سے اس کو روایت کیا ہے):

❦❦❦ ابو ظاہر بن برکات بن ابراہیم بن طاہر بن برکات خشوعی

❦❦❦ ابوالحسن علی بن مسلم بن محمد سلمی

❦❦❦ ابونصر احمد بن محمد بن سعید صوفی

❦❦❦ ابوالحسن علی بن ابوربیعہ

❦❦❦ ابو عبد اللہ محمد بن حفص طالقانی

❦❦❦ صالح بن محمد ترمذی

❦❦❦ امام حماد بن ابو حنیفہ

14 ویں مسند: مسند امام محمد (مسند ثانی)

اس کو امام محمد بن حسن شیبانی نے جمع کیا اور اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

❦❦❦ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے چار مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) صدر کبیر علامہ استاذ دار الخلافۃ والامامۃ محیی الدین ابو محمد یوسف بن عبد الرحمن بن علی بن جوزی

(میں نے دار الخلافۃ مدینۃ السلام میں ان کے سامنے اس کو پڑھا تھا)

(ii) ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالم

(iii) ابو عبد اللہ محمد بن علی بن بقا

(iv) ابو مظفر یوسف بن علی بن حسن

ان مؤخر الذکر تین مشائخ نے ”اذن“ کے طور پر مجھے اس کی اجازت دی ہے)

ان چاروں حضرات نے (درج ذیل) چار حضرات سے ”اذن“ کے طور پر اس کو روایت کیا ہے:

(i) ابو الفرج عبد المنعم بن عبد الوہاب بن کلیب

(ii) ابو القاسم ذاکر بن کامل بن محمد بن حسین

(iii) ابو القاسم یحییٰ بن اسعد بن نوش

(iv) ابو السعادات نصر اللہ بن عبد الرحمن القرزاز

ان سب حضرات نے درج ذیل سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے:

ابو سعد احمد بن عبد الجبار صیرفی (اذن کے طور پر)

قاضی ابو القاسم علی بن محسن تنوخی

ابو اسحاق ابراہیم بن احمد طبری

محمد بن احمد رازی

ابو عامر عمر بن تمیم بن سیار

ابو سلیمان موسیٰ بن سلیمان جوزجانی

امام محمد بن حسن شیبانی

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: میرے مشائخ میں سے) پہلے شیخ محی الدین ابن جوزی نے (درج ذیل) سند کے ساتھ بھی

روایت کیا ہے:

امام حافظ ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی (اذن کے طور پر)

ابو الفتح محمد بن عبد الباقي المعروف بہ ”ابن البطلی“

ابو الفضل احمد بن حسن بن خیرون

قاضی ابو عبد اللہ حسین بن علی صیری

ابو اسحاق ابراہیم ابن احمد طبری

ابو بکر محمد بن احمد بن عیسیٰ بن عبدک رازی

ابو عامر بن تمیم بن سیار

ابو سلیمان جوزجانی

امام محمد بن حسن شیبانی

❦❦❦ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) میرے چار مشائخ نے ایک اور عالی سند کے ساتھ بھی اس کو روایت کیا ہے۔

(i) ضیاء الدین صفر

(ii) شرف الدین عبدالرحمن بن عبدالرحیم بن عبدالرحمن (ان دونوں صاحبان نے ”حلب“ میں اس کو روایت کیا)

(iii) رشید الدین احمد بن مفرج بن مسلمہ -- نے دمشق میں

(iv) ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالم -- نے بغداد میں

ان چاروں نے -- شیخ ابو الفتح محمد بن عبد الباقی المعروف بہ ”ابن البطلی“ -- کے حوالے سے صاحب کتاب امام محمد بن حسن

شیبانی تک ان کی مذکورہ بالا سند کے حوالے سے اس کو روایت کیا ہے۔

15 ویں مسند: ”مسند سعدی“

اس کو امام حافظ ابن ابی العوام سعدی نے جمع کیا ہے ان کی کنیت ”ابو القاسم“ ہے جبکہ ان کا نام ”عبداللہ بن محمد بن ابی العوام“ ہے۔

❦❦❦ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) پانچ مشائخ نے مجھے عالی سند کے ساتھ اس کی اطلاع دی ہے۔

(i) شیخ شیوخ ارباب الطریقہ امام ائمۃ اصحاب الحقیقۃ نجم الدین ابوالجناہ احمد بن عمر بن محمد بن عبداللہ خوارزمی خیونی

(انہوں نے ”جر جانیہ خوارزم“ میں اس کی خبر دی اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ آباد کرے اور اس کا امیر کسی تعمیر کرنے والے کو بنائے)

(ii) نجم الدین ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابوبکر احمد بن خلف بلخی

(iii) رشید الدین ابوالفضل اسماعیل بن احمد بن حسن عراقی (ان دونوں صاحبان نے ”دمشق“ میں اس کی خبر دی اللہ تعالیٰ

کی حفاظت کرے)

(iv) ضیاء الدین صفر بن یحییٰ بن صفر (انہوں نے ”حلب“ میں اس کی خبر دی)

(v) ابونصر الاغر بن ابوالفضائل فضائل بن ابونصر (انہوں نے ”بغداد“ میں اس کی خبر دی)

ان سب حضرات نے (درج ذیل سند کے ساتھ) اس کو روایت کیا ہے:

❦❦❦ امام حافظ شیخ الاسلام ابوطاہر احمد بن محمد بن احمد بن محمد سلفی اصفہانی

(اگر ان سے ”سماع“ نہ ہو تو پھر ”اجازۃ“ کے طور پر روایت ہوگی)

❦❦❦ احمد بن ابوعباس رازی

❦❦❦ قاضی ابوعبداللہ محمد بن سلامہ قضائی

❦❦❦ ابوالعباس احمد بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن ابوالعوام

❦❦❦ ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بن ابوالعوام (جنہوں نے یہ مسند جمع کی ہے)

کتاب الثالث فیما یتعلق بالایمان مما لا یدکر فی الفقه غالباً

تیسرا باب: ایمان کے بارے میں روایات

جن کا ذکر عام طور پر فقہ (سے متعلق ابواب) میں نہیں کیا جاتا

وَاللّٰهُ يَشْتَمِلُ عَلَى اَرْبَعَةِ فُصُولٍ

یہ باب چار فصول پر مشتمل ہے۔

فَصْلُ الْاَوَّلُ التَّحْرِیْضُ عَلَى الْحَسَنَاتِ وَالتَّحْذِیْرُ عَنِ السَّیِّئَاتِ

فَصْلُ الثَّانِیْ فِی الْاِیْمَانِ وَالتَّصْدِیْقِ بِالْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ وَالشَّفَاعَةِ وَغَیْرِهَا

فَصْلُ الثَّالِثِ فِی الزُّهْدِ فِی الدُّنْیَا وَالتَّأَسُّیِ وَالتَّخَلُّقِ بِاخْلَاقِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ وَاصْحَابِہٖ

فَصْلُ الرَّابِعُ فِی الْفَضَائِلِ

پہلی فصل: نیکوں کی ترغیب دینے اور برائیوں سے روکنے کے باب میں ہے۔

دوسری فصل: ایمان کے بارے میں قضا و قدر (یعنی تقدیر) کی تصدیق، شفاعت اور دیگر امور کے بارے میں ہے۔

تیسری فصل: دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے، نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب کے اخلاق کی پیروی کرنے

اور ان کے اخلاق کو اختیار کرنے کے بارے میں ہے۔

چوتھی فصل: فضائل کے بارے میں ہے۔

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ التَّحْرِیْضُ عَلَى الْحَسَنَاتِ وَالتَّحْذِیْرُ عَنِ السَّیِّئَاتِ

پہلی فصل: نیکیوں کی ترغیب دینا اور برائیوں سے منع کرنا

(63) - سند روایت: (أَبُو حَنِیْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

أَبِي أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

مَتْنُ رَوَايَتٍ: حُبُّكَ لِلشَّيْءِ يُعْمِي وَيُصِمُّ

”تمہارا کسی چیز سے محبت کرنا، اندھا اور بہرا کر دیتا ہے۔“

——***

[علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ روایت ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خرو بلخی نے اپنی ”مسند“ میں - شیخ فقیہ ابو الفضل احمد بن

حسن بن خیرون - قاضی عبد الملک بن عبد الرحمن بن محمد ابو بکر سرخسی - اُن کے والد قاضی امام ابو بکر عبد الرحمن بن ابو بکر بن محمد سرخسی -

ابو احمد محمد بن عبد اللہ بن بنت وزیر ابو عباس اسفرائینی - ابو علی حسن بن علی - علی بن بابویہ اسواری - جعفر بن محمد بن علی بن حسن - یونس بن

حبیب - ابو داؤد طیالسی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انه قال ولدت سنة ثمانين وقدم عبد الله بن انيس الكوفة سنة اربع وتسعين وسمعت منه وانا

ابن اربع عشرة سنة سمعته يقول قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: حبك للشئ يعمي ويصم

ويصم

”وہ بیان کرتے ہیں: میں 80 ہجری میں پیدا ہوا، حضرت عبد اللہ بن انیس رحمۃ اللہ علیہ 94 ہجری میں کوفہ تشریف لائے تو میں نے

ان سے سماع کیا اس وقت میری عمر 14 برس تھی میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”تمہارا کسی چیز سے محبت کرنا، اندھا اور بہرا کر دیتا ہے۔“

انہوں نے یہ روایت معمر بن محمد بن حسن بن محمد بن جامع - قاضی امام مؤتمن ابو جعفر محمد بن احمد بن حاد - ابوسعدا اسماعیل بن علی

سمان رازی - ابو علی حسن بن علی - علی بن بابویہ - جعفر بن محمد بن علی بن حسن - یونس بن حبیب - ابو داؤد طیالسی کے حوالے سے امام

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت ابو العلاء صاعد بن یسار بن محمد ہان ہروی - قاضی ابو محمد عبد اللہ بن ابو حفص عمر بن محمد انصاری - قاضی

ابو العلاء محمد بن ابو الفضل حمدانی - ابو بکر محمد بن احمد بن محمد طالقانی - ابوسعید سمان رازی - حسن بن علی بن محمد بن اسحاق - ابو حسن علی بن

بابویہ - جعفر بن محمد بن علی بن حسن - یونس ابن حبیب - ابو داؤد طیالسی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے اپنی ”مسند“ میں - ابوالسعادات احمد بن احمد بن عبد الواحد متوکل - ابوحسین احمد بن محمد بن احمد بن حسن بن علی بن احمد بن عیسیٰ نہفقنی - حسن بن علی بن اسحاق تمار - ابوحسن علی بن بابویہ اسواری - جعفر بن محمد بن علی بن حسن - حسیب - ابوداؤد طیالسی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ
 امام ابو حنیفہ نے - سیدہ عائشہ بنت عجر رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

روایت: أَكْثَرُ جُنْدِ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ الْجَرَادُ لَا
 ”زمین میں اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ تعداد والا لشکر ٹڈی دل ہے، میں اسے کھاتا بھی نہیں ہوں اور اس کو حرام بھی قرار نہیں دیتا ہوں۔“

——***

ابو اللہ حسین بن محمد بن خسر و بخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالعلاء صاعد بن سیار بن محمد دہان ہروی - قاضی ابوالعلاء فضل ہمدانی - ابوبکر محمد بن احمد بن محمد طالقانی - ابوسعید اسماعیل بن حسن سمان - ابوعلی حسن بن علی دمشقی - ابومحمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابوحاتم رازی - عباس ابن محمد دوری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں - یحییٰ بن معین بیان کرتے ہیں:

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سمع عائشة بنت عجر رضی اللہ عنہا تقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول:

كثرت جند الله في الارض الجراد لا آكله ولا احرمه

ابو حنیفہ نے سیدہ عائشہ بنت عجر رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

زمین میں اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ تعداد والا لشکر ٹڈی دل ہے، میں اسے کھاتا بھی نہیں ہوں اور اس کو حرام بھی قرار نہیں دیتا ہوں۔

یہ روایت ابونصر معمر بن محمد بن حسین - قاضی ابوجعفر بن محمد بن احمد بن حامد - ابوسعید رازی - علی بن حسین دمشقی - ابومحمد بن کثیر رازی - عباس بن محمد دوری کے حوالے سے نقل کی ہے - یحییٰ بن معین بیان کرتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے سیدہ عجر رضی اللہ عنہا کو سنا ہے: (اس کے بعد پوری روایت ہے)۔

ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالسعادات احمد بن عبد الواحد متوکل - ابوحسین احمد بن احمد بن احمد بن حسن بن علی بن احمد بن عیسیٰ - ابوعلی حسن بن علی دمشقی - ابومحمد عبد اللہ بن کثیر رازی - عبد الرحمن بن ابوحاتم رازی -

عباس دوری کے حوالے سے نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ جو صاحب الرائے ہیں، انہوں نے سیدہ عائشہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کو سنا ہے: (اس کے بعد پوری روایت ہے)۔

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں:

(65) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ

مَتْنُ رَوَايَتٍ: وَلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِينَ وَحَجَّجْتُ مَعَ أَبِي سَنَةَ سِتٍّ وَتَسْعِينَ وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ رَأَيْتُ حَلَقَةَ عَظِيمَةً فَقُلْتُ لِأَبِي حَلَقَةُ مَنْ هَذِهِ قَالَ حَلَقَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَزَاءِ الزَّبِيدِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمْتُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِينِ اللَّهِ كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّهُ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

میں 80 ہجری میں پیدا ہوا، 96 ہجری میں، میں اپنے والد کے ساتھ حج کرنے کے لئے گیا، اس وقت میری عمر 16 سال تھی، جب میں مسجد حرام میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ایک بڑا حلقہ دیکھا، میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: یہ کس کا حلقہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن جزیہ زبیدی رضی اللہ عنہ کا حلقہ ہے۔ میں آگے بڑھا تو میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین کی سمجھ بوجھ (یعنی دین کا علم) حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پریشانیوں کے حوالے سے اس کی کفایت کر دیتا ہے، اور اس کو وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے اُس کا گمان بھی نہیں ہوتا ہے۔“

...—...—...—...

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - شیخ فقیہ ابو الفضل احمد بن حسن بن محمد بن خیرون - ابو عبد الملک بن عبد الرحمن بن محمد سرخی - ان کے والد قاضی ابوبکر عبد الرحمن بن محمد سرخی - ابواحمد محمد بن عبد اللہ ابن بنت وزیر ابو اسفرائینی - ابو علی حسین بن علی دمشقی - ابوزفر عبد العزیز بن حسن طبری - ابوبکر مکرم بن احمد بن مکرم بغدادی - محمد بن احمد بن ساء - بن ولید قاضی - قاضی ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - قاضی ابو عبد اللہ صیری - ابوبکر ہلال بن ہلال جو ہلال رازی کے ہیں - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حمدان طناسی - احمد بن صلت - محمد بن شجاع - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

اور انہوں نے یہ روایت تین شیوخ (یعنی) ابومحمد عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ (اور) ابو منصور محمد بن عبد الملک بن حسن بن ابومنصور عبد الرحمن بن زریق سے اور ان سب نے - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - قاضی ابو العلاء واسطی - ابوقاسم علی بن حسن

عباس محمد بن عمر بن حسین ابن خطاب - جعفر بن علی حافظ - احمد بن محمد حماني - محمد بن سماعہ قاضی - بشر بن ولید قاضی - قاضی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

جسکی ابو بکر محمد بن عبد الباقي انصاری نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوالسعادات احمد بن عبد الواحد متوکل - ابو حسین احمد بن محمد بن علی بن احمد بن عیسیٰ نہلمقنی - ابو علی حسن بن علی دمشقی - ابو زفر عبد العزیز بن حسن طبری - ابو بکر مکرم بن احمد بن محمد بن احمد بن سماعہ - بشر بن ولید قاضی - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

جس نے یہ روایت ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - قاضی ابوالعلاء واسطی - ابو قاسم علی بن حسین عدنی - ابو عباس محمد بن حسین - جعفر بن علی حافظ - احمد بن محمد حماني - محمد بن سماعہ قاضی - بشر بن ولید - قاضی ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ
عَنْ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
إمام ابو حنیفہ نے - حضرت ابو معاویہ عبد اللہ بن ابو اوفی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

روایت: مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا وَلَوْ كَمَفْحَصٍ
عَلَى اللَّهِ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ
”جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بناتا ہے، خواہ وہ ”قٹا“ پرندے کے گھونسلے جتنی ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنادیتا ہے۔“

.....

ابو عبد اللہ حسین ابن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - شیخ عدل ابو الفضل احمد ابن حسن بن محمد بن خیرون - عبد الملک بن عبد الرحمن بن محمد سرخی - ان کے والد قاضی ابو بکر عبد الرحمن بن محمد سرخی - ابو احمد محمد بن عبد اللہ ابن بنت وزیر - ابو اسفرائینی - ابو علی حسین بن علی بن غیاث قاضی - محمد بن موسیٰ - جلودی محمد بن عیاش - تمناام یحییٰ بن قاسم کے حوالے سے روایت کی ہے۔

جس نے یہ روایت ابو نصر معمر بن محمد بن حسن بن محمد بن جامع - ابو جعفر محمد بن احمد بن طاہر - ابو سعید بن علی رازی سامان - حسن بن علی - حسن بن غیاث قاضی - محمد بن موسیٰ - جلودی محمد بن عیاش - تمناام یحییٰ بن قاسم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

جس نے یہ روایت ابو العلاء صاعد بن یسار بن محمد دہان ہروی - قاضی ابو محمد عبد اللہ بن ابو حفص عمر بن محمد انصاری - قاضی امام

شرح الحافظ صدر الدین الحصکفی فی "مسند الامام" (93) وقال الحافظ بدر الدین العینی فی "عمدة
الطبع الجديد: وحدث عبد الله ابن ابي اوفى الخرجه الحافظ عبد المؤمن بن خلف الدمياطی فی "جزء" جمعه

ابوالعلاء محمد بن ابوالفضل حمدانی - قاضی فقیہ ابوقاسم عبد الجبار بن زید بن احمد ان دونوں نے - ابوبکر محمد بن احمد بن محمد - ابوسعید اسماعیل بن حسن سامان - ابوعلی حسین بن علی بن محمد بن اسحاق دمشقی - ابوحسن علی بن غیاث قاضی - محمد بن موسیٰ - جلودی محمد بن عیاش - تمام کچھ بن قاسم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالسعادات احمد بن احمد بن عبد الواحد متوکلی - ابوحسن احمد بن محمد بن احمد سمنانی - ابوحسن علی بن احمد بن عیسیٰ نہفقنی - ابوعلی دمشقی - ابوحسن علی بن غیاث قاضی - محمد بن موسیٰ - جلودی محمد بن عیاش - تمام کچھ بن قاسم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(67) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ الْخَزَرَجِيِّ النَّجَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

امام ابوحنیفہ نے - حضرت انس بن مالک انصاری خزرجی نجاری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

متن روایت: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ - ”علم حاصل کرنا، ہر مسلمان پر فرض ہے۔“

——***

ابوعبداللہ حافظ حسین بن محمد بن خروجی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - شیخ ابومحمد عبداللہ بن علی بن عبداللہ (اور) ابومنصور بن عبد الملک بن حسن ان دونوں نے - احمد بن علی بن ثابت - ابواسحاق ابراہیم بن محمد رموی - ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ - ابواسحاق ابراہیم بن محمد واعظ معروف بالعبد ذلیل - ابوعباس احمد بن صلت بن مغلس حمانی - بشر بن ولید قاضی - قاضی ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابومحمد عبداللہ بن علی انصاری - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت - قاضی ابوالعلاء واسطی محمد بن یعقوب ابو عثمان بن ابوسعید اور یہ سعید بن احمد بن محمد بن جعفر نیشاپوری - ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن عمرو یہ مروزی - ابوعباس احمد بن صلت بن مغلس حمانی - بشر بن ولید - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوالعلاء صاعد بن یسار بن محمد ہروی - قاضی ابومحمد بن عبداللہ بن ابوحفص عمرو بن محمد - قاضی ابوالعلاء بن ابوالفضل - ابوبکر محمد بن احمد بن محمد طالقانی - اسماعیل بن حسن رازی - ابوحسن احمد بن محمد بن محمود ستیری - ابوسعید حسن بن احمد بن صلت - بشر بن ولید - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - اسحاق بن ابراہیم بن محمد مہدی

(67) اخرجہ ابو یعلیٰ - وابو نعیم فی ”الجلية“ 323/8 - والخطیب فی ”تاریخ بغداد“ 207/4 وفی ”الرحلة فی طرقات الحديث“ (1)، والطبرانی فی ”الصغیر“ 16/1، وابن ماجہ (224) فی ”المقدمة“ - والبیہقی فی ”شعب الایمان“ (1664)، والبغوی فی ”شرح السنة“ فی ذیل (135) .

محمد بن عبد اللہ حافظ - ابواسحاق ابراہیم بن محمد واعظ - ابو عباس احمد بن صلت بن مغلّس حمّانی - بشر بن ولید - امام ابو یوسف سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوالسعادات احمد بن احمد بن عبد الواحد متوکل - ابو حسین احمد بن محمد بن احمد سمّانی - ابو حسن علی بن احمد بن محمد بن عبد اللہ بن خالد ذہلی - ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن عمرو یہ - ابو عباس احمد بن صلت - بشر بن ولید - امام ابو یوسف سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ
عَنْ مَالِكِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

”بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا بھی اُس (بھلائی) کو کرنے والے کی مانند ہے، اور اللہ تعالیٰ ضرورت مند کی مدد کرنے کو پسند کرتا ہے۔“

——***

حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - قاضی امام ابو عبد اللہ حسن بن محمد بن محمد بن محمد جو ہلال رازی کے بھتیجے ہیں انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حمدان طنافسی - احمد بن مغلّس حمّانی - بشر بن ولید قاضی - قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

انہوں نے روایت کا پہلا حصہ یعنی یہ الفاظ: (الَّذِي عَلَى الْخَيْرِ - ابونصر معمر بن علی بن حسن بن جامع - قاضی ابو جعفر محمد بن حامد - ابوسعید اسماعیل بن ابوعلی رازی سمان - احمد بن محمد - حسین بن احمد - ابو عباس احمد بن صلت بن مغلّس - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے روایت کا آخری حصہ یعنی یہ الفاظ: وَاللَّهُ يُحِبُّ إِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ اس سند کے ساتھ نقل کیا ہے (اور انہوں نے اس کے درج ذیل سند کے ساتھ بھی نقل کیا ہے):

ابو العلاء صاعد بن یسار - قاضی عبد اللہ بن ابو حفص - قاضی ابو العلاء محمد بن ابو الفضل حمدانی - ابو بکر محمد بن احمد بن محمود طالقانی - ابوسعید اسماعیل بن حسن رازی - ابو حسین احمد بن محمد بن محمود تستری - ابوسعید حسن بن احمد بن مبارک طوسی - احمد بن صلت - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ (انہوں نے روایت کا پہلا حصہ بھی اس سند کے ساتھ نقل کیا

(69) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

امام ابو حنیفہ نے - حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: لَا تُظْهِرَنَّ شِمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيَعَافِيَهُ اللَّهُ وَيَتَّيْلِكَ

”تم اپنے بھائی کی شامت ظاہر نہ کرو (یعنی اس کا مذاق نہ اڑاؤ) ورنہ اللہ تعالیٰ اس کو عافیت عطا کر دے گا اور تمہیں اس (خرابی) میں مبتلا کر دے گا۔“

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل احمد بن حسن ابن خیرون - ان کے والد قاضی ابوسعید عبد الملک بن عبد الرحمن بن محمد سرخی - ان کے والد قاضی ابوبکر عبد الرحمن بن محمد - ابو احمد محمد بن عبد اللہ ابن بنت وزیر ابوعباس اسفرائنی - ابو علی حسین بن علی دمشقی - ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن حسن حنفی - طلحہ بن سنان - ہناد بن سری - ابوسعید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: (اس کے بعد مذکورہ بالا حدیث ہے)۔

انہوں نے یہ روایت ابونصر معمر بن محمد بن حسن بن محمد بن جامع - قاضی امام مؤتمن ابو جعفر محمد بن احمد بن حامد بن عبید اللہ بخاری - ابوسعید اسماعیل بن علی رازی سمان - علی بن احمد بن عبید اللہ بن حزام - مظفر بن سہل - موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر - ان کے والد (یحییٰ بن منذر) - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالسعادات احمد بن احمد بن عبد الواحد متوکل - ابو حسین احمد بن محمد بن احمد سمنانی - ابو حسن علی بن احمد بن عیسیٰ - ابو علی حسن بن علی دمشقی - ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن حسین - طلحہ بن سنان یامی - ہناد بن سری - ابوسعید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(70) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ

امام ابو حنیفہ نے - حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَزَقْتُ وَلَدًا قَطُّ وَلَا وَلَدًا لِي قَالَ فَإِنَّكَ أَنْتَ مِنْ كَثْرَةِ الْإِسْتِغْفَارِ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ تَرْزُقُ بِهِمَا وَلَدًا

ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اولاد نصیب نہیں ہوئی، میرا کوئی بچہ نہیں ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بکثرت استغفار و بکثرت صدقہ کیوں نہیں کرتے ہو؟ ان دونوں کی وجہ سے تمہیں اولاد نصیب ہوگی۔

عن جابر فكان رجلٌ يُكثِرُ الصَّدَقَةَ فَوَلَدَ لَهُ تِسْعَةَ
حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس شخص نے بکثرت
صدقہ کرنا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے 9 بیٹے عطا کئے۔

——***

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالسعادات احمد بن عبد الواحد متوکل - ابوحسین احمد بن محمد بن
ابو حسن علی بن احمد بن عیسیٰ نہفقنی - ابو علی حسن بن علی دمشقی - ابوحسن علی بن غیاث قاضی - محمد بن موسیٰ - جلودی محمد بن
تمام یحییٰ بن قاسم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خروین نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”قیامت کے دن، آدمی کی نیکیاں میزان کے ایک
پلڑے میں رکھی جائیں گی اور اس کی برائیاں دوسرے پلڑے
میں رکھی جائیں گی، تو اس کی برائیوں کا پلڑا نیکیوں پر بھاری ہوگا،
یہاں تک کہ وہ شخص مایوس ہو کر جہنم کے بارے میں گمان کرے
گا، پھر وہاں بادل کی مانند ایک چیز آئے گی، تو دریافت کیا جائے
گا: کیا تم جانتے ہو، یہ کیا ہے؟ وہ جواب دے گا: میں اس کو اپنے
عمل کے طور پر نہیں پہچانتا، تو اس سے کہا جائے گا: یہ وہ ہے جو تم
نے لوگوں کو بھلائی کی (یعنی دین کی) تعلیم دی تھی، تو انہوں نے
تمہارے بعد اس پر عمل کیا تھا۔“

——***

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد ابوطاہر عبدالباقی انصاری - ابوقاسم عبید اللہ
محمد بن عثمان صیرفی - عبید اللہ بن عثمان دقاق - ابوحسین علی بن محمد بن یحییٰ مصری - مالک بن یحییٰ بن مالک بن غسان ہمدانی - علی
محم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوحسن محمد بن علی مہندی باللہ - ابوحفص عمر بن احمد بن شاہین - علی بن محمد مصری - مالک بن یحییٰ - علی بن
محم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ
امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن سائب - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

السَّائِبِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَعْرَجِ صَاحِبِ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مَتْنُ رَوَايَتٍ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الْكِبْرِيَاءُ رِذَائِي
وَالْعِظْمَةُ إِزَارِي فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا الْقَيْتُهُ
فِي جَهَنَّمَ

کے شاگرد ابو مسلم اعرج کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کبریائی میری (اوڑھنے والی) چادر
ہے، عظمت میرا تہبند ہے، جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک
کے حوالے سے بھی میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا، میں
اسے جہنم میں ڈال دوں گا۔“

——***

(73) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ
السَّائِبِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَيَاكُمْ وَالظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ

حافظ ابن خروزمی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - شیخ ابوسعود احمد بن علی بن محمد - محمد بن احمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن
رشیق - محمد بن احمد بن حفص - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن سائب - محارب بن دثار کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم، قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل
میں ہوگا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابراہیم ابن عمرو بن ہمدانی - عباس بن یزید - محمد بن حسن کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(74) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِنَّ اللَّهَ يَكْتُبُ لِلْإِنْسَانِ الدَّرَجَةَ الْعُلْيَا
فِي الْجَنَّةِ وَلَا يَكُونُ لَهُ مِنْ عَمَلٍ مَا يَبْلُغُهَا فَلَا يَزَالُ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی -
اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

”(بعض اوقات ایسا ہوتا ہے) اللہ تعالیٰ نے کسی انسان
کے لئے جنت میں ایک بلند درجہ طے کر دیا ہوتا ہے، اور اس شخص کا

حَتَّى يُلَاقَهَا

ایسا عمل نہیں ہوتا جو اسے اُس (بلند درجے) تک پہنچا دے، تو اللہ تعالیٰ اس (بندے کو مختلف طرح کی) آزمائشوں میں مسلسل مبتلا رکھتا ہے، یہاں تک کہ اُسے اُس (درجے) تک پہنچا دیتا ہے۔“

——***

یومحمد بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن صالح ابن ابوصالح۔ احمد بن یعقوب بلخی۔ ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے کی ہے انہوں نے یہ روایت علی۔ علی بن فتح بن عبد اللہ عسکری۔ حمید بن ربیع۔ قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نعال نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ علی بن عبید۔ حسن بن محمد ہمدانی اور قاسم بن حسن ہمدانی سے اور ان کے۔ یحییٰ بن ہاشم غسانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ ابن خردوبلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ شیخ ابو محمد بن سراج۔ احمد بن علی۔ ابوطیب محمد بن احمد بن موسیٰ شروطی۔ محمد بن یعقوب مدنی۔ محمد بن ایوب بلخی۔ یحییٰ بن ہاشم غسانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ ابن خردوبلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ شیخ ابو محمد بن سراج۔ احمد بن علی۔ ابوطیب محمد بن احمد بن موسیٰ شروطی۔ محمد بن یعقوب مدنی۔ محمد بن ایوب بلخی۔ یحییٰ بن ہاشم غسانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت۔ قاضی ابو حسین محمد بن علی بن مہدی باللہ۔ ابوقاسم عبد اللہ بن احمد بن علی بن حسین مدنی۔ ابن مخلد بن جعفر عطار۔ احمد بن حسن ہمدانی۔ یحییٰ بن ہاشم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ سَلَمَةَ وَحَمَّادٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ وَهَذَا وَلَا تَقُولُوا هَجْرًا

امام ابو حنیفہ نے۔ علقمہ بن مرثد اور حماد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”میں نے پہلے تمہیں قبرستان کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا، اب تم اس کی زیارت کرو لیکن کوئی نامناسب (یعنی غیر شرعی) بات (وہاں) نہ کرنا۔“

——***

یومحمد بخاری نے یہ روایت۔ احمد بن محمد۔ محمد بن اسماعیل۔ ابوصالح۔ لیث۔ ابو عبد الرحمن خراسانی کے حوالے سے امام احمد بن حنبلہ سے روایت کی ہے۔

حرجہ احمد 356/5، ومسلم (977)، والترمذی (1054)، وابو عوانہ (7879)، والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 186/4

شرح مشکل الآثار (4745)، والحازمی فی ”الاعتبار“ 228، والطیالسی (807)، وابن حبان (3168)۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - قیاس سندی انطاکی - ابوصالح - لیث - ابوعبدالرحمن خراسانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن جریر بن میثب لؤلؤی بلخی - یحییٰ بن اسلم - عبداللہ بن صالح - لیث - ابوعبدالرحمن خراسانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔۔

(76) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْخٍ لَهُ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابوحنیفہ نے - اپنے ایک بزرگ (یعنی استاد) کے

حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ

روایت نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

”دو قسم کے ضعیف افراد یعنی بچے اور خواتین پر رحم کرو۔“

متن روایت: إِرْحَمُوا الضَّعِيفَيْنِ الصَّبِيَّ وَالْمَرْأَةَ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منشر - محمد بن

منکدر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اُن تک یہ روایت

پہنچی ہے:

”متکبر شخص کا سر دونوں ٹانگوں کے درمیان میں ہوگا،

آگ سے بنے ہوئے صندوق میں (بند) ہوگا، جس پر قفل لگا

گا، اور وہ جہنم میں، اس تابوت سے کبھی بھی باہر نہیں نکل سکے گا۔“

متن روایت: أَنَّ الْمُتَكَبِّرَ رَأْسُهُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ فِي

تَابُوتٍ مِنْ نَارٍ مُقْفَلٍ عَلَيْهِ فَلَا يَخْرُجُ مِنَ التَّابُوتِ

أَبَدًا فِي النَّارِ

حافظ ابن خردنبی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی بن محمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - محمد بن حفص -

صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”تم لوگ جو چاہو اسے پوشیدہ رکھو اور جو چاہو اسے ظاہر

متن روایت: أَسْرُوا مَا شِئْتُمْ وَأَعْلِنُوا مَا شِئْتُمْ فَمَا

(76) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (923). الطبع الجدید. فی الادب: باب من عمل عملاً البسه الله رداء ۵۔

۵۔ فارحموا الضعیفین: المرأة والصبی۔

(77) اخرجہ الحکفی فی ”مسند الامام“ (455)

(78) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (922)۔ الطبع الجدید. فی الادب: باب من عمل عملاً البسه الله رداء ۵۔

۵۔ فارحموا الضعیفین المرأة والصبی۔ وابونعیم فی ”الحلیۃ“ 36/5۔ وابن الشجرى فی ”امالیہ“ 221/2

عَبْدُ بَرٍّ شَيْئًا إِلَّا الْبَسَهُ اللَّهُ تَعَالَى رِدَاءَهُ

کرو، کوئی بندہ جو بھی چیز پوشیدہ رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس (بندے) کو اسی کی چادر پہنا دیتا ہے۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

— سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود

عَنْ هَمَّامٍ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

— روایت: لَوْ أَنَّ الرَّفِيقَ خَلَقَ يُرَى لَمَا رَأَى مِنْ

”اگر نرملی، دکھائی دینے والی کوئی مخلوق ہوتی، تو اللہ تعالیٰ

لَهُ أَحْسَنُ مِنْهُ وَلَوْ أَنَّ الْحَزِيقَ خَلَقَ يُرَى لَمَا

کی مخلوق میں، کوئی بھی اس سے زیادہ خوبصورت نظر نہ آتا، اور اگر

خَلَقَ خَلَقَ اللَّهُ أَقْبَحُ مِنْهُ

سختی، دکھائی دینے والی کوئی مخلوق ہوتی، تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں،

کوئی بھی اس سے زیادہ بدصورت نظر نہ آتا۔“

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - علی بن حسن بن سعید - عمر بن حمید - نوح بن دراج کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے روایت - یحییٰ بن اسماعیل جریری - اسد بن عمرو کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں، ابوعلی باقلانی - ابوعبداللہ بن دوست

- قاضی عمر اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

— سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَيُّوبَ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - ایوب بن عائد کے حوالے سے یہ

عَنْ مُجَاهِدٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

روایت نقل کی ہے: مجاہد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث

وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

کے طور پر یہ روایت نقل کی ہے:

— روایت: لَوْ نَظَرَ النَّاسُ إِلَى صُورَةِ الرَّفِيقِ لَمَا

”اگر لوگ نرملی کی صورت دیکھ سکتے، تو انہوں نے اس سے

أَحْسَنَ مِنْهُ وَلَوْ نَظَرُوا إِلَى صُورَةِ الْحَزِيقِ

زیادہ خوبصورت کوئی اور چیز نہ دیکھی ہوتی اور اگر لوگ سختی کی

ترجمہ الحافظ صدر الدین الحصکفی فی ”مسند الامام“ (457) - والشہاب فی ”المسند“ 1/1 - وعبد بن حمید 433-

عجلونی فی ”کشف الخفاء“ 161/2 - والخرائطی فی ”مکارم الاخلاق“ 6-

وفیہ: ”لو کان حسن الخلق رجلاً یمشی فی الناس لکان رجلاً صالحاً“ .

ترجمہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (897) فی الادب: باب الرفق والحزق - وهو الاثر المتقدم .

لَمَّا نَظَرُوا أَقْبَحَ مِنْهُ

صورت دیکھ سکتے تو انہوں نے اس سے زیادہ بد صورت کوئی اور چیز نہ دیکھی ہوتی۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - یحییٰ بن اسماعیل - حسین ابن اسماعیل - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔۔

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے اس روایت کو - یحییٰ بن اسماعیل جریری - حسین بن اسماعیل جریری - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔۔

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ علاف - قاضی عمر اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک بن ایاس کے حوالے سے -

روایت نقل کی ہے: ابو عمرو شیبانی بیان کرتے ہیں:

(81) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

أَيَّاسٍ عَنْ أَبِي عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ

مَتَنُ رَوَايَتٍ: لَمَّا خَرَجَ أَبُو مَسْعُودٍ مِنَ الْمَدِينَةِ

اتَّبَعْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ أَوْصِنِي فَقَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ

وَلَزُومِ الْجَمَاعَةِ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَنْ يَجْمَعَ أُمَّةَ

مُحَمَّدٍ عَلَى الضَّلَالَةِ وَاصْبِرْ حَتَّى تَسْتَرِيحَ أَوْ

يُسْتَرَاخَ مِنْ فَاجِرٍ

جب حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے

لگے تو میں ان کے پیچھے گیا، میں نے ان سے کہا: آپ مجھے کوئی

وصیت (یعنی نصیحت یا ہدایت) کیجئے! تو انہوں نے فرمایا: تم اللہ

تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور (مسلمانوں کی) جماعت کے ساتھ

رہنا (کیونکہ) اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو گمراہی

اکٹھا نہیں کرے گا، اور تم صبر سے کام لیتے رہنا، جب تک (تم دنیا

سے رخصت ہو کر) راحت حاصل نہیں کر لیتے، یا پھر فاجر (یعنی

ظالم حکمران) سے راحت (یعنی نجات) حاصل نہیں ہو جاتی۔

——***

ابو عبد اللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - فضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف -

قاضی عمر بن حسن اشثانی - منذر بن محمد - حسن بن محمد بن علی - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(81) قلت: وقد اخرج ابن حبان (2101) - واحمد 196/5 - وابوداؤد (547) في الصلاة: بساب في التشديد في ترك الجماعة -

والحاكم في "المستدرک" 211/1 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 54/3 - والبخاری في "شرح السنة" (793) -

-- عن ابی الدرداء - قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "ما من ثلاثة في قرية - ولا بدوی - لا تقوم فيهم الصلاة -

استحوذ عليهم الشيطان - فعليك بالجماعة فانما يأكل الذنب القاصية".

حضرت عمر بن حسن اشثانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سُفْيَانَ
عَنِ عَنِ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ
عَنِ النَّبِيِّ عَنْهَا

امام ابوحنیفہ نے - سفیان ثوری - منصور بن صفیہ - ان کی والدہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ سَبِّ الْأَمْوَآتِ وَقَالَ طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي
لَحْيِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرحومین کو برا کہنے سے منع کیا ہے، اور یہ ارشاد فرمایا ہے: اس شخص کو مبارک ہو جو اپنے صحیفے میں بکثرت استغفار پائے گا۔“

——***

حضرت ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابوبکر خطیب بغدادی - ابونعیم - محمد بن اسماعیل وراق - سعید بن قاسم حافظ - محمد بن منہ - ہذیل بن معاویہ - ابراہیم بن ایوب کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
عَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص عیال (زیر کفالت افراد یعنی بال بچوں) کی وجہ سے غم اور پریشانی کے عالم میں انتقال کر جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ کی راہ میں تلوار کی ایک ہزار ضربیں لگنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہوگا۔“

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ہشام بن ہمام شیرازی - محمد بن یحییٰ بن یزید نیشاپوری - مقرئ کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي غَسَّانٍ
عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

امام ابوحنیفہ نے - ابوغسان - حسن بصری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حرجہ النسائی 52/4 - والمرتضى الزبيدي في "الانحاف" 491/7 - والمتقى الهندي في "الكنز" (42712) - والسيوطي
الجمع الصغير 394/6 مع فيض القدير (9765) .

حرجہ الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (302) .

حرجہ محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (925) - والحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (489) -

(1825) في الامارة: باب كراهية الامارة بغير ضرورة - واحمد 5: 143 .

وَالِهِ وَسَلَّمَ

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ الْإِمَارَةُ أَمَانَةٌ وَهِيَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَ بِحَقِّهَا وَأَدَّى
الَّذِي عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ فِيهَا وَأَنَّى لَهُ ذَلِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ

”اے ابو ذر! امارت (یعنی حکومتی عہدہ) ایک امانت ہے
اور یہ قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا باعث ہوگی؛ البتہ اس
شخص کے لئے (رسوائی کا باعث) نہیں ہوگی جس نے اس کے
حق کے ہمراہ اس کو حاصل کیا اور اس میں اپنے ذمہ لازم فرائض
کو پورا کیا، اور اے ابو ذر! یہ بھلا کہاں ہو پاتا ہے؟“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(85) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي
وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
متن روایت: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

امام ابو حنیفہ نے - حماد - ابو وائل کے حوالے سے یہ روایت
نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
”علم حاصل کرنا، ہر مسلمان پر فرض ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - عباس بن محمد - معاویہ - عمر - داؤد بن علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل
کی ہے۔

(86) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ
متن روایت: ثَلَاثَةٌ يُوجَرُ فِيهِنَّ الْمَيِّتُ بَعْدَ مَوْتِهِ
وَلَدٌ يَدْعُو لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ فَهُوَ يُوجَرُ فِي دُعَائِهِ وَرَجُلٌ
عَلِمَ عِلْمًا يُعْمَلُ بِهِ وَيُعَلِّمُهُ النَّاسَ فَهُوَ يُوجَرُ عَلَى
مَا عَمِلَ وَعَلَّمَ وَرَجُلٌ تَرَكَ أَرْضًا صَدَقَةً

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:
”تین چیزیں ایسی ہیں جن میں میت کو اس کے مرتے
کے بعد بھی اجر دیا جاتا ہے (پہلی چیز) وہ اولاد جو اس (میت)
کی موت کے بعد بھی اس کے لئے دعا کرتی رہتی ہے (دوسری
صورت یہ ہے) ایک شخص ایسا (دینی) علم حاصل کرتا ہے جس پر

(85) اخرجہ صدر الدین الحسکفی فی ”مسند الامام“ (31) - والطبرانی فی ”الكبير“ (10439) - وفی ”الوسط“ (18) - مجب
البحرین) - والهیثمی فی ”مجمع الزوائد“ 1/119 - والحافظ فی ”المطالب العالیہ“ (3065) .

(86) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (924) . قلت: قد اخرج ابن حبان (3016) - والطحاوی فی ”مشکل الآثار“
(246) - والبخاری فی ”الادب المفرد“ (38) -

-- عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ”اذا مات الانسان انقطع عمله الا من ثلاث صدقة جاریۃ او علم ینتفع بہ
ولد صالح یدعو لہ“ .

عمل کیا جاتا ہو پھر وہ اس کی تعلیم دوسرے لوگوں کو دیتا ہے تو اس کو اس کے عمل کرنے اور تعلیم دینے پر اجر دیا جاتا ہے، (تیسری صورت یہ ہے:) آدمی کوئی زمین صدقہ کے طور پر چھوڑ جائے۔“

——***

محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 ۱۷۱ قَالِ
 روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:
 ”آزمائش، کلام کے ساتھ متعلق ہوتی ہے۔“

——***

محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 ۱۷۱ قَالِ
 روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے):
 ”قیامت کے دن، ہم انصاف کے ساتھ، میزان رکھیں گے۔“

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: (اس دن) آدمی کا عمل لا کر اس کے میزان میں رکھا جائے گا تو (اس کا نیکیوں کا پلڑا) ہلکا ہوگا، تو بادل جیسی ایک چیز کو لایا جائے گا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے کہ ”سحاب“ استعمال ہوا ہے یا ”غمام“ استعمال ہوا ہے) اور اس کو اس شخص کے میزان میں (نیکیوں کے پلڑے) میں رکھ دیا جائے گا تو وہ جھک جائے گا تو اس شخص سے دریافت کیا جائے گا: کیا تم جانتے ہو؟ یہ کیا ہے؟ وہ شخص جواب

خرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (926) - وابن أبي شيبة 578/8 (5599) في الادب: باب ما قالوا في النهي
 في الرجل والغيبة

خرجه ابن ماجه (242) - ومسلم 73/5 - وابو داود (2880) - والترمذي (1376)

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ”ان مما يلحق المؤمن من عمله وحسناته بعد موته: علماً علمه

دے گا: جی نہیں! تو اس سے کہا جائے گا: یہ تمہارا وہ علم ہے جس نے تم نے (لوگوں کو) تعلیم دی تھی اور انہوں نے اس کا علم حاصل کے تمہارے بعد اس پر عمل کیا تھا۔“

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - عبدالصمد بن علی - ابوالبراہیم اسماعیل بن یوسف - مسلم - حماد بن زید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن علی فارسی - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(89) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَتَنُ رَوَايَتٍ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”علم حاصل کرنا، ہر مسلمان پر فرض ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - قبیصہ بن فضل بن عبد الرحمن طبری - عثمان شجری - ابو عاصم نیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن ابوریح سے ان کی تحریر سے - ابوامیہ طرطوسی - عبد الرحمن بن صالح - حماد بن زید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(90) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ أَنَسٍ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَتَنُ رَوَايَتٍ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زبانی صرف ایک حدیث سنی ہے وہ یہ کہ کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”علم حاصل کرنا، ہر مسلمان پر فرض ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(91) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”میں اپنے والدین سے پہلے (اپنے استاد) حماد (بن ابوسلیمان) کے لئے دعا کرتا ہوں۔“

——***

خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید احمد بن قاسم مقری - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم شلاج - ابوعباس قاسم بن عبد اللہ بن عامر حضرمی - عمیر بن عمار ہمدانی - محمد بن ابان قرشی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ:
”اذا عَرِفَ الثَّقِيلُ نَفْسَهُ أَنَّهُ ثَقِيلٌ“
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
”جب بوجھل شخص، خود کو پہچان لیتا ہے کہ وہ بوجھل ہے، تو
وہ بوجھل نہیں رہتا۔“

——***

خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے غنجا ری میں ”تاریخ بخارا“ میں یہ پڑھی ہے
ابراہیم بن یعقوب صوفی - محمد بن حاتم بن سعید بن حفص بیکندی - عبد الصمد بن فضل - حسن بن حازم - بکر بن معروف
سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ:
”مَنْ أَمِنَ الثَّقَلَ ثِقَلًا“
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
”جو شخص خود کو بوجھل پن سے محفوظ سمجھتا ہے وہ بوجھل ہو
جاتا ہے۔“

——***

خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل احمد بن حسن ابن خیرون - ابوحسین محمد بن عبد الواحد بن علی بن
محمد بن رزمہ - ابو محمد علی بن عبد اللہ بن عباس بن مغیرہ جوہری - ابوعیسیٰ احمد بن محمد وراق مقدسی - ابو محمد حارث بن محمد بن امامہ مدائنی
سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَعَرَّسَ وَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَكْلَأَ الصُّبْحَ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَنَامَ الرَّهْطُ وَبِلَالٌ حَتَّى كَانَ أَوَّلُ مَنْ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَبَعْدَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَ أَنْ يَفْتَادُوا الرَّوَاحِلَ مِنْ ذَلِكَ الْمَحَلِّ وَأَمَرَ بِلَالًا فَاذَنْ ثُمَّ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ الْفَجْرَ

”(ایک مرتبہ) ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے رات کے آخری پہر آپ ﷺ نے پڑاؤ کیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت دی کہ وہ صبح صادق ہونے کا خیال رکھ کر پھر نبی اکرم ﷺ سو گئے باقی لوگوں سمیت حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی سو گئے یہاں تک کہ سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ اور آپ کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کی کہ لوگ اس مقام سے اپنی سواریوں کو لے کر چل پڑیں (تو) آگے جا کر) آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ انہوں نے اذان دی نبی اکرم ﷺ نے پہلے وتر ادا کئے پھر فجر کی دو رکعات (سنتیں) ادا کیں پھر آپ ﷺ نے حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی تو پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو فجر کی نماز پڑھائی۔“

——***

ظہر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ علی بن محمد بن عبید۔ عبید اللہ بن عبد الجبار۔ ابو مسلم بشر بن مسلم۔ یحییٰ بن صالح۔ بن خالد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(95)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ تَعَالَى

﴿وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى﴾ قَالَ بِلَالُ اللَّهِ إِلَّا اللَّهُ

﴿وَكَذَبَ بِالْحُسْنَى﴾ قَالَ بِلَالُ اللَّهِ إِلَّا اللَّهُ

ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تلاوت (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”اور اس نے اچھائی کی تصدیق کی۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس (اچھائی) سے مراد اللہ تعالیٰ ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”اس نے اچھائی کی تصدیق کی۔“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس (اچھائی) سے مراد اللہ تعالیٰ ہے۔

ہے۔

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - بشر بن موسیٰ - عبد اللہ بن یزید مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے
سنت کی ہے۔

میں نے (اس روایت کو ایک اور سند کے ساتھ بھی نقل کیا ہے) زکریا بن یحییٰ بن حارث نیشاپوری - محمد بن یوسف رازی -
محمد بن احمد - مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے۔

یہ علامہ بن نغار اور احمد بن محمد بن سعید نے یہ روایت - بشر بن موسیٰ - عبد اللہ بن یزید مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
سنت کی ہے۔ تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

قال وصدق بالحسنى قال بلاله الا الله وكذب بالحسنى قال بلاله الا الله

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تلاوت کیا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”اور اس نے اچھائی کی تصدیق کی“ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”اچھائی“ سے مراد لا الہ الا اللہ ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”اس نے اچھائی کی تکذیب کی“ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس
”اچھائی“ سے مراد لا الہ الا اللہ ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ
فرمان نقل کرتے ہیں:

- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي
سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

”جس شخص سے کسی علمی بات کے بارے میں دریافت کیا
جائے اور وہ اس کو چھپالے تو قیامت کے دن اُس شخص کو آگ
کی بنی ہوئی لگام ڈالی جائے گی۔“

مِنْ رِوَايَتِ: مَنْ سِئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكْتَمَهُ الْجَمْعُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ يُلْجَأُ مِنْ نَارٍ

——***

حافظ ابن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو بکر محمد بن قاسم بن سلیمان مؤدب - محمد بن یوسف رازی - ادریس - علی -
حماد بن عمرو یہ - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

امام ابو حنیفہ نے - عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ عَنْ
جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

حرجہ ابن حبان (95) - واحد 263/2 - وابو داؤد (3658) فی العلم: باب کراہیۃ منع العلم - والترمذی (2649) فی
باب ما جاء فی کتمان العلم .

حرجہ احمد 360/3 - وابن ابی شیبہ 550/8 - والبخاری فی ”الصحيح“ (6021) - وفی ”الادب المفرد“ (224) - وابن
حرجہ (3375) - والطبرانی فی ”الصغير“ (672) .

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متن روایت: كُلُّ مَعْرُوفٍ فَعَلَّتْهُ إِلَى غَنِيٍّ أَوْ فَقِيرٍ

صَدَقَةٌ

ارشاد فرمایا ہے:

”ہر بھلائی، جو تم نے کسی بھی خوشحال شخص یا غریب شخص کے ساتھ کی ہو وہ صدقہ (شار) ہوتی ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح ترمذی - محمد بن خلف تمیمی - علی بن عبد الحمید - قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(98) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي

رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

متن روایت: الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ

الْمُنْكَرِ فَرِيضَةٌ قُلْتُ فَمَنْ تَرَكَهُ كَفَرَ قَالَ لَا

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا فرض ہے

(راوی بیان کرتے ہیں:) میں نے کہا: جو شخص اس کو ترک

کردے وہ کافر ہو جاتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن اسماعیل - علی بن عباس - عباد بن یعقوب - عفان بن سنان جرجانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن قاسم بن زکریا - عباد بن یعقوب - عفان جرجانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: جو شخص اس کو ترک کر دے وہ کفر مرتکب ہوتا ہے انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

حافظ ابن خروئجی نے یہ روایت - ابو حسین صیرفی - ابو محمد جوہری - ابو حسن بن قاسم بن زکریا - عباد بن یعقوب - عفان جرجانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے جیسے محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں نقل کی ہے

(99) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي

رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: زِرُّ غَبَّا تَزِدُّ حُبًّا

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

فرمان نقل کرتے ہیں:

”وقفے سے ملنے جایا کرو (اس سے) محبت میں اضافہ

ہوتا ہے۔“

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو بکر احمد بن محمد بن حسن دینوری۔ محمد بن عبد العزیز دینوری۔ محمد بن عباس نصاری۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت۔ قاضی ابو حسین بن مہدی باللہ۔ عمر دلیلی مرقی۔ ابو بکر احمد بن محمد ضراب۔ ابو جعفر محمد بن عبد اللہ۔ عبد العزیز۔ محمد بن عباس بن فضل انصاری۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

۱۱۱۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ قَالَ :

امام ابو حنیفہ نے۔ عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”مجھے کسی بھی بات پر افسوس نہیں ہے، صرف اسی بات پر ہے کہ مجھے باغی گروہ کے ساتھ جنگ میں حصہ لینا چاہیے تھا اور گرمیوں کے (نفل) روزے (ترک نہیں کرنے چاہیے تھے)“

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عبد اللہ محمد بن قاسم بن زکریا بخاری۔ عباد بن یعقوب۔ عفان بن سنان جانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خسر وٹنی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ شیخ ابو حسن۔ ابو محمد جوہری۔ ابو حسین۔ ابو عبد اللہ محمد بن قاسم بن زکریا۔ عباد بن یعقوب۔ عفان جرجانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

۱۱۲۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

امام ابو حنیفہ نے۔ ابو زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت تشریف لاتے تھے تو (اندھیرے میں بھی) اپنی خوشبو کی وجہ سے پہچان لئے جاتے تھے۔“

——***

۱۱۱۔ أخرجه الحاكم في "المستدرک" 643/3-والبيهقي في "السنن الكبرى" 172/8 باب ما جاء في قتال أهل البغي والخوارج.

۱۱۲۔ أخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (358)-والدارمي 46/1 (66)-وابن سعد في "الطبقات"

399-وابن أبي شيبة 25/9 في الادب: ما يستحب للرجل ان يوجد ريحه منه-وعبد الرزاق (7934)-وابوداؤد في

الرياح (445)

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - محمد بن ابوشجاع معدل - محمد بن عبدالعزیز بن ابورزمہ نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(102) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: مَنْ اعْتَذَرَ إِلَيْهِ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ فَلَمْ يَقْبَلْ عُذْرَهُ فَوَزَّرَهُ كَوَزَّرَ صَاحِبُ مَكْسٍ أَيْ عَشَارٍ

”جس شخص کے سامنے اس کا مسلمان بھائی معذرت پیش کرے اور وہ اس کی معذرت کو قبول نہ کرے تو اس کا گناہ صاحب مکس کی مانند ہوتا ہے

(راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد (ناجائز) ٹیکس (یا بھتہ) وصول کرنے والا شخص ہے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس عن عقدہ - عبداللہ بن محمد بخاری - ابو الفضل عباس - عبدالعزیز قطان مروزی - علی بن سلیمان رازی - حکم بن یزید قاضی مرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(103) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - عبدالکریم بن معقل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

متن روایت: النَّذَمُ تَوْبَةٌ

”ندامت، توبہ ہوتی ہے۔“

——***

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی بیان کرتے ہیں: میں نے ابو عبداللہ محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن سلیمان بن کامل کی کتاب ”تاریخ بخارا“ میں یہ بات پڑھی ہے: ابوہل بن عثمان بن سعید - محمد بن محمد - ابوزکریا یحییٰ بن اسماعیل بن حسن بن عثمان - ان کے دادا حسن بن عثمان - مخلد بن عمر - قاضی ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(104) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنِ)

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی

(102) اخرجہ ابن ماجہ (3718) فی الادب: باب المفادیر - والمنذری فی ”الترغیب“ 493/3 - وابوداؤد

فی ”المراسیل“ (517) - من حدیث ابن جودان

(103) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 199/2 - والحاکم فی ”المستدرک“ 243/4 - والبیہقی فی ”السنن

الکبری“ 154/10 - وابن ماجہ (4252)

عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

رَوَيْتُ: كَانَ أَحَبَّ الْأَسْمَاءِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

”اللہ کے رسول کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام

سَلَّمَ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ

عبداللہ اور عبدالرحمان تھے۔“

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - (قبیصہ) - زکریا بن یحییٰ - احمد بن عبداللہ بن زیاد - محمد بن مہدی - علی بن عاصم بن مرزوق کے
سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

- سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ:

امام ابوحنیفہ امام شعبی کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

رَوَيْتُ: أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ وَرَجُلٌ خَلْفَهُ يَغْتَابُهُ

” (ایک مرتبہ) وہ حدیث بیان کر رہے تھے تو ایک شخص

كَتَبَ إِلَيْهِ وَقَالَ

نے ان کے پیچھے ان کی غیبت کرنا شروع کر دی، وہ اس شخص کی

هَنِينًا مَرِيئًا غَيْرَ دَاءٍ مُخَامِرٍ

طرف متوجہ ہوئے اور بولے: (یعنی انہوں نے یہ شعر پڑھا):

لِعِزَّةٍ مِنْ أَعْرَاضِنَا مَا اسْتَحَلَّتْ

”ایسے شخص کو خوشی اور سیرابی نصیب ہو (یا ایسے شخص کو خوش

آمدید) جو عقل کو ڈھانپ دینے والی بیماری کے نہ ہوتے ہوئے

بھی ہماری عزت پر حملہ کرتا ہے۔“

——***

ابو عبداللہ حسین بن خروہی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - دو بزرگوں یعنی ابو نصر معمر بن محمد بن حسن اور ابو منصور عبدالرحمن
محمد بن عبدالواحد ان دونوں نے - خطیب - ابو قاسم بن حسن شاہد سے بصرہ میں - علی بن اسحاق - ابو قلابہ - علی بن جعد - ابو یعلیٰ
بن ہارون جو یزید بن ہارون کے بھائی ہیں ان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

- سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنِ)

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی

عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی

سَلَّمَ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

رَوَيْتُ: الْبِرُّ لَا يُبْلَى وَالْإِثْمُ لَا يُنْسَى

”نیکی بوسیدہ نہیں ہوتی ہے اور گناہ بھلایا نہیں جاتا ہے۔“

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - یحییٰ بن ابراہیم - محمد بن عبدالرحمن بن ابولیلی - حمید بن عبدالرحمن رواہی کے

احرجہ احمد 24/2 - ومسلم (2132) (2) - والترمذی (2834) - وابن ماجه (3828) - والطبرانی فی

المعجم (13374) - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 306/9

احرجہ الحافظ صدر الدین فی ”مسند الامام“ (467) - والدیلمی فی ”مسند الفردوس“ (2203) - وابن عدی فی ”

السنن“ 158/6 - ترجمه (1649) - عبدالرزاق (20262)

حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(107) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنِ)

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: اخْضَبُوا وَخَالِفُوا أَهْلَ الْكِتَابِ

امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تم لوگ خضاب لگاؤ، اور اہل کتاب (کے معمول) کے برخلاف کرو۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورئح - ابو جعفر قاسم بن مساور جوہری - سوار بن عبداللہ - مزاحم بن عوام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(108) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الزُّهْرِيِّ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

امام ابو حنیفہ نے - (ابن شہاب) زہری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - حارث بن اسد بن حارث - عبداللہ بن مرزبان - عبداللہ بن ابوسلم بجلی - عمار بن ربیع کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(109) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: مَا زَالَ جِبْرِئِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُهُ وَمَا زَالَ جِبْرِئِيلُ يُوصِينِي بِقِيَامِ

امام ابو حنیفہ نے - عبدالرحمن بن حزم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جبرئیل، پڑوسی کے بارے میں مجھے مسلسل تلقین کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ وہ اسے (میت کے

(107) قلت: وقد اورد الهيثمي في "مجمع الزوائد" 163/5 -

-- عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "الصفرة خضاب المؤمن والحمرة

خضاب المسلم - والسراد خضاب الكافر".

حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّ خِيَارَ أُمَّتِي لَنْ يَنَامُوا إِلَّا قَلِيلًا (تر کے میں) وارث بھی قرار دیدیں گے اور جبرائیل رات کے نوافل کے بارے میں مجھے مسلسل تلقین کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ میری امت کے نیک لوگ رات میں صرف تھوڑا سا ہی سو سکیں گے۔“

——***

یہ روایت ابن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی بن محمد - ابوطاہر محمد بن احمد خطیب - ابو حسن علی بن محمد بن علی - حسن بن رشیق - محمد بن حفص بن عبد الملک - صالح بن محمد ترمذی - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ سُرَيْجٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن عمرو بن سلمہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”تم میں سے جو شخص وتر ادا کرے (اور بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں:) تم میں سے جو شخص روزانہ رات کے وقت وتر میں سورہ بقرہ کی آخری تین آیات کی تلاوت کر لیا کرے تو اس نے زیادہ اور عمدہ کام کر لیا۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”تیزی سے شعر پڑھنے کی طرح“ قرآن کو تیزی سے نہ پڑھو اور نہ ہی ردی کھجوروں کو بکھیرنے کی طرح اس کو بکھیر دو۔“

——***

اس روایت کو امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے

(1) أخرجه الطبرانی في "الكبير" (8671) و (8672) - وأوردته الهيثمي في "مجمع الزوائد" 2/270

(2) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (271) - وابن أبي شيبة 521/2 في الصلوات: باب في قراء

القرآن - والطبرانی في "الكبير" (9855) - وأبو داود (1396) في الصلاة: باب تخريب القرآن .

ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ (وہ یہ بھی فرماتے ہیں:)

يَنْبَغِي لِلْقَارِي أَنْ يَفْهَمَ مَا يَقُولُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

”قرأت کرنے والے کے لیے مناسب یہ ہے کہ اس کو یہ سمجھ آ رہی ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے؟ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔“

(112) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ

امام ابوحنیفہ نے - سیدہ فاطمہ بنت عجرہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

عَجْرَدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

”زمین میں اللہ تعالیٰ کا زیادہ تعداد والا لشکر ٹنڈی دل ہے

متن روایت: أَكْثَرُ جُنْدِ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ الْجَرَادُ لَا

میں اس کو کھاتا بھی نہیں ہوں اور اس کو حرام بھی قرار نہیں دیتے ہوں۔“

أَكْلُهُ وَلَا أَحَرَمُهُ

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل احمد بن حسن بن خیرون - قاضی ابوسعید عبد الملک بن عبد الرحمن بن محمد سرخسی - قاضی ابوبکر بن عبد الرحمن بن محمد - ابواحمد محمد بن عبد اللہ ابن بنت وزیر ابوعباس اسفرائینی - حسن بن علی دمشقی - ابو محمد عبد اللہ بن کثیر رازی - عبد الرحمن بن ابوحاتم رازی - عباس دوری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ابوحنیفہ جو صاحب رائے ہیں انہوں نے ”سیدہ فاطمہ بنت عجرہ رضی اللہ عنہا“ سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ابن خسر بلخی نے اپنی ”مسند“ میں یہ روایت اسی طرح حرف ”ف“ (سے متعلق باب) میں نقل کی ہے حالانکہ مشہور یہ ہے (کہ ان صحابیہ کا نام) سیدہ عائشہ بنت عجرہ رضی اللہ عنہا ہے۔

(113) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن سعید انصاری - محمد بن ابراہیم تیمی - علقمہ بن وقاص لیشی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

سَعِيدِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”اعمال (کی جزا) کا دار و مدار نیت پر ہوتا ہے، جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لئے ہوگی، اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہی شمار ہوگی اور جس

متن روایت: الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرَأٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ

(112) قد تقدم في (14) .

(113) أخرجه الحافظ صدر الدين في ”مسند الامام“ (1) - وابن حبان (388) - واحمد 25/1 - والبخاري (1) باب كيف

الوحي - وابو داود (2201) في الطلاق - باب فيما غني به الطلاق .

يَكُحُّهَا فَهَجَرْتُهُ إِلَى مَا هَا جَرَّ إِلَيْهِ

شخص کی ہجرت دنیا کے حصول کے لئے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہوگی، تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی، جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہوگی۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن محمد بن یحییٰ مازنی - حسین بن سعید نخعی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - زکریا بن ابونتیک کے حوالے سے، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ فِرَاسٍ (عَنِ) شُعْبَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - فراس - امام شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ایک صحابی روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”میت اپنے (واجب الادا) قرض کے عوض میں رہن رکھی رہتی ہے۔“

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروثی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن فضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن حسن علف - قاضی عمر بن حسن اشثانی - عبد اللہ بن قریش بن اسماعیل نے اپنے والد کے حوالے سے - عمر بن قاسم تمار کے حوالے سے، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - علی بن اقم - اغر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا، جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان لوگوں میں سے ہو، جن کے بارے میں مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ان کے ساتھ رہوں، تمہاری طرح جب متعدد لوگ (اکٹھے بیٹھ کر) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، تو فرشتے اپنے

أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى فَقَالَ لَهُمُ الَّذِينَ أُمِرْتُ أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِي مَعَهُمْ وَمَا حَسَّ عِدَّتُكُمْ مِنَ النَّاسِ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى أَحَبُّهُمْ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنَحَتِهَا وَغَشِيَّتَهُمُ الرَّحْمَةُ فَكَرَّمَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ

خرجه الامام الخوارزمي في ”جامع المسانيد“ 74/2 في هذا الكتاب .

خرجه الحصكفي في ”مسند الامام“ (35) - واحمد 94/3 - وعبدالرزاق (20557) - ومن طريقه عبد بن حميد في ”

صحیح“ (861) - والبغوی فی ”شرح السنة“ (947/1) - والطبرانی فی ”الدعاء“ (141) من حديث ابی سعید الخدری

پر اُن پر پھیلا دیتے ہیں اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے۔
اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں موجود (فرشتوں) کے سامنے ان لوگوں
کا ذکر کرتا ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - فضل بن بسام بخاری - محمد بن ابو منصور - خلف بن ایوب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے - اسماعیل بن حماد کی تحریر کے حوالے سے - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - یحییٰ بن زکریا بن شیبان - حسین بن عبدالرحمن کندی - صلت بن حجاج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن محمد بن منذر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”اگر کے حوالے سے ایک صحابی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ منقول ہے۔“

انہوں نے یہ روایت محمد بن رجاء بن قریش - مختار بن سابق خنظلی - نعیم بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے تاہم انہوں نے ابن اقر سے آگے کسی کا ذکر نہیں کیا اور یہ کہا ہے: علی بن اقر کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - علی بن اقر - مروق کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کسی شخص کا پڑوسی، اس کی دیوار میں اپنا شہتیر لگا چاہے، تو وہ اس کو منع نہ کرے۔“

(116) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَتَنُ رَوَايَتٍ: إِذَا رَأَى جَارًا أَنْ يَضَعَ خَشْبَتَهُ عَلَى جِدَارِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْنَعُهُ

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - ابو یعلیٰ محمد بن احمد بن عبد اللہ بن مروان - علی بن محمد - بشر بن منذر - قاسم بن غصن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(116) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (353)

-- قلت: وقد أخرج ابن حبان (515) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 157/6 -

-- وأبو نعیم في "الحلیة" - عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا يمنع أحدكم جاره أن يغرز خشباً على جداره".

یہ روایت ابن خفاجی - عبد اللہ بن وہب دینوری - احمد بن عبد العزیز رملی - قاسم بن غصن کے حوالے سے امام سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - ابن زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ابلیس کا تخت سمندر پر ہوتا ہے، وہ اپنے مہم جو بھیجتا ہے، جو لوگوں کو آزمائشوں (یعنی فتنوں) کا شکار کرتے ہیں، تو اس کے نزدیک ان میں سے سب سے زیادہ قابل قدر وہ شخص ہوتا ہے، جس نے (لوگوں کو) زیادہ بڑی آزمائش (یعنی فتنے) کا شکار کیا ہو۔“

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

”عَرَّشُ ابْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيَبِئُ
فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ أَعْظَمُهُمْ

——***

یہ روایت - ہناد نسفی - ابو عبد اللہ حسین بن احمد - محمد بن عثمان بن ابوشیبہ - حسین بن عبد الاول - امام ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ہناد نسفی - ابو عبد اللہ حسین بن احمد - محمد بن عثمان بن ابوشیبہ - حسین بن عبد الاول - امام ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے، اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔“

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ
ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ
مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

——***

یہ روایت - ابراہیم بن علی بن یحییٰ نیشاپوری - جبارود بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

یہ روایت محمد بن حسن بزاز - یحییٰ بن طلحہ یربوعی - قاسم بن یزید جرمی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ہمام شیرازی - محمد بن یزید - حفص بن عبد اللہ - ہیاج بن بسطام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - فاطمہ بنت محمد بن حبیب - ان کے والد سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: یہ کتاب (یعنی تحریر) میں ہے میں نے اس میں یہ پڑھا ہے: یہ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن حسن بن علی کے حوالے سے - حسین بن علی کی تحریر کے حوالے سے - یحییٰ بن حمزہ زیاد - اس کے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن علی بن ساوی سرخسی - وہب بن زمعہ - ابن مبارک کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اپنے والد (اور) سعید بن ذاکر - احمد بن زہیر - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن نخعی - عباد بن یعقوب - حمادی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ربیع - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - اپنے والد اور ابو سہلان بشر بن بہل - فتح بن عمر کے چچا کے حوالے سے اور ان کے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن یونس - سعید جناح - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی بلخی - یحییٰ بن موسیٰ - محمد بن میسر صغانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ - یزید بن شیبان - ابوقطن عمرو بن ہشتم قطعی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

میں نے یہ روایت حارث بن اسد بن حارث - عبید اللہ بن مرزبان - عبد اللہ بن ابواسلم - عمار بن بزیع کے حوالے سے امام سے نقل کی ہے۔

میں نے یہ روایت احمد بن محمد - عبد اللہ بن ابراہیم مہلمی - علی بن حسن - علی بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

میں نے یہ روایت احمد بن محمد - ابراہیم بن ولید - محمد بن حارث - ان کے والد - محمد بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

میں نے یہ روایت احمد بن محمد - یحییٰ بن زکریا - حسین بن عبدالرحمن کندی - صلت بن حجاج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

میں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: اسماعیل بن محمد بن اسماعیل نے اپنے دادا کی تحریر مجھے میں یہ تحریر تھا: یہ روایت امام ابوحنیفہ سے منقول ہے۔

میں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - اپنے والد - ان کے چچا سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

میں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

میں نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

میں نے یہ روایت ابن عقده - ابن ابومیسرہ - ابو عبدالرحمن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

میں نے یہ روایت ابن حبیب - حسن بن زیاد - ایوب بن ہانی - حمانی - ابوقطن - محمد بن حسن - علی بن یزید - اسد بن عمرو - صلت بن حجاج نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

میں نے یہ روایت ابوبکر قاسم بن عیسیٰ عصار سے دمشق میں - عبدالرحمن ابن عبدالصمد - ان کے دادا کے حوالے سے امام سے روایت کی ہے۔

میں نے یہ روایت ابوعلی محمد بن سعید - ابوفروہ یزید بن محمد - ان کے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام سے روایت کی ہے۔

میں نے یہ روایت حسین بن حسین - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عمرو بن - ان کے دادا - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے ان اسانید اور الفاظ ساتھ نقل کی ہے

(119) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسب کرے، اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار چاہئے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمود بن والاں - حامد بن آدم - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قاسم بن عباد بن صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد - ان کے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشثانی نے یہ روایت - محمد بن عبد اللہ بغلانی - محمود بن آدم - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو سعید محمد بن عبد الملک - حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن احمد بن غالب بن - ابو حفص عمر بن محمد بن علی - احمد بن محمد بن ابراہیم - ابو فروہ نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے اس روایت کو نسخہ میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس روایت کو اس کی طوالت کے ہمراہ مکمل طور پر نقل کیا ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - ولاد بن داؤد بن علی مدنی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”بھلائی، زیادہ (یعنی کئی قسم کی) ہوتی ہے، اور اس کو کرنے والے تھوڑے ہوتے ہیں۔“

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ وَلَادِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَدَنِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْخَيْرُ كَثِيرٌ وَقَلِيلٌ فَاعِلُهُ

...—...—...

محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - محمد بن احمد بن حسین - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَاصِحِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - ناصح بن محمد - یحییٰ بن ابو کثیر - ابو سلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

”جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہے ان میں سے کسی کا بھی ثواب صلہ رحمی سے زیادہ جلدی نہیں ملتا اور جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہے ان میں سے کسی کی سزا سرکشی (یعنی زنا) سے زیادہ جلدی نہیں ملتی ہے اور جھوٹی قسم شہروں کو برباد کر کے رکھ دیتی ہے۔“

تَكَيْسَ شَيْءٌ مِمَّا أَطِيعَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ ثَوَابٌ مِمَّنْ صَلَّاهُ الرَّحِمَ وَلَا عَمَلٌ مِمَّا عُصِيَ فِيهِ عِقَابٌ عَقُوبَةٌ مِنَ الْبَغْيِ وَالْيَمِينُ الْفَاجِرَةُ

...—...—...

محمد بن احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے یہ روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةِ

امام ابو حنیفہ نے - عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

ترجمہ الخطیب فی ”تاریخ بغداد“ 177/8 - وابو نعیم فی ”تاریخ اصفہان“ 203/1

ترجمہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (883) - والحافظ صدر الدین الحصکفی فی ”مسند الامام“

الکبریٰ فی ”السنن الکبریٰ“ 35/10 - وفی ”شعب الایمان“ (4842) - والطبرانی فی ”الوسط“

ترجمہ احمد 265/2 - والترمذی (2932) - ابن حبان (2930) من حدیث ابی ہریرہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متن روایت: يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ أَذْهَبَتْ

كَرِيمَتِيهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ

نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں جس کی محبوب چیز (یعنی چیز)

کو رخصت کر دیتا ہوں تو اس کا ثواب صرف جنت ہوتا ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - اسماعیل بن بشر - مقاتل ابن ابراہیم - نوح بن ابومریم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

ہے۔

(123) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ

قَالَ:

متن روایت: حَسِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب

فرماتے ہیں:

”اپنی آوازوں کے ذریعے قرآن کو آراستہ کرو۔“

——***

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - قاضی ابومظفر ہناد بن ابراہیم نسفی - ابوحسن غمامی مقری -

شافعی - احمد بن اسحاق بن صالح - خالد بن خدّاش - خویلد صفار کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - معاویہ بن اسحاق - زر کے حوالے سے

یہ روایت نقل کی ہے: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے مشرق کی سمت میں ایک

کھولا ہوا ہے، جس کی چوڑائی پانچ سو برس کی مسافت جتنی ہے

یہ توبہ کے لئے ہے، عنقریب یہ بند ہو جائے گا، اور مغرب کی

ایک دروازہ کھولا جائے گا، یہاں تک کہ سورج مغرب کی طرف

سے طلوع ہوگا، اس وقت کسی ایسے شخص کو ایمان لانا فاسد

دے گا، جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا، یا اس نے

(124) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ

إِسْحَاقَ عَنْ زُرٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: إِنَّ اللَّهَ فَتَحَ بَابًا مِنَ الْمَشْرِقِ مَسِيرَتُهُ

خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ لِلتَّوْبَةِ وَسَيُغْلَقُ وَيُفْتَحُ بِالْمَغْرِبِ

حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَلَا يَنْفَعُ نَفْسًا

إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي

إِيمَانِهَا خَيْرًا

(123) اخرجہ الطبرانی فی "الکبیر" (11113) و (12643) - والہیثمی فی "مجمع الزوائد" 170/7 - ومحمد بن

الشیبانی فی "الآثار" (275) - وابن ابی شیبہ 464/10

(124) اخرجہ احمد 240/4 - وعبد الرزاق (795) - ومن طریقہ الطبرانی فی "الکبیر" (7357) - والحمیدی (881) -

(3535) - وابن حبان (1321) .

ایمان میں کوئی بھلائی نہیں کمائی تھی۔“

——***

محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی - ابن کاس - ابراہیم بن مخلد - عثمان بن عبد اللہ اموی - مسلمہ بن - امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

مسند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةٍ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”اُس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا، جس نے لوگوں کا
شکر یہ ادا نہیں کیا۔“

——***

محمد بن محمد نے یہ روایت - صالح بن ابوریح کی تحریر - یحییٰ بن علی حرانی - سعد بن یزید فراء - سالم بن سالم کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

مسند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
”قرآن کے ذریعے اپنی آوازوں کو آراستہ کرو۔“

——***

محمد بن حسن نے اس روایت کو ”الآثار“ میں نقل کیا ہے، انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے، پھر
اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور قرأت کا حکم یہ ہے: جیسا کہ طاؤس نے
سب سے خوبصورت تلاوت اس شخص کی ہوتی ہے کہ جب آپ اسے تلاوت کرتے ہوئے سنیں تو آپ کو

محمد بن یحییٰ (1122) - واحمد 32/3 و 73 و 74 - والترمذی (1956) فی البر والصلة: باب ماجاء فی الشکر لمن احسن

الامر فی ”اللاوسط“ (3606) - واورده الهیثمی فی ”مجمع الزوائد“ 8/181

محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (275) - وابن ابی شیبہ 10/464 - وقد تقدم فی (123)

محسوس ہو کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

(127) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَأْذَنْ لَشَيْءٍ إِذْنَهُ

لِلصَّوْتِ الْحَسَنِ يَتَغْنَى بِالْقُرْآنِ

ہے: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا ہے

توجہ سے وہ اس خوبصورت آواز کو سنتا ہے جس میں خوش

کے ساتھ قرآن پڑھا جا رہا ہو۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(128) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَوْفِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَخِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَجُلًا كَانَ إِذَا قَرَأَ سُورَةً أَتْبَعَهَا

بِقُلِّ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحْمِلُكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أَحِبُّهَا

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَدْ أَحَبَّكَ اللَّهُ بِحُبِّكَ إِيَّاهَا

امام ابو حنیفہ نے - عوف بن عبد اللہ کے حوالے سے

روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے

حضرت عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”ایک شخص جب بھی کوئی سورت پڑھتا تھا تو اس کے

سورہ اخلاص ضرور پڑھتا تھا، اس بات کا تذکرہ نبی اکرم

سے کیا گیا، تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم ایسا کیوں کرتے

ہو؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اس (سورہ اخلاص) کی

محبت کرتا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے

(سورت) سے محبت کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بھی تم سے

کرتا ہے۔“

——***

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(129) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَوَابِ بْنِ

عُبَيْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيِّ عَنْ حَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ:

امام ابو حنیفہ نے - جواب بن عبید اللہ تیمی کے حوالے سے

یہ روایت نقل کی ہے: حارث بن سوید بیان کرتے ہیں:

(127) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (277)

(128) اخرجہ احمد 141/3 - وابن حبان (792) - والترمذی (2901) فی فضائل القرآن: باب ماجاء فی سورة الاخلاص - والبیہقی (460/2) فی فضائل القرآن: باب فی فضل (قل هو الله احد) من حدیث النس بن مالک

(129) ... قلت: وقد اخرج مسلم 119/1 (133) عن ابی هريرة - قال: جاء ناس من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم

- فسألوه انا نجد فی انفسنا ما يتعاضم احدنا ان يتكلم به فقال: وقد وجدتموه؟ قالوا: نعم قال: ذاك صريح الايمان .

بیت: أَنَّ إِنْسَانًا أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
عَنْهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي أَخَافُ
مَنْ يَتَّفِقُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا يَخَافُ عَلَى
مَنْفِقٍ فَأَبْشُرْ

”ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اور
بولاً: امیر المؤمنین! مجھے اپنی ذات کے حوالے سے نفاق کا اندیشہ
ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! کسی منافق کو اپنے
بارے میں اس بات کا اندیشہ نہیں ہوتا ہے، تو تم یہ خوشخبری قبول
کرو۔“

——***

یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس احمد بن محمد بن سعید۔ اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر فارسی۔ مکی بن ابراہیم
سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون۔ ان کے ماموں ابوعلی۔ ابو عبد
ست علف۔ قاضی عمر اشنانی۔ قاضی اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر۔ مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
ہے۔

اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ وَاصِلِ بْنِ
أَسَدٍ الْكُوفِيِّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
امام ابو حنیفہ نے۔ واصل بن حیان اسدی کوفی۔ ابو وائل
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”چغلی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

بیت: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ

——***

یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ جعابی۔ محمد بن عبید اللہ۔ عبد الرحمن بن یحییٰ۔ حکیم۔ امام محمد بن حسن کے حوالے
سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي رُوْبَةَ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
امام ابو حنیفہ نے۔ ابوروہہ شداد بن عبد الرحمن بصری کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

خرجه ابن حبان (5765) - ومسلم (105) (169) في الايمان: باب غلظ تحريم النميمة - والطحاوي

محمد 397/5 - والحميدي (443) - والبخاري (6056) في الادب: باب ما يكره من النميمة

خرجه احمد 39/3 - والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (402) - والخطيب في "تقيد العلم": 30 - ومسلم (3004) .

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

متن روایت: مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا

مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

”جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسن بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: قاسم بن عبد الرحمن - اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

(132) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ قَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متن روایت: مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا وَقَالَ عَلَى مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

”جو شخص جان بوجھ کر، میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے، اور میرے حوالے سے کوئی ایسی بات کہے جو میں نے نہ کہی ہو، تو وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیادہ زیات - عمر بن حمید - علی بن غراب کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(133) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَيْمُونِ بْنِ سَيَّاهِ الْبَصْرِيِّ:

سَيَّاهِ الْبَصْرِيِّ:

امام ابو حنیفہ نے - ميمون بن سياه بصری کے حوالے سے - روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

(132) اخرجہ الحافظ صدرالدين الحسكفي في ”مسند الامام“ (38) - وابن ماجه (37) في المقدمة: باب التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد تقدم .

(133) اخرجہ الطحاوی في ”شرح معانی الآثار“ 299/1 - والحمیدی (1276) - ومسلم (164) في صلاة المسافرين - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 8/3

قَالَ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ فَقَالَ:
يَا بَخْمَسَ مِائَةِ آيَةٍ فَتَعَجَّبَ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ
خَلَّاهُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى طُولُ الْقُنُوتِ

”ایک شخص حسن بصری کے پاس آیا اور بولا: میں نے
(ایک رکعت میں) پانچ سو آیات کی تلاوت کی ہے، تو حسن بصری
اس بات پر حیران ہوئے اور بولے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ
پسندیدہ نماز وہ ہے جس میں قیام طویل ہو۔“

——***

محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - قاسم بن محمد - ابوبلال - امام ابو یوسف کے حوالے سے
روایت کی ہے۔

- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ لَاحِقِ بْنِ
سَبْيَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
قَالَ: مَنْ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - لاحق بن عیزار یمانی کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
”جو شخص یہ کلمات پڑھتا ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ
مَا سَلَكَ مِنْ جُرْمِهِ إِنْ كَانَ مُخْلِصًا

”میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، جو عظیم ہے، جس
کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، وہ حی و قیوم ہے۔“ تو اللہ تعالیٰ
اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے، بشرطیکہ اس
شخص نے اخلاص کے ساتھ اس کو پڑھا ہو۔“

——***

محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن عبیدہ مقرئ - احمد بن حفص - علی بن عبد اللہ - ابراہیم بن طہمان
سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ
سَالِحٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

امام ابو حنیفہ نے - اسماعیل بن عبد الملک - ابوصالح کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی
ہیں:

قَالَ: فِي الْقَبْرِ ثَلَاثُ سُؤَالٍ عَنْ اللَّهِ تَبَارَكَ
وَتَرَجَاتٍ فِي الْجَنَّاتِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ عِنْدَ

”قبر میں تین سوال ہوں گے، اللہ تعالیٰ کے بارے میں،
جنت میں درجات، اور قرآن کی تلاوت تمہارے سرہانے کے

رَأْسِكَ فَعَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ

پاس ہوں گے، تو تم پر قرآن (پڑھتے رہنا) لازم ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن احمد طالقانی - ابو جعفر محمد بن قاسم - ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید کے حوالے سے بالکل اسی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔
 (136) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”جو بھی مؤمن بھوکا ہو، اور وہ حرام سے اجتناب کرے، مسلمانوں کا مال ناحق طور پر نہ کھائے، تو قیامت کے دن تعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن احمد طالقانی - ابو جعفر محمد بن قاسم طالقانی - ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(137) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”قیامت کے دن سب سے زیادہ شدید عذاب وہ شخص کے نافرمان، کینہ (یا بغض) رکھنے والے شخص، اور برے طریقے سے (قرض کی واپسی یا کسی بھی قسم کی ادائیگی کا) تقاضا کرنے والے شخص کو ہوگا، بے شک جنت عدن میں، مشک اذفر سے ہوا، اللہ تعالیٰ کا ایک شہر ہے جس میں صرف وہی شخص داخل ہوگا جو نرمی سے تقاضا کرتا ہو۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - ابو عبد اللہ محمد بن احمد طالقانی - ابو جعفر محمد بن

سند تل سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - سعید بن مسروق - ابراہیم نخعی تمیمی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَعِيدِ بْنِ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

”جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے، اس کو جہنم میں، اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔“

سند: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ
مَكَانَهُ

——***

بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح کی تحریر کے حوالے سے - نصر بن یحییٰ - ابوزیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

”تو جو شخص دو دن بعد ہی جلدی چلا جائے، تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اور جو تاخیر کر دے، تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہوگا، جو شخص پرہیزگاری اختیار کرے۔“

سند: فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
مَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ
عَنْهُ لِمَنْ اتَّقَى

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یعنی اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

——***

خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی بن محمد خطیب - محمد ابن احمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - حفص - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

مخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (40) - وابو يعلى (2909) - واحمد

مخرجه الطبراني في "المعجم" (97) - وقد تقدم

مخرجه الطبراني في "الكبير" (9028) - وابن ابى شيبه 59/2 في الحج: في قوله تعالى: (فمن تعجل في يومين فلا اثم

مخرجه الهيثمي في "مجمع الزوائد" 318/6

(140) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْبَانَ عَنْ

عَبْدِ الْمَلِكِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابو حنیفہ نے - شیبان - عبد الملک - جس شخص سے انہیں حدیث بیان کی - اس کے حوالے سے یہ روایت کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ رَوَى عَنْ مَنْ اسْتَشَارَكَ فَأَشْرَهُ بِالرُّشْدِ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَقَدْ خُنْتَهُ

”جو شخص تم سے مشورہ مانگے، اسے درست مشورہ نہ دے گا، تو تم نے اس کے ساتھ خیانت کی۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - حسن بن یزید بن یعقوب - محمد بن عمران - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(141) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ اور سفیان ثوری نے - عبد اللہ بن عیسیٰ - عبد اللہ بن ابی الجعد - ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ رَوَى عَنْ مَنْ اسْتَشَارَكَ فَأَشْرَهُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ وَلَا يَرُدُّ الْقَدْرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَأَنَّ الْعَبْدَ لَيَحْرُمُ الرِّزْقُ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ

”عمر میں اضافہ، صرف نیکی ہی کرتی ہے، اور صرف تقصیر سے نقصان ہوتا ہے، اور (بعض اوقات) آدمی کسی گنہگار کے ارتکاب کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔“

——***

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت - ابو مظفر ہناد بن ابراہیم - فقیہ حسن بن محمد بن حسن مالکی - ابو حسن علی بن دارقطنی - ابوبکر احمد بن محمد بن حسن ضراب - محمد بن عبد العزیز بن مبارک بن محمد دینوری - ابو نعیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(142) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن سائب - حضرت ابو ہریرہ

(140) اخرجہ الحافظ صدر الدین الحصکفی فی "مسند الامام" (476) - والبخاری فی "الادب المفرد" (259) باب اثم من

علی اخیه بغیر رشد - والبیہقی فی "السنن الکبریٰ" 112/10 - واحمد 321/2 - والحاکم فی "المستدرک" 131/4

(141) اخرجہ الطحاوی فی "شرح مشکل الآثار" (3069) - واحمد 277/5 - وابن ماجہ (90) و (4022) - والبیہقی

(872) - وابن المبارک فی "الزهد" (86) - والطبرانی فی "الکبیر" (1442) .

(142) اخرجہ الحافظ صدر الدین الحصکفی فی "مسند الامام" (454) - وابن حبان (328) - والطیالسی (2387) - والبیہقی

(4090) فی اللباس: باب ماجاء فی الکبر - والحمیدی (1149) - واحمد 248/2

کے شاگرد ابو مسلم اغر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَغَرِّ صَاحِبِ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کبریائی میری (اوڑھنے والی) چادر ہے، اور عظمت میرا تہبند ہے، جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کے حوالے سے بھی میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا، میں اس کو جہنم میں ڈال دوں گا۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي
وَالْعِزَّةُ تَهْبِندِي فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا لَقِيتُهُ

——***

یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو سعود احمد بن علی بن محمد - محمد بن احمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حسن بن عبید اللہ - امام شععی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَسَنِ بْنِ
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

”انسان کے جسم میں، گوشت کا ایک ٹکڑا ہے، جب وہ ٹھیک ہو تو اس کی وجہ سے سارا جسم ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو تو اس کی وجہ سے سارا جسم بیمار (یا خراب) ہو جاتا ہے، خبردار! وہ (ٹکڑا) دل ہے۔“

قَالَ: إِنَّ فِي الْإِنْسَانِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ
صَلَحَ سَائِرُ الْجَسَدِ وَإِذَا سَقَمَتْ سَقَمَ بِهَا
جَمِيعُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ

——***

یہ روایت - صالح بن ابوریح - خلف بن شاذان - ان کے چچا - ابو حمزہ سکری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حسن بن عبید اللہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: امام شععی بیان کرتے ہیں:

- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَسَنِ بْنِ
عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ

رحمۃ اللہ علیہ احمد 247/4 - والحمیدی (919/2) - والطیالسی (788) - وعبدالرزاق (20376) .

رحمۃ اللہ علیہ ابن حبان (721) - والنسائی 327/8 فی الاشریۃ: باب الحث علی ترک الشبہات - والبخاری (2051) فی

احلال بین والحرام بین - وابو داؤد (3329) فی البیوع: باب فی اجتناب الشبہات .

بَشِيرٍ يَقُولُ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متن روایت: الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ وَبَيْنَ ذَلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ فَمَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدْ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعَرْضِهِ

”حلال، واضح ہے، اور حرام بھی واضح ہے، اور ان درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں، تو جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچے گا۔ وہ اپنے دین اور عزت کو محفوظ کر لے گا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - عمرو بن حمید - سلیمان بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - ناصح بن عبد اللہ - یحییٰ بن ابوسلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے

(145) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَاصِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

متن روایت: لَيْسَ شَيْءٌ مِمَّا عُصِيَ اللَّهُ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ أَعْجَلَ عِقَابًا مِنَ الْبَغْيِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أُطِيعَ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ أَسْرَعَ ثَوَابًا مِنَ الصَّلَاةِ وَالْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ تَدْعُ الدِّيَارَ بِلَاقِعٍ

”جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہے۔ کسی کی بھی سزا سرکشی (یعنی زنا) سے زیادہ جلدی نہیں ملے گی۔ جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی جاتی ہے۔ کسی کا بھی ثواب، صلہ رحمی سے زیادہ جلدی نہیں ملے گا۔“

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین عبدالصمد بن علی بن محمد - حسین بن جعفر بن محمد بن ظہیر بن ظہیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -

(146) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

(145) اخبرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (883) - والحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند"

(307) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 35/10 - واسحاق بن راهويه في "المسند" 271/5 - والطبراني في "معجم"

19/2 (1092) - وعبد الرزاق (20231) .

(146) اخبرجه ابن حبان (5758) - واحمد 230/2 - والبخاري في "شرح السنة" (3561) - والدارمي 297/2 - وابو داود

في الادب: باب في الغيبة - والترمذي (1934) في البر والصلة: باب ماجاء في الغيبة .

عَنْهُ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”اگر تم کسی شخص کی (غیر موجودگی میں، اس کی) اس خامی کا ذکر کرو، جو اس میں موجود ہو تو تم نے اس کی غیبت کی، اور اگر اس بات کا ذکر کرو، جو اس میں موجود ہی نہ ہو، تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔“

روایت: إِذَا قُلْتَ فِي الرَّجُلِ مَا فِيهِ فَقَدْ كَذَبْتَ وَإِنْ قُلْتَ فِيهِ مَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ بَهْتَكْتَ

——***

حافظ ابو بکر احمد بن محمد ابن خالد بن خلی کلائی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - ناصح بن عجلان - یحییٰ بن ابو کثیر - ابو سلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَاصِحِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”علم حاصل کرنا، ہر مسلمان پر فرض ہے۔“

حسن روایت: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن ابوصالح - محمد بن ابراہیم - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی

امام ابو حنیفہ نے - ابوغسان - حسن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي غَسَّانٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

”امارت (یعنی کوئی بھی حکومتی عہدہ) ایک امانت ہے اور یہ قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا باعث ہوگا، البتہ اس شخص کے لئے نہیں ہوگی، جس نے اسے اس کے حق کے ساتھ حاصل کیا ہو اور اپنے ذمہ لازم فرض کو ادا کیا ہو، اے ابو ذر! یہ بھلا کہاں

حسن روایت: الْإِمَارَةُ أَمَانَةٌ وَهِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ لِمَنْ آخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَذَى لِذِي عَلَيْهِنَّ ذَلِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ

(2) أخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (32).

(1) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (915) - والحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند

الامام" (489) - ومسلم (1825) في الامارة: باب كراهية الامارة بغير ضرورة - واحمد 173/5 - وابن سعد في "الطبقات"

174 - والحاكم في "المستدرک" 92/4

ہو سکتا ہے؟“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - حمدان بن ذی نون (اور) اسماعیل بن بشیر (اور) احید بن حسین ان سب نے - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اپنے چچا جبریل بن یعقوب - احمد بن نصر عتکی - اپنے والد (اور) ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - عبدالواحد بن حماد بن حارث نخندی نے اپنے والد کے حوالے سے - نصر بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبد اللہ بن شریح - علی بن خشرم - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابواسامہ بن زید بن یحییٰ فقیہ بلخی - یحییٰ بن موسیٰ - عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(149) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ إِسْحَاقَ عَنْ زُرَّ عَنْ صَفْوَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثْنُ رَوَايَتٍ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَتَحَ بَابًا بِالشَّرِيقِ مَسِيرُهُ سَبْعُ مِائَةِ خَرِيفٍ لِلتَّوْبَةِ

امام ابو حنیفہ نے - معاویہ بن اسحاق - زر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے مشرق کی سمت میں ایک دروازہ کھولا ہے، جس (کی چوڑائی) سات سو برس کی مسافت جتنی ہے، (یہ دروازہ) توبہ کے لئے ہے۔“

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید احمد بن عبد الجبار - ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن خلج - ابوعباس بن عقده - ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب مازنی (وہ بیان کرتے ہیں): زکریا بن یحییٰ نیشاپوری نے یہ روایت مجھے لکھ کر بھیجی تھی جبکہ قبضہ طبری نے ان کے حوالے سے مجھے حدیث بیان کی ہے (انہوں نے) - عثمان بن عبد اللہ اموی - سلمہ بن سنان انصاری کوفی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(150) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - محمد بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ کے

(149) قد تقدم فی (124) .

(150) أخرجه احمد 249/5 - والحاكم فی "المستدرک" 513/1 - والبيهقي فی "الدعوات الكبير" (132) - والطبرانی فی "الكبير" (798) بالفاظ اخر .

عَنِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ
عَنِ اللَّهِ عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

”روایت: مَنْ قَالَ

سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا فِي
سَمَاءٍ وَالْأَرْضِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى فِي
كِتَابِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ سُبْحَانَ اللَّهِ مَلَأَ

لِيَّ حَمْدُ اللَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ حِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَسْبِقْهُ
عَمَلٌ إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ أَوْ أَكْثَرَ
فَمَنْ قَالَ ذَلِكَ مَسَاءً كَانَ لَهُ كَذَلِكَ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص یہ کلمات پڑھتا ہے:

”میں اللہ تعالیٰ کی اتنی تعداد میں پاکی بیان کرتا ہوں، جو
اس کی پیدا کی ہوئی (مخلوق کی تعداد) جتنی ہو، میں اللہ تعالیٰ کی
اتنی تعداد میں پاکی بیان کرتا ہوں، جو آسمان اور زمین میں موجود
(اس کی مخلوق کی تعداد) جتنی ہو، میں اللہ تعالیٰ کی اتنی تعداد میں
پاکی بیان کرتا ہوں، (جو اتنی تعداد میں ہو) جتنی تعداد کی
(اشیاء) اس نے اپنی کتاب (یعنی لوح محفوظ میں تحریر کی ہوئی)
ہیں، میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو تمام اشیاء کی تعداد
جتنی ہو، میں اللہ تعالیٰ کی (اتنی زیادہ) پاکی بیان کرتا ہوں جو ہر
چیز کو بھر دے“

پھر الحمد للہ کے ہمراہ، اسی کی مانند کلمات پڑھے، ان کو صبح
کے وقت پڑھے، تو عمل کی فضیلت کے حوالے سے کوئی بھی شخص
اس پر سبقت نہیں لے جاسکے گا، ماسوائے اس شخص کے، جس نے
اس کی مانند یا اس سے زیادہ مرتبہ ان کلمات کو پڑھا ہو اور اگر وہ
شام کے وقت ان (کلمات) کو پڑھتا ہے تو بھی اسی کی مانند
(اجر و ثواب حاصل) ہوگا۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن محمد بن عبید - علی بن عبد الملک بن عبد ربہ - انہوں نے اپنے والد کے
حوالے سے - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی - قاسم بن محمد بن حماد - ابو بلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔
ابو عبد اللہ بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - اپنے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف
حسنی اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ لَيْثٍ عَنْ
امام ابو حنیفہ نے - لیث - مجاہد کے حوالے سے یہ روایت

مُجَاهِدٍ (عَنِ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

متن روایت: أَنَّ جِبْرِيلَ أتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ لَمْ يَأْتِهِ فِي مِثْلِهَا قَطُّ صَاحِبًا مُسْتَبْشِرًا فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَ إِلَيْكَ بِسَحَابَةٍ بِهَدْيَةٍ فَقَالَ يَا جِبْرِيلُ وَمَا هِيَ تِلْكَ الْهَدْيَةُ وَذَكَرَ فِي حَدِيثٍ

يَا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيلَ وَسَتَرَ الْقَبِيحَ حَدِيثٌ بِطَوْلِهِ

نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ایک مرتبہ) حضرت جبرائیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں، سب سے زیادہ حسین و جمیل شکل و صورت میں آئے، ایسی (عمدہ شکل و صورت) میں کبھی نہیں آئے، وہ مسکرارہے تھے اور ان کے چہرے سے خوشی کا اظہار ہو رہا تھا، انہوں نے کہا اے حضرت محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے بادل میں ایک تحفہ بھیجا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبرائیل! وہ تحفہ کیا ہے (اس کے بعد پوری روایت ہے، جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:)

”اے وہ ذات! جس نے خوبصورتی کو ظاہر کیا اور برے صورتی کی پردہ پوشی کی“ اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

——***

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسر و بخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابو عبداللہ محمد بن محمد بن سلیمان بن کامل المعروف بہ ”غنجار“ کی ”تاریخ بخارا“ میں یہ پڑھا ہے: ابو محمد ہل بن عثمان نے یہ روایت - قاسم بن محمد بن علیل - ابراہیم بن مہدی - ابوسعید حاتم بن نصر - ابو عباس بخاری - ابو حذیفہ - مقاتل - حفص بن مسلم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم نخعی بن عبد الرحمن سکسکی دمشقی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن ابی داؤد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا میں قرآن سیکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا ہوں، تو آپ مجھے (ایسے

(152) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّكْسَكِيِّ الدَّمَشْقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

متن روایت: أَنَّ رَجُلًا أتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَستَطِيعُ أَنْ أتعَلَّمَ الْقُرْآنَ

(151) أخرجه الحاكم في "المستدرک" 544/1 - وذكره ابن حجر في "لسان الميزان" 262/1 .

(152) أخرجه أحمد 353/4 - وأبو داؤد (832) - والبيهقي في "شرح السنة" (610) - والدارقطني في "السنن" 314/1 - وعبد

الرزاق (2747) - والحميدي (717) . أخرجه الحافظ في "مسند الإمام" (503) - والطبري في "التفسير" 128/12

-- قلت: وقد أخرج سعيد بن منصور وابن جرير وابن المنذر وابن أبي حاتم وأبو الشيخ والبيهقي في "شعب الإيمان" عن

الضحاک: أنه سئل عن قوله: ﴿إنا نراك من المحسنين﴾ ما كان إحسان يوسف عليه السلام؟ قال: كان إذا مرض انسان في السجن قام

عليه وإذا ضاق عليه المكان أو سعى له وإذا احتاج جمعه له كذا "الدر المنثور" 537/4 (الطبع الجديد) .

سُبْحَانَ اللَّهِ مَا يُجْزِيُنِي عَنْهُ فَقَالَ لَهُ قُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ فَقَالَ هَذَا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ
قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَاعْفِرْ لِي وَاهْدِنِي
صَلِّ وَسَلِّمْ وَاعْفِنِي

کلمات یا دعا) سکھا دیں، جو میرے لئے اس کی جگہ
کفایت کر جائیں، تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم یہ
پڑھو:

”میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں، ہر طرح کی حمد، اللہ
تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں
ہے، اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا، (وہ اللہ تعالیٰ) جو
بلند و برتر ہے اور عظمت کا مالک ہے۔“

اس شخص نے کہا: یہ کلمات تو میرے پروردگار کے لئے ہو
گئے تو میرے لئے کیا (کلمات) ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے
فرمایا: تم یہ پڑھو:

”اے اللہ! تو مجھ پر رحم کر، تو میری مغفرت کر دے، تو مجھے
ہدایت پر ثابت قدم رکھ، تو مجھے رزق عطا کر اور تو مجھے عافیت عطا
کر!“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ احمد بن تمیم بن عباد مروزی۔ سہل بن عمار۔ جارد بن یزید
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خیرون۔ اپنے ماموں ابو علی۔ ابو عبد اللہ بن دوست علاف۔
محمد بن زرعہ بن شداد۔ سہل بن عمار بلخی۔ جارد بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔
قاضی عمر اشٹانی نے اس کو اپنی سند کے ساتھ۔ محمد بن زرعہ بن شداد۔ سہل بن عمار بلخی۔ جارد بن یزید کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: سلمہ بن نبیط فرماتے ہیں:
میں ضحاک بن مزاحم کے پاس موجود تھا، ایک شخص نے ان سے
اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”تم ہمیں اس کی تاویل بتاؤ،
ہم تمہیں بھلائی کرنے والا سمجھتے ہیں۔“
(اس شخص نے سوال کیا:) وہ کیا بھلائی کرتے تھے؟ تو

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَلْمَةَ بْنِ
يَسَعٍ قَالَ:

رَوَيْتُ عَنْهُ الصَّحَّاحَ بْنَ مُزَاحِمٍ
قَالَ رَجُلٌ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ
يَتَأْوِيلُهَا إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ

مَا كَانَ إِحْسَانُهُ قَالَ كَانَ إِذَا رَأَى مُضِيقًا عَلَيْهِ
وَسَعَ لَهُ وَإِذَا رَأَى مَرِيضًا قَامَ عَلَيْهِ وَإِذَا رَأَى
مُحْتَاجًا سَالَ لَهُ وَجَمَعَ لَهُ

ضحاک نے جواب دیا: جب وہ کسی کو تنگی کا شکار دیکھتے تھے
تو اس کے لئے گنجائش پیدا کرتے تھے، جب کسی کو بیمار دیکھتے تھے
تو اس کی تیمارداری کرتے تھے، جب کسی کو حاجت مند دیکھتے تھے
تو اس کے لئے (دوسروں کو مدد کرنے) کا کہتے تھے اور اس کے
لئے (ضروریات کی چیزیں) جمع کرتے تھے۔

——***

ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو سعود احمد بن علی بن محمد خطیب۔ علی بن ربیعہ۔ حسن بن رشیق۔ محمد بن
حفص۔ صالح بن محمد ترمذی۔ حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(154)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ
مَرْثَدٍ وَحَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ علقمہ بن مرثد اور حماد بن ابوسلیمان۔
عبد اللہ بن بریدہ۔ ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

متن روایت: قَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ
” (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی ماں کی قبر کی زیارت
کرنے کی اجازت دیدی گئی ہے۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے طویل حدیث کے طور پر
روایت کیا ہے (یعنی یہاں اس طویل حدیث کا صرف ایک مختصر حصہ نقل ہوا ہے)۔

(155)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو :

امام ابو حنیفہ نے۔ عبد اللہ بن ابوزیاد۔ ابو نوح کے حوالے
سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان
کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ أَتَتْ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا مِنْ أَبِي بَكْرٍ
وَابْنٍ لَهَا مِنْ جَعْفَرٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَخَافُ

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اپنے
ایک صاحبزادے، اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے اپنے ایک
صاحبزادے کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

(154) اخرجہ احمد 359/5۔ وابن ابی شیبہ 343/3۔ والنسفی فی ”القند فی ذکر علماء سمرقند“ 124۔ والحاکم فی

المستدرک 357/1

(155) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 327/4۔ والطبرانی فی ”الکبیر“ 377/24۔ وابن ابی شیبہ 57/8۔ والترمذی

بائبر (2059)۔ والنسائی فی ”الکبری“ (7537)۔ والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 349/9

سَيِّدُ الْعَيْنِ فَارَقَهُمَا قَالَ نَعَمْ اِذَا لَوْ كَانَ شَيْءٌ
مِنْ قَدَرٍ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ

ہوئیں، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے ان دونوں کو نظر لگ جانے کا اندیشہ رہتا ہے تو آپ ان دونوں کو دم کر دیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھا! اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاسکتی تو نظر لگنا اس پر سبقت لے جاتا۔

——***

محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابراہیم بن محمد بن شہاب - عبید اللہ بن عبد الرحمن واقدی مولیٰ مہدی - اس کے حوالے سے - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔
عبید اللہ بن خرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عروبہ حرائی - اپنے دادا - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ
عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
وآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: إِنَّهُ ضُؤًا بِنَا نَعُودُ
يَهُودِيٍّ قَدْ خَلَّ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِي الْمَوْتِ
قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ
عَنْ أَبِيهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
تَمَّ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ
عَنْ أَبِيهِ فَلَمْ يُكَلِّمَهُ أَبُوهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
رَسُولُ اللَّهِ فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
الَّذِي أَنْقَذَ بَنِي نَسْمَةَ مِنَ النَّارِ

امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ - ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:
ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم لوگ میرے ساتھ اٹھ کے چلو! تاکہ ہم اپنے ایک یہودی پڑوسی کی عیادت کر آئیں، جب نبی اکرم ﷺ اس کے پاس پہنچے تو اسے پایا کہ وہ قریب المرگ ہے، اس کی مزاج پرسی کرنے کے بعد آپ نے اس سے فرمایا: تم اس بات کی گواہی دیدو، کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ، اور کوئی معبود نہیں ہے، اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس (یہودی لڑکے) نے اپنے والد کی طرف دیکھا، لیکن اس کے باپ نے اسے کچھ نہیں کہا، نبی اکرم ﷺ نے پھر اس (یہودی لڑکے) سے فرمایا: تم اس بات کی گواہی دیدو، کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس نے پھر اپنے والد کی طرف دیکھا لیکن اس کے باپ نے اسے پھر کچھ نہیں کہا،

نبی اکرم ﷺ نے پھر اس (یہودی لڑکے) سے فرمایا: تم اس بات کی گواہی دیدو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس (لڑکے) نے پھر اپنے والد کی طرف دیکھا، تو اس کے باپ نے اس سے کہا: تم اس کی گواہی دیدو! تو اس نوجوان نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، اور حضرت محمد، اللہ کے رسول ہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”ہر طرح کی حمد، اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، جس کے میرے ذریعے ایک شخص کو جہنم سے بچالیا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن اشرس بن موسیٰ سلمی - جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قبیسہ بن فضل بن عبد الرحمن طبری - اسحاق بن ابراہیم فارسی - سعد بن صلت کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت محمد بن یزید بن خالد بخاری کلاباذی - حسن بن محمد بن رشیق - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے، البتہ انہوں نے اس کو علقمہ بن مرشد کے حوالے سے نبی اکرم - سے منقول ذکر کیا ہے مزید (کسی راوی کا ذکر نہیں ہے) البتہ حدیث بالکل یہی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل - سوید بن یحییٰ - محمد بن حسن ہمدانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن عبد الرحمن بن خالد رازی قلنسی - عبد اللہ ابن جراح - ان کے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

فاتیناہ فقال کیف انت و کیف حالک ثم قال یا فلان اشهد ان لا اله الا الله الحدیث الی قوله

الحمد لله الذی اعتق بی رقبة من النار

”(راوی صحابی بیان کرتے ہیں:) ہم اس (یہودی لڑکے) کے پاس آئے، نبی اکرم ﷺ نے (اُس سے) دریافت کی

کیسے ہو؟ تمہارا کیا حال ہے؟ پھر آپ ﷺ نے (اُس سے) فرمایا: اے فلاں! تم اس بات کی گواہی دو! کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ

ہے (اس کے بعد پوری حدیث ہے جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:)

”یہ طرح کی حمد اس اللہ کے لیے مخصوص ہے جس نے میرے ذریعے ایک شخص کو جہنم سے بچا لیا“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - سعید بن یحییٰ بن سعید اموی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے نقل کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خروہی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب - محمد بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو غنائم محمد - ابن ابوعثمان - ابوحسن زرقویہ - ابوبہل بن زیاد - حسن بن محمد بن حاتم - سعید بن یحییٰ اموی سے نقل کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - حسن بن سلام - عیسیٰ بن ابان - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(آخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ ولا

بأس بعبادة اليهودی والنصرانی والمجوس وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد بن حسن نے ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں کسی یہودی عیسائی یا مجوسی کی عبادت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابو حنیفہ کا یہ قول ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

سند روایت: (ابو حنیفۃ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

سَلَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

”رَدَّيْتُ: الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ

”بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا، اُس (بھلائی) کو

کرنے والے کی مانند ہے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - ابوبکر بن دار بن بشار - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر وٹخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خیرون۔ ابویاسر بن بندار۔ ابوطالب بن ابوبکر۔ ابن مالک قطعی۔ عبد اللہ بن احمد بن ضبل نے اپنے والد کے حوالے سے۔ اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(158)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتِ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْمَقَابِرِ السَّلَامَ عَلَى

أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ

لَا حَقُّونَ نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ

امام ابو حنیفہ نے۔ علقمہ بن مرثد۔ ابن بریدہ۔ ان کے

والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں

نبی اکرم ﷺ جب قبرستان تشریف لے جاتے تھے

پڑھتے تھے:

”مسلمانوں کی بستی کے رہنے والوں پر سلام ہو اگر

نے چاہا تو ہم بھی تم لوگوں سے آلیں گے ہم اللہ تعالیٰ سے آپ

لئے اور تمہارے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ صالح بن منصور بن نصر صفانی۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ نصر بن عبد الکریم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(159)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَالِمِ بْنِ

عَجْلَانَ الْأَمَوِيِّ الْجَزَرِيِّ الْأَفْطَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

جُبَيْرٍ (عَنِ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتِ: كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ قَرَسٌ يُقَالُ لَهُ الْمُرْتَجِزُ وَحِمَارٌ يُقَالُ لَهُ

بَعْفُورٌ وَسَيْفٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْفِقَارِ وَبَغْلَةٌ يُقَالُ لَهَا

ذُلْدُلٌ وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ شَيْءٌ إِلَّا سَمَاءَهُ بِإِسْمٍ يُحِبُّهُ وَكَانَ يَأْتِيهِ

الرَّجُلُ لَهُ إِسْمٌ مَسْتَكْرَفٌ فَيَسْمِيهِ بِإِسْمٍ حَسَنٍ جَاءَهُ

امام ابو حنیفہ نے۔ سالم بن عجلان اموی جزری افطس۔

سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ کا ایک گھوڑا تھا، جس کا نام ”مرتجز“ تھا

اور ایک گدھا تھا، جس کا نام ”بعفور“ تھا ایک تلوار تھی جس کا

”ذوالفقار“ تھا، ایک خچر تھا، جس کا نام ”دلزل“ تھا،

اکرم ﷺ نے اپنی ہر چیز کا وہ نام رکھا تھا، جو آپ کو پسند تھا

بعض اوقات آپ کے پاس کوئی ایسا شخص آتا، جس کا

نا پسندیدہ ہوتا تو آپ اس کا اچھا نام رکھ دیتے (ایک مرتبہ

(158) اخبرني البيهقي في "السنن الكبرى" 79/4 - واحمد 353/5 - ومسلم (975) - وابن ماجه (1547) - والبيهقي في "السنن الكبرى" (1091).

(159) اخبرني احمد 75/6 - والطبراني في "الادب المفرد" (825) - والطبراني في "الادب المفرد" (2408) - والحاكم في "المستدرک" 276/4.

عن عائشة - قالت: سمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلاً يقول لرجل: ما اسمك؟ قال: شهاب، فقال: "انت هشام".

جَلَّ فَقَالَ لَهُ مَا اسْمُكَ فَقَالَ شَهَابٌ فَقَالَ بَلْ أَنْتَ
 عَشَمٌ
 ایک شخص آپ کے پاس آیا، آپ نے اس سے دریافت کیا: تمہارا
 نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: شہاب، تو آپ نے فرمایا: (جی
 نہیں!) بلکہ تم ہشام ہو۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن عبد اللہ تستری - محمد بن عبد اللہ راہبی بصری - علی
 بن مسلم بن فیروز - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(160) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ
 سُرَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
 حَسَنٌ رَوَايَت: لَعَنَ اللَّهُ الْقَدْرِيَّةَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ وَلَا
 نَبِيٍّ إِلَّا لَعَنَهُمْ وَلَهَى أَقْتَهُ عَنْ كَلَامِهِمْ
 امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرشد - سلیمان بن بریدہ کے
 حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ان کے والد روایت کرتے
 ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
 ”اللہ تعالیٰ، قدریہ (فرقے سے تعلق رکھنے والے لوگوں)
 پر لعنت کرے، ہر نبی اور رسول نے ان پر لعنت کی ہے اور اپنی
 امت کو ان کے ساتھ کلام کرنے سے منع کیا ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - غیلان بن یعقوب علاف - صالح بن یحییٰ بن غیلان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -
 عبد الملک بن بزیع کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(161) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ
 حَسَنٌ رَوَايَت: مَا رَأَيْتُ أَحْضَرَ جَوَابًا مِنْ زَيْدِ بْنِ
 عِلْيَ بْنِ الْحُسَيْنِ قُلْتُ لَهُ أَقْدَرَ اللَّهُ الْمَعَاصِيَ قَالَ
 قَبِيصَى اللَّهُ قَهْرًا فَأَلْقَمَنِي حَجْرًا
 امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں:
 ”میں نے امام زید رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ حاضر جواب کوئی شخص
 نہیں دیکھا، میں نے ان سے دریافت کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے
 معاصی (گناہوں) کو تقدیر میں طے کیا ہے؟ انہوں نے جواب
 دیا: کیا زبردستی طور پر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاسکتی ہے؟ یوں
 انہوں نے میرے منہ میں پتھر ڈال دیا (یعنی مجھے لا جواب کر دیا)“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - جعفر بن احمد بن یزید حارسی - حسن بن زیاد بن عمر -
 عبد بن زیاد کے حوالے سے نقل کی ہے: میں نے امام زید رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ حاضر جواب کوئی شخص نہیں دیکھا۔

(162) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يُونُسَ بْنِ
 امام ابو حنیفہ نے - یونس بن زہران - حضرت

زُهْرَانُ عَنْ الْحَشْحَاشِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: مَنْ لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى بِخَمْسٍ اَعْتَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ النَّارِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

شخاش رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص پانچ (کلمات، کے بکثرت ورد) کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے آزاد کر دے گا، (وہ کلمات یہ ہیں):

سبحان الله الحمد لله لا اله الا الله الله اكبر
حول ولا قوة الا بالله

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوعباس بن عقدہ۔ عبد اللہ بن ابراہیم بن قتیبہ۔ حسن بن مالک نسیب بن ابوعنان۔ زافر بن سلیمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(163)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) وَشُعْبَةُ وَمِسْعَرُ وَسُفْيَانُ وَقَيْسُ كُلُّهُمْ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر وُلجی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوعبد اللہ محمد بن محمد بن سلیمان بن کامل المعروف بہ ”غنیجار“ کی ”تاریخ بخارا“۔ محمد بن موسیٰ بن جعفر۔ ابو علی بکر بن عبد اللہ بن محمد بن خالد بن یزید حبال رازی جو بخارا کے حساب کے نگران تھے۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ سلیمان بن ربیع۔ کا دح زاہد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ شعبہ مسعر سفیان اور قیس سے روایت کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت۔ قاضی ابویعلیٰ محمد بن حسن بن فراء۔ ابومحمد عبد اللہ بن احمد بن مالک ربیع۔ عبد اللہ

(162) اخرج احمد 443/3 والحاكم في "المستدرک" 511/1 وابن سعد في "الطبقات" 58/6 وابن حبان (833)

-- عن مولى لرسول الله صلى الله عليه وسلم قال "بخ بخ لخمس ما اقلهن في الميزان: لا اله الا الله - والله اكبر - وسبحان الله - والحمد لله....."

(163) اخرج احمد 57/1 والبخاري (527) - في فضائل القرآن: باب خيركم من تعلم القرآن وعلمه - وابوداؤد (1452) في الصلاة: باب ثواب قراءة القرآن - والترمذي (2909) في ثواب القرآن: باب ما جاء في تعليم القرآن .

احمد بن عبید بن صالح - صالح بن بسام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ
 صَبْرِ فِي عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 قَالَ:

”جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:
 ”میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں، (ہر)
 اُس چیز کے شر سے، جس کو اُس نے پیدا کیا ہے۔“
 (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو شام تک اسے کوئی بچھو
 نقصان نہیں پہنچائے گا اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ
 لے اس کو صبح تک کوئی بچھو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - نصر ابن احمد کندی (اور) محمد بن منذر بن سعید ان دونوں نے - محمد بن عمران - قاسم بن حلم کے
 سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد - زکریا بن یحییٰ بن کثیر اصفہانی - احمد بن ربیعہ - محمد بن مغیرہ - حکم - امام زفر کے حوالے سے
 حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

حين يطلع الشمس ثلاث مرات لم يضربه عقرب يومئذ وان قالها حين يمسي لم
 يضربه ليلئذ

”جو شخص صبح کے وقت سورج طلوع ہونے سے پہلے تین مرتبہ (ان کلمات کو پڑھ لے گا) اس دن میں کوئی بچھو اس کو نقصان
 پہنچائے گا اور اگر وہ شام کے وقت ان کلمات کو پڑھ لے تو اس رات میں (کوئی بچھو) اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا“
 انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابو یوسف - امام ابو حنیفہ - یثیم - میرا خیال ہے ذکوان کے حوالے
 سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جو امام زفر کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے
 روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - شعیب ابن ایوب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابوبکر خیاط مقری - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشثانی - عبد اللہ بن محمد اعور - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ قاضی عمر بن حسن اشثانی نے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے۔

(165) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَن كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

امام ابوحنیفہ نے - عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے وہ شخص جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے۔“

——***

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ابوبکر خطیب - احمد بن حسین سکری - انہوں نے اپنے دادا علی بن عمر - ابوبکر محمد بن حسن بن علی بن حامد بخاری - عبد اللہ بن یحییٰ سرحسی - حسن بن مبارک - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(166) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَن كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن سعید انصاری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے وہ شخص جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - علی بن حسن ابن بشر - داؤد بن محبر - قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ

(165) اخرجہ الحافظ صدر الدین الحصکفی فی ”مسند الامام“ (38) - وابن ماجہ (37) فی المقدمة: باب التغلیظ فی تعمد الکذب

علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - وابن ابی شیبہ 574/8 - وقد تقدم

(166) اخرجہ الحافظ صدر الدین الحصکفی فی ”مسند الامام“ (40) - وابو یعلیٰ (2909) - واحمد

278/3 - والطیالسی (38) برقم (97) .

روایت کیا ہے

- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

يَا لَيْسَ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُدِلَّ نَفْسَهُ قِيلَ يَا

رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يُدِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَوَّضُ مِنْ

مَنْ يَطِيقُ

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن عمر - حضرت عبد اللہ بن عمر

رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”مومن کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو

ذلت کا شکار کرے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! وہ اپنے آپ کو

کیسے ذلت کا شکار کرے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس

طرح کہ وہ کسی ایسی آزمائش کے سامنے خود کو پیش کرے جس کی

وہ طاقت نہ رکھتا ہو۔

——***

- بخاری نے یہ روایت - ابو سعید بخیری کی تحریر کے حوالے سے - احمد بن سعید - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام

بخاری سے روایت کی ہے۔

- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ

سَحْبٍ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ

عَنْهُ قَالَ:

يَا لَيْسَ لَكَ بِكُلِّ حَرْفٍ تَلُوهُ عَشْرُ

أَمْثَالِ مَا أَنْتَ لَا أَقُولُ "آلَمْ" حَرْفٌ وَلَكِنْ

حَرْفٌ وَ"لَامٌ" حَرْفٌ وَ"مِيمٌ" حَرْفٌ فِتْلَكَ

حَسَنَةٌ

امام ابو حنیفہ نے - عاصم بن ابو نجود - ابو اخوص کے حوالے

سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہر ایک حرف جسے تم تلاوت کرو گے اس کے عوض میں دس

نیکیاں ملیں گی میں یہ نہیں کہتا: آلم ایک حرف ہے بلکہ ”ا“ ایک

حرف ہے، ”ل“ ایک حرف ہے اور ”م“ ایک حرف ہے تو یہ تیس

نیکیاں ہو جائیں گی۔

——***

- بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل احمد بن خیرون - ابو علی حسن بن احمد بن شاذان - قاضی ابو بکر بن

عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توہ قزوینی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ

سَلَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابی سلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

شرح الطبرانی فی "الکبیر" (13507) - وفی "الاوسط" (5357) - والبخاری (3323) - کشف الاستار - واورده الهیثمی فی

معجمه (274/7) - وفی "مجمع البحرين" 143/4 (4395) .

شرح الحاکم فی "المستدرک" 741/1 - والترمذی (2901) - والدارمی فی "السنن" 521/2 (3308) .

متن روایت: إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَقُلْ يَرْحَمُنَا اللَّهُ وَإِيَّاكَ وَلْيَقُلْ الَّذِي عَطَسَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكَ

”جب کوئی شخص چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تم یہ کہو: اللہ تعالیٰ ہم پر اور تم پر رحم کرے اور پھر جو شخص چھینکا تھا وہ یہ کہے: اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت کرے۔“

——***

(170) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَمَاءِ بِنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: متن روایت: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَ الْمُنْكَرُ الَّذِي كَانُوا يَأْتُونَ قَالَ يَحْبِقُونَ وَيَسْخَرُونَ مِنْ أَهْلِ الطَّرِيقِ

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔ امام ابو حنیفہ نے - سماء بن حرب - ابو صالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ منکر کیا ہے؟ جس سے ارتکاب کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ راستے سے گزرنے والوں کے ساتھ برائی کریں گے اور مذاق اڑائیں گے۔“

——***

(171) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: متن روایت: سَيَكُونُ بَعْدِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ آتَاكُمْ لِيُشَيِّتَ أَمْرَكُمْ وَهُوَ مُجْتَمِعٌ فَاقْتُلُوهُ كَأَنَّا مَنْ كَانَ

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - حسن بن سلام سواق - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ امام ابو حنیفہ نے - زیاد بن علاقہ - کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”عنقریب میرے بعد اختلافات ہوں گے تو جو شخص تمہارے پاس آئے تاکہ تمہارے کسی ایسے معاملے کو بکھیرنے کی کوشش کرے جس پر اتفاق ہو تو تم اس شخص کو قتل کر دو خواہ کوئی بھی ہو۔“

(169) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (200) - قلت: وقد اخرج الطبرانی فی ”الکبیر“ (9998)

-- عن عبد الله قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا اذا عطس احدنا ان نشمته .

(170) اخرجہ الحافظ فی ”مسند الامام“ (507) - واحمد 341/6 و 424 - والطبري فی ”التفسير“ 145/20 - والبخاري فی

التاريخ الكبير 196/6 - وذكر ابن كثير فی ”التفسير“ فی تفسير هذه الآية وعزاه لاحمد

(171) اخرجہ ابن حبان (4406) - والطيالسي (1224) - واحمد 261/4 - ومسلم (1852) (59) فی الامارة: باب حكم من فرق بين

المسلمين وهو مجتمع - وابوداؤد (4762) فی السنة: باب قتل الخوارج .

محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد عبد اللہ بن محمد دمشقی - احمد بن عبید بن ناصح - صالح بن بیان کے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن یونس نے یہ روایت محمد بن سلیمان - عثمان بن ابوشیبہ - انہوں نے اپنی والدہ - عوام بن حوشب - زیاد بن علاقہ کے حوالے سے روایت کی ہے۔

محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن علی فارسی - محمد بن مظفر نے امام رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ
عَنْ أَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ يَقُولُونَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ! آدَمُ كُفَّ عَنْكَ مَا أَعْطَى الْعَبْدُ قَالَ خَلَقَ حَسَنًا
مِمَّنْ خَلَقَ النَّاسَ أَوْ كُفَّ عَنْكَ مَا أَعْطَى الْعَبْدُ قَالَ خَلَقَ حَسَنًا
امام ابو حنیفہ نے - زیاد بن علاقہ کے حوالے سے یہ روایت
نقل کی ہے: حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
”میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا جب
دیہاتی آپ سے سوالات کر رہے تھے انہوں نے عرض کی: یا
رسول اللہ! آدمی کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں سب سے بہتر چیز کیا
ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھے اخلاق۔

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - حاتم بن موسیٰ - اسحاق بن قاسم - محمد بن عبید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ
عَنْ أَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ يَقُولُونَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ! آدَمُ كُفَّ عَنْكَ مَا أَعْطَى الْعَبْدُ قَالَ خَلَقَ حَسَنًا
امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: زیاد بن علاقہ نے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کی ہے:
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا حکم
دیا ہے۔“

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - علی بن محمد بن عبد الرحمن سرحسی - محمد بن حمید - علی بن مجاہد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ
عَنْ أَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ يَقُولُونَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ! آدَمُ كُفَّ عَنْكَ مَا أَعْطَى الْعَبْدُ قَالَ خَلَقَ حَسَنًا
امام ابو حنیفہ نے - زیاد بن علاقہ کے حوالے سے یہ روایت

حرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (456) - وابن حبان (478) - وابن ابی شیبہ 514/8 - والطبرانی

حرجہ الحصکفی (470) - والطیالسی (1233) - واحمد 278/4

حرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (453) - وابن حبان (4546) - والطبرانی فی ”الکبیر“ (2414) - وابوداؤد (4945)

باب فی النصیحة - والنسائی 140/7 - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 271/5 .

عِلَاقَةَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ:

ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ
لِكُلِّ مُسْلِمٍ

نقل کی ہے: حضرت جریر بن عبد اللہ بجلي رضی اللہ عنہ بیان کرتے
ہیں: ”میں نے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان
کے ساتھ خیر خواہی کے ساتھ پیش آنے کے بارے میں
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔“

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ عبد اللہ بن محمد۔ احمد بن عبید بن ناصح۔ صالح بن بیان کے حوالے سے
ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز۔ خلف بن ہشام۔ ابو عوانہ۔ زیاد بن علاقہ سے نقل کی ہے انہوں نے
روایت کو ایک اور سند کے ساتھ نقل کیا ہے جو امام ابو حنیفہ کے واسطے کے علاوہ ہے۔

حافظ ابن خردنبی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد حسن بن علی فارسی۔ محمد بن مظفر حافظ۔
اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

فصل الثانی فی الْإِيمَانِ وَالتَّصَدِيقِ بِالْقَضَاءِ وَالْقَدْرِ وَالشَّفَاعَةِ وَغَيْرِهِ

دوسری فصل: ایمان، قضا و قدر کی تصدیق، شفاعت اور دیگر امور کا بیان

روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود

رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِي صُورَةِ شَابٍ عَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ

سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ

سَلَامٌ فَقَالَ أَدْنُهُ فَدَنَا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا

بِإِيمَانٍ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ

وَأَقْدَارِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ فَتَعَجَّبْنَا

صَدَقْتَ كَأَنَّهُ يَذَرُنِي ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا

بِإِسْلَامٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

سَلَامٌ الْمَطْلَعَةُ وَإِتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ

وَالْحَايَةِ قَالَ صَدَقْتَ فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِهِ صَدَقْتَ

فَمَا قَالَ فَمَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْمَلَ لِلَّهِ

شَيْئًا فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ صَدَقْتَ

فَنَسِيَ قِيَامُ السَّاعَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنْ

نَبِيِّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مَنْ حَلَّ فُطْلِبْنَاهُ فَلَمْ نَرِ اثْرَهُ فَأَخْبَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكَ جِبْرِيلُ جَاءَكُمْ

بِسَلَامٍ

حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں

نوجوان کی شکل میں حاضر ہوئے انہوں نے سفید کپڑے پہنے

ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ آپ کو سلام ہو۔ نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو۔ انہوں نے عرض کی: کیا

میں قریب ہو جاؤں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم قریب ہو جاؤ

تو وہ قریب ہو گئے

پھر انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ایمان سے مراد کیا

ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ،

اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، تقدیر پر ایمان

لاؤ۔ خواہ وہ اچھی ہو یا بری ہو۔ انہوں نے کہا: آپ نے سچ کہا

ہے تو ہمیں ان کی اس بات پر حیرت ہوئی کہ ”آپ نے سچ کہا

ہے“ گویا کہ وہ بھی اس کا جواب جانتے تھے پھر انہوں نے

دریافت کیا: یا رسول اللہ! اسلام کے احکام کیا ہیں؟ نبی اکرم

ﷺ نے فرمایا: نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے

رکھنا اور غسل جنابت کرنا۔ انہوں نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے۔

تو ہم ان کی اس بات پر حیران ہوئے کہ ”آپ نے سچ کہا

ہے“ گویا کہ وہ بھی اس کا جواب جانتے تھے۔

پھر انہوں نے دریافت کیا کہ احسان کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرو اس طرح کہ تم دیکھ رہے ہو۔ اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تم سے ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے۔ انہوں نے دریافت کیا: قیامت کب قائم ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ۔ اس کے بارے میں جس سے سوال کیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا ہے۔ پھر جب گئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس آؤ۔ ہم نے انہیں تلاش کیا لیکن ہمیں ان کا کوئی نشان نہ مل سکا۔ آیا۔ ہم نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو تمہارے پاس اس سے کہتے تھے تاکہ تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دیں۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبد الواحد بن حماد بن حارث ابوہل جندی - انہوں نے اپنے استاد حماد بن حارث جندی کے حوالے سے نقل کی ہے - نوح بن ابومریم نے "کتاب الایمان" میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس کو منقول کیا ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - عبد اللہ بن ابوجیبہ کا یہ بیان منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سواری کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابودرداء! جو شخص اس کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا اگرچہ وہ شخص زنا کا مرتکب ہو یا اس نے چوری کی ہو تو

(176) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: بَيْنَا أَنَا وَرَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَا وَإِنْ سَرَقَ قَالَ فَسَكَّتْ عَنِّي ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ وَإِنْ زَنَا وَإِنْ

(176) (أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَثَارِ" (373) - وَاحْمَدُ 442/6 - وَالطَّبْرَانِيُّ فِي "الْأَوْسَطِ" (2953) - وَفِي

الشَّامِيِّينَ (2113) - وَابُونَعِيمٍ فِي "الْحَلِيَةِ" 398/10

مَسَّكَتَ عَنِّي ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ مَنْ شَهِدَ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآتَى رَسُولَ اللَّهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ
 وَإِنْ زَنَا وَإِنْ سَرَقَ فَقَالَ وَإِنْ زَنَا وَإِنْ
 سَرَقَ عَمَّ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ
 فِي أَبِي الدَّرْدَاءِ السَّبَابَةَ يَوْمِي بِهَا إِلَى إِرْنِيتِهِ

اکرم ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، آپ کچھ دیر چلتے رہے، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: اگرچہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو یا اس نے چوری کی ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، پھر آپ کچھ دیر چلتے رہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اگرچہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو، اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگرچہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو، اگرچہ اس نے چوری کی ہو، اگرچہ ابو درداء کی ناک خاک آلود ہو (یعنی یہ بات اسے کتنی ہی بری کیوں نہ لگے)

راوی بیان کرتے ہیں: گویا میں اس وقت بھی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی شہادت کی انگلی کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس کے ذریعے اپنی ناک کی طرف اشارہ کر کے (یہ حدیث بیان کر رہے تھے)

——***

یہ روایت - عباس بن عزیز قطان مروزی - بشر بن یحییٰ - نضر بن محمد اور اسد بن عمرو ان دونوں حضرات نے حنفیہ سے روایت کی ہے۔

یہ روایت ابو موسیٰ ہارون بن ہشام - ابو حفص (اور) محمد بن سلام انہوں نے - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام حنفیہ سے روایت کی ہے۔

یہ روایت احمد بن ہارون بخاری - یوسف بن عیسیٰ - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

ابو الدرداء یقوم کل جمعة عند منبر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يحدث بهذا

الحديث عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

”تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ ہر جمعہ کے دن منبر رسول کے پاس کھڑے ہو کر یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کرتے تھے۔“

انہوں نے یہ روایت اسی طرح - عبد اللہ بن عبید اللہ - عیسیٰ بن احمد - زکریا بن یحییٰ - محمد بن فضل بن دونوں نے - مقلی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ربیع بن حسان - یحییٰ بن عبد الغفار - ابو عتاب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - علی بن حسن ذہلی - یحییٰ بن یمان ہرانی - جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن حسن ذہلی - یحییٰ بن یمان (اور) عمرو بن محمد عبقری (اور) علی بن عاصم کے حوالے سے سب نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
حافظ ظلمہ بن محمد شاہد عدل بقاء نے یہ روایت - ابو عبد اللہ محمد بن خالد - محمد بن فضل بن سعید بن سلیمان - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن مخلد - علی بن ابراہیم واسطی - یزید بن ہارون کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
حافظ ابن خسر و یحییٰ نے یہ روایت - ابو الفضل احمد بن حسن بن خیرون - ابو علی بن شاذان - قاضی ابو نصر بن اشکاب - اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو سعید محمد بن عبد الملک بن عبد القاہر بن اسد - ابو الحسن بن عیش - ابو بکر ابہری - ابو عمرو بن حریز نے اپنے دادا کے حوالے سے - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت شیخ ابو طالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابو بکر ابہری - ابو عمرو بن حریز نے اپنے دادا کے حوالے سے - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشجانی نے یہ روایت - محمود بن محمد - شاہ بن خالد - ابو سلیمان جوزجانی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے روایت کی ہے۔

(177) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الضَّحَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :
امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن سائب - ابو ضحیٰ کے
سے یہ روایت نقل کی ہے:

(177) اخبرجه الحصكفي في "مسند الامام" (502) - وابن كثير في "التفسير" 36/1 - والطبري في "التفسير" 7/1

في "التفسير" في اول البقرة

یہ روایت فی قولہ تعالیٰ ”المر“ انا اللہ اعلم
 ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس فرمان
 کے بارے میں بیان کرتے ہیں ”المر“ (کا مطلب یہ ہے:)
 میں اللہ ہوں، میں علم رکھتا ہوں اور میں دیکھ رہا ہوں۔“

خط ابن خردیجی نے یہ روایت - ابو سعود احمد بن علی بن محمد کے حوالے سے پہلے گزری ہوئی حدیث کبریاء کی حماد بن ابو حنیفہ
 کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (ابو حنیفہ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ
 سَبِّحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:
 امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن سائب - ابن عبیدہ سلمانی نے
 اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی بن
 ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

یہ روایت: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ رَكْبٌ نَاقَتِي ثُمَّ اِمْضِ إِلَى الْيَمَنِ فَإِذَا
 رَأَيْتَ عَقَبَةَ الشَّقِ وَرَقَيْتَ عَلَيْهَا وَرَأَيْتَ النَّاسَ
 يَرِيدُونَكَ فَقُلْ يَا حَجْرُ يَا مَدْرُ رَسُولُ اللَّهِ
 عَلَيْكُمُ السَّلَامُ فَلَمَّا رَقَيْتُ الْعُقْبَةَ رَأَيْتُ قَوْمًا
 فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا حَجْرُ يَا مَدْرُ
 اللَّهُ يَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ فَارْتَجَبَتِ الْأَرْضُ
 فَخَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 فَلَمَّا سَمِعَ الْقَوْمُ أَقْبَلُوا إِلَيْهِ مُسْلِمِينَ
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم میری اونٹنی پر سوار ہو
 کے یمن جاؤ جب تم ”شق“ نامی گھائی پر پہنچو گے اور اس پر چڑھو
 گے تو تم لوگوں کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھو گے ان سے تم یہ
 کہنا: اے پتھر! اے کچے پتھر! اللہ کے رسول تمہیں سلام کہتے
 ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں اس گھائی پر
 چڑھا اور میں نے لوگوں کو آتے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا:
 اے پتھر! اور اے کچے پتھر! تم پر سلام ہو اللہ کے رسول نے
 تمہیں سلام بھیجا ہے تو زمین میں جنبش ہوئی اور ان پتھروں نے
 کہا: اللہ کے رسول پر بھی سلام ہو۔ جب لوگوں نے یہ آواز سنی تو
 مسلمان ہو کر آ گئے۔

خط ابن خردیجی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ علاف - قاضی
 حسن اشعانی - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے
 روایت کی ہے۔

خط عمر بن حسن اشعانی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد
 اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

خط طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں نقل کی ہے البتہ اس میں عطاء کا اسم منسوب ذکر نہیں کیا اور یہ کہا ہے: اس میں

غور و فکر کی گنجائش ہے۔ عباس بن احمد بن محمد بن سعید۔ حسن بن علی بن رفیع (اور) حسن بن علی بن زریع ان دونوں نے۔ محمد بن جرجانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت۔ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب۔ احمد بن احمد قسری۔ محمد بن احمد بن سفیان۔ احمد بن محمد بن سعید۔ حسن بن علی بن زریع۔ محمد بن عمرو جرجانی۔ بشر بن غیاث۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(179)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

متن روایت: قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ يَبْقَى أَحَدٌ مِنَ الْمُؤَخِّدِينَ فِي النَّارِ قَالَ نَعَمْ رَجُلٌ فِي قَعْرِ جَهَنَّمَ يُنَادِي يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتَهُ جِبْرِئِيلُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَيَتَعَجَّبُ مِنْ ذَلِكَ الصَّوْتِ فَقَالَ الْعَجَبُ الْعَجَبُ حَتَّى يَصِيرَ بَيْنَ يَدَيِ عَرْشِ الرَّحْمَنِ سَاجِدًا فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا جِبْرِئِيلُ مَا رَأَيْتَ مِنَ الْعَجَائِبِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا رَأَى فَيَقُولُ يَا رَبِّ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ قَعْرِ جَهَنَّمَ يُنَادِي بِالْحَنَّانِ وَالْمَنَّانِ فَتَعَجَّبْتُ مِنْ ذَلِكَ الصَّوْتِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا جِبْرِئِيلُ اذْهَبْ إِلَى مَالِكٍ وَقُلْ لَهُ أَخْرِجِ الْعَبْدَ الَّذِي يُنَادِي بِالْحَنَّانِ وَالْمَنَّانِ فَيَذْهَبُ جِبْرِئِيلُ إِلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ جَهَنَّمَ فَيَضْرِبُهُ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ مَالِكٌ فَيَقُولُ لَهُ جِبْرِئِيلُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ أَخْرِجِ الْعَبْدَ الَّذِي يُنَادِي بِالْحَنَّانِ وَالْمَنَّانِ فَيَدْخُلُ فَيُطْلَبُهُ فَلَا يَجِدُهُ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی۔ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا توحید کا عقیدہ رکھنے والوں سے کوئی جہنم میں رہے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! ایک شخص ہوگا جو جہنم کے کسی گڑھے میں ”یا حنان یا حنان“ پکارے گا، حضرت جبرائیل علیہ السلام اس کی آواز سنیں گے، اس کی آواز پر حیران ہوں گے، پھر وہ کہیں گے: یہ بڑی حیران کن بات ہے، بڑی حیرانگی کی بات ہے، یہاں تک کہ وہ رحم سے سامنے سجدے میں چلے جائیں گے، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جبرائیل! تم اپنے سر کو اٹھاؤ، تم نے کون سی حیران کن بات کہی ہے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے، انہوں نے دیکھا تھا۔ تو وہ عرض کریں گے: اے میرے پروردگار! میں نے جہنم کے کسی گڑھے سے کسی شخص کو ”یا حنان یا حنان“ پکارتے ہوئے سنا ہے۔ تو میں اس آواز پر حیران ہوا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے جبرائیل! (جہنم کے نگران) ”مالک“ پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ اس بندے کو نکالو جو ”یا حنان یا حنان“ پکار رہا ہے، تو حضرت جبرائیل علیہ السلام جہنم کے دروازے کے

(179) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (28) - وابن حبان (7427) - واحمد 1/378 - ومسلم (186) (309) في الايمان

آخر اهل النار خروجاً - والترمذي (2595) في صفة جهنم: باب (10) مختصراً بنحوه

سَمِعَ كَأَعْرَفَ بِأَهْلِ النَّارِ مِنَ الْآمِ بِأَوْلَادِهَا
 قَبُولُ إِنَّ جَهَنَّمَ زَفَرَتْ زَفَرَةً لَا أَعْرِفُ
 حَجَارَةً مِنَ الْحَدِيدِ وَلَا الْحَدِيدَ مِنَ الرِّجَالِ
 جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يَقَعَ بَيْنَ يَدَيِ
 الرَّحْمَنِ سَاجِدًا فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
 يَا جِبْرِئِيلُ لَمْ لَمْ تَجِءْ بِعَبْدِي فَيَقُولُ
 إِنَّ مَالِكًا يَقُولُ إِنَّ جَهَنَّمَ زَفَرَتْ زَفَرَةً لَا
 حَجَارَةً مِنَ الْحَدِيدِ وَلَا أَعْرِفُ الْحَدِيدَ
 الرِّجَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا جِبْرِئِيلُ قُلْ
 إِنَّ عَبْدِي فِي قَعْرِ كَذَا وَكَذَا فِي بئر كَذَا
 فِي زَاوِيَةٍ كَذَا وَكَذَا فَيَدْخُلُ مَالِكٌ فَيَجِدُهُ
 حَامِكًا مَكْرُوسًا مَشْدُودًا نَاصِيَتَهُ إِلَى قَدَمِهِ
 حَمَلَهُ عَلَيْهِ الْحَيَاتُ وَالْعَقَارِبُ وَيَجِدُهُ جَذْبَةً
 تَنْقُطُ عَنْهُ الْحَيَاتُ وَالْعَقَارِبُ ثُمَّ يَجِدُهُ
 أُخْرَى تَنْقُطُ عَنْهُ السَّلَاسِلُ وَالْأَغْلَالُ ثُمَّ
 حَمَلَهُ مِنَ النَّارِ فَيَضْرِبُهُ فِي مَاءِ الْحَيَوَانِ وَيَذْفَعُهُ
 جِبْرِئِيلُ فَيَأْخُذُ بِنَاصِيَتِهِ وَيَمُدُّهُ مَدًّا فَمَا مَرَّ
 سَلَاةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا وَهُمْ يَقُولُونَ أَفٍ لِهَذَا
 أَفٍ لِهَذَا الْعَبْدِ حَتَّى يَصِيرَ بَيْنَ يَدَيِ رَبِّ
 عَرْشِي وَيَخِرُّ جِبْرِئِيلُ سَاجِدًا فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ
 وَتَعَالَى ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا جِبْرِئِيلُ وَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ
 وَتَعَالَى عَبْدِي أَلَمْ أَخْلُقْكَ بِخَلْقٍ حَسَنِ أَلَمْ أُرْسِلْ
 رُسُلًا أَلَمْ يَقْرَأْ عَلَيْكَ كِتَابِي أَلَمْ يَأْمُرَكَ أَلَمْ
 حَتَّى يَقْرَأَ الْعَبْدُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَلِمَ
 كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ الْعَبْدُ يَا رَبِّ ظَلَمْتُ
 حَتَّى بَقِيتُ فِي النَّارِ كَذَا وَكَذَا خَرِيفًا لَمْ

جائیں گے اسے کھٹکھٹائیں گے تو (جہنم کا نگران) ”مالک“ نکل
 کر باہر آئے گا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اس سے کہیں گے: بے
 شک اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: تم اس بندے کو باہر نکال دو جو ”یا
 حنان یا منان“ پکار رہا ہے۔ تو مالک اندر جائے گا اور اسے تلاش
 کرے گا، لیکن وہ بندہ اسے نہیں ملے گا، حالانکہ مالک اہل جہنم کو
 اس سے زیادہ بہتر طور پر جانتا ہے، جتنا کہ ماں اپنے بچوں کو جانتی
 ہے، تو وہ باہر آ کر یہ کہے گا: جہنم اتنی زیادہ بھڑک چکی ہے کہ لوہے
 کے مقابلے میں پتھر کا اور آدمیوں کے مقابلے میں لوہے کا پتہ
 نہیں چل رہا۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام واپس آئیں گے اور رحمن کے سامنے
 سجدے میں چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جبرائیل تم اپنا
 سراٹھاؤ تم میرے بندے کو لے کر کیوں نہیں آئے؟ وہ عرض
 کریں گے: اے میرے پروردگار! مالک یہ کہہ رہا ہے کہ جہنم اتنی
 زیادہ بھڑک چکی ہے کہ مجھے لوہے کے مقابلے میں پتھر اور آدمی
 کے مقابلے میں لوہے کی شناخت نہیں ہو رہی ہے، تو اللہ تعالیٰ
 فرمائے گا: جبرائیل تم مالک سے کہو کہ میرا بندہ فلاں فلاں گڑھے
 کے اندر فلاں فلاں گوشے کے اندر ہے (جبرائیل آ کر مالک کو یہ
 بات بتائیں گے) تو مالک جہنم میں جائے گا اور اس بندے کو
 پائے گا کہ اسے اوندھا کر کے الٹا لٹکا یا گیا ہوگا، اس کی پیشانی اس
 کے پاؤں کے ساتھ بندھی ہوئی ہے اور سانپ اور بچھواس پر جمع
 ہوئے ہیں، مالک اس بندے کو کھینچے گا، یہاں تک کہ تمام سانپ
 اور بچھواس سے جھڑ جائیں گے، پھر وہ اسے دوسری مرتبہ ہلائے گا
 تو اس کی تمام بیڑیاں اور زنجیریں ٹوٹ جائیں گی۔ پھر وہ اسے
 جہنم سے نکالے گا۔ اور لا کر آب حیواں میں ڈال دے گا اور پھر
 اسے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے حوالے کر دے گا تو وہ اسے پیشانی
 سے پکڑ کر کھینچ کر لے جائیں گے۔ وہ فرشتوں کے جس بھی گروہ

أَقْطَعُ رَجَائِي عَنْكَ يَا رَبِّ دَعَوْتُكَ بِالْحَنَانِ الْمَنَّانِ
فَأَخْرَجْتَنِي بِفَضْلِكَ فَأَرْحَمَنِي بِرَحْمَتِكَ فَيَقُولُ اللَّهُ
تَعَالَى يَا مَلَأْتُكَتِي إِشْهَدُوا عَلَيَّ أَنِّي قَدْ رَحِمْتُهُ

کے پاس سے گزریں گے تو فرشتے یہ کہیں گے: اس بندے
افسوس ہے اس بندے پر افسوس ہے یہاں تک کہ وہ اس
پروردگار کے سامنے آجائیں گے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام
میں چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جبرائیل تم پر
اٹھاؤ۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے کیا میں نے تمہیں
عمدہ طریقے سے پیدا نہیں کیا تھا؟ کیا میں نے تمہاری طرف
رسول کو مبعوث نہیں کیا تھا؟ کیا میری کتاب تمہارے سامنے
تلاوت نہیں کی گئی تھی؟ کیا اس رسول نے تمہیں حکم نہیں دیا
؟ کیا اس نے تمہیں منع نہیں کیا تھا؟ یہاں تک کہ جب بندہ
باتوں کا اقرار کرے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: پھر تم نے
فلاں کام کیوں کئے؟ تو بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار
میں نے اپنے اوپر ظلم کیا یہاں تک کہ میں اتنے اتنے سال
میں رہا ہوں اس کے باوجود تجھ سے میری امید ختم نہیں
ہوئی۔ اے میرے پروردگار! میں نے تجھے ”یا حنان یا منان“ کہہ
پکارا تو تو نے اپنے فضل کے ذریعے مجھے باہر نکال لیا تو اب
اپنی رحم کے ذریعے مجھ پر رحم فرما (یعنی مجھے معاف کر دے)
اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے فرشتو! تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے اس
رحم کر دیا (یعنی میں نے اسے معاف کر دیا ہے)

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - اسماعیل بن اسماعیل مقدمی ضریر - ابو عصمہ سعد بن معاذ - شقیق

عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ربیع بن حراش

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(180) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

رُبَيْعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(180) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (381) (الطبع الجديد) - والحصكفي في "مسند الامام" (24) - وابن

الطيالسي: 56 (419) - وابن المبارك في "الزهد" (1266) - والمتقي الهندي في "الكنز" (3944) .

یہ روایت: يُخْرِجُ اللَّهُ قَوْمًا مِنَ الْمُؤَحِّدِينَ مَنْ
تَعَلَّمَا اِمْتَحَشُوا فَصَارُوا فَحْمًا فَيَدْخِلُهُمْ
جَهَنَّمَ يَتَغِيثُونَ اِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِمَّا يُسَمِّيهِمْ اَهْلُ
الْجَهَنَّمَ فَيَذِبُ اللَّهُ عَنْهُمْ ذَلِكَ

”اللہ تعالیٰ توحید کا عقیدہ رکھنے والے کچھ لوگوں کو جہنم سے
نکالے گا، حالانکہ وہ بالکل جل چکے ہوں گے اور کوئلہ بن گئے
ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل کرے گا، تو وہ اللہ
تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ فریاد کریں گے: اہل جنت انہیں ”جہنمی“
کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن سے اس نام کو ختم کر دے گا۔

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - زکریا بن یحییٰ نیشاپوری سے ان کی تحریر کے حوالے سے (اور) قبیصہ بن فضل طبری سے سماع کے
- محمد بن عبد اللہ بن زیاد - محمد بن خلیل بصری - ابونعامة جوایوب بختانی کی مسجد کا مؤذن ہے کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ
ماتے ہیں: میں نے قتادہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے جس کے آخر میں یہ
حقیقہ کون ہے؟

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
رَبِيعٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
”يَرْوَى رَوَايَت: إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَمِنْهُ السَّلَامُ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابوالائل کے حوالے
سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت
رتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
”بے شک اللہ تعالیٰ ہی سلامتی عطا کرنے والا ہے اور اسی
سے سلامتی عطا ہوتی ہے۔“

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد کوئی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے
سے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَوَابِ
بَنِي (عَنِ) الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ
مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - جواب تمیمی - حارث بن سويد کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں:

یہ روایت: إِنَّ إِبْلِيسَ الْأَبَالِسَةَ لَتَتَّطَاوُلُ يَوْمَ

بے شک قیامت کے دن ابلیس بھی اپنا سر اٹھا کر دیکھے گا

حرجہ الحصكفي في "مسند الامام" (119) (120) - (450) - وابن حبان (1950) - وعبد الرزاق (3061) - واحمد
وابن ماجه (899) في المقدمة: باب ماجاء في التشهد .

حرجه الطبري في "التفسير" 3/14 - والطبراني في "الكبير" 215/10 (10513) - وفي "الوسط" (5082) - وكذا اورده
في "مجمع الزوائد" 380/10

الْقِيَامَةِ رَجَاءً أَنْ تَنَالَهُ الشَّفَاعَةُ غَدًا مِمَّا يَرَى مِنَ الشَّفَاعَةِ

اس امید کے تحت کہ کل کو اسے بھی شفاعت نصیب ہوگی۔
کیونکہ وہ شفاعت کی شان دیکھ لے گا۔

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعدا احمد بن عبد الجبار - ابوقاسم علی بن علی - ابوقاسم شلاج - ابوقاسم بن حسن - حسن بن حماد بن حکیم طالقانی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خلف بن یاسین کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی روایت کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - جواب تیمی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حارث بن سوید بیان کرتے ہیں:

”ایک شخص حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ساتھ

تھا وہ ان کی خدمت کرتا تھا۔ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا

ہو گیا تو وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کے

آیا تو اس نے کہا: کیا آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ حقیقی

مومن ہیں؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات

کو ابی دیتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں لوگوں

تین قسمیں تھیں: کچھ وہ لوگ تھے جو ظاہری طور پر تصدیق کرتے

تھے اور جو چیز وہ ظاہر کرتے تھے ان کے باطن میں بھی وہی چیز

تھی ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے رسول کے

نزدیک اور لوگوں کے نزدیک مومن شمار ہوتے تھے۔ کچھ لوگ

تھے جو بظاہر تمکذیب کرتے تھے اور ان کے باطن میں بھی وہی چیز

تھی جو وہ ظاہر کرتے تھے تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک، اس کے

رسول کے نزدیک اور اہل ایمان کے نزدیک کافر شمار ہوتے تھے۔

وہ لوگ تھے جو تصدیق کو ظاہر کرتے تھے اور تمکذیب کو پوشیدہ کرتے

تھے یہ وہ لوگ تھے جو منافق تھے۔ یہ ایمان سے راضی نہیں تھے۔

پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان لوگوں

میں سے تھا جو ایمان کو ظاہر بھی کرتے تھے اور ان کے باطن میں

بھی ایمان ہی تھا۔

(183) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَوَابِ

التَّيْمِيِّ (عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ :

مَتْنُ رَوَايَتِهِ: كَانَ رَجُلٌ مَعَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ يَخْدُمُهُ

فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَدِمَ حَتَّى كَانَ فِي أَصْحَابِ

عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَنْتَ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّكَ مُؤْمِنٌ حَقًّا قَالَ

أَشْهَدُ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى ثَلَاثَةِ مَنَازِلٍ مُظْهِرٌ

لِلتَّصَدِيقِ وَمُسِرٌّ مِثْلَ مَا أَظْهَرَ فَهُوَ مُؤْمِنٌ عِنْدَ اللَّهِ

وَعِنْدَ رَسُولِهِ وَعِنْدَ النَّاسِ وَمُظْهِرٌ لِلتَّكْذِيبِ

وَمُسِرٌّ مِثْلَ مَا أَظْهَرَ فَهُوَ كَافِرٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ

رَسُولِهِ وَعِنْدَ الْمُؤْمِنِينَ وَمُظْهِرٌ لِلتَّصَدِيقِ وَمُسِرٌّ

لِلتَّكْذِيبِ فَهُوَ مُنَافِقٌ يَرْضَى بِالْإِيمَانِ

فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّهُ أَنَا مِمَّنْ يُظْهِرُ الْإِيمَانَ وَيُسِرُّهُ

ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوالفضل بن خیرون۔ ان کے ماموں ابوعلی۔ عبد اللہ بن دوست۔ قاضی عمر بن محمد بن مروان نے اپنے والد کے حوالے سے۔ عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ حنفی اثنائی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ - أَيْ (نَا مَعْلُوم) عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ یزید بن عبد الرحمن۔ ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”بَدِجَتْ شَخْصٌ وَهُوَ فِي جُودِهَا كَالْهَيْبَةِ فِي بَطْنِ أُمِّهِ خَوْشٌ نَصِيبٌ وَهُوَ فِي جُودِ سُرُورٍ سَهْلٌ نَصِيبٌ حَاصِلٌ كَرَّةً“

——***

ابو عبد اللہ حسین بن خسر و ہنسی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوالفضل احمد بن خیرون۔ ابوبکر خیاط۔ ابوعلی۔ عبد اللہ بن دوست۔ حنفی عمر بن حسن اثنائی۔ بشر بن موسیٰ۔ ابو عبد الرحمن مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ حنفی عمر بن حسن اثنائی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ هَمَّانَ عَنْ أَسْوَدٍ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی۔ اسود بن ہمام۔ عن امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ دَخَلَ عَلَيْنَا عَوِيْمَرُ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُولُ يَا أَبَا بَكْرٍ لَمْ تَقُلْ حَقًّا كَأَنَّكَ قُلْتَ أَنَا مُؤْمِنٌ بَاطِلًا“

”ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران عویمر ابو درداء آئے تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں یہ کہتا ہوں کہ میں درحقیقت مومن ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو درداء! اگر تم یہ نہ کہو کہ تم درحقیقت (مومن ہو) تو گویا تم یہ کہو گے کہ میں باطل طور پر (مومن ہوں)۔“

——***

حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابو عبد اللہ محمد بن ابوبکر بن محمد بن سلیمان بن کامل المعروف بہ ”غنجار“ کی کتاب ”تاریخ بخارا“ میں یہ روایت پڑھی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت

حرجہ ابن حبان (6077)۔ ومسلم (2645) فی القدر: باب کیفیۃ الخلق الآدمی۔ والحمیدی (826)۔ واحمد 4/6۔ وابن

السنن (177)۔ والطبرانی فی ”الکبیر“ (3037)

- ابوعلی حسن بن یوسف بن یعقوب نے - ابو حفص عمر بن حفص - ابوسعید عطاء بن موسیٰ جرجانی - شداد بن حکیم - امام زفر - حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(186) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى

امام ابو حنیفہ نے - ابوزبیر محمد بن مسلم کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ وقت تک جنگ کروں جب تک وہ یہ نہیں کہہ دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے جب وہ یہ کہہ دیں گے تو وہ مجھ سے اپنی جانیں اور اپنے اموال کو محفوظ کر لیں گے البتہ ان کے حق باطل مختلف ہے اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - علی بن حسین کشی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(187) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ سُورَاقَةَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنَا عَنْ دِينِنَا كَأَنَّا وَلَدْنَا لَهُ الْعَمَلُ لِشَيْءٍ جَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ وَجَفَّتْ بِهِ الْأَقْلَامُ أَمْ لِشَيْءٍ مُسْتَقْبَلٍ قَالَ لِمَا جَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ وَجَفَّتْ بِهِ الْأَقْلَامُ قَالَ فَفِيمَ الْعَمَلُ قَالَ اِعْمَلُوا فِكُلُّ مَيْسَرٍ ثُمَّ قَرَأَ

﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى﴾

امام ابو حنیفہ نے - ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ہمیں ہمارے دین کے بارے میں بتائیے کہ یوں جیسے ہم اس کے لئے ہوئے ہیں (یعنی ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ہیں کیا ہم کسی ایسے ہی چیز کے حوالے سے عمل کرتے ہیں جس کے بارے میں تقدیر کا حکم جاری ہو چکا ہے اور قلم اس کے حوالے سے (تقدیر کا فیصلہ لکھ کر) خشک ہو چکا ہے؟ یا یہ کوئی ایسی چیز ہے جو نئے سرے سے رونما ہوتی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(186) اخرجہ احمد 3/300 - وابن ابی شیبہ 10/123 - ومسلم (21) (35) - والترمذی (3341) - والنسائی فی "الکبری" (11670).

(187) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (386) - ومسلم (2648) فی القدر: باب کیفیة الخلق الادمی فی طہر امہ - واحمد 3/293 - والطبرانی فی "الکبیر" (6562).

سِرَّةٍ لِّلْغُشْرِیِّ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ
فَسَنِيْسِرُّهُ لِّلْغُشْرِیِّ ﴿۱۰﴾

یہ اس کے مطابق ہے جس کے بارے میں تقدیر کا فیصلہ جاری ہو چکا ہے۔ (یہاں الفاظ میں راوی کو شک ہے) اور اس کے بارے میں قلم خشک ہو چکا ہے۔ اس شخص نے عرض کی: تو پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم عمل کرو کیونکہ ہر شخص کے لئے وہ چیز آسان کر دی جاتی ہے جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہو پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”جو شخص دیتا ہے اور پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اور اچھائی کی تصدیق کرتا ہے تو ہم اس کے لئے آسانی کو آسان کر دیں گے۔ اور جو شخص بخل کا مظاہرہ کرتا ہے اور بے نیازی اختیار کرتا ہے اور اچھائی کو جھٹلا دیتا ہے تو ہم اس کے لئے تنگی کو آسان کر دیں گے۔“

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - ابو جعفر محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن زیاد اصفہانی - احمد بن رستمہ - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - امام بخاری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن یحییٰ نے یہ روایت قاسم بن عباد (اور) محمد بن حسن بن علی یہ دونوں ترمذی ہیں - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے والد (امام ابو حنیفہ) سے نقل کی ہے۔

محمد بن یحییٰ نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ محمد بن یحییٰ نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ (اور) ابن رضوان ان دونوں نے - حسن بن عثمان - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام بخاری سے روایت کی ہے۔

محمد بن یحییٰ نے یہ روایت محمد بن حسن - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ محمد بن یحییٰ نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن یحییٰ نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام بخاری سے روایت کی ہے۔

محمد بن یحییٰ نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی - حسین بن علی - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسین - ان کے والد کے حوالے سے امام بخاری سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے بھی نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب کی تحریر میں یہ بات ہے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن حسن - عبدالرحیم بن موسیٰ - محمد بن عمیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - علی بن ابراہیم بن عبد المجید - عمرو بن عوف - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ (وہ بیان کرتے ہیں: ابو زبیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: سال سراقۃ بن مالک بن جعشم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعمرتنا ہذہ لعامنا ام للابد فقال للابد قال فديننا هذا نعمل فيه لما قد جرت به الاقلام ام لا امر مستقبل قال لما جرت به الاقلام والمقادير قال ففيم العمل قال اعملوا وسددوا وقاربوا فكل ميسر لما خلق له ثم قرا (فاما من اعطى واتقى وصدق بحسنی) الآيتين

”حضرت سراقۃ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا ہمارے اس عمرہ کا حکم اسی سال کے لیے مخصوص ہے؟ یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ ہمیشہ کے لیے ہے انہوں نے عرض کی: ہمارا دین اس میں جو عمل ہم کرتے ہیں اس کی حیثیت کیا ہے؟ کیا یہ کوئی ایسی چیز ہے جس کے بارے میں (تقدیر کا حکم جاری ہو چکا ہے اور) قلم چل چکا ہے؟ یا پھر نئے سرے سے پیدا ہونے والی کوئی چیز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ یہ ایک اسی چیز ہے جس کے بارے میں قلم چل چکا ہے اور تقدیر کا حکم جاری ہو چکا ہے انہوں نے عرض کی: پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ عمل کرو! ٹھیک رہو میانہ روی اختیار کرو کیونکہ ہر شخص کے لیے وہ چیز آسان کر دی جاتی ہے جس کے لیے اس کو پیدا کیا گیا ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آیت تلاوت کی:

”جو شخص عطا کرے اور پرہیزگاری اختیار کرے اور اچھائی کی تصدیق کرے“ (یہ دو آیات تلاوت کیں)۔

انہوں نے یہ روایت - ابن مخلد - سلیمان بن توبہ نہروانی - علی بن یزید انصاری صدائی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت - ابو علی محمد بن سعید حرانی - ابو فروہ یزید بن محمد بن سنان نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ - ابو زبیر - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

سالہ سراقۃ بن جعشم فقال يا رسول الله اعمرتنا هذه لعامنا ام للابد قال بل للابد قال فاخبرنا عن ديننا كانما خلقنا اليوم في اى شيء نعمل ام في شيء سبقت فيه المقادير وجرت به الاقلام

شیء مستانف قال بل شیء سبقت فيه المقادیر و جرت به الاقلام قال ففیما العمل فقال
عملوا فكل میسر لما خلق له من كان من اهل الجنة یسر لعمل اهل الجنة ومن كان من اهل
النار یسر لعمل اهل النار ثم قرا هذه الآیة (فاما من اعطی واتقى وصدق بالحسنی) الآتین

بیان کرتے ہیں: حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: کیا ہمارے اس عمرہ کا حکم اسی
کے لیے مخصوص ہے؟ یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلکہ ہمیشہ کے لیے ہے انہوں نے عرض کی: آپ ہمیں
دین (کے نظریہ) کے بارے میں یوں بتائیں جیسے ہم آج ہی پیدا ہوئے ہیں ہم جو عمل کرتے ہیں اس کی حیثیت کیا
ہے؟ یا یہ کوئی ایسی چیز ہے جس کے بارے میں تقدیر کا حکم جاری ہو چکا ہے اور قلم چل چکا ہے؟ یا پھر یہ نئے سرے سے پیدا ہونے
والی چیز ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلکہ یہ ایک اسی چیز ہے جس کے بارے میں تقدیر کا حکم جاری ہو چکا ہے اور قلم چل چکا
ہے جس نے عرض کی: پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ عمل کرو! کیونکہ ہر شخص کے لیے وہ چیز آسان کر دی
ہے جس کے لیے اس کو پیدا کیا گیا ہو جو شخص اہل جنت میں سے ہوگا اس کے لیے اہل جنت کا سائل آسان کر دیا جائے گا اور
جس کو جہنم میں سے ہوگا اس کے لیے اہل جہنم کا سائل آسان کر دیا جائے گا پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:
”جو شخص عطا کرے اور پرہیزگاری اختیار کرے اور اچھائی کی تصدیق کرے“ (یہ دو آیات تلاوت کیں)۔

حافظ ابن خردوبہ نے یہ روایت - ابو الفضل احمد بن حسن ابن خردوبہ - ابو علی احمد بن حسن بن شاذان - قاضی ابو نصر احمد - محمد
بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی
ہے انہوں نے اس کو اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے اس کے الفاظ کچھ مختلف ہیں لیکن مضمون یہی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو غنائم محمد بن علی بن حسن - ابو حسن محمد بن زرقویہ - ابو بکر محمد بن احمد بن عبد اللہ بن زیاد قطان - بشر بن
سعدی - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت شیخ ابو حسین - حسن - محمد - ابو علی ابن سعید حرانی - ابو فروہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت شیخ ابو سعید محمد بن عبد الملک اسدی - ابو حسین بن قشیش - ابو بکر ابہری (اور) شیخ ابو طالب بن یوسف -
محمد بن ابہری - ابو عمرو بہ حرافی - انہوں نے اپنے دادا عمر بن ابو عمر - امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے
روایت کی ہے۔ جس کے الفاظ اور مضمون قریب قریب ہے۔

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت - ابو حسین محمد بن علی بن محمد بن مہندی باللہ - ابو احمد فرضی - ابو حسن علی ابن
محمد بن احمد بن یزید ریاحی - ابو بکر محمد بن احمد ابو عوام - انہوں نے اپنے والد ابو عوام احمد بن یزید - امام محمد بن حسن شیبانی کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں ایک اور مقام پر - قاضی محمد بن علی بن محمد بن مہندی باللہ - ابو احمد بن ابو مسلم فرضی -

ابو حسن علی بن احمد بن محمد بن احمد بن یزید ریاحی - ابوبکر محمد بن احمد ابو عوام - انہوں نے اپنے والد ابو عوام احمد بن یزید - امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد محمد بن خلی - احمد بن خالد وہی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔

(188) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

متن روایت: إِذَا طَلَعَ النَّجْمُ رُفِعَتِ الْعَاهَةُ عَنْ أَهْلِ كُلِّ بَلَدَةٍ
”جب ستارہ طلوع ہوتا ہے تو ہر شہر والے سے آفت کو لیا جاتا ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن اسحاق بن عثمان سمساری - جمعہ بن عبد اللہ سلمی - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - عبد اللہ بن محمد بن علی بلخی - محمد بن ابان - وکیع کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - سہل بن بشر (اور) محمد بن عبد اللہ بن محمد سعدی - یحییٰ بن جعفر - وکیع کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی نقل کی ہے

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - صالح بن احمد بن ابو مقاتل قیراطی - عیسیٰ بن یوسف طباع - محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے بھی نقل کیا ہے

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - احمد بن ابو صالح بلخی - محمد بن حشام - مصعب بن مقدم - داؤد طائی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے بھی نقل کی ہے

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - قبیصہ بن فضل بن عبد الرحمن طبری - زکریا بن یحییٰ - یاسین بن نصر (اور) ابراہیم بن عبد اللہ سعدی - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبد اللہ بن احمد بن بہلول وہ بیان کرتے ہیں: میں نے

(188) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (917) - واحمد 341/2 - والطحاوي في "شرح مشكاة الآثار" (2287) - والطبراني في "الوسط" (1327) - والبزار (1292) - كشف الاستار - وابو نعيم في "تاريخ اصفهان" 121/1

یہ روایت کی تحریر میں یہ بات پڑھتی ہے: انہوں نے اس روایت کو اپنے والد اور قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - ابو عبدہ محمد بن عبد اللہ بن شریح - احمد بن عبد الجبار - یونس بن بکر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - احمد بن محمد بن سعید - یحییٰ بن زکریا بن سفیان - عیسیٰ بن عبد الرحیم کندی - سلط بن حجاج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - محمد بن عبد اللہ سعدی - حسن بن عثمان - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح - علی بن سلمہ - عبد اللہ بن یزید مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - محمد بن خزیمہ بخاری - محمد بن یحییٰ - ابو عمر مکی - سفیان بن عیینہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ظلمہ بن محمد بن بقانے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن ابو مقاتل - عیسیٰ بن یوسف طباع - محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - ابراہیم بن اسحاق زہری - جعفر بن عون کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد - محمد بن غالب - محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - سعید بن ایوب - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن محمد بن مروان نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد - علی بن ابراہیم واسطی - یزید ابن ہارون کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو یعقوب اسحاق بن عبد اللہ بن سلمہ کوفی - حسن بن محمد بن صباح - اسد بن محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - محمد بن محمد بن سلیمان باغندی - شعیب بن ایوب - مصعب بن مقدم - داؤد طائی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن عبد اللہ بن سلمہ - ابراہیم بن ابو عینس - جعفر بن عون کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عبد اللہ حسین بن حسن بن عبد الرحمن انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ابو بکر خطیب بغدادی - ابو سعید محمد بن موسیٰ بن فضل بن شاذان - ابو عباس محمد بن یعقوب بن اصم - احمد بن عبد الجبار عطار دی - یونس بن بکر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن غلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد - انہوں نے اپنے والد خالد بن غلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - شیخ ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - قاضی ابو نصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توہب - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسین بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد بن حسن بن علی جوہری - ابو حسین محمد بن مظفر - ابو یعقوب اسحاق بن عبد اللہ بن سلمہ کوئی کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس کا ذکر ہم ”مسند مظفر“ میں پہلے کر چکے ہیں۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسین بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - ابو حسن - محمد بن محمد بن سلیمان - شعیب بن ایوب - مصعب بن مقدم - داؤد طائی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسین صیرفی - ابو محمد جوہری - ابو حسن - اسحاق بن عبد اللہ - ابراہیم بن ابو عینس - جعفر بن عون کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسین صیرفی - ابو محمد جوہری - ابو حسین - ابو عبد اللہ حسین بن حسن بن عبد الرحمن انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے (وہاں بھی) انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے

(189) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي

رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ عَنِ النَّظَرِ فِي النُّجُومِ

(189) أخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (464) - والبيهقي في "شعب الایمان" (5198) - والخطيب

في "تاريخ بغداد" 133/6 - والطبرانی في "الوسط" (8178) - وأوردته الهيثمي "مجمع الزوائد" 116/5 .

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح ترمذی - سعید بن نصر مخزومی - عبد اللہ بن واقد حرائی کے حوالے سے امام بخاری سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي

امام ابو حنیفہ نے - ابوزبیر کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قَالَ:

رَوَيْتُ: قُلْتُ لِحَبِيبِ أَكُنْتُمْ تَعْدُونَ الذُّنُوبَ

”میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ لوگ گناہوں کو شرک سمجھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کہ کیا اس امت میں کوئی گناہ کفر تک پہنچتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! صرف شرک ایسا گناہ ہے (جو کفر تک پہنچتا ہے)

شَرِكًا قَالَ لَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ

فِيهِ أَلَمَةٌ ذَنْبٌ يَبْلُغُ الْكُفْرَ قَالَ لَا إِلَّا الشِّرْكَ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - جبہان بن ابوحسن فرغانی - احمد بن حرب نیشاپوری - حفص بن عبد الرحمن کے حوالے سے امام بخاری سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد بقاء نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن محمد بن عبید - محمد بن عثمان - یحییٰ بن منہال - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ - ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دوسرے لفظوں میں نقل کیا ہے: (ابوزبیر کہتے ہیں:)

جَابِرٌ لَمْ يَكُنْ يَعِدُ الْمُنَافِقَ مُشْرِكًا وَلَا النِّفَاقَ شِرْكًا

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ منافق کو مشرک اور نفاق کو شرک قرار نہیں دیتے تھے“

امام ابو حنیفہ نے - ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي

ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

رَوَيْتُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

”اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لئے ایک دوا بنائی ہے جب بیماری دوا تک پہنچ جاتی ہے تو وہ (بیمار شخص) اللہ کے حکم سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔“

رَوَيْتُ: جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَإِذَا أَصَابَ

بَشَرًا دَوَاءُهُ بَرَاءً يَأْذِنُ اللَّهُ تَعَالَى

(19) أخرجه الحافظ صدر الدين الحسكفي في "مسند الامام" (8) - وابو يعلى (2317) - واورده النيشمي في "مجمع الزوائد"

10 - وابن حجر في "المطالب العالية" (2976) .

(20) أخرجه ابن حبان (6063) - واحمد 3/335 - ومسلم (2204) في السلام: باب لكل داء دواء واستحباب

الصوي - والنسائي في الطب كما في التحفة 2/310 - والحاكم في المستدرک 4/401 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 343 .

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - موسیٰ بن اریح بن خالد بخاری - ابو حذیفہ اسحاق بن بشر بخاری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(192) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ قَيْسِ بْنِ

مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

فَقَالَ أَرَأَيْتَ قَوْلَهُ تَعَالَى

﴿وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا

السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ﴾

فَإِنَّ النَّارَ قَالَ عُمَرُ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَجِبُوهُ فَلَمْ يَكُنْ عَنْدهُمْ فِيهَا

شَيْءٌ قَالَ عُمَرُ أَرَأَيْتَ النَّهَارَ إِذَا جَاءَ اللَّيْلُ مَلَأَ

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّ الْآخِرَ قَالَ

فِي عِلْمِ اللَّهِ تَعَالَى قَالَ عُمَرُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)

فَكَذَلِكَ النَّارُ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ الْيَهُودِيُّ

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَنَّهُ لَفِي كِتَابِ اللَّهِ الْمُنَزَّلِ كَمَا

قُلْتُ

امام ابو حنیفہ نے - قیس بن مسلم کے حوالے سے یہ روایت

نقل کی ہے: طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں:

”ایک یہودی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا

بولاً: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے) ”تم اپنے پروردگار کی مغفرت

اور جنت کی طرف تیزی سے جاؤ جس کی چوڑائی آسمانوں

زمین کے برابر ہے۔“

تو پھر جہنم کہاں ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کے اصحاب سے کہا: تم لوگ اسے جواب دو لیکن ان کے پاس

اس بارے میں کوئی جواب نہیں تھا۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اس یہودی سے) فرمایا: دن کے

بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ جب رات آ جاتی ہے تو

آسمانوں اور زمین کو بھر دیتی ہے؟ اس شخص نے جواب دیا:

ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: پھر دوسرا (یعنی دوسرا

کہاں جاتا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کے علم میں

ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہنم کا معاملہ بھی اسی طرح

ہے جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا (وہ وہاں ہوگی) تو اس یہودی نے

کہا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان

ہے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں بھی اسی طرح تحریر ہے

جس طرح آپ نے جواب دیا ہے۔

——***

(192) قال السيوطي في " الدر المنثور " 315/2 -

-- واخرج عبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر عن طارق بن شهاب: ان ناساً من اليهود سألوا عمر بن الخطاب عن

عرضها السماوات والارض فاين النار؟ فقال عمر: اذا جاء الليل فاين النهار؟ واذا جاء النهار اين الليل؟ فقالوا: لقد نزعنا

التوراة.

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب - عبد
الحکیم بن اسماعیل بن قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔

193 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ عَنْ
عَمْرِو الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ: عَنْ ابْنِ ابِي طَالِبٍ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:
امام ابو حنیفہ نے - یثیم - عامر شععی کے حوالے سے حضرت
علی بن ابوطالب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ارشاد فرمایا:

”وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو اچھی یا بری (ہر قسم کی)
تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا ہے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو غنائم محمد بن ابوعثمان - ابوحسن بن زرقویہ - ابوسہل احمد بن محمد بن
یونس - بشر بن موسیٰ - ابو عبد اللہ مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

194 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنِ)
عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”قدر یہ کے فرقے کے لوگ اس امت کے مجوسی ہیں اور
یہ دجال کا گروہ ہیں“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد اللہ بن جامع حلوانی مقری - حمید بن جامع - ہشام بن عمار - محمد بن زید بن مدحج کے حوالے
سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

195 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ الدَّالَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ
عَنْهُ: عَنْ ابْنِ ابِي طَالِبٍ رحمۃ اللہ علیہ نے - یزید بن عبد الرحمن دالانی کے حوالے
سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

196 - أخرجه ابن حبان (178) - والحاكم في "المستدرک" 32/1 - والطيالسي (106) - ومن طريقه الترمذی (2145) في
تفسيره ما جاء في الإيمان بالقدر خيره وشره - واحمد 97/1

197 - أخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (18) - وابو داود (4691) في السنة: باب في القدر - ومن طريقه
الحاكم في "المستدرک" 85/1 - واحمد 86/2 - والبخاری في "تاریخ الكبير" 341/2

اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
مَتْنُ رَوَايَةٍ: تَكُونُ النُّطْقَةُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ تَكُونُ
مُضْغَةً أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ يُنْشِئُهُ اللَّهُ خَلْقًا آخَرَ فَيَقُولُ
الْمَلِكُ أَيُّ رَبِّ أَذْكَرٌ أَمْ أَنْتُمْ أَسْعِيدُ أَمْ شَقِيٌّ مَا
أَجَلُهُ مَا رِزْقُهُ مَا أَثَرُهُ فَيَكْتُبُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ
فَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ وَالشَّقِيٌّ مَنْ شَقِيَ فِي
بَطْنِ أُمِّهِ

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
”نطفہ چالیس دن تک (نطفے کی شکل میں) رہتا ہے
چالیس دن تک وہ گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ
سے دوسری تخلیق کرتا ہے (یعنی اس میں روح پھونکی جاتی ہے
فرشتہ کہتا ہے: میرے پروردگار! یہ لڑکا ہوگا یا لڑکی ہوگی
نصیب ہوگا یا بد بخت ہوگا، اس کی زندگی کتنی ہوگی، اس کا رزق
ہوگا اور اس کا اثر کتنا ہوگا؟ تو جو اللہ تعالیٰ اس نطفے کے بارے
میں ارادہ کرتا ہے اس کو فرشتہ نوٹ کر لیتا ہے تو وہ شخص
نصیب ہے جو دوسرے سے نصیحت حاصل کرے اور
بد نصیب ہے جو ماں کے پیٹ میں ہی بد نصیب ہو۔“

——***

حافظ طحطاوی بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے
ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی ابن شاذان - قاضی
بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
(196) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنِ)
أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رَوَايَةٍ: يَجِيءُ قَوْمٌ يَقُولُونَ لَا قَدَرَ ثُمَّ
يَخْرُجُونَ مِنْهُ إِلَى الزَّنْدَقَةِ فَإِذَا لَقِيَتْهُمْ فَلَا
تُسَلِّمُوا عَلَيْهِمْ وَإِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوا لَهُمْ وَإِنْ
مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ فَإِنَّهُمْ شِيعَةُ الدَّجَالِ
وَمَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَلْحَقَهُمْ بِهِ

”کچھ لوگ آئیں گے جو یہ کہیں گے کہ تقدیر کی
حیثیت نہیں ہے اور پھر (وہ دین سے) نکل کر زندہ بقیہ
طرف چلے جائیں گے جب تمہاری اُن سے ملاقات ہوگی
انہیں سلام نہ کرو اور اگر وہ بیمار ہوں تو تم ان کی عیادت
کے لئے نہ جاؤ اور اگر وہ مر جائیں تو تم ان کے جنازے
شریک نہ ہو کیونکہ وہ دجال کا گروہ ہوں گے اور اس امت

(195) أخرجه ابن حبان (6177) - ومسلم (2645) - والآخرى في "الشريعة" 183 - والحميدى (826) - واحمد 6/4 -

عاصم في "السنة" (177) - والطبرانی في "الكبير" (3036) .

(196) أخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (19) - وقد مر في (193) .

مجوسی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ پر یہ بات لازم ہے کہ اُن (قدریہ فرقے کے) لوگوں کو اُس (دجال) کے ساتھ ملا دے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابراہیم بن محمد بن ناصح بن نومرد - محمد بن عیسیٰ دامغانی - احمد بن ابوظبیر حرائی کے حوالے سے امام حنفیہ سے روایت کی ہے۔۔۔

ابو محمد بخاری کہتے ہیں: یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی امام ابوحنیفہ کے حوالے سے پیشم اور نافع سے منقول ہے تاہم اس روایت میں انہوں نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

امام ابوحنیفہ نے - یعلیٰ بن عطاء طاکفی - عمارہ بن حدید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

197- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ الطَّائِفِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

”اے اللہ! میری امت کے صبح کے کاموں میں برکت رکھ دے۔“

سنن روایت: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا

——***

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابوغالب مبارک بن ابویاسر عبدالوہاب بن محمد بن منصور - ابوبکر احمد بن حسین بن عیاد - ابوقاسم حرقی - حبیب بن حسن بن داؤد قزاز - جعفر بن محمد بن حسین - یعقوب بن حمید بن کاسب - حاتم بن اسماعیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - یعلیٰ بن عطاء طاکفی - عمارہ بن حدید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

198- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ الطَّائِفِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

”اے اللہ! تو میری امت کی اُن چیزوں میں برکت رکھ دے جو تو نے انہیں رزق عطا کیا ہے۔“

سنن روایت: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَأُمَّتِي فِي مَا رَزَقْتَهُمْ

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد بن حسین - یعقوب بن حمید بن کاسب - حاتم

(197) أخرجه ابن حبان (4755) - والطبرانی (1242) - وأحمد (416/3) - والدارمی (214/2) - وأبو القاسم البغوی فی

المعادیات (2557) - والطبرانی فی ”الکبیر“ (7275) - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ (151/9)

(198) وهو الحدیث السابق

بن اسماعیل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(199) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَالِمِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا :

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ لَعَنَ الْقَدْرِيَّةَ وَقَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ تَعَالَى
إِلَّا حَذَرَ أُمَّتَهُ مِنْهُمْ وَلَعَنَهُمْ

امام ابو حنیفہ نے - سالم بن عبد اللہ بن عمر کے حوالے سے
یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے
ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدریہ کے فرقے کے لوگوں پر لعنت
کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث
کیا اس نے اپنی امت کو ان لوگوں سے ڈرایا ہے اور ان لوگوں
پر لعنت کی ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن یزید کلاباذی - حمید بن فروہ - ابو حذیفہ اسحاق بن بشر بخاری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ

رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(200) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زُرِّ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (عَنِ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّهُ قَالَ :

متن روایت: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ لِحَبْرَيْلَ مَالِكٍ لَا تَزُورُنَا فَإِنَّزَلَ اللَّهُ تَعَالَى
﴿وَمَا نَنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا
خَلْفَنَا﴾ الْآيَةُ

امام ابو حنیفہ نے - زر - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے
ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے کہا: کیا وجہ
ہے کہ تم ہمیں ملنے کے لئے نہیں آئے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
نازل کی: ”ہم تمہارے پروردگار کے حکم کے مطابق ہی نازل
ہوتے ہیں ہمارے آگے اور پیچھے جو کچھ بھی ہے وہ اسی کی ملکیت
ہے۔“

——***

ابن خروزمی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی بن محمد خطیب - محمد بن احمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - محمد

بن حفص - صالح بن محمد ترمذی - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(201) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت

(199) (اخرجه الحافظ صدر الدين الحصبكفي في "مسند الامام" (20) - والطبراني في "الوسط" - كمسافي "معجم

الزوائد" 205/7 - وقد مر في (193) .

(200) (اخرجه احمد 231/1 - والترمذي (3158) - والبخاري (3218) - وفي "خلق افعال العباد" (574) - والطبراني في "الکبر

(12385) - والحاكم في "المستدرک" 611/2 - والبيهقي في "الاسماء والصفات" 215 .

عَنْ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

سَنُروایت: مَنْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعُوِّقَبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا
لَهُ تَعَالَى أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُثْنَى عُقُوبَتُهُ عَلَيْهِ فِي
الْآخِرَةِ وَمَنْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فِي الدُّنْيَا فَسَتَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَإِنَّهُ تَعَالَى أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي
شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ

کی ہے جس نے انہیں یہ روایت بیان کی ہے: حضرت علی بن
ابوطالب رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
”جو شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرے اور پھر دنیا میں اسے
اس کی سزا دے دی جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ عادل ہے۔
کہ وہ آخرت میں اس کو دوبارہ اس گناہ کی سزا دے۔ اور جو شخص
دنیا میں کسی گناہ کا ارتکاب کر لے اور پھر اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی
کرے اور اسے درگزر فرمادے تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ معزز
ہے کہ وہ کسی ایسی چیز کے بارے میں دوبارہ (اس کو سزا دے)
جسے وہ معاف کر چکا ہو“

——***

قاضی محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت -ہبہ اللہ بن مبارک حنبلی- اسماعیل بن یحییٰ بن حسین- حسن بغدادی- ابوبکر بن مالک
طوسی- عبد اللہ بن احمد بن حنبل- ان کے والد امام احمد بن حنبل- ابوشجاع- یونس بن اسحاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے۔

(202) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ
أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے -ابو بردہ بن ابوموسیٰ اشعری- ان کے
والد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب قیامت کا دن ہوگا تو میری امت دیگر تمام امتوں
کے درمیان میں طویل سجدے میں گر جائے گی تو یہ کہا جائے گا کہ
تم لوگ اپنے سروں کو اٹھاؤ۔ کیونکہ میں نے تمہاری تعداد جتنے
یہودیوں اور عیسائیوں کو تمہارے فدیے کے طور پر جہنم میں ڈال
دیا ہے۔“

سَنُروایت: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَجَدَتْ أُمَّتِي
مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ سُجُودًا طَوِيلًا فَيَقَالُ ارْفَعُوا رُءُ
وَسُكُمُ فَقَدْ جَعَلْتُ عِدَّتَكُمْ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى
فِدَاءَ كُفٍّ مِنَ النَّارِ

——***

(201) أخرجه أحمد 99/1 وابن ماجه (2604) - والترمذی (2626) - والبخاری (482) - والطبرانی فی "الصغیر" (46) - والحاکم
فی "المستدرک" 445/2

(202) أخرجه أحمد 410/4 - ومسلم (2767) (49) - وأبو نعیم فی "تاریخ اصفهان" 80/2 - والبيهقي فی "شعب
إيمان" (375) - وفي "البعث والنشور" (90)

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد (اور) صالح بن احمد قیراطی ان دونوں نے - محمد بن اسحاق بکائی - عون بن جعفر معمر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن اسحاق قاری - عون بن جعفر معلم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے دوسرے لفظوں میں بھی روایت کی ہے (جو درج ذیل ہیں):

قال اذا كان يوم القيامة يعطى كل رجل من المسلمين رجلاً من اليهود والنصارى فيقال هذا فداؤك من النار

”انہوں نے فرمایا: قیامت کے دن ہر مسلمان کو ایک یہودی یا عیسائی دیا جائے گا اور یہ کہا جائے گا: یہ جہنم (سے بچنے کے لیے) تمہارا فدیہ ہے“

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن حازم - ابوبکر مکتب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے تیسری (قسم کے الفاظ میں) روایت کی ہے: (جو درج ذیل ہیں):

قال اذا كان يوم القيامة دفع الى كل رجل من هذه الامة رجل من اهل الكتاب فقيل له هذا فداؤك من النار

”انہوں نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اس امت کے ہر فرد کو اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا ایک شخص دیا جائے گا اور اس سے یہ کہا جائے گا: یہ جہنم (سے بچنے کے لیے) تمہارا فدیہ ہے“

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر ہروی - ابو عزرہ - ابو محمد مکتب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے چوتھی (قسم کے الفاظ میں) روایت کی ہے: (جو درج ذیل ہیں):

قال ان هذه الامة مرحومة عذابها بايديها اذا كان يوم القيامة دفع الى كل رجل من المسلمين رجل من اهل الشرك او الذمة فيقال هذا فداؤك من النار

”انہوں نے فرمایا: یہ امت مرحومہ ہے اس کا عذاب اس کے سامنے ہوگا جب قیامت کا دن ہوگا تو مسلمانوں کے ہر فرد کو اہل شرک یا اہل ذمہ (یعنی اہل کتاب) سے تعلق رکھنے والا ایک شخص دیا جائے گا اور اس سے یہ کہا جائے گا: یہ جہنم (سے بچنے کے لیے) تمہارا فدیہ ہے“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن سيار - عون بن جعفر معلم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کے الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - محمد بن اسحاق بکائی - عون ابن جعفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - احمد ابن محمد بن سعید - احمد بن حازم - ابو محمد مکتب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے تیسری روایت کی ہے۔

کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - ابو عباس بن عقدہ - احمد بن حازم - ابو محمد مکتب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے چوتھی روایت کے ساتھ نقل کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خروہی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابی کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست - قاضی عمر بن حسن اشنانی - محمد بن عبد اللہ بن سلیمان حضرمی - محمد بن علف - عون بن جعفر مکتب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے

(203) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - ابو زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ابلیس کا تخت سمندر پر ہوتا ہے اور وہ اپنے لشکر بھیجتا ہے۔ جو لوگوں کو آزمائش کا شکار کرتے ہیں تو ابلیس کے نزدیک ان میں زیادہ قریبی وہ شخص ہوتا ہے جو زیادہ بڑی آزمائش کا شکار کرتا ہے۔“

——***

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ہنادی - ابو عبد اللہ حسین بن مہدی خطیب اہلی - ابو علی احمد بن حسین بن احمد - محمد بن عثمان بن ابوشیبہ - حسین بن عبد الاول - مصعب بن مقدم - مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(204) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حسن روایت: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز کرے گا۔“

قَالَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الشَّفَاعَةُ يُعَذِّبُ اللَّهُ تَعَالَى قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ بِذُنُوبِهِمْ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: مقام محمود سے مراد شفاعت ہے اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کو ان

(203) أخرجه أحمد 332/3 - ومسلم (2153) - وعبد بن حميد (1033) - وأبو يعلى (1909) - وابن حبان (6187) .

(204) أخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في ”مسند الامام“ (25) - والترمذي (3148) في التفسير: باب ومن سورة بني

سرايل - وأبو يعلى (1097) - ومسلم (185) في الايمان: باب اثبات الشفاعة واخراج الموحدين من النار - واحمد 5/3

بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيُوتَى بِهِمْ نَهْرًا يُقَالُ لَهُ الْحَيَوَانُ
فَيَغْتَسِلُونَ فِيهِ ثُمَّ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَسْمُونَ
الْجَهَنَّمِيُونَ ثُمَّ يَطْلُبُونَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فَيُذْهِبُ عَنْهُمْ
ذَلِكَ الْأَسْمَ

کے گناہوں کی وجہ سے عذاب دے گا پھر وہ حضرت محمد ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے ان لوگوں کو (جہنم سے) نکالے گا پھر ان لوگوں کو ایک نہر کے پاس لایا جائے گا جس کا نام حیوان ہے وہ لوگ اس میں غسل کریں گے پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے تو انہیں جہنمیوں کا نام دیا جائے گا پھر وہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہ نام ختم کروادے گا۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - قاسم بن محمد - محمد بن محمد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت قبیسہ بن فضل - اسحاق بن ابراہیم - سعید بن صلت کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد کے حوالے سے بغداد میں ”درب ابو ہریرہ“ میں - محمد بن معاویہ - حسین بن حسن بن عطیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابراہیم بن علی ترمذی - عمر بن نوح - ابوسعید صغانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ - یحییٰ بن موسیٰ - ابوسعید صغانی - امام ابو حنیفہ - عطیہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے: ابو محمد بخاری کہتے ہیں: صالح کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

قال في قوله تعالى (عسى ان يبعثك ربك مقاماً محموداً) قال يخرج الله تعالى قوماً من النار من اهل الايمان والقبلة بشفاعه محمد صلى الله عليه وآله وسلم فذلك المقام المحمود فيوتى بهم نهراً يقال له الحيوان فيلقون فيه فينبتون كما ينبت الشعير ثم يخرجون منه فيدخلون الجنة فيسمون فيها الجهنميون ثم يطلبون على الله تعالى ان يذهب عنهم ذلك الاسم فيذهب عنهم

”اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

”عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز فرمادے گا“

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اللہ تعالیٰ اہل ایمان اور اہل قبلہ سے تعلق رکھنے والے (بہت سے افراد کو) حضرت محمد ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکالے گا تو یہ مقام محمود ہے ان لوگوں کو ایک نہر کے پاس لایا جائے گا جس کا نام حیوان ہے انہیں اس میں ڈالا جائے گا تو وہ یوں پھوٹ پڑیں گے جیسے سیلابی پانی کی گزرگاہ میں خود رو پودے اگ جاتے ہیں پھر وہ لوگ اس (نہر) میں سے نکلیں گے اور جنت میں داخل ہونگے جنت میں ان کا نام ”جہنمی لوگ“ رکھا جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں گے کہ ان

کے نام کو ختم کر دیا جائے تو وہ ان کے اس نام کو ختم کروادے گا“

ابو محمد بخاری کہتے ہیں: یہ حدیث امام ابوحنیفہ کے حوالے سے ایک جماعت نے روایت کی ہے: (جن کے اسماء درج ذیل

ان میں سے ایک حمزہ بن حبیب ہیں۔ انہوں نے احمد بن محمد۔ فاطمہ بنت محمد۔ ان کے والد کے حوالے سے اس کو نقل کیا ہے حمزہ کی تحریر میں اسی طرح ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے

ان میں سے ایک حسن بن فرات ہیں۔ انہوں نے احمد بن محمد۔ حسن بن علی۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ حسین بن محمد کی تحریر سے اس کو نقل کیا ہے (جس میں یہ مذکور ہے: یہ روایت)۔ یحییٰ بن حسین نے۔ زیاد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک زفر ہیں۔ انہوں نے زکریا بن یحییٰ اصفہانی۔ احمد بن رشتہ۔ محمد بن مغیرہ۔ حکم بن ایوب۔ امام زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک عبداللہ بن زبیر ہیں۔ انہوں نے احمد بن محمد۔ جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے۔ عبدالرحمن بن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔۔

امام ابو محمد بخاری بیان کرتے ہیں: شیخ صالح بن احمد قیراطی نے۔ محمد بن شوکہ۔ قاسم بن حکم۔ امام ابوحنیفہ کے حوالے سے عطیہ کا بیان نقل کیا ہے:

قال سالت ابا سعيد الخدري عن هذه الآية (ومن الليل فتهجد به نافلة لك عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا) قال المقام المحمود الشفاعة يعذب الله عز وجل قوماً من اهل الايمان بذنوبهم ثم يخرجهم بشفاعة محمد صلى الله عليه وآله وسلم فيوتى بهم نهراً يقال له الحيوان فيغتسلون فيه فينبتون مثل الثعاريير ثم يدخلون الجنة فيسمون في الجنة الجهنميون ثم يطلبون الى الله تعالى فيذهب عنهم ذلك الاسم

وہ (یعنی عطیہ) بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا: (ارشاد

گوررات میں کچھ دیر تم تہجد ادا کرؤ یہ تمہارے لیے نفل ہوگی، عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز کرے گا“

تو (حضرت ابوسعید خدری رحمۃ اللہ علیہ نے) فرمایا: مقام محمود سے مراد شفاعت ہے

اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے تعلق رکھنے والے (بہت سے) افراد کو ان کے گناہوں کی وجہ سے عذاب دے گا، پھر انہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکالے گا، ان لوگوں کو ایک نہر کے پاس لایا جائے گا، جس کا نام حیوان ہے وہ اس میں غسل گئے تو وہ یوں پھوٹ پڑیں گے جیسے سیلابی پانی کی گزرگاہ میں خود رو پودے اگ جاتے ہیں، پھر وہ لوگ جنت میں داخل ہو

نگے جنت میں ان کا نام ”جہنمی لوگ“ رکھا جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں گے کہ ان کے اس نام کو ختم کر دیا جائے تو ان کے اس نام کو ختم کر دے گا“

امام ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: ایک جماعت نے یہ روایت اس کی مانند امام ابو حنیفہ کے حوالے سے نقل کی ہے: (جن کے اسماء اور ان کی اسناد درج ذیل ہیں):

ابو عبد الرحمن مقری - وہ فرماتے ہیں: میرے والد اور سعید بن ذاکر نے یہ روایت - احمد بن زہیر - مقری کے حوالے سے ابو حنیفہ سے نقل کی ہے انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

فیسمون عتقاء اللہ ”تو ان کا نام اللہ تعالیٰ کی طرف سے (جہنم سے) آزاد کیے ہوئے رکھا جائے گا“

ان میں سے ایک محمد بن حسن شیبانی ہیں (ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: - محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک حماد بن ابو حنیفہ ہیں (ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: - احمد بن محمد - عبد اللہ بن احمد بن بہلول - انہوں نے اپنے دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر کے حوالے سے - ان کے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ مسعر اور عبد الرحمن مسعودی سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک اسد بن عمرو ہیں (ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: - منذر بن محمد - حسن بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک حسن بن زیاد ہیں (ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: - احمد - منذر بن محمد بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک ایوب بن ہانی ہیں (ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: - احمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد - انہوں نے ایوب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک ابن ابوجہم ہیں (ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: - احمد - منذر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا سعید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک حمانی ہیں (ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: - محمد بن حسین نخعی - عباد بن یعقوب - حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک مکی بن ابراہیم ہیں (ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: - عبد الصمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشر (اور) احمد بن ذی نون - ان سب نے مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک علی بن یزید ہیں (ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: - احمد بن محمد - عبد اللہ بن ابراہیم مہلسی - علی بن حسن - علی بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

یہ روایت اپنی ”مسند“ میں مختصر طور پر - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام سے روایت کی ہے۔

یہ روایت صالح بن محمد بن معاویہ انماطی - حسین بن حسن بن عطیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی

ہے۔ یہ روایت ابن عقدہ - حسن بن عتبہ - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

یہ روایت امام حمزہ - امام ابو یوسف - امام محمد - امام حسن بن زیاد - امام حمادی - امام حماد - اور امام زفر نے - امام سے روایت کی ہے۔

یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو سعید اسدی - ابو بکر برقانی - ابو حفص زیات - احمد بن ابراہیم بن - ابو فروہ نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

یہ روایت ابن خیرون - ابو علی بن شاذان - قاضی ابونصر احمد بن نصر بخاری - عبداللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

یہ روایت اپنی ”الآثار“ میں اسے نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

یہ روایت اپنی نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
امام ابوحنیفہ - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے نقل کرتے
ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے
میں دریافت کیا (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”عنقریب وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے وہ یہ آرزو کریں
گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔“

تو ابراہیم نخعی نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگوں کو بھی
عذاب دے گا جو اس کی عبادت کرتے تھے اور اس کے علاوہ کسی
اور کی عبادت نہیں کرتے تھے اور ایسے لوگوں کو بھی عذاب دے گا
جو اس کے علاوہ دوسروں کی عبادت کیا کرتے تھے۔ پھر وہ ان
سب لوگوں کو جہنم میں اکٹھا کرے گا تو وہ لوگ جو غیر اللہ کی
عبادت کیا کرتے تھے وہ ان لوگوں پر طنز کریں گے جو اللہ کی

سأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ
لَعَذَابُ اللَّهِ تَعَالَى قَوْمًا مِمَّا كَانَ يَعْبُدُهُ
غَيْرُهُ وَقَوْمًا مِمَّنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَهُ ثُمَّ يَجْمَعُهُمْ
فِي سَرٍّ فَيَعِيرُ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَ غَيْرَ اللَّهِ الَّذِي
كَانُوا يَعْبُدُونَ اللَّهُ فَيَقُولُونَ عَذَبْنَا لَأَنَّا عَبَدْنَا غَيْرَهُ
لَعَنَتْ عَنْكُمْ عِبَادَتُكُمْ إِيَّاهُ وَقَدْ عَذَّبَكُمْ مَعَنَا
يَعْنِي الرَّبُّ جَلَّ جَلَالُهُ لِلْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّينَ

حرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (380) - وابن المبارک فی ”الزهد“ (1270) - والطبری فی ”التفسیر“

وایضاً ابن کثیر فی ”التفسیر“ 546/2

فَيُشْفَعُونَ فَلَا يَشْفَعُونَ فِي النَّارِ أَحَدٌ مِّمَّنْ كَانَ يَعْبُدُهُ
إِلَّا أَخْرَجَهُ حَتَّى يَتَطَاوَلَ لِلشَّفَاعَةِ ابْلِيسُ لِعِبَادَتِهِ
يَعْنِي الْأُولَى

عبادت کیا کرتے تھے اور یہ کہیں گے: ہمیں تو اس لئے عذاب
جا رہا ہے کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ کی بجائے دوسرے کی عبادت
کرتے تھے تم نے جو اس کی عبادت کی ہے تو تمہیں کیا فائدہ
ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھی ہمارے ساتھ عذاب دے دیا ہے
تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو اور انبیاء کو اجازت دے گا کہ وہ شفعہ
کریں یہاں تک کہ جہنم میں کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہے
اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے
دے گا یہاں تک کہ شفاعت کے لئے ابلیس بھی اپنی گستاخانہ
اوپنچی کرے گا کہ اس نے جو پہلے عبادت کی تھی (اس کی وجہ سے
اسے بھی) شفاعت نصیب ہو جائے۔

——***

(206) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَوَابِ بْنِ
عُبَيْدِ اللَّهِ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
مَتَنُ رَوَايَةٍ: إِنَّ ابْلِيسَ الْأَبَالِسَةَ لَيَتَطَاوَلُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ رَجَاءً أَنْ تَنَالَهُ الشَّفَاعَةُ لِمَا يَرَى مِنْ نَفُوذِ
شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔
امام ابو حنیفہ نے - جواب بن عبید اللہ تیمی - حضرت حارث
بن سويد رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
”ابلیس قیامت کے دن اپنی گردن اوپنچی کرے گا اس
امید کے تحت کہ اسے بھی شفاعت نصیب ہو جائے کیونکہ
قیامت کے دن میری شفاعت کی عمومیت کو دیکھے گا“ (توضیح
آرزو کرے گا کہ اسے بھی یہ نصیب ہو جائے)“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن حماد بن حکیم طالقانی نے اپنے والد کے حوالے
سے - خلف بن یاسین زیات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(207) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي رُوْبَةَ
شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ
الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

امام ابو حنیفہ - شداد بن عبد الرحمن کے حوالے سے -
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں
نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں

(206) قد تقدم فی (182)

(207) قد تقدم فی (204)

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

فِي قَوْلِهِ تَعَالَى

لَنْ يَنفَعَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

خَرَجَ اللَّهُ قَوْمًا مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ

شَفَاعَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

لَمَقَامِ الْمَحْمُودِ فَيُوتَى بِهِمْ نَهْرًا يُقَالُ لَهُ

نَهْرُ الْفَلَقِ فِيهِ فَيَسْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الشَّعَارِبُ ثُمَّ

يُحْمَلُونَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَسْمُونَ الْجَهَنَّمِيَّاتِ

يُحْمَلُونَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى أَنْ يَذْهَبَ عَنْهُمْ ذَلِكَ

فِيهِ عَنْهُمْ

بیان کرتے ہوئے سنا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

”عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز کرے

گا۔“

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اہل ایمان اور اہل

قبلہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کو حضرت محمد ﷺ کی

شفاعت کی وجہ سے باہر نکالے گا۔ تو یہ مقام محمود ہے۔ ان لوگوں کو

ایک نہر کے پاس لایا جائے گا جس کا نام حیوان ہے۔ انہیں اس

میں ڈال دیا جائے گا تو وہ اس میں سے یوں پھوٹ پڑیں گے جس

طرح سیلابی پانی کے اندر سے پودا پھوٹ پڑتا ہے۔ پھر وہ اس

میں سے نکلیں گے اور وہ جنت میں داخل ہوں گے تو انہیں جہنمی کہا

جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے یہ مطالبہ کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کا یہ

نام ختم کر دے تو اللہ تعالیٰ ان کا یہ نام ختم کر دے گا۔

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن عبد الرحمن - احمد بن محمد بن سہل بن مہبان اور محمد بن ریح بن شریح ترمذی - صالح بن محمد

بن ابی حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن یحییٰ بن اسماعیل بن حسن بن عثمان سے نقل کی - وہ کہتے ہیں: میں نے اپنے دادا حسن بن عثمان کی تحریر میں

یہ روایت (یہ روایت) مخلد بن عمر قاضی بخارا نے - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن احمد بن محمد ہمدانی - قاسم بن محمد - محمد بن محمد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت

محمد بن یحییٰ بن کثیر اصفہانی - احمد بن رشتہ - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - امام زفر کے حوالے سے امام

محمد بن یحییٰ بن کثیر سے روایت کی ہے۔

محمد بن یحییٰ بن احمد بن محمد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن یحییٰ بن احمد بن محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے بھی امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

محمد بخاری بیان کرتے ہیں: ایک جماعت نے یہ روایت امام ابو حنیفہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت

محمد بن یحییٰ بن کثیر سے روایت کی ہے۔

محمد بن یحییٰ بن حبیب الزیات عجمی ہیں - جیسا کہ احمد بن محمد ہمدانی نے نقل کیا ہے - فاطمہ بنت محمد بن حبیب - وہ

بیان کرتی ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب کی تحریر میں یہ پڑھا ہے: امام ابوحنیفہ نے شدا بن عبد الرحمن کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: (عن) ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال وسالته عن هذه الآية (عسی ان یبعثک ربک مقام محموداً) قال المقام المحمود الشفاعة یعذب اللہ الحدیث کما سبق حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے آپ ﷺ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

”عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز کرے گا“

تو آپ نے فرمایا: مقام محمود سے مراد شفاعت ہے اللہ تعالیٰ عذاب دے گا..... (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے) ان میں سے ایک حسن بن فرات ہیں۔ جیسا کہ احمد بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ پڑھا ہے: بن حسین نے۔ زیاد۔ ان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک سعید بن ابوجہم ہیں۔ جیسا کہ احمد نے۔ منذر بن محمد۔ نے اپنے والد۔ ان کے چچا سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک ایوب بن ہانی ہیں۔ جیسا کہ احمد نے۔ منذر بن محمد۔ نے اپنے والد۔ ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک اسد بن عمرو ہیں۔ جیسا کہ محمود بن دالان مروزی نے۔ حامد بن آدم۔ اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

ان میں سے ایک حسن بن زیاد ہیں۔ جیسا کہ حماد بن احمد نے۔ ولید بن حماد۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔۔

ان میں سے ایک عبد اللہ بن زبیر ہیں۔ جیسا کہ احمد بن محمد بن جعفر بن محمد نے۔ اپنے والد کے حوالے سے۔ ابن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک محمد بن مسروق ہیں۔ جیسا کہ احمد بن محمد نے۔ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن مسروق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ میں نے اپنے دادا کی تحریر میں یہ بات پڑھی ہے: (وہ بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ہمیں حدیث بیان کی۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن احمد۔ محمد بن شوکہ۔ قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے: طور پر نقل کی ہے:

المقام المحمود الشفاعة

”مقام محمود سے مراد شفاعت ہے“

اور انہوں نے یہ روایت ابوعبد اللہ محمد بن مخلد۔ اسحاق بن شاذان اصفہانی۔ احمد بن رستہ۔ محمد بن مغیرہ۔ حکم بن ایوب

امام ابو حنیفہ سے طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے:

قَالَ ابُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَ
مَكَامًا مَّحْمُودًا) قَالَ يَخْرُجُ اللَّهُ تَعَالَى قَوْمًا مِنَ النَّارِ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْقَبْلَةِ بِشَفَاعَتِي وَهُوَ الْمَقَامُ
الْمَحْمُودُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ ارشاد
سنا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”مقرب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز کرے گا“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل ایمان اور اہل قبلہ سے تعلق رکھنے والے (بہت سے) افراد کو اللہ تعالیٰ میری شفاعت کی وجہ سے
مقام محمود دے گا یہی مقام محمود ہے۔“

امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: عطیہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون۔ ابوالحسن بن احمد بن
محمد بن احمد بن قاضی ابونصر بن اشکاب بخاری۔ عبد اللہ بن طاہر قزوینی۔ اسماعیل بن توبہ قزوینی۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

یحییٰ بن عمر بن حسن اشعری نے یہ روایت۔ منذر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ ان کے چچا کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوحسن برقی۔ بشر بن ولید۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابن خسرو نے یہ روایت ”حرف یاء“ میں بھی نقل کی ہے: ابوسعود احمد بن علی بن محمد نے۔ احمد بن محمد بن احمد بن ابوصقر۔ ابوحسن
محمد بن علی بن ربیعہ۔ حسن بن رشیق۔ ابو عبد اللہ محمد بن حفص بن عبد الملک طالقانی۔ صالح بن محمد ترمذی۔ حماد بن ابو حنیفہ
ابو حنیفہ کے حوالے سے ابوروہ یحییٰ سے اس کو نقل کیا ہے۔

۲۵۳۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ (عَنِ)
مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ قَرَأَ ﴿وَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلَامِ﴾

ابن المنثور بفتح السين
جائے گی (یعنی سلم)

امام ابو حنیفہ نے۔ محمد بن منثور۔ انہوں نے اپنے والد کے
حوالے سے۔ حبیب بن سالم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
ہے: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

”اور تم سستی نہ کرو اور سلامتی (یعنی صلح) کی دعوت نہ دو“

ابن منثور نامی راوی کہتے ہیں: اس میں ”س“ پر زبر پڑھی

ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - خطیب بغدادی - ابوبکر برقانی - قاضی ابومحمد اکفانی - ابوبکر محمد بن حسن مقرئ - محمد طریف جعفی مؤدب علی شطرنہر عیسیٰ - احمد بن ابراہیم - ابوزہیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(209) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

امام ابوحنیفہ - ایوب کے حوالے سے - سعید بن جبیر - بارے میں نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ طلق بن حبیب کے

سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ:

متن روایت: أَنَّهُ جَلَسَ إِلَى طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ فَنَهَاةً

عَنْ ذَلِكَ

قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَكَانَ طَلْقُ بْنُ حَبِيبٍ يَرَى الْقَدَرَ

کے نظریات رکھتے تھے۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید - احمد بن عبد اللہ بن زیاد حداد - سلیمان بن - حماد بن زید کے حوالے سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

قال جلست الى ابو حنيفة بمكة تذكر سعيد بن جبير فنحله الى الارجاء فقلت يا ابا حنيفة من حدثك بهذا فقال حدثني سالم الافطس ثم قال حدثني ايوب (عن) سعيد بن جبير الحديث
میں مکہ میں امام ابوحنیفہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، سعید بن جبیر کا ذکر ہوا تو انہوں نے ارجاء کے حوالے سے ان کا ذکر کیا۔ دریافت کیا: اے ابوحنیفہ! آپ کو کس نے یہ حدیث بیان کی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: سالم افطس نے مجھے حدیث سے پہچانے پھر انہوں نے بتایا: ایوب نے سعید بن جبیر کے حوالے سے مجھے حدیث بیان کی ہے۔

(210) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ

امام ابوحنیفہ نے - ہشتم صیرفی - نافع کے حوالے سے

الصَّيْرَفِيِّ عَنْ نَافِعٍ (عَنِ) ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَتْنُ رَوَايَةٍ: يَجِيءُ قَوْمٌ يَقُولُونَ لَا قَدَرَ ثُمَّ

”کچھ لوگ آئیں گے جو یہ کہیں گے تقدیر کی کوئی چیز

يَخْرُجُونَ مِنْهُ إِلَى الرَّنْدَقَةِ فَإِذَا لَقِيَتْهُمْ فَلَا

نہیں ہے پھر وہ دین سے نکل کر رندقیقیت کی طرف چلے

تُسَلِّمُوا عَلَيْهِمْ وَإِنْ مَرَّضُوا فَلَا تَعُوذُ لَهُمْ وَإِذَا

گئے جب تمہاری ان سے ملاقات ہو تو تم انہیں سلام نہ کرو

مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ فَإِنَّهُمْ شِيعَةُ الدَّجَالِ

بیمار ہو جائیں تو تم ان کی عیادت نہ کرنا، اگر وہ مر جائیں

وَمَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُلْحِقَهُمْ بِهِ

کے جنازے میں شریک نہ ہونا، کیونکہ وہ دجال کا گروہ ہیں

اور اس امت کے مجوسی ہوں گے اللہ تعالیٰ کے ذمے

لازم ہے کہ وہ ان لوگوں کو اس (دجال) کے ساتھ ملا

ابو عبد اللہ بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی بن محمد - ابو طاہر محمد بن احمد بن ابوصقر - ابو حسین علی بن بن علی بن حسن بن رشیق - ابو عبد اللہ محمد بن حفص بن عبد الملک بن عبد الرحمن طالقانی - صالح بن محمد ترمذی - ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(212) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقِيَ عَذَابَ الْقَبْرِ

امام ابو حنیفہ نے - ہیثم - حسن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص جمعہ کے دن انتقال کر جائے وہ قبر کے عذاب سے بچا لیا جاتا ہے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو محمد عباد بن زید بن عبد الرحمن ہروی نے اپنے والد کے حوالے سے - قاسم بن حکم کے
سے، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(213) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
مَتْنِ رَوَايَتٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى
﴿فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا
يَعْمَلُونَ﴾
قَالَ عَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

ابو عبد اللہ بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی بن محمد بن ابوطاہر محمد بن احمد بن ابوصقر - ابوحسین بن ربیعہ بن علی - حسین بن رشیق - ابو عبد اللہ محمد بن حفص بن عبد الملک بن عبد الرحمن طالقانی - صالح بن محمد ترمذی - حماد بن محمد بن حنفیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(212) قد اخرج احمد 169/2 - والترمذى (1074) - والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار" (277)

-- عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "ما من مسلم يموت يوم الجمعة أو ليلة الجمعة الا وقاه الله قبره".

(213) أخرجه أبو يعلى (4058) - والترمذي في "التفسير" (3126) باب: ومن سورة الحجر - والطبري في التفسير 67/14

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ وَاصِلِ بْنِ
عَلِيٍّ الْأَسَدِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي
عَلِيٍّ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ واصل بن حبان اسدی کوفی۔ زید بن
وہب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوذر رضی اللہ
عنه روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ
الْجَنَّةَ وَلَوْ كَانَ زَنًا وَإِنْ سَرَقَ قَالَ نَعَمْ

”جو شخص ایسی حالت میں انتقال کر جائے کہ وہ کسی کو اللہ کا
شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (حضرت ابوذر
غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے عرض کی: اگرچہ اس نے
زنا کیا ہو یا اس نے چوری کی ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جی ہاں۔“

——***

حافظ ابو محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس بن عقدہ۔ ابراہیم بن ولید بن حماد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے
سے محمد بن صبیح کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و یحییٰ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد فارسی۔ حافظ محمد بن مظفر
محمد بن محمد بن سعید۔ ابراہیم بن ولید بن حماد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ محمد بن صبیح یعنی ابن سماک کے حوالے
سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ ابراہیم بن ولید بن حماد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے
سے محمد بن صبیح یعنی ابن سماک کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
عَنِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ ہیشم۔ امام شعبی۔ مسروق کے حوالے
سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں:

رَأَيْتُ: قَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

”دھوئیں اور گرفت (کی) نشانیاں نبی اکرم ﷺ کے
زمانہ اقدس میں گزر چکی ہیں۔“

——***

خرجه ابن حبان (169)۔ والطبائسي (444)۔ والترمذي (2644) في الايمان: باب ماجاء في افتراق هذه الامة۔ وابن مندة
(83)۔ والبخاري (3222) في بدء الخلق: باب ذكر الملائكة.

خرجه الحافظ صدر الدين الحسكفي في "مسند الامام" (507)۔ وابو يعلى (5145)۔ والبخاري (1007)۔ ومسلم
واحمد 441/1۔ والبيهقي 63/1 (116)۔ والترمذي (3251).

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو محمد بن عباد بن زید ہروی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(216) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: امام ابو حنیفہ نے - خالد بن عبد الاعلیٰ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر اور خطبے کے دوران یہ کلمات پڑھے:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ عَلَى مَنْبَرِهِ فِي غُضُونِ خُطْبَةٍ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ فَقَالَ قَسُّ اللَّهِ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُضِلَّ عِبَادَهُ فَبَلَغَتْ عُمَرَ مَقَالَتُهُ فَقَالَ كَذَبَ بَلْ اللَّهُ أَضَلَّهُ وَلَوْ لَا عَهْدُهُ لَضَرَبْتُ عُنُقَهُ

”بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہے اسے گمراہ رہنے دے گا اور جسے چاہے ہدایت نصیب کرتا ہے۔“

اس پر قس نامی صاحب نے کہا: اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ عادل ہے کہ وہ اپنے بندوں کو گمراہ رہنے دے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ملی تو انہوں نے فرمایا: اس نے غلط کہا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی انہیں گمراہ رہنے دیتا ہے وہ نیا نیا مسلمان نہ ہوا ہوتا تو میں اس کی گردن اڑا دیتا۔“

...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - صلت بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ روایت حمزہ بن حبیب زیات نے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے جو عبد الاعلیٰ سے منقول ہے اور اس میں خالد (بن عبد الاعلیٰ) کا ذکر نہیں ہے امام زفر امام ابو یوسف امام محمد نے اس بارے میں اس کی موافقت کی ہے۔ ان کے علاوہ دیگر حضرات نے اس کو خالد (بن عبد الاعلیٰ) سے منقول ہونے کے طور پر نقل کیا ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو بکر خیاط - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی اشانی - قاسم بن محمد دلال - ابو بلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

قاضی عمر اشانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور اس میں خالد کا ذکر ہے۔ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں خالد کے ذکر کے بغیر نقل کی ہے انہوں نے اس کو عبد الاعلیٰ سے منقول ہونے کے

السَّبَائِيَّ كَلَامًا عَظِيمًا فَاتَيْنَا بِهِ عَلِيًّا وَنَحْنُ نَهْزُ
عُنُقَهُ فِي طَرِيقِهِ فَوَجَدْنَاهُ فِي الرَّحْبَةِ مُسْتَلْقِيًا عَلَى
ظَهْرِهِ وَرِدَاءُهُ تَحْتَ رَأْسِهِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ
عَلَى الْأُخْرَى فَسَأَلَهُ عَنِ الْكَلَامِ فَتَكَلَّمَ بِهِ فَقَالَ
أَتُرَوِّيه عَنِ اللَّهِ أَوْ عَنِ كِتَابِهِ أَوْ عَنْ رَسُولِهِ فَقَالَ لَا
فَقَالَ عَمَّنْ تَرَوِي قَالَ عَنْ نَفْسِي قَالَ إِمَّا أَنْكَ لَوْ
رَوَيْتَ عَنِ اللَّهِ أَوْ عَنْ كِتَابِهِ أَوْ عَنْ رَسُولِهِ لَضَرَبْتُ
عُنُقَكَ وَلَوْ رَوَيْتَهُ عَنِّي لَا وَجَعْتُكَ عُقُوبَةً وَكُنْتَ
كَاذِبًا وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ثَلَاثُونَ كَذَابًا
وَأَنْتَ مِنْهُمْ

سے بڑی بڑی حیران کن باتیں سنیں، ہم اسے لے کر حضرت
علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، ہم نے راستے میں اس کی گردن ہاتھ
دی ہوئی تھی، ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھلے میدان میں کمرے
بل چیت لیٹے ہوئے پایا، ان کی چادر ان کے سر کے نیچے تھی
انہوں نے اپنا پاؤں اپنے دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا، حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے اس کے نظریات کے بارے میں دریافت
کیا، اس نے وہ بیان کئے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم
نظریات اللہ تعالیٰ کے حوالے سے روایت کرتے ہو؟ یا اس
کتاب کے حوالے سے کرتے ہو؟ یا اس کے رسول کے حوالے
سے کرتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: جی نہیں (ان میں سے کسی
کے حوالے سے نہیں ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا، پھر
کس کے حوالے سے روایت کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں
ذات کے حوالے سے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم
انہیں اللہ تعالیٰ کے حوالے سے، یا اس کی کتاب کے حوالے سے
اس کے رسول کے حوالے سے روایت کیا ہوتا، تو میں تمہیں
گردن اڑا دیتا اور اگر تم نے انہیں میرے حوالے سے روایت
ہوتا، تو میں تمہیں سخت ترین سزا دیتا، کیونکہ تم نے جھوٹ بولا
لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے
”قیامت سے پہلے میں کذاب (ظاہر) ہوں گے۔“
(اور مجھے لگتا ہے) تم ان میں سے ایک ہو۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابو مقاتل - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی سے نقل کی ہے، انہوں نے
روایت اہل بن خلف بخاری - احمد بن نصر عتکی - ابو مقاتل حفص بن سالم کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - قاسم بن محمد - ابوبلال - امام ابو یوسف کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - حفص بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے

سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی سے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسماعیل بن حماد کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے۔ وہ کہتے ہیں: یہ روایت میرے والد اور قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابو عباس احمد بن عبد الرحمن قلداسی - عبد اللہ بن جراح - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابو عبد اللہ بن محمد علاف - قاضی عمر اشنانی - قاسم بن محمد - ابوبلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ جو یہ حدیث تک ہے: و کنت کذاباً روایت کے آخر کے یہ الفاظ:

ولکنی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول بین یدی الساعة ثلاثون کذاباً
”لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت سے پہلے میں کذاب ہونگے“

یہ انہوں نے تاریخ بخارا کے مصنف غنجاہ کی کتاب سے نقل کیے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن سلیمان بن کامل المعروف بہ غنجاہ کی کتاب ”تاریخ بخارا“ میں یہ پڑھا ہے۔ یہ روایت خلف بن محمد بن اسماعیل نے - عبد بن ہبل بن شاذویہ - احمد بن نصر بن عبد الملک عتکی سمرقندی - ابو مقاتل حفص سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی اشنانی نے اس کو کنت کذاباً کے الفاظ تک امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی اشنانی نے یہ روایت - قاسم بن محمد - ابوبلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول بین یدی الساعة ثلاثون کذاباً
”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت سے پہلے میں کذاب ہونگے“

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي هِنْدٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ:

”سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي هِنْدٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ:

”جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ، حمص آئے تو ایک نوجوان ان کے پاس آیا اور بولا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو صلہ رحمی کرتا ہے، نیکی کرتا ہے، سچ بولتا ہے، امانت کو ادا

کرتا ہے۔“

وَقَرَجَهُ وَعَمِلَ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ خَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ يَشْكُ
فِي اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ أَنَّهُ تَحَبُّطٌ مَا كَانَ مَعَهَا مِنْ
الْأَعْمَالِ قَالَ فَمَا تَرَى فِي رَجُلٍ رَكِبَ الْمَعَاصِي
وَسَفَكَ الدِّمَاءَ وَاسْتَحْلَ الْفُرُوجَ وَالْأَمْوَالَ غَيْرَ أَنَّهُ
يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
مُخْلِصًا قَالَ أَرْجُو لَهُ وَأَخَافُ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَ الْفَتَى
وَاللَّهِ لَئِنْ كَانَتْ الَّتِي أَحْبَبْتُ مَا مَعَهَا مِنْ عَمَلٍ مَا
يَضُرُّهُ هَذِهِ مَا عَمِلَ مَعَهَا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ مَعَاذَ مَا
أَزْعَمَ أَنَّ رَجُلًا أَفْقَهُ بِالسُّنَّةِ مِنْ هَذَا

کرتا ہے، اپنے پیٹ اور شرم گاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جہاں تک
ہو سکے بھلائی سے کام لیتا ہے البتہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے
بارے میں شک کا شکار ہوتا ہے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جواب
دیا اس کے (شک) کے ہمراہ اس کے اعمال ضائع ہو جائے
گے۔ اس شخص نے کہا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے
ہے؟ جو گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے، خون بہاتا ہے، شرمگاہوں پر
اموال کو حلال قرار دیتا ہے البتہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ
اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے
بندے اور اس کے رسول ہیں اور اخلاص کے ساتھ اس کی گواہی
دیتا ہے تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ امید
(کہ اس کی بخشش ہو جائے گی) البتہ مجھے اس کے حوالے سے
اندیشہ بھی ہے (شاید اس کی بخشش نہ ہو) تو اس نوجوان نے کہہ
اللہ کی قسم! اگر اس (کلمہ شہادت) کی عدم موجودگی کی وجہ سے
آدمی کے تمام اعمال ضائع ہو سکتے ہیں تو پھر اس کی موجودگی میں
آدمی جو بھی عمل کرے تو اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ پھر
نوجوان چلا گیا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس جیسا سنت کی
سمجھ بوجھ رکھنے والا کوئی اور نہیں ہے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - علی بن حسن بن سعید - عمرو بن حمید - مسیب بن شریک کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ
دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - محمد بن زرعہ بن شداد البلخی - حفص بن عبد الرحمن البلخی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(220) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ
امام ابو حنیفہ نے - یحییٰ بن عبد الحمید بن عبد الصمد بن وہب

(220) اخرجه البخاری (1383) فی الجنائز: باب ما قیل فی اولاد المشرکین - و (6597) فی القدر: باب الله اعلم بما
عاملین - و مسلم (2660) فی القدر - و ابوداؤد (4711) فی السنة: باب فی القدر

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ وَهَبِ الْقَرَشِيِّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :
قُرَشِيَّ كَعَالِيٍّ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ سَلَّ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ
بِهَتْرَجَانْتَا هِيَ كَهَانَهُوْنَ فِي كَيْفِ عَمَلٍ كَرْنَهْ .

قرشی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ انہوں نے کیا عمل کرنے تھے۔

...—...—...

یہ روایت محمد نے اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - ابوبکر بن ابومیسرہ - ابو عبد الرحمن مقری کے حوالے سے روایت کی ہے۔

یہ روایت محمد بن حسن اشثانی نے اپنی ”مسند“ میں - محمد بن سلمہ واسطی - ابو عبد الرحمن مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

یہ روایت محمد بن خسر نے اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابوبکر خیاط - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن اشثانی کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ
إِمَامِ ابُو حَنِيفَةَ نَعْنِي - مَنْصُورٍ - اِبْرَاهِيمَ نَخَعِي - مَسْرُوقٍ كَعَالِيٍّ
سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى الْمَرِيضَ يَدْعُو لَهُ يَقُولُ:
يَا أَيُّهَا النَّاسُ رَبِّ النَّاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي اكَفِ
الْكَافِيَ لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَاؤِكَ شِفَاءٌ لَا يُغَادِرُ
نَبِيَّ اَكْرَمَ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ جَبْ كَسِیْ بَمَارِ كِیْ پَاسْ جَاتِیْ تَوَاسْ كِیْ
لَعْنَةُ كَرْتِیْ ہُوئے یہ پڑھا کرتے تھے:

”اے لوگوں کے پروردگار تو تکلیف کو دور کر دے تو شفاء عطا کر دے تو ہی شفاء عطا کرنے والا ہے اسے تو کفایت کر دے تو ہی کفایت کرنے والا ہے۔ شفاء صرف وہی ہے جو تو نے عطا کی ہو ایسی شفاء عطا کر دے جو خرابی کو بالکل بھی نہ رہنے دے۔“

...—...—...

یہ روایت محمد بخاری نے اپنی ”مسند“ میں - صالح بن ابوریح - فضل بن عباس رازی - اسحاق بن بہلول - ولید بن قاسم کے حوالے سے روایت کی ہے۔

(222) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ عَنْ
عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
مَتْنِ رَوَايَتِهِ: إِنَّمَا شَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَلَقَّتَيْنِ

امام ابو حنیفہ نے - ہیشم - عامر شعبی کے حوالے سے یہ روایت
نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
”نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں مکہ مکرمہ میں
دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - یعقوب بن یوسف بن زیاد - ہارون بن سباع - حسن بن
علوان کلبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
ابو عبداللہ بن خسرو بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید احمد بن عبد الجبار - علی بن ابوعلی بصری - ابوقاسم بن محمد -
ابو عباس بن عقدہ - یعقوب بن یوسف بن زیاد - ہارون بن سباع - حسن بن علوان کلبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے۔

(223) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - عبداللہ بن ابوزید - ابو نوح کے حوالے
سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ
کرتے ہیں:

مَتْنِ رَوَايَتِهِ: أَتَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّا أَخِيكَ هَذَا
أَخَافُ عَلَيْهِمَا الْعَيْنُ فَاسْتَرْقِي لَهُمَا فَقَالَ نَعَمْ وَإِنَّهُ
لَوْ كَانَ شَيْءٌ يَسْبِقُ الْقَدَرَ لَسَبَقْتَهُ الْعَيْنُ

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں
حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی آپ کے ان دو بھتیجوں کو نظر
کا اندیشہ رہتا ہے تو آپ ان دونوں کو دم کر دیں نبی اکرم ﷺ
نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ اگر کوئی چیز تقدیر کے لکھے پر سبقت
سکتی تو نظر لگنا اس پر سبقت لے جاتا۔“

——***

ابو عبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید بن عبد الجبار صیرفی - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن محمد -
ابو عباس بن عقدہ - محمد بن زکریا فقیہ - ابوعلی حمصی - بقیہ - عمرو بن عیسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت ابوالفضل بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - قاضی ابونصر احمد بن نصر بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر قزوینی -
اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عمرو بہرانی - ان کے دادا - محمد بن حسن شیبانی کے

(222) اخرج الطحاوی فی ”شرح مشكل الآثار“ 302/1 - واحمد 447/1 - والبخاری (4864) - ومسلم (2800) (45) - والبیہقی
فی ”دلائل النبوة“ 265/2 - وابویعلی (5070)
(223) قد تقدم فی (156) .

لے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(224) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ

بْنِ أَبِي خَالِدٍ (و) بَيَانٍ بَشِيرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ

سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

كَوَلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

سَمِعْتُ رَوَايَت: إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا

تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا تَضَامُونَ فِي رُؤْيَيْهِ

لَا تَغْلَبُوا عَنْ صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ

غُرُوبِهَا

قَالَ حَمَّادُ بْنُ أَبِي حَنِيفَةَ يَعْنِي بِهِ الْغَدَاةَ وَالْعِشَاءَ

امام ابو حنیفہ نے۔ اسماعیل بن ابو خالد (اور) بیان بشر۔

قیس بن حازم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت

جریر بن عبد اللہ بجلي رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا ہے:

عنقریب تم اپنے پروردگار کی اس طرح زیارت کرو گے

جس طرح تم چودھویں کے چاند کو دیکھ رہے ہو جسے دیکھنے میں

تمہیں کوئی رکاوٹ نہیں آ رہی ہے تو تم اس بات کا دھیان رکھنا

کہ تم سورج نکلنے سے پہلے کی نماز اور اس کے غروب ہونے سے

پہلے کی نماز کے حوالے سے مغلوب نہ ہو جاؤ۔

امام ابو حنیفہ کے صاحبزادے حماد بیان کرتے ہیں: اس

سے مراد صبح اور شام کی نمازیں ہیں۔

——***

حافظ حسین بن محمد بن خرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں۔ احمد بن علی بن محمد خطیب۔ محمد بن احمد خطیب۔ علی بن ربیعہ۔ حسن

حسین۔ محمد بن حفص۔ صالح بن محمد۔ حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت۔ ابو مظفر ہناد بن ابراہیم نسفی۔ ابو قاسم علی بن احمد بن محمد بن حسن حرانی۔

محمد بن عبد اللہ بن محمد بن یعقوب حارثی۔ ابو عبد اللہ محمد بن خزیمہ بن حسان بن عیسیٰ۔ رجاء بن عبد اللہ نبشلی۔ شقیق بن ابراہیم بلخی۔ حماد

بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(225) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ

كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّهُ قَالَ:

سَمِعْتُ رَوَايَت: آيَةُ الْقَدْرِ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى عَلِمَهَا

مَنْ شَاءَ وَجَهِلَهَا مَنْ شَاءَ وَهِيَ قَوْلُهُ تَعَالَى:

إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ

أَمْ لَهَا وَارِدُونَ ﴿٢٢٦﴾

امام ابو حنیفہ نے۔ موسیٰ بن ابو کثیر کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں:

تقدیر کے حکم سے متعلق آیت اللہ کی کتاب میں موجود ہے

جو چاہے اس کا علم حاصل کر لے اور جو چاہے وہ اس سے ناواقف

رہے وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

”بے شک تم لوگ اور جسے تم لوگ اللہ کو چھوڑ کر جس کی تم

(226) اخرجہ الحافظ صدر الدین الحسکئی فی "مسند الامام" (30) - وابن حبان (7442) - وابوداؤد (4729) فی السنة: باب

الربیة - وعبد الله بن احمد فی "السنة" (220) - والطبرانی فی "الکبیر" (2227)

عبادت کرتے ہو وہ جہنم کا ایندھن ہے اور تم جہنم پہ وارد ہو گے۔
اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ”بے شک تم لوگ اور اللہ کو چھوڑ کر تم
جس کی عبادت کرتے ہو تم سب (کسی کو اللہ تعالیٰ کے
خلاف) گمراہ نہیں کر سکتے ہو۔“

وَقَوْلُهُ تَعَالَى:
﴿إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ
بِفَاتِنِينَ﴾

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(226) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ
عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذُو حَسْرَةٍ وَنَدَامَةٍ
امام ابو حنیفہ نے - اسماعیل بن عبد الملک - ابو صالح کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی
ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:
”بے شک قیامت کا دن حسرت اور ندامت کا دن ہوگا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - ابو عبد اللہ محمد بن احمد طالقانی - ابو جعفر محمد بن قاسم - ابو مقاتل
سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(221) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ
عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: مَنْ عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَغْفِرُ لَهُ فَهُوَ
مَغْفُورٌ لَهُ
امام ابو حنیفہ نے - اسماعیل بن عبد الملک - ابو صالح کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص یہ جان لے (یعنی اس کا یقین رکھے) اللہ تعالیٰ
اس کی مغفرت کر دے گا تو ایسے شخص کی بخشش ہو جاتی ہے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - ابو عبد اللہ محمد بن احمد طالقانی - ابو جعفر محمد بن قاسم - ابو مقاتل
سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - ابو عبد اللہ محمد بن احمد طالقانی - ابو جعفر محمد بن
قاسم - ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ جیسا کہ ابو محمد بخاری نے اس کو نقل کیا ہے البتہ انہوں

(227) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (188) و (449) - واصل الحديث رواه ابن حبان (622) - واحمد 296/2 - والحاكم

في "المستدرک" 242/4 عن أبي هريرة

یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

من علم الله من قلبه انه يطمع منه التجاوز عنه غفر له
”جو شخص (یقین) قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بارے میں علم رکھتا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے یہ امید بھی رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرمائے گا تو اس کی مغفرت ہو جائے گی۔“

221- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ
امام ابو حنیفہ نے - علی بن اقر - ان کے والد کے حوالے
سے یہ روایت نقل کی ہے:
نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اس
کے لئے شفاء بھی نازل کی ہے تو تم پر گائے کا دودھ استعمال کرنا
لازم ہے کیونکہ وہ ہر طرح کے درخت سے چرتی ہے۔“

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو علی سلیمان بن محمد بن اسماعیل خزاعی - محمد بن حفص - عبد العظیم بن حبیب
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

222- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ
امام ابو حنیفہ نے - سلمہ بن کہیل - حضرت عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ایک ابو زعراء کے حوالے
سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا
ہے:

”میری شفاعت کی وجہ سے ضرور کچھ اہل ایمان جہنم سے
نکلے گے یہاں تک کہ جہنم میں کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہے گا۔
(جو ایمان رکھتا ہو) صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو اس آیت
کے حکم میں داخل ہیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے):
”تمہیں کون سی چیز جہنم میں لے کر آئی تھی؟ تو وہ جواب
دینگے ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔“ یہ آیت یہاں تک ہے: ”تو
انہیں شفاعت کرنے والوں کی شفاعت فائدہ نہیں دے گی۔“

223- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ
امام ابو حنیفہ نے - سلمہ بن کہیل - حضرت عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ایک ابو زعراء کے حوالے
سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا
ہے:

”میری شفاعت کی وجہ سے ضرور کچھ اہل ایمان جہنم سے
نکلے گے یہاں تک کہ جہنم میں کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہے گا۔
(جو ایمان رکھتا ہو) صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو اس آیت
کے حکم میں داخل ہیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے):
”تمہیں کون سی چیز جہنم میں لے کر آئی تھی؟ تو وہ جواب
دینگے ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔“ یہ آیت یہاں تک ہے: ”تو
انہیں شفاعت کرنے والوں کی شفاعت فائدہ نہیں دے گی۔“

224- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ
امام ابو حنیفہ نے - سلمہ بن کہیل - حضرت عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ایک ابو زعراء کے حوالے
سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا
ہے:

”میری شفاعت کی وجہ سے ضرور کچھ اہل ایمان جہنم سے
نکلے گے یہاں تک کہ جہنم میں کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہے گا۔
(جو ایمان رکھتا ہو) صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو اس آیت
کے حکم میں داخل ہیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے):
”تمہیں کون سی چیز جہنم میں لے کر آئی تھی؟ تو وہ جواب
دینگے ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔“ یہ آیت یہاں تک ہے: ”تو
انہیں شفاعت کرنے والوں کی شفاعت فائدہ نہیں دے گی۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - اسماعیل بن بشر بنی - ابو عصمہ عاصم بن عبد اللہ - اسماعیل بن یحییٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حمزہ بن حبیب زیات عجل کی تحریر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ - سلمہ بن کہیل - ابو زعراء سے روایت کی ہے:

(عن) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال یعذب اللہ تعالیٰ قوماً من اهل الايمان ثم يخرجهم بشفاعۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی لا یبقی الا من ذکرہ اللہ تعالیٰ (ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین) الی قوله (فما تنفعہم شفاعۃ الشافعیین)

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے تعلق رکھنے والے (بہت سے) افراد کو عذاب دے گا، پھر وہ انہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے انہیں (جہنم سے) نکالے گا، یہاں تک کہ (جہنم میں) صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں ان الفاظ میں کیا ہے):

”وہ دریافت کریں گے: کون سی چیز تمہیں جہنم میں لے آئی؟ وہ جواب دیں گے: ہم نماز نہیں پڑھتے تھے“

یہ آیت یہاں تک ہے: ”شفاعت کرنے والوں کی شفاعت انہیں فائدہ نہیں دے گی“

انہوں نے یہ روایت انہی الفاظ میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن عبد اللہ بن بہلول - اسماعیل بن حماد بن ابو حنیفہ کی تحریر کے حوالے سے - ان کے والد اور قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت صالح بن سعید بن کراس ترمذی - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ریح - عقبہ بن مکرم - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت بدر بن یثیم حضرمی - ابو کریب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت علی بن حسین کشی - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن خزیمہ بلخی (اور) رجاء بن سوید ان دونوں نے - عمر بن نوح - سالم بن سلام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید بن شریح - عیسیٰ بن احمد - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - حسین بن علی کی تحریر کے حوالے سے - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن بن فرات - ان کے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ضعیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حماد بن ذی نون - ابراہیم بن سلیمان زیات (اور) شداد بن حکیم - امام زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم بخاری - حسن بن نصر - عیسیٰ بن موسیٰ - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبد اللہ مسروقی - انہوں نے اپنے دادا کی تحریر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ سعدی - حسن بن عثمان - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حماد بن احمد مروزی - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا سعید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

یہ روایت حافظ طلحہ بن محمد نے اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد بن مقاتل - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

يعذب الله تعالى قوماً ثم يخرجهم بشفاعه محمد صلى الله عليه وآله وسلم

”اللہ تعالیٰ (کئی) لوگوں کو عذاب دے گا اور پھر انہیں حضرت محمد ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے (جہنم سے) نکال دے گا“

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد عبد الرحمن ربیع - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو غنایم محمد بن علی بن حسین - ابو حسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ - احمد بن محمد عجمی - محمد بن العلاء - عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن علی فارسی - حافظ محمد بن مظفر نے امام ابو حنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابو نصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن قزوینی - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابو بکر احمد ابن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد خالد کلاعی - انہوں نے اپنے والد خالد - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(230) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَزِيدَ بْنِ صُهَيْبٍ الْفَقِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَتَنُ رَوَايَتٍ: يُخْرِجُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ النَّارِ مَنْ أَهْلَ الْإِيمَانِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَزِيدُ بْنُ صُهَيْبٍ فَقُلْتُ لَجَابِرٍ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ ﴿وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ﴾ فَقَالَ جَابِرٌ أَقْرَأَ مَا قَبْلَهَا ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ إِنَّمَا هِيَ لِلْكَفَّارِ

امام ابو حنیفہ نے - یزید بن صہیب فقیر کے حوالے سے - روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے تعلق رکھنے والے افراد کو جہنم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے باہر نکال دے گا۔ یزید بن صہیب (نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا اللہ تعالیٰ نے تو یہ ارشاد فرمایا ہے:

”وہ لوگ جہنم سے نہیں نکلیں گے“ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرمایا: اس آیت سے پہلے والے حصے کو بھی تلاوت کرو

”بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا۔“ (یعنی یہ کافر ہیں کے بارے میں ہے)

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - یحییٰ بن اسماعیل بن حسن ہمدانی - وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا حسن بن عثمان کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے - مخلد بن عمر قاضی بخارا - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد الصمد بن فضل - خلف بن ایوب - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - عبد الوہاب بن حماد بن حارث - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - نصر بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن علی سرحسی - عبدان بن وہب بن زمعه (اور) حامد بن آدم - عبد اللہ بن مبارک کے حوالے سے

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اپنے والد محمد بن یعقوب (اور) سعید بن ذاکر ان دونوں نے - احمد بن زہیر - عبد اللہ بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب زیات کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے۔ یہ روایت امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن قدامہ بن سیار زاہد - یحییٰ بن موسیٰ - ابوسعید صغانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔ اور انہوں نے یہ روایت بدر بن یثیم بن خلف حضرمی (اور) محمد بن قدامہ بن سیار ان دونوں نے - ابوکریب محمد بن العلاء - عبد الحمید حمانی کے حوالے سے مسعر اور امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن علی - وہ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے۔ یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن بن فرات - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل بزاز سے بغداد میں ”درب ابو ہریرہ“ میں (سنی تھی) - (یہ روایت) محمد بن حمرہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر کنڈی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن مسروق کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے۔ امام ابو حنیفہ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

يُخْرِجُ اللَّهُ تَعَالَى قَوْمًا مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيُوتِي بِهِمْ نَهْرًا يُقَالُ لَهُ نَهْرُ الْحَيَوَانِ فَيَغْتَسِلُونَ فِيهِ غَسْلَ الثَّعَارِيرِ ثُمَّ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَسْمُونَ الْجَهَنَّمِيُونَ ثُمَّ يَطْلُبُونَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَيَذْهَبُ عَنْهُمْ ذَلِكَ الْأَسْمُ

”اللہ تعالیٰ (کئی) لوگوں کو حضرت محمد ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکال دے گا ان لوگوں کو ایک نہر کے پاس لایا جائے گا جس کا نام ”نہر حیوان“ کہا جاتا ہے وہ لوگ اس میں غسل کریں گے جس طرح ثعاریہ (نامی پودے کو) دھویا جاتا ہے پھر وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ان کو جہنمیوں کا نام دیا جائے گا پھر وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کا یہ نام ختم کر دے گا“

انہوں نے یہ روایت عباد بن زید بن عبد الرحمن ہروی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خالد بن ہیانج - حماد بن ابوحنیفہ اور مسعودی کے حوالے سے نقل کی ہے:

یزید الفقیر قال كنت اري راى الخوارج فسالت اصحاب النبى صلى الله عليه وآله وسلم
فاخبرونى عن النبى صلى الله عليه وآله وسلم بخلاف ما كنت اقول فانقذنى الله تعالى بذلك
يزيد فقير بيان کرتے ہیں: میں پہلے خوارج کے نظریات رکھتا تھا میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے اس بارے میں
دریافت کیا تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے مجھے جو بتایا وہ اس کے برخلاف تھا جو میرے نظریات تھے تو اللہ تعالیٰ نے
اس وجہ سے مجھے ان (خارجی نظریات) سے بچالیا۔
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے
روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - فاطمہ بنت محمد بن حبیب - ان کے چچا حمزہ بن حبیب کے حوالے سے امام
ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - محمود بن علی - عبد اللہ بن یزید مرقی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔
ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعود احمد بن علی بن محمد - ابوطاہر محمد بن احمد ابن ابوسحق -
ابو حسن علی بن زید بن علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - ابو عبد اللہ محمد بن جعفر بن محمد بن عبد الملک طالقانی - صالح بن محمد ترمذی - حماد بن
ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابونصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی -
محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عمرو بہ حرائی - ان کے دادا عمرو بن ابو عمرو - محمد بن
حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے اس کو الآثار میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد
بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
(231) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
امام ابوحنیفہ نے - محمد بن سائب کلبی کے حوالے سے

(231) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (512) - والبيهقي في "شعب اليمان" (7140) - والطبراني في "الكبير" (480)

- واورده البيهقي في "مجمع الزوائد" 101/7

سَبِّ الْكَلْبِيِّ (عَنْ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 رَوَيْتُ: إِنَّ وَحْشِيًّا لَمَّا قَتَلَ حَمْزَةَ مَكَتَ
 حَتَّى أَثَمَ وَقَعَ فِي قَلْبِهِ الْإِسْلَامُ فَأَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُ أَنَّهُ وَقَعَ فِي
 الْإِسْلَامِ وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى
 تَبَيَّنَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ
 مَنْ أَلْفَى حَرَّمَ اللَّهُ الْآيَةُ وَإِنِّي قَدْ فَعَلْتُهِنَّ جَمِيعًا
 مِنْ رُخْصَةٍ قَالَ فَنَزَلَ جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 يَا مُحَمَّدُ قُلْ لَهُ (أَلَا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ
 صَالِحًا) الْآيَةُ قَالَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِهَذِهِ الْآيَةِ فَقَالَ وَحْشِيٌّ إِنَّ فِي
 هَذِهِ آيَةٍ شُرُوطًا وَأَحْشَى أَنْ لَا أَفِي بِهَا وَلَا أَطِيقُ
 عَمَلَ عَمَلًا صَالِحًا أَمْ لَا فَهَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ الْيُنْ
 هَذَا يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَنَزَلَ جِبْرِئِيلُ بِهَذِهِ الْآيَةِ
 لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرِكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ
 (مَنْ يَشَاءُ) قَالَ فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ بِهَذِهِ الْآيَةِ وَبَعَثَ بِهَا إِلَى وَحْشِيٍّ فَلَمَّا
 بَلَغَتْ عَلَيْهِ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ
 شَاءَ وَأَنَا لَا أَدْرِي لَعَلِّي أَنْ لَا أَكُونَ فِي مَشِيئَتِهِ أَنْ
 إِلَى الْمَغْفِرَةِ فَلَوْ كَانَتْ الْآيَةُ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ
 وَلَمْ يَقُلْ لِمَنْ يَشَاءُ كَانَ ذَلِكَ فَهَلْ عِنْدَكَ
 مِنْ ذَلِكَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَنَزَلَ جِبْرِئِيلُ بِهَذِهِ
 (قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ لَا
 سَطْرًا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا
 فَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ) قَالَ فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَ بِهَا إِلَى وَحْشِيٍّ

حضرت عبداللہ بن عباس سے یہ روایت نقل کی ہے۔
 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب وحشی
 نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا تو وہ ایک طویل عرصے تک
 ایسے ہی رہا پھر اس کے دل میں اسلام قبول کرنے کا خیال آ
 گیا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا تا کہ آپ کو یہ اطلاع
 دے کہ اس کے دل میں اسلام قبول کرنے کا خیال آ گیا ہے۔
 (اس نے یہ کہا) میں نے یہ سنا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان
 نقل کیا ہے:

”وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت
 نہیں کرتے ہیں اور کسی ایسی جان کو قتل نہیں کرتے ہیں جسے اللہ
 تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو۔“ (وحشی نے کہا) میں نے تو یہ دونوں
 کام کئے ہوئے ہیں تو کیا کوئی رخصت ہے؟

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے
 اور انہوں نے یہ کہا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس کے سامنے یہ
 پڑھ دیں:

”ما سوائے اس شخص کے جو توبہ کرے اور ایمان لے آئے
 اور نیک عمل کرے۔“ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 یہ آیت انہیں بھجوا دی تو وحشی نے کہا: اس آیت میں شرائط پائی
 جاتی ہیں مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میں انہیں پورا نہیں کر سکوں گا اور
 میں اس بات کے بارے میں بھی نہیں جانتا کہ میں کوئی نیک عمل کر
 سکتا ہوں یا نہیں کر سکتا۔ تو اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کے
 پاس اس سے زیادہ آسان کوئی چیز ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں
 حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے:

”بے شک اللہ تعالیٰ اس چیز کی مغفرت نہیں کرے گا کہ
 کسی کو اس کا شریک ٹھہرایا جائے اس کے علاوہ جس کی چاہے گا
 مغفرت کر دے گا۔“

فَلَمَّا قُرِئَتْ عَلَيْهِ قَالَ أَمَّا هَذِهِ فَنَعَمْ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ فَأَذِّنْ لِي فِي لِقَائِكَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ وَارِ عَنِّي وَجْهَكَ فَإِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنِي مِنْ قَاتِلِ عَمِي حَمْزَةَ قَالَ فَسَكَتَ وَحَشِي حَتَّى كَتَبَ مُسَيْلَمَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ مُسَيْلَمَةَ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ أَشْرَكْتَ فِي الْأَرْضِ فَلِي نِصْفُ الْأَرْضِ وَلِقُرَيْشٍ نِصْفُهَا غَيْرَ أَنَّ قُرَيْشًا قَوْمٌ يَعْتَدُونَ قَالَ فَقَدِمَ بِكِتَابِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَلَمَّا قُرِئَ الْكِتَابُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلرَّسُولَيْنِ لَوْلَا أَنَّكُمْ رَسُولَانِ لَقَتَلْتُكُمَا ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابِ السَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ فَبَلَغَ وَحَشِيًا مَا كَتَبَ مُسَيْلَمَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَ الْمُرَاقَ الَّذِي قَتَلَ بِهِ حَمْزَةَ فَصَقَلَهُ وَهَمَّ بِقَتْلِ مُسَيْلَمَةَ فَلَمْ يَزَلْ عَلَى عِزْمِهِ ذَلِكَ حَتَّى قَتَلَهُ يَوْمَ الْيَمَامَةِ

راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تحریر کے انہیں بھجوا دی۔ جب ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی گئی تو انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ تو یہ فرما رہا ہے ”کہ وہ اس کے علاوہ جس کی چاہے گا مغفرت کر دے گا“ تو مجھے تو نہیں معلوم ہو سکتا ہے میں ان لوگوں میں سے نہ ہوں جن کے بارے میں اس نے یہ ہے کہ وہ مغفرت کر دے۔ اگر یہ آیت یہ ہوتی ”اور وہ اس کے علاوہ سب کی مغفرت کر دے گا“ یہ نہ کہا ہوتا ”جس کی وہ چاہے پھر تو صورت حال ٹھیک تھی۔ تو اے حضرت محمد ﷺ کیا آپ کے پاس اس سے زیادہ گنجائش ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے:

”تم یہ فرما دو! اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کی مغفرت کر دے گا“ بے شک وہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تحریر کروائی اور اسے وحشی کو بھجوا دیا، جب یہ آیت ان کے سامنے پڑھی گئی تو انہوں نے کہا: اب ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو پیغام بھجوایا اور یہ کہا کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ سے ملنے کے لئے آؤں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پیغام بھجوایا کہ تم اپنا چہرہ مجھ سے چھپا کر رکھو کیونکہ میں اپنے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل نہیں دیکھ سکتا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو وحشی خاموش ہوئے۔ یہاں تک کہ مسیلمہ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ خط لکھا کہ یہ اللہ کے رسول مسیلمہ کی طرف سے اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ کے پاس ہے۔ اما بعد! زمین (حکومت) میں بھی حصہ دار ہوں، نصف

زمین میری ہوگی اور نصف قریش کی ہوگی، اگرچہ قریش ایسے لوگ ہیں جو زیادتی کر جاتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: دو قاصد (دو آدمی) اس کا مکتوب لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے جب یہ مکتوب نبی اکرم ﷺ کے سامنے پڑھا گیا تو آپ نے دونوں قاصدوں سے فرمایا: اگر تم دونوں قاصد نہ ہوتے تو میں تم دونوں کو قتل کروا دیتا پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور فرمایا: تم یہ لکھو:

”اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے، یہ اللہ کے رسول کی طرف سے مسلمانہ کذاب کے نام ہے، اس شخص کو سلام ہو جو ہدایت کی پیروی کر لے، اما بعد! زمین اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے انہیں اس کا وارث بنا دیتا ہے اور بہترین انجام پر ہمیز گاروں کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ پر درود نازل کرے۔“

جب وحشی کو یہ اطلاع ملی کہ مسلمانہ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ خط لکھا ہے تو انہوں نے وہ نیزہ نکال لیا جس کے ذریعے انہوں نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا اور اسے تیز کیا اور یہ ارادہ کیا کہ وہ مسلمانہ کو قتل کر دیں گے۔ اور وہ اپنے اس عزم پر برقرار رہے یہاں تک کہ جنگ یمامہ کے موقع پر انہوں نے مسلمانہ کو قتل کر دیا۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو عبد اللہ رجا بن سوید نسفی - ابو غالب جبریل بن سہل سمرقندی - محمد بن حمید سمرقندی - جعفر بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن احمد بن سعید - موسیٰ بن عمر بن محمد بن عمران سمرقندی - ابوسلیمان محمد بن حمید - جعفر بن عون کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(272) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الصَّحْحَى (عَنِ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن سائب - ابو ضحیٰ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ

اللہ عَنْهُمَا :

کے فرمان ”آلَمَر“ کے بارے میں یہ فرماتے ہیں :

اس سے مراد یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ ہوں، میں علم بھی رکھتا

ہوں اور میں دیکھ بھی رہا ہوں۔

متن روایت: فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (آلَمَر) أَنَا اللَّهُ

أَعْلَمُ وَأَرَى

——***

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو سعود احمد بن علی بن محمد۔ محمد بن احمد خطیب۔ علی بن ربیعہ۔ حسن بن رشید۔ محمد حفص۔ صالح بن محمد۔ حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(233)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو:

سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اپنے ایک صاحبزادے اور حضرت

جعفر رضی اللہ عنہ سے ایک صاحبزادے کو ساتھ لے کر حاضر ہوئیں

انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے ان دونوں کو نظر لگنے کا ڈر

رہتا ہے آپ انہیں دم کر دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاسکتی ہوتی، تو نظر لگتا

اس پر سبقت لے جاتا۔

متن روایت: أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ آتَتْ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَابَيْنِ لَهَا مِنْ أَبِي بَكْرٍ

وَابْنِ لَهَا مِنْ جَعْفَرٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَخَافُ

عَلَيْهِمَا الْعَيْنَ فَارْقِهِمَا قَالَ نَعَمْ إِذْ لَوْ كَانَ شَيْءٌ

يَسْبِقُ الْقَدَرَ لَسَبَقْتَهُ الْعَيْنُ

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابراہیم بن محمد بن شہاب۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن واقدی، مولیٰ مہدی نے اپنے والد کے حوالے سے۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوطالب بن یوسف۔ ابو محمد جوہری۔ ابو بکر ابہری۔ ابو عروبہ حرائی۔

انہوں نے اپنے دادا۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(234)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے۔ علقمہ بن مرثد کے حوالے سے یہ روایت

(232) اخرجه الحصكفي في ”مسند الامام“ (502)۔ والطبري في ”التفسير“ 67/1 في تفسير اول البقرة۔ وابن كثير في

التفسير 36/1

(233) قد تقدم في (223) .

(234) اخرجه الحصكفي في ”مسند الامام“ (2)۔ وابن حبان (168)۔ ومسلم (8)۔ وابوداؤد (4695) في السنة: باب في القدر۔ والترمذي (2610) في الايمان: باب ماجاء في وصف جبرئيل للنبي صلى الله عليه وسلم الاسلام والايمان .

عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَرَ قَالَ:

رَوَيْتُ: بَيْنَمَا أَنَا مَعَ صَاحِبِ لِي بِمَدِينَةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذْ بَصُرْنَا
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ لِصَاحِبِي هَلْ لَكَ أَنْ تَأْتِيَهُ
فَسَأَلَهُ عَنِ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ دَعْنِي حَتَّى أَكُونَ
كَأَلَدِي أَسْأَلُهُ فَإِنَّهُ أَعْرَفَ بِي مِنْكَ قَالَ فَانْتَهَيْنَا
إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ وَقَعَدْنَا إِلَيْهِ
فَقُلْنَا لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّا نَتَقَلَّبُ فِي هَذِهِ
الْأَرْضِ فَرُبَّمَا قَدِمْنَا الْبَلَدَةَ بِهَا قَوْمٌ يَقُولُونَ لَا قَدْرَ
عَسَا نَرُدُّ عَلَيْهِمْ فَقَالَ أَبْلِغُهُمْ إِنِّي مِنْهُمْ بَرِيءٌ وَلَوْ
بِي وَجَدْتُ أَعْوَانًا لَجَاهَدْتُهُمْ ثُمَّ أَنشَأُ يُحَدِّثُنَا
قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ وَمَعَهُ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ أَقْبَلَ شَابٌّ
حَمِيلٌ أَبْيَضُ حَسَنُ اللَّيْمَةِ طِيبُ الرِّيحِ عَلَيْهِ ثِيَابٌ
يَضُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ
عَلَيْكُمْ قَالَ فَرَدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَرَدَدْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَذْنُو يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ أَذْنُ فِدْنَا ذَنْوَةٌ أَوْ ذَنْوَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ مُوقِرًا لَهُ ثُمَّ
قَالَ أَذْنُو يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَذْنُ فِدْنَا حَتَّى الصَّقِ
كَتَبَهُ بِرُكْبَتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ فَقَالَ الْإِيمَانُ أَنْ
تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَلِقَائِهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ وَالْقَدْرَ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ
صَدَقْتَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْ تَصَدِيقِهِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِهِ صَدَقْتَ كَأَنَّهُ يَعْلَمُ ثُمَّ قَالَ
فَأَخْبِرْنِي عَنْ شَرَائِعِ الْإِسْلَامِ مَا هِيَ قَالَ أَقَامَ

نقل کی ہے: یحییٰ بن عمر بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں اپنے ساتھی کے ساتھ مدینہ منورہ میں موجود
تھا ہم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا میں نے اپنے ساتھی سے
کہا: کیا تم اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو کہ ہم ان کے پاس
جائیں اور ان سے تقدیر کے بارے میں سوال کریں۔ اس نے
کہا ٹھیک ہے۔ میں نے کہا: پھر تم مجھے موقع دینا کہ میں ان سے
سوال کروں گا کیونکہ وہ تمہاری بہ نسبت مجھ سے زیادہ واقف
ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے
پاس پہنچے ہم نے انہیں سلام کیا اور ہم ان کے پاس بیٹھ گئے ہم
نے ان سے کہا: اے ابو عبدالرحمن ہم مختلف علاقوں میں آتے
جاتے رہتے ہیں بعض اوقات ہم کسی شہر میں آتے ہیں تو وہاں
ایسے لوگ ہوتے ہیں جو یہ کہتے ہیں تقدیر کی کوئی حقیقت نہیں ہے
تو ہم انہیں کیا جواب دیں۔ تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم ان
لوگوں کو یہ پیغام پہنچا دینا کہ ان سے لا تعلق ہوں اور اگر مجھے
مددگار مل گئے تو میں ان لوگوں کے ساتھ جہاد کروں گا۔ پھر انہوں
نے ہمیں حدیث بیان کرنا شروع کی تو بتایا:

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھے نبی
اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب آپ کے ساتھ موجود تھے اس دوران
ایک نوجوان آیا جو خوب صورت سفید رنگت کا تھا اس کے بال
خوب صورت تھے اس کی خوشبو پاکیزہ تھی۔ اس نے سفید کپڑے
پہنے ہوئے تھے۔ اس نے کہا: السلام علیک یا رسول اللہ السلام و
علیکم۔ راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اسے جواب دیا
ہم نے بھی اسے جواب دیا۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ کیا میں
قریب ہو جاؤں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم قریب ہو جاؤ تو وہ
کچھ قریب ہوا پھر اس نے نبی اکرم ﷺ کی تعظیم کا اظہار کرتے
ہوئے یہ عرض کی: یا رسول اللہ کیا میں اور قریب ہو جاؤں۔

الصَّلَاةَ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَحَجَّ الْبَيْتِ وَصَوْمَ رَمَضَانَ
وَالْإِغْتِسَالَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ صَدَقْتَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْ
قَوْلِهِ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ مَا هُوَ
قَالَ الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْمَلَ لِلَّهِ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ
تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَإِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَنَا مُحْسِنٌ
قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ
مَتَى هِيَ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ
وَلَكِنْ لَهَا أَشْرَاطٌ فَهِيَ مِنَ الْخَمْسِ الَّتِي اسْتَأْثَرُ
اللَّهُ تَعَالَى بِهَا فَقَالَ (إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ
وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي
نَفْسٌ مَآذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ
تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ)

قَالَ صَدَقْتَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَنَحْنُ نَرَاهُ إِذْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَقُمْنَا
فِي أَثَرِهِ فَمَا نَدْرِي أَيْنَ تَوَجَّهَ وَلَا رَأَيْنَا لَهُ شَيْئًا
فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ هَذَا جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ مَعَالِمَ دِينِكُمْ
وَاللَّهُ مَا أَتَانِي فِي صُورَةٍ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُهُ فِيهَا إِلَّا هَذِهِ
الصُّورَةُ

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم قریب ہو جاؤ تو وہ قریب ہو گیا۔
یہاں تک کہ اس نے اپنے گھٹنے نبی اکرم ﷺ کے گھٹنوں کے
ساتھ ملا لئے اس نے کہا: مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے۔ نبی
اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر، اس
کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، اس کی
بارگاہ میں حاضری پر، قیامت کے دن پر اور اچھی یا بری تقدیر کے
اللہ تعالیٰ کی طرف سے طے ہونے پر اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھو۔ اس
نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔ تو ہمیں اس کی نبی اکرم ﷺ
کی بات کی تصدیق کرنے پر اور یہ کہنے پر کہ آپ نے ٹھیک کہا
ہے پر حیرانگی ہوئی گویا کہ وہ شخص (اس) سوال کا جواب جانتا
تھا۔ تو اس نے کہا: مجھے اسلام کے احکام کے بارے میں بتائیے
کہ وہ کیا ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز قائم کرنا،

زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا اور
غسل جنابت کرنا۔ اس نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے تو ہمیں
اس کے یہ کہنے پر حیرت ہوئی کہ آپ نے ٹھیک کہا ہے۔

راوی کہتے ہیں پھر اس شخص نے کہا کہ آپ مجھے احسان
کے بارے میں بتائیے کہ وہ کیا ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے
فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے یوں عمل کرو جیسے تم
اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا
ہے اس نے دریافت کیا: اگر میں ایسا کر لیتا ہوں تو میں احسان
کرنے والا شمار ہوں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ اس
نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ مجھے قیامت
کے بارے میں بتائیے کہ وہ کب آئے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے
فرمایا: اس بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے وہ سوال کرتے
والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔ البتہ اس کی کچھ مخصوص نشانیاں
ہیں اور یہ ان پانچ چیزوں میں شامل ہے جن کے بارے میں

اللہ تعالیٰ ترجیحی طریقہ اختیار فرمایا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہ بارش کو نازل کرتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ رحم میں کیا ہے اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ کل اسے کس صورت حال کا سامنا کرنا پڑے گا۔ کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اسے کون سی سرزمین پر موت آئے گی بے شک اللہ تعالیٰ ہی علم رکھنے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔“

اس شخص نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر وہ چلا گیا۔ ہم اسے دیکھتے رہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لے کر آؤ، ہم اٹھ کر اس کے پیچھے گئے، لیکن ہمیں پتہ ہی نہیں چلا کہ وہ کس طرف گیا ہے، اور ہم نے اس کے حوالے سے کوئی چیز نہیں دیکھی، ہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام تھے تمہارے پاس اس لئے آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارے دین کے بنیادی امور کے بارے میں تعلیم دیں۔ اللہ کی قسم یہ میرے پاس جس بھی شکل میں آئے، میں نے انہیں پہچان لیا، البتہ اس شکل و صورت کا معاملہ مختلف ہے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابو مقاتل - احمد بن محمد بن عمران دونوں نے - شعیب بن ایوب صیرفی - حبیب بن مقدم - داؤد طائی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبد اللہ بن محمد بن احمد بن نوح - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خالد بن سیمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید سے نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب زیات کی تحریر میں یہ حدیث پائی یہ روایت امام ابو حنیفہ سے منقول ہے، جس کے الفاظ اور مضمون قریب قریب ہیں۔

انہوں نے یہ روایت عباس بن عزیز قطان مروزی - علی بن حشرم و محمد بن حرب ان دونوں نے - فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عباس بن عزیز - علی بن سلیمان رازی - حکیم بن زید سے نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ سے ایمان کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے ہمیں یہ حدیث بیان کی۔

انہوں نے یہ روایت ابوہل محمد بن عبد اللہ بن سہل - موسیٰ بن نصر رازی - بشار بن قیراط کے حوالے سے بھی "امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن قدامہ بن سیار - لیث بن مساور - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے بھی "امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ و محمد بن عبد الرحمن اصفہانی - احمد بن رستہ - حکم بن ایوب - امام زفر کے حوالے سے بھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار بخاری - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے بھی "امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے بھی "امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسین بزاز بلخی - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے بھی "امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن زید بن ابو خالد بخاری - حسن بن عمر - شقیق - امام ابو یوسف کے حوالے سے بھی "امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے بھی "امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد نے - حسن بن علی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت حسین بن علی کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے: (یہ روایت) - یحییٰ بن حسین - زیاد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے بھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد نے - عبد اللہ بن مستورد - عقبہ بن مکرم - یونس بن بکیر کے حوالے سے بھی "امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - علی بن مہندی - عمرو بن زرارہ - ابوشہاب مسروح بن عبد الرحمن کے حوالے سے بھی "امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے بھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور صفانی - انہوں نے اپنے دادا ابوسعید - ابومقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت زکریا بن حارث نیشاپوری - یحییٰ بن جنید قشیری - محمد بن سعید - ہیاج بن بسطام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ - یحییٰ بن جنید - محمد بن سعید ہروی - ابو معاویہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوعباس احمد بن عبد الرحمن بن خالد رازی قلنسی - عبد اللہ بن جراح قہستانی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

دخلنا مسجد رسول فوجدنا ابن عمر قاعداً فی ناحیہ وکان معی صاحب لی حدیث بتمامہ
”ہم مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو ہم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ایک کونے میں بیٹھے ہوئے پایا میرے ساتھ میرا
یہ دوست بھی تھا“ اس کے بعد مکمل حدیث ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اسحاق بن محمد بن مروان نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: حمزہ زیات اور ایک جماعت نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابونصر بن اشکاب

سید بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عروہ - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - محمد

حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - ابوبکر محمد بن بکیر مقری - قاضی عمر بن احمد بن عمر بن محمد - ابو علی

محمد بن حاتم بن شرف بن نوح ازدی - موسیٰ بن نصر - بشار بن قیراط کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - انہوں نے اپنے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(235) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بَرِيدَةَ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ):

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُمْ تَذَاكُرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثِ الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ فَشُّؤْمُ الدَّارِ أَنْ تَكُونَ ضَيْقَةً لَهَا جِيرَانُ سُوءٍ وَشُّؤْمُ الْفَرَسِ أَنْ يَكُونَ جَمُوحًا يَمْنَعُ ظَهْرَهُ وَشُّؤْمُ الْمَرْأَةِ أَنْ تَكُونَ عَاقِرًا

امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرثد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابن بریدہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس نحوست کا ذکر کرتے رہے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نحوست تین چیزوں میں سے ہوتی ہے، گھر میں، عورت میں یا گھوڑے میں۔ گھر کی نحوست یہ ہوتی ہے کہ وہ تنگ ہو یا اس کے پڑوسی برے ہوں، گھوڑے کی نحوست یہ ہوتی ہے کہ وہ سرکش ہو اور اپنی پشت پر سوار نہ ہو۔ عورت کی نحوست یہ ہوتی ہے کہ وہ بانجھ ہو۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سہل بن ماہان ترمذی - صالح بن ماہان ترمذی انہوں نے یہ روایت حسن سفیان نسوی - جمعہ بن عبد اللہ ان دونوں نے - ابو مقاتل حفص بن سلیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت علی بن حسن بن عبدہ بخاری - حفص بن عمر ربیع اور نصر بن مغیرہ بخاری ان دونوں نے - عیسیٰ بن موسیٰ بخاری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے (اس کی سند میں) علقمہ سے آگے کسی کو نہیں کیا۔

انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ اسفہانی - احمد بن سلیمان بن یوسف - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - نعمان بن عبد السلام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

وَشُّؤْمُ الْمَرْأَةِ أَنْ تَكُونَ سَيْنَةً الْخَلْقِ عَاقِرًا

”عورت کی نحوست یہ ہے کہ اس کا اخلاق برا ہو اور وہ بانجھ ہو“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - حسن صاحب شسائی - اسماعیل بن بشر - صالح بن محمد ترمذی - ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: یہ حدیث ”مضطرب“ ہے یہ علقمہ - ابن بریدہ - ان کے والد کے حوالے سے - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور یہ علقمہ کے حوالے سے (مرسل روایت کے طور پر بھی) منقول ہے۔

(236) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بَرِيدَةَ - امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ - ان کے

(235) اخرجہ الحافظ صدر الدین الحسکفی فی ”مسند الامام“ (264) - و اخرجہ البخاری (2858) فی الجہاد - و ابوداؤد

(3922) - و مسلم (2225) فی السلام - و البغوی فی ”الشرح السہ“ (2237) - و احمد 126/2 من حدیث عبد اللہ بن عمر

سَلَّمَ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ
ارشاد فرمایا ہے:

رَوَايَتُ: إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ وَهُوَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ
خَيْرٍ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ أَكْتُبُوا
عَبْدِي مِثْلَ أَجْرِ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيحٌ مَعَ
خَيْرِ الْعِلَاءِ

”جب آدمی بیمار ہو جائے اور وہ (صحت کے دوران) کئی
قسم کی بھلائیاں کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے:
میرے بندے کے لئے اسی کی مانند اجر لکھو جو یہ پہلے عمل کیا کرتا
تھا جب یہ تندرست ہوتا تھا اور اس کے ساتھ آزمائش (کا سامنا
کرنے) کا بھی اجر نوٹ کرو۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن حسن بزاز بلخی - بشر بن ولید - یحییٰ بن اسماعیل ہمدانی - محمد بن سماعہ اور عبد الصمد بن فضل -
ابن یوبن ان سب نے - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حماني کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: مع اجر البلاء (آزمائش کے اجر کے ہمراہ)

انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرس نیشاپوری سلمی - جارد بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام
حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - بشر بن ولید - وسیم بن جمیل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں: مع اجر البلاء (آزمائش کے اجر کے ہمراہ)

حافظ ظلمہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حماني کے حوالے سے امام
حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ
مسند علاف - قاضی عمر بن حسن اشثانی - سماعہ بن محمد بن سماعہ - انہوں نے اپنے والد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام
حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

احرج احمد 4/410 - وابن ابی شیبہ 3/230 - والبخاری (2996) -

-- و ابو نعیم فی ”تاریخ اصفہان“ 1/60 عن ابی موسیٰ الاشعری یقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ”اذا مرض العبد
سأكتب له من الاجر مثل ما كان يعمل مقيما صحيحا“ (237) أخرجه ابن حبان (7459) - وابن ابی شیبہ 11/470 -
مسند (2546) فی صفة الجنة: باب ما جاء فی وصف اهل الجنة - والحاكم فی ”المستدرک“ 1/81 - والسطحاوی فی ”شرح
سکون الآثار“ (336) .

محمد بن خسر نے ہی یہ روایت اپنی ”مسند“ میں ابو عبد اللہ محمد بن احمد معروف بہ غنچاری کی ”تاریخ بخارا“ کے حوالے سے۔
سہل بن عثمان بن سعید۔ طاہر بن محمد بن حمویہ۔ عبد اللہ بن محمد قزوینی۔ محمد بن سماعہ۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے روایت کی ہے۔

(237) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

مَتْنِ رَوَايَتٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ لَا صَحَابَةَ أَتْرَضُونَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ

الْجَنَّةِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَتْرَضُونَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ

الْجَنَّةِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَتْرَضُونَ أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ

أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَبْشِرُوا فَإِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ

عَشْرُونَ وَمِائَةً صَفٍّ وَأَمْتِي مِنْ ذَلِكَ ثَمَانُونَ صَفًّا

امام ابو حنیفہ نے۔ علقمہ بن مرثد۔ ابن بریدہ۔ ان کے
والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا تم لوگ

اس بات پر راضی ہو کہ تم اہل جنت کا ایک چوتھائی حصہ ہو؟ انہوں نے

عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ

بات پر راضی ہو کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی حصہ ہو؟ انہوں نے

عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات

راضی ہو کہ تم اہل جنت کا نصف ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی

ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ خوشخبری قبول کرو کہ اہل جنت

کی 120 صفیں ہوں گی اور ان میں سے میری امت کی 80

صفیں ہوں گی۔

——***

امام ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی۔ عمر بن حمید۔ علی بن غراب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے روایت کی ہے۔

(238) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ

الْوَلَدِ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ أَوْ اثْنَانِ فَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَوْ اثْنَانِ

امام ابو حنیفہ نے۔ علقمہ بن مرثد۔ ابن بریدہ۔ ان کے

والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ

ارشاد فرمایا ہے:

”جس بھی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اللہ

تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض

کی: اگر دو ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دو ہوں (تو بھی

یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا)

(238) اخرجہ الحافظ صدر الدین الحصکفی فی ”مسند الامام“ (185) - والحاکم فی ”المستدرک“

384/1 - والبزار (875) - والہیثمی فی ”مجمع الزوائد“ 8/3

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو قاسم صفار بخاری - محمد بن قاسم بخاری - سلیمان بن احمد بن عیسیٰ واسطی - مروان جزری کے حوالے سے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(229) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

سَلَمَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

عَنْ رَوَايَتٍ: إِذَا وَضِعَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ آتَاهُ
مَلَكٌ فَاجْلَسَهُ فَقَالَ مَنْ رَبُّكَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ

مَنْ نَبِيُّكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
وَمَا دِينُكَ قَالَ الْإِسْلَامُ قَالَ فَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ

سَبْعُ مَقْعَدَةٍ مِنَ الْجَنَّةِ فَإِذَا كَانَ كَافِرًا أَجْلَسَهُ
مَلَكٌ فَقَالَ مَنْ رَبُّكَ قَالَ هَذَا كَالْمُضِلِّ شَيْئًا

سَلَّمَ عَنْ نَبِيِّكَ فَيَقُولُ هَذَا كَالْمُضِلِّ شَيْئًا فَيَقُولُ مَا
سَلَّمَ فَيَقُولُ هَذَا كَالْمُضِلِّ شَيْئًا فَيَضِيقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ

سَبْعُ مَقْعَدَةٍ مِنَ النَّارِ فَيَضْرِبُهُ ضَرْبَةً يَسْمَعُ كُلُّ
شَيْءٍ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي

حَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ
وَمَا يَشَاءُ ﴿٢٢٩﴾

امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ایک (نامعلوم) شخص
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ
روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب مومن کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو ایک فرشتہ اس
کے پاس آتا ہے اور اسے بٹھالیتا ہے اور دریافت کرتا ہے: تمہارا

پروردگار کون ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے: اللہ تعالیٰ۔ فرشتہ
دریافت کرتا ہے: تمہارے نبی کون ہیں؟ وہ جواب دیتا ہے:

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرشتہ دریافت کرتا ہے: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ
جواب دیتا ہے: اسلام۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو اس شخص کی قبر کو کشادہ کر دیا
جاتا ہے اور وہ جنت میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لیتا ہے جب میت

کافر کی ہو تو فرشتہ اسے بٹھا کر دریافت کرتا ہے: تمہارا پروردگار
کون ہے؟ وہ شخص کہتا ہے: ہائے افسوس یعنی اس شخص کی طرح

کہتا ہے جس کی کوئی چیز گم گئی ہو۔ فرشتہ دریافت کرتا ہے:
تمہارے نبی کون ہیں؟ وہ جواب دیتا ہے: ہائے افسوس، یعنی

ایسے شخص کی مانند جواب دیتا ہے جس کی کوئی چیز کھو گئی ہو فرشتہ
دریافت کرتا ہے: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ شخص جواب دیتا ہے:

ہائے افسوس، یعنی ایسے شخص کی مانند جواب دیتا ہے جیسے اس کی
کوئی چیز کھو گئی ہو تو اس کافر کی قبر کو اس کے لئے تنگ کر دیا جاتا

ہے اور وہ جہنم میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لیتا ہے پھر فرشتہ اس پر
ایسی ضرب لگاتا ہے کہ اس کی چیخ کی آواز دو گروہوں یعنی انسان

اور جنات کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ
آیت تلاوت کی:

”اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو ثابت قول پر ثابت کرتا رکھتا ہے، دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو گمراہ رہنے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ بلخی - سعید اور نحیل - ابو مطیع کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عباس فضل بن بسام بخاری - محمد بن فضل بن سہل - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ ”جوان الفاظ تک ہے: وما دینک قال الاسلام۔“

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے: (یہ روایت) انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ہمام شیرازی - محمد بن یزید مخمس - عامر بن فرات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ علقمہ بن مرثد - سعد بن عبادہ - ایک صحابی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: (یعنی پہلی روایت کے الفاظ کی مانند ہے۔)

ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: یہی درست ہے اعمش اور شعبہ نے اس روایت کو - علقمہ بن مرثد - سعد بن عبادہ کے حوالے سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے لیکن امام ابو حنیفہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ (کا نام) ذکر نہیں کیا اور یہ روایت کیے ہیں: سعد بن عبادہ - ایک صحابی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

حافظ طحطاوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن خالد - احمد بن محمد بن جہم بلخی - محمد بن فضل بلخی - ابو مطیع بلخی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ (وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت) علقمہ بن مرثد نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست ملاف - قاضی عمر بن حسن اشعانی - منذر بن محمد بن مروان نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

یعنی عمر بن حسن اشجانی نے یہ روایت - منذر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام حنفیہ سے روایت کی ہے۔

(244) - سند روایت: (ابو حنیفہ) قَالَ:

روایت: كُنَّا مَعَ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عِنْدَ عَطَاءٍ فِي رِيّ رِبَاحٍ فَسَأَلَهُ عَلْقَمَةُ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ بَيْنَنَا أَقْوَامًا لَا يَشْتَبُونَ لَأَنفُسِهِمُ الْإِيمَانَ كَرَهُونَ أَنْ يَقُولُوا إِنَّا مُؤْمِنُونَ فَقَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يَشْتَبُونَ ذَلِكَ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّا إِذَا قُلْنَا ذَلِكَ وَاثْبَتْنَا بَيْنَ الْإِيمَانِ جَعَلْنَا أَنْفُسَنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَخَانَ اللَّهِ هَذَا مِنْ خَدَعِ الشَّيْطَانِ وَحَبَائِلِهِ حَتَّى يَجَاهَهُمْ إِلَى أَنْ دَفَعُوا عَنْ أَنْفُسِهِمْ أَعْظَمَ مَا عَلَيْهِمْ وَهُوَ الْإِسْلَامُ وَخَالَفُوا سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَشْتَبُونَ الْإِيمَانَ لَا أَنْفُسَهُمْ وَيَذْكُرُونَ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ لَهُمْ يَقُولُوا إِنَّا مُؤْمِنُونَ وَلَا يَقُولُوا إِنَّا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى عَذَّبَ أَهْلَ سَمَآوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ لَعَذَابِهِمْ وَهُوَ أَعْلَمُ لَهُمْ فَقَالَ لَهُ عَلْقَمَةُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ اللَّهَ عَذَّبَ لَوْ عَذَّبَ الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ لَا يَعْصُونَهُ طَرَفَةً عَذَابَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ عِنْدَنَا عَظِيمٌ فَكَيْفَ يُعْرِفُ هَذَا فَقَالَ يَا ابْنَ حَسَنِ مِنْ هَذَا ضَلَّ أَهْلُ الْقَدْرِ فَإِيَّاكَ أَنْ تَقُولَ عَنِّي فَإِنَّهُمْ أَعْدَاءُ اللَّهِ الرَّادُّونَ عَلَيْهِ الْيَسَّ يَقُولُ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: ہم علقمہ بن مرشد کے ساتھ عطاء بن ابی رباح کے پاس موجود تھے علقمہ نے ان سے سوال کیا اور کہا: اے ابو محمد! ہمارے علاقے میں کچھ لوگ ہیں جو اپنے لئے ایمان کا اثبات نہیں کرتے ہیں اور اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ وہ یہ کہیں کہ ہم مؤمن ہیں۔ تو عطاء نے دریافت کیا: وہ لوگ ایسا کیوں نہیں کہتے ہیں؟ علقمہ نے جواب دیا: وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم یہ بات کہیں گے تو ہم اپنے لئے ایمان کو ثابت کر دیں گے تو گویا ہم اپنے آپ کو جنتی قرار دیں گے۔ تو عطاء نے کہا: سبحان اللہ! یہ شیطان کا دھوکہ، فریب اور حیلہ ہے جو ان لوگوں کو اس بات کی طرف لے گیا ہے کہ وہ اپنے آپ سے ایک ایسی چیز کو پرے کر دیں جو اللہ تعالیٰ کا ان پر سب سے بڑا احسان ہے اور وہ اسلام ہے۔ اور یہ لوگ اللہ کے رسول کی سنت کی بھی خلاف ورزی کرتے ہیں کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے لئے ایمان کا اثبات کرتے تھے اور یہ بات نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بھی ذکر کرتے تھے۔ (پھر عطاء نے کہا:) تم ان لوگوں سے یہ کہہ دو کہ وہ یہ کہیں کہ ہم مؤمن ہیں البتہ وہ یہ نہ کہیں کہ ہم جنتی ہیں کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان والوں اور تمام زمین والوں کو عذاب دے تو وہ انہیں ایسی حالت میں عذاب دے گا کہ وہ ان پر ظلم کرنے والا نہیں ہوگا تو علقمہ نے ان سے کہا: اے ابو محمد! اگر اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کو عذاب دے جنہوں نے پلک جھپکنے کے برابر بھی اس کی نافرمانی نہیں کی ہے تو کیا وہ ان کو عذاب دیتے ہوئے ان پر

خرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (377) بالفاظ اخر - وخرجه ابن ماجه (77) في المقدمة - وابو داود

في السنة - واحمد 185/5 عن ابن الديلمي .

اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِنَبِيِّهِ (قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ) فَقَالَ لَهُ عَلَقَمَةُ اشرح لنا يا أبا محمدٍ شرحاً يُذهبُ عن قلوبنا هذه الشبهةَ فَقَالَ أَلَيْسَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى دَلَّ الْمَلَائِكَةَ عَلَى تِلْكَ الطَّاعَةِ وَالْهَمَّهُمْ إِيَّاهَا وَعَزَمَ لَهُمْ عَلَيْهَا وَصَبَرَهُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ وَهَذِهِ نَعَمْ أَنْعَمَ اللَّهُ تَعَالَى بِهَا عَلَيْهِمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَوْ طَالَبَهُمْ بِشُكْرِ هَذِهِ النِّعَمِ مَا قَدَرُوا عَلَيْهَا وَقَصَرُوا وَكَانَ لَهُ أَنْ يُعَذِّبَهُمْ بِتَقْصِيرِ الشُّكْرِ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ

ظلم کرنے والا نہیں ہوگا عطاء نے جواب دیا: جی ہاں، علقمہ نے کہا: ہمارے نزدیک یہ بہت بڑی بات ہے اس کی وضاحت کیسے ہو سکتی ہے؟ تو عطاء نے کہا: اے میرے بھتیجے! اسی وجہ سے قدر یہ فرقے کے لوگ گمراہی کا شکار ہوئے۔ تو تم ان کے قول کے مطابق قول کہنے سے اجتناب کرو کیونکہ وہ لوگ اللہ کے دشمن ہیں جو اللہ کی بات کو مسترد کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات اپنے نبی سے ارشاد فرمائی ہے:

”تم یہ فرما دو کہ اللہ تعالیٰ کے لئے حجت بالغہ ہے اور چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا۔“

علقمہ نے ان سے کہا: اے ابو محمد! آپ ہمارے سامنے کی ایسی وضاحت کیجئے کہ ہمارے دلوں سے شبہات کو ختم کر دے تو عطاء نے کہا: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی رہنمائی اس بات کی طرف نہیں کی ہے کہ وہ اس طرح اطاعت کریں اور یہ حق انہیں الہام نہیں کی ہے اور انہیں اس چیز پر پختہ نہیں کیا ہے۔ انہیں اس چیز کے ساتھ متعلق نہیں کیا ہے علقمہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو عطاء نے کہا: یہ وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی ہیں! علقمہ نے جواب دیا: جی ہاں۔ عطاء نے کہا: تو اگر اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے ان نعمتوں کے شکر کا مطالبہ کرے تو وہ ان کا شکر ادا کرنے پر قدرت نہیں رکھیں گے اور اس میں کوتاہی کا عذر ہو جائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ تم میں کمی کی وجہ سے انہیں عذاب دے اور ایسی صورت میں ظلم کرنے والا نہیں ہوگا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محبوب بن یعقوب ”مفسر بخاری“ - حسن بن یزید - حماد بن قریش - نوح بن ابو مریم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے اس کو کتاب ”الآثار“ میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

281- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَجِيعٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

حَسَنٌ رَوَايَتُ: مَا مِنْ نَفْسٍ إِلَّا وَقَدْ كَتَبَ اللَّهُ لَهَا حَرْجَهَا وَمَذْخَلَهَا وَمَا هِيَ إِلَّا قِيَّةٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قَضَائِهِمْ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِعْمَلُوا حَسَنًا مَيَسَّرَ لِمَا خُلِقَ لَهُ إِمَّا أَهْلُ الشَّقَاءِ فَيَسَّرُوا لِمَنْ أَهْلُ الشَّقَاءِ وَإِمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيَسَّرُوا لِمَنْ أَهْلُ السَّعَادَةِ فَقَالَ الْإِنصَارِيُّ الْآنَ حَقٌّ

امام ابو حنیفہ نے۔ عبد العزیز بن رفیع۔ مصعب بن سعد بن ابوقاص۔ ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”ہر جان کے لئے اللہ تعالیٰ نے نکلنے کا راستہ داخل ہونے کا راستہ اور جس صورت حال کا اس نے سامنا کیا ہے وہ سب چیزیں تحریر کر دی ہیں انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لئے وہ چیز آسان کر دی جاتی ہے جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہو جہاں تک بد بخت لوگوں کا تعلق ہے تو ان کے لئے بد بخت لوگوں کے سے اعمال کو آسان کر دیا جاتا ہے اور جہاں تک سعادت مندوں کا تعلق ہے تو ان کے لئے سعادت مندوں کے سے اعمال کو آسان کر دیا جاتا ہے۔ تو اس انصاری نے کہا: اب عمل کی حقیقت ثابت ہو گئی ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ صالح بن احمد بن ابو مقاتل ہروی۔ محمود بن خداش طالقانی۔ اسحاق بن یوسف ازرق کے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

احمد بن محمد بن سہل ترمذی نے بھی اس کو۔ صالح بن محمد۔ حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ ہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَسَّرَ لِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَسَّرَ لِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ
جو شخص جنتی ہوگا اس کے لئے اہل جنت کا سا عمل آسان کر دیا جائے گا اور جو جہنمی ہوگا اس کے لئے اہل جہنم کا سا عمل آسان کر دیا جائے گا۔

انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ اصفہانی۔ احمد بن محمد بن رشتہ۔ محمد بن مغیرہ۔ حکم۔ زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب زیات کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے کہ یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد بن موسیٰ - ابوفروہ نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن محمد بن یزید بن ابوعمام - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد - انہوں نے اپنے چچا سعید بن ابوہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - قاسم بن عبد اللہ بن عامر بن زرارہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - شقیق بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ بن محمد بن موسیٰ سعدی اور محمد ابن رضوان ان دونوں نے - حسن بن عثمان - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبد اللہ بن محمد بن مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے کہ یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - احمد بن زہیر - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن ابورمیح - یحییٰ بن خالد - ابوسعید صغانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح بن احمد - محمود بن خداش - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب فرماتے ہیں: حمزہ زیات حماد بن ابوحنیفہ امام زفر حسن بن زیاد صالح بن محمد سابق ایوب بن ہانی سفیان بن عمرو مصعب بن راشد اور اسد بن عمرو نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو عبد اللہ حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد -

حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن محمد بن سلیمان - محمد بن مصفی - بقیہ - عمرو بن عبسہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

انہوں نے یہ روایت ابو جعفر طحاوی - رجاء بن زکریا - نصر بن حریش - اسماعیل بن موسیٰ بن ملحان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عثمان سعید بن ہاشم - عبد الرحمن بن ابراہیم - شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابو نصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو طالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابو بکر ابہری - ابو عمرو بہ حرانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے مذکور سند کے ساتھ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - قاضی ہناد بن ابراہیم - قاسم بن عبید اللہ بن عبد اللہ - ابو طالب محمد بن احمد بن سنان بن بہلول - عبد اللہ بن عبد الرحمن بن واقد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے ”الآثار“ میں اس کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - انہوں نے اپنے والد محمد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن حسن نے اسے اپنے ”نسخہ“ میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(242) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَفِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
امام ابو حنیفہ نے - عبد العزیز بن رفیع - عبد اللہ بن ابو قتادہ - ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”تم لوگ زمانے کو برانہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے۔“

(243) - أخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في ”مسند الامام“ (480) - واحمد / 299 و 311 - والهيثمي في ”مجمع الزوائد“

71 - وابن عدي في ”الكامل“ 42/6

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - ابراہیم - حسن - نعیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
(243) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
 امام ابو حنیفہ نے - عبد العزیز بن رفیع - مصعب بن سعد
 - ان کے والد حضرت سعد بن ابوقاص رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ
 نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (عَسَى أَنْ
 يَبْعَثَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا) قَالَ الشَّفَاعَةُ
 ”عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز کرے گا۔“
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس سے مراد شفاعت ہے۔

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن محمد بن سلیمان - سوادہ بن علی - احمد بن حارث - محمد بن حسن کے حوالے
 سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ہناد بن ابراہیم - ابوطالب یحییٰ بن علی بن طیب - ابوسعدا اسماعیل بن احمد بن ابوبکر
 محمد بن جعفر - ابوبکر محمد بن محمود واسطی - ابوحسین سوادہ بن علی - احمد بن حارث بن علی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
 سے روایت کی ہے۔

(244) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ
 بَنِي أَبِي الْمُخَارِقِ (عَنْ) طَاوُسٍ قَالَ:
 متن روایت: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ
 يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَرَأَيْتَ الَّذِينَ يَكْسِرُونَ أَغْلَاقَنَا
 وَيَنْقُبُونَ بُيُوتَنَا وَيُغَيِّرُونَ عَلَى أَمْتِعَتِنَا أَكْفَرُوا قَالَ
 لَا قَالَ أَرَأَيْتَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَتَأَوَّلُونَ عَلَيْنَا
 وَيَسْفِكُونَ دِمَاءَنَا أَكْفَرُوا قَالَ لَا حَتَّى يَجْعَلُوا مَعَ
 اللَّهِ شَيْئًا وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى إَصْبَعِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ
 امام ابو حنیفہ نے - عبد الکریم بن ابومخارق کے حوالے سے
 یہ روایت نقل کی ہے: طاؤس بیان کرتے ہیں:
 ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان
 سے سوال کرتے ہوئے کہا: اے ابوعبدالرحمن! اس بارے میں
 آپ کی کیا رائے ہے کہ جو لوگ ہمارے تالوں کو توڑ لیتے ہیں
 ہمارے گھروں میں نقب لگاتے ہیں، ہمارے سامان پر لوٹ
 کرتے ہیں، کیا وہ کفر کے مرتکب ہوتے ہیں؟ حضرت عبداللہ
 بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں۔ اس شخص نے کہا: ان لوگوں

(243) قال السيوطي في ”الدر المنثور“ 325/5:

-- واخرج ابن مردويه عن سعد بن ابى وقاص قال: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المقام المحمود فقال:

”الشفاعة“.

(244) اخرجہ الحافظ صدرالدين الحصكفي في ”مسند الامام“ (9) - والترمذي (2637) في الايمان: باب ما جاء فيمن رمى

بالكفر مرفوعاً - بمعناه -

-- واخرجہ احمد 112/2 مرفوعاً مختصراً ”من قال لاخيه: يا كافر - فقد باء بها احدهما“.

حَرَكُهَا وَهُوَ يَقُولُ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ

کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو قرآن کی اپنی تاویل بیان کرتے ہیں اور اس کی بنیاد پر ہمارے خون بہا دیتے ہیں، کیا وہ کفر کے مرتکب ہوتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں! جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے (اس وقت تک وہ کافر نہیں ہوں گے) راوی کہتے ہیں: میں اس وقت بھی گویا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی انگلی کو دیکھ رہا ہوں جسے وہ حرکت دے رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہی ہے۔ (کہ ایسے لوگوں کو کافر قرار نہ دیا جائے)

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح کی تحریر کے حوالے سے - یحییٰ بن خالد مہلسی - ابو معاذ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو محمد بخاری کہتے ہیں: ایک جماعت نے اس کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر ”موقوف“ روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔ حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - عبداللہ بن احمد بن اسد اصفہانی - احمد بن رشتہ - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - زفر بن بزیل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(245) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ

الْصَّيْرَفِيِّ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَوَى رِوَايَتِي لَا يُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ

امام ابو حنیفہ نے - ہشتم صیرفی - عامر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بندہ اس وقت تک تقدیر پر کامل ایمان رکھنے والا شمار نہیں ہوتا ہے جب تک وہ (بندہ) اچھی اور بری ہر قسم کی تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا ہے“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبد اللہ بن ابراہیم بن قتیبہ - حسن بن سہل - مصعب بن

سلام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(246) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي مَالِكٍ

الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ

الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: يُدْرَسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يُدْرَسُ وَشْيُ

الشُّوْبِ وَلَا يَبْقَى شَيْءٌ إِلَّا شَيْخٌ كَبِيرٌ أَوْ عَجُوزٌ

فَإِنِّي تَقُولُ كَانَ قَبْلَنَا قَوْمٌ وَيَقُولُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَهُمْ لَا يُصَلُّونَ وَلَا يَصُومُونَ وَلَا يَحُجُّونَ وَلَا

يَتَصَدَّقُونَ قَالَ فَقَالَ صَلَّةُ بْنُ زُفَرَ فَمَا تُغْنِي عَنْهُمْ يَا

أَبَا عَبْدِ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَهُمْ لَا يُصَلُّونَ وَلَا

يَصُومُونَ وَلَا يَحُجُّونَ وَلَا يَتَصَدَّقُونَ فَقَالَ يَا صَلَّةُ

يَنْجُونَ بِهَا مِنَ النَّارِ ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ يَا

صَلَّةُ يَنْجُونَ بِهَا مِنَ النَّارِ

امام ابو حنیفہ نے - ابو مالک اشجعی - ربیع بن حراش کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”اسلام اس طرح ختم ہو جائے گا جس طرح پھنپھنا کر ختم ہو جاتا ہے اور کوئی چیز باقی نہیں رہے گی صرف ایک بے رحم مرد یا بوڑھی عورت باقی رہ جائیں گے جو یہ کہیں گے: ہم پہلے کچھ لوگ ہوا کرتے تھے جو لا الہ الا اللہ پڑھا کرتے تھے لوگ نہ تو کوئی نماز پڑھتے ہوں گے نہ روزے رکھتے ہوں گے حج کرتے ہوں گے نہ صدقہ دیتے ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو صلہ بن زفر نے کہا ابو عبد اللہ! لا الہ الا اللہ پڑھنے کا انہیں کیا فائدہ ہوگا جبکہ وہ نماز نہ تو نماز پڑھتے ہوں گے نہ روزے رکھتے ہوں گے نہ حج کرتے ہوں گے نہ صدقہ دیتے ہوں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: اب اس سے وہ لوگ اس کی وجہ سے جہنم سے نجات پا جائیں گے۔

پھر انہوں نے دوسری مرتبہ اپنی آواز کو کھینچ کر یہ فرمایا: صلہ! وہ لوگ اس کی وجہ سے جہنم سے نجات پا جائیں گے۔

——***

ابو عبد اللہ ابن خضر و بخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی بن محمد - ابو طاہر محمد بن احمد بن ابوصقر - ابو حسین علی بن

بن علی - حسن بن رشیق - ابو عبد اللہ محمد بن حفص بن عبد الملک طالقانی - صالح بن محمد ترمذی - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(247) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بْنِ هُرْمُزٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - عبد الرحمن بن ہرمز اعرج کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(246) اخبره ابن ماجه (449) في الفتن: باب ذهاب القرآن والعلم - والحاكم في "المستدرک" 587/4 - والخطيب في

متن روایت: كُلُّ مَوْلُودٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ
يُحْدِثَانِهِ وَيُنْصِرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ قِيلَ فَمَنْ مَاتَ
غَيْرَ آيَا رَسُولِ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا
عَامِلِينَ

”ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس
کے ماں باپ اسے یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنادیتے ہیں عرض کی
گئی: یا رسول اللہ! جو بچہ بچپن میں فوت ہوتا ہے؟ تو نبی
اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ
انہوں نے کیا عمل کرنے تھے؟

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن لیث بلخی المعروف بہ ”ثوری“ - محمد بن یونس - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے
روایت کی ہے۔

(248) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ هُرْمِزٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - عبد الرحمن بن ہرمز اعرج کے حوالے
سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے
ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَخْتَلِفُونَ إِلَى
الْقُبُورِ فَيَضَعُونَ بُطُونَهُمْ عَلَيْهَا وَيَقُولُونَ وَدِدْنَا إِنَّا
كُنَّا صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ
يَكُونُ هَذَا قَالَ لِشِدَّةِ الزَّمَانِ وَكَثْرَةِ الْبَلَايَا وَالْفِتَنِ

”لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جب وہ قبرستان جائیں
گے اور اپنا پیٹ قبر پر رکھ کر یہ کہیں گے کہ ہماری یہ خواہش ہے کہ
ہم اس قبر والے کی جگہ (اس میں دفن ہوتے) عرض کی گئی: یا
رسول اللہ! ایسا کیوں ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: زمانے کی
شدت، آزمائشوں اور فتنوں کی کثرت کی وجہ سے ایسا ہوگا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن لیث - محمد بن یونس - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(249) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةِ
الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
(عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل
کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان
نقل کرتے ہیں:

(247) أخرجه ابن حبان (128) - والبخاری (1358) - واحمد 393/2 - ومسلم (2658) - والطحاوی فی "شرح معانی
الآثار" 162/2

(248) أخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (501) - وابن حبان (6707) - ومالك في "الموطأ" 241/1 في
الجنائز - واحمد 236/2 - والبخاری (7115) في الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل.....

(249) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (504) - والترمذی (3127) بساب ومن سورة الحجر - والطبرانی في
الوسط (7847) - والبخاری في "التاريخ الكبير" 354/7 (1529) - والخطيب في "تاريخ بغداد" 191/3

متن روایت: اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ:

﴿إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ﴾

أَيُّ الْمُتَفَرِّسِينَ

پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

”بیشک اس میں متوسمین کے لیے نشانیاں ہیں“

(یہاں متوسمین سے مراد) فراست والے لوگ ہیں۔

——***

ابو عبد اللہ ابن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوسعود احمد بن علی بن محمد خطیب۔ محمد بن احمد خطیب۔ علی بن ربیعہ۔ بن رشیق۔ محمد بن جعفر۔ صالح بن محمد۔ حماد کے حوالے سے۔ انہوں نے اپنے والد امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(250)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

دِينَارٍ (عَنِ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رَوَايَةٍ: إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الشِّفَاءَ فِي أَرْبَعَةِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ وَالْحَجَامَةِ وَالْعُسْلُ وَمَاءِ السَّمَاءِ

امام ابو حنیفہ نے۔ عبد اللہ بن دینار کے حوالے سے۔ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”بیشک اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں میں شفاء رکھی ہے۔ کھجنے لگوانا، شہد اور آسمان (یعنی بارش) کا پانی“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ ابوسعید کی تحریر کے حوالے سے۔ یوسف بن بہلول۔ فرج بن بیان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(251)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ وَ الْجَرَّاشِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَةٍ: مِنَ الْمَنِّ الْكَمَاءُ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ

امام ابو حنیفہ نے۔ عبد الملک بن عمیر۔ عمرو جرشی۔ حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:۔ حضرت سعید بن زید۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”من (وسلوئی) کا ایک جزء ٹھنسی ہے اس کا پانی آنکھ کے لیے شفاء ہے“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ ابو قاسم صفار۔ محمد بن قاسم بلخی۔ سلیمان بن احمد بن عیسیٰ واسطی۔ مروان جزری کے حوالے سے

(250) أخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (443).

(251) أخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (444) - و ابو يعلى (961) - و مسلم (2049) (162) في

باب فضل الكمأة ومداواة العين بها - و احمد 187/1

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(252) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَعْلَى بْنِ

عَطَاءٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ صَخْرِ الْغَامِدِيِّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ :

حسن روایت: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا مَتًى فِى بُكُورِهَا

امام ابو حنیفہ نے - یعلیٰ بن عطاء - عمارہ بن حدید کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ

روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اے اللہ! میری امت کے صبح کے کاموں میں برکت رکھ دے“

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوبکر محمد بن حسن ہمدانی - عروہ بن عبد اللہ بن یعقوب - مکی بن ابراہیم کے

حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت حاتم بن اسماعیل سے نقل کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر

کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو الفضل بن خیرون - ابوبکر حافظ مقری - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی - حسن بن

عباس مقری رازی - یعقوب ابن احمد بن حمید بن کاسب - حاتم بن اسماعیل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی اس کو امام ابو حنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(253) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْخٍ (عَنِ)

امام ابو حنیفہ نے - ایک (نامعلوم) شیخ کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے

بارے میں فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”جو لوگ اس کے مطابق فیصلہ نہیں دیتے، جو اللہ نے

نازل کیا ہے، تو یہی لوگ کافر ہیں“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یعنی جو لوگ اس پر

ایمان نہیں رکھتے ہیں۔

——***

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابوبکر خیاط - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر

(254) اخراجہ ابن حبان (4755) - واحمد 417/3 - وابن ابی شیبہ 516/12 - وسعيد بن منصور (2382) - وابوداؤد (2606) فی

الجهاد: باب فی الابتکار فی السفر

اشنانی - حسین بن عمرو بن ابواحوص - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے اس کو امام ابوحنیفہ تک اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(254) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ

عَلَاقَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي مُوسَى

الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: فَنَاءُ أُمَّتِي بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُونَ قِيلَ يَا

رَسُولَ اللَّهِ الطَّعْنُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا الطَّاعُونَ قَالَ

وَأَخْزَأَعَدَانِكُمْ مِنَ الْجَنِّ وَفِي كُلِّ شَهَادَةٍ

امام ابوحنیفہ نے - زیاد بن علاقہ - یزید بن حارث

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت

اشعری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہے:

”میری امت طعن (زخمی ہونے) اور طاعون کے

فنا ہو گئی، عرض کی گئی: یا رسول اللہ! طعن (زخمی ہونے) کا تو

پتہ ہے، یہ طاعون کیا چیز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارے دشمن جنات کی مار (یا ضرب) ہے اور دونوں میں

ہر صورت میں (مرنے والے) کو شہادت نصیب ہوتی ہے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

وفی کل شہداء ”دونوں صورتوں میں (مرنے والے) شہید ہونگے“

ابو محمد کہتے ہیں: امام محمد بن حسن کی روایت میں (ایک راوی کا نام) ”یزید بن حارث“ کی جگہ ”عبداللہ بن حارث“ ہے، ایک جماعت نے (راوی کا یہ نام نقل کرنے میں) امام محمد کی متابعت کی ہے۔

ان میں سے ایک حمزہ ہیں - محمد بن احمد بن محمد نے یہ روایت فاطمہ بنت محمد - انہوں نے اپنے والد سے نقل کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے وہ بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔

ان میں سے ایک حسن بن فرات ہیں - احمد بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن حسن نے یہ روایت - زیاد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک امام ابو یوسف اور اسد بن عمرو ہیں - احمد بن محمد نے یہ روایت - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔

کی ہے۔

ان میں سے ایک مقلی ہیں۔ صالح بن محمد اسدی نے یہ روایت۔ علی بن حسن داربجردی۔ مقلی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک ایوب بن ہانی (اور) حسن بن زیاد ہیں۔ احمد بن محمد نے یہ روایت۔ منذر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ ایوب (بن ہانی) حسن (بن زیاد) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک سعید بن ابوجہم ہیں۔ احمد نے یہ روایت۔ منذر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ انہوں نے اپنے چچا سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک سابق بربری ہیں۔ احمد بن محمد نے یہ روایت۔ جعفر بن موسیٰ۔ بوفروہ۔ سابق (بربری) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک یونس بن بکیر ہیں۔ احمد بن محمد نے یہ روایت۔ منذر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد (محمد)۔ یونس بن بکیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

ان میں سے ایک محمد بن مسروق ہیں۔ احمد بن محمد نے یہ روایت۔ محمد بن عبد اللہ مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے اپنے دادا کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ہمیں اس کی خبر دی ہے۔

ابو محمد بخاری بیان کرتے ہیں: زیاد بن علاقہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رحمہ اللہ کے درمیان موجود اس ”راوی“ کے نام کے بارے میں پہلے لوگ بھی اضطراب کا شکار رہے ہیں:

عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں: یہ روایت سفیان ثوری۔ زیاد بن علاقہ۔ ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رحمہ اللہ سے منقول ہے۔

یعنی بن عبید کہتے ہیں: یہ سفیان ثوری۔ زیاد بن علاقہ۔ ان کی قوم کے ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رحمہ اللہ سے منقول ہے۔

اسماعیل بن زکریا کہتے ہیں: یہ روایت سفیان ثوری۔ زیاد بن علاقہ۔ یزید بن حارث کے حوالے سے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رحمہ اللہ سے منقول ہے۔

زائدہ بن قدامہ اور شبان بن عبد الرحمن کہتے ہیں: یہ روایت سفیان ثوری۔ زیاد بن علاقہ۔ ان کی قوم کے ایک (نامعلوم) افراد کے حوالے سے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رحمہ اللہ سے منقول ہے۔

یحییٰ بن بکیر نے بغداد میں یہ روایت بیان کی: یہ روایت ابو بکر ہشلی۔ زیاد بن علاقہ۔ قطبہ بن مالک کے حوالے سے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رحمہ اللہ سے منقول ہے۔

جبکہ یحییٰ (بن بکیر) نے کوفہ میں جو روایت بیان کی اس کے مطابق: یہ روایت۔ زیاد بن علاقہ۔ اسامہ بن شریک

(اور) قطبہ بن مالک کے حوالے سے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

حجاج ابن ارطابکبہ ہیں: یہ روایت زیاد بن علاقہ۔ کردوس بن عباس کے حوالے سے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ابو یحییٰ حمانی (اور) محمد بن زیاد بن علاقہ نے یہ روایت امام ابو حنیفہ کے حوالے سے۔ زیاد بن علاقہ۔ یزید بن حارث کے حوالے سے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

جبکہ ایک جماعت نے اس روایت کو جیسا کہ نے ذکر کیا ہے امام ابو حنیفہ سے۔ زیاد بن علاقہ۔ عبداللہ بن حارث کے حوالے سے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: تو اس بات کا احتمال موجود ہے: کہ زیاد بن علاقہ نے ان سب افراد سے اس روایت کو سنا ہے انہوں نے ان میں سے کسی ایک کا ذکر کر دیا ہو اور کبھی ان سب کا ذکر کیا ہو باقی اللہ بہتر جانتا ہے یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان میں سے ان حضرات میں سے کسی ایک سے اس روایت کو سنا ہو اور پھر اس روایت کو نقل کرتے ہوئے ”راوی“ کے نام کے بارے میں شبہ لاحق ہو گیا ہو۔

پھر (ابو محمد) بخاری کہتے ہیں: میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ یہ روایت یزید بن حارث کے حوالے سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کیونکہ محمد بن زیاد بن علاقہ نے امام ابو حنیفہ کے حوالے سے زیاد بن علاقہ سے اسی طرح روایت کی ہے اور زیاد کے صاحبزادے (محمد بن زیاد بن علاقہ) دوسروں کی بہ نسبت اپنے والد کی سند سے زیادہ واقفیت رکھتے ہوں گے اللہ بہتر جانتا ہے۔

اسماعیل بن زکریا کے حوالے سے اس کو نقل کرنے میں سفیان ثوری نے امام ابو حنیفہ کا ساتھ دیا ہے جبکہ شداد بن سلیم بھی اس روایت کو زیاد بن علاقہ کے حوالے سے یزید بن حارث سے نقل کیا ہے۔

ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: ہم نے باقی روایات کو چھوڑ کر صرف اس کو جو صحیح قرار دیا ہے اس کی دلیل یہ ہے احمد بن محمد اللہ بن اسماعیل بن ابی حاتم۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ ابو حذیفہ ثعلبی کے حوالے سے نقل کیا ہے: محمد بن زیاد بن علاقہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: امام ابو حنیفہ نے آپ کے حوالے سے طاعون سے متعلق یہ حدیث روایت کی ہے تو ایک شخص نے ان سے (یعنی میرے والد زیاد بن علاقہ سے) دریافت کیا: یزید بن حارث کون ہے؟ یہ مجھے معلوم نہیں ہے انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! یزید بن حارث ہمارے ساتھی تھے وہ فتح قادسیہ میں ہمارے ساتھ شریک تھے ان کا نام ہے انہوں نے اس گھر کی طرف اشارہ کر کے یہ کہا۔

(ابو محمد بخاری کہتے ہیں:) اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے: زیاد بن علاقہ کے پاس جو روایت تھی وہ یزید بن حارث سے منقول تھی اور اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ حفظ اور اتقان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ دوسرے محدثین پر فوقیت رکھتے تھے۔

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - جعفر بن احمد - عمران - ابو کریب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن خسر و بخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علق - قاضی عمر اشثانی کے حوالے سے اور انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(256) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَصَمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ: امام ابو حنیفہ نے - عاصم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابو صالح اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

متن روایت: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (لَا يَشِينُ فِيهَا أَحْقَابًا) ”وہ اس میں کئی ہفت تک رہیں گے“
الْحَقْبُ ثَمَانُونَ سَنَةً مِنْهَا سِتَّةُ أَيَّامٍ عَدَدِ أَيَّامِ الدُّنْيَا (ابو صالح کہتے ہیں:) ایک ”ہفت“ 80 سال کا ہوگا جس میں سے چھ دن دنیا کے تمام ایام جتنے ہوں گے۔

——***

ابو عبد اللہ ابن خسر و نے یہ روایت - احمد بن علی بن محمد - ابوطاہر محمد بن احمد بن ابوصقر - ابو حسین علی بن ربیعہ بن علی - حسن رشیق - ابو عبد اللہ محمد بن حفص بن عبد الملک بن عبد الرحمن طالقانی - صالح بن محمد ترمذی - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے روایت کی ہے۔

(257) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى عَمْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: امام ابو حنیفہ نے - ابو بردہ بن ابو موسیٰ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ان کے والد حضرت ابو موسیٰ عامر بن عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

متن روایت: أُمَّتِي أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ عَذَابُهَا بَائِدِيهَا فِي الدُّنْيَا ”میری امت امت مرحومہ ہے اس کا عذاب دنیا میں اس کے سامنے آجائے گا“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن حازم - عون بن جعفر معلم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - محمد بن ساریہ تمیمی - عون بن جعفر معلم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(256) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (515)

(257) أخرجه ابو يعلى (7277) - واحمد 410/4 - وابوداؤد (4278) في الفتن: باب ما يرعى في القتل - والشمس

(969) - والحاكم في "المستدرک" 444/4 - وقد تقدم

ہے۔

محمد نے اپنی روایت میں القتل والزلازل کے الفاظ زائد نقل کیے ہیں۔

شیخ ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ابو حسین بزاز المعروف بہ "ابن باقر" - ابو بکر محمد بن علی بن محمد بن نصر دیباجی -

یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن بہلول - محمد بن جعفر عسکری کے حوالے سے نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ

نقل کیے ہیں:

كان يوم القيامة اعطى كل رجل منهم يهودياً او نصرانياً فيقال هذا فداء لك من نار

جب قیامت کا دن ہوگا تو ان (مسلمانوں) میں سے ہر ایک کو ایک یہودی یا عیسائی دیا جائے گا اور یہ کہا جائے

تجھ کو جہنم (سے بچاؤ) کے لیے تمہارا فدیہ ہے۔

فصل الثالث في الزهد في الدنيا والتأسي بأخلاق النبي صلى الله عليه وآله وسلم

تیسری فصل: دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے، نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کی پیروی کرنا

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اسود بیان کرتے ہیں:

- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ بْنِ

سَلَمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ:

”ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی

خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم ﷺ اس وقت بیمار تھے

آپ ﷺ نے قحطوانی عباء پہنی ہوئی تھی اور آپ کا پچھونا اونچی

تھا جس میں اذخر (گھاس) بھری ہوئی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

عرض کی یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں قیصر و

کسریٰ تو دیباچہ پر ہوتے ہیں اور آپ اس پر ہیں؟ نبی اکرم ﷺ

نے فرمایا: اے عمر! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ انہیں دنیا ملی

ہے اور ہمیں آخرت ملے گی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ

کو چھوا تو آپ ﷺ کو شدید بخار تھا انہوں نے عرض کی: آپ کو

اس طرح (اتنا شدید) بخار ہوتا ہے حالانکہ آپ ﷺ اللہ کے

رسول ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس امت میں انبیاء کرام کو

سب سے زیادہ شدید آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے پھر درجہ بدرجہ

روایت: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ عِبَاءِ قُطَوَانِيَّةٍ

سَأَلَتْهُ عَنْ صَوْفٍ حَشَرَهَا الْإِذْخِرَ فَقَالَ يَا بَنِي

سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسْرِي وَقَيْصَرُ عَلِيٍّ

وَأَنْتَ عَلَى هَذِهِ فَقَالَ يَا عُمَرُ أَمَا تَرْضَى

تَكُونُ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ مَسَّهُ

فَوْ شَدِيدُ الْحُمَّى فَقَالَ تَحُمُّ هَكَذَا وَأَنْتَ

عَلَيْهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ إِنَّ

عَلَيْهِ الْأُمَّةَ بَلَاءً نَبِيَّهَا ثُمَّ الْخَيْرُ فَالْخَيْرُ

كَانَتْ الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

وَالْأَمَمُ

خرجه الحصكفي في "مسند الامام" (485) - وابو يعلى (164) - ومسلم (1479) في الطلاق: باب في الايلاء واعتزل

مسند احمد 33/1 - والبخاري (89) في العلم: باب التفاوت في العلم

نیک لوگوں کو (زیادہ شدید آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے)۔
پہلے کے انبیاء اور امتوں کا بھی یہی معاملہ تھا۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسمید ع بخاری بابدیزی - مسیب بن اسحاق - عیسیٰ بن موسیٰ - امام ابو یوسف کے حوالے سے
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت سہل بن خلف بن وردان قطان بخاری - اسحاق ابن حمزہ سے بھی نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن زیاد رازی - محمد بن امیہ ان دونوں نے - عیسیٰ بن موسیٰ غنجر - امام ابو یوسف کے حوالے سے
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابو حسین عمر اشنانی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسین بن شاکر - عمر - عیسیٰ بن موسیٰ - امام ابو یوسف کے حوالے سے
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - شیخ ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی حسن بن احمد بن
باقلائی - ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن یوسف بن محمد علاف - قاضی عمر اشنانی - حسین بن شاکر کے حوالے سے مذکورہ سند کے ساتھ
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ کے حوالے سے
روایت کی ہے جس میں روایت کے الفاظ مسہ فاذا هو شدید الحمی سے روایت کے آخر تک کے الفاظ ہیں۔

(259) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَسْوَدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ:

متن روایت: مَا شَبَعْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ حُبِّ مُتَّابِعًا
حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ وَمَا زَالَتْ الدُّنْيَا عَلَيْنَا كِدْرَةً عَسِرَةً حَتَّى
فَارَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَارَقَ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا صُبَّتْ
عَلَيْنَا

”حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رخصت ہو جانے تک
نے کبھی بھی مسلسل تین دن تک سیر ہو کر روٹی نہیں کھائی“ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رخصت ہو جانے تک دنیا ہمارے
گدلی اور تنگی والی رہی، لیکن جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیائے
رخصت ہو گئے تو دنیا گویا ہم پر انڈیل دی گئی۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن ابوصالح - احمد بن یعقوب بن مروان - شقیق - ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن نصر ہروی - ابو علی حسن - ابوحسن بن علی صالحی - ابو مطیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

ما شبع آل محمد ثلاثة ايام من خبز البر

”حضرت محمد ﷺ کے گھر والوں نے کبھی مسلسل تین دن سیر ہو کر روٹی نہیں کھائی“

حافظ محمد ابن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے غنبار کی ”تاریخ بخارا“ میں یہ روایت پائی ہے۔ ابو محمد ہبل بن عثمان بن سعید نے اس کو - طاہر بن محمد بن حمویہ - عبد اللہ بن محمد قزوینی رازی - عمرو بن محمد عبقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلامی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد - انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

261 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
ابراہیم بن علقمہ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ
عَنْهُ: امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت تشریف لاتے تھے تو (اندھیرے میں بھی) اپنی خوشبو کی وجہ سے پہچان لئے جاتے تھے۔“

سند روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ كَانَ يُعْرَفُ بِاللَّيْلِ إِذَا أَقْبَلَ إِلَى الْمَسْجِدِ
بِريح الطَّيِّبِ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوبکر عبد اللہ بن محمد قاضی حبال رازی - یعقوب بن یوسف بن دینار - عبید بن آدم بن عیسیٰ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - اسماعیل بن ابراہیم جو بیت المقدس کے قاضی ہیں - ابراہیم بن طہمان خراسانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

262 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي
امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن ابورباح کے حوالے سے یہ

263 - أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (359) - وأخرجه البيهقي في "دلائل النبوة" 256/1 - وأحمد 161/4 - والبخاري في تاريخ الكبير 317 من حديث جابر بن عبد الله

264 - أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (430) - وأخرجه البيهقي في "شعب اليمان" (2659) - والحافظ ابن حجر في طب العاليه (2197) من عبد الله بن عمر رضي الله عنهما

رَبَّاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَلَنْسُوءَةٌ شَامِيَّةٌ بَيْضَاءُ

روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سفید شامی ٹوپی تھی“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - قبصہ بن فضل - زکریا بن یحییٰ بن حارث - محمد بن ایوب - ابواسامہ عبد اللہ بن محمد حلبی - شحک بن مخلد - ابوقنادہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(262) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - عاصم بن کلب کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مجھے یہ حدیث بیان کی:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: خَرَجْتُ مَعَ أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلَامٌ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَانَةٌ تَدْعُوكَ فَمَضَى

”میں اپنے والد کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں ان دنوں لڑکا تھا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! فلاں خاتون آپ کو مدعو ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے“

——***

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - احمد بن محمد برقی قاضی - ابوسلمہ موسیٰ بن اسماعیل - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ محمد بن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن محمد علاف - قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

(263) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعَا وَاحِدٍ

”کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - نجیح بن ابراہیم قرشی - محمد بن اسحاق بلخی - شداد بن حکیم - زفر کے حوالے سے روایت کی ہے۔

(264) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ دَاوُدُ عَنِّي مَنْ عَلِمَ وَعَمِلَ أَوْرَثَهُ اللَّهُ عِلْمَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي دَاوُدُ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ ابْنِ حَمْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: داؤد طائی فرماتے ہیں: ”جو شخص علم حاصل کر کے عمل کر لے اللہ تعالیٰ اس کو اس چیز کا بھی علم عطا فرمادیتا ہے جو اس کو معلوم نہیں ہوتی۔“

پھر انہوں نے بتایا: داؤد نے - عمر بن ابوزائدہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”سب سے بڑا عقلمند وہ ہو جو دنیا کو سب سے زیادہ ترک کر دے“

حسن روایت: أَعْقَلَ النَّاسِ أَتْرَكُهُمُ لِلدُّنْيَا

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن عقدہ - عبداللہ بن احمد بن بہلول - اسماعیل بن حماد - محمد بن سلیمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(265) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْهَبٍ الْقُرَشِيِّ:

امام ابو حنیفہ نے - عبداللہ بن مہرب قرشی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حسن روایت: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَتَتْ بِمَشَاقِقَةٍ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا بِلَحْنَاءِ

”نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ایک شیشی میں نبی اکرم ﷺ کے کچھ بال لے کر آئیں، ان پر مہندی لگی ہوئی تھی“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن مخلد - حسین بن علویہ عطار - اسماعیل بن عیاش (اور) اسماعیل بن عیسیٰ - زبیر بن زرقان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ روایت حماد بن ابو حنیفہ - قاسم بن معن - سابق - حسن بن زیاد - ابو یوسف - یونس - محمد بن حسن - اسد بن

(266) - الخرج احمد 71/6 فی الزهد: 200 عن عائشة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ”الدنيا دار من لا دار له“

(265) أخرجه احمد 296/6 - وابن سعد في ”الطبقات“ 437/1 - والبخاری (5896) - والطبرانی في ”الكبير“ - والبيهقی في

علام النبوة 235/1

عمر۔ اور محمد بن عبد اللہ مسروقی نے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خیرون۔ ابو علی بن شاذان۔ قاضی ابوشامہ بن اشکاب۔ ابراہیم بن محمد بن علی۔ ادریس بن ابراہیم۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(266)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: أَوَّلُ مَنْ ضَرَبَ الدَّنَانِيرَ تَبَعَهُ وَهُوَ أَسَعْدُ الْأَكْبَرِ وَأَوَّلُ مَنْ ضَرَبَ الدَّرَاهِمَ تَبَعَهُ الْأَصْغَرُ وَأَوَّلُ مَنْ ضَرَبَ الْفُلُوسَ وَادَّارَهَا عَلَى النَّاسِ نَمْرُودُ بْنُ كِنْعَانَ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد فرماتے ہیں:

”سب سے پہلے ”تبع“ نے دینار بنوائے تھے وہ اس کے اکبر ہے سب سے پہلے ”تبع اصغر“ نے درہم بنوائے تھے اور سب سے پہلے (دوسری دھاتوں کے) سکے نمرود بن کنعان نے بنوا کر انہیں لوگوں کے درمیان رائج کیا تھا۔“

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن علی بن محمد خطیب۔ محمد بن احمد خطیب۔ علی ابن ربیعہ۔ حسن بن رشیق۔ محمد بن محمد بن جعفر۔ صالح بن محمد۔ حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(267)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے۔ علقمہ بن مرثد۔ ابن بریدہ۔ ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

مَرثِدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ):

متن روایت: أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ فَأُذِنَ لَهُ فَاِنْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى قَرِيبٍ مِنَ الْقَبْرِ فَمَكَتِ الْمُسْلِمُونَ وَمَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْقَبْرِ فَمَكَتِ طَوِيلًا ثُمَّ اسْتَدْبَرَهُ حَتَّى ظَنَّنَا أَنَّهُ لَا يَسْكُتُ فَأَقْبَلَ وَهُوَ يَبْكِي فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مَا أَبْكَاكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّي فَأُذِنَ لِي فَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي الشَّفَاعَةِ فَأَبَى فَبَكَيْتُ رَحْمَةً لَهَا وَبَكَى الْمُسْلِمُونَ رَحْمَةً لَهَا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والد کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت مانگی تو آپ کو اجازت مل گئی آپ (اپنی والدہ کی قبر پر) تشریف لے گئے آپ کے ساتھ کچھ مسلمان بھی گئے یہاں تک کہ قبر کے قریب پہنچ کر مسلمان ٹھہر گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لے گئے آپ رحمۃ اللہ علیہ خاصی دیر وہاں ٹھہرے رہے پھر آپ کی گریہ وزاری شدید ہو گئی یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش نہیں ہونگے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم روتے ہوئے (واپس) تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ کیوں

(267) اخروجه ابن حبان (981)۔ وابن ماجه (1571) في الجنائز: باب ماجاء في زيارة القبور۔ والبيهقي في "السنن" 76/4۔

ابی شيبة 343/3۔ ومسلم (976) (108)۔

رہے ہیں؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت مانگی تو اس نے مجھے اجازت دیدی میں نے اس سے شفاعت کی اجازت مانگی تو وہ اس نے نہیں دی تو میں ان (یعنی اپنی والدہ) کے لیے رحمت کی وجہ سے روپڑا (راوی کہتے ہیں:) تو ان کے لیے رحمت کی وجہ سے (نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جانے والے) مسلمان بھی رونے لگے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت -عبد الصمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشران دونوں نے -مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو علی عبد اللہ بن محمد بن علی بن یحییٰ بن موسیٰ -عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن قدامہ -حسن بن حماد -حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ ابو عبد اللہ محمد بن خسر و یحییٰ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں -ابو غنائم محمد بن احمد بن محمد بن ابو عثمان -ابو حسن بن زرقویہ -ابو ہبل بن زیاد -محمد بن عثمان بن محمد -انہوں نے اپنے چچا قاسم -ابو معاویہ ضریر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے مختصر طور پر روایت کی ہے (جس کے الفاظ درج ذیل ہیں):

انه زار قبر امه ثم قال استاذنت ربي في زيارتها فاذن لي واستاذنته في الاستغفار لها فلم ياذن لي نبی اکرم ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے ان کی زیارت کی زیارت مانگی تو اس نے مجھے اجازت دیدی پھر میں نے اس سے ان کے لیے استغفار کی اجازت مانگی تو وہ اس نے مجھے نہیں دی۔ انہوں نے یہ روایت مکمل طور پر طویل روایت کے طور پر -ابو القاسم بن احمد بن عمر -عبد اللہ بن حسن خلال -ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن یوسف -عمر بن حسن بن علی بن مالک -اسماعیل بن محمد بن ابو کثیر -مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(268) -سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

(268) أخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (459) -وابن السني في "عمل اليوم والليلة": 74 'باب ما يقول للرجل اذا

20/9 -واورده الهيثمي في "مجمع الزوائد"

دینار عن ابن عمر:

متن روایت: أَنَّ رَجُلًا نَادَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لَهُ لَبَّيْكَ ثُمَّ نَادَاهُ فَقَالَ لَهُ لَبَّيْكَ ثُمَّ نَادَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ لَبَّيْكَ قَدْ جِئْتُكَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ

روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے بلند آواز میں نبی اکرم ﷺ کو بلایا: اکرم ﷺ اس وقت گھر میں موجود تھے تو آپ نے اس کو جواب دیا: میں یہاں ہوں اس نے پھر آپ کو پکارا تو آپ نے فرمایا: میں یہاں ہوں اس نے تیسری مرتبہ آپ کو پکارا تو آپ نے فرمایا: میں یہاں ہوں میں تمہارے پاس آتا ہوں پھر آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لے آئے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید کی تحریر کے حوالے سے - موسیٰ بن بہلول - محمد بن مروان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(269) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ الزُّهْرِيِّ) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَتْنُ رَوَايَةٍ: إِنَّمَا النَّاسُ كَابِلٌ مِائَةٍ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً

امام ابوحنیفہ نے - (ابن شہاب) زہری - سالم بن عبد اللہ بن عمر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ”لوگ ایسے 100 اونٹوں کی طرح ہیں جن میں سے تمہیں سواری کے لیے کوئی بھی نہیں ملے گا“

——***

ابوعبداللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب ابن عبد القادر بن یوسف - ابو محمد فارسی - ابو عباس محمد بن نصر بن احمد بن محمد بن مکرم شاہد - ابوبکر یزوب بن ابراہیم بن عیسیٰ بزار - علی بن مسلم - وہیب بن جریر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - نعمان بن ثابت یعنی امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْفَضَائِلِ

چوتھی فصل: فضائل کے بارے میں ہے

(270) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

(269) اخبرجه الطحاوی فی ”شرح مشکل الآثار“ 201/2 - وابن حبان (5797) - واحمد 122/2 - والبخاری (6498) - والطبرانی

فی ”الکبیر“ (13105) - وابن ماجہ (3990) فی الفتن: باب من ترجی له السلامة من الفتن

(270) اخبرجه الحصکفی فی ”مسند الامام“ (381) - واحمد 138/6 - والطبرانی فی ”الکبیر“ من طریق ابی حنیفہ - وادنی

المتقی الہندی فی ”الکنز“ - وابن کثیر فی ”البدایہ“ 92/8

یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

”اب میرے لیے موت آسان ہوگئی ہے کیونکہ میں نے تمہیں جنت میں اپنی بیوی دیکھ لیا ہے۔“

ہیثم عن الأسود عن عائشة رضي الله عنها
قلت قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم:
”روایت: انی لیہون الموت انی رأيتك
حي في الجنة“

——***

محمد بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن منذر بن بکر ثقی - سرج بن یونس - صالح بن محمد - ابوربيع سلیمان بن اود - عباس بن عزیر قطان - اسحاق ابن اسرائیل (اور) ابو خثیمہ زبیر بن حرب (اور) محمد بن مہاجر - محمد بن عبد اللہ بن اسحاق (اور) یحییٰ بن محمد بن صاعد ان دونوں نے - حسین بن حسن (اور) محمد بن منذر بن سعید ہروی - سعد بن محمد ہروی - علی بن معبد - محمد بن محمد کوفی - محمد بن داؤد بن سلیمان رازی - سعید بن عنبر (اور) احمد بن محمد - حارث بن محمد بن یحییٰ بن ایوب (اور) صالح بن احمد بن ابومقاتل بن ہشام قصیر کے حوالے سے ان سب نے - ابو معاویہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن صالح - نمر بن یحییٰ - اسامہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حمدان بن ذی نون - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے اس کی سند میں (ابراہیم) (نخعی) سے آگے کسی راوی کا ذکر نہیں کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - سری بن یحییٰ (اور) احمد بن عبد الرحیم ان دونوں نے - ابو نعیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

هون على الموت لاني رايت عائشة في الجنة

میرے لیے موت آسان ہوگئی ہے کیونکہ میں نے عائشہ کو جنت میں دیکھ لیا ہے۔

حافظ ظلمہ بن محمد بقاء نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - محمد بن ہشام قصیر - ابو معاویہ محمد بن خازم ضریر کوفی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

عبد اللہ بن خسر و ثعلبی نے یہ روایت - شیخ احمد بن عبد الجبار صیرفی - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم ثلاج - ابو عباس بن عقدہ - محمد بن سلیمان رازی - سعید بن عنبر رازی خراز - ابو معاویہ ضریر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مذکورہ سند کے ساتھ - ابن عقدہ - سری بن یحییٰ - ابو نعیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت شیخ ابو غنائم محمد بن علی بن حسن بن ابوعثمان - محمد بن احمد بن زرقویہ - ابوسلیمان احمد بن محمد بن زیاد رازی - اسحاق - عبد اللہ بن عمر جعفی - ابو معاویہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوسعید احمد بن عبد الجبار - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن ثلاج - ابو عباس بن عقدہ - محمود بن داؤد بن

سلیمان رازی - سعد بن عنبسہ - ابو معاویہ ضریر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد ابوطاہر عبد الباقی بن محمد بن عبد اللہ - محمد بن طاہر - ابوطیب بن عفان - یحییٰ بن صاعد - حسین بن حسن مروزی - ابو معاویہ ضریر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں ایک اور مقام پر - ابو منصور عبد الحسن بن عبد اللہ - حسین بن جعفر سلمانی - ابو عبد اللہ بن عبد اللہ بن محمد - محمد بن ہارون - محمد بن ہشام مروزی - ابو معاویہ ضریر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(271) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - یثیم کے حوالے سے یہ روایت کی ہے۔ عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”چھ صحابہ کرام فقہی مسائل کے بارے میں گفت و گو کرتے تھے ان میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت اشعری ایک طرف تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (ایک طرف تھے۔)

متن روایت: كَانَ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَتَذَكَّرُونَ الْفَقْهَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَأَبُو مُوسَى عَلَى حِدَةٍ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَزَيْدٌ وَابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے

(272) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بیہوشی طاری ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز دے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر ایک نرم دل ہیں وہ آپ کی جگہ کھڑے ہونے کو ناپسند کریں گے۔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میں تمہیں کہہ رہا ہوں وہ کرو!“

متن روایت: لَمَّا أُغْمِيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ حَصِرٌ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ مَقَامَكَ فَقَالَ افْعَلُوا مَا أَمَرُكُمْ بِهِ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورئح - احمد بن عبید اللہ بن ادريس بن صباح ضعی - خالد بن یحییٰ مقرئ - ابو یوسف

(271) اخبرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (876) في الادب: باب فضائل الصحابة

(272) اخبرجه البخاري (713) - ومسلم (418) .

کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

بخاری نے بھی یہ روایت اس سند کے ساتھ نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

یا صویحبات یوسف ”اے حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ والی خواتین (کی طرح کی خواتین)“

امام ابو حنیفہ نے۔ امام ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب رضوان اللہ علیہم اجمعین (یعنی امام باقر علیہ السلام) کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے فرمایا: اے عراق سے تعلق رکھنے والے شخص تم ہمارے پاس نہ بیٹھو کیونکہ تم لوگوں کو ہمارے پاس بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے امام ابو حنیفہ کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال کے وقت موجود تھے؟ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! انہوں نے ہی تو یہ کہا تھا: لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو میرے نزدیک اس چادر میں ڈھانپے ہوئے شخص سے اس حوالے سے زیادہ محبوب ہو کہ میں اس جیسے نامہ اعمال کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوؤں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک صاحبزادی کی شادی بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کی تھی اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں اس کا اہل نہ سمجھتے تو اس صاحبزادی کی شادی ان کے ساتھ نہ کرتے حالانکہ وہ صاحبزادی اس وقت دنیا کی معزز ترین خاتون تھیں جن کے نانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے ان کے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے جو اسلام میں بلند مرتبہ اور حیثیت کے مالک تھے ان صاحبزادی کی والدہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہیں ان صاحبزادی کے بھائی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ تھے جو نو جوانانِ جنت کے سردار ہیں ان صاحبزادی

(277) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ

حَمْدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ قَالَ:

رَوَيْتُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ: أَتَيْتُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقَعَدْتُ إِلَيْهِ

فَلَا تَقْعُدُ إِلَيْنَا يَا أَخَا الْعِرَاقِ فَإِنَّكُمْ قَدْ نَهَيْتُمْ

عَنِ الْقُعُودِ إِلَيْنَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ هَلْ

مَرَّ عَلَى مَوْتِ عُمَرَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْلَيْسَ

بِخَيْرٍ مِمَّا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ

حَقِيقَتِهِ مِنْ هَذَا الْمَسْجِدِ ثُمَّ زَوْجَهُ بِنْتَهُ لَوْلَا أَنَّهُ

مَوْلَا مَا كَانَ يَزُوجُهَا إِيَّاهُ وَكَانَتْ أَشْرَفُ نِسَاءِ

عَالَمِينَ جَدُّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَأَبُوهَا عَلِيُّ ذُو الشَّرَفِ الْمُنِيفِ وَالْمُنْقَبَةِ

بِالْإِسْلَامِ وَأُمُّهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَخُوهَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا

كُلِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَجَدَّتُهَا خَدِيجَةُ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ

فَلَسْتُ بِأَنَّكَ لَا تَتَبَرَّأُ مِنْهُمَا وَعِنْدَنَا مَنْ يَتَبَرَّأُ مِنْهُمَا

لَمْ تَكُتَبْ إِلَيْهِمْ كِتَابًا فَقَالَ أَنْتَ أَقْرَبُ إِلَيَّ مِنْهُمْ

فَلَمْ تَجْلِسْ إِلَيَّ فَلَمْ تُطْعِنِي فَكَيْفَ

تُطْعِنِي

خرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (515) - وعبد الرزاق (12057) في الطلاق: باب عدة المتوفى عنها

زوجها - وابن أبي شيبة 188/5 في الطلاق: باب من رخص للمتوفى عنها زوجها أن تخرج - وسعيد بن منصور (1350) - والبيهقي

کی تانی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

امام ابو حنیفہ کہتے ہیں: میں نے اُن سے کہا: آپ دو دنوں (یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ) سے عداوت کا اظہار نہیں کرتے ہیں حالانکہ ہمارے ہاں (عراق میں) لوگ ہیں جو ان دونوں سے برائت کا اظہار کرتے ہیں اگر آپ انہیں کوئی تحریر لکھ دیں (تو مناسب ہوگا) امام باقر علیہ السلام فرمایا: تم ان لوگوں کی بہ نسبت میرے زیادہ قریب ہوؤ۔ تمہیں یہ ہدایت کی کہ تم میرے پاس نہ بیٹھو لیکن تم نے میری بات نہیں مانی، تو وہ لوگ میری بات کیسے مانیں گے؟“

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو بکر احمد بن محمد بن حسن بن موسیٰ۔ ہارون اشنانی۔ یحییٰ بن نصر بن حجاج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت۔ ابو حسین محمد بن احمد بن محمد بن حسن بن ابو حسن علی بن عمر بن محمد۔ ابن قاسم بن ہاشم۔ اصرم بن حوشب۔ عبد الرحمن بن عبد ربہ یثکرمی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے مختصر طور پر نقل کیا ہے۔

(274)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادًا يَقُولُ: امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: میں نے حماد کو یہ فرمایا ہوئے سنا ہے:

”میں ابراہیم نخعی کو دیکھا کرتا تھا جس نے بھی سیرت کو دیکھا، تو ان کی سیرت بالکل علقمہ کی سیرت کی مانند تھی۔ فرماتے ہیں: جس نے علقمہ کی سیرت کو دیکھا تو ان کی سیرت بالکل حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی سیرت کی مانند تھی۔ شخص نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی سیرت کو دیکھا وہ یہ فرمایا گا: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی سیرت بالکل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی مانند تھی۔“

متن روایت: كُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَى إِبْرَاهِيمَ فُكُلُ مَنْ رَأَى هَدْيَهُ فَكَانَ هَدْيُهُ هَدْيَ عَلْقَمَةَ وَيَقُولُ مَنْ رَأَى هَدْيَ عَلْقَمَةَ فَكَانَ هَدْيُهُ هَدْيَ عَبْدِ اللَّهِ وَيَقُولُ مَنْ رَأَى هَدْيَ عَبْدِ اللَّهِ فَكَانَ هَدْيُهُ هَدْيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(274) أخرجه الحصبكفي في "مسند الامام" (388) - وابن حبان (7063) - وابن سعد في "الطبقات" 154/3 - والطبري (426) - واحمد 395/5 - والبخاري (3762) في فضائل الصحابة: باب مناقب عبد الله بن مسعود - والنسائي في "فضائل الصحابة" (161)

بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبد اللہ بن احمد بن بہلول سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میرے دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے: (یہ روایت) حسن بن ثابت نے امام زفر سے بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ کو سنا: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حماد کو سنا۔

مسند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
عَنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ :
امام ابو حنیفہ نے - امام ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی
بن ابوطالب رضی اللہ عنہ (یعنی امام باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا
ہے:

یہ روایت: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ لَمَّا رَأَى
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَحَدٌ مِنْ
أَحِبِّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِصَحِيفَتِهِ مِنْ هَذَا
مَسْجِدِي
”حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جنازہ دیکھا
تو یہ فرمایا: لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو میرے نزدیک اس
چادر میں ڈھانپے ہوئے شخص سے اس حوالے سے زیادہ محبوب
ہو کہ میں اس جیسے نامہ اعمال کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں حاضر
ہوؤں“

——***

بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن علی بن عفان - حماد بن عمار سے امام
ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

بخاری نے یہ روایت ابو عبد اللہ بن مخلد - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے تاہم
اس نے الفاظ مختلف نقل کیے ہیں (جو درج ذیل ہیں):

عَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ دَخَلَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلِيُّ ابْنِي حَفْصٍ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ أَكَدَ مِنْ بَعْدِهِ وَاتَّعَبَ مِنْ تَلَاةِ اللَّهِ
مَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ تَعَالَى بِصَحِيفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمَسْجِدِ
فَخَرَجَ وَدُمُوعُهُ تَتَحَادَرُ

امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب حضرت عمر بن خطاب (کی میت) کے پاس تشریف لائے۔ انہیں اس وقت ڈھانپ
تو حضرت علی نے کہا: اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی رضا مندی حضرت ابو حفص (یعنی حضرت عمر) پر نازل ہو۔ انہوں نے
میں نے ان کو پابند کر دیا ہے اور پیچھے آنے والوں کو مشکل کا شکار کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی بھی مجھے ان سے زیادہ
سے محبوب نہیں ہے کہ میں اس شخص جیسا نامہ اعمال لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ پھر وہ باہر نکلے تو ان کی
سے آنسو جاری تھے۔

ابو عبد اللہ بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خیرون۔ ابو علی بن شاذان۔ قاضی ابو نصر بن حسن۔ عبد اللہ بن طاہر قزوینی۔ اسماعیل بن توہ قزوینی۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابو حسن علی بن حسین بن ایوب۔ قاضی ابو العلاء محمد بن علی بن احمد۔ ابو بکر احمد بن جعفر بن حمد۔ ابو علی بشر بن موسیٰ بن صالح اسدی۔ ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابو طالب بن یوسف۔ ابو محمد فارسی۔ ابو عباس محمد بن نصر بن احمد بن محمد بن مکرم۔ عبد الرحمن بن ہارون۔ بشر بن موسیٰ۔ مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ (276)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هَذَا الْحَبْرُ فِيكُمْ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب تک یہ عالم تمہارے درمیان موجود ہیں تم لوگ مجھ سے (کچھ مسئلہ کے بارے میں) دریافت نہ کرو!

ان کی مراد حضرت عبد اللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

——***

قاضی عمر اشثانی نے یہ روایت۔ محمد بن سلیمان بن حارث واسطی۔ عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(277)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

متن روایت: أُعْطِيتُ سَبْعًا لَمْ يُعْطَهَا أَحَدٌ مِنْ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيْهِ نَفْسًا وَأَبَا وَتَزَوَّجَنِي بِكُرًّا وَلَمْ يَتَزَوَّجْ بِكُرًّا غَيْرِي وَكَانَ لِي يَوْمَانِ وَلَيْلَتَانِ

امام ابو حنیفہ نے۔ سلیمان بن ابوسلیمان۔ عامر شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ صدیقہ رحمۃ اللہ علیہا بیان کرتی ہیں:

مجھے سات خصوصیات عطا کی گئی ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کسی خاتون کو عطا نہیں کی گئی تھیں۔ اور میرے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب۔ اور میرے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف میرے ساتھ میرے کنوارے۔ (276) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 392/4۔ واحمد 464/1۔ والطیالسی (375)۔ وسعيد بن منصور فی (28)۔ والبخاری (6736)۔ والطبرانی فی ”الکبیر“ (9871)۔ والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 229/6۔ (277) اخرجہ الحسکفی فی ”مسند الامام“ (382)۔ وابن حبان (7116) مختصراً۔ وابن سعد فی ”الطبقات“ 51/8۔ فی ”الکبیر“ 23 (75) من طریق ابی حنیفہ۔ والحاکم فی ”المسدرک“ 10/4۔ وابو یعلی (4626)۔

عالم میں شادی کی تھی آپ ﷺ نے میرے علاوہ اور کسی کنواری خاتون کے ساتھ شادی نہیں کی، نبی اکرم ﷺ میرے ساتھ دو دن اور دو راتیں ٹھہرتے تھے اور دیگر تمام ازواج کے ساتھ ایک دن ٹھہرتے تھے میرے بے گناہ ہونے کا حکم آسمان سے نازل ہوا تھا، قریب تھا کہ میرے حوالے سے کچھ لوگ ہلاکت کا شکار ہو جاتے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا وصال میرے گھر میں، میری باری کے مخصوص دن میں میرے سینے اور گردن کے درمیان (میرے ساتھ لگ کر) ہوا۔

يَوْمَ وَلِيْلَةٍ وَأُنْزِلَ عُذْرِي مِنَ السَّمَاءِ وَكَادَ يَشْفِي فَنَامَ مِنَ النَّاسِ قَالَتْ وَقَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي سَحَرِي وَنَحْرِي

——***

یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - فضل بن عباس بن سعد - یحییٰ بن غیلان راسی - عبد اللہ بن حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - یحییٰ بن سعید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”خدیجہ کو جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دی گئی، جس میں کوئی شور اور پریشانی نہیں ہوگی“

بَشَّرْتُ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ لَا شَوْرَ فِيهَا وَلَا نَصَبَ

——***

یہ روایت - محمد بن بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن بکر بلخی - سرج بن یونس - عبیدہ بن حمید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے

امام ابو حنیفہ نے - یحییٰ بن سعید حضرمی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم ﷺ کو چالیس برس کی عمر میں مبعوث کیا گیا، آپ ﷺ دس برس مکہ میں مقیم رہے اور دس برس مدینہ میں مقیم رہے جب آپ کا وصال ہوا، اس وقت آپ ﷺ کے سر

- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَلِيَّ رَأْسِ أَرْبَعِينَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرًا وَعَشْرًا وَمَاتَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَمَا

سرجہ الحصفی فی ”مسند الامام“ (380) - واخرجه ابن حبان (7004) - وابن ابی شیبہ 133/12 - ومسلم (2433)

355 - وفي ”الفضائل“ (1577) - والطبرانی فی ”الکبیر“ 11/23 من حدیث ابن ابی اوفی؟

سرجہ الحصفی فی ”مسند الامام“ (356) - ومسلم (2348) (114) - وعبد الرزاق (6782) .

فِي رَأْسِهِ عَشْرٌ مِنْ شَعْرَةٍ بَيَاضَاءَ

مبارک میں دس سفید بال بھی نہیں تھے

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی بغدادی - حسن بن سلام - سعید بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(280) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - عاصم بن ابو نجود - زر کے حوالے سے

أَبِي النَّجُودِ عَنْ زُرٍّ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں

مَتْنُ رَوَايَتٍ أَنَّهُ وَجَدَ قُمَّلَةً فِي الْمَسْجِدِ فَذَفَنَهَا

”انہوں نے نماز کے دوران ایک جوؤں پکڑی اور اس

فِي الْحِصْيِ ثُمَّ تَلَا قَوْلَهُ تَعَالَى :

دفن کر دیا پھر انہوں نے یہ (آیت) پڑھی :

﴿أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا﴾

”کیا ہم نے زمین کو زندہ اور مرحوین (دونوں قسم

کے لیے سمیٹ لینے والی (چیز) نہیں بنایا ہے“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(281) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

☆ امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر

مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنتَشِرِ بْنِ الْأَجْدَعِ وَهُوَ أَخُو مَسْرُوقِ

- یہ مسروق بن اجدع کے بھائی ہیں انہوں نے اپنے

بْنِ الْأَجْدَعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن

عَنْهُ قَالَ :

بیان کرتے ہیں :

مَتْنُ رَوَايَتٍ: مَا أَخْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی پاس بیٹھے ہوئے

وَالِهِ وَسَلَّمَ رُكْبَتَهُ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيسٍ لَهُ قَطٌّ وَلَا نَاولَ

سامنے اپنے گھٹنے سے کپڑا نہیں ہٹایا اور نہ ہی کسی شخص

أَحَدًا يَدُهُ قَطٌّ فَتَرَكَهَا حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَدْعُهَا وَمَا

کراس کو چھوڑا یہاں تک کہ دوسرا شخص خود ہی اپنا ہاتھ

جَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ

تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے ساتھ بیٹھتے تو خود پسے

قَطٌّ فَقَامَ حَتَّى يَقُومَ وَمَا وَجَدَتْ شَيْئًا قَطُّ أَطْيَبُ مِنْ

تھے یہاں تک کہ دوسرا شخص خود ہی اٹھ جاتا اور

رِيحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ کوئی خوشبو نہیں

(280) اخرجہ الطبری فی "التفسیر" 237/ - والبیہقی فی "السنن الکبری" 294/2 - وعبد الرزاق (1747) .

(281) اخرجہ الحسکفی فی "مسند الامام" (361) - وابن حبان (6303) - والبخاری (3561) فی المناقب: باب صفة

اللہ علیہ وسلم - ومسلم (2330) (82) فی الفضائل: باب طیب رائحة النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولین مسہ - والبیہقی فی

النبوة " 254/1

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو الفضل مہدی بن اشکاب بخاری (اور) حمدان بن حازم بخاری - عبد اللہ بن ابوشیبہ - عباد بن حماد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو اسامہ زید بن یحییٰ فقیہ بلخی - اسحاق بن اسرائیل - عبدالرزاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن یعقوب بن زیاد - عقبہ بن مکرم عمی - یونس بن بکیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - عبد اللہ بن احمد بن بہلول سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا اسماعیل بن محمد کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) میرے والد اور قاسم بن معن نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد اسدی - ابوشیبہ (اور) ابراہیم بن عبد اللہ ہروی ان دونوں نے - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا صافح احدا لا یترک یدہ الا ان یکون هو الذی یترکہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے ساتھ مصافحہ کرتے تھے تو اس کا ہاتھ نہیں چھوڑتے تھے۔ یہاں تک کہ دوسرا شخص خود ہی اپنا ہاتھ ہٹا دیتا تھا۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - ابراہیم بن عبد اللہ بن ابوشیبہ - حسن عوفی - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسن بن سفیان - ابوبکر بن ابوشیبہ - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے تیسری قسم کے ساتھ روایت کی ہے: (جو درج ذیل ہیں:)

ما جلس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احد فقام حتی یقوم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے ساتھ تشریف فرما ہوتے تھے تو اس وقت تک نہیں اٹھتے تھے جب تک دوسرا شخص نہیں اٹھ جاتا

انہوں نے یہ روایت ان الفاظ میں - احمد بن محمد - ابوشیبہ - حسن عوفی - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن حسن بزاز - احمد بن عبد الرحمن - محمد بن مغیرہ - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن قاسم بجلی - محمد بن عبد اللہ بن صالح - اسماعیل بن ابوزیاد کے حوالے سے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے چوتھی قسم کے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے (جو درج ذیل ہیں):

ما مسست بیدی خزاناً ولا حريراً الا ان من كف رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم کسی ریشم کو نہیں چھوا ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن قاسم - محمد بن عبد اللہ بن صالح - اسماعیل بن ابوزیاد - ابوزیاد کے حوالے سے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے پانچویں قسم کے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے (جو درج ذیل ہیں):

ما قام الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم احد في حاجة فانصرف حتى يكون هو
المنصرف

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی شخص کسی کام کے سلسلے میں حاضر ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے چھوڑ کر نہیں جاتے تھے۔
شخص خود ہی جاتا تھا۔

انہوں نے یہ روایت اسی سند کے ساتھ چھٹی قسم کے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے (جو درج ذیل ہیں):

ما روى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم باديّاً ركبتيه بين يدي جليس له قط
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی ساتھ بیٹھے ہوئے کسی شخص کے سامنے گھٹنے کھول کر بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - ابوشیبہ ابراہیم ابن عبد اللہ بن ابوشیبہ - حسن عوفی - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے پانچویں قسم کے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے (جو درج ذیل ہیں):

ما وجدت ريحاً طيب من ريح رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ کوئی خوشبو نہیں پائی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح ابن احمد - حسن بن عرفہ - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

ما نهض رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن جليس له قط ولا مد يده من مصافح حتى
يكون هو الذي يتركها

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی ساتھ بیٹھے ہوئے کسی شخص کو چھوڑ کر نہیں اٹھ جاتے تھے اور جب بھی کوئی شخص آپ سے مصافحہ کرتا تو آپ اپنا ہاتھ نہیں کھینچتے تھے یہاں تک کہ دوسرا شخص آپ کا ہاتھ چھوڑ دیتا تھا۔

انہوں نے اس کو دوسرے لفظوں میں بھی نقل کیا ہے: (جو درج ذیل ہیں):

ما وجدت ريحاً طيب من ريح رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ کوئی خوشبو نہیں پائی ہے۔

محمد بن محمد بن سعید نے یہ روایت - احمد بن عبد کریم - عقبہ بن مکرم - یونس بن بکر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔
محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز - داؤد بن رشید - عباد بن عوام کے حوالے سے
ابو حنیفہ سے روایت کی ہے جو بالکل پہلی روایت کے الفاظ کی مانند ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - حسن بن قاسم بجلی - محمد بن عبد اللہ بن صالح - اسماعیل بن ابوزیاد کے حوالے سے
ابو حنیفہ سے روایت کی ہے جو چوتھی روایت کے الفاظ کی مانند ہے۔

ما مسنت بیدی خزا ولا حویراً الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میں نے نبی اکرم ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم کوئی ریشم نہیں پایا ہے۔

حاشی ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب محمد بن علی بن فتح معروف بابن عشاری سے
کے طور پر - ابو عبد اللہ بن حسین بن محمد بن سلیمان کاتب - ابو قاسم عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز بغوی - داؤد بن رشید خوارزمی -
عوام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو غنائم محمد بن علی بن حسن - ابو حسن محمد بن احمد بن زرقویہ - احمد بن
محمد بن عثمان بن حمید بن زارع - زکریا بن یحییٰ واسطی - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
بیان کرتے ہیں: محمد بن احمد بن زیاد نے اس کو - محمد بن عثمان بن محمد - محمد بن عقبہ بن مکرم - یونس بن بکر کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر سے انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ
کے ذکر کے ساتھ نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسین صیرفی - ابو حسن فارسی - محمد بن مظفر - احمد بن محمد بن سعد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک اپنی سند
کے ساتھ نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو سعید احمد بن عبد الجبار - ابو قاسم بن علی بن حسن سے اذن کے طور پر - ابن ثلاج - ابن عقدہ - حسن بن
محمد بن عبد اللہ بن صالح - اسماعیل بن ابوزیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
ابن المنتشر عن أبيه عن مسروق:
امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم نخعی بن محمد بن منتشر - انہوں نے
اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

روایت: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
مسروق نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کے
اخلاق کے بارے میں دریافت کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے

خرجه الحصكفي في "مسند الامام" (362) - ومسلم (736) (141) في صلاة المسافرين: باب جامع صلاة الليل -

مسند (1342) في الصلاة: باب في صلاة الليل - وعبد الرزاق (4714) - وابن حبان (2551)

أَمَّا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
﴿إِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾

فرمایا: کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
”بیشک تم عظیم اخلاق کے مالک ہو“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن قاسم - محمد بن عبد اللہ بن صالح - اسماعیل بن ابوزیاد کے
سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن قاسم - محمد بن عبد اللہ بن صالح - اسماعیل بن
ابوزیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے ابو محمد بخاری نے اس کو نقل کیا ہے۔
اشثانی نے یہ روایت - حسن بن قاسم تمار - محمد بن عبد اللہ بن صالح - اسماعیل بن ابوزیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل ابن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد
دوست علاف - قاضی عمر اشثانی سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل فرمایا ہے۔

(283) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ إِذَا حَدَّثَتْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَ حَدَّثَتْنِي الصِّدِّيقَةُ بِنْتُ الصِّدِّيقِ الْمُبَرَّاءَةِ
حَبِيبَةَ حَبِيبِ اللَّهِ تَعَالَى

امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم نخعی بن محمد بن منتشر -
اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
مسروق جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حدیث
کرتے تھے تو یہ کہتے تھے: سیدہ صدیقہ بنت صدیق
مجھے حدیث بیان کی جن کی برائت (کا حکم قرآن میں
ہوا) جو اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب شخصیت ہیں۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن عبد اللہ بن بہل (اور) ابراہیم بن منصور - علی بن خشرم - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - یحییٰ بن اسماعیل حریری - حسین بن اسماعیل - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام
رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو حسن فارسی - محمد بن مظفر - حسین
حسین - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن سعید - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(283) اخبرجه الحصكفي في ”مسند الامام“ (384) - انظر الطبقات لابن سعد 51/8 - 53 - وابا نعيم 44/2 - والاصابة لابن
360/4 - ترجمة (704) - والاستيعاب لابن عبد البر في ترجمة عائشة رضي الله عنها .

امام محمد بن حسن نے اس کو کتاب الآثار میں، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(284) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَزِيدَ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

مَنْ رَوَيْت: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خِفَةً قَاسَتْ أَذْنَهُ إِلَى امْرَأَتِهِ ابْنَةَ خَارِجَةَ وَكَانَتْ فِي حَوَائِطِ الْأَنْصَارِ وَكَانَ ذَلِكَ رَاحَةَ الْمَوْتِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ فَأَذِنَ لَهُ ثُمَّ تَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَاصْبَحَ يَرَى النَّاسَ يَخْرُمُونَ فَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ غُلَامًا يَسْمَعُ ثُمَّ يُخْبِرُهُ فَقَالَ اسْمَعُهُمْ يَقُولُونَ مَاتَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ يَقُولُ وَاقْطَعْ ظَهْرَاهُ فَمَا بَلَغَ أَبُو بَكْرٍ الْمَسْجِدَ حَتَّى ظَنُّوا أَنَّهُ لَا يَبْلُغُ وَارْجَفَ الْمُؤْمِنُونَ فَقَالُوا لَوْ كَانَ مُحَمَّدٌ نَبِيًّا لَمْ يَمُتْ فَقَالَ عُمَرُ لَا أَسْمَعُ رَجُلًا يَقُولُ مَاتَ مُحَمَّدٌ إِلَّا ضَرْبَتُهُ بِالسَّيْفِ فَكَفُّوا لِذَلِكَ فَلَمَّا جَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُسْجَى كَشَفَ الثَّوْبَ ثُمَّ جَعَلَ يَلْثِمُهُ وَيَقُولُ مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذِيقَكَ الْمَوْتَ مَرَّتَيْنِ إِنَّكَ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ رَبَّ مُحَمَّدٍ فَإِنَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ حَيٌّ لَا يَمُوتُ (وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ نَفَلْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبَيْهِ فَلَنْ يَحْزُرَ اللَّهُ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ) قَالَ عُمَرُ

امام ابو حنیفہ نے - یزید بن عبد الرحمن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت میں ہتری محسوس کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی اہلیہ بنت خاریجہ کے ہاں جانے کی اجازت لی وہ خاتون انصار کے ایک محلے میں رہتی تھیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یہ اندازہ نہیں ہوا کہ یہ وصال سے پہلے کی راحت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دیدی، پھر اسی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا، اگلے دن لوگوں میں بے چینی ظاہر ہونا شروع ہوئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام سے کہا: وہ خبر سن کر آئے اور انہیں بتائے، غلام نے آکر بتایا: میں نے ان لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بہت غمگین ہو گئے اور بولے: ہائے کمر ٹوٹ گئی، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ابھی مسجد نہیں پہنچے تھے لوگوں کو یہ اندازہ تھا کہ وہ جلدی نہیں آ پائیں گے، منافقین نے کہنا شروع کر دیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر واقعی نبی ہوتے تو ان کا انتقال نہ ہوتا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: میں نے جس شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا ہے تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا، تو وہ لوگ یہ کہنے سے رک گئے، جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑے کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا تھا، انہوں نے کپڑا ہٹا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا اور بولے: اللہ تعالیٰ آپ کو موت کا ذائقہ دو مرتبہ نہیں چکھائے گا، آپ اس کی بارگاہ میں اس سے زیادہ معزز ہیں، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور بولے: جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو ان کا انتقال ہو گیا ہے اور

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ لَكَانَهَا لَمْ تُقْرَأْ قَبْلَهَا قَطُّ فَقَالَ
النَّاسُ مِثْلَ مَقَالَةِ أَبِي بَكْرٍ مِنْ كَلَامِهِ وَقَرَأَتْهُ قَالَ
وَمَاتَ لَيْلَةَ الْاِثْنَيْنِ فَمَكَتْ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمَيْنِ وَلَيْلَةَ
الثَّلَاثَاءِ وَدُفِنَ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ وَكَانَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ
وَاَوْسُ بْنُ خَوْلٍ يَصُبَّانِ الْمَاءِ وَعَلِيٌّ وَالْفَضْلُ
يَغْسِلَانِهِ

جو شخص حضرت محمد ﷺ کے رب کی عبادت کرتا ہے تو وہ
(رب) زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی (ارشادِ باری
تعالیٰ ہے:)

”محمدؐ صرف رسول ہیں ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے
ہیں اگر ان کا انتقال ہو جاتا ہے یا وہ قتل ہو جاتے ہیں تو کیا تم
ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟ جو شخص ایڑیوں کے بل پھر جائے گا
اللہ تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور غمگین اللہ تعالیٰ شرم
کرنے والوں کو جزاء عطا کرے گا“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! یوں محسوس ہوا جیسے
یہ آیت اس سے پہلے کبھی پڑھی ہی نہیں گئی ہے تو لوگوں نے
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بات اور ان کی تلاوت کی ہوئی آیت
دہرانا شروع کر دیا، نبی اکرم ﷺ کا وصال پیر کی رات
تھا اس رات اس سے اگلے دن اور اگلی رات آپ کا جسم شریف
یوں ہی رہا، منگل کے دن آپ ﷺ کو دفن کر دیا حضرت
اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت اوس بن خول رضی اللہ عنہ پانی انگوٹھ
رہے تھے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ
آپ ﷺ کو غسل دے رہے تھے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - محمد بن امیہ ساوی - سہل بن بشر کندی - بکیر بن نصر (اور)
بن شاذویہ - ابراہیم (اور) عمرو بن محمد بن حسین کے صاحبزادے ہیں - انہوں نے اپنے والد سے (اور) سہل بن خلف بن زید
بخاری (اور) محمد بن رجاء بخاری ان دونوں نے - اسحاق بن حمزہ - ان سب حضرات نے عیسیٰ بن موسیٰ قتی - ابو یوسف حمکی کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن صالح بن سعید بن مرداس ترمذی - صالح بن محمد بن سعید - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زید
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - صالح بن محمد بن سعید ترمذی - صالح بن محمد - حماد بن حنفیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو بکر خیاط - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی محمد بن حسن اشنانی - ابو الفضل جعفر بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

285 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ تَبِيِّ بْنِ مَالِكٍ (و) رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ تَبِيِّ بْنِ مَالِكٍ (و) عُثْمَانَ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَفْرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حسن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً - وَقُبِضَ كَرِيكَرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُبِضَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

امام ابو حنیفہ نے - ہیشم کے حوالے سے - حضرت انس بن مالک (اور) ربیعہ بن عبد الرحمن کے حوالے سے - حضرت انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ (اور) عثمان بن زائدہ - زبیر بن عدی کے حوالے سے - حضرت انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال 63 برس کی عمر میں ہوا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا وصال 63 برس کی عمر میں ہوا، اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو وہ بھی 63 برس کے تھے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - زکریا بن یحییٰ بن حارث نیشاپوری کی تحریر (اور) احمد بن عبد اللہ بن زیاد بغدادی، ان دونوں نے - محمد بن خلیل بصری - ابو عبد اللہ صححر بن عثمان - سفیان ثوری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، یہ ابو محمد بخاری ہیں، انہوں نے یہ روایت - احمد بن عبد اللہ بن زیاد بغدادی - محمد بن خلیل بصری - صححر بن عثمان - سفیان ثوری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو مظفر ہناد بن ابراہیم نسفی - محمد بن احمد بن محمد غنجا حافظ محمد بن حسین ابو عمرو بغدادی - شیب بن عاصم بن محمد ثروانی - ابو عبد اللہ صححر بن عثمان بختانی حداد - سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

218 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَوْنِ بْنِ عَفْرِ (عَنِ الشَّعْبِيِّ: امام ابو حنیفہ نے - عون بن عبد اللہ - شععی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص کی مجھ سے ملاقات ہوئی اس نے مجھ سے کہا:

اعرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (356) - ومسلم (2348) (114) فی الفضائل: باب کم سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يوم قبض - وعبد الرزاق (6782) .

قَالَ لَقِينِي رَجُلٌ فَقَالَ أَقْرَأْنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ آيَةً كَذَا وَأَقْرَأْنِيهَا غَيْرُهُ بِغَيْرِ قِرَاءَةٍ
فَقُلْتُ لَهُ اقْرَأْ كَمَا أَقْرَأَكَ عُمَرُ فَإِنَّهُ كَانَ أَقْرَأَنَا
لِكِتَابِ اللَّهِ وَأَفْقَهُنَا فِي دِينِ اللَّهِ وَأَعْرَفْنَا بِاللَّهِ وَاللَّهُ
لَوْ أَنَّ دَابَّةً أَحَبَّتْ عُمَرَ لَا حَبَبَتْهَا وَتَالَهُ لَقَدْ خِفْتُ
رَبِّي مِنْ مُحَبَّتِي لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فلاں آیت اس طرح پڑھائی تھی جبکہ
فلاں صاحب نے مجھے وہ آیت اس سے کچھ مختلف طریقے سے
پڑھائی ہے تو میں نے اس سے کہا: تم اس کو اسی طرح پڑھو جس
طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی
کتاب کے ہم میں سب سے بڑے عالم تھے اور اللہ کے دین کی
سب سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھنے والے تھے اور اللہ تعالیٰ کی سب
سے زیادہ معرفت رکھنے والے تھے اللہ کی قسم! اگر کوئی جانور
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہو تو میں اس جانور سے بھی محبت
رکھوں گا! اللہ کی قسم! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنی محبت کے
حوالے سے مجھے اللہ تعالیٰ سے ڈر لگتا ہے۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن مخلد - عبد اللہ بن جارود - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(287) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
”آدمی ایک قرات سے دوسری قرات کی طرف منتقل
نہیں ہوگا۔“

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا يَتَحَوَّلُ الرَّجُلُ مِنْ قِرَاءَةٍ إِلَى
قِرَاءَةٍ

——***

امام محمد بن حسن نے اس کو کتاب الآثار میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ پھر انہوں
نے یہ کہا ہے: یعنی حرف ”عبداللہ“ اور حرف ”زید“ وغیرہ

(288) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ كَانَ يُقْرَأُ رَجُلًا أَعْجَمِيًّا إِنَّ
شَجَرَةَ الزَّقُومِ طَعَامُ الْآثِمِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَقُولُ إِنَّ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک عجمی شخص کو یہ آیت
پڑھا رہے تھے: إِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُومِ طَعَامُ الْآثِمِ جبکہ وہ

(287) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (273) فی الجنائز: باب قراءة القرآن

(288) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (274) فی الجنائز: باب قراءة القرآن - وعبد الرزاق (5985) فی فضائل

القرآن: باب تعاهد القرآن ونسيانه - وابو عبيد كما فی ”الاعتقان فی علوم القرآن“ 168/1

سَجَرَةَ الزَّقُّومِ طَعَامُ الْيَتِيمِ فَلَمَّا أَعْيَاهُ قَالَ لَهُ أَمَّا
حَسَنُ أَنْ تَقُولَ طَعَامُ الْفَاجِرِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ
سَعْدٍ أَنَّ الْخَطَأَ فِي الْقُرْآنِ لَيْسَ أَنْ تَقْرَأَ بَعْضَهُ
بِغَيْرِ بَقُولِ الْغَفُورِ الرَّحِيمِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ
لَعَنَ الرَّحِيمُ كَذَلِكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَكِنَّ الْخَطَأَ
فِي آيَةِ الْعَذَابِ آيَةِ الرَّحْمَةِ وَآيَةِ الرَّحْمَةِ آيَةُ
الْعَذَابِ وَأَنْ تَزِيدَ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا لَيْسَ فِيهِ

پڑھ رہا تھا: اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّومِ طَعَامُ الْيَتِيمِ جب اس نے
انہیں تھکا دیا تو انہوں نے فرمایا: کیا تم ٹھیک طرح سے طعام
الفاجر نہیں کہہ سکتے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں: قرآن میں غلطی یہ نہیں ہے کہ تم اس کے ایک حصے کی جگہ
دوسرا پڑھ لو تم الغفور الرحیم اور العزیز الحکیم کو الغفور الحکیم اور
العزیز الرحیم پڑھ لو کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہے بلکہ غلطی یہ ہے کہ
تم عذاب والی آیت کو رحمت والی یا رحمت والی آیت کو عذاب
والی آیت کر کے پڑھو یا اللہ کی کتاب میں اس بات کا اضافہ کر دو
جو اس میں نہیں ہے۔

——***

امام محمد بن حسن نے اس کو کتاب الآثار میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے -پیشم - عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت
نقل کی ہے:

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ
عُمَرَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے
ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو انہوں نے فرمایا: اس وقت میں
غملگین بھی ہوں اور پریشان بھی آپ واپس چلے جائیں تو
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے قاصد سے کہا: میں ان کے
خدمت میں حاضر ہوئے بغیر واپس نہیں جاؤں گا، قاصد واپس آیا
اور اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بارے میں بتایا، تو سیدہ
عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں اجازت دیدی، انہوں نے فرمایا: مجھے غم اور
پریشانی لاحق ہے اور مجھے یہ اندیشہ بھی ہے کہ کہیں مجھ پر قریب
الموت ہونے کی کیفیت طاری نہ ہو جائے (اس لیے میں
اجازت نہیں دے رہی تھی) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے
ان کی خدمت میں عرض کی: آپ یہ خوشخبری قبول کریں اللہ کی

روایت: أَنَّهُ اسْتَاذَنَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا فَارْسَلَتْ إِلَيْهِ أُنًى أَجْدُ غَمًّا وَكَرْبًا فَأَنْصَرَفَ
عَنِ الرَّسُولِ مَا أَنَا بِالَّذِي يَنْصَرِفُ حَتَّى أَدْخَلَ
رَجَعَ الرَّسُولُ فَأَخْبَرَهَا بِذَلِكَ فَادْنَتْ لَهُ فَقَالَتْ
لِي أَجْدُ غَمًّا وَكَرْبًا وَإِنِّي مُشْفِقَةٌ مِمَّا أَخَافُ أَنْ
يَحْتَمِلَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَبْشِرِي فَوَاللَّهِ لَقَدْ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
عَائِشَةَ زَوْجَتِي فِي الْجَنَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ أَنْ
يَجْعَلَ جَمْرَةً مِنْ جُمَرِ جَهَنَّمَ فَقَالَتْ فَرَجَّتْ عَنِّي
عَنْكَ

حرجہ الحصکفی فی "مسند الامام" (385) - وابن حبان (7108) - وابو نعیم فی "الحلیۃ" 45/2 - واحمد

والحاکم فی "المستدرک" 8/4 - 9 - والبخاری (4753)

قسم! میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”عائشہ جنت میں میری بیوی ہوگی“ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نبی اکرم ﷺ کا جو مقام ہے وہ اس بات کا تقاضا نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ کی شادی جہنم کے کسی انکارے کے ساتھ کروادے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تم نے میری پرچہ ختم کی ہے اللہ تعالیٰ تمہاری پریشانیاں ختم کرے“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن قدامہ بن سیار - لیث بن مساور - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔۔۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - عبد اللہ بن محمد بن اسماعیل ابن زیاد - انہوں نے اپنے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - یثیم - امام شعبی - مسروق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے اس کے بعد میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا ہے صرف ایک مرتبہ کا معاملہ تھا ہے میں پہلے نبی اکرم ﷺ کے لیے پالان تیار کیا کرتا تھا یہ مرتبہ طائف سے تعلق رکھنے والا ایک پالان تیار کرنے والے شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا (تو یہ خدمت اسے سونپ گئی) اس نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کون سی قسم کا پسند کرتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: مکی والا پسند کرتے ہیں اس کو ناپسند کرتے تھے جب اس نے نبی اکرم ﷺ کے لیے وہ پالان تیار کیا اور وہ پالان نبی اکرم ﷺ کے پاس گیا: تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ پالان کس نے تیار کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اس پالان تیار کرنے والے شخص

(290) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ (عَنِ) الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَتَنُ رَوَايَتٍ: مَا كَذَبْتُ مُنْذُ أَسْلَمْتُ إِلَّا وَاحِدَةً كُنْتُ أُرْحَلُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِرَحَالٍ مِنَ الطَّائِفِ فَقَالَ أَيُّ الرَّحَالِ أَحَبُّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ فَقُلْتُ الطَّائِفَةُ الْمَكِّيَّةُ وَكَانَ يَكْرَهُهَا فَلَمَّا رَحَلَهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَتَى بِهَا قَالَ مَنْ رَحَلَ لَنَا هَذِهِ الرَّاحِلَةَ قَالُوا رَحَالُكَ الَّذِي أَتَيْتَ بِهِ مِنَ الطَّائِفِ فَقَالَ رُدُّوا الرَّاحِلَةَ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ

(290) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (870) - والحصكفي في "مسند الامام" (377) - وابو يعلى (358)

طريق أبي حنيفة - والطبراني في "الكبير" (10366) من طريق أبي حنيفة أيضاً .

جو جو طائف سے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پالان تیار کرنے کی خدمت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو واپس دیدو!

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - ابوربیع زہرائی - یعقوب بن ابراہیم ابو یوسف کے حوالے سے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت زید بن یحییٰ ابواسامہ فقیہ - اسحاق بن ابواسرائیل - ابو معاویہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - محمد بن ولید بن ابان عقیلی - ابوربیع - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن عقدہ - محمد بن ولید بن ابان عقیلی - ابوربیع - یعقوب بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - معن بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے اس کے بعد صرف ایک مرتبہ غلط بیانی کی ہے پہلے میں نبی اکرم ﷺ کے لیے پالان تیار کیا کرتا تھا پھر ایک پالان تیار کرنے والے شخص کو لایا گیا اس نے مجھ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کون سی قسم کا پالان پسند کرتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: مکی والا حالانکہ نبی اکرم ﷺ اس کو ناپسند کرتے تھے آپ نے دریافت کیا: یہ پالان کس نے تیار کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: آپ کے پالان تیار کرنے والے (نئے شخص) نے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابن ام عبد ہی ہمارے لیے پالان تیار کیا کرے۔

(291) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ

رَحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:

مَنْ رَوَيْتُ: مَا كَذَبْتُ مِنْهُ أَسَلَمْتُ إِلَّا كَذِبَةً

وَحِلَّةً كُنْتُ أُرْجِلُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَالِاهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِرَحَالٍ فَسَأَلَنِي أَيُّ رَحَلٍ أَحَبُّ

لِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

طَائِفَةُ الْمَكِّيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَالِاهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُهَا فَسَأَلَ مَنْ رَحَلٍ لَنَا هَذِهِ فَقَالُوا

حَالِكٌ فَقَالَ آيْنُ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ فَلْيُرَحَلْ لَنَا

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابو مقاتل - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حاتم بن محمد ترندی - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ اس کے آخر میں یہ کہا ہے:

فاعیدت الی راحلة ”تو پالان تیار کرنے کی خدمت واپس ان کے پاس آگئی“

انہوں نے یہ روایت بدر بن یثیم حضرمی - ابوکریب محمد بن علاء - ابو معاویہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من صاحب هذه الراحلة قالوا الطائفي قال لا حاجة به
نبي اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ اس پالان کو تیار کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: طائف والے شخص نے۔
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی ضرورت نہیں ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت محمد بن سعید ہروی - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن اسماعیل بن حسن بن عثمان - انہوں نے اپنے دادا حسن بن عثمان - مخلص بن عمرو - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد ہروی - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن احمد بن اسحاق - عبداللہ بن عبداللہ بخاری - عمر بن محمد بن حسن - عیسیٰ بن موسیٰ معروف بغنجار - یعقوب یعنی امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن خسرو - ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عمرو بہ حرانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

277 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَوْنِ بْنِ
عَبْدِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ :

روایت: فِي سَبْعِ خِصَالٍ لَيْسَتْ فِي وَاحِدَةٍ
مِنْ رَوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
مِنْ حَيٍّ وَأَنَا بِكُرٍّ وَلَمْ يَتَزَوَّجْ أَحَدًا مِنْ نِسَائِهِ
مِنْ غَيْرِي وَأَرَانِي لَهُ جَبْرِيلُ وَلَمْ يَرَهُ أَحَدًا مِنْ
نِسَائِهِ غَيْرِي وَنَزَلَ جَبْرِيلُ بِصُورَتِي وَلَمْ يَنْزِلْ
بِصُورَةٍ أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ غَيْرِي وَكُنْتُ مِنْ أَحَبِّهِنَّ
إِلَى النَّبِيِّ وَالِدًا وَكَانَ جَبْرِيلُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ بِالْوَحْيِ
فِي شِعَارِهِ وَلَمْ يَكُنْ يَأْتِيهِ وَهُوَ مَعَ أَحَدٍ مِنْ
نِسَائِهِ وَنَزَلَ فِي آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ كَأَنَّهُ يَهْلِكُ فِيَّ
مِنْ النَّاسِ وَمَاتَ فِي لَيْلَتِي وَيَوْمِي وَتَوَفَّى بَيْنَ
يَدَيَّ وَنَحَرِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابو حنیفہ نے - عون بن عبد اللہ بن عتبہ - عامر شعیبی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان
کرتی ہیں:

میرے اندر سات خصوصیات ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی
کسی اور زوجہ محترمہ میں نہیں ہیں جب نبی اکرم ﷺ نے
میرے ساتھ شادی کی تو میں کنواری تھی آپ ﷺ نے میرے
علاوہ اور کسی کنواری خاتون کے ساتھ شادی نہیں کی نبی
اکرم ﷺ نے مجھے حضرت جبرائیل علیہ السلام دکھائے میرے علاوہ
اور کسی بھی زوجہ محترمہ نے انہیں نہیں دیکھا حضرت جبرائیل علیہ السلام
میری تصویر لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے
تھے وہ میرے علاوہ آپ ﷺ کی کسی اور زوجہ محترمہ کی تصویر
لے کر نہیں آئے میں اپنی ذات اور اپنے والد کے حوالے سے نبی
اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھی جب میں نبی اکرم ﷺ
کے ساتھ لحاف میں ہوتی تھی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر
نازل ہو جاتے تھے جب نبی اکرم ﷺ اپنی کسی اور زوجہ محترمہ
کے ساتھ ہوتے تھے تو حضرت جبرائیل نازل نہیں ہوتے
تھے میرے بارے میں قرآن پاک کی آیات نازل ہوئی
تھیں قریب تھا کہ میری وجہ سے کچھ لوگ ہلاکت کا شکار ہو
جاتے نبی اکرم ﷺ کا وصال میری باری کے مخصوص دن میں
میرے سینے اوگردن کے درمیان (میرے ساتھ لگ کر ہوا)“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابو مقاتل - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار - ابراہیم بن یوسف سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - محمد بن سعید عوفی - انہوں نے اپنے والد ان دونوں نے - امام ابو یوسف کے حوالے

سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قالت كان في سبع خصال لم تكن في احد من ازواجه اتاه جبريل بصورتى ولم يات به بصورة احد من ازواجه غيرى و كنت من احبهن اليه نفساً ووالداً و نزل في آيات من القرآن كاد يهلك في فناء من الناس و توفي في ليلتي وفي يومى وفي بيتي و بين سحري و نحرى

وہ بیان کرتی ہیں: میرے اندر سات ایسی خصوصیات ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی کسی اور زوجہ محترمہ میں نہیں ہیں۔ اکرم ﷺ کی خدمت میں حضرت جبرائیل میری تصویر لے کر آئے تھے وہ میرے علاوہ نبی اکرم ﷺ کی کسی اور زوجہ محترمہ کی تصویر لے کر نہیں آئے۔ میں اپنی ذات اور والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھی۔ میرے بارے میں قرآن مجید میں کچھ آیات نازل ہوئیں۔ قریب تھا کہ میرے حوالے سے کچھ لوگ ہلاکت کا شکار ہو جاتے۔ اکرم ﷺ کا وصال میری باری کے مخصوص دن میں میرے سینے اور گردن کے درمیان (میرے ساتھ لگ کر) ہوا۔ انہوں نے یہ روایت عبدالصمد بن فضل۔ مقرر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے مکمل طور پر پہلی والی روایت کے الفاظ کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن احمد۔ شعیب بن ایوب۔ ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید۔ محمد بن سعید۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن میسرہ۔ مقرر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد بن خلی۔ نے اپنے والد خالد بن خلی۔ محمد بن خالد وہابی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(293)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَوْنِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

متن روایت: أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ أَرْسَلَ إِلَيْتَهُ أُمُّ عَبْدِ

تَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي

(293) قد تقدم في (274) .

امام ابو حنیفہ نے۔ عون بن عبد اللہ بن عتبہ۔ انہوں نے۔ اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے۔ بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

جب نبی اکرم ﷺ گھر تشریف لاتے تھے تو والدہ سیدہ ام عبد اللہ کو نبی اکرم ﷺ کے ہاں بھیج دیتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے گھر جا کر نبی اکرم ﷺ کے معمولات

يَنْظُرُ إِلَى هَذِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَامٌ وَدُلَّهُ وَسَمَّيْتُهُ فَتُخْبِرُهُ بِذَلِكَ فَيَتَشَبَّهُ بِهِ
شریف اور طور طریقوں کا جائزہ لیتی رہتی تھیں اور حضرت عبداللہ
کو آکر اس بارے میں بتاتی تھیں تو حضرت عبداللہ ﷺ ان کو
اختیار کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - یحییٰ بن اسماعیل - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی

(294) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَوْنِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيهِ :
امام ابو حنیفہ نے - عون بن عبد اللہ بن عتبہ - انہوں نے
اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
حضرت عبد اللہ بن مسعود رحمہ اللہ نبی اکرم ﷺ کی چٹائی
اٹھایا کرتے تھے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - یحییٰ بن اسماعیل - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی

(295) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَامِعِ بْنِ
رَاشِدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ :
امام ابو حنیفہ نے - جامع بن ابی راشد - زیاد بن جبیر سے یہ
روایت نقل کی ہے: زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں:
جب حضرت عمر رحمہ اللہ کو زخمی کیا گیا تو انہوں نے حضرت
صہیب رحمہ اللہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ مسلمانوں کو ان کے پاس اکٹھا
کریں اور ان میں زیادہ تعداد انصار کی ہونی چاہیے جب وہ لوگ
ان کے پاس اکٹھے ہو گئے تو انہیں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان
کی: نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا اور بولے: اے لوگو! میں نے
تمہارا معاملہ چھ افراد کے سپرد کیا ہے، نبی اکرم ﷺ وصال کے
وقت ان حضرات سے راضی تھے میں نے انہیں تین دن کی
مہلت دی ہے کہ یہ لوگ اپن لیے اور امت کے لیے (کسی کو

أَخْرَجَهُ الْحَصَكِيُّ فِي "مُسْنَدِ الْإِمَامِ" (376) - وَابْنُ سَعْدٍ فِي "الطَّبَقَاتِ" 113/3 - وَابْنُ نَعِيمٍ فِي "الْحَلِيَّةِ" 126/1 -

أَخْرَجَهُ (3287) فِي بَدْءِ الْخَلْقِ - وَابْنُ حَبَانَ (6331) .

أَخْرَجَهُ ابْنُ حَبَانَ (2091) - وَمُسْلِمٌ (567) - وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ فِي "السِّنَنِ الْكَبِيرِ" 224/6 - وَابْنُ سَعْدٍ فِي "مَدَائِنِ

أَحَدِهِمْ وَأَبَىٰ وَاحِدٌ مِنْهُمْ أَنْ يَتَّبِعَ فَكُونُوا عَلَيْهِ
وَأِنْ اشْتَجَرُوا فَكُونُوا فِي فِتْنَةِ ابْنِ عَوْفٍ ثُمَّ مَاتَ
مِنْ يَوْمِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

خليفة) چن لیں اگر یہ لوگ کسی ایک شخص پر متفق ہوں
اور ان میں سے کوئی ایک انکار کر دے تو تم لوگ اس کے
ہو جانا اور اگر ان لوگوں کے درمیان اختلاف ہو جائے تو تم
عبدالرحمن بن عوف کے ساتھ ہونا“ پھر اسی دن حضرت عمر
انتقال ہو گیا۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - یعقوب بن احمد بن صباح وراق - احمد بن محمد بن محمد بن علی بن مجاہد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(296) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَوْنِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ:
امام ابو حنیفہ نے - عون بن عبد اللہ - انہوں نے اپنے
کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں
یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّهُ كَانَ صَاحِبُ عَصَا رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
”وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عصا بردار تھے“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - یحییٰ بن اسماعیل - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تک اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:
انہ کان صاحب رداء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر اٹھانے والے تھے۔

اسی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے:
انہ کان صاحب الراحة لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پالان تیار کرنے والے تھے۔

اسی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے:

انہ کان صاحب سواك رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وصاحب الميضاة وصاحب النعلين
وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک رکھنے والے تھے۔ آپ کے وضو کا پانی رکھنے والے تھے اور آپ کے جوتے اٹھانے
تھے۔

(297) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ قَالَتْ:

امام ابو حنیفہ نے - اسماعیل بن عبد الملک - ابو صالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

مَنْ رَوَايَت: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لِيَكُونَ شِعَارُكَ الْعِلْمُ وَالْقُرْآنُ

”اے عائشہ! تمہارا شعار علم اور قرآن ہونا چاہیے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - محمد بن احمد - ابو جعفر محمد بن قاسم طائکانی - ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد کے حوالے سے مکمل طور پر اسی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(298) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ:

امام ابو حنیفہ نے - اسماعیل بن عبد الملک - ابو صالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ کو محسوس ہوا کہ وہ بھوکے ہیں آپ ﷺ نے دریافت کیا: اے علی! تم کب سے بھوکے ہو؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اتنے دنوں سے سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جنت کی خوشخبری قبول کرو!

مَنْ رَوَايَت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَأَاهُ جَائِعًا فَقَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ مَا أَجَاعَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَشَبِعْ سُدَّ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَبَشِّرْ بِالْجَنَّةِ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن ابراہیم - محمد بن قاسم - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

طلحہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید کے حوالے سے تقریباً ابو محمد بخاری کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قال له رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ابشر بشهادة الدنيا وسعادة العقبى
نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دنیا میں شہادت کی اور آخرت میں سعادت کی خوشخبری قبول کرو!

(299) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى تَبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - عبد الاعلیٰ تبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(297) اخرجه الحفصكفي في "مسند الامام" (34).

(298) اخرجه الحفصكفي في "مسند الامام" (371).

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقْرَأَ سُورَةَ الْفَرَانِضِ يَعْنِي سُورَةَ النَّسَاءِ فَفَعَلَ فَلَمَّا بَلَغَ قَوْلَهُ تَعَالَى (فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا) غَلَبَ عَلَيْهِ الْبُكَاءُ فَقَالَ لَهُ أَمْسِكْ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَعِدْ فَلَمَّا بَلَغَهَا اشْتَدَّ بُكَاءُهُ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا

نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے سورہ فرائض یعنی سورہ نساء کی تلاوت کریں انہوں نے یہ نہیں کیا جب وہ اس آیت پر پہنچے ”اس وقت کیا عالم ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک لے کر آئیں گے اور تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لے آئیں گے“ تو نبی اکرم ﷺ رونے لگے آپ نے ان سے فرمایا رک جاؤ! پھر آپ ﷺ نے ان سے کہا: اسے دوبارہ پڑھو جب وہ اس مقام پر پہنچے تو نبی اکرم ﷺ زیادہ شدت سے رونے لگے حتیٰ کہ ایسا تین مرتبہ ہوا۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - قاسم بن محمد - محمد بن محمد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - قاسم بن محمد دلال - ابو بلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے

(300) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - سلمہ بن کہیل - ابو زعراء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”میرے بعد ان دو افراد ابو بکر اور عمر کی پیروی کرنا“

متن روایت: اقْتَدُوا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

——***

(299) أخرجه ابن حبان (735) - ومسلم (800) في صلاة المسافرين: باب فضل استماع القرآن - والطبرانی في الكبير (8461) - واحمد 380/1 - والبخاری (4582) في التفسير .
(300) أخرجه الحصبكفي في "مسند الامام" (367) - والترمذی (3805) في مناقب عبد الله بن مسعود - والحاكم في "المستدرک" 76/3 - والبیہقی في "شرح السنة" 195/7 (3789) - والطبرانی في "الكبير" (8426) .

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح کی تحریر کے حوالے سے - محمد بن عمرو راق - خالد بن نزار کے حوالے سے نقل کی ہے۔ یحییٰ بن نصر بن حاجب بیان کرتے ہیں:

دخلت على ابو حنيفة في بيت مملو كتباً فقلت له ما هذه قال هذه احاديث كلها ما حدثت بها

الا اليسير الذي ينتفع به فقلت له حدثني ببعضها فاملى علي حدثنا سلمة بن كهيل الحديث

میں امام ابو حنیفہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کا گھر تحریروں سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے دریافت کیا: یہ سب کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ تمام احادیث ہیں۔ میں نے ان میں سے صرف چند احادیث روایت کی ہیں۔ جن کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے (یحییٰ بن نصر کہتے ہیں) میں نے ان سے کہا: آپ ان میں سے کوئی حدیث میرے سامنے بھی بیان کریں تو انہوں نے سلمہ بن کہیل کے حوالے سے یہ حدیث مجھے سنائی۔

(301) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ جُوَيْنٍ الْعَرَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَيِّدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ:

امام ابو حنیفہ نے - سلمہ بن کہیل - حبیب بن جوین عرنی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

سند روایت: أَنَا أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ وَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

”میں اسلام قبول کرنے والا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے والا پہلا شخص ہوں“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ہمام بن خلف شیرازی - حسن - عامر بن فرات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(302) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ:

سند روایت: جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَفْقَهُ مَنْ رَأَيْتُ لَقَدْ بَعَثَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ الْمَنْصُورِ أَنَّ النَّاسَ قَدْ جَاءُوا بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَهِيَءَ لَهُ مَسَائِلُ شَدَادًا فَخَصْتُ أَرْبَعِينَ مَسْئَلَةً وَبَعَثْتُ بِهَا إِلَى الْمَنْصُورِ بِحَبْرَةٍ ثُمَّ أَبْرَدَ إِلَيَّ فَوَافَيْتُهُ عَلَى سَرِيرِهِ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَمِينِهِ فَتَدَاخَلْنِي مِنْ جَعْفَرٍ هَيْبَةً لَمْ أَحْدَثْهَا مِنَ الْمَنْصُورِ فَأَجْلَسَنِي ثُمَّ التَفَّتْ إِلَيَّ

امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں:

میں نے جتنے بھی لوگ دیکھے ہیں امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ان میں سب سے بڑے فقیہ تھے ایک مرتبہ ابو جعفر منصور نے مجھے پیغام بھیجا کہ لوگ امام جعفر صادق کے حوالے سے آزمائش کا شکار ہیں تو تم میرے لئے کچھ مشکل مسائل تیار کرو۔ میں نے چالیس مسائل تیار کیے اور انہیں حیرہ میں منصور کو بھجوا دیا۔ پھر اس نے مجھے اپنے پاس بلوایا جب میں وہاں پہنچا تو وہ اپنے پلنگ پر بیٹھا تھا۔ امام جعفر صادق اٹھ کر دائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے۔

(303) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (370) - وابن سعد في "الطبقات" 15/3 - والترمذي (3735) في المناقب - والبيهقي

حسن الكبرى 207/6 - والحاكم في "المستدرک" 136/3

جَعْفَرَ قَائِلًا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ هَذَا أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ نَعَمْ
أَعْرِفُهُ ثُمَّ قَالَ الْمَنْصُورُ سَلُّهُ مَا بَدَا لَكَ يَا أَبَا حَنِيفَةَ
فَجَعَلْتُ أَسْأَلُهُ وَيَجِيبُ الْإِجَابَةَ الْحَسَنَةَ وَيُفْحِمُ
حَتَّى أَجَابَ عَنْ أَرْبَعِينَ مَسْئَلَةً فَرَأَيْتُهُ أَعْلَمُ النَّاسِ
بِاخْتِلَافِ الْفُقَهَاءِ فَلِذَلِكَ أَحْكَمُ أَنَّهُ أَفْقَهُ مَنْ رَأَيْتُ

مجھے امام جعفر صادق کا اتنا رعب محسوس ہوا کہ منصور کا اتنا رعب
محسوس نہیں ہوا تھا۔ منصور نے مجھے بیٹھنے کیلئے کہا اور پھر امام جعفر
صادق کی طرف متوجہ ہو کر بولا: اے ابو عبد اللہ! یہ ابو حنیفہ ہے۔
انہوں نے فرمایا جی ہاں! میں اسے جانتا ہوں۔ پھر منصور نے
اے ابو حنیفہ تم ان سے جو چاہو سوال کرو۔ تو میں ان سے سوالات
کرنے شروع کیے انہوں نے مجھے اس کے عمدہ جوابات دیے۔
یہاں تک کہ انہوں نے 40 سوالات کے جوابات دے دیے۔
تو میں نے دیکھا کہ وہ فقہاء کے اختلاف کے سب سے زیادہ
عالم ہیں۔ اسی لئے میں نے یہ فیصلہ دیا کہ میں نے جتنے بھی
دیکھے ہیں وہ ان میں سب سے بڑے فقیہ تھے۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس احمد بن محمد بن سعید۔ جعفر بن محمد بن حسین حازمی۔ ابو نجیح ابراہیم بن
محمد بن حسین۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
(303)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ مَسْرُوقِ بْنِ
الْأَجْدَعِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

امام ابو حنیفہ نے۔ ابراہیم بن محمد بن منتشر کے حوالے سے
یہ روایت نقل کی ہے: ان کے والد بیان کرتے ہیں:
مسروق بن اجدع کی انگوٹھی میں یہ نقش تھا:
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ محمد بن عبید بن عتبہ۔ حسین بن عبد الاول۔ ابو خالد
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
(304)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِرَجُلٍ أَقْرَأَ
الْحَجَرَ قَالَ أَوْلَيْسَتْ مَعَكَ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لَيْسَ
لِي مِثْلُ صَوْتِكَ

امام ابو حنیفہ نے۔ ابراہیم بن محمد بن منتشر کے حوالے سے
یہ روایت نقل کی ہے: ان کے والد بیان کرتے ہیں:
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے فرمایا: تم سورۃ حجر پڑھو
اس نے کہا: کیا آپ کو یہ نہیں آتی ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا: آتی
ہے لیکن میری آواز تمہاری آواز جیسی (خوبصورت) نہیں ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن محمد بن عبد اللہ - خالد بن یوسف بن خالد سمی - اپنے والد یوسف بن خالد سمی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید احمد بن عبد الجبار - علی بن ابی علی - ابوقاسم بن ثلاج - ابوعباس احمد بن محمد - احمد بن محمد بن عبد اللہ - خالد بن یوسف بن خالد سمی - انہوں نے اپنے والد یوسف بن خالد سمی کے حوالے سے امام رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

305 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ حَسَنُ الصِّدِّيقِ بِنْتُ الصِّدِّيقِ حَبِيبَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: مسروق بیان کرتے ہیں: سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب شخصیت ہیں وہ فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: استغفار جہنم سے بچاؤ کے لئے ڈھال ہے۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - اسحاق بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابوسلیمان جوزجانی - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

306 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک بن عمیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کوفہ کا گورنر مقرر کیا تو انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے یہ فرمایا: ہم کسی ڈر کی وجہ سے بڑے لوگوں سے کوئی کوتاہی نہیں کریں گے۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(307) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ وَرَبِيعَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :
متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُبِضَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُبِضَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

امام ابو حنیفہ نے - ہشتم اور ربیعہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کی عمر 63 تھی۔ جب حضرت ابو بکر کا انتقال ہوا تو ان کی عمر بھی 63 تھی۔ جب حضرت عمر کا انتقال ہوا تو ان کی عمر بھی 63 تھی۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - زکریاء بن یحییٰ نیشاپوری - احمد بن عبد اللہ ابن زیاد بغدادی - محمد بن محمد بن خلیل بصری - اللہ بن صخر - سفیان ثوری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
(308) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَيْكَاسٍ عَنْ أَبِي عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ :
متن روایت: لَمَّا خَرَجَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَحْوَ الْمَدِينَةِ قُلْتُ أَوْصِنِي فَقَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَلَزُومِ الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَنْ يَجْمَعَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلَالَةٍ وَاصْبِرْ حَتَّى تَسْتَرِيحَ بَرًّا وَتُسْتَرَاخَ مِنْ فَاجِرٍ

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن عبد اللہ ابن زیاد بغدادی - محمد بن محمد بن خلیل بصری - اللہ بن صخر - سفیان ثوری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ ابو عمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبد اللہ بن مسعود مدینہ منورہ جانے لگے تو میں نے کہا آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا: تم یہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو گمراہی سے اکٹھا نہیں کرے گا اور تم اس وقت تک صبر سے کام لینا جب تک نیک ہونے کے عالم میں (دنیا کی پریشانیوں سے) راحت حاصل نہیں کر لیتے یا کسی گناہ گار (اور ظالم حکمران) سے راحت نصیب نہیں ہو جاتی۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد - عبد اللہ بن احمد بن بہلول - انہوں نے اپنے دادا اسماعیل بن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
(309) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ زَيْدٍ

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد - عبد اللہ بن احمد بن بہلول - انہوں نے اپنے دادا اسماعیل بن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک بن عمیر - عمرو بن حرث - حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت سعید بن زید

(307) اخرجہ الحصفی فی ”مسند الامام“ (356) وقد تقدم

(308) اخرجہ الحاکم فی ”المستدرک“ 200/1 - والشهاب فی ”المسند“ (2166) - والترمذی (2167) من حدیث عبد

عمر مرفوعا

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

دس لوگ جنت میں ہوں گے (یعنی یہ جنتی ہیں) ابو بکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، عثمان جنتی ہے، علی جنتی ہے، طلحہ جنتی ہے، زبیر جنتی ہے، سعد جنتی ہے، سعید جنتی ہے، عبدالرحمان بن عوف جنتی ہے اور ابو عبیدہ جنتی ہے۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی۔ آپ بھی؟ تو آپ رو پڑے۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ

——***

حافظ ابن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ علی بن حسین بن احمد حرانی۔ ابویقظان عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسلم۔ عبداللہ بن محمد بن حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک ابن عبدالجبار صیرفی۔ ابومحمد جوہری۔ حافظ محمد بن اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے۔ عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ

(جنت میں) بلند درجات کے لوگوں کو نیچے کے درجات والے یوں دیکھیں گے جیسے دنیا میں آسمان کے افق میں چمکنے والے کسی ستارے کو دیکھا جاتا ہے اور ابو بکر اور عمران (بلند درجات والوں) میں سے ہیں اور یہ دونوں اچھے بندے ہیں۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ

——***

عبداللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوالفضل بن خیرون۔ ان کے ماموں ابوعلی باقلانی۔ ابوعبد اللہ بن محمد بن محمد بن حسن بن عباس۔ محمد بن حنفیہ طریفی۔ ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حرجہ ابو داؤد (4649)۔ والترمذی (3748)۔ والحاکم فی ”المستدرک“ 3/163۔ والمتقی الہندی فی ”الکنز“

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(311) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ

أَبِي كَثِيرٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ :

مَتْنِ رَوَايَتِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

أَبْصَرَهُمْ يَهْلِلُونَ وَيُكَبِّرُونَ فَقَالَ هِيَ هِيَ وَرَبِّ

الْكُعْبَةِ فَقَالَ لَهُ مَا هِيَ قَالَ كَلِمَةُ التَّقْوَى وَكَانُوا

أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا

ہیں۔

——***

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - منذر بن محمد بن منذر نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے -

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی -

بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(312) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ

الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

مَتْنِ رَوَايَتِ: اقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي أَبُو بَكْرٍ

وَعُمَرَا اهْتَدُوا بِهَدْيِ عُمَارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ

عَبْدٍ

میرے بعد ان دو افراد کی پیروی کرنا۔ ابو بکر اور

عمار کے طریقے سے رہنمائی حاصل کرنا اور ام عبد

صاحبزادے یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود کے عہد کو

سے پکڑ کے رکھنا۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - ابو عبد اللہ فضل بن محمد واسطی - عبد القدوس بن عبد القاہر - ابو اسود

حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(312) اخرجہ الحسكفي في "مسند الامام" (368) - وابن حبان - والترمذی (3663) في المناقب: باب في مناقب

وعمر - وابن سعد في "الطبقات" 334/2 - واحمد 399/5

۳۱۸۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ
عَمِيرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے۔ عبد الملک بن عمیر۔ ایک شامی شخص کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد
فرمایا ہے:

حسن روایت: أَنَّهُ قَالَ إِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ الْأَمَمِ
میں دوسری امتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ احمد بن محمد بن سعید ہمدانی وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس روایت کو حمزہ بن حبیب کی تحریر میں
حاصل کیا یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے منقول ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد۔ حسن بن علی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت حسین بن علی کی تحریر میں ہے میں نے
اس میں پڑھا ہے: (یہ روایت) یحییٰ بن حسن نے۔ زیاد بن حسن۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد۔ منذر بن محمد۔ حسین بن محمد۔ امام ابو یوسف (اور) اسد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد۔ محمد بن احمد بن عبد الملک۔ احمد بن اسحاق بن یوسف۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے
سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد۔ منذر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ ایوب بن ہانی (اور) حسن بن زیاد
کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان۔ محمد بن سلام۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد۔ ابراہیم بن عیسیٰ رازی۔ نخبویہ بن شیب۔ ابو مطیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے
روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد۔ منذر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ یونس بن بکر کے حوالے سے امام
ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد۔ منذر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ انہوں نے اپنے چچا۔ انہوں نے اپنے
سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ حسن بن سلام۔ عیسیٰ بن ابان۔ محمد بن حسن شیبانی کے
حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

انی مکاثر بکم الامم يوم القيامة فلا تضلوا

میں قیامت کے دن تمہاری کثرت پر دوسری امتوں کے سامنے فخر کروں گا تو تم لوگ گمراہ نہ ہو جانا۔

حافظ صاحب فرماتے ہیں: امام ابو یوسف، حسن بن زیاد، اسحاق ازرق اور حکم بن عبد اللہ نے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(314) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَقَدْ كُنْتُ فِي خِلَالِ سَبْعٍ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ أَحَبُّهُنَّ إِلَيْهِ أَبَا وَأَحَبُّهُنَّ إِلَيْهِ نَفْسًا وَتَزَوَّجَنِي بِكُرًّا وَمَا تَزَوَّجَ بِكُرًّا غَيْرِي وَمَا تَزَوَّجَنِي حَتَّى آتَاهُ جِبْرَائِيلُ بِصُورَتِي وَلَقَدْ رَأَيْتُ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَا رَأَاهُ أَحَدٌ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرِي وَلَقَدْ كَانَ يَأْتِيهِ جِبْرَائِيلُ وَأَنَا مَعَهُ فِي شِعَارٍ وَلَقَدْ نَزَلَ فِي عُدْرِي كَأَنِّي يَهْلِكُ فِي فَنَامٍ مِنَ النَّاسِ وَلَقَدْ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَتِي وَيَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي

امام ابو حنیفہ نے - شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میرے اندر سات خصوصیات ہیں جو نبی اکرم ﷺ کسی اور زوجہ محترمہ میں نہیں ہیں۔ میرے والد نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھے اور میں نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوں۔ جب نبی اکرم ﷺ نے میرے ساتھ شادی کی تو میں کنواری تھی۔ آپ نے میرے علاوہ کسی اور کنواری خاتون کے ساتھ شادی نہیں کی۔ آپ نے میرے ساتھ اس وقت تک شادی نہیں کی جب تک حضرت جبرائیل آپ کے پاس میری تصویر لے کے نہیں آئے۔ میں نے حضرت جبرائیل کو دیکھا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی ازواج میں سے اور کسی نے بھی انہیں نہیں دیکھا ہے۔ جب میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ لحاف میں ہوتی تھی تو بھی حضرت جبرائیل آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے تھے۔ میرے بے گناہ ہونے کے بارے میں (قرآن میں آیتیں) نازل ہوئیں۔ قریب تھا کہ میری وجہ سے کئی لوگ ہلاکت کا شکار ہو جاتے۔ نبی اکرم ﷺ کا وصال میری باری کے مخصوص دن میں میرے چہرے اور گردن کے درمیان (میرے ساتھ لگ کر) ہوا۔

...—...—...

امام ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہروی اور دیگر کئی حضرات کے حوالے سے - محمد بن عیسیٰ - محمد بن فضال

بن عطیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن محمد بن سعید - فضل بن عباس بن سعید - یحییٰ بن غیلان راسی - عبد اللہ

ح کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

عَبْدِ قَالَ:

روایت: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لِنِسَاءِ
نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَضَّلَنِي اللَّهُ
عَلَى بَعْشَرٍ خِصَالٍ وَلَا فَخْرَ كُنْتُ أَحَبُّ نِسَائِهِ
لَكَ وَكَانَ أَبِي أَحَبُّ أَصْحَابِهِ إِلَيْهِ وَلَمْ يَعْرِفْ بِكُرًا
لِي وَتَزَوَّجَنِي لِسَبْعٍ وَبَنَى بِي لِتِسْعٍ وَنَزَلَ فِيَّ
رَبِّي مِنَ السَّمَاءِ وَكَانَ يُطَافُ بِهِ فِي مَرَضِهِ بَيْنَ
يَدَيْهِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا يَشُقُّ عَلَيَّ إِنْ رَأَيْتَنِي أَنْ تَأْذَنَ
لِي فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَتْ أَمْ سَلَمَةَ إِذْنَا فَكَانَ
حَرَزَادَهُ مِنَ الدُّنْيَا أَتَى بِسَوَاكِ فَقَالَ أَنْكُثِيهِ يَا
عَائِشَةُ فَفَعَلْتُ ثُمَّ اسْتَاكَ بِهِ فَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ رِيقِي
وَبَيْنَهُ وَقَبَضَهُ اللَّهُ بَيْنَ سِجْرَتِي وَنَحْرِي وَدُفِنَ فِيَّ

امام ابو حنیفہ نے۔ عبد الملک بن عمیر کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ پر دس حوالوں سے فضیلت دی ہے۔ اور
یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہہ رہی (بلکہ اظہار نعمت کے لئے
بیان کر رہی ہوں) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج میں سے
آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہوں اور میرے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے تمام اصحاب سے زیادہ آپ کو محبوب تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے میرے علاوہ کسی اور کنواری خاتون کے ساتھ شادی نہیں کی۔
جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ شادی کی تو میری عمر سات
سال تھی اور جب میری رخصتی ہوئی تو میری عمر نو سال تھی۔ میری
بے گناہی کے بارے میں آسمان سے حکم نازل ہوا اور نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیماری کے دوران تمام ازواج کے پاس تشریف
لے جاتے رہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میرے لئے یہ بات
مشقت کا باعث ہے۔ اگر تم خواتین مناسب سمجھو تو مجھے عائشہ
کے گھر میں رہنے دو۔ تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: ٹھیک
ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی جو آخری چیز استعمال کی وہ
مسواک تھی۔ وہ آپ کی خدمت میں پیش کی گئی تو آپ نے
ارشاد فرمایا: اے عائشہ! اسے نرم کر دو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے استعمال کیا تو یوں اللہ تعالیٰ نے میرے
لعاب اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب کو جمع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے
میرے سینے اور گردن کے درمیان (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ
لگے ہوئے تھے اس وقت) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو قبض کیا اور
آپ کو میرے حجرے میں دفن کیا گیا۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن مخلد - قیس بن مسلم - حامد بن آدم - اسد بن عمرو کے حوالے سے روایت کی ہے

(316) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَارِبِ بْنِ

دَثَّارٍ (عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ لِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي

امام ابوحنیفہ نے - محارب بن دثار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے میرا قرض واپس کرنا تھا تو وہ آپ نے مجھے ادا کیا اور مزید رقم بھی عطا کی۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - ابوبکر احمد بن داؤد سمنانی - ابواسمعیل عبدالعزیز بن یحییٰ - محمد بن سلمہ حرانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(317) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سِمَاكِ بْنِ

حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَعَدْنَا حَيْثُ انْتَهَى بَنَاءُ الْمَجْلِسِ

امام ابوحنیفہ نے - سماک بن حرب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے تو وہاں بیٹھ جاتے تھے جہاں محفل کے آخر میں گنجائش ہوتی تھی۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح سے ان کی تحریر کے حوالے سے - ابوجعفر محمد بن حسن بن ہارون موصلی - الغفار بن عبداللہ موصلی - علی بن مسہر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(318) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي أَنْبَشُ قَبْرَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْتُ إِلَى ابْنِ

سِيرِينَ أَسْأَلُهُ فَقَالَ هَذَا رَجُلٌ يَنْبَشُ عِلْمَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: میں نے خواب دیکھا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی قبر میں کھود رہا ہوں۔ میں نے ابن سیرین کو پیغام بھیجا اور ان سے (اس کی تعبیر) کے بارے میں دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: یہ (خواب دیکھنے والا) شخص نبی اکرم ﷺ کے گھر کو پھیلانے لگا۔

——***

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - داؤد بن یحییٰ - اسماعیل بن بہرام - اسباط بن محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(317) أخرجه الحصكفي في "المسند الامام" (468) - وابن حبان (6433) - وابو يعلى (7453) - والطبراني في "معجمه"

(1951) - واحمد 98/5 - والبخاري في "الادب المفرد" (1141)

(319) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - زیاد بن علاقہ - عبد اللہ بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

عَلَاقَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متن روایت: إِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ الْأَمَمَ

”میں دوسری امتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - محمد بن احمد بن ہارون - ابن ابو غسان - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(320) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ

امام ابو حنیفہ - عاصم بن ابو نجود - زر بن حبیش کے حوالے سے - حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

بِئْسَ النَّجُودُ عَنْ زُرِّ بْنِ حَبِيشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

متن روایت: أَنَّهُ أَخَذَ قُمْلَةً فِي الصَّلَاةِ فَدَفَنَهَا ثُمَّ قَالَ (أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا)

انہوں نے نماز کے دوران ایک جوؤں پکڑی اور اسے دفن کر دیا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

”کیا ہم نے زمین کو زندہ اور مرحو مین کے لئے سمیٹ دینے والی چیز نہیں بنایا ہے۔“

——***

ابو عبد اللہ بن خروہی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل ابن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابو نصر بن اشکاب قاضی - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(321) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَامِعِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - جامع بن راشد - منذر ثوری - محمد بن حنفیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

زَيْدٍ عَنِ الْمُنْذِرِ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ:

متن روایت: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ عَنْ قَوْلِهِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے

(319) اخرج ابن حبان (5985) - واحمد 349/4 - والحمیدی (779) - والطبرانی فی ”الکبیر“ (7415) عن الصنابع عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ”انی فرطکم علی الحوض وانی مکائر بکم الامم فلا تقتلن بعدی“

(320) اخرجہ البیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 294/2 - وعبد الرزاق (1741) فی الصلاة: باب القملة فی المسجد تقتل - وابن ابی شیبہ 145/2 (7489) .

(321) - قال السیوطی فی ”الدر المنثور“ 410/4: واخرج ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والطبرانی فی ”الایوسط“ وابو سعید عن محمد بن علی بن ابی طالب قال: قلت لابی: ان الناس یزعمون فی قول الله: (ویتلوہ شاهد منه) انک انت التالی ووددت انی انا هو ولكنه لسان محمد صلی الله علیه وسلم .

عَزَّ وَجَلَّ (أَقَمَّنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ) قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَةٌ مِنْ رَبِّهِ
وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ لِسَانُهُ لِسَانٌ عَرَبِيٌّ وَهُوَ الشَّاهِدُ
مِنْهُ

میں دریافت کیا گیا: ”جو شخص اپنے پروردگار کی طرف سے
واضح دلیل پر ہو“۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: واضح دلیل اس
کے پروردگار کی طرف سے ہوگی اور اس کی طرف سے مقرر کرے
گواہ اس کی تلاوت کرے گا۔ اس کی زبان عربی زبان ہے اور
اس کی طرف سے گواہ ہے۔

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون۔ ان کے ماموں ابوعلی۔ ابو عبد اللہ بن
دوست علاف۔ قاضی عمر اشنانی۔ حسن بن قاسم بن حسین بجلی۔ محمد بن عبد اللہ بن صالح۔ اسماعیل بن ابوزیاد کے حوالے سے امام
ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔
قاضی عمر اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔



الْبَابُ الرَّابِعُ فِي الطَّهَارَةِ

چوتھا باب: طہارت کے بارے میں روایات

وَأَنَّهُ يَشْتَمِلُ عَلَى فُصُولٍ خَمْسَةٍ

یہ پانچ فصول پر مشتمل ہے

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي كَيْفِيَةِ الْوُضُوءِ وَالتَّيْمُمِ

الْفَصْلُ الثَّانِي فِيْمَا يُوجِبُ الْوُضُوءَ وَالتَّيْمُمَ وَأَحْكَامُ الْحَدَثِ

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْمَا يُوجِبُ الْغُسْلَ وَأَحْكَامُ الْجَنَابَةِ

الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْمَيَاهِ وَالنَّجَاسَاتِ

الْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَغَيْرِهِمَا

پہلی فصل: وضو اور تیمم کا طریقہ

دوسری فصل: جو چیزیں وضو اور تیمم کو لازم کرتی ہیں نیز حدث کے احکام

تیسری فصل: جو چیزیں غسل کو واجب کرتی ہیں نیز جنابت کے احکام

چوتھی فصل: (مختلف اقسام کے) پانیوں اور نجاستوں کے احکام

پانچویں فصل: موزوں اور دیگر چیزوں پر مسح کرنے کے احکام



الفصل الأول فی کیفیۃ الوضوء والتیمم

پہلی فصل: وضو اور تیمم کا طریقہ

(322) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ

أَبِي رَبَاحٍ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا

ثَلَاثًا وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح - حمران مولیٰ عثمان

بن عفان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تین، تین مرتبہ وضو کیا اور

بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح وضو کرتے

دیکھا ہے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - یعقوب بن یوسف ضعی - ابو جنادہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - یعقوب بن یوسف ضعی - ابو جنادہ کے حوالے سے

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(323) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ كُلَّهُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمہ - ابراہیم نخعی

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اسود بن یزید بیان کرتے

میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں

پورا وضو دو، دو مرتبہ کیا۔

——***

حافظ ابن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن

محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اس کو کتاب الآثار میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے مفصل طور پر روایت کیا ہے

فَقَالَ تَوَضَّأَ فَعَسَلَ يَدَيْهِ اثْنَتَيْنِ وَاسْتَنْشَقَ مِثْنَى وَغَسَلَ وَجْهَهُ مِثْنَى وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ مِثْنَى وَمَسَحَ

(322) (اخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (51) - وابن حبان (1058) - ومسلم (226) في الطهارة - والبيهقي في "السنن"

كم الوضوء من غسل؟ وابن ابي شيبة 10/1 في الطهارة: باب في الوضوء كم هو؟

راسہ مثنی وغسل رجلہ مثنی قال حماد والواحدة تجزى اذا اسبغت قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفہ

وہ بیان کرتے ہیں انہوں نے وضو کرتے ہوئے دونوں ہاتھ دو مرتبہ دھوئے اور دو مرتبہ کلی کی۔ اپنے چہرے کو دو مرتبہ دھویا، اپنے سر پر دو مرتبہ مسح کیا اور اپنے دونوں پاؤں دو مرتبہ دھوئے۔ حماد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ بھی جائز ہے جب کہ تم نے اچھی طرح پانی بہایا ہو۔ امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے

(329) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

يَحْيَى قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”تم اپنے کان کے آگے والے حصے کو چہرے کے ساتھ دھوؤ اور اس کے پیچھے والے حصے پر سر کے ساتھ مسح کرو۔“

سند روایت: اِغْسَلْ مُقَدَّمَ أُذُنِكَ مَعَ الْوَجْهِ
مَسْحَ مُؤَخَّرِ أُذُنِكَ مَعَ الرَّأْسِ

——***

ثم قال محمد قال ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ بلغنا ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال الاذنان

من الراس فیعجننا ان نمسح مقدمهما مع الوجه ومؤخرهما مع الراس قال محمد وبه ناخذ

پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دونوں کان ہاتھ میں لے کر دھو کر ان کے آگے والے حصے کا چہرے کے ساتھ مسح کرتے ہیں اور پیچھے والے حصے کا سر کے ساتھ مسح کرتے ہیں۔

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(330) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

الْعَمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ

عَنْهُمَا:

امام ابو حنیفہ۔ عبد اللہ بن عمر عمری۔ نافع کے حوالے سے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

ایک صاحب نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ ”سبستی“ جوتے میں ہی وضو کر لیتے ہیں تو انہوں

سند روایت: أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ
لَسْتُ تَوَضُّأُ فِي النَّعَالِ السَّيْتِيَّةِ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ

حجرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (2) فی الطہارۃ: باب الوضوء۔ والترمذی 55/1 فی الطہارۃ: باب ما جاء ان
الرسول یوضو فی النعال۔ وعبد الرزاق (36)۔

حجرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 184/2۔ وابن حبان (3763)۔ والبخاری (166) فی الوضوء۔ وابو الشیخ فی

السنن الکبریٰ 36۔ والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 31/5۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

——***

طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - اسماعیل بن فضل بلخی - محمد بن جعفر - موسیٰ بلخی - محمد بن حنفیہ شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ کہتے ہیں: اسماعیل بن حماد نے اس کو امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) (عن) عبد الله بن عمر (عن) سعيد بن ابوسعيد المقبري وذكر الحديث في احرامه

ووضوئه في النعال واستلامه الركن اليماني وتلوينه لحيته بالصفرة وقوله رایت رسول الله صلى

الله عليه وآله وسلم يفعل ذلك كله

یہ روایت انہوں نے عبد اللہ بن عمر کے حوالے سے سعید بن ابوسعید مقبری سے نقل کی ہے۔ انہوں نے ان کے احرام باندھنے جو توں سمیت وضو کرنے رکن یمانی کا استلام کرنے داڑھی پر زرد رنگ کا خضاب لگانے کا ذکر کیا ہے اور ان کے یہ الفاظ ذکر کیے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ سب کام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(326) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُزَاهِمِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - مزاحم بن زفر تیمی کوئی کے حوالے سے -

زُفَرَ التَّيْمِيِّ الْكُوفِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ:

شعبی کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: وہ یہ فتویٰ دیتے تھے

متن روایت: أَنَّهُ كَانَ يُفْتَى بِالْوُضُوءِ مِنَ الْمِطْهَرَةِ

لوٹے کے ذریعے وضو کیا جاسکتا ہے۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - اسماعیل بن حماد - انہوں نے اپنے والد اور اسد بن محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو نقل کیا ہے۔

(327) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَارِبِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - محارب بن دثار کے حوالے سے -

دَثَّارٍ (عَنِ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: وَيُلِّ لِلْعَرِاقِيبِ مِنَ النَّارِ فَإِذَا غَسَلْتُمْ

”(کچھ) ایڑیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے جب

(326) اخرجه ابن حبان (1088) - واحمد 409/4 - وابن ابی شیبہ 26/1 -

-- ومسلم (242) (29) كان ابوهريرة يأتي على الناس وهم يتوضؤون عند المطهرة فيقول لهم: اسبغوا الوضوء بارك الله فيكم

فانی سمعت ابا القاسم صلى الله عليه وسلم - يقول: "ويل للعراقاب من النار".

(327) اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 38/1 - واحمد 164/2 - وابن خزيمة (161) - والبيهقي فی "السنن الکبریٰ"

69/1 - من حديث عبد الله بن عمرو

حکم فبلغوا بالماء أصول العراقيب

(وضو کرتے ہوئے) اپنے پاؤں دھوؤ، تو ایڑیوں کی جڑوں تک پانی پہنچاؤ۔

——***

یہ روایت - احمد بن محمد - محمد بن احمد بن عبد اللہ فراء طالقانی - ابو جعفر محمد بن قاسم - عبد العزیز بن خالد کے
سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - محمد بن احمد بن عبد اللہ طالقانی - ابو جعفر محمد بن قاسم طایکانی
عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

321 - سند روایت: (ابو حنیفہ) عن حماد عن
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مشرکین جب
مسلمانوں سے ملتے تھے تو یہ کہا کرتے تھے: ہم یہ دیکھتے ہیں کہ
تمہارے آقا تمہیں اس بات کی بھی تعلیم دیتے ہیں کہ تم لوگوں کو
بیت الخلاء کیسے جانا چاہئے۔ وہ مسلمانوں کا مذاق اڑانے کے طور
پر یہ بات کہتے تھے۔ تو مسلمان جواب دیتے تھے: جی ہاں!
مشرکین نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو مسلمانوں
نے بتایا کہ انہوں نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم (قضائے حاجت
کرتے ہوئے) قبلہ کی طرف رخ نہ کریں اور دائیں ہاتھ کے
ذریعے استنجانہ کریں اور ہڈی یا بیگنی کے ذریعے استنجانہ کریں اور
ہم تین پتھروں کے ذریعے استنجا کریں۔

——***

حسن روایت: اَنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَقُُوا
مُسْلِمِينَ فَقَالُوا نَرَى أَنَّ صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ كَيْفَ
تَتَوَنَّى الْخَلَاءَ اسْتِهْزَاءً بِهِمْ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ نَعَمْ
سَأَلُوهُمْ فَقَالُوا أَمَرْنَا أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ
بِمَرْوِجِنَا وَلَا نَسْتَنْجِي بِإِيمَانِنَا وَلَا نَسْتَنْجِي بِعِظَمٍ
وَلَا بِرَجِيعٍ وَأَنْ نَسْتَنْجِي بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ

(اخرجه) الامام محمد بن حسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبهذا ناخذ

والغسل بالماء في الاستنجاء احب الينا

امام محمد بن شبیبی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں پانی کے ذریعے استنجا کرنا ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

322 - اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (38) - ومسلم (262) فی الطہارة: باب الاستطابة - والترمذی (16) فی

طہارة: باب الاستنجاء بالحجارة - واحمد 437/5

(329) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ: مَتْنُ رَوَايَةٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً

امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ - ابن کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ”نبی اکرم ﷺ نے ایک، ایک مرتبہ وضو کیا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(330) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - عبدالعزیز بن ابورواد - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَةٍ: كَانَ تَيَمُّمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ضَرْبَتَيْنِ ضَرْبَةً لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةً لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ

”نبی اکرم ﷺ نے تیمم کرتے ہوئے دو ضربیں لگائیں ایک ضرب چہرے کے لئے تھی اور ایک ضرب کمر کے لئے تھی۔“

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن عبداللہ قزوینی - یوسف بن موسیٰ مروزی - موسیٰ بن سعید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن محمد جوہری - محمد بن مظفر - ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن عبداللہ قاضی قزوینی - یوسف بن موسیٰ مروزی - ابوبکر موسیٰ بن سعید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(331) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم بن محمد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(329) اخرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (52) - والطبرانی فی ”الوسط“ 397/4 (3674) - وقد ذكره الهيثمي فی ”الزوائد“ 231/1 .

(330) اخرجہ مالک فی ”الموطأ“ 56/1 (122) - والحاكم فی ”المستدرک“ 287/1 - والبيهقي فی ”السنن“ 207/1 - والطبرانی فی ”الكبير“ (13366) .

(331) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني فی ”الآثار“ (31) فی الطهارة: باب التيمم - وعبدالرزاق (822) فی الطهارة: باب التيمم من ضربة؟ - وابن أبي شيبة 159/1 فی الطهارات: باب فی التيمم كم هو؟

حسن روایت: فِي التَّيْمَمِ قَالَ تَضَعُ رَا حَتِيكَ فِي
سَعِيدٍ فَتَمْسَحُ وَجْهَكَ ثُمَّ تَضَعُهُمَا الثَّانِيَةَ
فَتَمْسَحُ يَدَيْكَ وَذِرَاعَيْكَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ

”تم اپنی ہتھیلیاں مٹی پر رکھو اور پھر اپنے چہرے کا مسح کرلو
پھر تم دوسری مرتبہ انہیں مٹی پر رکھو ان پر پھونک مارو اور پھر اس
کے ذریعے اپنے ہاتھوں اور کہنیوں تک بازوؤں کا مسح کرلو۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال وبه ناخذ ونرى مع
ذلك ان ينفض يديه في كل مرة من قبل ان يمسح وجهه وذراعيه وهو قول ابي حنيفة رضي الله
عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر
اس نے یہ کہا ہے: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہر مرتبہ اپنے چہرے اور بازو پر مسح کرنے سے پہلے
ہاتھوں پر پھونک مار لے گا۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(332) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
ابن ابراهيم: امام ابوحنيفه - حماد بن ابوسليمان کے حوالے سے - ابراہیم
نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

حسن روایت: أَنَّ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرَّ
بِرَجُلٍ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ هَذَا لَيْسَ
عَلَيْكَ

”حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کا گزر ایک شخص کے پاس
سے ہوا جو اپنی شرم گاہ کو دھو رہا تھا تو انہوں نے کہا: تمہارا ستیاناس
ہو تم پر یہ لازم نہیں ہے۔“

——***

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - ابراہیم بن عبد الرحیم - ہوزہ بن خلیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست
- قاضی عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضي الله عنه ثم قال محمد
وغسله احب الينا اذا بال وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ امام
محمد بن حسن نے پیداب کرنے کے بعد اس (شرم گاہ) کو دھولینا ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(333) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
امام ابوحنيفه - حماد بن ابوسليمان - ابراہیم نخعی کے حوالے

ابراہیم عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: متن روایت: اَنَّهُ قَالَ فِي غُسْلِ الْيَدَيْنِ بَدْعَةٌ وَنَعَمَتِ الْبَدْعَةُ

سے - حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

دونوں ہاتھ دھونے کے بارے میں وہ فرماتے ہیں بدعت ہے، لیکن یہ اچھی بدعت ہے۔

——***

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - احمد بن محمد بن عبد الجبار صیرفی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - جناد بن مسعود کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی سے انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(334) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ - خالد بن علقمہ - عبد خیر کے حوالے سے - حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهُ دَعَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَتَمَضَّمَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَذَا وُضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے ایک مرتبہ پانی منگوایا اور دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے پھر تین مرتبہ کلی کی اور پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر سر کا تین مرتبہ مسح کیا اور پھر دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے پھر یہ فرمایا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ہے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن ذی نون (اور) اسماعیل بن بشر - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی - یحییٰ بن موسیٰ - ابو مطیع حکم بن عبد اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن علی بن طرخان (اور) محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی ان دونوں نے - علی بن میمون عطار (اور) محمد بن مقاتل زنجی - محمد بن عبد اللہ بن عمار (اور) محمد بن عبد اللہ سمنانی - محمد بن عبد اللہ بن عمار ان دونوں نے - معانی بن عمران کے

(334) أخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (49) - وابن حبان (1056) - وابوداؤد (112) في الطهارة - والبيهقي (67/1) - والسنن الكبرى "48/1 - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 35/1

لے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح بخاری - محمد بن خالد واقفی - سعید بن مسلمہ بن ہشام بن عبد الملک بن رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن اسماعیل بن حسن بن عثمان بخاری - انہوں نے اپنے دادا حسن بن عثمان - عبد اللہ بن ولید مدنی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عباس بن عزیز قطان مروزی - محمد بن حمید رازی - ابراہیم بن مختار کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن علی سرحسی - خارجہ بن مصعب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت مغیث بن بدیل - خارجہ کے صاحبزادے - خارجہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ومسح براسه مرة واحدة ”انہوں نے اپنے سر پر ایک مرتبہ مسح کیا“

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - عبیدہ بن شاہ بن عبید - اسماعیل بن عبد اللہ بن سعید مقرئ - علی بن مصعب جو خارجہ بن مصعب کے بھائی ہیں - خارجہ بن مصعب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ومسح براسه مرة وغسل قدميه ثم قال هذا وضوء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
”انہوں نے اپنے سر پر ایک مرتبہ مسح کیا پھر دونوں پاؤں دھوئے اور ارشاد فرمایا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو (کا طریقہ) ہے“
انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرف سلمی - جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ثم انه اخذ الماء بیدیه ومسح بهما راسه مرة واحدة ثم غسل قدميه ثلاثاً ثم غرف بكفه فشربه
ثم قال من سره ان ينظر الى طهور رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فهذا طهوره
پھر انہوں نے دونوں ہاتھوں میں پانی لیا اور دونوں ہاتھوں کے ذریعے اپنے سر پر ایک مرتبہ مسح کیا۔ پھر انہوں نے دونوں تین مرتبہ دھوئے پھر چلو میں پانی لے کر اسے پی لیا اور بولے: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے طریقے کو سمجھے تو اسے اس وضو کو دیکھ لینا چاہئے۔

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام کنڈی - ابو حفص محمد بن حفص بخاری - اسد بن عمرو بجلی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ثم اخذ ماء بكفيه فصبه على صلته فتحدر عنها وغسل رجله ثلاثاً ثم قال من سره ان ينظر الى

وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کاملاً فلینظر الی هذا
پھر انہوں نے دونوں ہتھیلیوں میں پانی لے کر اسے اپنے سر کے آگے والے حصے پر انڈیلا تو وہاں سے پانی کے قطرے
پھر انہوں نے دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے اور بولے: جو شخص یہ چاہتا ہوں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے مکمل وضو کو دیکھے تو وہ اس وضو
دیکھ لے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

مسح براسہ ثلاثاً آپ نے اپنے سر پر تین مرتبہ مسح کیا۔

ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: ایک جماعت نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(ان میں سے ایک) اسحاق ازرق ہیں - جیسا کہ ہمیں اس کی خبر دی - محمد بن ریح نے - اسماعیل بن ہود واسطی - اسحاق

کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(ان میں سے ایک) عبد الحمید حمانی ہیں - جیسا کہ ہمیں اس کی خبر دی - احمد بن محمد نے - جعفر بن محمد نے اپنے والد

حوالے سے - عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(ان میں سے ایک) ابو یوسف ہیں جنہوں نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(ان میں سے ایک) حسن بن زیاد ہیں - جیسا کہ ہمیں اس کی خبر دی - سہل بن بشر نے - فتح بن عمر - حسن بن زیاد

حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(ان میں سے ایک) حسن بن فرات - جیسا کہ ہمیں اس کی خبر دی - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی نے - وہ بیان کرتے

ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے - یحییٰ بن حسین - زیاد بن حسن بن فرات - انہوں نے اپنے والد

حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(ان میں سے ایک) سعید بن ابو جہم ہیں - جیسا کہ ہمیں اس کی خبر دی - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی نے - منذر بن محمد -

نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا سعید بن ابو جہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت

نقل کیا ہے

(ان میں سے ایک) ایوب بن ہانی ہیں - جیسا کہ ہمیں اس کی خبر دی - احمد بن محمد نے - انہوں نے اپنے والد محمد - منذر بن

نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اس روایت کو نقل کیا ہے۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - عبد اللہ بن احمد بن بہلول سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ

میرے دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) میرے والد نے امام ابو حنیفہ سے

روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے خالد بن علقمہ - عبد خیر کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات

انہ تو ضا ثلاثاً ثلاثاً وقال هذا وضوء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

انہوں نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور پھر بولے: یہ نبی اکرم ﷺ کا وضو ہے۔

شیخ ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: جن حضرات نے اس روایت میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے تین مرتبہ مسح کیا تھا تو اس کا محسوس یہ ہوگا کہ انہوں نے اپنے سر کے اگلے حصے پر ہاتھ رکھے پھر انہیں سر کے پچھلے حصے تک لے کر گئے پھر انہیں سر کے اگلے حصے تک لے کر آئے تو راوی یہ سمجھا کہ یہ تین مرتبہ ہو گیا حالانکہ یہ ایک ہی مرتبہ ہے کیا آپ نے یہ ملاحظہ نہیں فرمایا ہے؟ کہ جبارود بن یزید خارجہ بن مصعب اور اسد بن عمرو نے یہی بات بیان کی ہے کہ مسح ایک ہی مرتبہ تھا۔

لیکن اصحاب رسول کی ایک جماعت نے یہ بات نقل کی ہے: کہ نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ مسح فرمایا ہے۔

ان صحابہ کرام میں حضرت عثمان بن عفان، حضرت علی بن ابوطالب اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

اس کا مفہوم وہ ہو سکتا ہے کہ جو ہم نے ذکر کیا ہے البتہ یہ ہو سکتا کہ آپ نے تین مرتبہ پانی لیا تھا باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

شیخ ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: شعبہ نے اس میں ایک بڑی غلطی کی ہے انہوں نے اس کو مالک بن عرفطہ - عبد خیر کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے تو انہوں نے (اس کی سند میں راوی کا نام) خالد کی جگہ مالک (اور اس کے باپ کا نام) علقمہ کی جگہ عرفطہ نقل کر دیا۔

اگر یہ غلطی امام ابو حنیفہ سے سرزد ہوئی ہوتی تو ان لوگوں نے ان کی نسبت معرفت حدیث میں قلت اور جہالت کی طرف کرنی تھی اور خود ان ہی لوگوں نے اس طرح کی روایت نقل کی ہے یہ صرف ان میں پرہیزگاری کی کمی اور نفسانی خواہشات کی پیروی کا نتیجہ ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن قدام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے - (اور) صالح بن احمد - ابراہیم بن عثمان - علی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبید - علی بن عبد الملک - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن حامد - حسن بن محمد بن حسن رازی - موسیٰ بن نصر - ابو مطیع حکم بن عبد اللہ بلخی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(335) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ خَالِدِ بْنِ

امام ابو حنیفہ - خالد بن علقمہ - عبد خیر کے حوالے سے یہ

عَلَّقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

روایت نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین، تین مرتبہ وضو کرتے تھے اور اپنے

تَوَضُّأً ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا

پر بھی تین مرتبہ مسح کرتے تھے۔

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو حسن محمد بن ابراہیم بن احمد۔ ابو عبد اللہ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے پہلے والے الفاظ کے ہمراہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے۔ انہوں نے یہ روایت حسین۔ احمد بن عبد اللہ کندی۔ علی بن معبد اور ابراہیم بن جراح۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے ابو حنیفہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے۔

انه تَوَضُّأً ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى وَضْوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلْيَنْظُرْ إِلَى وَضْوِي هَذَا

انہوں نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور پھر بولے: جو شخص یہ چاہتا ہوں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو دیکھے تو اسے میرے اس وضو کو دیکھ لینا چاہیے۔

انہوں نے یہ روایت ابو بکر قاسم بن عیسیٰ عصار سے دمشق میں۔ عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب۔ انہوں نے اپنے شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے حافظ صاحب فرماتے ہیں: عبد خیر سے اس روایت کو زائدہ شریک ابو عوانہ جعفر بن حارث نے نقل کیا ہے ان سب نے عبد خیر سے نقل کیا اور پھر انہوں نے ان حضرات کے طرق نقل کیے ہیں۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد حسن بن علی۔ حافظ بن مختار کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن علی بن محمد خطیب۔ علی بن ربیعہ۔ حسن بن رشیق۔ جعفر بن محمد۔ صالح بن محمد۔ حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت۔ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب۔ ابو علی حسن بن شاذان۔ عبد الباقی بن قاضی مرزوق قاضی۔ احمد بن محمد بن مقاتل۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ ابو مطیع کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(336)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَارِثِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے۔ حارث بن عبد الرحمن۔ ضحاک بن

عَنِ الرَّحْمَنِ عَنِ الصَّحَّاحِ بْنِ مَزَاحِمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

کے حوالے سے - حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

رَوَايَتُ أَنَّهُ دَعَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَضَمَّضَ ثَلَاثًا ثُمَّ اسْتَنَشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَآخَذَ كَفًّا مِنَ الْمَاءِ فَصَبَّهُ عَلَى صَلَاحَتِهِ حَتَّى تَحَادَرَ الْمَاءُ مِنْ رَأْسِهِ غَسَلَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ایک مرتبہ انہوں نے پانی منگوایا اس کے ذریعے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے پھر تین مرتبہ کلی کی پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر ہتھیلی میں پانی لے کر اسے اپنی پیشانی پر بہایا یہاں تک کہ وہ پانی ان کے سر کے نیچے چھلک آیا پھر انہوں نے دونوں پاؤں دھوئے پھر بولے: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ہے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح - محمد بن غالب واقفی - سعید بن مسلمہ بن ہشام بن عبد الملک بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ثُمَّ أَخَذَ بِكَفِّهِ الْيَمْنَى مَاءً فَوَضَعَهُ عَلَى رَأْسِهِ حَتَّى يَجْعَلَ يَتَحَدَّرُ عَلَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا پھر انہوں نے اپنی دائیں ہتھیلی میں پانی لیا۔ اسے اپنے سر پر رکھا یہاں تک کہ ان پر اس کے قطرے پھسل آئے۔ پھر انہوں نے دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے۔

انہوں نے یہ روایت ابو احمد بن یاسین بن نصر نیشاپوری - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام کسائی - ابو حفص - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن احمد بن عبد الملک - احمد بن داؤد - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - اپنے والد اور سعید بن ذاکر ان دونوں نے - احمد بن زہیر - مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - صالح بن منصور بن نصر صغانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابو موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نبیہ روایت حسین بن علی کی تحریر سے پڑھی ہے

یہ یحییٰ بن حسن بن زیاد نے - حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن حسن - محمد بن عبید ہمدانی - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرس سلمی - جبارود بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے مختصر طور پر روایت کی ہے۔

ان علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ توحاً ثلاثاً ثلاثاً

حضرت علی بن ابوطالب نے تین تین مرتبہ وضو کیا۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن علی بن محمد بن عبید - علی بن عبد ربہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ

دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - قاسم بن زکریا - احمد بن عثمان بن حکیم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ

سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے

امام ابو حنیفہ نے - منصور بن معتمر - مجاہد - ثقیف قیس

تعلق رکھنے والے ایک شخص جس کا نام حکم یا شاید ابن حکم

کے حوالے سے اس کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے چلو میں پانی

اسے طہارت کے مقامات پر چھڑک دیا۔

(337) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَنْصُورِ بْنِ

الْمُعْتَمِرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ يُقَالُ لَهُ

الْحَكَمُ أَوْ ابْنُ الْحَكَمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ فَأَخَذَ حُفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَنَضَحَهُ فِي مَوَاضِعَ

طُهُورِهِ

...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن قدامہ بن سیار زاہد بلخی - لیث بن مساور - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(337) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (54) - وابوداؤد (166) في الطهارة - والنسائي 86/1 في الطهارة: باب التوضوء

ماجة (461) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 161/1 - والحاكم في "المستدرک" 171/1 - واحمد 179/4

(338) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الْحَسَنِ

سَيِّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الزَّرَادِ عَنْ تَمَامٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
سَيِّدِ طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

سَمِعْتُ رَوَايَةً أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِي أَرَأَيْكُمْ قُلُوحًا اسْتَاكُوهَا فَلَوْلَا
تَشَقَّى عَلَى أُمَّتِي لَا مَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ

مَرْفُوعٍ

امام ابو حنیفہ نے - ابو حسن علی بن حسین زراد - تمام -
حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
ہے:

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ نبی اکرم
ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد
فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں تم لوگوں نے مسواک نہیں کی ہے تم لوگ
مسواک کرو کیونکہ اگر مجھے اپنی امت کے مشقت کا شکار ہونے
کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم
دیتا۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن اسحاق بن عثمان بخاری - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قاسم بن عباد - محمد بن شوکہ (اور) محمد بن رضوان - محمد بن سلام ان دونوں نے - محمد بن حسن شیبانی کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

مَالِي أَرَأَيْكُمْ تَدْخُلُونَ عَلَى قُلُوحًا

کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں تم لوگ مسواک کیے بغیر آ گئے ہو۔

انہوں نے یہ روایت حماد بن احمد مروزی - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر - مقاتل بن ابراہیم - نوح بن ابومریم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

وَعِنْدَ كُلِّ وَضُوءٍ "يَا هَرُوضُوكَ سَاتُحْ"

حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - انہوں
نے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - علی بن محمد بن عبید - محمد بن علی - سعید بن سلیمان - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے

مخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (41) - والحصكفي فی "مسند الامام" (48)

- وهذا الحديث في الاصل حديث العباس بن عبد المطلب: "كانوا يدخلون على النبي صلى الله عليه وسلم" - ورواه

مسند (6710) - والهشمي في "زوائد أبي يعلى" (122) - والبخاري في "التاريخ الكبير" 157/2 - والحاكم في "المستدرک

سے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - ابوعلی جعفر بن محمد بن عبد اللہ بن علی صیقل - تمام بن مسکین کے حوالے سے - حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت - ابن عقدہ - محمد بن حسن - احمد بن عبد الرحمن - حکم - زفر - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے - ابو حسن زراد سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: حسن بن زیاد نے یہ روایت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے - ابو یعلیٰ - تمام کے حوالے سے - حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

عبد اللہ بن زبیر نے یہ روایت امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - ابو حسن زراد - تمام کے حوالے سے - حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ نے یہ روایت - محمد بن مخلد - محمد بن فضل - سعید بن سلیمان - محمد بن سلیمان - محمد بن حسن شیبانی - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے - تمام کے حوالے سے - حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد یحییٰ بن محمد بن صاعد - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن مظفر نے یہ روایت امام ابوحنیفہ کی سند کے علاوہ بھی ایک جماعت کے حوالے سے نقل کی ہے ان میں سے بعض حضرات نے اس کو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد سے جبکہ بعض حضرات نے اس کو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ان کے والد کا ذکر نہیں کیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مسعود کے حوالے سے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - یحییٰ بن اسماعیل جریری - حسن بن اسماعیل جریری - علی بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابن خسرو - ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عمرو بہرانی - انہوں نے اس کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے - ابوعلی - تمام کے حوالے سے - حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے شاید یہی صیقل ہو۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد

والسواء عندنا سنة لا ينبغي ان يترك امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

- ۳۳۸۔ سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
 مرد یا عورت احرام کی حالت میں مسواک کر سکتے ہیں۔

——***

- (خرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضى الله عنه ثم قال محمد وبه
 ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه
 امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔
- ۳۳۹۔ سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سُفْيَانَ بْنِ
 امام ابو حنیفہ نے۔ سفیان بن سعید ثوری۔ زید بن اسلم۔
 عطاء بن یسار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت
 عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
 میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایک مرتبہ وضو کرتے
 ہوئے دیکھا ہے۔

——***

- حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو فرج حسین بن
 عبد اللہ۔ ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان۔ یعقوب بن حسن خلال سے بصرہ میں۔ شعیب بن ایوب۔ ابو یحییٰ جمانی کے حوالے
 سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
- ۳۴۰۔ سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
 ”عورت اپنے سر کے بالوں پر مسح کرے گی اس کے لئے
 یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی اوڑھنی پر مسح کر لے۔“

خرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (42) في الطهارة: باب السواك

خرجه الطحاوي في ”شرح معاني الآثار“ 29/1 - وابن حبان (1095) - وابوداود (138) في الطهارة: باب الوضوء مرة

مرة مذي (42) في الطهارة: باب ماجاء في الوضوء مرة .

خرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (43) في الطهارة: باب وضوء المرأة ومسح الخمار - وابن ابی شيبة 25/1

في الطهارة: باب في المرأة تمسح على خمارها .

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد وبہ

ناخذ وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن نے اس کو کتاب الآثار میں نقل کیا ہے انہوں نے یہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے

ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(342) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا يُجْزَى لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَمْسَحَ عَلَى

صَدْغِهَا حَتَّى تَمْسَحَ بِرَأْسِهَا كَمَا يَمْسَحُ الرَّجُلُ

”عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی کنپٹی

پر مسح کر لے جب تک وہ مرد کی طرح سر پر مسح نہیں کرتی“

——***

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد واما

نحن فنقول اذا مسحت موضع الشعر فمسحت من ذلك مقدار ثلاثة اصابع اجزاها واحب الينا

ان تمسح كما يمسح الرجل وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن نے اس کو ”کتاب الآثار“ میں نقل کیا ہے انہوں نے یہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد

فرماتے ہیں: البتہ ہم یہ کہتے ہیں: جب اس نے بالوں کی جگہ پر مسح کرتے ہوئے تین انگلیوں کے برابر جگہ پر مسح کر لے تو یہ

کے لیے جائز ہوگا البتہ ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ عورت بھی اسی طرح مسح کرے جس طرح مرد مسح کرتا ہے

ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(343) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - محمد بن یزید عطار - مجمع بن عتاب

کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

يَزِيدَ الْعَطَّارِ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ عَتَّابٍ عَنْ أَبِيهِ:

انہوں نے حضرت ابن ابوطالب کو دیکھا انہوں نے

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ رَأَى عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ

کرتے ہوئے اپنی انگلیوں کو حرکت دی۔

عَنْهُ تَوَضَّأَ فَحَرَّكَ خَاتِمَهُ

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن عبید بن عتبہ - محمد بن ہشام - خالد بن عبد

کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(342) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (43) فی الطہارة: باب وضوء المرأة ومسح الخمار - وقد تقدم

(343) اخرجہ البيهقي فی ”السنن الكبرى“ 57/1 فی الطہارة: باب تحريك الخاتم فی الاصبع عند غسل اليدين .

الْفَصْلُ الثَّانِي فِي مَا يُوجِبُ الْوُضُوءَ وَالتَّيَمُّمَ وَأَحْكَامَ الْحَدَثِ

دوسری فصل: جو چیزیں وضو اور تیمم کو لازم کرتی ہیں، نیز حدث کے احکام

روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي
(عَنِ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ:
روایت: لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وَضُوءٌ
امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:
”بوسہ لینے سے وضو لازم نہیں ہوتا۔“

حافظ ظلمہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو عبیدہ قاسم بن خالد - ابو نعیم فضل بن دکین کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ (اور) علی بن ابراہیم ان دونوں نے - یزید بن ہارون کے حوالے سے امام
 حنفیہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 (۳۴۳) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي
 جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :
 روایت: أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 بِلَحْمٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ
 امام ابو حنیفہ نے - ابو جابر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
 ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کے ساتھ شوربہ کھایا، پھر آپ
 نے نماز ادا کر لی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

یہ روایت صحاح بن احمد قیراطی - احمد بن خالد بن عمرو حمصی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عیسیٰ بن ابیض بن اغر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:
سألتُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الرَّجُلِ يَذْبَحُ

أخرج عبد الرزاق (505) في الطهارة: باب الوضوء من القبلة والتمس والمباشرة - وابن أبي شيبة 44/1 في الطهارات: باب ليس في القبلة وضوء .

أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (47) - وأبو يعلى (1963) - وأحمد 3/304 - وعبد الرزاق (639) - وأبو داود (191) -
 صورة: باب في ترك الوضوء مما مست النار - والبيهقي في "السنن الكبرى" 1/156

200 أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في " الآثار " (158) في الصلاة: باب ما يعاد من الصلاة وما يكره منها - وابن أبي شعبة في الطهارة: باب الرجل يذبح أيتوا من ذلك أم لا؟ - عبد الرزاق 125/1 في الطهارة: باب مس اللحم النيء والدم

شَاةٌ وَهُوَ عَلَى وُضوءٍ فَيَصِيبُ الدَّمَ عَلَى يَدِهِ قَالَ
يَغْسِلُ مَا يُصِيبُهُ وَلَا يَعِيدُ الْوُضوءَ
دریافت کیا جو با وضو حالت میں بکری کو ذبح کرتا ہے تو بکری کا
خون اس کے ہاتھ پر لگ جاتا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا
جس جگہ پر خون لگا ہے وہ اس جگہ کو دھو لے گا اس کے لئے وضو
دہرانا لازم نہیں ہے۔

——***

مام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے
(347) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ فَيَمْسَحُ وَجْهَهُ
بِالشُّوْبِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ ثُمَّ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ اغْتَسَلَ
فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ يَقُومُ حَتَّى يَجُفَّ
جو شخص وضو کرے اور پھر اپنے کپڑے کو چہرے سے پونچھ
لے اس کے بارے میں ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس میں کوئی
حرج نہیں ہے پھر انہوں نے فرمایا: اگر اس شخص نے کسی شخص
رات میں غسل کیا ہو تو کیا وہ اتنی دیر کھڑا رہے گا جب تک اس
جسم خشک نہیں ہوتا۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ ولا نرى
بذلك بأساً وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے تو انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔
(348) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الرَّجُلِ يَقْصُ أَظْفَارَهُ أَوْ يَأْخُذُ مِنْ
شَعْرِهِ قَالَ يَمْرُ عَلَيْهِ الْمَاءُ
”وہ شخص جو اپنے ناخن تراشتا ہے یا اپنے بال کاٹتا ہے
کے بارے میں ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ اس جگہ پر
دے گا۔

(347) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (39) فی الطہارة: باب مسح الوجه بالمندیل وقص الشارب - وعنه

(707) فی الطہارة: باب المسح بالمندیل - وابن ابی شیبہ 150/1 فی الطہارات: باب من کره المندیل

(348) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (40) فی الطہارة: باب مسح الوجه بالمندیل وقص الشارب - وعنه

(463) فی الطہارة: باب قص الشارب - وابن ابی شیبہ 53/1 فی الطہارات: باب من قال: يعيد الوضوء

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد
وسمعت ابا حنیفہ یقول ربما قصصت اظفاری واخذت من شعری ولم اصبہ بالماء حتی اصلی
ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابو یوسف وحسن البصری رحمہما اللہ تعالیٰ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی
پھر امام محمد فرماتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: بعض اوقات میں اپنے ناخن تراشتا ہوں یا بال تراشتا
میں اور پھر ان پر پانی استعمال کیے بغیر نماز ادا کر لیتا ہوں پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو یوسف
حسن بصری بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

344 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
شَرَحْبِيلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
رَوَيْتُ: لَيْسَ فِيمَا مَسَّتِ النَّارُ وَضُوءٌ
امام ابو حنیفہ نے - عبد الرحمن بن شرحبیل کے حوالے سے
یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو لازم نہیں ہوتا۔

....—....—....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس - یعقوب بن یوسف بن زیاد - اسماعیل بن علیان کے حوالے سے
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

351 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
يَعْقُوبَ قَالَ:
رَوَيْتُ: إِذَا قَلَسْتَ مَلًا فِيكَ فَأَعِدْ وَضُوءَكَ
وَإِنْ كَانَ أَقَلُّ مِنْ مَلٍ فِيكَ فَلَا تُعِدْ وَضُوءَكَ
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابی سلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
”جب تمہیں منہ بھر کر قے آجائے تو تم وضو کو دہراؤ گے
اور جب منہ بھرنے سے کم قے آئے تو تم وضو کو نہیں دہراؤ
گے۔“

....—....—....

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد وهو
قول ابی حنیفہ وبہ ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے تو انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی
پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

352 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
امام ابو حنیفہ نے - سلیمان بن یسار کے حوالے سے یہ

اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (20) - وعبد الرزاق (520) فی الطہارۃ: باب الوضوء من القی
سوان ابی شیبہ 40/1 فی الطہارات: باب فی القلس الوضوء .

يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ:

متن روایت: أَنَّهُ كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ نِسَاءَهُ فِي رَمَضَانَ وَمَا يُجَدِّدُ وُضُوءَهُ

روایت نقل کی ہے: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں اپنی ازواج کا بوسہ لے لیتے تھے اور وضو کی تجدید نہیں فرماتے تھے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو سعید بصری - حارث - علی بن منصور جرجانی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(352) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: فِي رَجُلٍ يَقْدُمُ مِنْ سَفَرٍ فَتَقَبَّلَهُ عَمَّتُهُ أَوْ خَالَتُهُ أَوْ امْرَأَةٌ مِمَّنْ يَحْرُمُ عَلَيْهِ نِكَاحُهَا قَالَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ إِذَا قَبَّلَ مَنْ يَحْرُمُ عَلَيْهِ نِكَاحُهَا فَإِنَّمَا إِذَا قَبَّلَ مَنْ يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُهَا وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ حَدَثٍ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص سفر سے واپس آئے اور پھر اس کی پھوپھی یا خالہ یا کوئی ایسی عورت جس کے ساتھ نکاح کرنا اس کے حرام ہو اس کا بوسہ لے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب کوئی عورت آدمی کا بوسہ لے جس کے ساتھ نکاح کرنا اس کے حرام ہو تو ایسی صورت میں آدمی پر وضو لازمی نہیں ہوگا، لیکن کوئی ایسی عورت اس کا بوسہ لے لیتی ہے جس کے ساتھ نکاح کرنا اس کے لئے جائز ہو تو اس پر وضو کرنا لازم ہوگا اور یہ ”حدث“ کے مترادف ہوگی۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابو حنيفة ثم قال وهو قول ابراهيم ولسنا نأخذ به ولا نرى في القبلة وضوا على حال الا ان يمدى فيجب للمدى عليه الوضوء وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے پھر انہوں نے فرمایا: ابراہیم نخعی کا بھی یہی قول ہے البتہ ہم اس کو اختیار نہیں کرتے ہیں ہمارے نزدیک بوسہ لینے کی صورت میں کسی بھی صورت میں وضو لازم نہیں ہوتا البتہ اگر (بوسہ لینے سے) آدمی کی ندی خارج ہو جائے تو ندی کی وجہ سے وضو لازم ہوگا امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(351) اخرجہ ابن جریر الطبری فی ”التفسیر“ 108/4 (9638) - والعثماني فی ”اعلاء السنن“ 158/1 (130) .

(352) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (21) فی الطهارة: باب ما ينقض الوضوء من القبلة والفلس - وعنه

(502) فی الطهارة: باب الوضوء من القبلة

(353) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - عطیہ بن روق ہزارانی کوفی - ابراہیم بن

رُوقِ الْهَمْدَانِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ

یزید تمیمی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ام المؤمنین سیدہ
حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

تَمِيمٍ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ:

سَنَ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَقْبَلُنِي

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے وضو کرتے تھے اور پھر میرا
بوسہ لے لیتے تھے اور وضو دوبارہ نہیں کرتے تھے۔

وَلَا يُحَدِّثُ وَضُوءًا

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - محمد بن جارود - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت - احمد بن محمد بن حسین - ہارون بن موسیٰ اشثانی - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(354) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی اور سعید

ابراہیم (وَعَنْ) سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ

بن جبیر سے یہ روایت نقل کی ہے:

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

سَنَ رَوَايَتٍ: كَانَ يَقْرَأُ أَحَدُهُمْ جُزْءَهُ مِنَ الْقُرْآنِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی شخص قرآن میں

اپنے معمول کے مطابق حصے کی تلاوت کر لیتا تھا حالانکہ وہ اس

قَوْلًا عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ

وقت وضو کے بغیر ہوتا تھا۔

——***

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ قال محمد وبہ ناخذ لا نری بہ

باساً وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد

ماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(355) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

ابراہیم أَنَّهُ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(355) اخرجہ الدار قطنی فی ”السنن“ فی الطہارۃ: ما ینقض الوضوء - والبیہقی فی ”الخلافيات“ 28/1

(355) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (278) فی الجنائز: باب القراءة فی الحمام والجنب - وعبد الرزاق (1316)

فی الطہارۃ: باب القراءة علی غیر وضوء - وابن ابی شیبۃ 103/1 فی الطہارات: باب فی الرجل یقرأ القرآن وهو غیر

عبر - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 90/1 فی الطہارۃ: باب قراءة بعد الحدیث .

متن روایت: اَرْبَعَةٌ لَا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ إِلَّا يَتَذَكَّرُونَ
نَحْوَهَا الْجُنُبُ وَالَّذِي عَلَى الْغَائِطِ وَالَّذِي يُجَامِعُ
وَفِي الْحَمَامِ

کیا لوگ قرآن کی تلاوت نہیں کر سکتے؟ خواہ ایک آیت
اس کے جتنا حصہ ہو، جنبی شخص وہ شخص جو بیت الخلاء میں موجود ہو
وہ شخص جو صحبت کر رہا ہو اور وہ شخص جو حمام میں موجود ہو۔

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
(356) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ هِشَامِ عَنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:
متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يُقْبَلُ وَلَا يُجَدِّدُ وُضوءًا أَوْ يُصَلِّي

امام ابو حنیفہ نے - ہشام - (ابن شہاب) زہری - عروہ
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
بوسہ لے لیتے تھے اور وضو کی تجدید کئے بغیر نماز ادا کر لیتے تھے۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے
سے - انہوں نے اپنے چچا - حسین بن سعید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
(357) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جو شخص پیشاب کرنے لگے اور اس کے پاس دراہم موجود
ہوں جن پر قرآن مجید (کے الفاظ تحریر ہو) تو ابراہیم نخعی نے
اسے مکروہ قرار دیا ہے وہ فرماتے ہیں: اگر وہ درہم (رقم رکھنے
والی) تھیلی میں یا اس طرح کی کسی چیز میں لپٹے ہوں تو یہ زیادہ
بہتر ہے۔

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يُولُ وَمَعَهُ شَيْءٌ مِنَ
الدَّرَاهِمِ فِيهَا كِتَابُ يَغْنِي الْقُرْآنَ فَكَرِهَهُ وَقَالَ
يَكُونُ فِي هُمَيَّانٍ أَوْ فِي مَضْرُورَةٍ أَحْسَنُ

——***

(355) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (282) فی الجنائز: باب القراءة فی الحمام والجنب - وابن ابی شیبہ 1/414
فی الطہارات: باب الرجل يذكر الله وهو على الخلاء او هو يجمع .

(356) اخرجہ ابن ابی شیبہ (485) فی الطہارات: باب من قال: ليس في القبلة وضوء - وابن ماجہ (502) - واسحاق بن راہویہ فی
المسند 2/99 (23) - واحمد 210/6 - وابوداؤد (181) .

(357) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (36) فی الطہارة: باب ابواب البهائم وغيرها - وعبد الرزاق (1341) فی
الطہارة: باب من المصحف والدرهم التي فيها القرآن - وابن ابی شیبہ 1/113 فی الطہارات: باب في الرجل يدخل الخلاء ومعه
الدرهم .

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو

قول ابی حنیفۃ ویکرہ ان یاخذہا وفیہا القرآن بیدہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور یہ مکروہ ہے کہ آدمی اپنے ہاتھ کے ذریعے اس کو پکڑے جبکہ اس میں قرآن موجود ہو۔

(358) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَنْصُورِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - منصور بن زاذان - حسن کے حوالے

سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت معبد بن صبیح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

زَادَانَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ صَبِيحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ اسی دوران ایک نابینا شخص آیا وہ نماز میں شریک ہونا چاہتا تھا لیکن وہ ایک گڑھے میں گر گیا تو بعض لوگ ہنس پڑے یہاں تک کہ انہوں نے قہقہہ لگا لیا۔ جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قہقہہ لگا لیا ہے وہ وضو اور نماز کو دہرائے گا۔

مَنْ رَوَايَت: أَنَّهُ كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَأَقْبَلَ أَعْمَى يُرِيدُ الصَّلَاةَ فَوَقَعَ فِي زَبِيَّةٍ فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ حَتَّى قَهَقَهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ قَهَقَهُ فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ

سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ - اسماعیل بن محمد - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اسد بن عمرو نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے معبد سے روایت کی ہے۔

ابن عقدہ نے یہ روایت - محمود بن علی - مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - منصور - حسن - کے حوالے سے

(معبد) سے روایت کی ہے پھر حافظ نے یہ کہا ہے: یہ حضرت معقل سے بھی روایت کی گئی ہے لیکن یہ غلط ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشجانی نے یہ روایت - اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن بکیر بن خالد - عبد اللہ بن عمر بن ابان - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت

کی ہے۔

(اخرجه) محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (164) فی الصلاة: باب القهقهة فی الصلاة وما یکرہ فیہا - والدارقطنی فی

مسند (167) 166/1 - وعبد الرزاق (3760) فی الصلاة: باب الضحك والتبسم فی الصلاة .

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خیرون۔ ان کے ماموں ابو علی۔ ابو عبد اللہ بن دوست علاف۔ عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

ابن خسرو نے ہی یہ روایت۔ ابو قاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلال۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم بن خنیس۔ بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اسے نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

(359)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جو شخص نماز کے دوران قہقہہ لگاتا ہے وہ وضو اور نماز

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يُقَهِّقُهُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ

دہرائے گا اور استغفار پڑھے گا کیونکہ یہ شدید ترین حدت ہے

يُعِيدُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ وَيَسْتَغْفِرُ فَإِنَّهُ أَشَدُّ الْحَدِّثِ

——***

(اخرجه) محمد بن حسن في الآثار فرواه عن أبي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول أبي

حنيفة رحمه الله

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم

کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

(360)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

روایت نقل کی ہے:

جو بیمار شخص جنابت یا حیض کے بعد غسل کرنے

متن روایت: فِي الْمَرِيضِ لَا يَسْتَطِيعُ الْغُسْلَ مِنَ

استطاعت نہ رکھتا ہو اس کے بارے میں ابراہیم نخعی فرماتے ہیں

الْجَنَابَةِ أَوْ الْحَيْضِ قَالَ يَتَيَمَّمُ

وہ تیمم کر لے گا۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن أبي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

قول أبي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(359) اخرج محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (165) في الصلاة: باب القهقهة في الصلاة وما يكره فيها۔ وعبد

(3764) في الصلاة: باب الضحك والتبسم في الصلاة۔ وابن أبي شيبة 388/2 في الصلاة: باب من كان يعيد الصلاة

والوضوء (360) اخرج محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (28) في الطهارة: باب الوضوء لمن به قروح

إِبْرَاهِيمَ :

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے شرمگاہ کو چھونے کے

سُئِلَ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ إِنْ كَانَ

بعد وضو (کے لازم ہونے) کے بارے میں دریافت کیا گیا

نَجَسًا فَاقْطَعُهُ

انہوں نے فرمایا: اگر یہ نجس ہے تو تم اس کو کاٹ دو۔

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

—

(364) — سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے — حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

إِبْرَاهِيمَ :

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی کھڑے ہو کر پیشاب کرنے والے

شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ کچرے کے ڈھیر

تشریف لائے آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب بھی تھے تو آپ

نے وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا آپ کے ایک صحابی

کرتے ہیں: ہم نے یہ دیکھا کہ آپ نے پیشاب کے قطرے

سے بچنے کے لئے اپنی ٹانگوں کو کشادہ کیا ہوا تھا۔

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَبُولُ قَائِمًا قَالَ انْتَهَى

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ

وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ فَتَفَحَّجَ ثُمَّ بَالَ قَائِمًا فَقَالَ بَعْضُ

أَصْحَابِهِ حَتَّى رَأَيْنَا تَفَحُّجَهُ إِشْفَاقًا مِنَ الْبَوْلِ

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(365) — سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَدِيِّ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے — عدی بن ثابت — سعید بن جبیر کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس

بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے دودھ

متن روایت: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(363) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (23) فی الطہارة: باب الوضوء من مس الذكر — وفي ”الموطأ“ (19) —

الرزاق (430) فی الطہارة: باب الوضوء من مس الذكر — وابن ابی شیبہ 164/1 فی الطہارة: باب من كان لا يرى فيه الوضوء .

(364) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (37) فی الطہارة: باب ابوالبہائم وغيرها — ومسلم (273) فی الطہارة

باب المسح علی الخفين — وابوداؤد (23) فی الطہارة: باب البول قائماً .

(365) اخرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (46) — وابویعلی (2418) — واحمد 223/1 — والبخاری (5609) فی الاشریة

شرب اللبن — وابن ماجہ (498) فی الطہارة: باب المضمضة من شرب اللبن — والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 159/1

وَاللّٰهُ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَتَمَضَّمْضَ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ کے بعد کھلی کی اور نماز ادا کر لی اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - یحییٰ بن خالد بن مہلب - محمد بن منتشر - ابوسعید صغانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

366) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ شُرَحْبِيلَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَنَ رَوَايَتٍ أَنَّهُ أَكَلَ عِنْدَهُمْ لَحْمًا مَشْوِيًّا ثُمَّ خَلَّ يَدَيْهِ وَفَمِهِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

امام ابو حنیفہ نے - داؤد بن عبد الرحمن - شرحبیل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ہاں بھنا ہوا گوشت کھایا پھر دونوں ہاتھ اور منہ کو دھو لیا پھر نماز ادا کر لی اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔

——***

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - ابو حسین محمد بن مظفر - سعید احمد بن محمد بن عصمہ بن وکیع - وہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کی تحریر میں یہ پڑھا ہے: احمد بن خضر - حماد بن احمد - محمد بن یحییٰ - ابو عمرو نعیم بن عمرو مروزی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر قاضی - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری - قاضی ابوقاسم علی بن حسن تنوخی - ابوحسن احمد بن یوسف ازرق - انہوں نے اپنے چچا اسماعیل بن یعقوب بن اسحاق بن بہلول - اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر قاضی - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

367) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي عَالِيٍّ عَنْ شُرَحْبِيلَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَاتَيْتُهُ بِلَحْمٍ قَدْ

امام ابو حنیفہ نے - ابو علی - شرحبیل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں میرے گھر تشریف لائے میں آپ کی خدمت میں بھنا ہوا گوشت لے کر آیا آپ نے اسے

(366) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (17) في الطهارة: باب الوضوء مما غيرت النار - والطبراني في "الكبير"

445/2 - وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 254/1

(367) قد تقدم - وهو حديث سابقه .

شَوَى فَطَعِمَ مِنْهُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ
تَمَضَّمْضَ وَصَلَّى وَلَمْ يُحَدِّثْ وَضُوءًا
کھایا، پھر پانی منگوا کر دونوں ہاتھوں کو دھویا، پھر کلی کی اور نہ
کر لی اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابو بکر ابہری - ابو عمر
حرانی - انہوں نے اپنے دادا عمرو بن ابو عمرو - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے
- عبد الرحمن بن زاذان - شریحیل سے روایت کی ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس روایت کو ابو علی کے حوالے سے شریحیل سے نقل کیا ہے اور
مرتبہ عبد الرحمن بن زاذان کے حوالے سے شریحیل سے نقل کیا ہے

(368) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْبَةَ بْنِ
الْمُسَاوِرِ قَالَ:

متن روایت: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاقٍ إِذْ
سُئِلَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ اتَّوَضَّأَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ
فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَزْنِيُّ دَخَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَمَّتِهِ صَفِيَّةَ ابْنَةِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَرَّبَتْ لَهُ مِنْ كَتِفٍ بَارِدٍ فَطَعِمَ مِنْهَا
وَلَمْ يُحَدِّثْ وَضُوءًا

میں عدی بن ارطاق کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس دوران حسن
بصری سے سوال کیا گیا: کیا ہم آگ پر پکی ہوئی چیز کو کھانے کے
بعد وضو کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو بکر بن
عبد اللہ مزنی نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پھوپھی سیدہ صفیہ
عبد المطلب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے انہوں نے
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کندھے کا گوشت پیش کیا، نبی اکرم
نے اس کو کھالیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ وضو نہیں کیا۔

——***

(اخرجه) محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد بن
الحسن وبقول بکر ابن عبد اللہ المزنی ناخذ وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ
امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں
ہم بکر بن عبد اللہ مزنی کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(369) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ
امام ابو حنیفہ نے - یحییٰ بن عبد اللہ تیمی - ابو ماجد حنفی

(368) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (18) فی الطہارۃ: باب الوضوء مما غیرت النار - و ابو یعلیٰ (15)

- والطبرانی فی ”الکبیر“ 321/24 (808) - و اورده الهیثمی فی ”مجمع الزوائد“ 253/1

عَنْ عَبْدِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي مَاجِدٍ الْحَنْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

حَسَنُ رَوَايَةٍ: بَيْنَمَا نَحْنُ قُعُودٌ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذْ أَقْبَلُوا بِجُفْنَةٍ مَلَأَةٍ مِنْ مَاءٍ مِنْ بَابِ الْفِيلِ نَحُونًا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِنِّي لَا رَأَاكُمْ تَرَادُّونَ بِهَذِهِ قَالَ رَجُلٌ مِنْ الْقَوْمِ أَجَلُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَادَبَّةٌ كَانَتْ فِي الْحَنِي فَوُضِعَتْ فَطَعِمَ مِنْهَا وَشَرِبَ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ سَبَّ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذَرَا عِيَهُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءٌ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم مسجد میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ”باب الفیل“ کی طرف سے ہماری طرف ایک پیالہ اور پانی کا گھڑا آیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اس کی وجہ سے الجھن کا شکار ہوئے ہو حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: جی ہاں! اے ابو عبدالرحمن! یہ دسترخوان ہے جو قبیلے کا ہوتا ہے اسے وہاں رکھا گیا انہوں نے اس میں سے کچھ کھایا اور پانی کو پیا پھر اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈال کر ان کو دھولیا اپنے چہرے اور کلائیوں کو ہاتھ کی نرمی کے ذریعے پونچھ لیا اور پھر فرمایا: جس شخص کا وضو نہ ٹوٹا ہو یہ اس کا وضو ہے۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وهو قول ابي

حنيفة رضى الله عنه وبه نأخذ ولا بأس بالوضوء في المسجد اذا كان من غير قدر

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں مسجد میں وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ وہ (مسجد میں) گندگی (پھیلانے کا) باعث نہ ہو۔

امام ابوحنیفہ نے - عمرو بن مرہ - سعید بن جبیر کے حوالے

سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

(370) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ

سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ:

اگر میرے پاس روٹی اور گوشت کا پیالہ لایا جائے اور میں

اس میں سے کھاؤں یہاں تک کہ میں سیر ہو جاؤں پھر میرے

حَسَنُ رَوَايَةٍ: لَوْ أَتَيْتُ بِجُفْنَةٍ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ كَلْتُ مِنْهُ حَتَّى أَشْبَعَ ثُمَّ أَتَيْتُ بِعُصٍّ مِنْ لَبَنٍ

(اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (19) في الطهارة: باب الوضوء مما غيرت النار - وعبد الرزاق (650) في

الطهارة: باب من قال: لا يتوضأ مما مست النار - وابن أبي شيبة 49/1 في الطهارة: باب من كان لا يتوضأ مما مست النار - والطبرانی

(9234) .

(371) اخرج محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (16) في الطهارة: باب الوضوء مما غيرت النار - وقد تقدم في (365) .

فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى اتَّضَلَّعُ وَأَنَا عَلَى وُضُوءٍ لَمْ أَبَالَ
أَنْ لَا أَمْسُ مَاءً

پاس دودھ کا پیالہ لایا جائے اور میں اس میں سے پی لوں۔
تک کہ سیراب ہو جاؤں اور میں اس وقت وضو کی حالت
ہوں تو اگر بعد میں میں پانی کو نہیں چھوتا (یعنی دوبارہ وضو
کرتا) تو بھی میں اس کی کوئی پروا نہیں کروں گا۔

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم ابن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلال۔ عبد الرحمن بن
عمر۔ محمد بن ابراہیم بن حنیس۔ محمد بن شجاع بلخی۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابو حنیفۃ ثم قال محمد وهو قول ابی
حنیفۃ رضی اللہ عنہ وبہ ناخذ ولا وضوء مما غیرت النار انما الوضوء مما خرج وليس مما
دخل

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں آگ پر پکی ہوئی
کھانے سے وضو لازم نہیں ہوتا ہے وضو (جسم سے کوئی چیز) باہر نکلنے پر لازم ہوتا ہے اندر داخل ہونے پر لازم نہیں ہوتا ہے۔
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(371)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي رَوْقٍ

عَطِيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ الْهَمْدَانِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ
التَّيْمِيِّ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَقْبَلُ وَلَا يَجِدُّ وَضُوءًا

امام ابو حنیفہ نے۔ ابو روق عطیہ بن حارث ہمدانی۔
ابراہیم بن یزید تیمی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
محترمہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے وضو کرتے تھے پھر

زوجہ محترمہ کا بوسہ لے لیتے تھے لیکن وضو کی تجدید نہیں کرتے

تھے۔

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ محمد
مظفر۔ احمد بن محمد بن حسن۔ ہارون بن موسیٰ اشثانی۔ یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت۔ ابوقاسم یوسف بن محمد ہمدانی سے اذن کے طور پر۔ عبد الواحد بن محمد بن
اللہ بن مہدی فارسی۔ ابو عبد اللہ محمد بن مخلد عطار۔ محمد بن جارود۔ یحییٰ بن نصر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ الْعَرَزَمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ

سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ

عَنْ نَسِيٍّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

رَوَيْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

سَلَّمَ تَوَضَّأَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَمَرَّ بِهَا فَقَبَّلَهَا

فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأَ

امام ابو حنیفہ نے - محمد بن عبید اللہ بن ابوسلیمان عزمی -

عمرو بن شعیب - انہوں نے اپنے والد - اور دادا کے حوالے

سے - سیدہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے - سیدہ

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، پھر آپ نماز کے لئے تشریف

لے جانے لگے، آپ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزرے تو

آپ نے ان کا بوسہ لیا، پھر آپ نے نماز ادا کی اور دوبارہ وضو

نہیں کیا۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن عقدہ - داؤد بن بہرام بن زبرقان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - قاسم بن عبد اللہ بن عامر بن زرارہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ

بن حبیب حضرمی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قالت عائشة كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يتوضأ ثم يقبل ثم يصلي ولم يتوضأ

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) وضو کر لینے کے بعد (ان کا) بوسہ لے لیتے تھے اور

پھر از سر نو وضو کیے بغیر نماز ادا کر لیتے تھے۔“

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - صالح بن مقاتل - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - داؤد بن زبرقان کے

حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسن بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خيرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ

بن علف - قاضی عمر اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - عبد الرحمن بن زياد (اور ایک قول کے

مطابق) عبد الرحمن بن زاذان (اور یہی صحیح ہے) - شرجیل کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

بیان کرتے ہیں:

(375) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ

رَحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ وَقِيلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَاذَانَ

عَنِ الصَّحْبِ عَنْ شَرْجِيلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

خَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

(376) أخرجه ابن أبي شيبة 44/1 في الطهارة: من قال: ليس في القبلة وضوء - واسحاق بن راهويه في "المسند" 99/2

- وأحمد 210/6 - وأبو داود (181) - والترمذي (86) - والدارقطني 137/15.

(377) قد تقدم في (366)

متن روایت: دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ زَائِرًا فَاتَيْتُهُ بِلَحْمٍ مَشْوِيٍّ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ
غَسَلَ يَدَيْهِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

نبی اکرم ﷺ میرے ہاں ملنے کے لئے تشریف لائے
میں نے بھنا ہوا گوشت آپ کی خدمت میں پیش کیا، آپ
اسے کھالیا پھر دونوں ہاتھوں کو دھولیا اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن ابو مقاتل - ابراہیم بن عثمان بلخی - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن عبد اللہ - ابو عاصم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(374) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ دَاوُدَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَرَحْبِيلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
متن روایت: أَنَّهُ أَكَلَ لَحْمًا مَشْوِيًّا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ
وَفِيهِ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

امام ابو حنیفہ نے - داؤد بن عبد الرحمن بن شرحبیل -
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
اکرم ﷺ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:
نبی اکرم ﷺ نے بھنا ہوا گوشت کھایا، پھر آپ نے
دونوں ہاتھ اور منہ دھو لئے اور نماز ادا کر لی اور دوبارہ وضو
کیا۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - محمد بن حسن - احمد بن عبد الرحمن - حکم -
حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - ابراہیم بن عثمان بلخی - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
بیجا ہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُهُ بِلَحْمٍ مَشْوِيٍّ فَأَكَلَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ

كَفَّيْهِ ثُمَّ تَمَضَّمُضَ وَلَمْ يَحْدِثْ وَضُوءًا

”نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے میں نے بھنا ہوا گوشت آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، آپ
اسے تناول فرمایا، پھر آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر کلی کی، البتہ آپ نے از سر نو وضو نہیں کیا“

حافظ کہتے ہیں: امام ابو یوسف نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

مقری نے ان کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ عبد الرحمن بن داؤد سے منقول ہے، البتہ

روایت درست ہے۔

(374) قد تقدم فی (366)

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن احمد بن سلیمان - محمد بن حجاج - علی بن معبد - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ شریح جلیل بن سعد سے منقول ہے انہوں نے اس میں نہ تو عبدالرحمن کا ذکر کیا ہے نہ ہی ان کے صاحبزادے داؤد کا ذکر کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز - عباس بن محمد - عبدالصمد بن نعمان - ابو جعفر رازی - شریح جلیل بن سعد کے حوالے سے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے (جونہی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں)

دخل على النبي صلى الله عليه وآله وسلم وقد اهدى لنا شاة فناولته الذراع فاكل ثم دعا بماء فتمضمض وغسل باطراف اصابعه ثم صلى ثم دخل علينا ذات يوم وعندنا لحم بارد فاكل ثم صلى ولم يصب ماءً

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے ہمیں ایک بکری تحفے کے طور پر دی گئی تھی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دستی پیش کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تناول فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر کلی کی اپنی انگلیوں کے کنارے دھوئے پھر (از سر نو وضو کیے بغیر) نماز ادا کی پھر ایک دن آپ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہمارے ہاں ٹھنڈا گوشت موجود تھا آپ نے اس کو کھا کر پھر نماز ادا کی آپ نے پانی استعمال نہیں کیا (یعنی از سر نو وضو نہیں دیا)۔“

ابن مظفر کہتے ہیں: سماک بن حرب نے اس کو شریح جلیل سے نقل کیا ہے انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - ابوعلی - شریح جلیل کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

قال دخل على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فاتيته بلحم قد شوى الحديث ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے میں نے بھنا ہوا گوشت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا“..... الحديث انہوں نے یہ روایت ابوسعید احمد بن محمد بن عطیہ بن وکیع سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ صاحب حج کے لیے جاتے ہوئے یا حج کے موقع پر (ہمارے ہاں تشریف لائے انہوں نے بتایا میں نے اپنے والد کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے: احمد حضرمی نے یہ روایت - حماد بن احمد - محمد بن ابوتیمیلہ - ابو عمرو بن نعیم بن عمرو مروزی - امام ابوحنیفہ - داؤد بن عبدالرحمن - شریح جلیل کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عمر بن احمد بن ہارون عطار - اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر - مکی بن ابراہیم - امام ابوحنیفہ - عبدالرحمن بن داؤد - شریح جلیل کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبداللہ بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی اسناد کے ساتھ نقل کی ہے۔

(375) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْبَةَ بْنِ الْمُسْتَوْدِ وَيُقَالُ ابْنُ الْمَسَاوِرِ الْبَصْرِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَتْنٌ رَوَيْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَطَعِمَ مِنْ كَتْفٍ بَارِدٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يُحَدِّثْ وَضُوءًا

امام ابو حنیفہ نے - شیبہ بن مستورد (اور ایک قول کے مطابق) ابن مساور بصری - بکر بن عبد اللہ مزنی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کندھے کا گوشت کھایا پھر آپ نے نماز ادا کی اور دو بار وضو نہیں کیا۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن علی بن عبید بن زید ہروی - خالد بن مقلات - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - منذر بن محمد - حسین بن محمد بن علی ازدی - امام ابو یوسف اور اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حمیس بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ حسن بن زیاد نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

الفصل الثالث فیما یوجب الغسل وأحكام الجنابة

تیسری فصل: جو چیزیں غسل کو واجب کرتی ہیں اور جنابت کے احکام

(376) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن عمر عمری - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

مَتْنٌ رَوَيْتُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتُكَ تَتَوَضَّأُ فِي النِّعَالِ السَّيْتِيَّةِ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

ایک صاحب نے عرض کی: اے ابو عبد الرحمن! میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ سبتی جوتے پہن کر ہی وضو کر لیتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے

(375) أخرجه ابن أبي شيبة 50/1 في الطهارة: من كان لا يتوضأ مما مست النار - وأبو يعلى (4432) (4449) - وسند

161/6 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 154/1

(376) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (325) في الحج: باب المناسك - باب الاحرام والتلبية - والبخاري

في اللباس: باب النعال السبتية وغيرها - ومسلم (1187) في الحج: باب الاهلال من حيث تبعث به الراحلة

ہوئے دیکھا ہے۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - اسماعیل بن فضل بلخی - محمد بن جعفر بن موسیٰ بلخی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ کہتے ہیں: اسماعیل بن حماد نے اس کو امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ کہ یہ روایت حماد بن عمر (عمری نامی راوی) کے حوالے سے سعید بن ابوسعید مقبری سے منقول ہے پھر انہوں نے اس روایت میں ان کے تیسرے (شروع کرنے) جو توں سمیت وضو کر لینے رکن یمانی کا استلام کرنے اور داڑھی پر زرد رنگ کا خضاب لگانے کا ذکر کیا ہے اور کہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يفعل ذلك كله

”میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ سب کام کرتے ہوئے دیکھا ہے“

(377) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَمَطٍ عَنْ أَبِي الْعَرِيفِ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - عامر بن سمط - ابو عریف - حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حسن روایت: قَالَ [لَا] يَقْرَأُ الْجَنْبُ مِنَ الْقُرْآنِ حَرْفًا وَاحِدًا

”جنسی شخص قرآن کے ایک حرف کی بھی تلاوت نہیں کرے گا۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن عبد اللہ بن سالم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سعید بن حکیم ابوزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(378) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - عمرو بن شعیب - ان کے والد اور دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

(379) - أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (279) في الجنائز: باب القراءة في الحمام والجنب - وأبو داود 57 في الصلاة: باب في الجنب يقرأ القرآن - والترمذي 273/1 في الطهارة: باب ماجاء في الرجل يقرأ القرآن على كل حال مالم يكن جنباً .

(380) - أخرجه ابن ماجه (611) - وابن أبي شيبة 89/1 - واحمد 178/2 - والخطيب في "تاريخ بغداد" 311/1 - والمرتضى في "عقود الجواهر المنيفة" 67/1

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ مِمَّا يُوجِبُ الْغُسْلَ التَّقَاءُ
الْخَتَانَيْنِ وَغَيُوبَةُ الْحَشْفَةِ أَنْزَلَ أَوْ لَمْ يَنْزَلَ
آپ فرماتے ہیں: شرم گاہوں کا مل جانا اور حشفہ کا غائب
ہو جانا غسل کو واجب کر دیتا ہے۔ خواہ انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابن عقدہ۔ عبد اللہ بن محمد بن یعقوب حارثی۔ ابراہیم بن یحییٰ نیشاپوری۔
جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ۔ ابن ابی میسرہ۔ ابو عبد الرحمن مفری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
(379)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ (عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ: سِند روایت نقل کی ہے: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ يُوجِبُ الصِّدَاقُ وَيَهْدَمُ
الثَّلَاثُ وَيُوجِبُ الْعِدَّةُ وَلَا يُوجِبُ صَاعًا مِنَ الْمَاءِ
”ایک چیز مہر کو لازم کر دیتی ہے تین طلاقیں کو کالعدم کر
دیتی ہے عدت کو لازم کر دیتی ہے تو کیا وہ ایک صاع پانی کو لازم
نہیں کرے گی۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضي الله عنه قال محمد رحمه
الله تعالى يعني اذا التقى الختانان وجب الغسل انزل او لم ينزل وهو قول ابي حنيفة رضي الله
عنه .

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے کہ فرماتے ہیں: یعنی جب شرم گاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔
(380)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابی سلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: أَرْبَعَةٌ لَا يَقْرَأُ وَنَ الْقُرْآنَ الْآيَةَ أَوْ
نَحْوَهَا الْجَنْبُ وَالَّذِي عَلَى الْغَائِطِ وَالَّذِي يُجَامِعُ
وَفِي الْحَمَامِ
”چار قسم کے لوگ قرآن کی ایک آیت یا اس کے
مانند (کسی بڑی آیت کے الفاظ کی) تلاوت نہیں کر سکتے۔
جنبی شخص، وہ شخص جو بیت الخلا میں ہو وہ شخص جو صحبت کرے

(379) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (47) فی الطہارة: باب الغسل من الجنابة۔ وعبد الرزاق (942) فی
الطہارة: باب ما یوجب الغسل۔ وابن ابی شیبہ 86/1 فی الطہارات: باب من قال: اذا التقى الختانان فقد وجب الغسل
(380) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (282) فی الجنائز: باب القراءة فی الحمام والجنب۔ وابن ابی
114/1 فی الطہارة: باب الرجل یذكر الله وهو علی الخلاء۔ وقد تقدم

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ بن سہل (اور) علی بن محمد بن عبد الرحمن سرخسی (اور) عمرو بن عاصم مروزی (اور) ابن منصور (اور) محمد بن یوسف سے نقل کی ہے یہ سب حضرات بیان کرتے ہیں: (یہ روایت) علی بن خشرم نے - عیسیٰ بن یونس سے - حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن محمد بن صاعد (اور) محمد بن منذر بن سعید ہروی (اور) عبد اللہ بن عبید اللہ شیبانی سے نقل کی ہے یہ سب حضرات بیان کرتے ہیں: (یہ روایت) - ابراہیم بن مرزوق نے - معاذ بن فضالہ - یحییٰ بن ایوب کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر - شداد بن حکیم - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت محمد بن قدامہ - عبد اللہ بن عمر - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت حماد بن احمد - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی - عیسیٰ بن احمد - علی بن عاصم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت احمد بن اسحاق بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مغیث بن بدیل - خارجہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی (اور) علی بن حسن بن عبدہ ان دونوں نے - حسین بن حریث - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - عبد الصمد بن فضل - عبد اللہ بن یزید مقبری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت محمد بن نصر بن سلیمان ہروی - احمد بن مصعب - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت حسین بن علی کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے: (یہ روایت) یحییٰ بن بشر نے - زیاد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا حسین بن سعید بن ابوجہم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - محمود بن خداش - علی بن یزید صدائی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام
 سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبد اللہ مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا کی تحریر
 میں ہے اس میں پڑھا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ابو حنیفہ نے ہمیں بیان کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں اسی مضمون میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - عبید اللہ بن جریر بن جبلة عتکی (اور)
 محمد بن احمد - فضل بن ابوطالب (اور) احمد بن محمد بن یوسف (اور) احمد بن محمد بن سعید ان دونوں نے - محمد بن موسیٰ ان سب نے
 فضالہ - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - محمود بن خداش - علی بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد - احمد بن عبید اللہ حمیری - اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عروبہ حسین ابن محمد بن مودود حرانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے
 سے امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عبد اللہ احمد بن ابراہیم بن خلاد عسکری - محمد بن محبوب - عبد اللہ بن محمد - حارث بن نبہان کے حوالے
 سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے دوسرے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسین احمد بن محمد بن حارث بن عبد الوارث سے مصر میں - ابراہیم بن مرزوق - معاذ بن فضالہ - یحییٰ
 کے حوالے سے موسیٰ بن عقبہ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطاہر احمد بن حسن بن احمد باقلانی - ابو علی حسن بن احمد ابن
 محمد بن شاذان - ابوبکر احمد بن سلیمان - یحییٰ بن جعفر - علی بن عاصم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابونصر بن اشکاب - احمد بن جعفر بن نصر حمانی - ادیس بن
 محمد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے انہوں نے اس روایت کو
 حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن محمد بن منصور - ابوبکر محمد بن احمد بن عبد الواحد
 بن عمر بن محمد حربی - حافظ محمد بن مظفر - ابو عروبہ حسین بن محمد بن مودود اور ان کے بھائی فضل - انہوں نے اپنے دادا عمرو بن
 محمد - امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

اذا اصاب الرجل من اهلہ ان ینام قبل ان یغتسل او یتوضا وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد
فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اپنی بیوی کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کرنے
کے بعد غسل یا وضو کیے بغیر سو جائے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

امام محمد نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(383) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ
سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ:

امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن سعید انصاری - عمرہ کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

متن روایت: كَانَتْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُونَ أَرْضَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ فَكَانَ
الرَّجُلُ يَرُوحُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَقَدْ عَرِقَ وَتَلَطَّخَ
بِالطِّينِ فَكَانَ يُقَالُ مَنْ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيُغْتَسِلْ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اپنی زمین پر خود کام کرتے
کرتے تھے تو جب کوئی شخص جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے آتا
تو اسے پسینہ بھی آیا ہوا ہوتا تھا اور وہ مٹی میں بھی لتھڑا ہوا
تھا تو یہ کہا جاتا: جو شخص جمعہ کی ادائیگی کے لئے آئے اسے غسل
لینا چاہئے۔

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن ابراہیم بن احمد بغوی - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع بلخی - حسن بن زیاد
حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن سعید حرانی - ابو فروہ یزید بن محمد بن یزید بن سنان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -
بن عبد اللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن صاعد - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن نصر بن طالب - احمد بن حسن بن احمد بن مختار - عبد اللہ بن محمد بن رستم - ابو ہاشم محمد بن حفص
حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(384) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ

(383) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 1/117 - وابن حبان (1236) - وعبد الرزاق (5315) - وابن
95/2 - واحمد 62/6 - والبخاری (903) - ومسلم (847) - والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 3/189

کرتی ہیں:

حسن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَبَعْضُ أَزْوَاجِهِ مِنْ إِنَاءٍ
وَاحِدٍ يَتَنَازَعَانِ الْغُسْلَ جَمِيعًا
نبی اکرم ﷺ اور آپ کی زوجہ محترمہ ایک برتن سے غسل
کرتے تھے اور یہ دونوں اس برتن سے اکٹھے پانی حاصل کرتے
تھے۔

——***

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوطالب بن یوسف۔ ابو محمد جوہری۔ ابوبکر ابہری۔ ابو عمرو بہ حرائی
انہوں نے اپنے دادا عمرو بن ابو عمرو۔ محمد بن حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ لا نری

باساً بغسل المرأة مع الرجل بدات قبله او بدا قبلها وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر
ام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ بیوی شوہر کے ساتھ غسل کر لے خواہ
مرد نے مرد سے پہلے غسل شروع کیا ہو یا مرد نے اس سے پہلے شروع کیا ہو امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(385)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی کے

حوالے سے۔ حضرت عمر بن خطاب (اور) حضرت عبداللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ نقل کیا ہے: یہ دونوں حضرات

فرماتے ہیں:

سن روایت: أَنَّهُمَا قَالَا فِي الْحَائِضِ إِذَا انْقَطَعَ
ان دونوں حضرات کا یہ کہنا ہے کہ حیض والی عورت کا خون

جب منقطع ہو جائے تو جب تک وہ غسل نہیں کرتی اس وقت تک
وہ حیض کی حالت میں شمار ہوگی۔

——***

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبداللہ بن حسن۔ عبدالرحمن بن عمر۔ محمد

(384) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (48) في الطهارة: باب غسل الرجل والمرأة من اناء واحد۔ والبخاری فی

لاعتصام: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم۔ ومسلم (319) في الحيض: باب القدر المستحب من الماء في غسل

الجنابة۔ واحمد 189/6

(385) اخرجه ابن حبان (1357)۔ وعبد الرزاق (1257)۔ واحمد 173/6۔ وابن الجارود (102)۔ والبغوی فی ”شرح السنة“

(320)۔ وابو داؤد (261)۔

بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(386) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَسْوَدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ فَقَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ

فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتِكَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم مجھے چادر پکڑاؤ۔ انہوں نے عرض کی: میں حیض کی حالت میں ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ نہیں ہے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد اللہ بن محمد بن یعقوب - احمد بن ابوصالح - یعقوب بن اسحاق ابن ابواسرائیل - بشر بن ولید -

ابویوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(387) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: إِنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ

مُعْتَكِفٌ يُخْرِجُ إِلَيْهَا رَأْسَهُ مِنْ نَافِذَةِ الْمَسْجِدِ

وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر دھو دیا کرتی تھیں، حالانکہ وہ وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اعتکاف کئے ہوتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی کھڑکی سے اپنے سر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھا دیتے تھے۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اسحاق بن محمد بن مروان نے اپنے والد کے حوالے سے - مضعب بن

کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو غنائم محمد بن علی بن ابوعثمان - ابو حسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقیہ -

ابو سہل احمد بن محمد بن زیاد قطان - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابو حنيفة ثم قال محمد وبهذا ناخذ لا

(387) اخرجه ابن حبان (1359) - ومالك في ”الموطأ“ 60/1 - والبخاری (295) في الحیض - والدارمی 246/1 - وابو حنيفة

312/1 - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 186/1 - واحمد 99/6

نری بہ باساً وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

۳۸۱- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
عَنْ رَجُلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلمہ - ابراہیم نخعی - ایک
نامعلوم شخص (کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے) - حضرت
حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حسن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ مَدَّ يَدَهُ إِلَيْهِ فَدَفَعَهَا عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ فَقَالَ إِنِّي جُنُبٌ
رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ يَدُكَ فَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ

(ایک مرتبہ) اپنا دست مبارک ان کی طرف بڑھایا تو وہ
پیچھے ہٹ گئے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟
انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں جنابت کی حالت میں ہوں
نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنا ہاتھ مجھے دکھاؤ، مومن نجس
نہیں ہوتا ہے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن حسن بزاز بلخی - ہلال بن یحییٰ - یوسف بن خالد سمیعی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے

انتہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح بخاری - احمد بن حرب موصلی - قاسم بن یزید - ان کے ایک ساتھی کے
سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت جیہان بن ابوحسن فرغانی - محمد بن جعفر کوفی - کثیر بن ہشام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے
ابراہیم نخعی - ہمام کے حوالے سے - حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم رازی - حسن بن حکم - محمد بن یزید واسطی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن
محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع بلخی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد

وبه ناخذ لا نری به باساً ولا بمصافحة الجنب باساً وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

خرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (27) فی الطہارة: باب مالا ینجسه شیء - مسلم (372) فی الحيض: باب

عن علی ان المسلم لا ینجس - وابو داؤد (230) فی الطہارة: باب فی الجنب یصافح - وابن حبان (1255) .

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں، جنبی شخص کے ساتھ مصافحہ کرتے بھی کوئی حرج نہیں ہے، امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(389) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ:
مَتَنُ رَوَايَتٍ: إِذَا التَّقَى الْخَتَانَانُ وَجَبَ الْغُسْلُ
أَنْزَلَ أَوْ لَمْ يُنْزَلْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب شرمگا ہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔
انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

——***

امام حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع بلخی - حسن بن زیاد کے حوالے سے، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(390) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنِ)
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
مَتَنُ رَوَايَتٍ: مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص جمعہ کی ادائیگی کے لئے آئے اس کو غسل کر لینا چاہئے۔“

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن مخلد بن حفص - عبدوس بن بشر رازی - امام ابو یوسف کے حوالے سے، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی - ابوقاسم علی بن احمد بن محمد بن بشر نے الملاء کے طور پر - ابو عمرو عبد الواحد بن محمد بن عبد اللہ بن جہیر فارسی - ابو عبد اللہ بن محمد بن مخلد بن حفص - عبدوس بن بشر - امام ابو یوسف کے حوالے سے، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(389) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (45) فی الطہارۃ: باب الغسل من الجنابة - والترمذی

الطہارۃ: باب ما جاء اذا التقى الختانان وجب الغسل: وابن ماجہ (608) فی الطہارۃ: باب ما جاء فی وجوب الغسل - واحمد

(390) اخرجہ احمد 4/2 - والطبرانی فی ”الکبیر“ (13392) - والخطیب فی ”تاریخ بغداد“ 300/5 - ومسلم (844)

حبان (1224) - وابو نعیم فی ”الحلیۃ“ 266/7 - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 297/1

ج۔

(391) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود
 کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ
 رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

رَاهِمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 قَالَتْ:

سَنَ رَوَايَتٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ
 يَسْلُوَةٌ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ
 کرتے تھے تو نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے تھے۔

——***

امام ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن محمد بن عبد اللہ - امیہ بن حارث - مروان بن سالم جزری
 کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(392) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
 ہے:

سَنَ رَوَايَتٍ: أَنَّ قُمَيْرًا امْرَأَةً مَسْرُوقٍ سَأَلَتْ
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَمَرَتْهَا بِمِثْلِ مَقَالَةِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ

مسروق کی اہلیہ قمر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا سیدہ
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس خاتون کو وہی ہدایت کی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 استحاضہ کا شکار عورت کے بارے میں ارشاد فرمائی تھی۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن عبد اللہ بن زیاد - خالد - عمر بن ابوعثمان کے حوالے سے امام
 ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(393) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - اعمش سلیمان بن مہران - حبیب بن
 ابوثابت - عروہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ
 صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

الْأَعْمَشِ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي
 تَيْبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ:

فاطمہ بنت ابوجہش نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے استحاضہ

سَنَ رَوَايَتٍ: أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا

(391) قد تقدم فی (382)

(392) أخرجه ابوداؤد (300) فی الطهارة: باب من قال: تغتسل من طهر الى طهر - وعبدالرزاق (1170) فی الطهارة: باب
 المستحاضة - والمتقى الهندی فی "الکنز" (3129).

(393) أخرجه ابن حبان (1348) - و ابوداؤد (286) فی الطهارة: والبيهقي فی "السنن الكبرى" 325/1 - والطحاوی فی "شرح
 منکل الآثار" 306/3 - والحاكم فی "المستدرک" 174/1

رَسُولُ اللَّهِ إِنِّي اسْتَحَاضُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكَ
عَرَقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلْتَ أَيَّامَ عَادَتِكَ فَدَعِي
الصَّلَاةَ ثُمَّ اغْتَسِلِي ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ قُلْتُ
وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ قَالَ وَإِنْ قَطَرَ عَلَى الْحَصِيرِ

کی شکایت ہے تو کیا میں نماز کو ترک کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ
ارشاد فرمایا: یہ ایک اور رگ کا خون ہے یہ حیض نہیں ہے۔ جس
تمہارے عادت کے مخصوص ایام آجائیں تو (ان کے دوران)
نماز کو ترک کر دو پھر غسل کر کے ہر نماز کے لئے وضو کر لیا کرو پھر
نے دریافت کیا: اگرچہ خون ٹپک رہا ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد
فرمایا: جی ہاں اگرچہ وہ چٹائی پر ٹپک رہا ہو۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید ہمدانی۔ عبد اللہ بن محمد بن یعقوب۔ علی بن فرزدق۔
بن محمد بن سیار۔ بشر بن یحییٰ۔ خالد بن صبیح۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت ابن سعید۔ عبد اللہ۔ علی بن فرزدق۔ نصر بن محمد۔ بشر بن یحییٰ۔ سہل بن مزاحم۔ امام ابو یوسف کے حوالے
سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(394)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ (أَخْبَرَنِي) مَنْ سَمِعَ أُمَّ سَلِيمَ
مَتْنِ رَوَايَتٍ: أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى مَا يَرَى الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَغْتَسِلُ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے
شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کو
بیان کرتے ہوئے سنا: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس
خاتون کے بارے میں دریافت کیا جو وہ ہی چیز دیکھتی ہے جسے
دیکھتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ غسل کرے گی۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ علی بن حسن بن سعید۔ عمرو بن حمید۔ نوح بن دراج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے۔

حافظ ابن خردیجی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوطالب بن یوسف۔ ابو محمد جوہری۔ ابوبکر ابہری۔ ابو عمرو بن حریز۔
انہوں نے اپنے دادا عمرو بن ابو عمرو۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو
قول ابی حنيفة رضي الله عنه

(394) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الموطأ“ (81)۔ وفي ”الآثار“ (57) في الطهارة: باب المرأة ترى في المنام
الرجل۔ ومسلم (311) في الحيض: باب وجوب الغسل على المرأة۔ والدارمي (770) في الطهارة: باب المرأة ترى في المنام

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام نے فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

۳۳۵- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَيُّوبَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

امام ابو حنیفہ نے۔ ایوب بن عتبہ۔ یحییٰ بن ابوکثیر۔ ابوسلمہ بن عبد الرحمن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

سند روایت: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ تَغْتَسِلُ غُسْلًا تَحِبُّ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے استحاضہ والی عورت کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے حیض کے مخصوص ایام گزر جائیں گے تو وہ غسل کرے گی اور پھر ہر نماز کے وقت وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرے گی۔

——***

امام حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ علی بن احمد بن سلیمان۔ محمد بن حجاج۔ علی بن معبد۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد فارسی۔ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام حنفیہ کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة (عن) رجل (عن) ابوسلمة بن

عبد الرحمن بن عوف ثم قال محمد وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ کے حوالے سے۔ (معلوم شخص)۔ ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے نقل کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

۳۳۶- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

امام ابو حنیفہ نے۔ ہشام بن عروہ۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (50) في الطهارة: باب المستحاضة والحائض - وعبد الرزاق (1177) في باب في المستحاضة - ومسلم (333) في الحيض: باب المستحاضة وغسلها وصلاتها - والترمذي (125) في الطهارة: باب في المستحاضة.

قد تقدم في (393)

متن روایت: أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْيِضُ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ فَقَالَ لَهَا إِنَّمَا عِرْقٌ هُوَ فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكَ فَذَرِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي لِطَهْرِكَ ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَصَلِّي

فاطمہ بنت ابو حبیش نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے (بعض اوقات) ایک مہینے یا دو مہینے تک مسلسل حیض آتا رہتا ہے (درمیان میں طہر نہیں آتا ہے) تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: یہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے جب تمہارا حیض آئے تو نماز کو ترک کر دو اور جب وہ رخصت ہو جائے تو تم اپنے طہر کے لئے غسل کرو اور پھر ہر نماز کے لئے وضو کر کے نماز ادا کرو۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - سلیمان بن توبہ ہمدانی - ابو نعیم فضل بن دکین کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - محمد بن اشکاب - ابو نعیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد - عبد الرحمن بن ازہر - عبد اللہ بن یزید مقبری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل احمد بن حسن بن خیرون - ابونصر بن اشکاب قاضی - ابوجہیم بن محمد بن علی - ابویونس اور یس بن ابراہیم مقانعی - حسن ابن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

(397) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَتْرُكُ الظُّهْرَ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ الْوَقْتِ اغْتَسَلَتْ ثُمَّ صَلَّتْ الظُّهْرَ ثُمَّ صَلَّتْ الْعَصْرَ ثُمَّ تَمَكَّتْ حَتَّى إِذَا دَخَلَ وَقْتُ الْمَغْرِبِ تَرَكَتِ الصَّلَاةَ حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ وَقْتِهَا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ حَتَّى تَفْرُغَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

استحاضہ والی عورت ظہر کی نماز ادا نہیں کرے گی یہاں تک کہ جب اس کا آخری وقت آئے گا تو وہ غسل کر کے عصر کی نماز ادا کر لے گی اور پھر عصر کی نماز ادا کر لے گی پھر وہ اسی طرح یہاں تک کہ مغرب کا وقت شروع ہو جائے گا تو وہ نہیں کرے گی جب مغرب کا آخری وقت آئے گا تو وہ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کر لے گی۔

——***

(397) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبالی فی ”الآثار“ (49) فی الطہارة: باب المستحاضة والحائض - وعبد الرزاق

الحیض: باب المستحاضة - وابن ابی شیبہ 127/1 فی الطہارات: باب المستحاضة کیف تصنع؟ - والدارمی 225/1

(خرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضى الله عنه ثم قال محمد
ولسنا نأخذ بهذا وانما نأخذ بالحديث الآخر انها تتوضا لوقت كل صلاة وتصلى الى آخر الوقت
الآخر وليس عليها الا غسل واحد حتى تمضي ايام اقرائها وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه
امام محمد بن حسن شيباني نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
محمّد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں، ہم دوسری حدیث کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں کہ ایسی عورت ہر نماز
کے لیے وضو کرے گی اور آخری وقت میں نماز ادا کرے گی اس پر صرف ایک مرتبہ غسل کرنا لازم ہوگا جب تک اس کے طہر کے
تین یا مگر نہیں جاتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(۳۹۹) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جب کسی عورت کو نماز کے وقت میں حیض آجائے تو اب
اس پر اس نماز کی قضا کرنا لازم نہیں ہوگا اور جب کوئی عورت نماز
کے وقت میں پاک ہو جائے تو وہ اس نماز کو ادا کرے گی۔

——***

(خرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ وهو
قول ابي حنيفة رضى الله عنه
امام محمد بن حسن شيباني نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام
فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(۳۹۹) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جب عورت کو جنابت لاحق ہو اور پھر اسے حیض بھی آ
جائے تو اب اس پر غسل کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ اسے جو
چیز (یعنی جو ناپاکی) حیض کے حوالے سے لاحق ہوئی وہ اس سے
زیادہ شدید نہیں ہے جو جنابت کی وجہ سے اسے لاحق ہوئی ہے۔

(۳۹۹) خرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (51) في الطهارة: باب الحائض في صلاتها - والدارمي (887) في الطهارة:
باب المرأة تطهر عند الصلاة او تحيض .

(۳۹۹) خرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (52) في الطهارة: باب الحائض في صلاتها - والدارمي في ”السنن“ (968)

(۳۹۹) 248/1 في الطهارة: باب المرأة تجنب ثم تحيض - وابن ابي شيبة 76/1

(اخرجه) الامام محمد بن حسن فی الآثار فرواہ عن ابو حنیفۃ ثم قال وبہ ناخذ وهو قول ابی

حنیفۃ لا غسل علیہا حتی تطہر من حیضہا فتغتسل غسلًا واحدًا لہما جمیعاً

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر انہوں نے کہا ہے: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے ایسی عورت پر غسل کرنا اس وقت تک لازم نہیں ہوگا جب تک وہ حیض سے پاک نہیں ہو جاتی (حیض سے پاک ہونے پر) وہ ان دونوں (یعنی جنابت اور حیض) کے لیے ایک ساتھ غسل لے گی۔

(400) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِذَا طَهَّرَتِ الْمَرْأَةُ فِي وَقْتِ الصَّلَاةِ

وَلَمْ تَغْتَسِلْ حَتَّى ذَهَبَ الْوَقْتُ بَعْدَ أَنْ تَكُونَ

مَشْغُولَةً فِي غُسْلِهَا فَلَيْسَ عَلَيْهَا قَضَاءٌ

جب عورت نماز کے وقت ناپاک ہو جائے اور اسے غسل نہ کیا ہو اور اس کے غسل میں مشغول ہونے کے دوران کا وقت رخصت ہو جائے تو اب اس پر قضا لازم نہیں ہوگی۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد وبہ

ناخذ اذا انقطع الدم فی وقت لا تقدر علی ان تغتسل فیہ حتی یمضی الوقت فلیس علیہا اعادۃ

تلك الصلاة وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد نے اس کو کتاب الآثار میں امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اگر اس عورت کو خون کی آمد اس وقت منقطع ہوتی ہے کہ اگر وہ غسل کرتی ہے تو اس وقت کی نماز کا وقت رخصت ہو جاتا ہے اس پر اس نماز کی قضا لازم نہیں ہوگی امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(401) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ

رَاشِدٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرَدٍ قَالَتْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

امام ابو حنیفہ نے - عثمان بن راشد کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ بنت عجرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِذَا اغْتَسَلَ الْجُنُبُ وَنَسِيَ

الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ

بِالْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ

جب جنبی شخص غسل کرتے ہوئے کلی کرنا اور ناک سے پانی نہ دھونا

ڈالنا بھول جائے تو وہ کلی کرنے اور ناک میں پانی دھونے

ہمراہ دوبارہ وضو کر لے گا۔

(400) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (53) فی الطہارۃ: باب الحائض فی صلاتہا

(401) اخرجہ الدار قطنی فی ”السنن“ 404/5 فی الطہارۃ: المضمضة والاستنشاق فی غسل الجنابة - والمنذرى فی

379/1 (361) - وعلقہ البیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 179/1

(403) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ إِنْ
اِغْتَسَلْتُ فَحَسَنٌ وَإِنْ تَرَكَتُهُ فَحَسَنٌامام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے جمعہ کے دن غسل کرتے
کے بارے میں یہ فرمایا ہے: اگر تم غسل کر لیتے ہو تو یہ اچھا ہے
اور اگر تم اسے ترک کر دیتے ہو تو یہ بھی اچھا ہے۔

——***

امام محمد بن حسن نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(404) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيدَيْنِ
وَلَا يَغْتَسِلُامام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں:
میں نے ابراہیم نخعی کو دیکھا ہے کہ وہ (بعض اوقات) عیدین
کی نماز ادا کرنے کے لئے تشریف لے جاتے تھے اور غسل
کرتے تھے۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضي الله عنه ثم قال محمد اذا

اغتسلت للجمعة والعیدین فحسن وان تركته فلا باس

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے
ہیں: اگر تم جمعہ اور عیدین کے لیے غسل کرو تو یہ عمدہ ہے لیکن اگر تم اس کو ترک کر دیتے ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(405) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كُنَّا نَأْتِي الْعِيدَيْنِ وَمَا نَغْتَسِلُ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
ہم (بعض اوقات) عید کی نماز ادا کرنے کے لیے جاتے
تھے اور غسل نہیں کرتے تھے۔

——***

امام محمد نے اس کو کتاب الآثار میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(406) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُذَيْفَةَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

(403) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (68) فی الصلاة: باب الغسل يوم الجمعة والعیدین - وفي ”الموطأ“ (7)

(404) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (69) فی الصلاة: باب الغسل يوم الجمعة والعیدین

(405) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (70) فی الصلاة: باب الغسل يوم الجمعة والعیدین - وفي ”الموطأ“ (7)

حسن روایت: اَنَّهُ قَالَ لَا مَرَاتِهِ وَهِيَ تَغْتَسِلُ خَلِيلِهِ
 مَاءٍ يَعْنِي الشَّعْرَ لَا تَتَخَلَّلُهُ نَارٌ قَلِيلَةٌ اتَّقَى عَلَيْكَ
 اہلیہ سے کہا، جو غسل کرنے لگی تھیں، کہ تم پانی کے ذریعے خلال
 کرنا، یعنی اپنے بالوں کا خلال کرنا، ورنہ آگ ان کا خلال کرے
 گی، اس لئے تم اس سے بچنے کی کوشش کرو۔

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن
 یحییٰ بن جیش - محمد بن شجاع بلخی - حسن بن زیاد کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(401) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
 عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُمَا (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ):
 امام ابو حنیفہ نے - محمد بن عمرو بن شعیب - حضرت عبد اللہ
 بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ
 روایت نقل کی ہے:

حسن روایت: اَنَّ سَائِلًا سَأَلَهُ اَلَا يُوجِبُ الْمَاءُ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ اِلَّا الْمَاءَ فَقَالَ اِذَا التَّقَى الْخَتَانَانُ
 وَغَابَتِ الْحَشْفَةُ وَجَبَ الْغُسْلُ اَنْزَلَ اَوْ لَمْ يُنْزَلْ
 ایک سائل نے آپ سے سوال کیا: یا رسول اللہ! کیا پانی
 (یعنی غسل) صرف پانی (یعنی انزال) کے ذریعے لازم ہوتا
 ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شرمگاہیں مل جائیں
 اور حشفہ غائب ہو جائے، تو غسل واجب ہو جاتا ہے، خواہ انزال
 ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ ابن مظفر -
 محمد بن نصر بن طالب - ابو حسن احمد بن محیا - عبد اللہ بن محمد بن رستم - ابو ہشام محمد بن حفص کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے
 روایت کی ہے۔

(402) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ الْعَرَزَمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ
 شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ:
 امام ابو حنیفہ نے - محمد بن عبد اللہ بن ابوسلیمان عزمی - عمرو
 بن شعیب - انہوں نے اپنے والد اور دادا کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے:

حسن روایت: اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَيُّوَجِبُ
 الْغُسْلُ غَيْرُ الْمَاءِ قَالَ نَعَمْ اِذَا التَّقَى الْخَتَانَانُ
 وَغَابَتِ الْحَشْفَةُ اَنْزَلَ اَوْ لَمْ يُنْزَلْ
 ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا پانی (انزال)
 کے علاوہ بھی غسل واجب ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
 فرمایا: جی ہاں! جب شرمگاہیں مل جائیں اور حشفہ غائب ہو جائے،

(403) اخرجہ احمد 178/2 - وابن ابی شیبہ 84/1 - ومن طریقہ ابن ماجہ (611) والخطیب فی "تاریخ بغداد"

311 - والزبیدی فی "عقود الجواهر" 67/1 من حدیث عبد اللہ بن عمرو

خواہ انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن نصر بن طالب - ابو حسن احمد بن محیا - عبد اللہ بن محمد بن رستم - ابو ہشام محمد بن حفص کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابن خسرو بکلی نے یہ روایت - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(409) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ الْأَحْمَسِيِّ الْبَجَلِيِّ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ امْرَأَةٍ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا :
 امام ابوحنیفہ نے - اسماعیل بن ابو خالد حمسی بکلی - شععی - مسروق کی اہلیہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّهَا أَمَرَتْ الْمُسْتَحَاضَةَ أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا وَأَنْ تَتَوَضَّأَ لِكُلِّ صَلَاةٍ بَعْدَ أَنْ تَغْتَسِلَ لِكُلِّ طَهْرٍ
 انہوں نے استحاضہ والی عورت کو یہ حکم دیا کہ وہ حیض کے مخصوص ایام کے دوران نماز کو ترک کئے رکھے گی اور ہر طہر کے لئے غسل کرنے کے بعد ہر نماز کے لئے وضو کر لیا کرے گی۔

——***

حافظ ابن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی ابن حسن اشنانی - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابویحییٰ عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔
 (410) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

(408) وقد تقدم - وهو حديث سابقه

(409) قد تقدم في (392) .

(410) (الحسن الشيباني في الآثار) (54) في الطهارة: باب النفساء والحبلى ترى الدم

ہِمَ قَالَ :

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

نفاس والی عورت کی جب کوئی متعین عادت نہ ہو تو وہ دیگر
خواتین کے وقت کے حساب سے بیٹھی رہے گی (یعنی اتنے دن
نفاس میں گزارے گی)

روایت: النَّفْسَاءُ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا وَقْتُ قَعَدَتْ
وَقْتُ نِسَائِهَا

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابن حنیفۃ ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا
ولكنها نفساء ما بينها وبين اربعين يوماً فاذا زادت على ذلك اغتسلت وتوضأت لوقت كل
صلوة وصلت وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے پھر امام محمد
تے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے جب (خون کی آمد) اس کے
بھی ہو تو وہ عورت (مستحاضہ شمار ہوگی وہ) غسل کر لے گی اور ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرے گی اور نماز ادا کرے گی امام ابوحنیفہ کا
یہی قول ہے

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

41- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
ہِمَ قَالَ :

جب حاملہ عورت کو جب خون نظر آئے تو وہ حائضہ شمار
نہیں ہوگی وہ نماز پڑھے گی اور روزہ رکھے گی اس کا شوہر اس
کے ساتھ صحبت بھی کر سکے گا اور وہ عورت ہر وہ کام کر سکتی ہے جو
کوئی پاک عورت کر سکتی ہے۔

روایت: إِذَا رَأَتْ الْجُبْلَى الدَّمَ فَلَيْسَتْ
حَائِضَ فَلْتُصَلِّ وَلْتَصُمْ وَلْيَأْتِهَا زَوْجُهَا وَتَصْنَعُ مَا
سَعَى الظَّاهِرُ

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن رحمه الله تعالى في الآثار فرواه عن ابو حنيفة ثم قال محمد
وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے اس کو کتاب الآثار میں نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر
فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

42- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
ہِمَ قَالَ :

(اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (55) في الطهارة: باب النفساء والحبلى ترى الدم - والدارمي في "السنن"
183 (941) في الطهارة: باب اذا اختلطت على المرأة أيام حيضها .

متن روایت: الْحُبْلَى تُصَلِّي أَبَدًا مَا لَمْ تَضَع وَإِنْ رَأَتْ الدَّمَ لَأَنَّ دَمَ الْحُبْلَى لَا يَكُونُ حَيْضًا وَإِنْ أَوْصَتْ وَهِيَ تُطَلَّقُ ثُمَّ مَاتَتْ فَوَصِيَّتُهَا مِنَ الثَّلَاثِ

حاملہ عورت ہمیشہ نماز ادا کرتی رہے گی جب تک وہ بچہ جنم نہیں دیتی خواہ درمیان میں اسے خون بھی نظر آجائے کیونکہ حاملہ کا نکلنے والا خون حیض نہیں ہوتا ہے اور اگر حاملہ عورت وصیت کرے اور اسے طلاق بھی ہو چکی ہو اور پھر اس کا انتقال جائے تو اس کی وصیت ایک تہائی حصے میں سے نافذ ہوگی۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(413) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے۔ ابان بن ابو عیاش بصری۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ اقْتَصَرَ عَلَى الْوُضُوءِ فَلَا حَرَجَ

”جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے تو یہ اچھی بات ہے جو وضو پر اکتفاء کر لے تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ علی بن محمد بن عبید۔ اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر۔ مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عبد اللہ محمد بن مخلد۔ اسماعیل۔ مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید۔ احمد بن مقاتل (اور) اسحاق بن سہل رازی ان دونوں نے۔ ادریس بن احمد۔ حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(414) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي

امام ابوحنیفہ نے۔ ابان بن ابو عیاش کے حوالے سے

(412) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (56) فی الطہارة: باب النفساء والحبلی تری الدم۔ والدارمی السنن 1/183 (945) فی الطہارة: باب اذا اختلطت علی المرأة ایام حیضها۔

(413) اخرجہ عبد الرزاق (5313) فی الجمعة: باب الغسل يوم الجمعة والطيب والسواك۔ وعبد بن حميد (1077)۔

(629 كشف الاستار)۔ والهيثمی فی ”مجمع الزوائد“ 2/175

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ مِنْ اغْتَسَلَ فَهُوَ أَفْضَلُ

روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص جمعہ کے دن وضو کرے تو یہ کافی ہے اور ٹھیک ہے لیکن جو شخص غسل کرے تو یہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔“

——***

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوغناٹم محمد بن علی بن حسن۔ ابوحسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ۔ یحییٰ بن محمد بن احمد بن زیاد۔ اسماعیل بن ابی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے اسی مضمون میں نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابوالفضل احمد بن خیرون۔ ابوعلی حسن بن احمد بن شاذان۔ ابونصر بن اشکاب۔ عبد اللہ بن طاہر قزوینی۔ اسماعیل بن توبہ قزوینی۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: من اغتسل يوم الجمعة فقد احسن ومن لم يغتسل فبها ونعمت

”جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے تو یہ عمدہ ہے اور جو غسل نہ کرے تو یہ بھی کافی ہے اور ٹھیک ہے“

انہوں نے یہ روایت احمد بن خیرون۔ ابن شاذان۔ ابونصر بن اشکاب۔ احمد بن جعفر۔ ادريس بن ابراهيم۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے انہوں نے اپنی سند کے ساتھ (یہ روایت نقل کی ہے):

انه قال عليه الصلاة والسلام من تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ مِنْ اغْتَسَلَ فَالْغَسْلُ أَفْضَلُ

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جمعہ کے دن (جمعہ کی نماز کے لیے صرف) وضو کرے تو یہ بھی کافی ہے اور ٹھیک ہے لیکن جو غسل کرے تو غسل زیادہ فضیلت رکھتا ہے“

انہوں نے یہ روایت عبد الملک بن عبد القاهر۔ ابوحسن بن قشیش۔ ابوبکر ابہری۔ ابو عمرو بہ حرائی۔ انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے۔ محمد بن حسن۔ امام ابوحنیفہ کے حوالے سے۔ ابان۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہی طرق سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت امام ابوحنیفہ۔ ابان۔ ابونضرہ کے حوالے سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔ ابن خسرو کہتے ہیں: کثیر سری احمد نے ہمیں حدیث بیان کی: ابوقاسم عبد اللہ بن حسین بن محمد نے۔ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن یوسف۔ محمد بن عبد اللہ بن عتاب۔ اسماعیل بن ابوکثیر قاضی۔ مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کیے: ابان نے۔ ابونضرہ کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال عليه الصلاة والسلام من اغتسل يوم الجمعة فقد احسن ومن لم يغتسل فبها ونعمت

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جمعہ کے دن (جمعہ کی نماز کے لیے) غسل کرے تو یہ عمدہ ہے اور جو غسل نہ کرے تو یہ بھی کافی ہے اور ٹھیک ہے“

الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْمَيَّاهِ وَالنَّجَاسَاتِ

چوتھی فصل: پانیوں اور نجاستوں کا بیان

(415) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: بِئْسَ الْبَيْتُ الْحَمَامُ بَيْتٌ لَا يُسْتَرُّ وَمَاءٌ لَا يُطَهَّرُ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”برا گھر حمام ہے جو ایک ایسا گھر ہے جس میں پردہ نہ ہو ہوتا اور ایسا پانی نہیں ہوتا جو پاک ہو (یا پاک کرنے والا ہو)

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح ترمذی - خضر بن ابان ہاشمی - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(416) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ

امام ابو حنیفہ نے - ابو زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ بعد میں وہ اُس سے وضو بھی کر لے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبد اللہ کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشناہی نے یہ روایت - عبید اللہ بن بکیر تمار - ابو بلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل احمد بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشناہی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(415) اخرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (75) - والبیہقی فی ”شعب الایمان“ (772) - والدیلمی فی ”مسند الفردوس“ (2149).

(416) اخرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (42) - ومسلم (281) - وابن ماجہ (343) فی الطہارۃ: باب النہی عن البول فی الراکد - واحمد 341/3 - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 97/1 - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 141/1

(417) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: امام ابو حنیفہ نے - ہیشم بن حبیب - محمد بن سیرین کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن محمد بن عثمان - ضرار - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت بن عقدہ - علی بن محمد بن سعید عوفی - امام ابو یوسف - امام ابو حنیفہ - ہیشم - عامر کے حوالے سے - حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(418) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: إِذَا كَانَ الدَّمُ قَدْرَ الدِّرْهِمِ أَوْ الْبُولِ وَغَيْرِهِ فَأَعِدْ صَلَاتَكَ وَإِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ قَامُضٍ عَلَى صَلَاتِكَ ”جب خون یا پیشاب یا کوئی اور نجاست درہم کی مقدار میں لگی ہوئی ہو (اور تم نے اس کپڑے میں نماز ادا کر لی ہو) تو تم اپنی نماز کو دہراؤ گے، لیکن اگر اس سے کم مقدار میں ہو تو تم اپنی نماز کو جاری رکھو گے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ يجزيه حتى يكون اكثر من قدر الدرهم الكبير المثلقال فاذا كان كذلك لم تنجز صلاته وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں یہ اس کے لیے اس وقت تک جائز ہوگا جب تک وہ (نجاست) ایک حقال والے بڑے درہم کی مقدار جتنی نہیں ہوتی جب وہ اتنی ہو تو (اس کے ہمراہ) آدمی کی نماز جائز نہیں ہوگی۔

(417) اخرجہ الحسكفي في ”مسند الامام“ (43) - والطحاوي في ”شرح معاني الآثار“ 14/1 - وابن حبان (1251) - والنسائي

49/1 في الطهارة: باب الماء الدائم - واحمد 492/2 - وابن ابى شيبة 141/1 - وعبد الرزاق (300) - وابو عوانة 286/1

(418) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (147) في الصلاة: باب ما يعاد من الصلاة وما يكره منها - وابن ابى شيبة

392/1 في الصلاة: باب في الرجل وفي ثوبه او جسده دم .

امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(419) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ

مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ذَاتَ يَوْمٍ فَجَاءَتْهُ الْهَرَّةُ فَشَرِبَتْ مِنْ

الْإِنَاءِ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مِنْهُ وَشَرِبَ مَا بَقِيَ

امام ابوحنیفہ نے - شعبی - مسروق کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک دن نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا، اسی دوران ایک

آئی اور (پانی کے) برتن میں سے پینے لگی، نبی اکرم ﷺ نے

اُس پانی کے ذریعے وضو بھی کر لیا اور جو پانی بچا تھا اُسے پی

لیا۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منکدر - سعید ہروی - احمد بن عبد اللہ کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابو یوسف کے حوالے سے

امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(420) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سِمَاكِ بْنِ

حَرْبٍ الْبُكْرِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُمَا:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ لِسَوْدَةٍ فَقَالَ مَا عَلَى أَهْلِهَا لَوْ

إِنْتَفَعُوا بِأَهَابِهَا قَالَ فَسَلَخُوا جِلْدَ تِلْكَ الشَّاةِ

فَجَعَلُوهُ سِقَاءً فِي الْبَيْتِ حَتَّى صَارَ شَنًّا

امام ابوحنیفہ نے - سماک بن حرب بکری - عکرمہ کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس

بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کا گزر سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے

ہوئی بکری کے پاس سے ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کے مالکان اگر اس کی کھال کے ذریعے نفع حاصل کرتے تو

کوئی حرج نہ ہوتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اُن لوگوں نے

کی کھال اتاری اور اس کے ذریعے گھر میں ایک مشکیزہ

(اور وہ اتنا استعمال کیا) کہ وہ پرانا ہو گیا (یعنی پرانا ہونے تک

لوگ اُسے استعمال کرتے رہے)

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن موسیٰ بن ابراہیم - اسماعیل بن یحییٰ - لیث بن محمد -

ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(419) اخرجہ الحصکفی فی "مسند الامام" (44) - وابو یعلیٰ (4951) - والبخاری 144/1 (275) - والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 19/1 فی الطہارة: باب سؤر الہر - وابو داؤد (76) فی الطہارة: باب سؤر الہرة .

(420) اخرجہ الحصکفی فی "مسند الامام" (79) - وابو یعلیٰ (2334) - واحمد 327/1 - والبیہقی فی "السنن الکبریٰ" - والبخاری 471/1 فی الطہارة - وابن حبان (1281) - والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 471/1

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن موسیٰ بن ابراہیم - اسماعیل بن یحییٰ - لیث بن حماد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ صاحب کہتے ہیں: ابن اشید نے اس روایت کو - ابن کاس - احمد بن حازم - ابو غرزہ - عبید بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے

(421) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَمَاقٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَوَايَ: أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهَّرَ

امام ابو حنیفہ نے - سماک - عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جس بھی کھال کی دباغت کر لی جائے وہ (دباغت کی وجہ سے) پاک ہو جاتی ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی - اسماعیل بن یحییٰ - لیث بن حماد - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(422) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ عُمرَ: مَنْ رَوَايَ: أَنَّهُ قَالَ ذَكَاءُ كُلِّ مِسْكٍ دِبَاغُهُ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”ہر کھال کو پاک کرنے کا طریقہ اس کی دباغت ہے۔“

——***

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ وھو

قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی نے یہ روایت - اپنے والد محمد - انہوں نے اپنے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(423) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

(421) اخرجہ الحسکفی فی ”مسند الامام“ (78) - والطحاوی ”شرح معانی الآثار“ 469/2 - وفی ”شرح مشکل

الاصحاح“ 262/4 - وابن حبان (1287) - والبغوی فی ”شرح السنة“ (303) - ومالك فی ”الموطأ“ (17) فی الصيد - والشافعی 23/1

(422) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (865) فی اللباس: باب لباس جلود الثعالب ودباغ الجلد عن عمر

ابراہیم:

نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّهُ رَأَى عَلَى حَمَادٍ قَلَنْسُوءَ ثَعَالِبَ
وَكَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِجُلُودِ النَّمْرِ
ایک مرتبہ انہوں نے حماد کے سر پر ثعالب (لومڑی) کی
(کھال کی) بنی ہوئی ٹوپی دیکھی وہ چیتے کی کھال (کو پہننے) میں
کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

——***

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
(424) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
ابِرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ
متن روایت: كُلُّ شَيْءٍ مَنَعَ الْجِلْدَ مِنَ الْفَسَادِ فَهُوَ
دَبَاغٌ
ہر وہ چیز جو کھال کو خراب ہونے سے بچائے وہ دباغت
(شمار) ہوتی ہے۔

——***

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
(425) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
ابِرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
متن روایت: إِذَا أَصَابَ ثَوْبَكَ مِنَ الدَّمِ قَدَرُ
الدِّرْهِمِ أَوْ أَقَلَّ أَجْزَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ فِيهِ وَإِنْ كَانَ
أَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهِمِ لَمْ يُجْزِئَكَ أَنْ تُصَلِّيَ فِيهِ
حَتَّى تَغْسِلَهُ
جب تمہارے کپڑے پر درہم کی مقدار میں یا اس سے
خون لگ جائے تو تمہارے لئے اس کپڑے میں نماز
جائز ہے لیکن اگر وہ درہم کی مقدار سے زیادہ ہو تو تمہارے
اس کپڑے میں نماز ادا کرنا اس وقت تک جائز نہیں ہوگا جب
تک تم اسے دھو نہیں لیتے ہو۔

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن

(423) اخبرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (864) فی اللباس: باب لباس جلود الثعالب ودباغ الجلد - وابن ابی

(4909) فی العقیقة: باب فی لبس القلائس - وابن سعد فی ”الطبقات“ 280/6

(424) اخبرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (866) فی اللباس: باب لباس جلود الثعالب ودباغ الجلد - وعبد

64/1 (194) فی الطہارة: باب جلود المیتة اذا دبغت - وابن ابی شیبہ 381/8 (4836) فی العقیقة: باب فی الفراء من جلود

اذا دبغت - وابن سعد فی ”الطبقات“ 281/6

(425) قد تقدم فی (418) نحوه .

ابو نعیم بن حنین - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(426) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - ہمام
 بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ
 صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

حسن روایت: لَقَدْ كُنْتُ أَفْرَكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اُسے کھرچ دیا کرتی
 تھی۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی - فضل بن عباس - یحییٰ بن غیلان - عبد اللہ بن زریع کے حوالے سے
 امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ بن علی - احمد بن یعقوب - ابوسعید صغانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی
 ہے۔ تاہم انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ان عائشة رضي الله عنها اضافت رجلاً وارسلت اليه ملحفة فالتحف بها بالليل فاصابته جنابة
 فغسل الملحفة كلها فبلغ عائشة فقالت ما اراد بغسل الملحفة انما كان يجزئه ان يفركه لقد
 كنت افركه عن ثوب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثم يصلي فيه

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک شخص کو مہمان کے طور پر ٹھہرایا، انہوں نے اس کو ایک لحاف بھجوا دیا، جو اس نے رات کو اوڑھ لیا، رات
 کے وقت اس کو جنابت لاحق ہو گئی (جس کا نشان اس لحاف پر لگا) تو اس نے پورا لحاف دھو دیا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس کی اطلاع ملی
 تو انہوں نے فرمایا: اس نے لحاف کو دھویا کیوں ہے؟ اس کے لیے اتنا ہیں کافی تھا، کہ وہ اس سے (جنابت کے نشان کو) کھرچ
 کرے، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اس کو کھرچ دیتی تھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے۔“

حافظ ابن خردون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں پہلے والے الفاظ کے ساتھ - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال -
 عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔۔۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - قاضی ابوحسین بن مہدی باللہ - ابوقاسم عبد اللہ بن محمد بن جنادہ - ابوحسن محمد ابن
 حسن بن عبد اللہ - فضل بن عباس تستری - یحییٰ بن غیلان - عبد اللہ بن زریع کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

اخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (76) - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 48/1 - ومسلم (288)

- والترمذي (116) - وابو داود (371) - وابن ماجه (537) - واحمد 125/6 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 417/2 في

(427) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ :

متن روایت: فِي السَّنُورِ تَشْرَبُ مِنَ الْإِنَاءِ قَالَ هِيَ
مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ لَا بَأْسَ بَأَنَّ يَشْرَبَ فَضْلَهَا فَسَأَلَهُ
أَيَّ طَهْرٍ بِفَضْلِهَا لِلصَّلَاةِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ
أَرَخَصَ الْمَاءَ وَلَمْ يَأْمُرْهُ وَلَمْ يَنْهَهِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے
ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

اگر بلی کسی برتن میں سے پی لے تو اس کے بارے میں
یہ فرماتے ہیں: یہ گھر میں آنے جانے والوں میں سے ہے اس
کے بچائے ہوئے پانی کو پینے میں کوئی حرج نہیں ہے سائل نے
اُن سے سوال کیا: اُس کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعے وضو
کے لئے طہارت (وضو) حاصل کی جاسکتی ہے انہوں نے فرمایا
بے شک اللہ تعالیٰ نے پانی کے بارے میں رخصت دی ہے
اس کے بارے میں کوئی حکم دیا ہے اور نہ ہی اس سے منع کیا ہے۔

——***

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی کتاب الآثار فرواہ عن ابو حنیفہ ثم قال محمد قال الامام

ابو حنیفہ غیرہ احب الی وان توضا بہ اجزاه قال محمد و كذلك شرب غیرہ احب الی وان

توضا بہ اجزاه قال محمد و بقول ابی حنیفہ ناخذ

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
امام محمد فرماتے ہیں: اس کے علاوہ دوسرا پانی میرے نزدیک زیادہ محبوب ہوگا البتہ اگر آدمی اس کے ساتھ وضو کر لیتا ہے تو یہ اس کے
لیے جائز ہوگا امام محمد فرماتے ہیں: اسی طرح اس کی بجائے کسی اور پانی کو پی لینا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اور اگر آتش
کے ذریعے وضو کر لے تو یہ اس کے لیے جائز ہوگا امام محمد فرماتے ہیں: ہم امام ابو حنیفہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(428) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: لَا خَيْرَ فِي سُورِ الْبَغْلِ وَالْحِمَارِ وَلَا
يُتَوَضَّأُ بِسُورِ الْبَغْلِ وَالْحِمَارِ وَيَتَوَضَّأُ بِسُورِ
الْفَرَسِ وَالْبَرْدُونِ وَالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”خچر اور گدھے کے جوٹھے میں کوئی بھلائی نہیں ہے
اور گدھے کے جوٹھے کے ذریعے وضو نہیں کیا جائے گا
گھوڑے، بردون (ترکی گھوڑے)، بکری اور اونٹ کے جوٹھے
کے ذریعے وضو کیا جاسکتا ہے۔“

(427) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (6) فی الطہارۃ: باب ما یجزئ من الوضوء - وعبد الرزاق (366) فی

الطہارۃ: باب سور الدواب - وابن ابی شیبۃ 31/1 فی الطہارات: باب من رخص فی الوضوء بسور النہر .

(428) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (7) - وعبد الرزاق (366) فی الطہارۃ: باب سور الدواب - وابن ابی شیبۃ

30/1 فی الطہارات: باب فی الوضوء بسور الحمار والکلب من کرہہ .

اخرجه محمد فی الآثار فرواہ عن ابو حنیفہ وقال وبهذا کله ناخذ وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس سب کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(429) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ خَرَّافٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - یثیم صراف - محمد بن سیرین کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سند روایت: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يُغْتَسَلُ مِنْهُ أَوْ يَحْتَأَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے اور پھر اس سے غسل کر لیا جائے یا اس سے وضو کیا جائے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد ابن ابو مقاتل بزاز ہروی - محمد بن عثمان بن ابراہیم کوئی - ضرار - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(430) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَصْرَةَ عَنْ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - بصرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حسن بصری فرماتے ہیں:

حسن روایت: لَا بَأْسَ بِبَوْلِ كُلِّ ذَاتِ كَرَشٍ حَرَجَ نَحْمِيسَ

جگالی کرنے والے کسی بھی (جانور) کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد کان ابو حنیفہ یکرهه ویقول ان وقع فی وضوء افسد الوضوء وان اصاب الثوب منه شیء کثیر ثم صلی فیہ اعاد الصلاة ثم قال محمد واما انا فلا اری به باساً لا یفسد ماءً اولاً وضوءاً ولا ثوباً

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ امام محمد فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ اس کو مکروہ قرار دیتے ہیں وہ فرماتے ہیں: اگر یہ وضو کے پانی میں گر جائے تو یہ پانی کو فاسد کرے گا اور اگر اس کی زیادہ مقدار کپڑے پر لگ جائے اور آدمی اس کپڑے میں نماز ادا کر لے تو وہ اس نماز کو دہرائے گا پھر امام محمد (429) قد تقدم فی (417) .

(430) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (33) فی الطہارة: باب ابوالبہائم وغیرہا - وعبد الرزاق (1483) فی الطہارة: باب ابوالدواب وروثها - وابن ابی شیبہ 1/115 فی الطہارات: باب فی بول البعیر والشاة یصیب الثوب .

فرماتے ہیں: البتہ میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں نہ یہ پانی کو فاسد کرتا ہے نہ وضو (کے پانی) کو اور نہ ہی کپڑے کو (خراب کرتا ہے)۔

(431) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے
ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ ثَوْبَهُ بَوْلُ الصَّبِيِّ

”جس شخص کے کپڑے پر بچے کا پیشاب لگ جاتا ہے
کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: جب وہ بچہ کچھ کھاتا یا پی رہا ہے
تو تمہارے لئے یہ جائز ہوگا کہ تم اس جگہ پر کچھ پانی بہا دو۔

قَالَ إِذَا لَمْ يَكُنْ أَكَلَ وَشَرِبَ أَجْزَاكَ أَنْ تُصِيبَ
عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبًّا

...—...—...

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال واحب الينا ان يغسله

غسلاً وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ آدمی اس کو دھو لے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(432) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) الْهَيْثَمِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - ہيثم بن حبيب - شعبي کے حوالے سے
یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں:

حَبِيبٍ (عَنْ) الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ:

چار چیزیں ایسی ہیں جنہیں کوئی چیز نجس نہیں کرتی ہے
پانی، زمین، کپڑا اور جسم۔

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَرْبَعٌ لَا يُنَجِّسُهُنَّ شَيْءٌ الْمَاءُ
وَالْأَرْضُ وَالثَوْبُ وَالْجَسَدُ

...—...—...

حافظ ظلمہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن مخلد - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو علی حسین بن علی بن ایوب - قاضی ابو العلاء محمد بن علی بن یحییٰ
واسطی - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضى الله عنه ثم قال محمد

(431) اخرج محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (35) في الطهارة: باب ابواب البهائم وغيرها .

(432) اخرج محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (25) في الطهارة: باب ما لا ينجسه شيء - وعبد الرزاق (309) في

باب الماء يمسسه الجنب او يدخله - وابن ابي شيبة 173/1 في الطهارات: باب في مجالسة الجنب - والبيهقي في "السنن الكبرى"

267/1 - والبخاري في "شرح السنة" 31/2

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبد اللہ کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر بن بکر بنی - ابراہیم بن یوسف کوئی (اور) محمد بن یزید - مسیب بن اسحاق - فلح بن محمد (اور) احمد بن محمد - احمد بن عبد اللہ بن زیاد - ایوب بن سلیمان (-) عبد اللہ بن احمد طواوسی - محمد بن کامل ان سب نے - اسد بن عمر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ان شریح بن ہانی قال سالت عائشة رضی اللہ عنہا ای مسح علی الخفین فقالت انت علیاً فاسالہ فانہ کان یسافر مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال شریح فاتیت علیاً فسالته فقال..... الحديث

شرح بن ہانی بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا موزوں پر مسح کیا جاسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان سے (اس بارے میں) دریافت کرو کیونکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے رہے ہیں شریح بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا..... (الحديث)

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد الرحمن اصفہانی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ابو حاد احمد بن رستہ کے سامنے یہ روایت پڑھی گئی اور میں اس وقت وہاں موجود تھا - یہ روایت محمد بن مغیرہ نے - حکم بن ایوب - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبد اللہ - ابراہیم بن سعدہ - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - عبد الوہاب بن عبد الرحمن بن شیبہ سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے ہاں شیبہ بن عبد الرحمن بن اسحاق کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) امام ابو حنیفہ نے ہمیں حدیث بیان کی یہ روایت اسد بن عمر کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے مکمل حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - عبد الرحمن بن یوسف - احمد بن خلف - قاسم بن حکم - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عبد اللہ احمد بن حسین کرخی - حسین بن شیبہ مؤذن - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے

سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حکم بن عتیبہ - ابن ابولیلی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم ﷺ موزوں پر مسح کیا کرتے تھے۔“

(435) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَكَمِ بْنِ حَسِبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بَلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حَسَنَ رَوَايَةٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - ابوبکر محمد بن خلف بن ایوب - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - اسد بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - ابو عبد اللہ جدلی - حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(436) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: حَسَنَ رَوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ سِتْمِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لَا يَرْجِعُ خُفَّيْهِ إِنْ شَاءَ إِذَا لَبَسَهُمَا وَهُوَ مُتَوَضِّءٌ

موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: مقیم کے لئے اس کی مدت ایک دن اور ایک رات ہے اور مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں ہیں اگر وہ چاہے تو اس دوران وہ موزے نہ اتارے بشرطیکہ جب اُس نے موزے پہنے ہوں اُس وقت وہ با وضو حالت میں ہو۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد الصمد بن فضل (اور) حمدان بن ذی نون بلخی (اور) احید بن حسین یمانی سے ان سب نے - ابن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو محمد بخاری بیان کرتے ہیں: مکی (بن ابراہیم) فرماتے ہیں: سعید بن ابوعروبہ نے - ابو معشر کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے اس کی مانند روایت ہمیں بیان کی ہے۔

بخاری نے یہ روایت - ابوسعید فراء - علی بن مصعب - خارجہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

خارجہ ابن ابی شیبہ 22/1 فی الطہارۃ: من کان یری المسح علی العامة - ومسلم 231/1 (84) - والطبرانی 12/6 - والنسائی فی "الصغری" (104) - والبخاری فی "المسند" (1358) - وابن خزيمة (185) - والبيهقي فی "الكبرى" 61/1

خارجہ الحمصکی فی "مسند الامام" (65) - والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 81/1 - وابن خزيمة (1332) - والطبرانی

"کبری" (3/57) - والحمیدی (437) - واحمد 213/5 - وابو عوانة 262/1

انہوں نے یہ روایت ایوب بن اسحاق سرحسی - ابواسحاق بن ابراہیم - مغیث بن بدیل - خارجہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن ابوصالح بلخی - احمد بن یعقوب بلخی - اصرم بن حوشب ہمدانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد الرحمن بن محمد اصفہانی - اسحاق بن ابراہیم بن صالح اصفہانی - محمد بن منصور کرمانی - حسان بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ اور ابراہیم صالح سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمائیسے روایت کی ہے۔
قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابومحمد جوہری - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - قاضی ابوحسین بن مہدی باللہ - ابوقاسم عبید اللہ بن احمد بن علی صیدلانی - ابوبکر محمد بن محمد نیشاپوری - بشر بن موسیٰ - ابوعبد الرحمن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(437) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ:

متن روایت: أَنَّهُ رَأَى جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيَّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْ
ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ وَإِنَّمَا صَحِبْتُهُ بَعْدَ نَزُولِ سُورَةِ
الْمَائِدَةِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں:

انہوں نے حضرت جریر بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ آپ نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کر لیا، ہمام نے اُن سے کہہ دیا کہ میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔

——***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہمدانی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - عبد الکریم - دارقطنی - قاضی حسین بن حسین انطاکی - ابوعلی احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم کے حوالے سے

(437) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (12) - والحصكفي في ”مسند الامام“ (58) و(59) - وابن حبان (335) -
وعبد الرزاق (756) - والحميدي (797) - والطيالسي 55/1 - وابن أبي شيبة 176/1 - واحمد 358/4 - والبخاري (382) في الصلاة: باب الصلاة في الخفاف

اس شخص سے روایت کی ہے جس نے حضرت جریر (بن عبد اللہ بن جلی رضی اللہ عنہ) کو دیکھا تھا۔

(438) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ نَبِيَّ الْأَكْرَمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَدِيهِ مِنْ تَحْتِهَا فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے جسم پر شامی جبہ تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں تو آپ نے نیچے کی طرف سے بازو باہر نکالے اور وضو کیا، آپ ﷺ نے اپنے موزوں پر مسح کیا۔

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابو مقاتل - حسن بن محمد صباح زعفرانی - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - حسن بن صباح - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

وَضَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ جَبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيْقَةُ الْكُمِينَ فَاخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ جَنْبِهَا فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ

”میں نے نبی اکرم ﷺ کو وضو کروایا آپ ﷺ نے تنگ آستینوں والا جبہ پہنا ہوا تھا تو آپ نے اس کے پہلو میں سے (یعنی بازو) باہر نکال کر وضو کیا اور آپ نے (اس وضو میں) اپنے موزوں پر مسح کیا۔“

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید محمد بن عبد الملک بن عبد القاہر - ابوحسن علی بن محمد بن حسن - بکر محمد بن عبد اللہ ابہری - ابو عروبہ حسن بن محمد حرانی - انہوں نے اپنے دادا عمرو بن ابو عمرو - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے اسی مفہوم میں روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسین مبارک بن عبد الجبار - ابو محمد حسن جوہری - حافظ محمد بن مظفر - ابوحسن علی بن احمد بن سلیمان - محمد بن حجاج - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو مظفر ہناد بن نسفی - ابوحسین محمد بن حسین بن محمد قطان - محمد بن عثمان بن احمد بن عبد اللہ بن سماک - حسن بن سلام - عیسیٰ بن ابان - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے

(438) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (11) في: الطهارة: باب المسح على الخفين - والحصكفي في "مسند الامام" (60) - والطحطاوي في "شرح معاني الآثار" 83/1 في: الطهارة: باب المسح على الخفين - والبيهقي في "السنن الكبرى" 92 - وابوداؤد (149) في الطهارة: باب المسح على الخفين .

روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابوبکر خطیب بغدادی - حسین بن عمر بن برہان غزال - عثمان بن احمد دقاق - حسن بن سلام - عیسیٰ بن ابان بن صدقہ - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ - حماد - شعبی - ابراہیم بن مغیرہ بن شعبہ - انہوں نے اپنے والد حضرت مغیرہ بن شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔

(439) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيبٍ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - ہاشم بن حبیب صیرفی - عامر شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت مغیرہ بن شعبہ رحمۃ اللہ علیہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ صَيِّقَةٌ الْكُمَيْنِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ أَسْفَلِ جُبَّتِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا، آپ نے شامی پہنا ہوا تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں، تو آپ نے جبے کے سے دونوں بازو باہر نکالے (اور انہیں دھویا)

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسین بن ایوب - یحییٰ بن محمد بن علی - انہوں نے اپنے نانا محمد بن ابراہیم امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر وٹخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالمعالی ثابت بن بندار - حسن بن حسین بن عباس بغالی - محمد بن حسن بن یقطينی - یحییٰ بن علی بن محمد بن ہاشم - ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن ابوسکینہ - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(440) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اللہ جدلی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رحمۃ اللہ علیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم

(439) قد تقدم - وهو حديث سابقه .

(440) قد تقدم في (436) .

لِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيْلِيَّهِنَّ
فرمایا ہے: مقیم کے لئے اس کی مدت ایک دن اور ایک
رات ہے جبکہ مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں ہیں۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - زکریا بن یحییٰ بن کثیر اصفہانی - احمد بن عبد الرحمن بن عمر - محمد بن مغیرہ - حکم - زفر کے حوالے سے
امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن یحییٰ بن عبید اللہ بن یعیش - یونس بن بکر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - یوسف بن موسیٰ - عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن اسحاق - انہوں نے
پنے دادا کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم اس کے آخر میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

لا ينزع خفيه اذا لبسهما وهما طاهران

”موزوں کو (وضو کرتے ہوئے) اتار انہیں جائے گا جبکہ آدمی نے با وضو حالت میں انہیں پہنا ہو۔“

انہوں نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - عبد اللہ بن احمد بن بہلول سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے
دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں): میرے والد اور قاسم بن معن کے حوالے سے
امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

اسماعیل بن حماد بیان کرتے ہیں: محمد بن ابان اور روح بن مسافر نے حماد کے حوالے سے بالکل اسی کی مانند روایت مجھے
بیان کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت حمزہ نیشاپوری - حماد بن حکیم طالقانی - خلف بن یاسین زیات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید کوفی - بشر بن موسیٰ - مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت صالح بن ابوریح سے ان کی تحریر کے حوالے سے - حسن بن علی حداد - زید بن حباب کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو غنائم محمد بن علی بن حسین بن ابوعثمان - ابو حسن محمد بن احمد بن محمد
بن زرقویہ - ابو اہل احمد بن محمد بن زیاد - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن زیاد تک اتی سند کے ساتھ اسماعیل - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - متین کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن خیرون - ابوطالب محمد بن حسن بن احمد - ابوبکر بن مالک قطیعی - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمن متین کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب محمد بن علی بن فتح عشاری - ابوبکر احمد بن ابراہیم بن شاذان - ابوعبداللہ محمد بن علی بن اسماعیل حافظ ایل - اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر قاضی - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - حسن بن حسین بغالی - عبید اللہ بن محمد بن احمد بزاز - محمد بن حماد ابویعقوب اسحاق بن ابراہیم بن صالح اصفہانی - محمد بن منصور - حسان بن ابراہیم کرمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(441) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - شعبی - ابراہیم بن ابوموسیٰ اشعری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَلَمْ يَنْزِعْهُمَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى
ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا، آپ نے انہیں اتار انہیں اور پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - یوسف بن موسیٰ - عبدالرحمن بن عبدالصمد بن شعیب بن اسحاق - انہوں نے اپنے دادا شعیب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد - انہوں نے اپنے چچا سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ لیکن دوسرے لفظوں میں نقل کی ہے۔

عن المغيرة انه خرج مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في سفر فانطلق نبي الله صلى الله عليه وآله وسلم فقضى حاجته ثم رجع وعليه جبة له رومية ضيقة الكمين فرفعها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من ضيق كميتها و كنت اصب يعني على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

وسلم الماء فتوضا وضوءه للصلوة ومسح على خفيه ولم ينزعهما

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک طرف) تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کی پھر آپ واپس تشریف لائے آپ نے تنگ آستینوں والا ایک رومی جب پہنا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آستینوں کی تنگی کی وجہ سے اس کو اوپر کیا (اور اس کے نیچے سے بازو دھونے کے لیے باہر نکالے) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی انڈیلتا رہا آپ نے نماز کے وضو کا سا وضو کیا اور موزوں پر مسح کر لیا آپ نے ان (موزوں) کو اتار نہیں۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - یوسف بن موسیٰ - عبد الرحمن بن عبد الصمد - انہوں نے اپنے دادا شعیب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ جو دوسری روایت کے الفاظ کی مانند ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

اصب الماء عليه من اداة

میں برتن میں سے آپ کے لیے پانی انڈیلتا رہا۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم اس کے آخر میں انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

ثم تقدم و صلى

”پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی“

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ مکی نے حماد کا ذکر نہیں کیا بلکہ یہ کہا ہے: امام ابو حنیفہ نے شععی کے حوالے سے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد اسدی - ابو علی سخویہ بن مرزبان مولیٰ بنی ہاشم - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن یوسف سمنافی - عمار بن خالد - محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے مختصر طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں):

ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم توضا ومسح على خفيه

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا“۔

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عمرو بہ حسن - محمد حرانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے اسی مفہوم میں روایت کی ہے۔

(442) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: اِخْتَلَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخَفَيْنِ فَقَالَ سَعْدٌ أَمْسَحْ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا يُعْجِبُنِي وَقَالَ سَعْدٌ أَمْسَحْ فَاجْتَمَعَا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ عَمَّكَ أَفْقَهُ مِنْكَ سُنَّةٌ

روایت نقل کی ہے: سالم بن عبد اللہ بن عمر بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کے درمیان موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں اختلاف ہو گیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو مسح کرتا ہوں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یہ پسند نہیں ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن میں تو مسح کرتا ہوں یہ دونوں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے) فرمایا: تمہارے چچا (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سنت کا تم سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد سعید بن الوہب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے (443) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَمْرٍو بْنَ الْحَارِثِ بْنَ أَبِي ضَرَّارٍ قَالَ: مَتْنُ رَوَايَتٍ: صَحِبْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي سَفَرٍ فَاتَتْ عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيْلِيهِنَّ لَا يَنْزِعُ خُفَّيْهِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - محمد بن عمرو بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے عمرو بن حارث بن ابی ضرار بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو انہوں نے تین دن اور تین راتوں تک موزوں پہنے اتارے۔

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے (442) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (8) - والحصکفی فی "مسند الامام" (63) - واحمد 15/1 - والسنن الکبریٰ 269/1 - والبخاری (202) باب المسح علی الخفین - والنسائی 82/1 باب المسح علی الخفین - وابن ماجہ (546) باب المسح علی الخفین - والطبرانی فی "الکبیر" (86) - وعبد الرزاق (760) . (443) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (13) فی الطہارۃ: باب المسح علی الخفین - والطحاوی فی "شرح الآثار" 84/1 فی الطہارۃ: باب المسح علی الخفین کم هو؟ وعبد الرزاق (800) فی الطہارۃ: باب کم یمسح علی الخفین؟ - والسنن الکبریٰ 277/1 - والطبرانی فی "الکبیر" (9241) .

(444) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے
ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

إِبْرَاهِيمَ :

مَنْ رَوَيْتَ: أَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ

”وہ موزوں پر مسح کر لیا کرتے تھے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضى الله عنه ثم قال محمد وبه

ناخذ وهو قول ابي حنيفة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(445) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي بَكْرِ

امام ابو حنیفہ نے - ابوبکر عبد اللہ بن ابوجہم قرشی عوفی کوفی
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
بیان کرتے ہیں:عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ الْقُرَشِيِّ الْكُوفِيِّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو (موزوں پر) مسح کرتے
ہوئے دیکھا تو میں نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا:
تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کرنا میں نے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے
بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔رَأَيْتُ سَعْدًا يَمْسَحُ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقَالَ سَلْ عُمَرَ
فَالْتَهُ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ فَعَلَ ذَلِكَ

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ بن حسین کرخی - حسن بن شیب - امام ابو یوسف کے حوالے سے
امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ صاحب کہتے ہیں: محمد بن حسن اور اسد بن عمرو نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اس کو ”الآثار“ میں اور اپنے نسخہ میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

(446) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرشد - سلیمان بن بریدہ - ان
کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

سَلَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ :

(اخرجه) محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (14) في الطهارة: باب المسح على الخفين - وعبد الرزاق (780) في

مسند: باب المسح على الجوربين - وابن أبي شيبة 190/1 في الطهارة: باب المسح على الجرموقين .

(442) قد تقدم في .

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَصَلَّى خَمْسَ صَلَوَاتٍ

نبی اکرم ﷺ نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا۔ (اس وضو کے ساتھ) پانچ نمازیں ادا کیں۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح سے ان کی تحریر کے حوالے سے - حم بن نوح - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے - ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(447) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ يَمْسَحُ عَلَى خَفَّيْهِ ثُمَّ يَخْلَعُهُمَا فَإِنَّمَا يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ

جب کوئی شخص وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کرے۔ انہیں اتار لے تو اب وہ اپنے پاؤں دھوئے گا۔

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوغنائم محمد بن علی - ابوحسن محمد بن احمد بن زرقویہ - ابوبہل بن زیاد - حامد بن بن خلیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(448) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ:

امام ابوحنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ - والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ صَلَّى خَمْسَ صَلَوَاتٍ بَوَضُوءٍ

نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن پانچ نمازیں ایک وضو کے ساتھ ادا کی تھیں (اور اس وضو میں) آپ نے موزوں پر مسح کیا۔

(446) اخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (56) - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 41/1 - ومسلم (277) - واحد 351/5 - وابوداؤد (172) - والترمذي (61) - وابن ماجه (510) - وابن ابى شيبة 177/1 (9) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 162/1

(447) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (15) في الطهارة: باب المسح على الخفين - وعبد الرزاق (212) في الطهارة: باب نزع الخفين - وابن ابى شيبة 187/1 في الطهارة: باب في الرجل يمسح على خفيه ثم يخلعهما - والبيهقي في "السنن الكبرى" 290/1

(448) قد تقدم في (446) .

وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مَا رَأَيْتَكَ
صَنَعْتَ هَذَا قَبْلَ الْيَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ عَمَدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ
مسح کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض
کی: آج سے پہلے ہم نے آپ کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا، تو
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا
کیا ہے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے۔

449- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:
حسن روایت: فِي الرَّجُلِ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ
قَالَ يَمْسَحُ عَلَى الْجَبَائِرِ
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے:
جو شخص غسل جنابت ادا کرنے لگے اس کے بارے میں
ابراہیم نخعی یہ فرماتے ہیں: وہ پٹی پر مسح کرے گا۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة قال محمد رحمه الله وبه ناخذ
وهو قول ابي حنيفة وان كان يخاف من مسحه على الجبائر ترك ان شاء واجزاء وهو قول ابي
حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے اگر اس کو پٹی پر مسح کرنے سے (زخم
کے خراب ہو جانے کا) اندیشہ ہو تو اگر وہ چاہے تو اس کو ترک کر دے یہ اس کے لیے جائز ہوگا امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

450- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ
سَيِّبِ بْنِ الْمُخَارِقِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ
سَمِعَ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيَّ:
امام ابو حنیفہ نے - عبد الکریم بن ابو مخارق - ابراہیم نخعی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: مجھے اس
شخص نے یہ روایت بیان کی ہے: جس نے حضرت جریر بن عبد
اللہ بجلي رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

حسن روایت: يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سورہ مائدہ نازل ہونے کے

449- اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (30) في الطهارة: باب الوضوء لمن به قروح - وعبد الرزاق (622) في
طهارة: باب المسح على العصاب والجروح - وابن أبي شيبة 1361 في الطهارة: باب في المسح على الجبائر - والبيهقي في
سنن الكبرى 229/1

450- قد تقدم في (437).

بعد موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَيْنِ بَعْدَمَا
أُنْزِلَتْ سُورَةُ الْمَائِدَةِ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو اسامہ زید بن یحییٰ فقیہ بلخی - حسن بن عمر بن شقیق - نوح بن دراج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ احمد بن حسین کرخی - حسین بن شیبہ مؤذن - امام قاضی ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - احمد بن سلیمان بن عمر عطار - بشر بن ولید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم

اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

وكان إسلامي بعد نزول المائدة

میں نے سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: زفر ابیض ابن اغرأور عبد اللہ بن زبیر نے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(451) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ
الصَّوَّافِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ
شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: امام ابو حنیفہ نے - یثیم صواف - (ابن شہاب) زہری -
عروہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ
عَلَى الْخُفَيْنِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن عبد اللہ - عبد اللہ بن محمد جو محمد بن ابراہیم بن ابوسکینہ کے بھانجے ہیں - انہوں نے اپنے چچا محمد بن ابراہیم - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - اپنے والد ابوطاہر عبد الباقی بن محمد بن عبد اللہ - ابوحسن علی بن عبد العزیز طاہری - ابوجعفر محمد بن حسن بن علی بن محمد یقطینی - ابو عباس یحییٰ بن علی بن محمد بن ہاشم - ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن ابوسکینہ - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(452) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُرُوقٍ الشُّوَرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُوْنٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ: سَنَ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ فَقَالَ: سَافِرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ

امام ابو حنیفہ نے - سعید بن مسروق ثوری - ابراہیم تیمی - عمرو بن میمون - ابو عبد اللہ جدلی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مسافر کے لئے اس کی مدت تین دن اور تین راتیں ہے اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح سے ان کی تحریر کے حوالے سے - ابو علی حسن بن علی حداد - زید بن حباب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(453) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نَصِيبٍ الْأَسَدِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: سَنَ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ الْحَمَّامَ وَعَلَيْهِ خُفَاهُ فَخَرَجَ فَيَمْسَحُ عَلَيْهِمَا

امام ابو حنیفہ نے - ہشام بن عائد بن نصیب اسدی کوفی کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: وہ حمام میں داخل ہوئے انہوں نے موزے پہنے ہوئے تھے جب وہ باہر آئے تو انہوں نے ان پر مسح کر لیا۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - حسن بن جعفر بن مدرار - انہوں نے اپنے چچا - خارجہ بن جب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(454) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ جَهْمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَنَ رَوَايَتٍ: قَدِمْتُ عَلَى غَزْوٍ فِي الْعِرَاقِ فَإِذَا

امام ابو حنیفہ نے - ابو بکر بن الجہم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں ایک جنگ میں حصہ لینے کے لئے عراق آیا تو وہاں حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہم نے ان سے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اے ابن عمر! جب تم اپنے والد کے پاس جاؤ گے تو ان سے اس بارے میں دریافت کرنا، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے

رَأَيْتُ مَالِكًا يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَيْنِ فَقُلْنَا لَهُ مَا هَذَا قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ إِذَا قَدِمْتَ عَلَى أَبِيكَ فَسَلْهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَاتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ

قد تقدم في (436) .

خارجة ابن أبي شيبة 482/1 في الطهارة: باب المسح على الخفين

قد تقدم في (442) .

فَمَسَحْنَا

ہیں: جب میں اُن کے پاس آیا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو مس کرتے ہوئے دیکھا ہے تو ہم بھی (وضو کرتے ہوئے موزوں پر) مسح کر لیتے ہیں۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو عبد اللہ محمد بن منذر اعمش بلخی - ابراہیم بن یوسف - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد الرحمن بن محمد اصفہانی - احمد بن رستہ - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صفانی - ابو سعید صفانی اور ابو مقاتل سمرقندی سے نقل کی ہے تاہم اس کے آخر میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قال عمر عمك افقه منك راينا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يمسح فمسحنا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے چچا (دینی احکام کے بارے میں) تم سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھتے ہیں، ہم نے نبی اکرم ﷺ کو (موزوں پر) مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے تو ہم بھی مسح کرتے ہیں۔

ابو عبد اللہ بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابو بکر محمد بن عبد اللہ - ابو عروبہ حرائی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في كتاب الآثار فرواه عن ابى حنيفة

(واخرجه) رحمه الله ايضاً في نسخته فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

قول ابن حنيفة رضى الله عنه وعنا به وعن جميع المسلمين آمين

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔۔۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں

اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔



الْبَابُ الْخَامِسُ فِي الصَّلَاةِ

پانچواں باب: نماز کے بارے میں روایات

وَأَنَّهُ يَشْتَمِلُ عَلَى سَبْعَةِ فُصُولٍ

یہ سات فصول پر مشتمل ہے

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ وَالْقِبْلَةِ وَفِي الْأَذَانِ

الْفَصْلُ الثَّانِي فِي الْقِرَاءَةِ وَالْقُنُوتِ وَإِخْفَاءِ الْبِسْمِلَةِ

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ فِي تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَرَفْعِ الرَّأْسِ وَمَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ وَسِتْرِ الْعَوْرَةِ

الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ وَالسُّنَنِ وَالنَّوَافِلِ

الْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي هَيْئَتِهَا وَالشَّكِّ فِيهَا وَشَرَائِطِ وَجُوبِهَا

الْفَصْلُ السَّادِسُ فِي الْجَمَاعَةِ وَآدَابِ الْإِمَامِ وَمَا يَكْرَهُ فِي الْمَسْجِدِ

الْفَصْلُ السَّابِعُ فِي الْجَنَائِزِ

پہلی فصل نماز کے اوقات، قبلہ اور اذان کے بارے میں ہے۔

دوسری فصل قرأت، قنوت اور بسم اللہ کو پست آواز میں پڑھنے کے بارے میں ہے۔

تیسری فصل رکوع میں جاتے ہوئے اور سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین نہ کرنے کے بارے میں ہے اور جو چیزیں

نماز کو فاسد کر دیتی ہیں اور ستر عورت کے بارے میں ہے۔

چوتھی فصل جمعہ، عیدین، سنتوں اور نوافل کے بارے میں ہے۔

پانچویں فصل اس کی ہیئت، اس میں شک ہو جانے، اس کے وجوب کی شرائط کے بارے میں ہے۔

چھٹی فصل جماعت، امام کے آداب اور مسجد میں جو چیزیں مکروہ ہیں ان کے بارے میں ہے۔

ساتویں فصل جنازہ کے بارے میں ہے۔

الفصل الأول فی مواقیت الصلاة والقبلة وفی الاذان

پہلی فصل: نماز کے اوقات، قبلہ اور اذان کا بیان

(455) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ :

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالْآلِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَأَمَرَهُ أَنْ
يَحْضُرَ الصَّلَوَاتِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالْآلِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَمَرَ بِأَنْ لَا يَبْكَرَ بِالصَّلَوَاتِ كُلِّهَا
ثُمَّ أَمَرَهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي أَنْ يُؤَخِّرَ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا
ثُمَّ قَالَ آيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْوَقْتِ وَقْتُ الصَّلَوَاتِ مَا
بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقَّتَيْنِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا
آپ سے نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے
اسے یہ ہدایت کی کہ وہ تمام نمازیں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ
کرے پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ تمام
نمازوں کے لئے جلدی کریں دوسرے دن آپ نے انہیں حکم دیا
کہ وہ تمام نمازیں تاخیر سے ادا کریں پھر آپ نے ارشاد فرمایا
(نمازوں کے) وقت کے بارے میں سوال کرنے والا شخص کہہ
ہے؟ ان دو اوقات کے درمیان میں نمازوں کا وقت ہوتا ہے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضى الله عنه ثم قال محمد وبه

ناخذ والمغرب وغيرها في هذا سواء الا انه يكره تاخيرها اذا غابت الشمس وهو قول ابي

حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اس حوالے سے مغرب اور دیگر نمازوں کا حکم ایک ہے
ہے تاہم (ایک حوالے سے مغرب کا حکم مختلف ہے) کہ جب سورج غروب ہو جائے تو اس میں تاخیر مکروہ ہے امام ابو حنیفہ کا
یہی قول ہے۔

(455) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (65) فی الصلاة: باب مواقیت الصلاة - ومسلم (613) فی الصلاة

ومواضع الصلاة: باب اوقات الخمس - وابو داؤد (395) فی الصلاة: باب فی مواقیت الصلاة - والترمذی (115) فی الصلاة

ماجة (667) فی الصلاة: مواقیت الصلاة - واحمد 349/5

(456) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ
 قَالَ: امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
 حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ
 فرماتے ہیں:

سُنْ رَوَايَت: أَبِرْدُوَا بِالظَّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ
 جَهَنَّمَ
 ”ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے ادا کرو کیونکہ گرمی کی شدت
 جہنم کی تپش کا حصہ ہے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد يؤخر الظهر في
 الصيف حتى يبرد بها ويصلى في الشتاء حين تنزل الشمس وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه
 امام محمد بن حنبل نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام
 محمد فرماتے ہیں: گرمی کے موسم میں آدمی ظہر کی نماز کو اتنا مؤخر کرے گا کہ اس کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرے جبکہ سردیوں میں آدمی
 کو سورج ڈھل جانے کے (بعد تاخیر کے بغیر جلدی) ادا کر لے گا امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(457) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:
 سُنْ رَوَايَت: أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى الشَّمْسِ حِينَ غَرَبَتْ
 قَالَ هَذَا حِينَ ذَلَكْتُ
 امام ابوحنیفہ - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے
 سے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:
 ”جب سورج غروب ہوا تو انہوں نے سورج کی طرف
 دیکھا اور فرمایا: یہ وہ وقت ہے جس میں یہ ڈوب جاتا ہے۔“

——***

امام محمد بن حنبل نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - ابو عبد
 اللہ جدلی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ
 ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سُنْ رَوَايَت: كُنَّا نَصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي
 قَدَارِ لَيْلَتَيْنِ مِنَ الْهَالِلِ
 ”ہم عصر کی نماز ادا کرتے تھے جب کہ سورج اتنی مقدار
 میں ہوتا تھا جتنا دوسری رات کا چاند ہوتا ہے۔“

(458) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (62) فی الصلاة: باب مواقيت الصلاة - وابن ابی شیبہ 325/1 فی

صلوات: باب من كان يبرد بحق - والبخاري (369) - واورده الهيثمي في ”مجمع الزوائد“ 306/1

(459) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (67) فی الصلاة: باب مواقيت الصلاة

(460) اخرجہ عبد الرزاق (2089) فی الصلاة: باب وقت العصر - وابن ابی شیبہ (3310) فی الصلوات: من كان يؤخر العصر

یؤخر تاخیرھا - والماردینی فی ”الجوهر النقی“ 114/1

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

ابن خسرو نے یہ روایت - ابو الفضل بن خیرون - ابو بکر خیاط - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - عمر بن حسن اشثانی - بشر بن موسیٰ - مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
قاضی اشثانی نے اس کو امام ابو حنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(459) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَمْ يَجْتَمِعْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ آلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ كَجَمَاعِهِمْ عَلَى التَّوْبِ فِي الْفَجْرِ وَالتَّعْجِيلِ فِي الْمَغْرِبِ
”نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کا کسی بھی چیز پر اس طرح اتفاق نہیں ہوا جتنا اس بات پر ہوا کہ فجر کی نماز روشنی میں ادا کرنی چاہئے اور مغرب کی نماز جلدی ادا کرنی چاہئے۔“

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع بلخی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(460) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ أَمَّ أَصْحَابَهُ فِي بَيْتِهِ فَصَلَّى بِهِمْ بِغَيْرِ آذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ وَقَالَ إِقَامَةُ النَّاسِ تُجْزَى
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں اپنے ساتھیوں کی امامت کی تو اذان اور اقامت کے بغیر انہیں نماز پڑھائی اور فرمایا: لوگوں نے (مسجد میں) جو اقامت کہی تھی وہی کفایت کر جائے گی۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(459) - ... قلت وقد اخرج احمد 415/5 - والشاشی فی ”المسند“ (1129) - والطبرانی فی ”الکبیر“ (4058) عن ابی یوسف - الانصاری قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ”بادروا بالصلاة المغرب قبل طلوع النجم“ .
(460) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (133) - وعبد الرزاق (1961) و (1962) فی الصلاة: باب الرجل يصلی فی المصر بغير اقامة - والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 406/1 - وابن ابی شیبة 220/1 فی الاذان: من كان يقول: يجزئه ان يصلی بغير اذان - ومسلم 378/1 (26) - وابن خزيمة (1636) .

- (461) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى:
 مَسْنِ رَوَايَت: أَنَّهُ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يُؤْذَنَ الْمُؤْذِنُ
 وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضوءٍ
 امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
 ”اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ مؤذن بے وضو حالت
 میں اذان دیدے۔“

——***

- (اخرجه) محمد فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبهذا ناخذ لا نری بذلك باساً
 ویکرہ ان یؤذن جنبا وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ
 امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد
 فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں البتہ یہ مکروہ ہے کہ کوئی شخص جنابت کی حالت
 میں اذان دے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

- (462) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ:
 مَسْنِ رَوَايَت: أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُؤْذِنِ يَتَكَلَّمُ فِي أَذَانِهِ
 قَالَ لَا أَمْرُهُ وَلَا أَنْهَاهُ
 قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَمَّا نَحْنُ نَرَى أَنْ لَا يَفْعَلُ فَإِنْ فَعَلَ لَمْ
 يَنْقُضْ ذَلِكَ أَذَانَهُ
 امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے:
 ایسے مؤذن کے بارے میں ابراہیم نخعی فرماتے ہیں جو
 اذان کے دوران کلام کر لیتا ہے کہ نہ تو میں تمہیں اس کا حکم دیتا
 ہوں اور نہ ہی اس سے منع کرتا ہوں۔“
 امام محمد فرماتے ہیں: جہاں تک ہماری بات ہے تو ہم یہ
 (امام محمد کا یہ قول یہاں آتا تو نہیں چاہیے مگر مطبوعہ کتاب سمجھتے ہیں: کہ وہ ایسا نہیں کرے گا اگر وہ ایسا کر دیتا ہے تو اس کی
 میں اسی جگہ ہے شاید ناخ سے سہو ہو گیا ہو۔)
 اذان نہیں ٹوٹے گی۔

——***

- امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔
 (463) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ:
 امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

(461) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (58) فی الصلاة: باب الاذان - وعبد الرزاق (1801) فی الصلاة: باب الاذان
 غیر وضوء - وابن ابی شیبہ 211/1 فی الطہارات: باب المؤذن یؤذن وهو علی غیر وضوء - والبخاری فی ”شرح السنة“ 267/2 باب
 الغریب .

- (462) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (59) فی الصلاة: باب الاذان - وعبد الرزاق (1809) فی الصلاة: باب الکلام
 عن ظہرائی الاذان - وابن ابی شیبہ 212/1 فی الطہارات: باب من کره الکلام فی الاذان .
 (463) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (60) فی الصلاة: باب الاذان .

إِبْرَاهِيمَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ:

روایت نقل کی ہے:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: سَأَلْتُهُ عَنِ التَّشْوِيبِ فَقَالَ هُوَ مِمَّا أَحَدَّثَهُ النَّاسُ وَهُوَ حَسَنٌ مِمَّا أَحَدَّثُوا وَذَكَرَ أَنَّ تَشْوِيبَهُمْ كَانَ حِينَ يَفْرَغُ الْمُؤَذِّنُ مِنْ أَذَانِهِ أَنَّ الصَّلَاةَ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ

”میں نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے تشویب کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جسے لوگوں نے حدیث میں ایجاد کیا ہے لوگوں نے جو چیزیں بعد میں ایجاد کی ہیں یہ سب سے بہتر ہے انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی کہ تشویب اس وقت کہی جائے گی جب مؤذن اذان دے کر فارغ ہو جائے گا اور اس میں دو مرتبہ یہ کہا جائے گا: نماز نیند سے بہتر ہے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وهو قول ابى حنيفة وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(464) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: الْأَذَانُ وَالْإِقَامَةُ مَثْنِي مَثْنِي

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”اذان اور اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ کہے جائیں گے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(465) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

(464) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (62) فی الصلاة: باب الاذان - وعبد الرزاق (1790) فی الصلاة: باب الاذان - والدارقطنی (34) فی الصلاة: باب ذکر الاقامة واختلاف الروایات فیها - وابن ابی شیبہ 206/1 فی الاذان والاقامة: من ذکر

یشفع الاقامة - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 134/1 فی الصلاة: باب الاقامة کیف هی؟

(465) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (44) فی الصلاة: باب الاذان - وابن ابی شیبہ 222/1 فی الاذان والاقامة: من

فی النساء من قال: ليس عليهن اذان ولا اقامة .

ابراہیمؑ کہنے لگا:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حسن روایت: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ أَذَانٌ وَلَا إِقَامَةٌ

”خواتین پر اذان دینا اور اقامت کہنا لازم نہیں ہے۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضي الله عنه ثم قال محمد وبه

ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(466) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حسن روایت: كَانَ آخِرُ أَذَانِ بِلَالٍ اَللَّهُ اَكْبَرُ اَللَّهُ

”حضرت بلال رحمہ اللہ کی اذان کے آخری کلمات اللہ

اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ہوتے تھے۔“

اَكْبَرُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَللَّهُ

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضي الله عنه قال محمد وبه

ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے امام

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(467) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

امام ابو حنیفہ نے۔ عبد الملک بن عمیر۔ ابو غادیہ کے حوالے

سے یہ روایت نقل کی ہے:

عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي الْغَادِيَةِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

حسن روایت: أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ عَلَى الصَّلَاةِ بَعْدَ

”حضرت عمر بن خطاب رحمہ اللہ عصر کی نماز کے بعد نماز ادا

کرنے پر لوگوں کی پٹائی کرتے تھے۔“

خَضِرٍ

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (61) في الصلاة: باب الاذان - والنسائي (649) في الاذان: باب آخر

عبد الرزاق (1777) في الصلاة: باب بدء الاذان - والدارقطني (44) في الصلاة: باب ذكر الاقامة واختلاف الروايات

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (153) في الصلاة: باب ما يعاد من الصلاة وما يكره منها - وابن ابي

350/2 في الصلوات: من قال: لا صلاة بعد الفجر -

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن محمد حافظ - احمد بن حرب - ہوزہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل ابن خیرون - ابو علی بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب - اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن قزوینی - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حسن ابن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(468) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

مَتَنُ رَوَايَتٍ: مَا نَدِمْتُ عَلَى شَيْءٍ مَا نَدِمْتُ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَنْ لَا أَكُونَ سَأَلْتُ لَهُمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْأَذَانَ قَالَ وَلِحُومِ الْمُؤَذِّنِينَ حَرَامٌ عَلَى النَّارِ وَقَالَ لَوْ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ فِي الْأَرْضِ لَغَلَبُوا النَّاسَ عَلَى الْأَذَانِ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”مجھے کسی بھی چیز پر ندامت نہیں ہوتی، جتنی اس بات پر ندامت ہوتی ہے جو حسن اور حسین کے حوالے سے ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن دونوں کے لئے اذان کی ہدایت کیوں نہیں لی، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اذان دینے والے کا گوشت جہنم کی آگ پر حرام ہوگا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر فرشتے زمین پر رہتے ہوتے تو ہمیں دینے کے حوالے سے لوگوں پر غالب آجاتے۔“

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن ابوبکر بن محمد بن سلیمان المعروف - تارخ بخارا کے حوالے سے - خلف بن محمد بن اسماعیل - محمد بن یعقوب بن حارث - ابوابراہیم اسحاق بن عبد اللہ - حسن بن محمد بن عمر - ابو مزاحم بخاری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(469) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سُفْيَانَ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - ابوسفیان طلحہ بن نافع کے حوالے سے - روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(468) أخرجه الطبرانی في "الأوسط" 305/7 (7563) - والهيثمي في "مجمع الزوائد" 326/1 - وفي "مجمع البحرين" في الصلاة: فصل الأذان .

(469) أخرجه الطيالسي (2576) - وعبد بن حميد 205/1 (1458) .

حسن روایت: سئل رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ فِي مَوَاقِيتِهَا

”نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے مخصوص وقت پر ادا کرنا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - حاتم بن احمد بن نور بن خطاب ترمذی - جبارود بن معاذ - ابو معاویہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(470) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

حسن روایت: عَرَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ شَابٌّ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْرُسُكُمْ فَحَرَسَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ مَعَ الصُّبْحِ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَمَا تَبَقَّظَ إِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ وَتَوَضَّأَ أَصْحَابُهُ وَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَذَّنَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْفَجْرَ بِأَصْحَابِهِ فَجَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ كَمَا كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فِي وَقْتِهَا

”ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے رات کے آخری پہر میں پڑاؤ کیا تو ارشاد فرمایا: آج رات کون ہماری پہرہ داری کرے گا؟ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں آپ کی پہرہ داری کروں گا اس شخص نے ان کے لئے پہرہ داری شروع کی (یعنی صبح صادق کے وقت کا انتظار کرنے لگا) لیکن صبح صادق سے کچھ دیر پہلے اس کی بھی آنکھ لگ گئی تو لوگوں کی آنکھ سورج کی تپش کی وجہ سے کھلی، نبی اکرم ﷺ اٹھے آپ نے وضو کیا آپ کے ساتھیوں نے بھی وضو کیا پھر آپ نے مؤذن کو حکم دیا تو اس نے اذان دی پھر آپ نے دو رکعت (سنتیں) ادا کیں پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو نبی اکرم ﷺ نے ساتھیوں کو فجر کی نماز پڑھائی جس میں آپ نے بلند آواز میں قرأت کی جس طرح آپ ﷺ اس نماز کو ان لوگوں کو اس کے مخصوص وقت میں پڑھایا کرتے تھے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن أبي حنيفة ثم قال محمد رحمه الله تعالى

وبه ناخذ

(470) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (170) فی الصلاة: باب النوم قبل الصلاة - وابن حبان (2069) - وابن

حجہ (697) - والبیہقی فی ”دلائل النبوة“ 272/4 - وابوداؤد (435) فی الصلاة: باب فی من نام عن الصلاة او نسيها - وابو عوانة

253/2 - والترمذی (3163) .

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(471) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

متن روایت: مَا يَسُرُّنِي صَلَاةُ الرَّجُلِ حِينَ تَحْمَرُّ الشَّمْسُ

”مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ آدمی اس وقت نماز کرے جب سورج سرخ ہو چکا ہو (یعنی ڈوبنے کے قریب ہو)

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة تكره الصلاة تلك الساعة الا ان تفرته العصر من يومه ذلك فيصلها تلك الساعة فاما غيرها من الصلوات المكتوبات والتطوع فلا ينبغي ان يفعل امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے اس گھڑی میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے البتہ اگر دن کی عصر کی نماز ادا نہ کی ہوئی ہو تو آدمی اس کو اس گھڑی میں ادا کر سکتا ہے لیکن اس کے علاوہ اور کوئی بھی فرض یا نفل نماز اس وقت میں ادا نہیں کی جانی چاہیے۔

(472) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - شیبان - یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

متن روایت: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ (فَكَانَ مَا وَتَرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ)

”جس شخص کی عصر کی نماز رہ جائے تو گویا کہ اس کے

خانہ اور مال برباد ہو جائے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عصمہ بن عبد اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہی روایت اسی سند کے ساتھ دوسرے الفاظ میں نقل کی ہے: (جو یہ ہیں):

قال بکروا بصلوة العصر ”عصر کی نماز جلدی ادا کرلو“

(471) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (155) فی الصلاة: باب ما یعاد من الصلاة وما یکره منها .

(472) اخرجہ الحاکمی فی ”مسند الامام“ (88) - وابن حبان (1463) - وابن ابی شیبہ (342/1) - واحمد (361/5) - وابن ماجہ (694) فی الصلاة: باب میقات الصلاة فی الغیم - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ (444/1) - والبخاری (553) .

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر - مقاتل بن ابراہیم - نوح بن ابومریم امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - انہوں نے شیبان -
 محمد بن ابوکثیر سے روایت کی ہے - حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بكمروا بصلوة العصر في يوم الغيم فان من فاتته صلوة
 العصر حتى تغرب الشمس فقد حبط عمله

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ابراؤدون میں عصر کی نماز جلدی ادا کرلو، کیونکہ جس شخص کی عصر کی نماز رہ گئی ہو اور
 صبح غروب ہو جائے تو اس کا عمل ضائع ہو جاتا ہے“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے
 سے - عصمہ بن عبد اللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

بادروا بصلوة العصر

”عصر کی نماز جلدی ادا کرلو“۔

ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - شیخ ابوسعید احمد بن عبد الجبار - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن ثلاج -
 عباس بن عقدہ - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عصمہ بن عبد اللہ بن سالم اسدی کے حوالے
 سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے مکمل طور پر روایت کی ہے۔

(471) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

ابراهيم أَنَّهُ قَالَ :

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب کو پایا
 ہے کہ وہ عصر کی نماز کو آخری وقت تک مؤخر کر کے ادا کرتے
 تھے۔“

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسیں مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابوبکر احمد
 بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - عبد اللہ بن یزید مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ ما لم

تتغير الشمس وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام

(واخرجه عبد الرزاق (2042) و (2043) في الصلاة: باب المواقيت

-- قلت: وقد اخرجه احمد 289/6 - وابن ابى شيبه 323/1 - والترمذی (162) - وابو يعلى (6992) - قالت ام سلمة: كان

رسول الله صلى الله عليه وسلم اشد تعجیلاً للظهور منكم وانتم اشد تعجیلاً للعصر منه

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں بشرطیکہ سورج متغیر نہ ہوا، ہوا امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(474) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مَرَّ بِرَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَرَأَاهُ حَزِينًا وَكَانَ

الرَّجُلُ ذَا طَعَامٍ يُجْتَمَعُ إِلَيْهِ فَاَنْطَلَقَ حَزِينًا لِمَا رَأَى

مِنْ حُزْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

وَتَرَكَ طَعَامَهُ وَمَا كَانَ يُجْتَمَعُ إِلَيْهِ وَدَخَلَ مَسْجِدَهُ

يُصَلِّي فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ نَعَسَ فَأَتَاهُ آتٍ فِي

النَّوْمِ فَقَالَ هَلْ عَلِمْتَ مَا حُزِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قَالَ فَهُوَ لِهَذَا

النَّاقُوسِ فَاتِهِ فَمُرُّهُ أَنْ يَأْمُرَ بِلَا أَنْ يُؤْذَنَ فَعَلَّمَهُ

الْأَذَانَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ مَرَّتَيْنِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا

اللَّهُ مَرَّتَيْنِ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ حَتَّى

عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اللَّهُ

أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ عَلَّمَهُ الْقَامَةَ مِثْلَ

ذَلِكَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ

الصَّلَاةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَأَذَانِ

النَّاسِ وَأَقَامَتِهِمْ فَأَقْبَلَ الْأَنْصَارِي فَقَعَدَ عَلَى بَابِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ

فَقَالَ اسْتَأْذِنْ لِي فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَقَدْ رَأَى مِثْلَ

ذَلِكَ فَأَخْبَرَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ

اسْتَأْذَنَ لِلْأَنْصَارِي فَدَخَلَ وَأَخْبَرَ بِالَّذِي رَأَى فَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو

امام ابوحنیفہ نے۔ علقمہ بن مرثد۔ ابن بریدہ۔

والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے

پاس سے گزرا اس نے نبی اکرم ﷺ کو پریشان دیکھا

شخص کے پاس بہت اناج تھا جب اس نے نبی اکرم ﷺ

پریشان دیکھا تو وہ بھی پریشانی کے عالم میں (اپنے گھر) گئے

اور اس نے کھانا پینا ترک کر دیا لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا

کر دیا پھر وہ مسجد میں آیا اور نماز ادا کی اسی دوران اس نے

گئی تو خواب میں کوئی شخص اس کے پاس آیا اور اس نے

دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو نبی اکرم ﷺ کس وجہ سے

پریشان ہیں؟ اس شخص نے جواب دیا: جی نہیں۔ خواب میں

شخص نے کہا: وہ اس ناقوس کی وجہ سے پریشان ہیں تم میرے

پاس جاؤ اور ان سے یہ کہو: وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا

وہ اذان دیں، پھر اس (خواب والے) شخص نے اس (صحابی

کو) کو اذان کی تعلیم دی: اللہ اکبر اللہ اکبر دو مرتبہ کہنا ہے

لا الہ الا اللہ دو مرتبہ کہنا ہے اشہد ان محمد رسول اللہ دو مرتبہ

ہے حی علی الصلوٰۃ دو مرتبہ کہنا ہے حی علی الفلاح دو مرتبہ کہنا

پھر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہنا ہے پھر اس نے اقامت

کلمات کی تعلیم اسی کی مانند دی اور اس کے آخر میں قد قامت

الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ کے کلمات کہے پھر اللہ اکبر اللہ اکبر

لا اللہ کہا۔ یہ وہی طریقہ ہے جو اذان اور اقامت کے حوالے

سے لوگوں میں آج کل رائج ہے پھر وہ انصاری شخص آیا

اکرم ﷺ کے دروازے پر بیٹھ گیا وہاں سے حضرت ابو بکر

(474) اخرجہ الطبرانی فی "الوسط" 293/2 (2020) - واورده الهيتمى فى "مجمع الزوائد" 238/1 - وفى "مجمع البحار"

حَرِّ بِمِثْلِ ذَلِكَ فَأَمَرَ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِذَلِكَ

کا گزر ہوا تو اس نے کہا: آپ میرے لئے بھی اندر آنے کی اجازت لے لیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اندر تشریف لے گئے انہوں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا تھا، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا پھر انہوں نے انصاری کے لئے اجازت لی۔ انصاری اندر گیا اور اس نے جو خواب دیکھا تھا وہ بتایا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر نے بھی اسی کی مانند ہمیں بتایا ہے، تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اس کے مطابق اذان دیں۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح - احمد بن نصر عتکی - ابو مقاتل کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبد الرحمن سرحی - خارجہ بن مصعب بن خارجہ - مغیث بن بدیل ابن بنت خارجہ بن مصعب کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن قدامہ بن سیار زاہد بلخی - عبد اللہ بن عمر بن ابان - اسد بن عمرو کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ثنی بن محمد مروزی - یعلیٰ بن حمزہ - بثر بن یحییٰ - نصر بن محمد کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے، میں نے اس سے روایت کی ہے۔ (یہ روایت) - امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عباس بن عتقہ - داؤد بن یحییٰ - ابوکریب - اسد بن عمرو کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے، میں اس میں انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

فمر به ابو بکر فقال له الانصاري استاذن لي على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فف

فدخل عليه فاخبره بذلك قال ابو بكر قد رايت مثل ذلك يا رسول الله

”حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کے پاس سے گزرے تو اس انصاری نے ان سے کہا: آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے لیے بھی اندر آنے کی اجازت دلوادیں انہوں نے ایسا ہی کیا وہ اندر گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے بھی اس کی مانند خواب دیکھا ہے۔“

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروئجی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو محمد عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ۔ ابو بکر بن بشران۔ ابو حسن علی بن عمر دارقطنی۔ ابراہیم بن محمد بن ابراہیم معدل۔ حسن بن محمد بن داؤد۔ ابراہیم بن علی بن عبد الجبار۔ حسین بن حسن بن عطیہ عیسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو غنائم۔ ابن زرقویہ۔ ابو بکر بن موسیٰ بن اسحاق۔ محمد بن علاء۔ اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی۔ ابو حنیفہ اللہ جدلی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں بھی اور درمیانے حصے میں بھی اور آخری حصے میں (یعنی ہر حصے میں) وتر ادا کر لیتے تھے تاکہ مسلمانوں کے لئے زیادہ گنجائش ہو وہ اس میں سے جس کو بھی اختیار کریں گے وہ درست ہوگا البتہ جو شخص رات کے وقت نوافل ادا کرنے کا خواہش مند ہو تو اسے وتر رات کے آخری حصے میں ادا کرنے چاہئیں۔“

(475)۔ سند روایت: (ابو حنیفہ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَأَوْسَطَهُ وَآخِرَهُ لِكَيْ يَكُونَ وَاسِعًا عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَيُّ ذَلِكَ أَخَذُوا بِهِ كَانَ صَوَابًا غَيْرَ أَنَّ مَنْ طَمَعَ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ وَتْرَهُ آخِرَ اللَّيْلِ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن اشرس سلمیٰ نیشاپوری۔ حفص بن عبد اللہ (اور) عبد اللہ بن محمد بن علی۔ احمد بن حفص بن عبد اللہ (اور) قطن بن ابراہیم ان دونوں نے۔ حفص بن عبد اللہ (اور) احمد بن محمد شرقی۔ احمد بن حفص بن عبد اللہ نے اپنے والد کے حوالے سے۔ ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو بکر بن داؤد سجزی (اور) علی بن محمد بن عبد الرحمن سرخسی ان دونوں نے۔ احمد بن حفص بن عبد اللہ۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(475) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (160) - وابن أبي شيبة 287/2 باب فيمن أخر الوتر - واحمد 23/4 - والطبراني في "الكبير" 224/17 - وفي "الوسط" 10/2 (686) - والطالسي 86 (616) .

انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرس سلمیٰ - جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ بن کثیر اصفہانی - احمد بن رستہ - محمد بن مغیرہ - حکم - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عثمان سعید بن ذاکر بخاری - سعد بن جناح بخاری - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل ہروی سے بغداد میں ”درب ابو ہریرہ“ میں - محمد بن شوکہ - قاسم ابن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر - امام حنیفہ کے حوالے سے - حماد - ابراہیم - ابو عبد اللہ جدلی - حضرت عقبہ بن عمرو ابو مسعود رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ مؤدب - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - محمد بن اسحاق نیشاپوری - احمد بن حفص - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - یحییٰ بن طہمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست - قاضی اشثانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

(476) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا ہے: جس کے ذمے کئی نمازیں لازم ہوں کہ وہ شخص اس وقت تک نماز ادا نہیں کرے گا جب تک وہ اپنے ذمے لازم نمازوں کی قضاء ادا نہیں کر لیتا۔

حسن روایت: أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ عَلَيْهِ الصَّلَوَاتُ
 لَا يُصَلِّي حَتَّى يَقْضَى مَا عَلَيْهِ

نمازوں کی قضاء ادا نہیں کر لیتا۔

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد بن آبنوسی - ابو بکر بن بشران - علی بن عمر دارقطنی - علی بن عبد اللہ بن حشر - حسن بن مکرم - علی بن عاصم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(قال) ابن خسرو وقال علي ابن عاصم فحدثت ابا حنيفة (عن) هشام (عن) الحسن انه قال

یَقْضَى مَا عَلَيْهِ فَإِنْ حَضَرَتْ صَلَوةٌ مَكْتُوبَةٌ فَصَلَّاهَا فِي آخِرِ وَقْتِهَا ثُمَّ يَقْضَى مَا عَلَيْهِ وَلَا يَفْرُطُ فِي

شَيْءٍ قَالَ فَتَرَكْتُ أَبُو حَنِيفَةَ قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ وَاخْتَذَ بِقَوْلِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى

ابن خسر بیان کرتے ہیں: علی بن عاصم فرماتے ہیں: میں نے ہشام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ کو حسن کے بارے میں روایت بیان کی: کہ وہ یہ فرماتے ہیں: وہ اپنے ذمہ لازم نمازوں کی قضا کرے گا اس دوران اگر فرض نماز کا وقت ہو جائے تو وہ اس آخری وقت میں ادا کرے گا پھر وہ اپنے ذمہ لازم قضا نمازیں پڑھے گا اور کسی (اس وقت کی فرض نماز کی ادائیگی میں) کوتاہی نہیں کرے گا راوی بیان کرتے ہیں: تو امام ابو حنیفہ نے ابراہیم نخعی کا قول ترک کر دیا اور حسن بصری کا قول اختیار کر لیا۔

(477) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَنَهَانِي عَنْهَا وَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے مجھ سے منع کر دیا اور فرمایا: نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

سے منع کر دیا اور فرمایا: نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

——***

(الخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن أبي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا

غابت الشمس فلا صلاة على جنازة ولا غيرها قبل صلاة المغرب

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جب سورج غروب ہو جائے تو مغرب کی نماز سے پہلے نماز جنازہ یا اور کوئی بھی نماز ادا نہیں کی جائے گی۔

(478) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن دینار کا یہ بیان

دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

ہے: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر کو یہ بیان کرتے ہوئے

يَقُولُ:

ہے: ”جب مؤذن اذان دیتا تھا تو نبی اکرم ﷺ اسی کی

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

کلمات کہتے تھے جو مؤذن کہتا تھا (یعنی آپ ﷺ اسی کی

وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ

جواب دیتے تھے)“

(477) (الخرجه) محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (146) في الصلاة: باب ما يعاد من الصلاة - وعبد الرزاق (2985)

الصلاة: باب الركعتين قبل المغرب - والتمتقي الهندي في "الكنز" (4126) .

(478) - - ... وقد اخرج احمد 168/2 - ومسلم (384) - وابوداؤد (523) - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/143 -

حبان (1690) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 1/409 - عن عبد الله بن عمرو انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول

سمعتهم مؤذناً فقولوا مثل ما يقول

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید بن جعفر بخیری - موسیٰ بن بہلول - محمد بن صلت کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(479) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ رَوِيَ: الْوُتْرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ مَسْخَطَةٌ لِلشَّيْطَانِ

وَإَكْلُ السُّحُورِ مَرَضَةٌ لِلرَّحْمَنِ

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کرنا شیطان کی ناراضگی کا باعث ہوتا ہے اور سحری کھانا ”رحمان“ کی رضا مندی کا باعث ہوتا ہے۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید - ابو جعفر محمد بن اسماعیل - سالم مولیٰ بنی ہاشم - محمد بن بشر عبدی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(480) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ رَوِيَ: أَسْفَرُوا بِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ

الْخَوَابِ

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کرو کیونکہ اس کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید - یحییٰ بن فروخ - محمد بن مروان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(481) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

سَبْعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطَمِيِّ عَنْ أَبِي

بِشْرِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - ابو اسحاق سمعی - عبد اللہ بن یزید خطمی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(479) ... اخرجہ ابن ابی شیبہ 288/2 واحمد 272/5 والطبرانی فی "الکبیر" 679/17 - عن ابن مسعود قال من كل الليل

وتر رسول الله صلى الله عليه وسلم: من اوله ووسطه وآخره فانتهى وتره الى السحر .

(480) اخرجہ احمد 135/2 - عن ابی الربیع قال: كنت مع ابن عمر فقلت له: انی اصلى معك الصبح ثم التفت فلا اری وجه

حلبی ثم احيانا تسفر؟ قال: كذلك رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى واحببت ان اصلبها كما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصليها .

(481) اخرجہ ابن ابی شیبہ 289/1 واحمد 418/5 والطیالسی (590) - والنسائی (4023) - والدارمی (1883) - والبخاری

(1414) - وابن حبان (3858) - وابن ماجه (3020) .

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِأَذَانٍ وَاقَامَةٍ
وَاحِدَةٍ
”نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی
نمازیں ایک ہی اذان اور ایک ہی اقامت کے ساتھ ادا کی
تھیں۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد بن شداد عبدی - محمد بن حسن
شیبانی رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن منذر - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد بن شداد عبدی - محمد بن حسن
شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے، تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

فاتته صلاة المغرب والعشاء فجمع بينهما باذان واقامة واحدة

”ان کی عصر اور مغرب کی نمازیں فوت ہو گئیں تو انہوں نے ان دونوں کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ ایک ساتھ
کیا۔“

حافظ صاحب فرماتے ہیں: ابواسحاق (نامی راوی سے) یہ حدیث ثابت نہیں ہے۔

(482) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
السَّبْعِيِّ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:
متن روایت: قَالَتْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ أَذَانِ بِلَالٍ وَابْنِ أُمِّ
مَكْتُومٍ إِلَّا قَدَرٌ مَا يَنْزِلُ هَذَا وَيَصْعَدُ هَذَا
امام ابو حنیفہ نے - ابواسحاق سبعمی - اسود کے حوالے سے
یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:
”حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی
اذانوں کے درمیان صرف اتنا فرق ہوتا تھا کہ ایک صاحب
رہے ہوتے تھے اور دوسرے اوپر چڑھ رہے ہوتے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن عقدہ - عبد الواحد بن حماد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -
الحکم بن میسرہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(483) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ:
امام ابو حنیفہ نے - ابو عبد اللہ جابر بن یزید جعفی کوفی -
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ وَتْرَهُ آخِرَ صَلَاتِهِ لَيْلًا وَيَقْنُتُ فِيهِ
”نبی اکرم ﷺ اپنے وتر کورات کی نماز کا آخری حصہ
لیتے تھے اور اس میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔“

(482) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 138/1 - واحمد 44/6 - وابن خزيمة (403) و (1932) - واسحاق

راہویہ (943) - والبخاری (622) - ومسلم (1092) (38) - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 381/1

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابن عقدہ احمد بن محمد بن سعید۔ عبد اللہ بن ابراہیم بن قتیبہ۔ ابن نمیر۔ عبد اللہ بن حماد۔ قاسم بن اسماعیل اور قاسم بن معنکے حوالے سے نقل کی ہے:

قالا سمعنا ابا حنيفة يقول ما سالت جابر الجعفي عن مسئلة قط الا اورد فيها حديثاً ولقد سألته

عن وتر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال حدثني نافع عن ابن عمر الحديث

یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: ہم نے امام ابو حنیفہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے جابر جعفی سے جو بھی مسئلہ دریافت کیا، تو اس نے اس بارے میں کوئی حدیث بیان کر دی، میں نے اس سے نبی اکرم ﷺ کے وتر کے بارے میں دریافت کیا، تو اس نے بتایا: نافع نے حضرت عبداللہ کے حوالے سے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے..... الحدیث

حافظ صاحب بیان کرتے ہیں: ابن عقدہ - ابن حازم - ابو غسان کے حوالے سے زہیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب جابر بن عبد اللہ یہ کہہ دیں: اس نے مجھے حدیث بیان کی یا میں نے (اپنے استاد کو یہ بیان کرتے ہوئے) سنا، تو تم اس کو یقینی سمجھو، کیونکہ جابر میرے نزدیک سب سے زیادہ سچے شخص ہیں۔

(484) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ:

حسن روایت: إِذَا جَعَلْتَ الْمَشْرِقَ عَنْ يَسَارِكَ
وَالْمَغْرِبَ عَنْ يَمِينِكَ فَمَا بَيْنَهُمَا قِبْلَةٌ أَهْلِ الْعِرَاقِ

”جب تم مشرق کو اپنے بائیں طرف کر دو اور مغرب کو
دائیں طرف کر دو تو اس کے درمیان والا حصہ اہل عراق کا قبلہ ہو
گا۔“

دائیں طرف کر دو تو اس کے درمیان والا حصہ اہل عراق کا قبلہ ہو گا۔“

◆◆◆ —◆◆◆ —◆◆◆

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلیل۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن
 یونس بن حبیش۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

485) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَمِيرٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک بن عمیر - قزعه کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

الخروج احمد 20/2-وابو داؤد (1438)-وابو عوانة 310/2-والبخارى (998)-ومسلم (751)-والمروزى فى "قيام
سن" 131-والبغوى فى "شرح السنة" (965).

٤٥٥ أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (149) في الصلاة: باب ما يعد من الصلاة وما يكره منها - والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 242/1 - وابن حبان (1617) - وأحمد 34/3 - والبخاري (1197) في فضل الصلاة في مسجد مكة الحرام - ومسلم (827) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره - والبيهقي في "السنن الكبرى" 452/2 .

٤٥٥ أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (149) في الصلاة: باب ما يعد من الصلاة وما يكره منها - والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 242/1 - وابن حبان (1617) - وأحمد 34/3 - والبخاري (1197) في فضل الصلاة في مسجد مكة الحرام - ومسلم (827) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره - والبيهقي في "السنن الكبرى" 452/2 .

متن روایت: لَا صَلَوةَ بَعْدَ الْغَدَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ وَلَا يُصَامُ هَذَانِ الْيَوْمَانِ الْأَضْحَى وَالْفِطْرَ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَمَسْجِدِي هَذَا وَلَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ إِلَّا مَعَ ذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ

”صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں کی جائے گی اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی اور دونوں میں روزہ نہیں رکھا جائے گا عید الفطر کا دن اور عید الفطر کا دن اور سفر صرف تین مساجد کی طرف کیا جائے گا، مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری مسجد۔ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر یقین رکھنے والی کوئی بھی عورت سفر پر نہیں جائے گی البتہ اس کا محرم رشتہ دار ساتھ ہو (تو پھر اس کی اجازت ہے)“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد الصمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشر ان دونوں نے - شداد بن حکیم - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن اسماعیل - حسن بن عثمان - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر - فتح بن عمرو - احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد - ابن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن احمد بن عبد الملک - احمد بن داؤد - اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ - ابو غالب رافعی - سعید بن مسلمہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ - شعیب بن لیث - ہارون بن ہاشم - یوسف بن واقد - علاء بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن علی بن زیاد نخعی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابوقرہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن یحییٰ - احمد بن عبد اللہ بن بہلول سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا (اسماعیل بن حماد) کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں): میرے والد اور قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی گئی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت حسین بن علی کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے: (یہ روایت) - زیاد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ اصفہانی - احمد بن سلیمان بن یوسف - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - نعمان بن عبد السلام اصفہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے مختصر طور پر روایت کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں):

لا یصام یومان "ان دونوں میں روزہ نہ رکھا جائے"

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبد اللہ مسروقی - ان کے دادا کی تحریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ - عیسیٰ بن احمد - مقبری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت جعفر بن شعیب شاشی - محمد بن یوسف - ابوقرہ موکی بن طارق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد - روح بن فرج - محمد بن زبرقان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن علی - عمر بن علی - صباح بن محارب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح بن ابو مقاتل - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح - عمار بن خالد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ جو نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ تک ہے:

لا تسافر امرأة

"عورت سفر نہ کرے"

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے (تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں):

النہی عن الصلاة والصوم

”نماز اور روزے سے متعلق ممانعت ہے“

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے مکمل حدیث روایت کی ہے۔ حافظ صاحب کہتے ہیں: حمزہ زفر، حسن بن زیاد، قاسم بن حکم، ابو یوسف، ایوب بن ہانی، اسد بن عمرو، منذر، ابواسحاق، محمد بن حسن، علاء بن حصین، ابوقرہ، قاسم بن معن، یوسف بن بندار، سعید بن مسلمہ، عبد اللہ بن یزید مرقی (اور) نصر بن محمد نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔۔

محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسین بن قاسم - محمد بن موسیٰ دولابی - عباد بن صہیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اسی مفہوم کی روایت کی نقل ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن نصر بن طالب - احمد بن حسن بن محیا - عبد اللہ بن محمد بن رستم - محمد بن حفص کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - قاضی ابونصر ابن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے، لیکن انہوں نے اس کا صرف ابتدائی حصہ کلمات تک نقل کیا ہے:

حتى تطلع الشمس

”یہاں تک کہ سورج نکل آئے“

باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

زِيَادِ الْحَنْظَلِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ:

سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا
تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ بَعْدَهَا

”سورۃ فاتحہ کے بغیر اور اس کے بعد قرآن کے کچھ حصے
تلاوت کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبد اللہ بن ابراہیم بن قتیبہ - علاء - محمد بن حسان طائی کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(488) - سَنَدُ رَوَايَتٍ: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے
سے - حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ اتَّوَا عُمَرَ
بَنَ الْخَطَّابِ لَمْ يَأْتُوهُ إِلَّا لِيَسْأَلُوهُ عَنْ إِفْتِتَاحِ
الصَّلَاةِ فَقَامَ عُمَرُ فَافْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَهُمْ خَلْفُهُ ثُمَّ
جَهَرَ فَقَالَ:

”اہل بصرہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر
خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ صرف اس لئے
کے پاس آئے تھے تاکہ ان سے دریافت کریں کہ نماز کے آغاز
میں کیا پڑھا جائے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں
نے نماز شروع کی وہ لوگ ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں پڑھنا شروع کیا اور یہ پڑھا:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى
جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

”تو ہر عیب سے پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے
مخصوص ہے تیرا اسم برکت والا ہے تیری بزرگی بلند و برتر ہے
تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة رضى الله عنهم قال محمد
رحمه الله وبهذا ناخذ في افتتاح الصلاة ولكن لا نرى ان يجهر بذلك الامام ولا من خلفه وانما
جهر بذلك عمر ليعلمهم ما سالوه عنه وكذلك بلغنا عن ابراهيم النخعي وهو قول ابى حنيفة
رضى الله عنه

(487) - - قلت: وقد اخرج ابن ابى شيبه 373/1 في الصلاة: باب من رخص في القراءة خلف الامام..... قال: سألت عمر بن

الخطاب عن القراءة خلف الامام؟ فقال لى: اقرأ! قلت: وان كنت خلفك؟ قال: وان كنت خلفى! قلت: وان قرأت؟ قال: وان قرأت

(488) اخرج محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (72) في الصلاة: باب افتتاح الصلاة - والطحاوى في ”شرح معاني الآثار“

198/1 في الصلاة: باب ما يقال في الصلاة بعد تكبيرة الاحرام - والحاكم في ”المستدرک“ 235/1

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: نماز کے آغاز کے بارے میں ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، لیکن ہم یہ نہیں سمجھتے ہیں کہ امام یا مقتدی اس کو بلند آواز میں پڑھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بلند آواز میں اس لیے پڑھا تھا، تاکہ وہ لوگوں کو اس چیز کی تعلیم دیں جس کے بارے میں لوگوں نے ان سے دریافت کیا تھا، ابراہیم نخعی کے بارے میں بھی اسی طرح کی روایت ہم تک پہنچی ہے، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(489) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
ابِرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: روايت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”علقمہ امام کے پیچھے ایک حرف بھی نہیں پڑھتے تھے اس نماز میں بھی، جس میں امام بلند آواز میں قرأت کرتا تھا اور اس نماز میں بھی، جس میں امام بلند آواز میں قرأت نہیں کرتا تھا، اسی طرح وہ امام کے پیچھے آخری دو رکعت میں نہ تو سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے اور نہ ہی کچھ اور پڑھتے تھے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے تمام شاگرد بھی اسے نہیں پڑھا کرتے تھے۔

——***

حافظ ابن خرد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ لا نرى

القراءة خلف الامام في شيء من الصلاة لا فيما يجهر بها ولا فيما لا يجهر بها

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، ہم امام کے پیچھے کسی بھی نماز میں (مقتدی کی) قرأت کے قائل نہیں ہیں، نہ تو نمازوں میں جن میں بلند آواز میں قرأت کی جاتی ہے اور نہ ہی ان نمازوں میں جن میں پست آواز میں قرأت کی جاتی ہے۔

(490) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
ابِرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(491) اخبرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (84) في الصلاة: باب القراءة خلف الامام - وعبد الرزاق (2658) في صلاة: باب كيف القراءة في الصلاة - ومحمد في ”الموطأ“ 62 (120) باب القراءة خلف الامام .

(492) اخبرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (85) في الصلاة: باب القراءة خلف الامام - وعبد الرزاق (2660) في صلاة: باب كيف القراءة في الصلاة؟ وابن ابي شيبة 372/1 في الصلوات: باب من كان يقول: يسبح في الآخريتين ولا يقرأ .

متن روایت: لَا يُزَادُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ عَلَى
فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

جائے گا۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
(491) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:
متن روایت: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
لَمْ يَقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ لَا فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَلَا
فِي غَيْرِهِمَا

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:
”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے تلاوت کرتے
کیا کرتے تھے نہ ہی پہلی دو رکعت میں کرتے تھے اور نہ ہی آخری
میں کرتے تھے۔“

——***

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔
(492) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:
متن روایت: مَا قَنَتَ أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ وَلَا عُثْمَانُ
وَلَا عَلِيٌّ حَتَّى حَارَبَ أَهْلَ الشَّامِ فَكَانَ يَقْنُتُ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
”حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی نے
کبھی قنوت نازلہ نہیں پڑھی یہاں تک کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ
اہل شام کے ساتھ جنگ کی تو وہ قنوت نازلہ پڑھا کرتے تھے۔“

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابوبکر احمد
بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - ابو علی بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
کی ہے۔

(493) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

(491) اخرج ابن ابی شیبہ 372/1 فی الصلاة: باب من كان يقول: سبح فی الاخرین ولا تقرا .

(492) -- اخرج الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 249/1 - واحمد 472/3 - والترمذی (402) - وابن ماجہ

(1241) - والطبرانی فی "الکبیر" (8178) عن ابی مالک قال: قلت لابی: یا ابت! انک قد صلیت خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم

وابی بکر و عمر و عثمان و علی هاهنا بالکوفة قریباً من خمس سنین اکانوا یقنتون؟ قال: ای بنی! محدث .

سنن روایت: حَدَّثَنِي مَنْ صَلَّى إِلَى جَانِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ مِنْ حَرْصِهِ عَلَى أَنْ يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَلَمْ يَسْمَعْ غَيْرَ أَنَّهُ سَمِعَ يَقُولُ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا يَرُدُّهَا مِرَارًا فَيُظَنُّ الرَّجُلُ أَنَّهُ يَقْرَأُ فِي طَه

”مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز ادا کی تھی اور وہ اس بات کا خواہش مند تھا کہ وہ اُن کی آواز سنے تو اس نے ان کی آواز میں یہی سنا کہ وہ کہہ رہے تھے ”اے میرے پروردگار تو میرے علم میں اضافہ کر“ وہ ان کلمات کو بار بار دہرا رہے تھے تو اس سے اُس شخص نے یہ اندازہ لگایا کہ وہ سورۃ طہ کی تلاوت کر رہے تھے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وهذا كله في صلوة النهار ولا نرى باساً ان يقف الرجل على الشيء من القرآن مثل هذا يدعو لنفسه في التطوع واما المكتوبة فلا

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: یہ سب کچھ دن کی نماز میں تھا ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں کہ آدمی دن کی نماز میں قرآن کی تلاوت کے بعد اس طرح کے کسی مقام پر ٹھہر کر اپنے لیے دعا کرے، لیکن یہ نقل نماز میں ہوگا فرض نماز میں نہیں۔

491- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَسْرِ بِجَمْعِ حَزْمٍ مِنْ حَطَبٍ وَأَقْدِمُ رَجُلًا يُصَلِّيَ النَّاسُ ثُمَّ أَتَّبِعُ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ وَلَا يَحْضُرُونَ حَسَاعَةً فَأَحْرِقُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں لکڑیوں کا گٹھا جمع کرنے کا حکم دوں، پھر کسی شخص کو آگے کروں جو لوگوں کو نماز پڑھا دے اور پھر میں ان لوگوں کے پیچھے جاؤں جو نماز باجماعت میں شریک نہیں ہوئے ہیں اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین علی بن محمد بن عبید - جعفر بن محمد بن کفاک - عبداللہ بن یحییٰ مروزی -

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (77) في الصلاة: باب الجهر بالقراءة - وابن أبي شيبة 363/1 في الصلاة: باب في قراءة النهار كيف هي في الصلاة؟ والطبراني في ”الكبير“ (9390).

اخرجه الطحاوي في ”شرح معاني الآثار“ 168/1 في الصلاة: باب الصلاة الوسطى اي الصلوات؟ وابن خزيمة

1743 (1853) - والحاكم في ”المستدرک“ 430/1 - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 56/3

اسماعیل بن یحییٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(495) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَيْمُونِ بْنِ

سَيَّاهٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ سَأَلَهُ سَائِلٌ أَقْرَأَ خَمْسَ مِائَةِ آيَةٍ

فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَتَعَجَّبَ وَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَنْ يُطِيقُ

هَذَا قَالَ الرَّجُلُ أَنَا أُطِيقُهُ قَالَ إِنَّ أَحَبَّ الصَّلَاةِ إِلَى

اللَّهِ تَعَالَى طَوْلُ الْقُنُوتِ

امام ابو حنیفہ - میمون بن سیاہ کے حوالے سے - حسن بصری

کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

”ایک شخص نے اُن سے سوال کیا: کیا میں ہر رکعت میں

پانچ سو آیات پڑھ سکتا ہوں؟ تو وہ اس بات پر حیران ہوئے

بولے سبحان اللہ! کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ اس شخص نے

میں اس کی طاقت رکھتا ہوں، تو حسن بصری نے فرمایا: اللہ تعالیٰ

کے نزدیک زیادہ پسندیدہ نماز وہ ہے جس میں طویل قیام ہو۔

——***

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد

طول القيام فی صلاة التطوع احب الینا من كثرة الركوع والسجود وهو قول ابی حنیفہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

امام محمد فرماتے ہیں: نفل نماز میں رکوع و سجود کی کثرت بہ نسبت طویل قیام کرنا ہمارے نزدیک زیادہ محبوب ہے امام ابو حنیفہ کا بھی

قول ہے۔

(496) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ

ثَلَاثٍ فَكَأَنَّهُ لَمْ يَقْرَأْ

ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جو شخص تین دن سے کم میں پورا قرآن پڑھ لیتا ہے

اُس نے اُسے پڑھا ہی نہیں ہے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن عقدہ - قاسم بن محمد - ابو بلال - امام ابو یوسف کے حوالے سے

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(497) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”میں چالیس دن تک (راوی کو شک ہے شاید یہ

(495) (اخر جہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (188) فی الصلاة: باب تخفيف الصلاة

(496) (اخر جہ) ابن ابی شیبہ 2/243 (8593) فی القرآن فی کم یختم؟ وعبد الرزاق (5946) - والطبرانی فی

(8701) - والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 2/396 بعضه .

وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا فَسَمِعَتْهُ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتِي الْفَجْرِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ

ہیں) ایک ماہ تک نبی اکرم ﷺ کی نماز کا جائزہ لیتا رہا، تو آپ ﷺ فجر کی دو رکعت سنتوں میں سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت -عباس بن عزیز- علی بن سلیمان- سلم بن سالم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں -ابو عباس بن عقدہ- عبد اللہ بن محمد بن یعقوب -عباس بن عزیر قطان- علی بن سلیمان- سلم بن سالم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(498) -سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سُفْيَانَ طَرِيفِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

امام ابو حنیفہ نے -ابوسفیان طریف بن شہاب- ابو نضرہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

مَنْ رَوَايَتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوُضُوءُ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ وَالتَّكْبِيرُ تَحْرِيمُهَا وَالتَّسْلِيمُ تَحْلِيلُهَا وَفِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ تَسْلِيمٌ وَلَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَعَهَا غَيْرُهَا

”وضو نماز کی کنجی ہے، تکبیر کے ذریعے یہ شروع ہوتی ہے اور سلام پھیرنے پر یہ ختم ہوتی ہے، ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرا جائے گا اور فاتحہ اور اس کے ساتھ (کسی دوسری سورۃ یا آیت) کی تلاوت کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت -عبد الصمد بن فضل- عبد اللہ بن یزید مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے -سفیان بن عبد حکم- مقرئ سے نقل کی ہے: تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

قال المقرئ قلت لابی حنيفة فما معنى فى كل ركعتين فسلم قال يعنى فتشهد قال المقرئ صدق

”مقرئ بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ سے دریافت کیا: اس کا مطلب کیا ہوگا، تم ہر دو رکعت کے بعد سلام کرو؟ تو انہوں نے جواب دیا: یعنی تم تشهد پڑھو۔“

(497) اخبرنا ابن حبان (2459) -واحمد 94/2- والترمذی (417) فى الصلاة: باب ماجاء فى تخفيف ركعتي الفجر -وابن ماجه

(1149) فى اقامة الصلاة: باب ماجاء فيما يقرأ فى الركعتين قبل الفجر -وعبد الرزاق (4790) .

(498) اخبرنا محمد بن الحسن الشيباني فى ”الآثار“ (4) فى الطهارة: باب الوضوء -والترمذی (238) فى الصلاة: باب ماجاء فى

تحريم الصلاة وتحليلها -والدار قطنی 359/1 فى الصلاة: باب مفتاح الصلاة -والبيهقى فى ”السنن الكبرى“ 180/2

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ - محمد بن ابراہیم صالح - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
ان الفاظ تک ہے: انہوں نے ٹھیک کہا ہے۔

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - احمد بن زہیر - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت عبد الصمد بن فضل اور محمد بن منصور اور اسماعیل بن بشر (یہ دونوں بلخی ہیں) اور احید بن حسین بامیانی کے
حوالے سے اور ان سب نے - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرس سلمیٰ نیشاپوری - جارد بن یزید سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عباس بن عزیر قطان مروزی - نوح بن انس (اور) علی بن سلیمان (یہ دونوں رازی ہیں) - مہران بن
رازی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں

وفی کل رکعتین تسلیمة یعنی التطوع

”ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرا جائے گا، یعنی نفل نماز میں ایسا ہوگا۔“

انہوں نے یہ روایت عبد الصمد بن فضل اور ابراہیم بن بشر ان دونوں نے - شداد بن حکیم - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابراہیم بن علی بن حسن ترمذی - احمد بن حجاج ترمذی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابواسامہ زید بن یحییٰ - احمد بن یعقوب - عبد العزیز بن خالد ترمذی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صفانی - حم بن نوح - عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن یزید بن ابو خالد - حسن بن صالح - ابوسعید صفانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن صالح بن محمد - محمد بن سہل خطیب - حسن بن سلیمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام - احمد بن حفص - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن علی بن شاذی سرخسی - عبدان (اور) وہب بن زمعہ (اور) محمود بن دالان مروزی (اور) عبد

محمد طواوئسی ان سب نے - حامد بن آدم (اور) محمد بن صالح ترمذی (اور) محمد بن حمدویہ بن سنجار مروزی ان دونوں نے - سدید بن نصر ان سب نے - عبد اللہ بن مبارک کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن ہمام خفاف - محمد بن یزید محمش - حفص بن عبد اللہ - کنانہ بن جبلة اور ابراہیم بن طہمان ان سب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن صالح - ابراہیم بن ہاشم - جعفر بن عون کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت قبیصہ بن فضل طبری - احمد بن یونس ضعی - جعفر بن عون کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - محمد بن حنیفہ - حسن بن جبلة - سعید بن صلت کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن احمد بن عبد الملک - احمد بن اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن مسروق کی تحریر میں پڑھا ہے: امام ابو حنیفہ نے ہمیں (یہ) حدیث بیان کی -

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے

سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن علی بن سلیمان مروزی (اور) احید ابن عمر (اور) ابراہیم بن منصور ان سب نے - محمد بن علی بن حسن بن سفیان - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو سلیمان شعرائی - محمد بن سلیمان مروزی - محمد بن ہمدانی - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت سری بن عصام بخاری - حماد بن آدم - بشار بن قیراط کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد کوفی - ابراہیم بن اسحاق زہری - محمد بن یعلیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسن بن سفیان نسوی - یزید بن صالح یثکری - حفص بن عبد الرحمن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

لا صلوة الا بفاتحة الكتاب ومعها غيرها

”سورہ فاتحہ اور اس کے ہمراہ (کسی سورت یا آیات کی تلاوت) کے بغیر نماز نہیں ہوتی“

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبد اللہ بن محمد کندی - ابراہیم بن جراح قاضی مصر - امام ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

لا صلوة لمن لا يقرأ فيها بفاتحة الكتاب او غيرها

”اس کی نماز نہیں ہوتی جس نے سورہ فاتحہ اور اس کے ہمراہ (کسی سورت یا آیات کی تلاوت) نہ کی ہو“

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح - محمد بن غالب رافعی - سعید بن مسلمہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - عبد اللہ بن محمد بن یزید حنفی - عبد اللہ بن معاویہ - حارث بن نبہان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

مفتاح الصلاة الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم وفي كل ركعتين فسلم ولا تصح

صلوة الا بفاتحة الكتاب ومعها غيرها

”وضو نماز کی کنجی ہے تکبیر کے ذریعے یہ شروع ہوتی ہے اور سلام پھیر کر یہ ختم ہوتی ہے ہر دو رکعات کے بعد“

پھر دو اور نماز صرف ”سورہ فاتحہ اور اس کے ہمراہ (کسی سورت یا آیات کی تلاوت) کے ساتھ ہی ہوتی ہے“

انہوں نے یہ روایت پہلے الفاظ کے ساتھ - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - ابراہیم بن اسحاق زہری - محمد بن یعلیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو طیب ابراہیم بن شہاب - عبد اللہ بن عبد الرحمن بن واقد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن مخلد - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن ابراہیم - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع ^{ثلاث} - حسن بن زیاد کے حوالے سے

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبدالرحمن ابو حسین - اسماعیل بن ابوکثیر - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو قاسم حسن بن بشر بن داؤد بخلی - ابراہیم بن اسحاق - محمد بن یعلیٰ سلمیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عمر و احمد بن خلف ”معروف بہ ابن ابی اخیل“۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن حسن دینوری - ہارون بن موسیٰ - یحییٰ بن نصر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو غنائم محمد بن علی بن محمد۔ ابو حسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ۔ ابو سہل احمد بن محمد بن زیاد قطان۔ بشر بن موسیٰ۔ ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ محمد بن مظفر سے۔ انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابو حسین محمد بن احمد بن حسن - قاضی ابوحسن علی بن محمد بن اسحاق بن یزید - ابومحمد
- عیسیٰ بن محمد بن قبیصہ - قطن بن ابراہیم بن سعید - حفص بن عبد اللہ - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في كتاب الآثار فرواه عن ابي حنيفة باللفظ الاول ثم قال محمد رحمه الله وان قرا بام الكتاب وحدها فقد اساء ويجزيه انشاء الله ثم قال محمد رحمه الله وبلغنا (عن) ابن عباس انه سئل عن القرآن في الصلاة فقال هو امامك فان شئت فاقل منه وان شئت فاكثر وهو قول ابي حنيفة رحمه الله

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے پہلی روایت کے الفاظ کے ساتھ
 یہ کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: اگر وہ صرف سورہ فاتحہ ہی کی تلاوت کر لے تو اس نے برا کیا، لیکن اگر اللہ نے چاہا تو اس کی
 حیرت ہو جائے گی، پھر امام محمد فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہم تک یہ روایت پہنچی ہے:

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے ان الفاظ تک روایت کیا ہے:

”تو تم سلام کرو یعنی تشهد پڑھو“

فسلم ای تشهد

(499) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي

عِيَّاشٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

مَسْعُودٍ عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِي الْوُتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ

امام ابو حنیفہ نے - ابان بن ابو عیاش - ابراہیم نخعی - عتھر -

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی

ہے: حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی والدہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ وتر میں

رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبداللہ بن احمد بن ابو میسرہ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے

حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ اور احمد بن حازم ان دونوں نے - عبید اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - احمد بن منیع - یزید بن ہارون کے

حوالے سے امام ابو حنیفہ کے حوالے سے - ابان بن ابو عیاش - ابراہیم نخعی - علقمہ سے روایت کی ہے - حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں:

بعثت بامی فبات عند زوجات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لتنظر متی یقنت فاخبرت انہ

یقنت فی وترہ قبل الرکوع

”میں اپنی والدہ کو بھجواتا تھا تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے ہاں رات کے وقت ٹھہر جاتی تھیں تاکہ وہ اس بات کا

لیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کب قنوت پڑھتے ہیں؟ تو (میری والدہ نے بتایا:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت

پڑھتے تھے“

حافظ صاحب کہتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے ایک جماعت نے اس کو ابان بن ابو عیاش سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد عبداللہ بن علی بن عبداللہ انصاری - محمد بن احمد نرسی - ابو حسین عبد

کلابی - ابو حسن احمد بن عمیر - عبدالرحمن بن عبدالصمد بن شعیب بن اسحاق - انہوں نے اپنے دادا شعیب بن اسحاق کے حوالے سے

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(499) اخرجه الدار قطنی 31/2 فی الوتر: باب ما یقرأ فی رکعات الوتر - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 41/3 فی الصلاة

قال: یقنت فی الوتر قبل الرکوع - وابن ابی شیبہ 302/2 فی الصلاة: باب فی القنوت قبل الرکوع او بعده .

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم بن احمد بن محمد بن ابوقاسم - ابو عبد اللہ عمر بن حسین - حسن بن سلام - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(500) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سُفْيَانَ طَرِيفِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ عَنْ أَبِيهِ :

امام ابو حنیفہ نے - ابوسفیان طریف بن شہاب - ابونضرہ - یزید بن عبد اللہ بن مغفل کے حوالے سے ان کے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ إِمَامٍ فَجَهَرَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنْ أَحْسَ عَنَّا نِعْمَتَكَ هَذِهِ فَإِنِّي صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْهُمْ يَجْهَرُونَ بِهَا

ایک مرتبہ انہوں نے امام کے پیچھے نماز ادا کی تو امام نے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بلند آواز میں پڑھ لی جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! تم اپنا یہ نعمہ ہمیں نہ سناؤ، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی ہے حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان کے پیچھے نماز ادا کی ہے لیکن میں نے انہیں بلند آواز میں اس کو پڑھتے نہیں سنا ہے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة (عن) ابوسفیان (عن) یزید

(عن) ابیه ثم قال محمد وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ - ابوسفیان - یزید - انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - حسن بن سفیان - عقبہ بن مکرم - یونس بن بکر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت زکریاء بن یحییٰ اصفہانی - احمد بن عبد الرحمن - محمد بن مغیرہ - حکم - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد سمسار - عمار بن خالد - اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(500) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (81) فی الصلاة: باب الجهر ب بسم الله الرحمن الرحيم - والترمذی (244)

فی الصلاة: باب ما جاء فی ترك الجهر ب بسم الله الرحمن الرحيم - وابن ماجه (815) فی اقامة الصلاة: باب افتتاح القراءة - وعبد

الرزاق (2600) - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 202/1 - وابن ابی شیبہ 409/1

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - امام ابو یوسف اور اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبد اللہ مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت تمہیں نے اپنے دادا کی تحریر میں پائی ہے کہ یہ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: ان حضرات نے اس کو امام ابو حنیفہ - ابوسفیان - یزید بن عبد اللہ بن مغفل سے روایت کی ہے۔ جبکہ ایک جماعت نے امام ابو حنیفہ - ابوسفیان - یزید بن عبد اللہ بن مغفل - عبد اللہ بن مغفل سے روایت کی ہے اور یہ درست ہے، کیونکہ یہ روایت عبد اللہ بن مغفل سے منقول ہونے کے حوالے سے مشہور ہے۔

ایک جماعت نے اس روایت کو جریری سعید بن ایاس - قیس بن عباہ - عبد اللہ بن مغفل کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد (عبد اللہ بن مغفل) سے روایت کی ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: صالح بن احمد بن ابو مقاتل بزاز نے بغداد میں ہمیں یہ روایت بیان کی: محمد بن عبید بن ثعلبہ نے - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے اس کو روایت کیا ہے انہوں نے اس کو - ابوسفیان - یزید بن عبد اللہ بن مغفل - ان کے والد (عبد اللہ بن مغفل) سے روایت کی ہے:

انہ صلی خلف امام فجہر بسم اللہ الرحمن الرحیم فناداہ یا عبد اللہ انی صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان فلم اسمع احداً منهم یجہر بہا ”انہوں نے امام کے پیچھے نماز ادا کی امام نے بلند آواز میں بسم اللہ شریف پڑھنی شروع کی تو انہوں نے بلند آواز میں ”پکارا: اے اللہ کے بندے! میں نے نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نمازیں پڑھیں، من نے ان حضرات میں سے کسی کو اس کو بلند آواز میں پڑھتے ہوئے نہیں سنا“

بخاری کہتے ہیں: احمد بن محمد نے اس روایت کو - ابراہیم بن اسحاق زہری - جعفر بن عون - محمد بن عبد بن حمید کشی - جعفر بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے

بخاری نے یہ روایت - اپنے والد اور اسحاق بن احمد - عمر بن حفص - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد اور منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت حسین بن علی کی تحریر میں ہے

نے اس میں پڑھا ہے: (یہ روایت) یحییٰ - زیاد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ اور عبد اللہ بن عبید اللہ - عیسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اپنے والد اور سعید بن ذاکر ان دونوں نے - احمد بن کثیر - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد الصمد بن فضل اور اسماعیل بن بشر ان دونوں نے - شداد بن حکیم - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے عثمان کا ذکر نہیں کیا۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ - احمد بن یعقوب - عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - محمد بن ثعلبہ حمانی - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو طیب ابراہیم بن شہاب - ابو شہیل عبد اللہ بن عبد الرحمن بن واقد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن محمد بن ابراہیم بن احمد - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو قاسم بن عیسیٰ عصار نے دمشق میں - عبد الرحمن بن عبد الصمد - انہوں نے اپنے دادا شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن صاعد - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن نصر بن طالب - احمد بن محیا - احمد بن محمد بن رستم - محمد بن حفص کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن حنظل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

ابن خرو کہتے ہیں: درست یہ ہے کہ یہ یزید بن عبد اللہ بن مغفل سے منقول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

- (501) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: مَتَنُ رِوَايَةٍ: لَمْ يَجْهَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ وَلَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ يَغْنِي بِالتَّسْمِيَةِ
- امام ابو حنیفہ نے۔ ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان بلند آواز میں اسے نہیں پڑھا کرتے تھے ان کی مراد ”بسم اللہ“ شریف تھی۔“

——***

ابو عبد اللہ بن خروثی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خیرون۔ ابو بکر بن خیاط۔ ابو عبد اللہ بن دوست علاف۔ قاضی عمر بن حسن اشنانی۔ محمد بن احمد بن نصر۔ ابراہیم بن عبد الحمید۔ یحییٰ بن یمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت۔ محمد بن احمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

- (502) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَتَنُ رِوَايَةٍ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَنَّهَا أَغْرَابِيَّةٌ وَكَانَ لَا يَجْهَرُ بِهَا هُوَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ
- امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتا ہو کہ یہ شخص دیرینہ ہے حضرت عبد اللہ خود اور ان اصحاب میں سے کوئی ایک بھی اسے بلند آواز میں نہیں پڑھتا تھا۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة قال محمد وبه ناخذ وهو قول

ابي حنيفة رضى الله عنه

- امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔
- (503) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَتَنُ رِوَايَةٍ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَنَّهَا أَغْرَابِيَّةٌ وَكَانَ لَا يَجْهَرُ بِهَا هُوَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ
- امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

- (501) (اخرجه الطحاوى في "شرح معاني الآثار" 202/1 - وابن ابي شيبة 410/1 - ومالك في "الموطأ" 81/1 (30) - والبيهقي السنن الكبرى 51/2 - وعبد الرزاق (2598) - وابو يعلى (3081) - وابن حبان (1798) .
- (502) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (82) في الصلاة: باب الجهر ب بسم الله الرحمن الرحيم - وعبد الرزاق (2605) - وابن ابي شيبة 410/1 - والطحاوى في "شرح معاني الآثار" 204/1 - والبخاري (252) كلهم من قول عبد الله بن عباس

حسن روایت: اَرْبَعٌ يُخَافُتُ بِهِنَّ الْإِمَامُ سُبْحَانَكَ
 لَهُمْ وَبِحَمْدِكَ وَالتَّعَوُّذُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَبِسْمِ اللَّهِ
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَآمِينَ
 ”چار چیزیں ایسی ہیں جنہیں امام پست آواز میں پڑھے
 گا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ، اَعُوذُ بِاللَّهِ، بِسْمِ اللَّهِ اور آمین۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة قال محمد وبه ناخذ وهو قول
 ابي حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد
 فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

504- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 تِسِّ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
 حسن روایت: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ لَا يَجْهَرُونَ بِسْمِ
 اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
 ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت
 عثمان بلند آواز میں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نہیں پڑھتے
 تھے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت -عبدالرحیم بن عبداللہ بن اسحاق سمنانی - محمد بن فرج خطیب بغدادی - اسحاق بن بشر خراسانی
 - ابوحنیفہ بخاری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت -ابوبکر خطیب بغدادی - ابوقاسم ازہری - ابونصر محمد بن احمد بن محمد بن موسیٰ
 بن جعفر ملاحمی - عبداللہ بن محمد بن یعقوب - عبدالرحیم بن عبداللہ بن اسحاق سمنانی - محمد بن فرج بغدادی - ابوجعفر قزوینی - اسحاق بن
 سرقشی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

505- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي
 عِيَّاشٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
 امام ابوحنیفہ نے -ابان بن ابو عیاش - ابراہیم نخعی کے
 حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
 بیان کرتے ہیں:

حسن روایت: رَمَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 ”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کی نماز کا بغور جائزہ لیا تو

503 (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (83) - وعبد الرزاق (2596) و (2597) في الصلاة: باب ما يخفى

عنه - وابن أبي شيبة 360/1 (4136) .

504 (قد تقدم في (501) .

505 (قد تقدم في (499) .

وَالِهَ وَسَلَّم فِي الْوُتْرِ فَرَأَيْتُهُ قَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ

میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ رکوع سے پہلے دعا
قنوت پڑھتے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - احمد بن مقاتل رازی - یعقوب بن اسحاق - ہشام
عبد الکریم بن عبد اللہ جر جانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید احمد بن عبد الجبار - علی بن ابی علی - ابوقاسم بن ثلاج - ابو عباس بن محمد
- احمد بن محمد بن مقاتل - یعقوب بن اسحاق - ہشام - عبد الکریم بن عبد اللہ جر جانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے۔

(506) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ :
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابی سلیمان - ابراہیم نخعی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

مَنْ رَوَى: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَمَّ أَصْحَابَهُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَرَأَ فِي الرُّكْعَةِ
الْأُولَى بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّانِيَةِ بِإِلَافٍ
فَرِيشٍ
”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو نماز
نماز پڑھائی تو انہوں نے پہلی رکعت میں سورۃ کافرون کی
دوسری رکعت میں سورۃ قریش کی تلاوت کی۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ ونراه مجزياً ولكننا
نستحب للامام اذا صلى الصبح وهو مقيم ان يطيل فيها القراءة وان يقرأ في كل ركعة سورة
تكون عشرين آية فصاعداً سوى فاتحة الكتاب ويطيل الاولى على الثانية

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر
فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم اسے جائز سمجھتے ہیں لیکن ہم امام کے لیے یہ بات مستحب سمجھتے ہیں کہ جب
مقیم ہونے کے دوران صبح کی نماز پڑھا رہا ہو تو وہ اس میں طویل قرأت کرے اور وہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے علاوہ کسی
سورت کی تلاوت کرے جو بیس یا اس سے زیادہ آیات پر مشتمل ہو نیز وہ دوسری رکعت کی بہ نسبت پہلی رکعت طویل ادا کرے۔

(507) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَدِيِّ بْنِ
ثَابِتٍ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
امام ابو حنیفہ نے - عدی بن ثابت کے حوالے سے
روایت نقل کی ہے: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(506) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (189) فی الصلاة: باب تخفيف الصلاة .

(507) اخرجہ ابن ابی شیبہ 359/1 فی الصلاة: باب ما يقرأ به في العشاء الآخرة . ومسلم 339/1 (177) - وابو داود

(767) - وابو داود (1214) - والترمذی (310) - وابن ماجه (834) - والخطيب في ”تاريخ بغداد“ 333/11

حسن روایت: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَقَرَأَ بِالتَّيْنِ وَالزَّيْتُونِ
 ”میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کی تو آپ نے اس میں سورۃ التین والزیتون کی تلاوت کی۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عباد بن زید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خالد بن ہیان بن بسطام - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

500 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) أَبِي سُفْيَانَ عَنْ
 ابیہ بن عبد اللہ عن ابیہ عن عبد اللہ بن مغفل:

حسن روایت: أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ إِمَامٍ فَجَهَرَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنِّي صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمْ أَسْمَعْهُمْ يَجْهَرُونَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

امام ابو حنیفہ نے - ابوسفیان - یزید بن عبد اللہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے امام کے پیچھے نماز ادا کی تو امام نے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بلند آواز میں پڑھ لی جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! میں نے نبی اکرم ﷺ کے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی ہے میں نے ان حضرات کو بلند آواز میں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھتے ہوئے نہیں سنا ہے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن محمد بن عبید - ابراہیم بن اسحاق قاضی - جعفر بن عون حرثی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

501 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الصَّلَاتِ بْنِ
 بَرَامٍ عَنْ حُوَاطٍ عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

امام ابو حنیفہ نے - صلت بن بہرام - حوط - ابو شعثاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حسن روایت: أُنبِئْتُ أَنَّ إِمَامَكُمْ يَقُومُ فِي آخِرِ
 كَعْبَةٍ مِنَ الْفَجْرِ لَا تَأْتِي لِلْقُرْآنِ وَلَا رَاكِعٌ فَلَا

”مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تمہارا امام فجر کی دوسری رکعت میں کھڑا ہوتا ہے حالانکہ اس دوران وہ نہ تو قرآن کی تلاوت کر رہا ہوتا ہے اور نہ ہی رکوع میں جاتا ہے تو اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔“

——***

(500) قد تقدم في (501).

(500) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (215) في الصلاة: باب القنوت في الصلاة - وعبد الرزاق (4954) - وابن

شعبة 309/2 - من كان لا يقنت في الفجر - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 242/1

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(510) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: لَمْ يَقْنُتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَجْرِ قَطُّ إِلَّا شَهْرًا وَاحِدًا لِأَنَّهُ حَارَبَ حَيًّا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَنَّتْ يَدْعُو عَلَيْهِمْ

امام ابو حنیفہ نے - ابان بن ابو عیاش - ابراہیم نخعی - عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں کبھی قنوت نازل نہیں پڑھی صرف ایک ماہ تک آپ نے ایسا کیا تھا جب آپ مشرکین کے ایک قبیلے کے خلاف جنگ کر رہے تھے تو آپ نے قنوت نازل پڑھتے ہوئے ان کے لئے دعائے ضرر کی تھی۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد - سفیان - مالک کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خروئے نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد - ابو قاسم عبد اللہ بن حسن - ابو عبد اللہ - عمر - محمد بن عبد اللہ - سلیمان - ایوب بن مالک بن فدیہ کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(511) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ بِلَالِ بْنِ مِرْدَاسٍ الْفَزَارِيِّ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمُ التَّشَهُّدَ وَالتَّكْبِيرَ رُكُوعًا وَسُجُودًا كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

امام ابو حنیفہ نے - بلال بن مرداس فزاری - وہب بن کيسان - عبد اللہ بن جابر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو تشہد کی رکوع اور سجدے سے بتاتے ہوئے تکبیر کہنے کی تعلیم اس طرح دیا کرتے تھے کہ اس طرح لوگوں کو قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیا کرتے تھے۔“

——***

(510) أخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 244/1 - وابن حبان (1973) - واحمد 116/3 - والبخاری (2003) -

الوتر: باب القنوت قبل الركوع وبعده - ومسلم (677) فی المساجد: باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوات - والبیہقی

186/2 - والبیہقی فی "السنن الکبری" 244/2

(511) أخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (78) - والحاکم فی "المستدرک" 399/1 - والنسائی فی "المجتبی" -

نوع آخر من التشهد - وابن ماجه (902) باب ما جاء فی التشهد - والنسائی فی "السنن الکبری" 253/1 - والبیہقی فی

الکبری" 141/2

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - محمد بن سلیمان - ابو ہریرہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن مخلد - حمشاذ - سہل بن عمار - عبد اللہ بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسن بن محمد بن شعیب - محمد بن عمران ہمدانی - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خرد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد فارسی - محمد بن مظفر - حسین بن

حسین - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - سلیمان بن مہران اعمش - ابراہیم نخعی -

علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن

مسعود رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد کے کلمات کی تعلیم دی تھی:

”ہر طرح کی زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے

لئے مخصوص ہیں“ یہ کلمات یہاں تک ہیں ”اس کے بندے اور

اس کے رسول ہیں“ پھر تم جو چاہو وہ دعا کرو۔“

(512) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ

مِهْرَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلُقَمَةَ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُدَ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ

وَالطَّيَّاتُ إِلَى عَبْدِهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ تَدْعُو بِمَا أَحْبَبْتَ

——***

حافظ محمد بن مظفر نے اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن محمد بن احمد بن ہشام بن صالح تیمی - عبد الرحمن بن خالد بن نجح - انہوں نے اپنے

عبد خالد بن نجح - محمد بن محمد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(عن) الضحاك بن مسافر مولى سليمان بن عبد الملك قال صليت الى جنب ابي حنيفة

فسمعتني اتشهد فقال لي يا شامي حدثني سليمان بن مهران الاعمش الحديث

ضحاک بن مسافر جو سلیمان بن عبد الملک کا غلام ہے وہ بیان کرتا ہے: میں نے امام ابو حنیفہ کے پہلو میں نماز ادا کی انہوں نے

مجھے تشہد پڑھتے ہوئے سنا تو مجھ سے فرمایا: اے شامی! سلیمان بن مہران اعمش نے مجھے حدیث بیان کی ہے الحدیث

(512) أخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 257 - واحمد 422/1 - وابو داؤد (970) فی الصلاة: باب التشهد - والدارقطنی

353 - والطبرانی فی "الکبیر" (9925) - والطیالسی (275) .

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - عبد الوہاب بن محمد بن منصور - محمد بن احمد بن عبد الواحد - علی بن عمر بن محمد حربی - ابو حسین محمد بن مظفر حافظ - ابو حسن محمد بن احمد بن یثیم بن صالح تیمی مرقی - الرحمن بن خالد بن نجح - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن محمد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(عن) الضحاك بن مسافر مولى سليمان بن عبد الملك قال صليت بجنب ابو حنيفة

..... الحديث

——***

ضحاک بن مسافر جو سلیمان بن عبد الملک کا غلام ہے وہ بیان کرتا ہے: میں نے امام ابو حنیفہ کے پہلو میں نماز کی..... الحديث

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(513) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ بِلَالٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

امام ابو حنیفہ نے - بلال - وہب بن کیسان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ كَبَرُوا كُلَّمَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ وَرَفَعْتُمْ قَالَوْا وَكَانَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہا کرتے تھے جب بھی تم رکوع میں جاؤ یا سجدے میں جاؤ یا (رکوع یا سجدے سے) اٹھو تو کہیں کہے راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کے کلمات تعلیم اس طرح دیتے تھے جس طرح قرآن کی کسی سورۃ کی تعلیم دیتے تھے۔“

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن حسین نخعی - ابو کریب - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر - محمد بن سلیمان - ابراہیم بن یوسف صیرفی - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(514) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

سن روایت: قُلْتُ أَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ قَالَ قُلْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ
وَالصَّلَوَاتُ۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ لا نرى

انه يزاد في التشهد ولا ينقص منه حرف واحد وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم یہ (درست) نہیں سمجھتے ہیں کہ تشہد کے کلمات میں کسی ایک حرف کا اضافہ یا کمی کی جائے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(515) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

سن روایت: كَانُوا يَتَشَهَّدُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ فِي
تَشَهُدِهِمُ السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ
بَوَاجِهٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَقُولُوا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ
مَوْلَا السَّلَامِ لَكِنْ قُولُوا السَّلَامَ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ
الْمُحْسِنِينَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں لوگ تشہد پڑھا کرتے تھے تو وہ تشہد میں یہ کہتے تھے: اللہ تعالیٰ کو سلام ہو۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی اور لوگوں کی طرف رخ کر کے ان سے فرمایا: تم لوگ یہ نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے بلکہ تم یہ کہو: ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة قال محمد وبه ناخذ وهو قول

(514) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (79) فی الصلاة: باب التشهد۔

(515) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (80) فی الصلاة: باب التشهد۔ والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“

263- والبخاری (1202) فی العمل فی الصلاة۔ والطبرانی فی ”الکبیر“ (9903)۔ وابن ابی شیبہ 291/1۔ وابو عوانة

229- والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 138/2

ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے کہ فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(516) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَسَنِ بْنِ

الْحُرِّ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ الْمُخَيَّمَرَةِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ التَّحِيّاتُ لِلَّهِ

وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ

وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ إِلَى قَوْلِهِ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ

قَالَ لَهُ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ فَإِنْ

شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ وَإِلَّا فَاقْعُدْ

امام ابوحنیفہ نے - حسن بن حر - قاسم بن مخیمرہ - علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں تسبیح کلمات کی تعلیم دی (جو یہ ہیں)

”ہر طرح کی جسمانی، زبانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی برکتیں نازل ہوں۔“ یہ کلمات یہاں تک ہیں ”اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: ”جب تم یہ کہو گے تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی“ (اس کے بعد) اگر تم چاہو تو اٹھ جاؤ ورنہ بیٹھے رہو۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن سلام - معلى بن منصور - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔۔

حافظ ابن خسرو نے اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن زاہر بن طاہر شحامی - ابو محمد علی بن اسحاق جزری - ابو نصر نعمان بن محمد - ابو جعفر احمد بن عمران - حسن ابن سلام - معلى بن منصور - امام ابو یوسف - امام ابوحنیفہ - حسن بن حر کے حوالے سے یہ روایت ہے:

(عن) القاسم بن المخيمرة قال اخذ علقمة بيدي فحدثني ان عبد الله ابن مسعود اخذ بيدي

وحدثه ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اخذ بيد عبد الله بن مسعود فعلمه التشهيد

التحيات لله والصلوات والطيبات الحديث

قاسم بن مخيمره بيان کرتے ہیں: علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور انہوں نے مجھے حدیث بیان کی: کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود

نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں یہ حدیث بیان کی: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں تشہد (کے کلمات کی تعلیم دی:

التحيات لله والصلوات والطيبات الحديث

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - محمد بن اسرائیل جوہری - معلى بن منصور - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

ابن خسرو نے یہ روایت - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - قاضی عمر اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(517) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - عاصم - ابو احوص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ رَوَى: يُعْطَى قَارِئُ الْقُرْآنِ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ فَالْأَلِفُ حَرْفٌ وَاللَّامُ حَرْفٌ وَالْمِيمُ حَرْفٌ

”قرآن کی تلاوت کرنے والے شخص کو ہر حرف کے عوض میں دس نیکیاں ملیں گی“ الف“ ایک حرف ہے“ لام“ ایک اور ”میم“ ایک حرف ہے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن عقدہ - فاطمہ - انہوں نے اپنے چچا - حمزہ بن حبیب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اسد بن عمرو (اور) ابو یوسف (اور) حسن بن زیاد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔ امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ حسن بن زیاد نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(518) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَمَّاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِيَّاضِ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ:

امام ابو حنیفہ نے - سماک بن حرب - عیاض اشعری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَنْ رَوَى: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيَّ "ص"

”نبی اکرم ﷺ نے سورۃ ص میں سجدہ تلاوت کیا تھا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - محمد بن یونس - محمد بن فرج مولیٰ بنی ہاشم - محمد بن زبرقان اہوازی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(519) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ قُطَيْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَتْنُ رَوَايَتٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي أَحَدَى رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ (وَالنَّخْلَ بِاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ)

امام ابو حنیفہ نے - زیاد بن علاقہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت قطیبہ بن مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی ایک رکعت میں آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے: ”اور کھجور کے لمبے پتے جن کے خوشے تہہ در تہہ ہوتے ہیں“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - قاسم بن عبد اللہ بن عامر - محمد بن بشر بزاز - محمد بن مغیرہ ثقفی کے حوالے سے ہے ان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ اور مسعر بن کدام سے نقل کیے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد - قاسم بن عبد اللہ بن عامر بن زرارہ - محمد بن بشر بزاز - محمد بن مغیرہ ثقفی - مسعر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - قاسم بن عبد اللہ بن عامر بن زرارہ - محمد بن بشر بزاز - محمد بن مغیرہ ثقفی - جن کا تعلق آل ابو عقیل سے ہے ان کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس روایت کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔

ابو عبد اللہ حسین بن خسر وٹخنی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن علی فارسی - محمد بن حافظ نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو سعد احمد بن عبد الجبار - قاضی ابو قاسم تنوخی - ابو قاسم بن ثلاج - ابو عباس بن علقمہ - قاسم بن عامر بن عامر - محمد بن بشر - محمد بن مغیرہ ثقفی - جن کا تعلق آل ابو عقیل سے ہے ان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ اور مسعر بن کدام سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ابوبکر خطیب بغدادی - حسن بن محمد خلیل - محمد بن موسیٰ حافظ - احمد بن محمد بن قاسم بن عبد اللہ بن عامر بن زرارہ - محمد بن بشر مدائنی - محمد بن مغیرہ - مسعر بن کدام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(520) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ: مَتْنُ رَوَايَتٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي أَحَدَى رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ (وَالنَّخْلَ بِاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ)

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم بن حاتم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اسود بیان کرتے ہیں:

(519) اخبرني ابن حبان (1814) - والدارمی 297/1 - والطبرانی فی ”الکبیر“ - وابو داؤد الطیالسی (1256) - وابن ماجہ 353/1 - وعبد الرزاق (2719) - والحمیدی (825) - ومسلم (457) - والترمذی (306) فی الصلاة: باب القراءة فی صلاة الفجر

سنن روایت: صَحِبْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَتَيْنِ فَلَمْ أَرَهُ قَانِتًا فِي الْفَجْرِ
 ”میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو سال رہا ہوں لیکن میں نے انہیں فجر کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔“

——***

حافظ حسین بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ہانیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

521- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ
 عَوْفِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :
 ”سنن روایت: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُ لَمْ يَقْنُتْ إِلَّا أَرْبَعِينَ يَوْمًا يَدْعُو عَلَى عُصِيَّةٍ
 وَذَكَوَانٍ ثُمَّ لَمْ يَقْنُتْ إِلَى أَنْ مَاتَ“
 امام ابو حنیفہ نے - عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
 ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف چالیس دن قنوت نازلہ پڑھی تھی جس میں آپ نے عصیہ اور ذکوان نامی (قبائل) کے خلاف دعائے ضرر کی تھی پھر آپ نے اس کے بعد وصال فرمانے تک قنوت نازلہ نہیں پڑھی۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو سعید - یحییٰ بن فروخ نجرانی - محمد بن بشر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔
 522- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ:
 امام ابو حنیفہ نے - حماد - ابراہیم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: علقمہ بیان کرتے ہیں:

”سنن روایت: مَا قَنَتَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي
 شَجَرٍ حَتَّى لِحِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ“
 ”حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں کبھی قنوت نازلہ نہیں پڑھی یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔“

——***

520- اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (217) فی الصلاة: باب القنوت فی الصلاة - وعبد الرزاق (4947) فی
 صلاة: باب القنوت - وابن ابی شیبہ 308/2 فی الصلاة: باب من لا یقنت فی الفجر - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 250/1
 521- -- اخرج الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 243/1 - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 213/2 - والبزار 1: 268
 555- - وابو یعلی (5029) عن عبد الله قال: قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم شهراً يدعو على عصية و ذكوان فلما ظهر عليهم
 ترك القنوت

522- اخرجہ ابن ابی شیبہ 308/2 من كان لا یقنت فی الفجر - وابن ماجہ (1241) - والطبرانی فی ”الکبیر“ (8179) - واحمد
 472/3 - والترمذی (۴۰۲-۴۰۳) - والنسائی (۲۶۷) .

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - ابوعلی بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابن خسرو نے یہ روایت - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی حسن نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(523) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ :

متن روایت: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقْنُتُ إِذَا حَارَبَ وَيَتْرُكُهُ إِذَا لَمْ يُحَارَبْ

امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک بن میسرہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: زید بن وہب بیان کرتے ہیں:

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب جنگ کرتے تھے قنوت نازلہ پڑھتے تھے اور جب جنگ نہیں کرتے تھے تو ترک کر دیتے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن احمد بن نعیم مروزی - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو سعد احمد بن عبد الجبار - قاضی ابو قاسم تنوخی - ابو ثلاج - ابو عباس بن عقدہ - عمر بن حفص (اور) محمد بن اسحاق بن موسیٰ مروزی - ابراہیم بن احمد بلخی - ابو مطیع - شریک بن عبد اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(524) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم بن محمد کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ السَّنَةَ كُلَّهَا فِي الْوُتْرِ قَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ

”وہ پورا سال وتر کی نماز میں رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔“

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(524) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (212) في الصلاة: باب القنوت في الصلاة - وعبد الرزاق (233) الصلاة: باب القنوت - وابن أبي شيبة 305/2 - 306 في الصلوات: باب من قال القنوت في النصف من رمضان - والطحاوي شرح معاني الآثار 253/1 - والطبرانی في "الكبير" (9432) .

(525) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةِ

الْعَرَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

مَنْ رَوَيْتَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ تَعَالَى (اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ

ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ

بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً) فَرَدَّ عَلَيْهِ وَقَالَ قُلْ "مِنْ بَعْدِ

ضَعْفٍ"

امام ابو حنیفہ نے - عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت

نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ تعالیٰ کا یہ

فرمان تلاوت کیا:

”وہی وہ ذات ہے جس نے تمہیں کمزوری سے پیدا کیا

اور کمزوری کے بعد قوت دی، قوت کے بعد پھر کمزوری اور

بڑھاپا دے دیا۔“

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تصحیح کرتے ہوئے فرمایا: تم یہ

پڑھو: ”مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ“ (یعنی ”ض“ پر پیش پڑھو)

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد ہروی - محمد بن معاویہ انماطی - حسین بن حسن بن عطیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ

سے روایت کی ہے۔

(526) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ

أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ رَوَيْتَ: مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقَرَأَ الْإِمَامَ لَهُ

قِرَاءَةً

امام ابو حنیفہ نے - موسیٰ بن ابوعائشہ - عبداللہ بن شداد

بن الہاد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن

عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے

ہیں:

”جس شخص کا امام ہو تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت

کے لئے کافی ہوگی۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسلیمان محمد بن منصور بن داؤد بلخی - عمرو بن عون واسطی - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد عمرو بن موحہ مروزی - یحییٰ بن ایوب مقابری - اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

(525) اخبرجه الطحاوی فی "شرح مشکل الآثار" (3132) - واحمد 58/2 - والترمذی (2936) - وابو داؤد (3978) - والحاکم

فی "المستدرک" 247/2 - والطبرانی فی "الصغیر" (1128) .

(526) اخبرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (86) فی الصلاة: باب القراءة خلف الامام - وفی "الموطأ" 61 (117)

- والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 217/1 - وابن ماجہ (850) فی إقامة الصلاة: باب اذا قرأ الامام فانصتوا - والدارقطنی

323/1 فی الصلاة: من كان له امام فقرأه الامام له قراءة - وعبد الرزاق (2797) .

سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بغدادی میں ”درب ابو ہریرہ“ میں (بیان کی تھی اور) عبد اللہ بن شریح، ان دونوں نے محمد بن منصور طوسی - اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے (اور) محمد بن نصر - احمد بن مصعب - اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو عبد اللہ محمد بن عقیل - علی بن اشکاب - اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے (اور) عباس بن عزیر قطن - علی بن خشرم - اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت اسحاق بن خلف - محمد بن یزید - فضل بن عبد العزیز - اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ البتہ اسحاق (بن یوسف) کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

من کان له امام فان قراءته له قراءة

”جس کا امام ہو تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوگی“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت پہلے الفاظ کے ہمراہ ایک جماعت سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک عمرو بن محمد عنقری ہیں وہ بیان کرتے ہیں: محمد بن سعید بزاز نے اس روایت کو - علی بن حسین ذہبی - کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک جعفر بن عون ہیں وہ بیان کرتے ہیں: حاتم بن موسیٰ خوارزمی نے اس روایت کو - اسحاق بن قاسم - جعفر بن عون کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک خارجہ بن مصعب ہیں وہ بیان کرتے ہیں: احمد بن محمد بن سعید نے اس روایت کو - عبد اللہ بن احمد بن بلخی - خارجہ بن مصعب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک خالد بن سلیمان ہیں وہ بیان کرتے ہیں: عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ بلخی نے اس روایت کو - یحییٰ بن موسیٰ - بن سلیمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک خلف بن یاسین زیات ہیں وہ بیان کرتے ہیں: احمد بن محمد بن سعید کوفی نے اس روایت کو - حسن بن حکیم - خلف بن یاسین زیات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک عبد اللہ بن زبیر ہیں وہ بیان کرتے ہیں: احمد بن محمد نے اس روایت کو - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت داؤد بن ابو عوام سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میرے والد مجھے اٹھا کر یحییٰ بن نصر بن حسن کے پاس لے کر گئے میں چھوٹا بچہ تھا تو میں نے حدیث میں اپنی علامت دیکھی انہوں نے بیان کیا: امام ابو حنیفہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - ابوصبح حرانی - عبدالعزیز بن یحییٰ - عبداللہ بن وہب - لیث - امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - احمد بن محمد طحی - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ صاحب کہتے ہیں: حمزہ (اور) حسن بن زیاد (اور) ابو یوسف (اور) اسد بن عمرو (اور) اسحاق ازرق (اور) عبداللہ بن یزید مرقی (اور) محمد بن حسن (اور) فضل بن موسیٰ سینانی (اور) عبداللہ بن زبیر (اور) محمد بن مسروق (اور) حسن بن عمارہ (اور) خارجہ بن مصعب نے یہ روایت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کی ہے۔

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خروطی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر - ابوقاسم سعید بن احمد فقیہ - محمود بن محمد مروزی - حامد بن آدم - فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو الفضل حسین بن علی بن عبید اللہ طناجیری - ابو حفص عمر بن احمد بن شاہین - احمد بن قاسم بن ریان - مقدم بن داؤد - انہوں نے اپنے چچا سعید بن تلید - عبداللہ بن وہب - لیث ابن سعد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابن خروطی کہتے ہیں: یہ روایت لیث بن سعد نے امام ابو یوسف سے نقل کی ہے حالانکہ لیث کا انتقال امام ابو یوسف سے چھ سال پہلے ہو گیا تھا ان کا انتقال 175 ہجری میں ہوا تھا۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کی ہے۔

(527) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

”ظہر یا شاید عصر کی نماز میں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تلاوت کی تو دوسرے شخص نے اسے اشارہ کر کے اس سے منع کیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو اس شخص نے کہا: کیا تم مجھے اللہ کے رسول کے پیچھے تلاوت کرنے سے منع کر رہے تھے ان دونوں کے درمیان بات چیت شروع ہوئی یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کی آواز سنی تو ارشاد فرمایا:

سَمِعْتُ رَوَايَتَ: أَنَّ رَجُلًا قَرَأَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ أَوْ فِي الْعَصْرِ وَأَوْمَى إِلَيْهِ رَجُلٌ فَتَنَاهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَتَنْهَانِي أَنْ أَقْرَأَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هَذَا كَمَا ذَلِكَ حَتَّى سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ
قِرَاءَةٌ
”جو شخص امام کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہو تو امام کی قرأت ہی
اس کی قرأت کے لئے کافی ہوگی۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن محمد اسدی (اور) عبد اللہ بن محمد بلخی (اور) محمد بن صالح ترمذی (اور) عبد اللہ بن حمید اللہ بن شریح بخاری ان سب نے - احمد بن عبد الرحمن بن وہب - عبد اللہ بن وہب - لیث بن سعد - امام ابو یوسف بن ابراہیم رحمہم اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل بزاز - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق بن عثمان سمسار بخاری - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوسعید سلیمان بن داؤد ہروی - احمد بن عبد اللہ ہروی - محمد بن فضل ابن عطیہ (اور) سلیمان بن مسلم بن نافع خشاب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح - ابویونس اور یس ابن ابراہیم رازی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت بہل بن بشر کندی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت عبد الصمد بن فضل (اور) احید بن حسین (اور) محمد بن منصور ان سب نے - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد الصمد بن فضل - عبد اللہ بن یزید مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ اصفانی - احمد بن رستہ - محمد بن مغیرہ - حکم سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت عبد الصمد بن فضل اور اسماعیل بن بشر ان دونوں نے - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت سعید بن سلیمان - شداد بن سعید - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن ابو مقاتل - ابراہیم بن عثمان بلخی - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت - ابراہیم بن احمد بغوی - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ سے

وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ
قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ خَلْفِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ
الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ

نے آپ کے پیچھے تلاوت کی جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی
تو آپ نے فرمایا: تم میں سے کس نے میرے پیچھے تلاوت
تھی؟ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی: تو ایک صاحب
نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہو تو امام کی قرأت
اس کی قرأت شمار ہوتی ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو بکر محمد بن ہمام بن زواری - ایوب بن حسن - حفص بن عبد اللہ - کنانہ بن جہلہ اور بیان
بسطام ان دونوں کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت قبیسہ بن فضل طبری - احمد بن علی بن موسیٰ طرسوسی - عبید بن حمید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے۔

(529) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
وَلَا تَقْرَأُ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -
روایت نقل کی ہے: سعید بن جبیر فرماتے ہیں:
”تم ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے تلاوت کرو
دو کے علاوہ نمازوں میں تلاوت نہ کرو۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابو حنيفة ثم قال محمد لا ينبغي ان يقرأ
خلف الامام في شيء من الصلوات

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
کی ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام کے پیچھے کسی بھی نماز میں قرأت کرنا مناسب نہیں ہے۔

(530) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -
روایت نقل کی ہے:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الْإِمَامِ يَغْلُطُ بِالْآيَةِ قَالَ يَقْرَأُ الَّتِي

”جب امام کوئی ایک آیت غلط پڑھ جاتا ہے تو

(529) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (87) فی الصلاة: باب القراءة خلف الامام - وابن ابی شیبہ
الصلاة: باب من كان يقرأ في الاوليين بفاتحة الكتاب وسورة وفي الاخرين بفاتحة الكتاب .

(530) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (88) فی الصلاة: باب القراءة خلف الامام - وعبد الرزاق
الصلاة: باب تلقينه الامام .

سَلَّمَ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَرَأَ سُورَةً غَيْرَهَا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ
مَرَّ كَعُ إِذَا كَانَ قَدْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ أَوْ نَحْوَهَا فَإِنْ
لَمْ يَفْعَلْ فَافْتَتَحَ عَلَيْهِ فَهُوَ مُسِيءٌ

فرماتے ہیں کہ وہ اس کے بعد والی آیت کی تلاوت کر لے
گا اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو کوئی اور سورۃ پڑھ لے گا اگر ایسا بھی نہیں
کرتا تو رکوع میں چلا جائے گا تو اگر تو وہ تین آیات یا اس کی مانند
تلاوت کر چکا ہو تو ٹھیک ہے اگر اس نے ایسا نہیں کیا تو وہ غلطی
کرنے والا ہے تم اسے لقمہ دے دو۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی
ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الصَّلْتِ بْنِ
مَعْمَرٍ عَنْ حُوْطٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

امام ابو حنیفہ نے - صلت بن بہرام - حوط - ابو شعثاء کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے
ابو شعثاء سے فرمایا:

قرأت کے بعد تمہارا امام فجر کی آخری رکعت میں کھڑا ہوتا
ہے (اس دوران) وہ نہ تو تلاوت کرتا ہے اور نہ ہی رکوع میں
جاتا ہے (ایسا نہیں کرنا چاہئے)

——***

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - ابو قاسم محمد بن دلال - ابو بلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے روایت کی ہے۔

ابو عبداللہ حسین بن محمد ابن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل احمد بن حسن بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی
بن - ابو عبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشثانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الْحَسَنِ
مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ
جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - ابو حسن موسیٰ بن ابو عائشہ - ابو ولید عبد
اللہ بن شداد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر
بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

... تقدم في (509) .

... تقدم في (526) .

متن روایت: اِنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) فَسَكَتَ الْقَوْمُ حَتَّى سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ مِرَارًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُكَ تُنَازِعُنِي أَوْ تُخَالِجُنِي الْقُرْآنَ

”نبی اکرم ﷺ ظہر یا شاید عصر کی نماز پڑھ کر چلے ہوئے تو آپ نے دریافت کیا تم میں سے کس نے سورۃ الاعلیٰ تلاوت کی تھی تو لوگ خاموش رہے۔ آپ نے کئی مرتبہ یہ سوال تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ میں نے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے بارے میں میرے رائے ہے کہ تم قرآن (کی تلاوت) کے حوالے سے میرا مقابلہ کر رہے تھے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد الصمد بن فضل (اور) حمدان بن ذی نون (اور) اسماعیل بن بشران سب نے - محمد بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی - محمد بن حرب مروزی - فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بزاز - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسن بن سفیان - عقبہ بن مکرم - یونس بن بکر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بلخی (اور) محمد بن زکریا استر بادی ان دونوں نے - احمد بن عبد الرحمن بن وہب - اپنے چچا عبد اللہ بن وہب - لیث بن سعد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن احمد - عبد الملک - احمد - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت اسی طرح محمد بن داد احمد بن مسروق کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے: (وہ بیان کرتے ہیں:) امام ابو حنیفہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - عبد اللہ بن یزید حرانی - خضر بن محمد - مروان بن اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - حسن بن محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت رجاء بن سوید - ابوطالب جبریل بن سہل سمرقندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام - ابو حفص احمد بن حفص - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - عبد اللہ بن محمد دمشقی - سعید بن محمد بن عبد الرحمن بن صفوان - شعیب بن لیث - نے اپنے والد - لیث بن سعد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - شریف ابو غنائم عبد الصمد - علی بن مامون - حافظ علی بن عمر دارقطنی - عبد اللہ بن محمد بن زیاد نیشاپوری - احمد بن عبد الرحمن بن وہب - انہوں نے اپنے چچا - لیث بن سعد - امام ابو یوسف کے حوالے سے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
امام ابوحنیفہ - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - عبید بن نضلہ کے حوالے سے - حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

روایت: أَنَّهُ صَلَّى صَلَوةً فَخَفَّفَهَا وَأَكْثَرَ سَجُودَ وَالرُّكُوعَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ مِمَّنْ حَبَّبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَذِهِ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ أَبُو ذَرٍّ لَمْ أَتُمْ بِسَجْدَةٍ وَالسُّجُودَ قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَجَدَ حَقًّا رَفَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِهَا دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ حَتَّى أَنْ يَرْفَعَ لِي دَرَجَاتٌ أَوْ يُكْتَبَ لِي

”انہوں نے ایک نماز ادا کرتے ہوئے اسے مختصر ادا کیا لیکن اس میں سجدے اور رکوع بکثرت (یعنی طویل) کئے جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ایک صاحب نے ان سے کہا: آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور پھر اس طرح نماز ادا کرتے ہیں؟ تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا میں نے رکوع اور سجدے مکمل ادا نہیں کئے ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص ایک مرتبہ سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ

سے جنت میں اس کے ایک درجے کو بلند کر دیتا ہے تو میرے
اس بات کو پسند کیا کہ میرے درجات بلند ہوں (راوی کو شک
ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرے درجات نوٹ کئے جائیں۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابراہیم بن عمرو ہمدانی - ابو عباس بن یزید - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر - مقاتل بن ابراہیم - نوح بن ابومریم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ حماد اور ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس شخص سے منقول ہے جس نے انہیں
ابراہیم نخعی کو یہ بات بیان کی:

انہ مر بابی ذر بالربذة وهو يصلي صلوة خفيفة يكثر فيها الركوع والسجود..... الحديث
”وہ ربذہ میں“ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو (انہیں دیکھا) کہ وہ مختصر (قیام والی) نماز ادا کرتے
تھے لیکن اس میں بکثرت رکوع و سجود کر رہے تھے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابو بکر احمد
بن حمدان قطعی - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - بشر بن موسیٰ اسدی - ابو عبد الرحمن مغربی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی -

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابو وائل بیان کرتے ہیں:

”ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت حماد

حضرت ابو موسیٰ اشعری اور دیگر صحابہ کرام ایک گھر میں

ہوئے نماز کے لئے اقامت کہی گئی سب حضرات یہی کہے

کہ اے فلاں تم آگے ہو، یعنی انہوں نے گھر کے مالک سے

کہ تم ایسا کرو اس نے انکار کر دیا تو انہوں نے حضرت حماد

مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو عبد الرحمن! آپ آگے

(534) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَحَدِيثُهُ

وَأَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ وَغَيْرُهُمْ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعُوا فِي مَنْزِلٍ

وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَجَعَلُوا يَقُولُونَ تَقَدَّمَ يَا فُلَانُ

لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ فَأَبَى فَقَالُوا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَقَدَّمَ أَنْتَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ

(534) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (123) - وابو يعلى (5232) - واحمد 386/1 - والطيالسي (362) -

(366) - وابو داود (995) - والحاكم في "المستدرک" 269/1 - عن عبد الله - قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

الر كعتين كانه على الجمر قلت: حتى يقوم؟ قال: حتى يقوم .

قَدْ قَصَلْنِي بِهِمْ صَلَوةً خَفِيفَةً وَجِيزَةً اَتَمَّ
رُكُوعَ وَالشُّجُودَ فَلَمَّا اِنْصَرَفَ قَالَ الْقَوْمُ لَقَدْ
حَسِبَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

آگے بڑھے، انہوں نے ان لوگوں کو مختصر، لیکن مکمل نماز پڑھائی،
جس میں رکوع اور سجدے مکمل کئے تھے جب وہ نماز پڑھ کر فارغ
ہوئے تو لوگوں نے کہا: ابو عبد الرحمن کو نبی اکرم ﷺ کی نماز کا
طریقہ صحیح یاد ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - اسماعیل بن بشر - مقاتل بن ابراہیم - نوح بن ابومریم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
مکت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - قاسم بن محمد دلال - ابوبلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ محمد
بن علف - قاضی عمر اشنانی سے - انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ:
امام ابو حنیفہ نے - ہیثم - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے
سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان
کرتے ہیں:

”ایک مرتبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات
دیر تک نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کرتے رہے وہ بیان
کرتے ہیں: جب ہم روانہ ہوئے تو نبی اکرم ﷺ بھی باہر
تشریف لائے ان حضرات کا گزر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
کے پاس سے ہوا جو تلاوت کر رہے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے
ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہو وہ قرآن کی اسی طرح تلاوت
کرے جس طرح یہ نازل ہوا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ قرآن کو
ابن ام عبد کی قرأت کے مطابق تلاوت کرے پھر نبی
اکرم ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ فرمانا شروع
کیا: تم مانگو تمہیں دیا جائے گا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت

روایت: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ سَهَرًا عِنْدَ رَسُولِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَالَ
خَرَجْنَا وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
لَمْ يَمْرُؤَا ابْنَ مَسْعُودٍ وَهُوَ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَقْرَأَ
كَأَنَّا نَزَلْنَا فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَاءَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ
كَأَنَّا يَقُولُ لَهُ سَلْ تُعْطَهُ فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ
فَسَبَقَ أَبُو بَكْرٍ عُمَرَ إِلَيْهِ فَبَشَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ
دَعَا لَهُ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي دُعَائِهِ:

كَلِّمْنِي إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا لَا يَرْتَدُّ وَنَعِيمًا لَا

حرجه الحصفكى فى "مسند الامام" (374) - وابن حبان (7067) - وابو يعلى (16) - واحمد 445/1 - والطبرانى فى "معجمه" (8417) - والطيالسى (334) - وابو نعيم فى "الحلية" 127/1 - واحمد فى "فضائل الصحابة" (1554) - وابن ماجه (138)

يَنْفُذُ وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ فِي أَعْلَى جَنَّةِ الْخُلْدِ

عمر رضی اللہ عنہ انہیں خوش خبری سنانے کے لئے ان کے پاس آئے۔
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے ان کے پاس آئے
گئے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو خوش خبری سنائی
اور انہیں اس بارے میں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو
ہے، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی دعا میں یہ کہا
”اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو ختم
ارتداد کا شکار نہ ہو اور ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم
جنت الخلد کے بالائی درجات میں تیرے نبی کے ساتھ
کرتا ہوں۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن مسعود
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ اصنہانی - احمد بن عبدالرحمن - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - زفر کے حوالے سے
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ البتہ انہوں نے یثیم اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے درمیان میں کسی شخص کا ذکر نہیں کیا۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - اسماعیل بن حماد کی تحریر کے حوالے سے - امام ابو یوسف کے حوالے سے
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - محمد بن حسن بن یزید - احمد بن عبدالرحمن - محمد بن
بن ایوب - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(536) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

امام ابو حنیفہ نے - قاسم بن عبدالرحمن کے حوالے سے
روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
ہیں:

”اللہ کے رسول نے ہمیں خطبہ نکاح کی تعلیم

(536) اخرج الطحاوی فی ”شرح مشکل الآثار“ 4/1 - واحمد 392/1 - والطیالسی (338) - والدارمی 42/2 -

(5257) - والشاشی (917) - والطبرانی فی ”الکبیر“ (10080) - والحاکم فی ”المستدرک“ 182/2 - والبیہقی

وَسَلَّمَ خُطْبَةُ النِّكَاحِ يَعْنِي التَّشَهُّدَ

تشہد کے کلمات کی تعلیم دی تھی۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابراہیم بن مخلد ضریر سجری - اسحاق بن ابواسرائیل (اور) محمد بن علی بن مہدی عطار - ابواسباط بن ابراہیم ان دونوں نے - ابویحییٰ عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن محمد بن طریف (اور) محمد بن علی کنذی (اور) عبد اللہ بن محمد کنانی - سباط یعقوب بن ابراہیم - ابویحییٰ - عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(530) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
 رَافِعٍ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ
 کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود
رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں صرف ایک ماہ تک
 قنوت نازلہ پڑھی تھی، آپ مشرکین کے ایک قبیلے کے خلاف
 جنگ کر رہے تھے تو آپ نے قنوت نازلہ پڑھتے ہوئے (ان
 کے خلاف) دعا کی تھی۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبد اللہ کنذی - ابراہیم بن جراح - امام ابو یوسف کے
 حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خردون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خردون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست
 - قاضی عمر اشنانی سے - انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(531) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ
 عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ
 عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :
 امام ابو حنیفہ نے - عمر بن ذر ہمدانی - انہوں نے اپنے
 والد - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت
 عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”انہوں نے ”سورۃ ص“ میں موجود سجدہ تلاوت کے
 بارے میں یہ کہا ہے: (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا
 ”سَلَّمَ قَالَ فِي سَجْدَةِ ”ص“ سَجَدَهَا دَاوُدُ تَوْبَةً“

(530) قد تقدم فی (510) .

(531) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (211) في الصلاة: باب السجود في ص - والنسائي 159/2 في
 صحيح: باب سجود القرآن - السجود في (ص) - وعبد الرزاق (5870) في فضائل القرآن: باب كم في القرآن من
 سجدة - والطبراني في ”الكبير“ (8717) .

وَنَسْجُدُهَا نَحْنُ شُكْرًا

ہے:) حضرت داؤد علیہ السلام نے توبہ کے طور پر یہ سجدہ کیا تھا اور
شکر کے طور پر یہ سجدہ کرتے ہیں۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو حسن علی بن محمد بن عبید۔ محمد بن احمد بن عبید نیشاپوری۔ ابو جعفر محمد بن حمزہ
مصری حضرمی۔ علی بن معبد۔ امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ۔ محمد بن یحییٰ ابوسعید رہاوی۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ حسن بن حرب۔ محمد بن
حسن بن علی سے نقل کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: ایک جماعت نے اس کو ”کتاب الآثار“ میں امام محمد بن حسن کے حوالے سے ”ابن ذر“ سے نقل
کیا ہے اور امام ابو حنیفہ کا ذکر نہیں کیا۔

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت۔ محمد بن احمد نیشاپوری۔ محمد بن محمد بن حجاج۔ علی بن معبد۔ امام محمد بن حسن بن علی
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خیرون۔ ان کے ماموں ابو علی باقلانی۔ ابو عبد اللہ بن دوست
قاضی عمر اشثانی سے ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم بن

ابو وائل شقیق بن سلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”پہلے جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کرتے

تھے تو یہ کہا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ پر سلام ہو، حضرت جبرائیل

حضرت میکائیل پر سلام ہو، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تو خود

کرنے والا ہے، جب تم تشهد پڑھو تو یہ پڑھو:

”ہر طرح کی زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے

لئے مخصوص ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو، آپ پر سلام ہو

رحمتیں اور اس کبیر کتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ

بندوں پر سلام ہو، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ

(539)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَقُولُ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ

عَلَى جِبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا

تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ

وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

وَرَسُولُهُ

سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ
حضرت محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - زکریا بن یحییٰ اصفہانی - احمد بن عبد الرحمن - محمد بن مغیرہ - حکم - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد الصمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشران دونوں نے - شداد - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - داؤد بن یحییٰ - عبد الرحمن بن فضل بن موفق - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق بن عثمان سمسار - جمہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ - احمد بن یعقوب بلخی - عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - اسماعیل بن ہود واسطی - اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - بہلول بن اسحاق بن بہلول - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - اسد بن عمرو کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد الرحمن اصفہانی - منصور کرمانی - حسان بن ابراہیم - امام ابو حنیفہ اور ابراہیم صائغ کے حوالے
سے - حماد - شقیق بن سلمہ ابو وائل کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رحمہ اللہ سے نقل کی ہے:

قال كنا اذا صلينا مع النبي صلى الله عليه وآله وسلم نقول اذا جلسنا في آخر الصلاة السلام
على الله السلام على رسول الله وعلى ملائكته نسميهم من الملائكة فقال رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم لا تقولوا كذا وقولوا التحيات لله والصلوات والطيبات

جب ہم پہلے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے تو جب ہم نماز کے آخر میں (تشہد میں) بیٹھتے تو یہ پڑھتے: اللہ
پر سلام ہو، اللہ کے رسول پر سلام ہو، اور اس کے فرشتوں پر سلام ہو، ہم ان فرشتوں کا نام بھی لیتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد

فرمایا: تم یوں نہ پڑھو بلکہ یہ پڑھو: التحیات لله والصلوات والطیبات

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ احمد بن حسین کرخی - حسن بن شیبہ - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے حافظ ابن مظفر کہتے ہیں: ابو عباس بن عقدہ نے یہ روایت مجھ سے (سن کر) نوٹ کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن حنیس - محمد بن شجاع کجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كانوا يشهدون في عهد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فيقولون السلام على الله فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تقولوا السلام على الله ان الله هو السلام ولكن قولوا السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں وہ لوگ تشہد میں یہ پڑھتے تھے: ”اللہ تعالیٰ پر سلام ہو“ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ یہ نہ پڑھو: ”اللہ تعالیٰ پر سلام ہو“ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے بلکہ تم لوگ یہ پڑھو: ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو“

حافظ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن علی فارسی - ابو حسین محمد بن مظفر

کے حوالے سے مذکورہ بالا دونوں اسناد کے ساتھ دونوں قسم کے الفاظ کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی بن محمد انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الوہاب بن محمد بن منصور - ابوبکر محمد بن احمد بن عبد الواحد - علی بن عمر بن محمد حربی - ابو حسین محمد بن مظفر حافظ - ابو عبد اللہ احمد بن حسین بن احمد کرخی - حسن بن شیبہ مؤلفین - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ہناد بن ابراہیم - ابو حسین محمد بن حسین بن فضل قطان - ابو عمرو عثمان بن احمد بن عبد اللہ بن احمد بن حماد بن سفیان - عبد الرحمن بن فضل بن موفی - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(540) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُتَشِيرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ الْحَنْظَلِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ قَالَ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَعَهَا شَيْءٌ

امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر - انہوں نے اپنے والد - عبد الرحمن بن زیاد حنظلی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ (یعنی قرآن کے کچھ حصے کی تلاوت) کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے۔“

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید بن ابوقاسم بن احمد - قاضی علی بن ابوعلی بصری - ابوقاسم محمد بن ثلاج - ابوعباس بن عقدہ - عبد اللہ بن ابراہیم بن قتیبہ - علاء بن عمرو محمد بن حسان طائی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابن خسر نے ابن عقدہ تک اسی سند کے حوالے سے محمد بن عبد اللہ بن سوید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے

(541) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَوَايَةً: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ مَسْرُوقٍ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”مسروق کی انگلی پر یہ نقش تھا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

——***

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید بن ابوقاسم بن احمد - قاضی علی بن ابوعلی بصری - ابوقاسم محمد بن ثلاج - ابوعباس بن عقدہ - محمد بن عبید - حسین بن عبد اول - ابو خالد احمر - سلیمان بن حیان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(542) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ رَوَايَةً: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْنُتْ فِي الْفَجْرِ قَطُّ إِلَّا شَهْرًا وَاحِدًا لَمْ يَكُنْ قَبْلَ ذَلِكَ وَلَا بَعْدَهُ وَإِنَّمَا قَنَتَ فِي ذَلِكَ الشَّهْرِ سَخَوًا عَلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں کبھی قنوت نازلہ نہیں پڑھی صرف ایک ماہ تک آپ نے اسے پڑھا تھا نہ تو اس سے پہلے اور نہ ہی اس کے بعد آپ کو اسے پڑھتے ہوئے دیکھا گیا اس ایک مہینے میں بھی آپ نے مشرکین سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کے خلاف دعائے ضرر کی تھی۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد اللہ بن محمد بن علی بلخی - احمد بن یعقوب - ابوسعید صغانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - ابو حسن برقی - بشر بن ولید کندی - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(543) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: لَوْ أَخْبَرْتُكَ إِنِّي رَأَيْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَسْجُدَانِ فِي (إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ) أَمَا الْيَقِينُ فَأَحَدُهُمَا [أَوْ أَحَدُهُمَا]

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: علقمہ فرماتے ہیں:

”اگر میں تمہیں بتاؤں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو سورۃ انشقاق میں سجدہ تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے تو ان دونوں حضرات میں سے کسی ایک کے بارے میں یہ بات یقینی ہوگی۔“

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(544) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبْعِيِّ عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُخْفِي بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

امام ابو حنیفہ نے - ابواسحاق سبعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پست آواز میں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - عبد اللہ بن غنام - حفص بن غیاث اور عاصم بن یوسف - قاسم بن معمر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(545) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابو حنیفہ نے - ابواسحاق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کے کلمات کی تعلیم دیتے ہوئے

(543) - - اخرج ابن حبان (2761) - ومالك في "الموطأ" 205/1 في القرآن: باب ما جاء في سجود القرآن - ومسلم (543) المساجد: باب سجود التلاوة - والبخاری (1074) في سجود القرآن - وابو داؤد (1408) في الصلاة: ابن خزيمة (555) هريرة انه قرأ بهم: (إذا السماء انشقت) فسجد فيها فلما انصرف اخبرهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سجد فيها (545) اخرج الحصكفي في "مسند الامام" (118) .

كَانَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنْ
تَحْرِانِ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورئح سے ان کی تحریر کے حوالے سے - عبد اللہ بن غنم - عاصم بن یوسف - قاسم بن
حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
(546) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي
يَسَّةَ عَنْ بِلَالٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
حسن روایت: أَنَّهُ كَانَ يُعَلِّمُنَا التَّكْبِيرَ كُلَّمَا سَجَدْنَا
وَرَفَعْنَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ
امام ابو حنیفہ نے - زید بن ابوانیسہ - بلال - وہب بن
کیسان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مرتبہ سجدے میں جاتے ہوئے اور
اٹھتے ہوئے تکبیر کہنے کی تعلیم ہمیں یوں دیا کرتے تھے جس طرح
قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس - محمد بن مزاحم مقری - ابیض بن اعر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے
روایت کی ہے
حافظ طلحہ بن محمد کہتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے یہ روایت زید (بن ابوانیسہ نامی راوی) کے ذکر کے بغیر بلال نامی راوی سے بھی
روایت کی ہے۔
قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - یحییٰ بن اسماعیل جریری - حسن بن اسماعیل جریری - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے روایت کی ہے
ابو عبد اللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن
سید علاف - قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔
(547) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
يَحْيَى قَالَ:
حسن روایت: كُنْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ فَافْتَتَحْتُ سُورَةَ
الْفُرْقَانِ وَأَنَا مَعَهُ فِي الْمَحْمَلِ فَتَلَوْتُ السَّجْدَةَ
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
”میں علقمہ کے ساتھ تھا میں نے سورہ فرقان پڑھنی شروع
کی میں اُن کے ساتھ ایک ہی محمل میں تھا میں نے آیت سجدہ

(صحیح) أخرجه الطبرانی في "الوسط" 227/2 (1816) - وابن أبي شيبة 240/1 في الصلاة: من كان يتم التكبير ولا ينقصه في كل

سجدة خفض .

الَّتِي فِيهَا فَتَهَيَّاتٌ لِلنُّزُولِ فَقَالَ اِلَى اَيْنَ يَا ابْنَ الْاَخِ
قُلْتُ اُنْزِلْ فَاَسْجُدْ قَالَ اِلَا اِيْمَاءُ يُجْزِيكَ

تلاوت کی اور سواری سے نیچے اترنے کے لئے تیار ہو
انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! تم کہاں جانے لگے ہو؟
نے کہا: میں نیچے اتر کر سجدہ تلاوت کروں گا تو انہوں نے فرمایا
(سجدے کا) اشارہ کر دینا تمہارے لئے کفایت کر جائے گا۔

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلیل - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن
ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد رحمہ اللہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کی ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔
الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَرَفْعِ الرَّأْسِ وَمَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ وَتَسْرِ الْعَوْرَةِ
تیسری فصل: رکوع (میں جاتے ہوئے اور اس سے) سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین نہ کرنا، کون سی چیز نماز کو فاسد کر دیتی ہے
نیز ”ستر عورة“ (کے احکام)

(548) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ
جابر:
متن روایت: أَنَّهُ أَمَّهُمْ فِي قِمِصٍ وَمَعَهُ فَضْلٌ ثِيَابِهِ
يُعَرِّفُنَا سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
امام ابو حنیفہ - عطاء کے حوالے سے - حضرت جابر رضی اللہ عنہ
کے بارے میں نقل کرتے ہیں:
”انہوں نے (صرف) ایک قمیص پہن کر ان لوگوں
امامت کروائی حالانکہ ان کے پاس مزید کپڑے موجود تھے
(در اصل) ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پہچان کروانا
رہے تھے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر ہروی - سعد بن محمد بیروٹی - علی بن معبد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
رحمہ اللہ سے روایت کی ہے
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں اسی مضمون کے ساتھ - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد (اور) ابن عقدہ ان دونوں
بشر بن موسیٰ مقلی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے
حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسین بن قاسم - محمد بن موسیٰ - عباد بن صہیب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے روایت کی ہے عطاء فرماتے ہیں:

(548) اخبرني البیهقي في "السنن الكبرى" 2/237 - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/379 في الصلاة: باب الصلاة
الثوب الواحد - واحمد 3/293 - ومسلم (518) - وابن خزيمة (762) - وابو عونة 2/62 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 2/237 -
مرفوعاً .

رایت جابرؓ ایصلی فی قمیص ضیق لیس علیہ ثوب
 ”میں نے حضرت جابرؓ کو ایک تنگ قمیص میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے ان کے جسم پر (اس کے علاوہ اور کوئی)
 کپڑا نہیں تھا۔“

ابو عبد اللہ بن خروہی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ محمد بن مظفر کے
 حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔
 قاضی ابوبکر عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان۔ بشر بن موسیٰ۔
 سمری کے حوالے سے امام ابو حنیفہؒ سے روایت کی ہے
 حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہؒ سے نقل کی ہے۔

549۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ
 سَارٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :
 ”سن روایت: اِنَّهُمُ فِي قَمِيصٍ لَيْسَ عَلَيْهِ اِزَارٌ
 وَلَا رِدَاءٌ لِيُعَلِّمَنَا اَنَّهُ لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ
 وَاحِدٍ“
 امام ابو حنیفہ۔ عطاء بن یسار کے حوالے سے۔ حضرت جابر
 ؓ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:
 انہوں نے (صرف) ایک قمیص پہن کر اُن لوگوں کی
 امامت کروائی اُن کے جسم پر اور کوئی تہبند یا چادر وغیرہ نہیں
 تھے تاکہ وہ ہمیں اس بات کی تعلیم دیں کہ صرف ایک کپڑے میں
 نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابن عقدہ۔ قاسم بن محمد۔ محمد بن محمد۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام
 ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: ان کی حدیث یعنی امام صاحب کا اُن سے روایت کرنا محل نظر ہے۔
 551۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
 عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :
 ”سن روایت: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ فَقَالَ
 خُصُّ الْقَوْمِ لِأَبِي الزُّبَيْرِ غَيْرَ الْمَكْتُوبَةِ قَالَ
 الْمَكْتُوبَةُ وَغَيْرُ الْمَكْتُوبَةِ“
 امام ابو حنیفہ نے۔ ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
 ہے: حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں:
 ”نبی اکرم ﷺ نے ایک کپڑے میں نماز ادا کی جس کو
 آپ نے ”توشیح“ کے طور پر لپیٹا ہوا تھا“
 حاضرین میں سے کسی نے ابوزبیر (نامی راوی) سے
 دریافت کیا یہ غیر فرض (یعنی نفل) نماز میں ہوا تھا؟ تو انہوں نے

جواب دیا: فرض نماز اور غیر فرض نماز (دونوں میں آپ ﷺ نے ایسا کیا ہے۔)

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - وکیع بن محمد بن رزمہ نیشاپوری - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - بشر بن حذیفہ مروزی - حفص بن عبد الرحمن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ حافظ ظلمہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید سے اسی طرح نقل کی ہے جس طرح (ابو محمد) بخاری نے اس کو نقل کیا ہے تاہم حافظ صاحب یہ کہتے ہیں: درست یہ ہے کہ (یہ روایت) حفص بن عبد الرحمن نے ابو خثیمہ زہیر بن معاویہ سے نقل کی ہے، کیونکہ یہ روایت زہیر نامی راوی کی نقل کردہ ہے البتہ وکیع کی اصل میں اسی طرح منقول ہے۔

امام ابو حنیفہ - ابو زبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سن کر کرتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے کو کبھی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تہبند کے بغیر حمام میں داخل ہو جو شخص اپنی شرمگاہ کو لوگوں سے چھپاتا نہیں ہے پر اللہ تعالیٰ تمام فرشتوں اور ساری مخلوق کی لعنت ہوتی ہے“

(551) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ أَنْ يَدْخُلَ الْحَمَّامَ إِلَّا بِمِيزَرٍ وَمَنْ لَمْ يَسْتُرْ
عَوْرَتَهُ مِنَ النَّاسِ كَانَ فِي لَعْنَةِ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ
وَالْخَلْقِ أَجْمَعِينَ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابو مقاتل (انہوں نے بغداد میں ”درب ابو ہریرہ“ یعنی ابو ہریرہ نام کی جگہ

پھاٹک میں یہ حدیث سنی تھی) - محمد بن سلام - حسن بن شبيب کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

امام ابو حنیفہ - حماد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں -

نخعی فرماتے ہیں:

”جب کوئی عورت کسی مرد کے پہلو میں کھڑی ہو جائے تو وہ (مرد و عورت) ایک ہی (با جماعت) نماز ادا کرے“

(552) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ قَالَ إِذَا قَامَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى جَنْبِ
رَجُلٍ وَهُمَا يُصَلِّيَانِ صَلَوةً وَاحِدَةً فَسَدَتْ عَلَيْهِ

(551) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (465) - وابو يعلى (1925) - والترمذی (2801) في الادب: باب ماجاء في

الحمام - واحمد 339/3 - والحاكم في "المستدرک" 162/1 و 288/4 - والنسائی 198/1 في الغسل: باب الرخصة في الحمام .

(552) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (138) في الصلاة: باب ما يقطع الصلاة .

ص ۱۰

ہوں تو عورت مرد کی نماز کو فاسد کر دے گی۔

——***

حافظ ابن خرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلال۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن

بیم بغوی۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہےامام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہےحسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(553)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ۔ حماد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ ابراہیم

نخعی فرماتے ہیں:

روایت: فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيُ الْعَصْرَ فَيَتَذَكَّرُ أَنَّهُ

”جو شخص عصر کی نماز ادا کر رہا ہو اور پھر اس کو یاد آ جائے کہ

اس نے تو ظہر کی نماز ادا ہی نہیں کی ہے تو اس کی (عصر کی) نماز

فاسد ہوگی وہ پہلے ظہر کی نماز ادا کرے گا اور پھر عصر کی نماز ادا

کرے گا“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ الا في

حصلة واحدة ان خاف فوت صلاة العصر ان بدا بالظهر مضى على العصر ثم صلى الظهر اذا

غابت الشمس

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام

فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں البتہ ایک صورت کا معاملہ مختلف ہے اگر آدمی کو یہ اندیشہ ہو کہ اس نے اگر ظہر کی

نماز شروع کر دی تو اس کی عصر کی نماز رہ جائے گی (جس کا وہ وقت ہے) تو (ایسی صورت میں آدمی) عصر کی نماز کو جاری

کے گا اور ظہر کی نماز سورج غروب ہو جانے کے بعد ادا کرے گا۔

(554)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ

امام ابو حنیفہ۔ عاصم بن ابونجود۔ ابوزین کے حوالے سے۔

النَّجُود عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

(553) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (162) فی الصلاة: باب القهقهة فی الصلاة وما یکرہ فیہا۔ وابن ابی شیبہ

673 فی الصلوات: باب الرجل یذکر صلاة علیہ وهو فی اخرى .

(554) اخرجہ محمد الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (157) فی الصلاة: باب ما یعاد من الصلاة وما یکرہ منها۔ وعبد الرزاق 447/1

فی الصلاة: باب القملة فی المسجد تقتل۔ وابن ابی شیبہ 328/2 فی الصلوات: باب الرجل یجد القملة فی المسجد۔ والبیہقی فی

سنن الکبریٰ 294/2۔ وقد تقدم .

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

متن روایت: أَنَّهُ أَخَذَ قُمْلَةً فِي الصَّلَاةِ فَدَفَنَهَا ثُمَّ قَالَ (أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا أَحْيَاءًا وَأَمْوَاتًا)

”انہوں نے نماز کے دوران ایک جوؤں پکڑی اور اسے دفن کر دیا، پھر انہوں نے یہ (آیت) پڑھی:
”کیا ہم نے زمین کو زندہ اور مرحوین (دونوں قسم کے لیے سمیٹ لینے والی چیز نہیں بنایا ہے“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفہ لا نرى بقتل القملة ودفنها في الصلاة باساً

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے، محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے، ہم نماز کے دوران جوؤں کو مار دینے یا ان کو کشت کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

(555) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ فِي طَرَفِ ذَكَرِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ يَضَعُ كَفَّيْهِ عَلَى الْأَرْضِ وَالْحَصَى فَيَمْسَحُ وَجْهَهُ وَيَدِيهِ ثُمَّ يُصَلِّي قَالَ حَمَّادٌ قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ كَيْفَ تَفْعَلُ أَنْتَ قَالَ إِذَا وَجَدْتُ ذَلِكَ فَإِنِّي أُعِيدُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ وَهُوَ أَوْثَقُ فِي نَفْسِي

امام ابو حنیفہ - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - ابو حنیفہ عمرو بن جریر بن عبد اللہ کے حوالے سے - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:
”ایسا شخص جس کو اپنی شرمگاہ کے کنارے پر تری ہو جاتی ہے اور وہ اس وقت نماز ادا کر رہا ہو تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھ کر کنگریوں پر رکھے گا، اور پھر اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں پر کر کے نماز ادا کر لے گا“

حماد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے سنا ہے کہ: کیا: (ایسی صورتحال میں) آپ کیا کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا: میں تو اگر یہ صورتحال پاؤں تو وضو اور نماز کو دوبارہ کرے گا، کیونکہ مجھے اسی طرح مکمل اطمینان ہوگا“

——***

(555) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (159) - في الصلاة: باب ما يعاد من الصلاة وما يكره منها - والحق

430/2 في الصلوات: باب الرجل يجد البلل وهو يصلي .

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ قال محمد واما نحن فنری ان یمضی علی صلاتہ ولا یعید ولا یضرب بیدہ علی الارض ولا یمسح وجہہ ولا یدہ حتی یمتیقن ان ذلك خرج منه بعد الوضوء فاذا استیقن ذلك اعاد الوضوء وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس بات کے قائل ہیں: وہ شخص اپنی نماز جاری رکھے گا وہ اس کو نہیں دہرائے گا نہ ہی زمین پر دونوں ہاتھ مارے گا نہ ہی چہرے یا بازوؤں پر مسح کرے گا جب تک اس کو یقین نہیں ہو جاتا کہ وضو کے بعد اس کے جسم سے کچھ نکلا ہے جب اس کو اس بات کا یقین ہوگا تو وہ وضو کو دہرائے گا امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(556) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَوَايَةً: إِذَا وَجَدْتَ شَيْئًا مِنَ الْبَلَّةِ فَأَنْضَحْهُ وَمَا يَلِيهِ مِنْ ثَوْبِكَ بِالْمَاءِ ثُمَّ قُلْ هُوَ مِنَ الْمَاءِ

امام ابوحنیفہ - حماد بن ابوسلیمان - سعید بن جبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”جب تمہیں تری محسوس ہو تو تم اپنے کپڑے پر اس جگہ اور اس کے آس پاس پانی چھڑک لو! اور پھر یہ سمجھو کہ یہ پانی ہی ہے“

——***

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ اذا كثر ذلك من الانسان وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں بشرطیکہ آدمی کو اس صورتحال کا کثرت سے سامنا ہو امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(557) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَوَايَةً: إِذَا وَجَدْتَ شَيْئًا مِنَ الْبَلَّةِ فَأَنْضَحْهُ وَمَا يَلِيهِ مِنْ ثَوْبِكَ بِالْمَاءِ ثُمَّ قُلْ هُوَ مِنَ الْمَاءِ

امام ابوحنیفہ - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی نماز کے دوران اپنے

(556) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (160) فی الصلاة: باب ما بعد من الصلاة وما يكره منها - وعبد الرزاق 151/2 فی الطهارة: باب فطر البول ونضج الفرج اذا وجد بللاً - وابن ابی شیبہ 430/2 فی الصلوات: باب الرجل يجد البلة وهو صلي .

(557) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (161) فی الصلاة: باب الفقهة فی الصلاة وما يكره فيها - وعبد الرزاق (4036) فی الصلاة: باب الرجل يصلي وهو مثلث - وابن ابی شیبہ 346/2 فی الصلوات: باب فی تغطية الفم فی الصلاة .

الصَّلَاةَ مَا لَمْ يُغَطِّ فَاهُ وَيَكْرَهُ أَنْ يُغَطِّيَ فَاهُ وَيَكْرَهُ
 أَيْضًا أَنْ يُغَطِّيَ أَنْفَهُ
 سر کو ڈھانپ لے جبکہ اس نے اپنے منہ کو نہ ڈھانپا ہو اس کا یہ
 منہ کو ڈھانپ لینا مکروہ ہے اس کا اپنی ناک کو ڈھانپ لینا
 مکروہ ہے۔

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
 (سفیان بن عیینہ) قال اجتمع ابو حنیفہ والاوزاعی فی دار الحناتین بمکہ فقال الاوزاعی لابی
 حنیفہ ما بالکم لا ترفعون ایدیکم فی الصلاۃ عند الركوع وعند الرفع منه فقال ابو حنیفہ لانه لم
 یصح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ذلک شیء فقال کیف لم یصح وقد حدثنی
 الزہری (عن) سالم (عن) ابیہ (عن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انه کان یرفع یدیه اقا
 افتتح الصلاۃ وعند الركوع وعند الرفع منه فقال له ابو حنیفہ وحدثنا حماد (عن) ابراہیم (عن)
 علقمہ والاسود (عن) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کان لا یرفع یدیه الا عند افتتاح الصلاۃ ثم لا یعود لشیء من ذلک فقال الاوزاعی احدثک (عن)
 الزہری (عن) سالم (عن) انہوں نے اپنے والد (عن) النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتقول
 حدثنی حماد (عن) ابراہیم فقال له ابو حنیفہ کان حماد افقہ من الزہری وکان ابراہیم افقہ من
 سالم وعلقمہ لیس بدون ابن عمر فی الفقہ وان كانت لابن عمر صحبہ لہ فضل الصحبہ
 والاسود لہ فضل کثیر - وعبد اللہ بن مسعود لہ فضل کثیر فی الفقہ والقراءۃ وحق
 الصحبہ من صغره عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی عبد اللہ بن عمر فسکت الاوزاعی
 سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: (ایک مرتبہ) امام ابو حنیفہ اور امام اوزاعی مکہ میں دار الحناتین (یعنی مردوں پر حاکمیت
 مخصوص قسم کی خوشبو لگانے والوں کے محلہ) میں اکٹھے ہوئے تو امام اوزاعی نے امام ابو حنیفہ سے کہا: کیا وجہ ہے کہ آپ لوگ
 میں رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھنے پر رفع یدین نہیں کرتے؟ تو امام ابو حنیفہ نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ
 بارے میں نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر کچھ بھی منقول نہیں ہے امام اوزاعی نے کہا: مستند طور پر کیسے منقول نہیں ہے؟ جبکہ
 زہری نے - سالم - ان کے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے - نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ روایت
 کی ہے:

”نبی اکرم ﷺ نماز کے آغاز میں رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھنے پر رفع یدین کرتے تھے“

امام ابو حنیفہ نے ان سے کہا:

حماد نے - ابراہیم نخعی - علقمہ اور اسود - حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”نبی اکرم ﷺ صرف نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے تھے پھر نماز میں دوبارہ ایسا نہیں کرتے تھے“
 امام اوزاعی نے کہا: میں نے آپ کو- زہری- سالم- ان کے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں حدیث سنائی اور آپ نے حماد- ابراہیم نخعی کے حوالے سے روایت سنا دی۔
 امام ابو حنیفہ نے فرمایا: حماد- زہری سے بڑے فقیہ ہیں ابراہیم (نخعی)- سالم سے بڑے فقیہ ہیں علقمہ- فقہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کم نہیں ہیں لیکن کیونکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما صحابی ہیں تو انہیں صحابی ہونے کے حوالے سے فضیلت حاصل ہے اسود کو بھی بہت فضیلت حاصل ہے رہے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ- تو انہیں فقہ اور قرأت میں بہت فضیلت حاصل ہے اور صحابی ہونے کے حوالے سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما پر اس حوالے سے فضیلت رکھتے ہیں کہ وہ کم سنی سے ہی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہے ہیں تو (یہ سن کر) امام اوزاعی خاموش ہو گئے۔

ابو محمد بخاری نے یہ (مذکورہ بالا) روایت- محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی- سلیمان شاذکونی کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان بن عیینہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: (ایک مرتبہ) امام ابو حنیفہ اور امام اوزاعی اکٹھے ہوئے (اس کے بعد حسب سابق روایت ہے)

551- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ صَرَفٍ الْيَامِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَوَايَةَ: لَا تُرْفَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَفِي الْعِيدَيْنِ وَعِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِجَمْعٍ وَعِنْدَ رَمِي حِمَارِ
 امام ابو حنیفہ - طلحہ بن مصرف یامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
 ”صرف سات مواقع پر رفع یدین کیا جائے گا: نماز کے آغاز میں عیدین (کی نماز میں اضافی تکبیریں کہتے ہوئے) حجر اسود کا استلام کرتے ہوئے صفا اور مروہ پر مزدلفہ میں اور رمی جمرات کے وقت۔“

——***

ابو عبد اللہ ابن خضرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں- ابو قاسم بن احمد بن عمر- عبد اللہ بن حسن خلیل- عبد الرحمن بن عمر- محمد بن ابراہیم بغوی- محمد بن شجاع- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

ح: ”جامع المسانید“ کے مطبوعہ نسخہ میں یہ روایت اسی طرح رقم الحدیث: 557 کے تحت حاشیہ میں نقل ہوئی ہے جو شاید ناقل یا محقق اور تصحیح کنندہ کا سہو ہے کیونکہ رقم الحدیث: 557 کے مضمون کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے یہ روایت رقم الحدیث: 558 کے مضمون سے تعلق رکھتی ہے۔ (مترجم غفری عنہ)
 (558) -- واما حدیث ابن عمر فرواہ ابن حبان (1861) - و مالک فی ”الموطأ“ 75/1 - و البخاری (735) - و ابو داؤد (742) - و الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 223/1 -

-- واما حدیث عبد اللہ بن مسعود فرواہ ابو یعلیٰ (5039) - و احمد 388/1 - و ابی داؤد (748) - و الترمذی (257) - و البیہقی 78/3

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(559) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے نقل کیے
ہیں: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا تُرْفَعُ الْأَيْدِي فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِكَ
بَعْدَ الْمَرَّةِ الْأُولَى

”پہلی تکبیر کے بعد نماز میں کسی بھی (موقعہ پر) ایدیاں
نہیں کیا جائے گا“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(560) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے نقل کیے
ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ عَلَى صَاحِبِهِ
فَيَسَلِّمُ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ الْيَسَّ يَقُولُ إِذَا تَشَهَّدَ
السَّلَامَ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَقَدْ رَدَّ
عَلَيْهِ

”جب کوئی شخص کسی کے پاس جائے اور سلام کرے
وہ (دوسرا شخص) نماز ادا کر رہا ہو (تو نماز ادا کرنے کے بعد)
جواب کیسے دے گا؟ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: کیا وہ تشہد
نہیں پڑھے گا؟

السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ

”ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام
اس نے (سلام کا) جواب دیدیا۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ ولا يرد

السلام ولا يعجبنا ان يسلم الرجل عليه وهو يصلي

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(559) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (73) فی الصلاة: باب افتتاح الصلاة ورفع الايدي - وفي

(106) - وعبد الرزاق (2533) فی الصلاة: باب تكبيرة الافتتاح ورفع اليدين .

(560) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (184) فی الصلاة: باب من يسلم على قوم في الخطبة - وفي

(3603) فی الصلاة: باب السلام فی الصلوات - وابن ابي شيبة فی الصلوات: باب من كان يرد ويشير بيده او برأسه

ماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں وہ سلام کا جواب نہیں دے گا اور ہمیں یہ بھی پسند نہیں ہے کہ جب وہ شخص نماز ادا نہ کرے تو کوئی اسے سلام کرے۔

۵۰۰۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
امام ابو حنیفہ - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”جو شخص امام کے پیچھے (نماز ادا کرتے ہوئے) تشہد کی مقدار میں بیٹھا رہے اور پھر امام کے سلام پھیرنے سے پہلے وہ اٹھ جائے تو (ابراہیم نخعی) فرماتے ہیں: اس کے لیے یہ جائز نہیں ہے۔“

وقال عطاء بن ابي رباح اذا جلس قدر التشهد اجزاء قال ابو حنيفة قولى هو قول عطاء
(خرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبقول عطاء
نحن ايضا

عطاء بن ابورباح کہتے ہیں: جب وہ شخص تشہد کی مقدار میں بیٹھا رہے تو یہ اس کے لیے جائز ہوگا (کہ وہ امام کے سلام کرنے سے پہلے اٹھ جائے) امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: میرا قول بھی عطاء کے قول کی مانند ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام نے ہیں: ہم بھی عطاء کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

۵۰۱۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ
امام ابو حنیفہ نے - (ابن شہاب) زہری - سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے عرض کی: کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کو دو کپڑے دستیاب ہوتے ہیں؟“

خرجه محمد بن الحسن الشيباني فى "الآثار" (185) فى الصلاة: باب من يسلم على قوم فى الخطبة او الصلاة - وابن ابي

خرجه الطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 379/1 - وابن حبان (2295) - ومالك فى الموطأ 140/1 - والبخارى (358) فى باب الصلاة فى الثوب الواحد - ومسلم (515) فى الصلاة: باب الصلاة فى ثوب واحد - وابو داود (625) فى الصلاة: باب ثوب ما يصلى فيه .

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - قاضی ہناد بن ابراہیم - قاضی ابو حسن محمد بن حسن بن محمد بن ہمام - ابوبکر محمد بن عبدان - احمد بن سمعان بن عبد اللہ اور محمد بن موسیٰ بن ابراہیم حارثی - اسحاق بن ابراہیم بن شاذان - انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - ابو عطف جراح بن منہال شہابی (ابن شہاب) زہری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔
بن مسیب بیان کرتے ہیں:

(563) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي

الْعُطُوفِ الْجَرَّاحِ بْنِ الْمِنْهَالِ الشَّامِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ:

”ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: کیا میں کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد کیا: کیا تم میں سے ہر ایک کو دو کپڑے دستیاب ہوتے ہیں؟“

متمن روایت: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيُّصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَالَ

أَوْ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - محمد بن جارود - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عباس بن عقدہ - فتح بن محمد - ابوبلال - امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم بن محمد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اسود بیان کرتے ہیں:

(564) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ:

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صرف پہلی تکبیر کے بعد رفع یدین کرتے تھے پھر دوبارہ ان میں سے (کسی بھی تکبیر کے ساتھ رفع یدین نہیں) کرتے تھے اور وہ (اس طریقے کو) نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کرتے تھے۔“

متمن روایت: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ التَّكْبِيرِ ثُمَّ لَا يَعُودُ إِلَى

شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَيَأْتِرُ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - رجاء بن عبد اللہ نہشلی - شقیق بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم بن محمد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اسود بن یزید بیان کرتے ہیں:

(565) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ:

(563) قد تقدم - وهو حديث سابقه .

(564) أخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 224/1 - وأحمد 388/1 - وابن ابی شیبہ 236/1 - وأبو داؤد (748) -

(257) - وأبو یعلیٰ (5040) - والبیہقی فی "السنن الکبریٰ" 78/2

روایت: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَمَّا
 قَطَعَ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ أَمَّا أَنْكُمْ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ
 حُمُونَ أَنَّ الْحِمَارَ وَالْكَلْبَ وَالْمَرْأَةَ وَالسُّنُورَ
 قَطَعُونَ الصَّلَاةَ فَقَرْنْتُمُونَا بِهِمْ إِذْرَأَ مَا اسْتَطَعْتَ
 لَا يَقْطَعُ صَلَاتَكَ شَيْءٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا نَائِمَةٌ إِلَى جَنْبِهِ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ

انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کون سی چیز
 نماز کو توڑ دیتی ہے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے اہل
 عراق! تم لوگ یہ سمجھتے ہو گدھا، کتا، عورت یا بلی (نمازی کے
 آگے سے گزر کر) نماز کو توڑ دیتے ہیں، تم نے ہم (خواتین) کو
 ان (جانوروں) کے ساتھ ملا دیا ہے، تم سے جہاں تک ہو سکے، تم
 (اپنے آگے سے گزرنے والے کو) روکنے کی کوشش کرو، لیکن کوئی
 بھی چیز (نمازی کے آگے سے گزر کر) نماز کو توڑتی نہیں ہے، نبی
 اکرم ﷺ (رات کے وقت، نفل) نماز ادا کر رہے ہوتے تھے
 اور میں آپ کے پہلو میں سو رہی ہوتی تھی، آپ ﷺ پر جو کچھ
 ہوتا تھا، اس کا کچھ حصہ مجھ پر بھی ہوتا تھا۔

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے
 سے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن ابوریح - ابراہیم بن حسین کسائی ہمدانی - عبد اللہ بن صالح بن - لیث بن سعد - عبد اللہ بن سوار
 سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے روایت کا یہ والا آخری حصہ نقل کیا ہے:

قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا نَائِمَةٌ إِلَى جَنْبِهِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ جَانِبُهُ

وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ (رات کے وقت، نفل) نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور میں آپ کے پہلو میں سو رہی ہوتی
 تھی، آپ ﷺ پر جو کچھ ہوتا تھا، اس کا کچھ حصہ مجھ پر بھی ہوتا تھا۔

اس کو عبد اللہ بن عبید اللہ نے - عیسیٰ بن عثمان بن صالح - حرمہ بن یحییٰ - عبد اللہ بن وہب - لیث بن سعد - عبد اللہ بن سوار
 سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ - یحییٰ بن عثمان بن صالح - عبد اللہ بن صالح بن محمد جہنی - لیث بن سعد - احوص بن
 کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن قدامہ زاید بن فرہنام - ابو عصمہ سعد بن معاذ ان دونوں نے - یحییٰ بن اکثم -

حرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (141) فی الصلاة: باب ما يقطع الصلاة - وعبد الرزاق (2365) فی

باب ما يقطع الصلاة - وابن حبان (2342) - واحمد 148/6 - والبخاری (382) فی الصلاة: باب الصلاة على

السنن الكبرى 264/2 - والبخاری فی "شرح السنة" (545) .

عبداللہ بن صالح - لیث بن سعد - احوص بن حکیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے، تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں
 ”کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یصلی وانا معترضة بینہ وبين القبلة
 ”نبی اکرم ﷺ (رات کے وقت، نفل) نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور میں آپ ﷺ کے اور قبلہ کے درمیان میں (میں) ہوتی تھی“

ابو محمد بخاری بیان کرتے ہیں: ابو عاصمہ سعد بن معاذ نے یحییٰ بن اکثم کے حوالے سے سفیان بن عیینہ کا یہ بیان نقل کیا ہے
 ایک نیک شخص نے ہمیں یہ روایت بیان کی: ہمارے پاس اس سے زیادہ خوبصورت وضع قطع کا کوئی شخص کبھی نہیں آیا (اس کا
 نام) احوص بن حکیم تھا، وہ بیان کرتے ہیں:

انہ رائی انس بن مالک یطوف بین الصفا والمروة علی حمارہ
 انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے گدھے پر صفا و مروہ کے درمیان چکر لگا رہے تھے
 یحییٰ بن اکثم بیان کرتے ہیں: ابن عیینہ کی احوص کے حوالے سے نقل کردہ یہ روایت ہم نے اس لیے ذکر کی ہے تاکہ اس کے
 ذریعے ان کی عظمت شان اور فضیلت واضح ہو کہ انہوں نے بعض صحابہ کرام سے ملاقات کی ہوئی ہے اور پھر بھی انہیں نے
 ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہیں۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد عبداللہ بن علی بن عبداللہ وکیل - ابو حسین محمد بن احمد -
 ابو حسین عبدالوہاب بن حسین کلابی - ابو حسین احمد بن عمیر بن یوسف - ابو بکر عبدالرحمن بن عبدالصمد بن شعیب بن اسحاق - انہوں
 نے اپنے دادا شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبقول عائشة
 ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے محمد بن
 محمد فرماتے ہیں: ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(566) - سند روایت: (ابو حنیفة) عَنْ حَمَادٍ قَالَ:
 متن روایت: سَأَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي
 جَانِبِ الْمَسْجِدِ الشَّرْقِيِّ وَالْمَرْأَةِ فِي الْجَانِبِ
 الْغَرْبِيِّ فَكَّرَ ذَلِكَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ فِي مَكَانٍ يَكُوْنَ
 بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ قَدْرَ مُوْخَرَةِ الرَّجُلِ
 امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں
 ”میں نے ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں
 دریافت کیا: جو مسجد کے مشرقی کنارے میں نماز ادا کر رہا
 ہے اور اس وقت کوئی عورت مسجد کے مغربی کنارے میں
 ہے (اور مرد کے آگے سے گزرتی ہے؟) تو انہوں نے اس کا
 قرار دیا البتہ اگر مرد اور عورت کے درمیان میں پانچ گز

لکڑی جتنی کوئی چیز (سترہ کے طور پر) موجود ہو تو حکم مختلف ہوگا (یعنی پھر یہ مکروہ نہیں ہوگا)۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ اذا كانا فی صلوۃ واحدا یصلیان بامام واحد

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں (یہ حکم اس وقت ہے) جب وہ دونوں ایک ہی امام کی اقتداء میں ایک ہی نماز ادا کر رہے ہوں۔

(561) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ناف اور گھٹنے کی درمیانی جگہ عورة (یعنی واجب الستر چیز) ہے“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید بن جعفر سے ان کی تحریر کے حوالے سے - امام ابو یوسف یعقوب بن یوسف احمدی - ح بن عبادہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے:

غیر انه ذکر فیہ عن ابراہیم عن الاسود قال قال عبد الله ما بين السرة الى الركبة عورة
”تاہم انہوں نے اس میں یہ ذکر کیا ہے: یہ ابراہیم کے حوالے سے اسود سے منقول ہے: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ناف اور گھٹنے کی درمیانی جگہ عورة (یعنی واجب الستر چیز) ہے۔“

(561) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”نہا روایت: أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا نَائِمَةٌ إِلَى جَنْبِهِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ
”نبی اکرم ﷺ (رات کے وقت نفل) نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور میں آپ کے پہلو میں سو رہی ہوتی تھی آپ ﷺ

(562) اخرجہ الحسکفی فی ”مسند الامام“ (181)

-- قلت: وقد اخرج احمد 2/187 - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 2/229 - وابوداؤد (496) من حديث عبد الله بن عمرو

(563) قد تقدم في (565) .

جَانِبُهُ عَلَيَّ

پر جو کپڑا ہوتا تھا اس کا کچھ حصہ مجھ پر بھی ہوتا تھا“

...—...—...

حافظ ابن خرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عمرو حرانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے انہوں نے یہ روایت ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلیل - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضي الله عنه ثم قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة لا نرى به بأساً وكذلك لو صلت الى جنبه وهي في صلوة غير صلوته انما تفسد عليه اذا صلت الى جنبه وهما في صلوة واحدة تاتم به او امهما غيره وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں کسی طرح اگر عورت مرد کے پہلو میں نماز ادا کرے لیکن اس کی نماز مرد کی نماز سے مختلف ہو تو بھی عورت مرد کی نماز فاسد کر دے گی جب وہ اس کے پہلو میں نماز ادا کرے گی خواہ وہ دونوں ایک ہی نماز ادا کر رہے ہوں جس میں عورت مرد کی اقتداء کر رہی ہو یا پھر کوئی شخص ان دونوں کی امامت کر رہا ہو امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی اشثانی نے یہ روایت - ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل ترمذی - ابو صالح عبداللہ بن صالح - لیث بن سعد - احوص بن محمد

کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(569) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ :

مَتْنُ رَوَايَتِهِ: أَنَّهُ قَالَ فِي وَائِلِ بْنِ حُبْرٍ أَعْرَابِيٍّ لَمْ

يُصَلِّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً

امام ابو حنیفہ - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -

نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

”انہوں نے حضرت وائل بن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں

کہا ہے: وہ ایک دیہاتی تھے انہوں نے اس سے

(569) - اما حدیث وائل بن حجر فاخرجه ابن حبان (1945) - والبخاری فی ”قرة العين برفع اليدين في الصلاة“ 19 - روى

(912) فی إقامة الصلاة: باب الإشارة فی التشهد - عن وائل بن حجر فی حدیث طویل ... فلما ركع رفع يديه ... واما حدیث

بن مسعود فاخرجه ابن ابی شیبہ 236/1 فی الصلاة: باب من كان يرفع يديه في اول تكبيرة ثم لا يعود - واحمد 388/1 - روى

(748) - والترمذی (257) - وقد تقدم .

قِيلَهَا قَطُّ فَهُوَ أَعْلَمُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَصْحَابِهِ حَفِظَ
وَلَمْ يَحْفَظُوا يَعْنِي رَفَعَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ

نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں کوئی نماز ادا نہیں کی تھی، تو کیا وہ
حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) اور ان کے ساتھیوں سے زیادہ
علم رکھتے ہوں گے اور انہیں (یعنی حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو
نبی اکرم ﷺ کی نماز کا طریقہ) صحیح یاد ہوگا اور ان لوگوں (یعنی
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں) کو صحیح یاد نہیں
ہوگا (راوی کہتے ہیں: یعنی رکوع میں جاتے ہوئے رفع یدین
کرنا) سنت ہے یا نہیں ہے؟“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے
امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمود بن علی بن عبید اللہ ہروی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - صلت بن حجاج کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابراہیم بن عمرو بن محمد ہمدانی - محمد بن عبید - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی
ہے۔

امام ابو حنیفہ - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم
نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

”اُن کے سامنے (رفع یدین کے بارے میں) حضرت
وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث ذکر کی گئی کہ انہوں نے نبی
اکرم ﷺ کو رکوع میں اور سجدے میں جاتے ہوئے رفع یدین
کرتے ہوئے دیکھا ہے تو ابراہیم نخعی نے کہا: وہ (یعنی حضرت
وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) ایک دیہاتی تھے وہ شرعی احکام سے زیادہ
واقف بھی نہیں تھے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں
صرف ایک نماز ادا کی تھی اور (علقہ یا اسود نے) بے شمار مرتبہ
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھے یہ بات بیان
کی ہے کہ وہ صرف نماز کے آغاز میں ہی رفع یدین کرتے

(570) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
ابِرَاهِيمَ قَالَ:

سَمِعْتُ رِوَايَةً: ذَكَرَ عَنْهُ حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ
رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ
عِنْدَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ السُّجُودِ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا
تَعْرِفُ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ لَمْ يُصَلِّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَّا صَلَاةً وَاحِدَةً وَقَدْ حَدَّثَنِي مَنْ
لَا أَحْصِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ
كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي بَدْءِ الصَّلَاةِ فَقَطُّ وَحَكَاهُ عَنِ
نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ عَالِمٌ
بِشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ وَحُدُودِهِ مُتَّفَقٌ أَحْوَالِ رَسُولٍ

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَلَا زِمَ لَہٗ فِیْ اِقَامَتِہٖ
وَأَسْفَارِہٖ وَقَدْ صَلَّی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
وَسَلَّم مَا لَا یُحْصٰی

تھے اور اس (طریقہ کو) نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوالے سے بیان کرتے تھے۔

(ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسلام کے شرعی احکام کے عالم تھے وہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احوال کی جستجو میں رہتے تھے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقیم ہونے یا سفر کرنے کے دوران آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہتے تھے اور انہوں نے بہ شمار مرتبہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے۔

(571) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - (ابن شہاب) زہری - سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يُصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَا كُنْتُكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ

”ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آدمی ایک کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے؟ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم سب کو دو کپڑے دستیاب نہیں ہوتے ہیں۔“

——***

ابو محمد بخاری یہ روایت - جعفر بن محمد شاشی اور ابو حسین محمد بن صالح بن عبداللہ طبری - محمد بن یوسف کے حوالے سے نقل کرتے ہیں - ابو قرہ نے - ابن جریج - زہری - ابوسلمہ بن عبدالرحمن کے حوالے سے نقل کیا ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ان رجلاً قال للنبي صلى الله عليه وآله وسلم يا رسول الله يصلي الرجل في الثوب الواحد فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم اول كلكم ثوبان

”ایک شخص نے نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آدمی ایک کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے؟ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم سب کو دو کپڑے دستیاب ہوتے ہیں؟“

ابو قرہ بیان کرتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے - زہری - سعید بن مسیب - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے: تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قال ما كلكم يجد ثوبين

”تم سب کو دو کپڑے دستیاب نہیں ہوتے ہیں“

انہوں نے یہ روایت زید بن یحییٰ ابواسامہ بلخی اور عبداللہ بن محمد بلخی - احمد بن یعقوب - عبدالعزیز بن خالد کے حوالے سے

بحیفہ سے نقل کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

لیس کلکم یجد ثوبین

”تم سب کو دو کپڑے دستیاب نہیں ہوتے ہیں“

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد کوئی - محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن محمد بن مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا محمد بن مسروق کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے - امام ابو حنیفہ نے - زہری - سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان سائلًا سالہ ایصلی فی الثوب الواحد قال ما کلکم یجد ثوبین

”ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا: کیا وہ ایک کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سب کو دو کپڑے دستیاب نہیں ہوتے ہیں۔“

انہوں نے اس کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

ابو محمد (بخاری) کہتے ہیں: وہ بعض اوقات ان کے اور زہری کے درمیان ایک اور شخص کا ذکر کرتے ہیں اور بعض اوقات جراح و سہال کا ذکر کرتے ہیں۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ بن مخلد - عبید اللہ بن کثیر - حسن بن صالح بن ابودواہی - موسیٰ بن عقیل - ابن جریج اور امام ابو حنیفہ - زہری - ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خیرون - ابو حسین محمد بن احمد بن موسیٰ ابوہازی - ابواحمد حسین بن عبد اللہ بن سعید عسکری - عبد اللہ بن اسحاق - اسحاق بن ابراہیم نہشلی - سعید بن صلت کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن محمد بن مسروق کندی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا محمد بن مسروق کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے - یہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

(547) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
امام ابو حنیفہ نے - حمار بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ایک کپڑا پہن کر لوگوں کی امامت کی جس کے کنارے انہوں نے مخالف سمت میں (کندھوں پر) ڈالے ہوئے تھے حالانکہ ان کے اضافی کپڑے کھوٹی پر لٹکے ہوئے تھے اگر وہ چاہتے تو ان میں سے ایک اور

روایت: أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَمَّ الْقَوْمَ فِي سَبِّ وَاحِدٍ وَقَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَثِيَابُهُ عَلَى سَجَبٍ لَوْ شَاءَ لَتَنَاوَلَ مِنْهَا ثَوْبًا

سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے۔ ابواسحاق۔ ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے اس کو نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسماعیل بن حماد کی تحریر میں یہ روایت چمکی ہے۔ یہ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے منقول ہے انہوں نے اس کو۔ ابواسحاق کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ ابواسحاق سمیع کے حوالے سے۔ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

”آپ ﷺ نے گھر میں ایک پردہ لٹکایا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام کو آپ کے پاس آنے میں تاخیر ہو گئی (جب وہ آئے) تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: تمہیں میرے پاس آنے میں تاخیر کیوں ہو گئی؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ہم (فرشتے) کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے ہیں جس میں کوئی کتاب یا تصویر موجود ہو، آپ پردے کو اتار دیں اس میں موجود تصاویر کے سر کاٹ دیں اور اس کتے کے پلے کو گھر سے باہر نکال دیں تو نبی اکرم ﷺ نے یہ سب کام کیے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ جعفر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ عبد

بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام ابو حنیفہ نے۔ عطاء بن یسار کے حوالے سے یہ روایت

نقل کی ہے:

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک قمیص پہن کر ان لوگوں کی امامت کی ان کے جسم پر اس (قمیص) کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔ (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے انہوں نے ایسا اس لیے

(574)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ

يَسَارٍ:

سَمِعْتُ رَوَايَةَ: أَنَّ جَابِرًا آمَهُمْ فِي قَمِيصٍ وَاحِدٍ كَسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ قَالَ وَلَا أَرَاهُ أَرَادَ بِذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ لَا تَسَّ بِالصَّلَاةِ فِي الثَّوبِ الْوَاحِدِ

(574) قد تقدم - وهو حديث سابقه .

(575) قد تقدم في (548) .

کیا تھا کہ وہ یہ بتانا چاہ رہے تھے کہ ایک کپڑے میں نماز کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل احمد بن حسن بن خیرون۔ ان کے ماموں۔ باقلانی۔ ابو عبد اللہ بن دوست علاف۔ قاضی عمر بن حسن اشنانی۔ محمد بن بطحا۔ بشر بن ولید۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

الفصل الرابع فی الجمعة والعیدین والسُنن والنوافل

چوتھی فصل: جمعہ، عیدین، سنتوں اور نوافل کا بیان

(576)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى رَاحِلَتِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْعِيدِ

امام ابو حنیفہ نے۔ عبد الملک بن عمیر کے حوالے سے روایت نقل کی ہے:

”میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو عید کے دن کے بعد اپنی سواری پر (بیٹھ کر) خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ عبد اللہ بن محمد بن نوح۔ شداد بن حکیم۔ زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(577)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ الْعِيدِ

امام ابو حنیفہ نے۔ عطاء بن ابی رباح۔ عبید بن عمیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کرتی ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی (نفل) نماز کی فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ اہتمام کے ساتھ پابندی نہیں کرتے تھے“

متن روایت: مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

(576)۔۔۔ اخراج ابن حبان (2825)۔ وابو یعلیٰ (1182)۔ وابن خزيمة (1445) عن ابی سعید الخدری: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب يوم العيد على راحلته .

(577) اخراجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 299/1۔ وابن حبان (2456)۔ واحمد 43/6۔ والبخاری (1169)۔ (724) (94)۔ وابو داؤد (1245) .

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح ترمذی - فضل بن محمد بن ابراہیم - علی بن زیاد بلخی - موسیٰ بن طارق کے حوالے سے امام حنفیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن زرعہ بن شداد - انہوں نے اپنے دادا شداد - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خروئے نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن حاتم - قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

روایت: أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَوَاتِ أَيَّامَ
رَبِيعٍ يَبْدَأُ بِالتَّكْبِيرِ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ يَوْمَ
الْحَمْدِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنَ الْغَدِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ
يَكْمُلُ تَكْبِيرُهُ:

أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ
وَلِلَّهِ الْحَمْدُ

”اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا
ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی بھی معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب
سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ
تعالیٰ ہی کے لیے مخصوص ہے“

——***

ابن خروئے نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حافظ ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن
محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَيُّوبَ بْنِ
إِمَامِ الْبُخَارِيِّ

حرجہ ابن ابی شیبہ 165/2 فی الصلوات: التكبير من ای یوم هو؟ والی ای ساعة؟ - والطبرانی فی ”الکبیر“

الزبیلی فی ”نصب الرایة“ 223/2

عَائِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ أَرْبَعَةٌ لَا جُمُعَةَ عَلَيْهِمُ الْمَرْأَةُ
وَالْعَبْدُ وَالْمَرِيضُ وَالْمُسَافِرُ

ارشاد فرمایا ہے:

”چار لوگوں پر جمعہ لازم نہیں ہوتا، عورت، غلام، بیمار
مسافر“

——***

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو غنائم محمد بن علی بن حسن۔ ابو حسین محمد بن احمد بن زرقویہ۔ احمد بن محمد بن زیاد۔ بشر بن موسیٰ۔ ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے اس کو۔ ابن خیرون۔ ابن شاذان۔ ابو نصر بن اشکاب۔ عبد اللہ بن طاہر۔ اسماعیل بن توبہ قزوینی۔ محمد بن حسن حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفہ (عن) غیلان وایوب بن علقمہ کلاهما (عن) محمد بن کعب القرظی ثم قال محمد قال ابو حنیفہ فان فعلوا ذلك اجزاهم امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ۔ غیلان، ایوب بن علقمہ دونوں نے۔ محمد بن کعب قرظی کے حوالے سے نقل کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: اگر وہ ایسا کریں تو ان کے لیے جائز ہوگا۔

(580)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ نافع کے حوالے سے یہ روایت کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نقل کرتے ہیں:

متن روایت: الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى مَنْ
أَتَى الْجُمُعَةَ

”جمعہ کے دن اس شخص پر غسل کرنا واجب ہے
جمعہ (کی نماز کی ادائیگی) کے لیے آئے“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ قبیصہ۔ زکریا بن یحییٰ۔ احمد بن عبد اللہ بن زیاد۔ محمد بن خلیل بصری۔ حماد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(579) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (201) في الصلاة: باب صلاة الجمعة والخطبة-والسفر في الكبرى 183/3-وابن ابی شيبه 109/2 في الصلوات: باب لا تجب عليه الجمعة-وعبد الرزاق 172/3 (5200) في الصلاة: يجب عليه الجمعة.

(580) اخرجه ابن ابی شيبه 93/2 في الصلاة: في غسل الجمعة-والنسائي (1680)-ومالك في "الموطأ" 332/1 (877)-ومسلم 579/2

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - عبد اللہ بن محمد بن یعقوب حارثی بخاری - قبیصہ - زکریا - محمد بن خلید بصری - حماد بن یحییٰ انج کے حوالے سے - منصور بن معتمر - محمد بن سوقة اور امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ رَاضِيَ اللَّهِ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

روایت: مَنْ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ ”جو جمعہ (کی نماز کی ادائیگی) کے لیے آئے اسے غسل کر لینا چاہیے۔“

...—...—...—...

محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد - عبدوس بن بشر - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

توں نے یہ روایت احمد بن محمد تمیمی منکدری - محمد بن سعید عوفی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو یوسف کے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

توں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعد عوفی - عمر بن مدرک - مکی ابن ابراہیم عیسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - عبدوس بن بشر بن شعیب رازی - امام ابو یوسف عیسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو طنجی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر بن محمد بن مخلد بن جعفر - عبدوس بن بشر رازی - امام ابو یوسف عیسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو کہتے ہیں: میں نے حافظ المعروف بہ غنجاہ کی ”تاریخ بخارا“ میں یہ پڑھا ہے: یہ روایت خلف بن محمد بن علی بن ابراہیم بن اسماعیل کنزی - علی بن مسلم طوسی - امام ابو یوسف عیسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

حسنی ابو بکر محمد بن عبد الباقي نے یہ روایت - ابو بکر خطیب بغدادی - احمد بن محمد عتقی - علی بن محمد بن لؤلؤ - ابو بکر محمد بن فروہ - عمر بن مدرک - مکی ابن ابراہیم عیسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ رَاضِيَ اللَّهِ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

قد تقدم - وهو حديث سابقه .

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَجْعَلُوهَا

”تم لوگ اپنے گھروں میں نماز ادا کرو اور انہیں قبرستان

نہ بناؤ۔“

قُبُورًا

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - علان بن یعقوب علاف - عیسیٰ بن عبد الرحمن ربیع - یحییٰ بن عنبسہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ

رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(583) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ

امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت

عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: سَأَلْتُ بَلَّالًا أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ

”میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ وَكَمْ صَلَّى

اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر کہاں نماز ادا کی تھی؟

قَالَ رَكْعَتَيْنِ مِمَّا يَلِي الْعُمُودَ

(رکعات) ادا کی تھیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: دو رکعت

ستون کے ساتھ ادا کی تھیں۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - خضر بن ابان ہاشمی سے کوفہ میں - ابوسعید ہشام بن محفوظ ہندی - قاسم بن محمد

کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(584) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

متن روایت: السُّكُوتُ فِي الْعِيدَيْنِ إِذَا خَطَبَ

”عیدین کے موقعہ پر جب امام خطبہ دے رہا ہو تو

الْإِمَامُ مِثْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

کے دن کی مانند اس وقت بھی خاموش رہنا (لازم) ہے“

——***

حافظ ابن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوحسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان - ابوجعفر

بن جعفر بن حمدان قطعی - بشر بن موسیٰ - ابوعبد الرحمن مقرر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(585) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

(583) اخبرجه الحصكفي في "مسند الامام" (184) - والبخاري (468) في الصلوات: باب الابواب والحدود

والمساجد - ومسلم (1329) في الحج - وابو داود (2023) في المناسك: باب دخول الكعبة - وابن حبان (3204) .

(584) -- اخبر ابن ابى شيبة 124/2 في الصلاة: في الكلام اذا صعد الامام المنبر وخطب - عن ابراهيم - قال: قلت لعنه الله

يكبره الكلام يوم الجمعة؟ قال: اذا صعد الامام المنبر اذا خطب الامام واذا تكلم الامام .

ابراہیمؑ اَنَّهُ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حسن روایت: السَّلامُ يَقْطَعُ مَا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

”سلام (پھیرنا) دو نمازوں کے درمیان حد فاصل ہوتا ہے۔“

——***

اخرجه الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(586) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے

سے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے

ابراہیمؑ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

ہیں:

”ایک شخص نے جمعہ کے دن اُن سے قرآن کی کسی آیت

کے بارے میں دریافت کیا امام اس وقت خطبہ دے رہا تھا تو

انہوں نے اس شخص کو کوئی جواب نہیں دیا جب وہ نماز پڑھ کر

فارغ ہوئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے

فرمایا: جمعہ میں سے تمہارا حصہ صرف وہ ہے جس کے بارے میں

تم نے سوال کیا تھا۔“

حسن روایت: أَنَّ رَجُلًا اسْتَفْرَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

لِامَامٍ يَخْطُبُ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ عَنِ

الْجُمُعَةِ قَالَ لَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا أَنَّ

حُكَّكَ مِنَ الْجُمُعَةِ مَا سَأَلْتَ عَنْهُ

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن

ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(587) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن سائب - انہوں نے اپنے والد

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

سَائِبٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (109) في الصلاة: باب تسليم الامام وسجوده - وعبد الرزاق (3603) في

باب السلام في الصلاة - وابن ابي شيبة 74/2 في الصلاة: باب من كان يرد ويشير بيده او برأسه .

اخرجه الطبراني في ”الكبير“ 308/9 (9542)

-- و اخرج البيهقي في ”مجمع الزوائد“ 186/2 عن عبد الله قال: ”كفى لغواً ان تقول لصاحبك انصت اذا خرج الامام في

متن روایت: اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم فَقَالَ النَّاسُ اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم فَاطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى ظَنُّوْا اَنَّهُ لَا يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ وَكَانَ رُكُوْعُهُ قَدْرَ قِيَامِهِ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُوْدُهُ قَدْرَ رُكُوْعِهِ ثُمَّ جَلَسَ فَكَانَ جُلُوْسُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَدْرَ سُجُوْدِهِ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ السَّجْدَةُ الْاٰخِرَةُ بَكَى فَاَشْتَدَّ بُكَاءُوهُ فَسَمِعْنَاهُ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَلَمْ تُعِدِّنِيْ اِلَّا تُعَذِّبُهُمْ وَاَنَا فِيْهِمْ ثُمَّ جَلَسَ فَتَشْهَدُ ثُمَّ اَنْصَرَفَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَيْنِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَاِذَا كَانَ ذَلِكَ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ وَلَقَدْ رَاٰنِيْ اَدْنِيْتُ مِنَ الْجَنَّةِ حَتّٰى لَوْ شِئْتُ اَنْ اَتَنَاوَلَ غُصْنًا مِنْ اَغْصَانِهَا فَعَلْتُ وَلَقَدْ رَاٰنِيْ اَدْنِيْتُ مِنَ النَّارِ حَتّٰى جَعَلْتُ اَتَقٰى لُحْبَهَا عَلٰى وَعَلَيْكُمْ وَلَقَدْ رَاَيْتُ فِيْهَا سَارِقٌ بُدِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم يُعَذَّبُ بِالنَّارِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ فِيْهَا عَبْدَ بَنِي دَعْدَعٍ سَارِقَ الْحَاجِّ بِمُحَجِّبِهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ فِيْهَا اِمْرَاَةً طَوِيْلَةً اَدْمَاءَ حَمِيْرِيَّةٍ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطْتُهَا فَلَمْ تُطْعَمْهَا وَلَمْ تُسْقَها وَلَمْ تَدْعَها تَاْكُلْ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ

بیان کرتے ہیں:

”جس دن نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اس دن سورج گرہن ہو گیا، تو لوگوں نے کہا: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے، نبی اکرم ﷺ (نماز ادا کرنے کے لیے) کھڑے ہوئے، آپ نے اتنا طویل قیام کیا کہ لوگوں نے یہ گمان کیا کہ آپ ﷺ رکوع میں نہیں جائیں گے، پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے تو آپ ﷺ کا رکوع بھی آپ ﷺ کے قیام جتنا (طویل) تھا، پھر آپ ﷺ سجدے میں گئے تو آپ ﷺ کے سجدے بھی آپ ﷺ کے رکوع جتنے (طویل) تھے، جب آپ ﷺ دو سجدوں کے درمیان بیٹھے تھے تو وہ بیٹھنا بھی آپ ﷺ کے سجدے جتنا (طویل) تھا، پھر آپ ﷺ نے دوسری رکعت ادا کی تو اس کو بھی اسی طرح ادا کیا، یہاں تک کہ جب آپ ﷺ آخری سجدے میں تھے تو آپ ﷺ رونے لگے، آپ ﷺ بہت روئے، ہم نے آپ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

”اے اللہ! کیا تو نے میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں کیا

ہے کہ جب تک میں ان کے درمیان موجود

ہوں تو ان کو عذاب نہیں دے گا“

پھر آپ بیٹھ گئے، آپ ﷺ نے تشہد پڑھا، (نماز

کا سلام پھیرنے کے بعد) آپ ﷺ نے لوگوں

کی طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا:

”بیشک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں، یہ کسی

کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں، جب ایسی (یعنی

گرہن کی) صورتحال ہو تو تم پر نماز ادا کرنا لازم ہے، ابھی میں نے

خود کو دیکھا کہ میں جنت کے قریب ہوا، یہاں تک کہ اگر میں اس کی

ٹہنیوں میں سے کسی ٹہنی کو پکڑنا چاہتا تو ایسا کر سکتا تھا پھر میں نے خود کو دیکھا کہ میں جہنم کے قریب ہوا تو میں نے اس کے شعلوں سے خود کو اور تم لوگوں کو بچانے کی کوشش کی میں نے اس (جہنم) میں اللہ کے رسول کے اونٹوں کو چوری کرنے والے شخص کو دیکھا اسے جہنم میں عذاب دیا جا رہا تھا میں نے اس میں بنی دعدع کے غلام کو دیکھا جو اپنی چھڑی کے ذریعے حاجیوں کی چیزیں چرا لیتا تھا میں نے اس میں ایک طویل القامت گندمی رنگت کی مالک ایک حمیری عورت کو دیکھا جس کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا اس عورت نے اس بلی کو باندھ دیا تھا اور اسے کچھ کھانے یا پینے کے لیے بھی نہیں دیا اور اس کو چھوڑا بھی نہیں کہ وہ خود ہی کچھ کھا لیتی (یہاں تک کہ وہ بلی مر گئی)۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن اشرس سلمی - جبارود بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت علی بن محمد سمسار - عبد اللہ بن عمر جعفی - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

انہوں نے یہ روایت صالح بن ابواحمد ہروی - عمار بن خالد تمار - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

انہوں نے یہ روایت محمد بن صالح طبری - محمد بن یوسف زبیدی - ابو قرہ موسیٰ بن طارق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی (اور) عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح - عیسیٰ بن احمد - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حمدان بن ذی نون - ابراہیم بن سلیمان - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ اس کے معنوی اعتبار سے قریب ہیں تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

خرجه احمد 109/2 - وابن حبان (2828) - والبخاری (1042) فی الکسوف: باب الصلاة فی کسوف الشمس - ومسلم

فی الکسوف: باب ذکر النداء بصلاة الکسوف - والطبرانی فی "الکبیر" (13095) - والحاکم فی "المستدرک" 331/1

سارق الحاج بمحجنہ و کان اذا خفی لہ شیء ذہب بہ واذا رؤی قال انما تعلق بمحجنی
”حاجیوں (کے سامان) کو اپنی چھتری سے چوری کرنے والے (کو دیکھا) جب اس کی حرکت پوشیدہ رہتی تو وہ اس چیز کو لے
جاتا اور جب اس کی حرکت پکڑی جاتی تو وہ کہتا: یہ میری چھتری کے ساتھ پھنس گئی تھی“

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - یوسف بن موسیٰ - عبدالرحمن بن عبدالصمد بن شعیب بن اسحاق - انہوں نے
اپنے دادا کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت داؤد بن ابوعمام - عبدالرحمن بن علقمہ مروزی - ابراہیم بن عبدالرحمن خوارزمی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے امام
ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید اور محمد بن محمد اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ
سے روایت کی ہے۔۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن - محمد بن حرب - اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہ - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر کنڈی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن اسماعیل ہمدانی - ولید بن حماد انہوں نے اپنے دادا حسن بن عثمان ان دونوں نے - حسن بن
کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے
ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ روایت پڑھی۔
یحییٰ بن حسن - زیاد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن فرات کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے
ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے
والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن محمد بن مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں۔

اپنے دادا محمد بن مسروق کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے۔ یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے انہوں نے یہ روایت اسحاق بن خلف - عمر بن حفص - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن ابو مقاتل - عمار بن خالد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عثمان بن سعد بن نوفل - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن علی بن حسن بن ایوب - قاضی ابو العلاء محمد بن علی بن احمد بن یعقوب - ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت ابو غنائم محمد بن علی بن حسن بن ابو عثمان - ابو حسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ - ابو سہل احمد بن محمد بن زیاد قطان - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(588) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ وَمَعَهُ حَدِيثُهُ وَأَبُو مُوسَى حَتَّى خَرَجَ عَلَيْهِمُ الْوَلِيدُ ابْنُ عَقْبَةَ وَهُوَ أَمِيرُ الْكُوفَةِ فَقَالَ غَدًا عِيدُكُمْ فَكَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالُوا أَخْبِرْهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأَمَرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ يُصَلِّيَ بِغَيْرِ آذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ وَأَنْ يُكَبِّرَ فِي الْأُولَى خَمْسًا وَفِي الْآخِرَةِ رَبْعًا وَيُؤَلِّي بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ وَيَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلَى رَأْسِهِ

”ایک مرتبہ وہ کوفہ کی مسجد میں موجود تھے ان کے ساتھ حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی تھے ولید بن عقبہ ان حضرات کے پاس آیا وہ ان دنوں کوفہ کا امیر تھا اس نے کہا: کل عید ہے تو مجھے کیا کرنا ہوگا؟ تو ان حضرات نے (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے) کہا: اے ابو عبد الرحمن! آپ اس کو اس بارے میں بتائیں تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُسے یہ ہدایت کی: وہ اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا کرے پہلی رکعت میں پانچ مرتبہ تکبیر کہے اور دوسری رکعت میں چار مرتبہ کہے دو قراتوں کے درمیان تسلسل رکھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی سواری پر (بیٹھ کر) خطبہ دے“

——***

(588) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (204) في الصلاة: باب صلاة العيدين - وعبد الرزاق (5687) في الصلاة: باب التكبير في الصلاة يوم العيد - وابن أبي شيبة 173/2 في الصلاة: باب في التكبير في العيدين - والطبراني في "الكبير" (9514)

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن محمد بن مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا محمد بن مسروق کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے یہ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔
ابن خسرو نے یہ روایت - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی اشنانی انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔
ابن خسرو نے یہ روایت - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ ولا

باس بان یخطب قائماً ان لم یکن علی راحلته وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر وہ سواری پر سوار نہ ہو تو کھڑا ہو کر خطبہ دیدے۔
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

(589) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ: روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: كَانَتِ الصَّلَاةُ فِي الْعِيدَيْنِ قَبْلَ
الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَقِفُ الْإِمَامُ عَلَى رَاحِلَتِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ
وَيُصَلِّي بِغَيْرِ آذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ
بعد امام اپنی سواری پر وقوف کر کے (خطبہ دیتا تھا) وہ اذان اور
اقامت کے بغیر نماز ادا کرتا تھا

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
(590) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ - عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: إِنَّكَ سَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ
إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
”جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اس دن سورج گرہن ہو گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

(589) اخراج ابن حبان (2826) - واحمد 92/2 - وابن خزيمة (1443) - والبخاری (957) فی العیدین: باب المشی والركوب

العید بغیر اذان ولا اقامة - ومسلم (888) فی صلاة العیدین - والترمذی (531) فی العیدین: باب صلاة العیدین قبل الخطبة

(590) اخراج ابن خزيمة 309/2 (1372) - والنسائی فی ”السنن الکبریٰ“ 195/1 - والبيهقي فی ”السنن الکبریٰ“

341/3 - والطبرانی فی ”الکبیر“ 94/10 (10065) - والبزار (259/1) 9260

قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ
قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا
تُكْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ
فَصَلُّوا وَاحْمَدُوا اللَّهَ وَكَبِّرُوهُ وَسَبِّحُوهُ حَتَّى
يُنْزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:
”بیشک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں، یہ کسی
کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جب تم
اس (گرہن) کو دیکھو تو نماز ادا کرو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو اس
کی کبریائی کا اعتراف کرو اس کی پاکی بیان کرو جب تک وہ
روشن نہ ہو جائے (یعنی گرہن ختم نہ ہو جائے)“

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ (منبر سے) نیچے اترے اور
آپ ﷺ نے دو رکعات نماز پڑھائی“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن اسحاق بن عثمان سمسار بخاری - محمد بن یزید نیشاپوری معروف بہ حمش - عامر بن فرات
سوی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
(591) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَدِيِّ بْنِ
ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا:

امام ابو حنیفہ نے - عدی بن ثابت - سعید بن جبیر کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ رَوَايَتَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ إِلَى الْمُصَلَّى فَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَ الْعِيدِ
وَلَا بَعْدَهَا

”عید کے دن نبی اکرم ﷺ عید گاہ تشریف لے گئے
آپ ﷺ نے عید کی نماز سے پہلے یا اس کے بعد کوئی (نفل)
نماز ادا نہیں کی۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عباد بن یزید ہروی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خالد بن ہیان بن بسطام - انہوں
نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(592) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سُهَيْلِ بْنِ
أَمْرِئَةَ:

امام ابو حنیفہ نے - سہیل بن ابوصالح - انہوں نے اپنے

(592) أخرجه ابن حبان (2818) - وأحمد 340/1 - وابن أبي شيبة 177/2 - والبخاري (964) في العيدين: باب الخطبة بعد
العيد - ومسلم (884) (13) في العيدين: باب ترك الصلاة قبل العيد وبعدها - وأبو داود (1159) في الصلاة: باب ما جاء لا صلاة قبل
العيد ولا بعدها.

(592) أخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 336/1 - وابن حبان (2480) - وعبد الرزاق (5529) - والحميدي (976) -
إمامي 370/1 - ومسلم (881) (69) - والترمذي (523) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة قبل الجمعة وبعدها - والبيهقي في
"سنن الكبرى" 240/3

أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ
أَرْبَعًا قَبْلَهَا وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا

والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
”جس نے جمعہ کے دن (جمعہ کی نماز کے ساتھ) نفل
(نفل) نماز ادا کرنی ہو تو وہ چار رکعات اس سے پہلے اور چار
رکعات اس کے بعد ادا کرے۔“

...—...—...

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ہناد بن ابراہیم بن محمد نسفی - ابو حسن علی بن احمد بن حسن
بن محمد بن نعیم - احمد بن عبدان بن فرج - عبد اللہ بن سلمہ بن شاہین - محمد بن منصور سلمی - حسین بن ولید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(593) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ يُرَخِّصُ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوجِ

يَوْمَ عِيدِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى

امام ابو حنیفہ نے - عبد الکریم کے حوالے سے یہ روایت نقل
کی ہے: سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:
”وہ (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) خواتین کو عید الفطر اور عید
الاضحیٰ کے دن نکلنے کی رخصت دیتے تھے۔“

...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن سعید - احمد بن حازم - عبید اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے روایت کی ہے

حافظ صاحب کہتے ہیں: حمزہ زیات - زفر - ایوب بن ہانی - عبید اللہ بن موسیٰ - منذر اور محمد بن حسن رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس
کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے
ہیں:

حتى ان البكرين تخرجان في ثوب واحد وتخرج الطامث في عرض الناس فتدعو

یہاں تک کہ دو کنواری لڑکیاں ایک ہی چادر اوڑھ کر نکلیں گی اور حائضہ عورت لوگوں کے ساتھ دعا میں شریک ہوگی۔

(594) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

(593) اخبره محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (205) - وابن حبان (2816) - واحمد 84/5 - والدارمي 377/1 - ومسلم

(890) في صلاة العيدين - والبخاري (324) - وابو داود (1138) في الصلاة: باب خروج النساء في العيد - وابن ماجه (1308) -

(594) اخبره محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (182) - وعبد الرزاق (5437) في الصلاة: باب العطاس يوم الجمعة والاسحوت

يخطب - وابن ابى شيبة 1202 في الصلاة: باب يسلم اذا جاء والامام يخطب - والبيهقي في "السنن الكبرى" 223/3

برہم قال:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
 ”جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو (تو اس
 دوران) سلام کا جواب دو، چھینکنے والے کو جواب دو۔“

حسن روایت: تَرَدُّوْا السَّلَامَ وَتَشَمِتُوا الْعَاطِسَ
 وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضي الله عنه ثم قال محمد
 ولسنا ناخذ بهذا لكننا ناخذ بحديث سعيد بن المسيب علي ما انبا سفيان بن عيينة (عن) عبد الله
 بن سعيد بن ابوهند قال قلت لسعيد بن المسيب ان فلانا عطس والامام يخطب فشمته فلان
 قال مرة فلا يعردن قال محمد وبه ناخذ الخطبة بمنزلة الصلاة لا يشمت فيها العاطس ولا يرد
 فيها السلام وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه (عن) مخول بن راشد النهدي (عن) مسلم البطين
 (عن) سعيد بن جبیر (عن) ابن عباس رضي الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان
 يقرأ في الجمعة سورة الجمعة والمنافقين

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔
 امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں، ہم سعید بن مسیب کے بارے میں منقول روایت کے مطابق فتویٰ
 دیتے ہیں: جس کو سفيان بن عيينة نے عبد الله بن سعيد بن ابوهند سے نقل کیا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید سے کہا: فلاں کو
 م کے خطبہ دینے کے دوران چھینک آگئی تو فلاں شخص نے اس کو چھینک کا جواب دیدیا انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ (تو جو ہو گیا سو
 ہو گیا) وہ دوبارہ ہرگز ایسا نہ کرے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اسی روایت کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں: خطبہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے اس
 میں چھینکنے والے کو جواب نہیں دیا جاسکتا اور سلام کا جواب بھی نہیں دیا جاسکتا امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

مخول بن راشد نہدی نیمسلم بطنین - سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:
 ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقون کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - یعقوب بن یوسف بن زیاد - ابو جنادہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
 سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - احمد بن حسن بن سعید بن عثمان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حصین بن
 علی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ اور ازہر بن معبد سے روایت کی ہے۔

(595) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَاصِحِ بْنِ
 عَجْلَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
 امام ابو حنیفہ نے - ناصح بن عجلان - یحییٰ بن ابو کثیر - ابو سلمہ
 کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان

کرتے ہیں:

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

”نبی اکرم ﷺ ہمیں تمام امور میں استخارہ کی تعلیم

وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا

طرح دیا کرتے تھے جس طرح آپ ﷺ ہمیں قرآن کی کسی

سورت کی تعلیم دیتے تھے۔“

يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن صالح بلخی - محمد بن قاسم بلخی - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

ہے۔

(596) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - عبیدہ بن معتب ضعی - ابراہیم نخعی - قزعة کے

الْمُعْتَبِ الضَّبِّيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ رَجُلٍ

حوالے سے ان کے ایک ساتھی عبد الوہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے

مِنْ أَصْحَابِهِ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ:

نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

”نبی اکرم ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعات (سنت) ادا کیے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ

کرتے تھے آپ ان (چار رکعات) کے درمیان سلام بھیج کر

قَبْلَ الظُّهْرِ لَا يَقْضِلُ بَيْنَهُمَا بِتَسْلِيمٍ

فصل نہیں کرتے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد

اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: ابو عبد الرحمن مقری نے یہ روایت امام ابو حنیفہ - عبیدہ - ابراہیم - قزعة کے حوالے سے نبی اکرم -

نقل کی ہے وہ (یعنی حافظ صاحب فرماتے ہیں:) یہی درست ہے۔

ابو عبد اللہ بن خرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست

علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے

سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(597) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -

(596) - - - - - وَاخْرَجَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ 199/2 - وَاحْمَدُ 239/6 - وَمُسْلِمٌ 504/1 (105) - وَابُو دَاوُدَ (1245) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

عَنْهَا - قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ .

(597) أَخْرَجَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ (4829) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَبَعْدَهَا

- - - - - قُلْتُ: وَقَدْ أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ 199/2 - وَالطَّحَاوِيُّ فِي "شرح معاني الآثار" 335/1 - وَالْحَمِيدِيُّ (385) - وَاحْمَدُ

416/6 - وَابُو دَاوُدَ (1264) - قَالَ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَوَاطَّبَ عَلَيْهِنَّ قَبْلَ الظُّهْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَفْتَحُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَلَا تَرْتَحِ حَتَّى تَقَامَ الصَّلَاةُ فَاحْبِ انْ أَقْدَمَ ."

ابراہیمؑ اَنَّهُ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حسن روایت: مَا كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

”نبی اکرم ﷺ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کسی

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ التَّطَوُّعِ أَشَدُّ

بھی نفل نماز کو اتنے زیادہ اہتمام سے ادا نہیں کرتے تھے جتنے

سَرَّةً مِنْهُمْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَأَرْبَعٍ قَبْلَ

اہتمام سے وہ فجر سے پہلے کی دو رکعات (سنتیں) اور ظہر سے

پہلے کی چار رکعات (سنتیں) ادا کرتے تھے۔“

پہلے کی چار رکعات (سنتیں) ادا کرتے تھے۔“

——***

حافظ ابن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن

عیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کی ہے۔

(598) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - زیاد بن علاقہ کے حوالے سے یہ روایت

حَمْدَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

نقل کی ہے: حضرت مغیرہ بن شعبہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

”رَوَايَت: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

”نبی اکرم ﷺ رات کا زیادہ تر حصہ نوافل ادا کرتے

سَلَّمَ يَقُومُ عَامَّةَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ أَلَيْسَ قَدْ

رہے تھے آپ ﷺ کے اصحاب نے آپ ﷺ کی خدمت

عَنِ اللَّهِ لَكَ مَا تَقْدَمُ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا

میں عرص کی: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے گزشتہ اور آئندہ

عَبْدًا شَكُورًا

”ذنب“ کی مغفرت نہیں کر دی ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے

ارشاد فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔“

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - قبیصہ بن فضل بن عبد الرحمن طبری - اسحاق بن ابراہیم فارسی - سعید بن صلت کے حوالے سے

ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(599) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر - حبیب بن

حَمْدِ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ

سالم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت نعمان بن

حَسَنِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

بشیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

”أَخْرَجَهُ ابْنُ حَبَّانَ (311) - وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ (4746) - وَالْحَمِيدِيُّ (759) - وَاحْمَدُ 251/4 - وَابْنُ خَالٍ (4836) - وَمُسْلِمٌ

(80) - وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ 142/2 فِي الصَّلَاةِ: مَنْ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ فِيهَا سَجْدَةٌ - وَمُسْلِمٌ 598/2

أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ 142/2 فِي الصَّلَاةِ: مَنْ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ فِيهَا سَجْدَةٌ - وَمُسْلِمٌ 598/2

وَالنَّسَائِيُّ (1775) - وَابْنُ دَاوُدَ (1115) - وَالتِّرْمِذِيُّ (533) - وَابْنُ مَاجَةَ (1281) .

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ "آلَمَ تَنْزِيلٍ"

”نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن (جمعہ کی نماز میں) ”آلَمَ تَنْزِيلٍ“ کی تلاوت کرتے تھے۔“

——***

حافظ حسین بن محمد بن خرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو غنائم محمد بن علی بن حسن۔ محمد بن احمد بن محمد۔ احمد بن محمد۔ محمد بن فضل بن جابر سقطی۔ نصر بن حریش صامت۔ مشعل بن ملحان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
(600)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَأْتِي الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ قَدْ جَلَسَ آخِرَ صَلَاتِهِ قَالَ يُكَبِّرُ تَكْبِيرَةً يَدْخُلُ مَعَهُمْ فَيَتَشَهَّدُ مَعَهُمْ فَإِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ

”جو شخص جمعہ کے دن مسجد میں آئے اور امام اُس وقت کے آخر میں (قعدہ میں) بیٹھا ہوا ہو تو وہ شخص تکبیر کہہ کر لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو جائے ان کے ساتھ پڑھے جب امام سلام پھیر دے تو وہ شخص کھڑا ہو کر دو رکعت کر لے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا من ادرك من الجمعة ركعة اضاف اليها اخرى ومن ادركهم جلوساً صلى اربعاً وبذلك جاءت الآثار من غير واحد (ثم قال) محمد حدثنا ابو حنيفة اخبرنا سعيد بن ابو عروبة (عن) قتادة (عن) انس بن مالك (و) حسن البصري (و) سعيد بن المسيب (و) خلاص بن عمرو انهم قالوا من ادرك من الجمعة ركعة اضاف اليها اخرى ومن ادركهم جلوساً صلى اربعاً قال محمد وكذلك بلغنا (عن) علقمة بن قيس (و) الاسود بن يزيد وهو قول سفيان الثوري وزفر بن الهذيل وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت (جماعت کے ساتھ) پالے وہ جمعہ کے ساتھ دوسری رکعت کو ملا لے گا لیکن جو شخص (تاخیر سے آئے) اور لوگوں کو (تشہد میں) بیٹھا ہوا پالے وہ چار رکعات پالے گا اس حوالے سے کئی راویوں نے آثار نقل کیے ہیں: پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے۔ سعید بن ابو عروبة۔ قتادہ کے ساتھ سے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ (اور) حسن بصری (اور) سعید بن مسیب (اور) خلاص بن عمرو کے بارے میں یہ روایت

ہے یہ حضرات فرماتے ہیں:

”جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت (جماعت کے ساتھ) پالے وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت کو ملا لے گا، لیکن جو شخص (تاخیر سے آئے) اور لوگوں کو (تشہد میں) بیٹھا ہوا پائے وہ چار رکعات ادا کرے گا“

امام محمد فرماتے ہیں: علقمہ بن قیس (اور) اسود بن یزید کے بارے میں اسی طرح کی روایت ہم تک پہنچی ہے سفیان ثوری و زفر بن ہذیل کا بھی یہی قول ہے ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

601- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ الْمُتَشِيرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ السُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ ابراہیم بن محمد بن منتشر۔ انہوں نے اپنے والد۔ حبیب بن سالم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حسن روایت: أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ (کی نمازوں) میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ صالح بن احمد قیراطی۔ محمد بن شوکہ۔ قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی۔ شعیب بن ایوب۔ ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر۔ فتح بن عمرو۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار۔ بشر بن ولید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد۔ حسن بن علی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا حسین بن علی کی تحریر میں ہے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں): یحییٰ بن حسن۔ زیاد بن حسن۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کیا ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد۔ منذر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد۔ محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن محمد بن مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے

داد احمد بن مسروق کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے یہ امام ابو حنیفہ اور سفیان سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن خالد - احمد بن داؤد - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی - عبد اللہ بن عبید اللہ ان دونوں نے - عیسیٰ بن احمد - مقلدی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے اور یہ صرف عیدین کے بارے میں ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن عبد الرحمن سرحسی - عبد اللہ بن عبد الرحمن مدینی - عقیف بن سالم موصلی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے عیدین کے بارے میں روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - احمد بن خالد بن عمرو حمصی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عیسیٰ بن ابیض بن اغر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے عیدین کے بارے میں روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - احمد بن خالد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عیسیٰ بن یزید - ابیض بن حمر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسن بن ابو مقاتل - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسن بن محمد بن سعید - محمد بن عمران ہمدانی - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن محمد بن سلیمان - ابوبکر اور عثمان یہ دونوں ابوشیبہ کے صاحبزادے ہیں ان دونوں نے - عبد الحمید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(602) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ

امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر - انہوں نے اپنے والد - حبیب بن سالم کے حوالے سے یہ روایت کی ہے

عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
 ہے: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

روایت: أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ
 ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ (کی نمازوں) میں سورۃ
 الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کیا کرتے تھے اگر عید اور جمعہ
 کا دن اکٹھے آجاتے تو آپ دونوں نمازوں میں انہی دونوں
 سورتوں کی تلاوت کرتے تھے۔“

...—...—...—...

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوعلی حسن بن محمد بن سعید انصاری۔ محمد بن عمران عمرانی۔ قاسم بن حکم کے
 سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن خالد بن عمرو۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ عکرمہ بن یزید البہانی۔ ابیض بن اغر کے
 سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے حافظ صاحب کہتے ہیں: شعبہ نے اسے ابراہیم سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خرد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد حسن فارسی۔ محمد بن مظفر کے
 سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن مظفر تک اس سند کے ساتھ احمد بن خالد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا

انہوں نے یہ روایت احمد بن عبد الجبار صیرفی۔ علی بن حسن بصری سے اذن کے طور پر۔ ابن خلاج۔ ابو عباس بن عقدہ۔ محمد بن
 عبد الرحمن بن محمد بن مسروق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ اور سفیان ثوری سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن احمد دمشقی۔ ابو محمد عبد العزیز بن احمد کنانی (اور) ابو قاسم مسلم بن احمد کعلکی ان دونوں نے۔
 عبد الرحمن بن عثمان بن ابونصر۔ ابو حسن خثیمہ بن سلیمان بن حیدرہ قرشی۔ عبد اللہ بن احمد بن ابومیسرہ۔ ابو عبد الرحمن مقری کے
 سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ
 امام ابو حنیفہ نے۔ عطیہ عمونی کے حوالے سے یہ روایت نقل
 کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن جب منبر پر چڑھتے تھے تو
 ایت: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جَلَسَ قَبْلَ
الْخُطْبَةِ جَلْسَةً خَفِيفَةً
(کھڑے ہو کر) خطبہ ارشاد فرمانے سے پہلے تھوڑی سی دیر کے
لیے اُس پر تشریف فرما ہوتے تھے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو سعید بن جعفر سے ان کی تحریر کے حوالے سے - یحییٰ بن فروخ - عبد الوہاب بن ابراہیم خراسانی
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
(604) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
فرماتے ہیں:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ مَا أَحَبُّ إِلَيَّ تَرَكَتُ الْوُتْرَ
وَأَنَّ لِي مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ
”مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں وتر ترک کر دوں خواہ
کے عوض میں مجھے سرخ اونٹوں کی مانند (دولت یا کوئی قیمتی چیز)
مل جائے۔“

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - قاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن
بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
حسن ابن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔
(605) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي هِنْدٍ
الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ بِنْتِ أَبِي
طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک ایسے عورت سے
غسل کیا جس میں آٹے کا نشان موجود تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم
چار رکعات ادا کیں۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبیدہ - محمد بن علی مدائنی فسقہ - احمد بن ہشام بن بہرام - انہوں نے
(604) اخبرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (123) - وفی ”الموطأ“ (260) - وابو یوسف فی ”الآثار“ (342) -
بن الحسن الشیبانی فی ”الحجة على اهل المدينة“ 1/196 - وعبد الرزاق (4578) - وابن ابی شیبہ 2/297
(605) اخبرجہ ابن خزيمة 1/119 - وعبد الرزاق (4860) - واحمد 6/341 - والطبرانی فی ”الکبیر“ 2/426 (1038) -
فی ”السنن الکبری“ 1/8 - واورده الهیثمی فی ”مجمع الزوائد“ 2/269

کے حوالے سے۔ ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل احمد بن خیرون۔ ان کے ماموں ابو علی۔ ابو عبد اللہ بن دوست مالاف۔ قاضی عمر اشناہی۔ محمد بن حنیفہ۔ تمیم بن منصر۔ اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ نقل کیے ہیں:

ثم صلی رکعتین

”پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کیں“

قاضی عمر اشناہی نے اسی طرح کی روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

608 - سند روایت: (ابو حنیفہ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

حَمَادٍ أَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ:

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جمعہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: کیا تم نے سورہ جمعہ نہیں پڑھی ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: پڑھی ہے، لیکن مجھے (اس سورت سے اس بارے میں) پتہ نہیں چل سکا ہے، تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

روایت: أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ خُطْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَمَا تَقْرَأُ سُورَةَ الْجُمُعَةِ قَالَ بَلَى كَسَلْتُ لَا أَعْلَمُ فَقَالَ فَاقْرَأُوا (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ نَفَقًا فَمِنْ شَرِّهَا وَتَرَكَوكَ قَائِمًا) قَالَ فَالْخُطْبَةُ الْجُمُعَةُ قَائِمًا

”اور جب انہوں نے تجارت اور دلچسپی کی چیز دیکھی تو اس کی طرف چلے گئے اور تمہیں کھڑا ہوا چھوڑ گئے“

(حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جمعہ کے دن خطبہ کھڑے ہو کر دیا جاتا ہے۔)

——***

محمد بخاری نے یہ روایت۔ صالح بن سعید۔ صالح بن محمد۔ حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ محمد بن ابراہیم بن احمد۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن علی فارسی - محمد بن مسرور - حافظ - محمد بن ابراہیم بن احمد - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابو بکر ابہری - ابو عمرو بہ حرائی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(607) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَمَّنْ سَمِعَ أُمَّ عَطِيَّةَ تَقُولُ: عَطِيَّةُ بِنْتُ جُبَّانٍ كَوَيْهَ بَيَانٍ كَرَّتْ هُوَ سَنَاءً: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: جس نے سیدہ عوطیہ بنتی جُبَّان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

متن روایت: رُخِصَ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْعِيدَيْنِ حَتَّى لَقَدْ كَانَتِ الْبُكَرَانُ تَخْرُجَانِ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ حَتَّى لَقَدْ كَانَتِ الْحَائِضُ تَخْرُجُ فَتَجْلِسُ فِي عَرْضِ النَّاسِ يَدْعُوْنَ وَلَا يُصَلِّيْنَ
”خواتین کو عید کے لیے نکلنے کی رخصت دی گئی تھی یہاں تک کہ دو کنواری لڑکیاں ایک ہی چادر اوڑھ کر نکلتی تھیں یہاں تک کہ حیض والی خواتین بھی نکلتی تھیں وہ لوگوں کے ساتھ دعا کرتی شریک ہوتی تھیں البتہ وہ نماز ادا نہیں کرتی تھیں۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - علی بن حسن بن سعید - عمرو بن حمید - نوح بن دراج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(608) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ: مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ يُرَخِّصُ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوجِ فِي الْعِيدَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى: امام ابو حنیفہ نے - عبد الکریم بن ابو مخارق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”وہ خواتین کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز کے لیے نکلنے کی اجازت دیتی تھیں۔“

——***

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(607) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (205) - واحمد 84/5 - والبخاری (1652) - والبیہقی (306/3) - والطبرانی فی ”الکبیر“ - وابن خزيمة (1466) - والحمیدی (361) - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ (306/3) (608) قد تقدم فی (607)

609) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ :

سَنَ رَوَايَتٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَادْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَعْدُودَاتٍ) قَالَ الْإِيَّامُ الْمَعْدُودَاتُ أَيَّامُ عَشْرِ وَالْمَعْلُومَاتُ أَيَّامُ النَّحْرِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ابراہیم نخعی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

”گنتی کے (مخصوص) دنوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو“

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: الْإِيَّامُ الْمَعْدُودَات سے مراد (ذوالحج کے ابتدائی) دس دن ہیں اور الْمَعْلُومَات سے مراد قربانی کے دن ہیں۔“

——***

حافظ ابن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابوبکر محمد بن جعفر بن حمدان قطعی - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن یزید مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

610) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ :

سَنَ رَوَايَتٍ : أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٌ قَبْلَ الْجُمُعَةِ فَفَصَّلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ظہر سے پہلے ادا کی جانے والی چار رکعات اور جمعہ سے پہلے ادا کی جانے والی چار رکعات کے درمیان میں سلام پھیر کر فصل نہیں کیا جائے گا۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

611) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَارِثِ بْنِ

شَدَّادٍ أَوْ مُحَارِبِ بْنِ دَثَّارٍ شَكَ مُحَمَّدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :

امام ابو حنیفہ نے - حارث بن دثار (یا شاید) محارب بن دثار (یہ شک امام محمد کو ہے) کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

612) اخرجہ البيهقي في "معرفه السنن والآثار" 255/4 - عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما

613) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (110) - وابن أبي شيبة 133/2 - والطحاوي في "شرح معاني الآثار"

335

614) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (112) - وابن أبي شيبة 343/2 في الصلاة: باب في أربع ركعات بعد

متن روایت: مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ
 الْآخِرَةِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَإِنَّهُنَّ يَعْدِلُنَّ
 أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ
 ”جو شخص عشاء کی نماز کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے چار
 رکعات ادا کر لے تو یہ شب قدر میں چار رکعات ادا کرنے کے
 برابر ہوگا۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 (612) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
 ”نماز کی توقیر کرو (راوی کہتے ہیں:) یعنی اس میں
 خاموشی اختیار کرو۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 (613) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَخُولِ بْنِ
 رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ
 ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:
 ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ
 منافقین کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

——***

امام حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - یعقوب بن یوسف بن زیاد - ابو جنادہ کے حوالے
 سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 (614) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ
 أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ:
 ”نماز کی توقیر کرو (راوی کہتے ہیں:) سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

(612) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (114) - وعبد الرزاق (3305) 265/2 - وابن أبي شيبة 340/2 - والطبرانی
 في ”الكبير“ (9343) - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 280/2 - وابن المبارك في ”الزهد“ (1150) .

(613) أخرجه ابن أبي شيبة 142/2 في الصلاة: باب ما يقرأ به في صلاة الجمعة - ومسلم 599/2 (64) - وأبو داود
 (1068) - والنسائي (1736) .

(614) قد تقدم في (607) .

حسن روایت: كَانَ يُرَخِّصُ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوجِ
فِي الْعِيدَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى
”(نبی اکرم ﷺ) خواتین کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی
نماز کے لیے نکلنے کی اجازت دیتے تھے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد الصمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشران دونوں نے - شداد بن حکیم - زفر بن ہذیل کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز بلخی - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب کی تحریر میں یہ روایت
پائی ہے یہ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے
سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح - عیسیٰ بن احمد - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت بہل بن بشر کنڈی - فتح بن عمرو (اور) محمد بن منذر - حسن بن حماد ان دونوں نے - حسن بن زیاد کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ان كانت البكران لتخرجان في الثوب الواحد في العيدين

عیدین کے موقع پر دو کنواری لڑکیاں (اگر ان کے پاس ایک ہی چادر ہو) تو وہ ایک ہی چادر (کے ذریعے پردہ کر کے) نکلیں

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے اس کی مانند روایت کی
ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - امام ابو یوسف (اور) اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے اس کی مانند روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسی طرح - احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا -

انہوں نے اپنے والد سعید بن ابو جہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے اس کی مانند روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبد اللہ بن محمد بن مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا (محمد بن مسروق) کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے یہ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد سعید بن ابو جہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

كانت الطامث لتخرج فتجلس في عرض النساء وتدعو في العيدين

حائضہ عورت بھی عید کے موقع پر نکلتی گی اور وہ خواتین کے حصے میں موجود رہے گی (اگرچہ وہ نماز میں شریک نہیں ہوگی)۔

ابو محمد فرماتے ہیں: سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے اگرچہ نبی اکرم ﷺ کا ذکر ان روایات میں نہیں کیا، لیکن ان کا یہ سارا بیان نبی اکرم ﷺ کے (زمانہ اقدس کے معمول) کے بارے میں ہی ہے یہ بات ان کئی روایت سے ثابت ہے جو دیگر حوالوں سے سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی گئی ہیں ہم ان میں سے ایک روایت نقل کریں گے تاکہ آپ کو اس کا علم ہو جائے۔

عبد الصمد بن فضل اور اسماعیل بن بشر ان دونوں نے - شداد بن حکیم - ابو جعفر رازی - ہشام - حفصہ بنت سیرین کے حوالے سے نقل کیا ہے: سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

امرنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان نخرج يوم النحر ويوم الفطر ذوات الخدور

والحيض فاما الحيض فيعتزلن الصلاة ويشهدن الخير ودعوة المسلمين فقالت امرأة يا رسول

الله اذا كانت احدا نا ليس لها جلباب قال لتلبسها اختها من جلبابها

”نبی اکرم ﷺ نے ہم (خواتین) کو یہ حکم دیا تھا کہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے موقع پر پردہ دار حیض والی خواتین کو بھی (گاہ) لے کر آئیں البتہ حیض والی خواتین نماز سے الگ رہیں گی تاہم وہ بھلائی اور مسلمانوں کی (اجتماعی) دعا میں شریک ہوگی۔ ایک خاتون نے عرض کی یا رسول اللہ! اگر ہم میں سے کسی کے پاس (پردہ کرنے کے لیے) چادر نہ ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ فرمایا: اس کی کوئی بہن اس کو اپنی چادر اوڑھنے کے لیے دیدے“

حافظ ظلمہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن سعید - احمد بن حازم - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر بن محمد بن ابراہیم بن حمیش - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابو عباس محمد بن نصر بن احمد بن محمد بن مکرم شاہد - حسین بن حسن انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(615) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ

جُلِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

سَنَ رَوَايَت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

كَانَ إِذَا دَخَلَ شَهْرَ رَمَضَانَ نَامَ وَقَامَ فَإِذَا دَخَلَ

عَشْرُ الْأَوَاخِرِ شَدَّ الْمِيزَرَ وَأَحْيَى اللَّيْلَ

امام ابو حنیفہ نے - ہشتم - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”جب رمضان کا مہینہ آتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اس کی ابتدائی راتوں میں) کچھ دیر سو جاتے تھے اور کچھ دیر نوافل ادا کرتے تھے، لیکن جب (رمضان کا) آخری عشرہ آ جاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کمر ہمت باندھ لیتے تھے اور رات بھر عبادت کرتے رہتے تھے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - زکریا بن یحییٰ بن سیف بخاری - محمد بن فضل - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(616) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَوَابِ التَّيْمِيِّ:

سَنَ رَوَايَت: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ أَبَا مُوسَى أَنِّي خِفْتُ

أَكُونُ مُنَافِقًا قَالَ فَقَالَ هَلْ صَلَّيْتَ صَلَاةَ

حَدِّكَ قَطُّ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا صَلَّيْتَ مُنَافِقٌ وَحَدُّهُ قَطُّ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: جواب تیمی بیان کرتے ہیں: ”ایک شخص نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے یہ خوف ہے کہ میں منافق ہو جاؤں گا تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے کبھی اکیلے میں نماز ادا کی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی منافق کبھی اکیلے میں نماز ادا نہیں کرتا ہے۔“

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو فصل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف -

حسنی عمر اشثانی - قاسم بن محمد - ابو بلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی اشثانی نے اس کو مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے، لیکن مفصل روایت کے لیے نقل کیا ہے (جس میں یہ الفاظ ہیں:)

فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى أَمَا صَلَّيْتَ قَطُّ حَيْثُ لَا يَرَاكَ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّ الْمُنَافِقَ لَا يَصَلِّي

حَيْثُ لَا يَرَاهُ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ

(615) أخرجه عبد الرزاق (7704) - والحميدي (187) - وإسحاق بن راهويه (1440) - والبخاري (2024) - ومسلم (1174) - وأبو داود (1376) - والنسائي في ”المجتبى“ 217/3 - وفي ”الكبرى“ (1334) .

(616) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (199) في الصلاة: باب صلاة من خاف النفاق .

”تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے کبھی ایسی صورتحال میں نماز ادا کی ہے؟ جہاں صرف اللہ تعالیٰ کے علاوہ تمہیں اور کوئی نہ دیکھ رہا ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی منافق ایسی جگہ نماز ادا نہیں کر سکتا جہاں اس کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہ دیکھ رہا ہو“

(617) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

امام ابو حنیفہ نے - حارث بن عبد الرحمن - ابو صالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَضَعَ لَامَتَهُ وَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِثَوْبٍ وَاحِدٍ فَصَلَّى فِيهِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اپنا جنگی لباس اتار رکھا پانی منگوا کر اپنے اوپر انڈیلا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑا منگوایا اور اس کو اوڑھ کر نماز ادا کی۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد الصمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشران دونوں نے - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق بن عثمان سمسار - جمعہ بن عبید اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: متوشحاً ”تو شیخ کے طور پر اوڑھ کر“

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن حسن بن سعید بن عثمان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن احمد بن عبد الملک - احمد بن داؤد ابلی - اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

دعا بماء فاتى به فى جفنة فيها وضر العجين فاستتر بثوب فاغتسل ثم دعا بثوب فتوشح به ثم

صلى ركعتين قال ابو حنيفة رضى الله عنه وهى الضحى

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا تو وہ ایک ایسے برتن میں لایا گیا جس میں گندھے ہوئے خشک آٹے کا نشان موجود تھا، آپ نے کپڑے کے ذریعے پردہ کر دیا غسل کیا پھر آپ نے کپڑا منگوایا اور اس کو تو شیخ کے طور پر لپیٹ کر دو رکعات ادا کیں۔

امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: یہ چاشت کی نماز تھی۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے

والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے، تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

فیہا اثر العجین وقال فی آخرہ صلی اربعاً اور رکعتین

اس میں گندھے ہوئے آنے کا نشان موجود تھا اور اس روایت کے آخر میں یہ ہے: آپ ﷺ نے چار رکعات ادا کی تھیں۔ انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق بن عثمان سمسار۔ محمد بن یزید۔ مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی بلخی (اور) عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح ان دونوں نے۔ عبد اللہ ابن احمد۔ مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن ابومقاتل۔ احمد بن عبد اللہ بن سوید۔ ابو عاصم نبیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن احمد۔ احمد بن عبد اللہ بن سوید۔ ابو عاصم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید۔ اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر۔ مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عبد اللہ محمد بن مخلد۔ نصر بن احمد۔ ابو عبد الرحمن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ شریف ابوسعید حسن ابن حسین بن علی بن عباس۔ ابو علی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان۔ ابوحسن عبد الرحمن بن احمد بن سیماء مجمر۔ اسماعیل بن احمد تستری۔ مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب فرماتے ہیں: حارث بن عبد الرحمن سے اس روایت کو نقل کرنے میں امام ابوحنیفہ منفرد ہیں۔

انہوں نے یہ روایت قاضی ابومسلم عبد الرحمن بن عمر سمعانی حنفی۔ ابو علی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان کے حوالے سے سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوطالب محمد بن علی بن فتح سے اذن کے طور پر۔ علی بن عمر حافظ۔

محمد بن مخلد بن حفص۔ ابولیت نصر بن احمد ابوسورہ مروزی۔ ابو عبد الرحمن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(61) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

اللہ عَنْہُ قَالَ:

بیان کرتے ہیں:

متن روایت: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأَمْرِ كَمَا يُعَلِّمُنَا
السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

”نبی اکرم ﷺ ہمیں ہر معاملے میں استخارہ کرنے کی
تعلیم اُسی طرح دیا کرتے تھے جس طرح آپ ﷺ ہمیں
قرآن مجید کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی اور حارث بن اسد اسد آبادی ان دونوں نے - عمرو بن حمید قنسی
نقل کی ہے انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز بغدادی - یحییٰ بن عثمان حربی سے نقل کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل ہروی - قاسم بن نصر بن جبریل - مالک بن سلیمان حمصی ان سب نے -
اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
صالح بن احمد کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا اراد احدكم امراً فليتوضا وليركع ركعتين ثم ليقل
اللهم انى استخيرك بعلمك واستقدرك بقدرتك واسالك من فضلك العظيم فانك تعلم ولا اعلم
وتقدر ولا اقدر انك انت علام الغيوب اللهم ان كان هذا الامر خيراً لى فى دينى وخيراً لى فى
معيشتى وخيراً لى فى عاقبة امرى فيسره لى وبارك لى فيه

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے تو وہ پہلے وضو کر کے دو رکعات ادا
کرنے پھر یہ پڑھے:

”اے اللہ! میں تیرے علم کے مطابق تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں اور تیری قدرت کی مدد سے تجھ سے طاقت مانگتا
ہوں میں تجھ سے تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو علم رکھتا ہے اور میں علم نہیں رکھتا ہوں تو قدرت رکھتا ہے
اور میں قدرت نہیں رکھتا ہوں بیشے تو غیوب کا بہت زیادہ علم رکھنے والا ہے اے اللہ! اگر یہ کام میرے لیے میرے دین
میں بہتر ہے میری زندگی میں بہتر ہے اور میرے معاملے کے انجام (یا آخرت) کے حوالے سے بہتر ہے تو اسے
میرے لیے آسان کر دے اور میرے لیے اس میں برکت رکھ دے۔“

انہوں نے یہ روایت حارث بن اسد - عمرو بن حمید - محمد بن منذر - عمران بن ہکار کلائی حمصی - ربیع بن روح (اور) احمد بن محمد
ہمدانی - اسماعیل بن فضل بلخی جو عبد الصمد کے بھائی ہیں - ابراہیم بن علاء بن ضحاک (اور) احمد بن محمد - یحییٰ بن اسماعیل - جعفر بن
علی ان سب نے - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

وان كان غيره خيراً لى فاقدر لى الخير حيث كان ثم رضنى به

”اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور صورت میرے حق میں بہتر ہے تو بھلائی کو میرا نصیب کر دے، خواہ وہ جہاں کہیں بھی ہو اور مجھے اُس سے راضی کر دے“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن محمد - قاسم بن نصر بن جبریل - ابوانس مالک بن سلیمان حمصی - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - اسماعیل بن فضل بلخی - ابراہیم بن علاء بن ضحاک - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو عبید - نصر بن محمد - عبد الوہاب بن ضحاک - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - عبد اللہ بن احمد بن حنبل - عمران بن بکار - ربیع بن روح - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن فضل بلخی - ابراہیم بن علاء بن ضحاک - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابن خسرو نے یہ روایت - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی نے اس حدیث کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(67) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الْهَدَيْلِ حَسَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:

”میں مکہ تک کے سفر میں حضرت عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رہا، وہ نفل نماز سواری پر ہی ادا کر لیتے تھے، خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو، لیکن جب انہوں نے فرض یا وتر ادا کرنے ہوتے تو وہ سواری سے نیچے اتر کر انہیں ادا کرتے تھے۔“

سن روایت: صَحِبْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ إِلَى مَكَّةَ كَانَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ فَإِنِ كَانَتْ فَرِيضَةً أَوْ وَتَرًا نَزَلَ فَصَلَّاهُمَا

——***

حافظ حسین بن محمد ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن حسن علاف - قاضی عمر اشنانی - احمد بن حسین ابن سعید بن عثمان نے اپنے والد کے حوالے سے - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (102) - وفی ”الموطأ“ (83) (205) - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 4/2 - ومسلم (700) (486-487) فی المسافرین: باب صلاة النافلة علی الدابة - وعبد الرزاق (4518) - (352)

انہوں نے یہ روایت ابو قاسم بن احمد بن عمر - ابو قاسم عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو سعید مرقی - قاضی ابو قاسم تنوخی - قاسم بن ثلاج - ابن عقدہ - احمد بن محمد بن یحییٰ - عبد اللہ بن یحییٰ - محمد بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

(620) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”ایک شخص نے اُن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر چار رکعات کی تھیں (راوی کہتے ہیں:) میں نے ان سے کہا: آپ مجھے دیکھ دیکھائیں جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی تو انہوں نے میرے ساتھ اپنے صاحبزادے کو بھیجا اس نے کہا: آؤ! تو دیکھو کہ تنے کے مد مقابل موجود ستون کے نیچے آگیا۔“

متن روایت: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ صَلَّى النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ أَرْبَعَ

رَكَعَاتٍ فَقُلْتُ لَهُ أَرِنِي الْمَكَانَ الَّذِي صَلَّى فِيهِ

فَبَعَثَ مَعِيَ ابْنَهُ فَقَالَ تَعَالِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى تَحْتِ

الْأُسْطُوَانَةِ بِحَيَالِ الْجَذْعَةِ

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حماد بن ذی نون - ابراہیم بن سلیمان زیات - امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(621) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

مُجَاهِدٍ :

متن روایت: أَنَّهُ صَحِبَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَنْ

”وہ مکہ سے مدینہ منورہ تک کے سفر میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا۔“

(620) قد تقدم فی (583)

(621) قد تقدم فی (619)

حَلَّ الْمَدِينَةَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَوَجْهَهُ قِبَلَ
مَدِينَةِ يَوْمِيْ اِيْمَاءٍ اِلَّا الْمَكْتُوبَةُ وَالْوَتْرُ فَاِنَّهُ
كَانَ يَنْزِلُ لَهُمَا فَسَأَلْتُ عَنْ صَلَاتِهِ عَلَى رَاحِلَتِهِ
وَوَجْهَهُ قِبَلَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لِيْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ
طَرَعًا حَيْثُ كَانَ وَجْهَهُ يَوْمِيْ اِيْمَاءٍ ا

عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سواری پر ہی
(نفل) نماز اشارے کے ساتھ ادا کر لیتے تھے حالانکہ ان کا رخ
مدینہ منورہ کی طرف ہوتا تھا البتہ فرض اور وتر کا معاملہ مختلف تھا
کیونکہ انہیں ادا کرنے کے لیے وہ سواری سے نیچے اترتے
تھے میں نے اُن سے مدینہ منورہ کی طرف رخ کر کے سواری
پر نوافل ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے مجھے
بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ہی اشارے کے ساتھ نوافل ادا
کر لیتے تھے خواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے
پے چچا - انہوں نے اپنے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(622) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ
قَسْرٍ عَنْ أَبِي الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
عَنِ اللَّهِ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - علی بن اقر - ابو اقر کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

سند روایت: مَنْ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَآيَقَظَ أَهْلَهُ
صَلَّى كَتَبَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا
لِّذِكْرَاتٍ

”جو شخص رات کے وقت بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بھی بیدار
کرنے اور (نفل) نماز ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اُن (میاں بیوی)
کا نام اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مردوں اور
خواتین میں نوٹ فرما لیتا ہے“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن حسن بن عبد الملک - معاذ بن موسیٰ - عافیہ بن
قیس اودی رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(623) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
عَنِ اللَّهِ عَنْهُمْ:

امام ابوحنیفہ نے - (امام باقر) ابو جعفر محمد بن علی بن حسین
بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: اَنَّ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ كَانَتْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهُنَّ رَكْعَاتُ
الْوُتْرِ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ
”نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز تیرہ رکعات پر مشتمل
ہوتی تھی جن میں وتر کی رکعات اور فجر کی دو سنتیں بھی شامل
تھیں۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن محمد بن یحییٰ طلحی - ابویحییٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے یہ ابو جعفر (رحمہ اللہ) امام باقر (رحمہ اللہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے انہوں نے اس میں حضرت علی (رحمہ اللہ) کا ذکر نہیں کیا ہے۔
ابو محمد کہتے ہیں: مقرئ اسحاق بن یوسف محمد بن حسن اور دیگر حضرات نے امام ابو حنیفہ سے جو روایت نقل کی ہے وہ بھی احمد بن محمد سے منقول ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن محمد بن یحییٰ طلحی (اور) حسین بن علی بن عوفان ان دونوں نے - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ (رحمہ اللہ) سے روایت کی ہے۔
ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن علی بن حسین بن ایوب - قاضی ابوالعلاء محمد بن علی بن احمد - احمد بن جعفر بن حمدان قطعی - ابوعلی بشر بن موسیٰ - مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ (رحمہ اللہ) سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور بن سواق - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - الحرمین مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ (رحمہ اللہ) سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ (رحمہ اللہ) سے روایت کیا ہے۔
(624) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ:
متن روایت: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا يُصَلِّي التَّطَوُّعَ عَلَى رَأْسِهِ إِيمَاءً أَيْنَمَا
تَوَجَّهَتْ بِهِ فَإِذَا كَانَتْ الْفَرِيضَةُ أَوْ الْوُتْرُ نَزَلَ
فَصَلَّى
”حضرت عبد اللہ بن عمر (رحمہ اللہ) اپنی سواری پر بیٹھ کر
کے ساتھ نوافل ادا کر لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت
ہو لیکن جب انہوں نے فرض یا وتر ادا کرنے کے بعد
وہ (سواری سے) نیچے اتر کر انہیں ادا کرتے تھے۔“

...—...—...—...

(623) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (101) - والبخاري (1089) في التهجد: باب كيف كانت صلاة النبي
الله عليه وسلم - ومسلم (737) في صلاة المسافرين - وأبو داود (1338) - وأحمد (189/6) - وابن أبي شيبة (281/1) - والسنن
”السنن الكبرى“ 6/3 عن عائشة
(624) قد تقدم في (619)

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن رحمہ اللہ تعالیٰ فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد نے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

625- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبَانَ عَنْ سِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ ابان کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص جمعہ کے دن (صرف) وضو کرے تو یہ بھی کافی ہے اور اچھا ہے لیکن جو شخص غسل کرے تو غسل زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔“

——***

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

626- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

امام ابو حنیفہ نے۔ یحییٰ بن سعید انصاری۔ عمرہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”پہلے لوگ جمعہ کے لیے آتے تھے تو پسینہ میں (نہائے ہوئے) اور گرد و غبار میں اُلے ہوئے ہوتے تھے تو ان سے یہ کہا گیا: جو شخص جمعہ (کی نماز) کے لیے آئے اسے غسل کر لینا چاہیے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن قدامہ زاہد بلخی۔ لیث بن مساور۔ اسحاق بن سلیمان رازی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن سعید کوفی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نجمہ بن حبیب زیات کی تحریر میں یہ روایت کے یہ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن سعید بن مرداس ترمذی۔ محمد بن سمانہ۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے

قد تقدم فی (414)

حرجہ الحسکفی فی ”مسند الامام“ (139)۔ والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 117/1۔ وابن حبان (1236)۔ وابو (352) فی الطهارة: باب الرخصة فی ترك الغسل يوم الجمعة۔ والشافعی فی ”المسند“ 155/1۔ وعبد الرزاق (5315)۔

روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت بہل بن بشر کندی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - ابراہیم بن موسیٰ - عباس بن ابراہیم - حماد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن احمد - محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے یہ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن حماد بن حکیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خلف بن یاسین کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حفص بن محمد بن موسیٰ - ابو فروہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن عمر بن ابراہیم نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے۔

بن حسن - زیاد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو روایت کیا ہے
 انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے

والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی - عیسیٰ بن احمد - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم اس میں حمانی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

كان الناس عمار ارضهم وكانوا يروحون يخالطهم العرق والتراب فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا حضرت الجمعة الى آخره

”پہلے لوگ خود کھیتی باڑی کیا کرتے تھے وہ جب (نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے) آتے تھے تو پسینے اور مٹی میں لتھڑے ہوتے۔“

تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا تھا: جب تم جمعہ کے لیے آؤ..... (اس کے بعد آخر تک حدیث ہے۔)

ان کے الفاظ ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن احمد۔ شعیب بن ایوب۔ ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد فارسی۔ ابو حسین مظفر حافظ۔ محمد بن ابراہیم بغوی۔ محمد بن شجاع ثلجی۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابن مظفر تک اسی سند کے ساتھ۔ ابوعلی محمد بن سعید حرانی۔ ابو فروہ یزید بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ سابق حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابن مظفر تک اسی سند کے ساتھ۔ محمد بن نصر بن طالب۔ ابو حسن احمد بن محیا۔ عبد اللہ بن محمد بن رستم۔ ابو ہاشم محمد بن حفص کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت۔ ابراہیم بن موسیٰ رازی۔ عیسیٰ بن ابراہیم۔ حماد بن عمر نصیبینی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت۔ قاضی ابو یعلیٰ محمد بن حسین فراء۔ ابونصر احمد بن حسن بن محمد بن علی بن شاہ۔ ابونصر حیری۔ ابوطالب علی بن محمد بن زید حرانی۔ ابو فروہ یزید بن محمد بن سنان۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

روایت: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَخْفِي بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

امام ابوحنیفہ نے۔ ابواسحاق سمعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ (نماز میں تلاوت سے پہلے) پست آواز میں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے“

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ عَنِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے۔ ابواسحاق سمعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں:

قد تقدم في (544).

أخرجه أحمد 86/1 - وابن أبي شيبة 296/2 - والنسائي في ”الكبرى“ (1385) - وأبو يعلى (618) - والبخاري (684) -

سفي في ”السنن الكبرى“ 467/2 - والطبري (88)

متن روایت: سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْوُتْرِ
أَحَقُّ هُوَ فَقَالَ أَمَّا كَحَقِّ الصَّلَاةِ فَلَا وَلَكِنَّهُ سُنَّةٌ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَنْبَغِي
لَا أَحَدٌ أَنْ يَتْرُكَهُ

”میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا وتر
ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: جہاں تک (فرض) نماز کی طرف
لازم ہونے کا تعلق ہے تو وہ تو نہیں ہیں، لیکن یہ نبی اکرم
کی سنت ہیں، کسی بھی شخص کے لیے انہیں ترک کرنا مناسب
ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - حفص بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(629) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَكَمِ عَنْ
مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّي بَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ

امام ابو حنیفہ نے - حکم - مجاہد کے حوالے سے یہ روایت
کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے بعد دو رکعات (سنتیں)
کرتے تھے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید بن جعفر - حفص - یعقوب بن یوسف - محمد بن بشر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
روایت کی ہے۔

(630) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى التَّكْبِيرَ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا
عَلَى مَنْ صَلَّى فِي جَمَاعَةٍ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے
روایت نقل کی ہے:
”ابراہیم نخعی یہ سمجھتے تھے کہ ایام تشریق میں تکبیر پر
شخص پر لازم ہے جس نے باجماعت نماز ادا کی ہو۔“

——***

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت - ابوطالب سمسار - ابوحسن محمد بن جعفر بن محمد تمیمی - ابوحسن محمد بن

(629) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (181)

☆قلت: وقد أخرج ابن حبان (245) - عبد الله (4811) - وأحمد 6/2 - والبخاري (1180) في التهجد باب

قبل الظهر - وأبو داود (1252) في الصلاة: باب الصلاة بعد الظهر

عن ابن عمر قال: صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان يصلي ركعتين قبل الظهر وركعتين بعدهما وركعتين بعدهما

وركعتين بعد العشاء الآخرة

(630) أخرجه ابن أبي شيبة 186/2 في الصلاة: باب في الرجل يصلي وحده يكبر أم لا؟

تبت غزنوی - ابو سعید اشج - حفص بن غیاث کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(631) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا بَعْدَ الْعِشَاءِ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ يَفْقَرُ فِي رُكْعَةٍ وَاحِدَةٍ بِفَاتِحَةِ كِتَابٍ وَتَنْزِيلِ السَّجْدَةِ وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحَمِ الدُّخَانِ وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَسُ وَفِي الرُّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ كِتَابٍ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ كُتِبَ لَهُ كَمَنْ لَمْ يَلَيْلَةَ الْقَدْرِ وَشَفَعَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ مِمَّنْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ وَأُجِيرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

امام ابو حنیفہ نے - محارب بن دثار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص عشاء کے بعد چار رکعات ادا کرے اور ان کے درمیان میں سلام پھیر کر فصل نہ کرے ایک رکعت (یعنی پہلی رکعت) میں سورہ فاتحہ اور سورہ تنزیل السجدہ پڑھے دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور حم الدخان پڑھے تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ یس پڑھے اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ ملک پڑھے تو اس شخص کے لیے شب قدر میں نوافل ادا کرنے کا اجر و ثواب نوٹ کیا جاتا ہے اور وہ اپنے اہل خانہ میں سے ان افراد کی شفاعت کرے گا جن کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہوگی اور اس شخص کو قبر کے عذاب سے بچا لیا جائے گا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - علی بن محمد بن عبد الرحمن سرخی - عیسیٰ بن نصر - خارجہ بن مصعب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(ابو محمد) بخاری کہتے ہیں: ایک جماعت نے یہ روایت امام ابو حنیفہ کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف روایت کے نقل پر کیا ہے انہوں نے اس کو مرفوع ہونے کے طور پر روایت نہیں کیا ہے ان حضرات میں حسن بن فرات (اور) ابو یوسف (اور) اسد بن عمرو (اور) سعید بن ابو جہم (اور) ایوب بن ہانی (اور) حسن بن زیاد (اور) صلت ابن حجاج (اور) عبد الحمید حمانی (اور) اسحاق بن یوسف (اور) عبد اللہ بن زبیر (اور) محمد بن حسن اور دیگر حضرات رحمہم اللہ تعالیٰ شامل ہیں۔

تو امام ابو یوسف کہتے ہیں: جیسا کہ اسماعیل بن حماد نے امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت نقل کی ہے: وہ کہتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: محارب بن دثار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے ان حات کی نقل کردہ روایت زیادہ مختصر ہے۔ ابو محمد بخاری کہتے ہیں: عبد العزیز بن خالد ابو عصمہ ابراہیم بن جراح نے امام ابو حنیفہ سے روایت نقل کی ہے۔

خارجہ الحصفی فی "مسند الامام" (180)۔

قلت: وقد اخرج الطبرانی فی "الكبير" (12240) عن ابن عباس يرفعه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال:

من صلى اربع ركعات خلف العشاء الآخرة قرأ في الركعتين الاوليين (قل يا ايها الكافرون) و (قل هو الله احد) وقرأ في الركعتين (تنزيل السجدة) و (تبارك الذي بيده الملك) كتبت له كارب ركعات في ليلة القدر

ایوب بن عائد - محارب بن دثار سے نقل کرتے ہیں اس کے بعد خارجہ کی نقل کردہ روایت کی مانند طویل روایت ہے۔
ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: صالح بن ابورمیحہ مجھے لکھ کر بھیجا: محمد بن خلف بن ایوب اور محمد بن عبد الوہاب نے ہمیں حدیث بیان کی: جعفر بن عون - امام ابو حنیفہ سے روایت کرتے ہیں: محارب بن دثار نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

من صلی بعد العشاء اربع رکعات قبل ان یشرج من المسجد عدلن بمثلھن من لیلة القدر
”جو شخص عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعات ادا کر لے گا تو یہ اس کے لیے شب قدر میں اتنی ہی رکعات ادا کرنے کے برابر شمار ہوں گی۔“

ابو محمد بخاری کہتے ہیں: صالح بن ابورمیحہ نے مجھے لکھ کر بھیجا: ابوبکر بن داؤد سمعانی نے یہ روایت - عبد العزیز بن یحییٰ ابی صبیح - محمد بن سلمہ بن حرانی - امام ابو حنیفہ کے حوالے سے - محارب بن دثار سے روایت کی ہے۔
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - حسن بن علی بن عفان - حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: امام ابو یوسف اسد بن عمر صلت بن حجاج نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔۔۔
ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حنیس - محمد بن شجاع شافعی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے مختصر طور پر روایت کی ہے: آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

من صلی اربع رکعات بعد العشاء الآخرة قبل ان یشرج من المسجد عدلن بمثلھن من لیلة القدر
”جو شخص عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعات ادا کر لے گا تو یہ اس کے لیے شب قدر میں اتنی ہی رکعات ادا کرنے کے برابر شمار ہوں گی۔“

قاضی اشنانی نے اس کو امام ابو حنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن رحمه الله تعالى في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد

وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(634) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ: نقل کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ - عثمان بن عبد اللہ بن مَوْهَب کے بارے میں

متن روایت: أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا سَجَدَ وَكُلَّمَا رَكَعَ "انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہر مرتبہ سجدے اور رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر کہی۔"

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن رحمه الله تعالى في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد

رضي الله عنه

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(635) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ: امام ابوحنیفہ - عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: وَقَدْ سَأَلَهُ عَنْ شَأْنِ الْإِمَامِ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ أَيْقُولُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَالَ مَا عَلَيْهِ أَنْ يَقُولَ ذَلِكَ

ثم روى عن عبد الله بن عمر قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فلما رفع رأسه من الركوع قال رجل ربنا لك الحمد حمدا كثيرا طيبا مباركا فلما انصرف النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال من ذا المتكلم قالها ثلاث مرات

"امام ابوحنیفہ نے ان سے امام کی حالت کے بارے میں سوال کیا: کہ کیا وہ جب "سمع الله لمن حمده" پڑھے گا تو کیا وہ اس کے بعد "ربنا ولك الحمد" بھی پڑھے گا تو عطاء نے فرمایا: اگر وہ یہ کلمات پڑھ لیتا ہے تو اس پر کوئی حرج نہیں ہوگا۔

پھر انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی: وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھا رہے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر مبارک اٹھایا تو ایک شخص نے یہ

(634) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (75) - وفی "الموطأ" (103) - ومسلم (392) 293/1 - وعبد الرزاق

(2492) فی الصلاة: باب التكبير - والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 221/1 - والبيهقي فی "السنن الكبرى" 67/1

(635) اخرجہ الحسکفی فی "مسند الامام" (107) - والطبرانی فی "الكبير" (13600) - وعبد الرزاق (2918) - والهيثمي فی

معجم الزوائد "123/2 - والزبيدي فی "عقود الجواهر" 110/1

قَالَ رَجُلٌ أَنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ
لَقَدْ رَأَيْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مَلَكًا يَتَدَرُونَ أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا
لَكَ

کلمات پڑھے:

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا
”اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے ہی لیے
مخصوص ہے جو زیادہ ہو یا کمزور ہو برکت والی ہو“

جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ ﷺ نے
دریافت کیا: یہ کلمات پڑھنے والا شخص کون ہے؟ (کسی نے
جواب نہیں دیا) یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ دریافت کی تو
ایک صاحب نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! وہ میں تھا، نبی
اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا
ہے، میں نے دس سے زیادہ فرشتوں کو جلدی کرتے ہوئے
دیکھا کہ اُن میں کون انہیں تمہارے لیے نوٹ کرتا ہے؟“

——***

ابو محمد بخاری نے - علی بن حسین بن عبدہ بخاری - عبد الوہاب بن فلیح مکی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ابو یوسف یسع بن طلحہ
بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ کو دیکھا کہ انہوں نے عطاء سے امام کے (رکوع سے) سر اٹھانے کے بارے میں دریافت
کیا: اس کے بعد راوی نے پوری روایت نقل کی ہے۔

(636) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ طَاوُسٍ عَنْ
بَنِي عَبَّاسٍ أَوْ غَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

”اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف یہ وحی کی تھی کہ
وہ سات ہڈیوں پر سجدہ کریں“

متن روایت: أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ
صَلَاةُ وَالسَّلَامُ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن صالح طبری - حسن بن ابوزید - اسماعیل بن یحییٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے

(636) أخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 256/1 - وابن حبان (1923) - والطبرانی فی "الکبیر" (10862) - واحمد
255 - والبخاری (810) فی الاذان: باب السجود علی سبعة أعظم - ومسلم (490) فی الصلاة: باب أعضاء السجود - وابوداؤد
(890) فی الصلاة: باب أعضاء السجود - والبیہقی فی "السنن الکبریٰ" 108/2

(637) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ الْمَرِيضِ يُغْمَى عَلَيْهِ فَيَدْعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْيَوْمَ الْوَاحِدَ فَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ يَقْضِيَهُ فَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَهُوَ فِي عُذْرٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

”حماد نے ان سے ایسے بیمار شخص کے بارے میں دریافت کیا جس پر بیہوشی طاری ہو جاتی ہے تو کیا وہ نماز کو ترک کر دے گا؟ (یا اس کی بعد میں قضا کرے گا؟) تو ابراہیم نخعی نے جواب دیا: اگر تو وہ بیہوشی صرف ایک دن کے لیے تھی تو میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ وہ شخص ان نمازوں کی قضا کر لے لیکن اگر وہ اس سے زیادہ تھی تو پھر وہ شخص ان شاء اللہ معذور شمار ہوگا۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة قال محمد اذا اغمى عليه يوماً

وليلة قضى وان كان اكثر من ذلك فلا قضاء عليه وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے ہیں: اگر اس پر ایک دن اور ایک رات تک بیہوشی طاری رہی ہو تو وہ (اس دوران رہ جانے والی نمازوں کی) قضا کرے گا، لیکن اگر اس سے زیادہ عرصہ بیہوشی رہی ہو تو اس پر قضا لازم نہیں ہوگی، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(638) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

”ایک دن اور ایک رات تک بیہوش رہنے والے شخص کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: وہ (درمیان میں رہ جانے والی نمازوں کی) قضا کرے گا۔“

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الْمُغْمَى عَلَيْهِ يَوْمًا وَكَلِيلَةً قَالَ يَقْضَى

——***

قال محمد وبه ناخذ (اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضى الله عنه

(637) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (171) فی الصلاة: باب صلاة المغمى عليه - وابن ابی شیبہ 269/2 فی

الصلاة: باب ما يعيد المغمى عليه من الصلاة

(638) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (172) فی الصلاة: باب صلاة المغمى عليه - وعبد الرزاق (4152) فی

الصلاة: باب صلاة المريض على الدابة وصلاة المغمى عليه - وابن ابی شیبہ 269/2 فی الصلاة: باب ما يعيد المغمى عليه من الصلاة

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، میں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(639) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

سُنْ رَوَايَت: أَمَرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمِ
لَا أَكْفَ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا

امام ابو حنیفہ نے - عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سات اعضاء پر سجدہ کروں اور میں بالوں یا کپڑے کو نہ سمیٹوں۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی - حسن بن سلام - سعید بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(640) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

سُنْ رَوَايَت: فِي الرَّجُلِ يَشْكُ فِي السَّجْدَةِ
تَشْهِدُ وَنَحْوِ ذَلِكَ مِنْ صَلَاتِهِ مَا لَمْ تَكُنْ رَكْعَةً
مَقْبُوضِي مَا شَكَّ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ وَيَقْضِي سَجْدَةً
سَبَّوْا لِدَلِيلِكَ أَيْضًا فَإِنَّهُمَا يَصْلُحَانِ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى
كَانَ قَبْلَهُمَا مِنَ النَّسْيَانِ وَكَانَ يُقَالُ إِنَّهُمَا
سَرَعَمَانِ لِلشَّيْطَانِ وَآلَهُ قَالَ لَأَنْ أَسْجُدَ لِذَلِكَ
سَجْدَتِي السَّهْوِ فِيمَا لَمْ يَحِقَّ عَلَيَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ
دَعْوَاهُمَا

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جس شخص کو اپنی نماز میں سجدہ یا تشہد یا اُس جیسی کسی اور چیز کے بارے میں شک ہو جائے جبکہ ایک رکعت مکمل نہ ہو تو اس کو جس چیز کے بارے میں شک ہوا تھا وہ اس کو ادا کرے گا اور دو مرتبہ سجدہ سہو بھی کرے گا تو ان سے پہلے جو بھی نسیان ہوا تھا یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے اذن سے اس (کی) کو ٹھیک کر دیں گے ان دونوں کو ”شیطان کو رسوا کرنے والی دو چیزوں“ کا نام بھی دیا گیا ہے۔

وہ (یعنی ابراہیم نخعی) فرماتے ہیں: جب مجھ پر سجدہ سہو لازم نہ ہو رہا ہو ایسی صورت میں میں سجدہ سہو کر لوں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اس کو ترک کر دوں۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة قال محمد وبه ناخذ وان كان قد تقدم في (636)

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (173) في الصلاة: في صلاة المغمى عليه - وعبد الرزاق (3532) في

یبتلی بذلك كثيراً مضى على اكبر رايه وسجد سجدتي السهو

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اگر وہ اکثر اس صورت حال میں مبتلا ہو جاتا ہو تو وہ اپنے غالب گمان کے مطابق نماز جاری رکھ کر (آخر میں) سجدہ سہو کر لے گا۔

(641) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فَيَمْنُ نَسِيَ فَرِيضَةً فَلَا يَذْرِي أَرْبَعًا صَلَّى أَمْ ثَلَاثًا قَالَ إِذَا كَانَ أَوَّلَ نِسْيَانِهِ أَعَادَ الصَّلَاةَ وَإِنْ كَانَ يُكْثِرُ النِّسْيَانَ تَحَرَّى لِلصَّوَابِ فَإِنْ كَانَ أَكْبَرَ ظَنَّهُ أَنَّهُ أَتَمَّ الصَّلَاةَ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ وَإِنْ كَانَ أَكْبَرَ ظَنَّهُ أَنَّهُ صَلَّى ثَلَاثًا أَصَافَ إِلَيْهَا رَابِعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جو شخص فرض نماز میں بھول جائے اور اس کو پتہ نہ ہے کہ اس نے تین رکعات ادا کی ہیں یا چار ادا کی ہیں تو ابراہیم فرماتے ہیں: اگر تو اس کو پہلی مرتبہ نسیان لاحق ہوا ہے تو وہ نماز دہرائے گا، لیکن اگر اس کو اکثر نسیان کا سامنا کرنا پڑتا ہو تو درست صورت کے بارے میں تحری کرے گا، اگر اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اس کی نماز مکمل ہو چکی ہے تو وہ سجدہ سہو کر لے گا۔ اگر اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اس نے تین رکعات ادا کی ہیں تو ان کے ساتھ چوتھی رکعت ملا لے گا اور پھر سجدہ سہو کر لے گا۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(642) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَضْرِبُ الرَّجُلَ إِذَا رَأَاهُ يَتَابِعُ بَيْنَ السُّجُودِ فِي غَيْرِ سَهْوٍ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب کسی کو سہو (لاحق سے) کے بغیر مسلسل سجدہ سہو کرتے ہوئے دیکھتے تھے تو اس کے پٹائی کیا کرتے تھے۔“

——***

(641) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (174) فی الصلاة: باب صلاة المغمی علیہ -وعبدالرزاق (3474)

الصلاة: باب السهو فی الصلاة -وابن ابی شیبہ 26/2 فی الصلاة: فی الرجل یصلی فلا یدری زاد او نقص

(642) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (175) فی الصلاة: باب السهو فی الصلاة

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفہ ثم قال محمد لا ینبغی ان یسجد
للرکعة اکثر من سجدتین ثلاثا ان یسهو فلا یدری اسجد واحدا ام ثنتین فیمضی علی اکبر رایہ
وهذا کله قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام
محمد فرماتے ہیں: یہ مناسب نہیں ہے کہ آدمی ایک رکعت کے لیے دو سے زیادہ سجدے کرے البتہ اگر اس کو سہواً حق ہو جائے اور اس کو
یہ پتہ نہ چلے کہ اس نے ایک سجدہ کیا ہے؟ یا دو سجدے کیے ہیں تو پھر وہ اپنے غالب گمان کے مطابق عمل کرے گا (خواہ درحقیقت
ایک رکعت کے لیے تین سجدے ہو جائیں) ان تمام صورتوں میں امام ابو حنیفہ کا قول بھی یہی ہے۔

643- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
سَرَاهِيمَ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - شقیق
بن سلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جب کسی شخص کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور اسے یہ
پتہ نہ چلے کہ اس نے تین رکعات ادا کی ہیں یا چار رکعات ادا کی
ہیں تو اسے تحرری کرنی چاہیے اور اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ
اس کا غالب گمان کیا ہے اگر اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اس نے
تین رکعات ادا کی ہیں تو وہ کھڑا ہو کر ان کے ساتھ چوتھی رکعت
شامل کر لے پھر تشهد پڑھ کر سلام پھیرے اور سجدہ سہو کر لے اگر
اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اس نے چار رکعات ادا کر لی ہوئی
ہیں تو وہ تشهد پڑھ کر سلام پھیرے اور پھر سجدہ سہو کر لے۔

سند روایت: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ
كَلِمًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَتَحَرَّ فَلْيَنْظُرْ أَفْضَلَ ظَنَّهُ فَإِنْ
كَانَ أَكْثَرَ ظَنَّهُ أَنَّهَا ثَلَاثًا قَامَ فَأَضَافَ إِلَيْهَا رَابِعَةً ثُمَّ
سَجَدَ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ وَإِنْ كَانَ
أَفْضَلَ ظَنَّهُ أَنَّهُ صَلَّى أَرْبَعًا تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ
سَجْدَتِي السَّهْوِ

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبه ناخذ الا انا نستحب له
اذا كان ذلك اول ما اصابه انه يعيد الصلاة وهو قول ابی حنیفہ ثم قال محمد (حدثنا) مالك بن
مخول (عن) عطاء بن ابی رباح انه قال يعيد مرة قال محمد وبهذا ناخذ وهو قول ابی حنیفہ
رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد
فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں البتہ ہم اس کے لیے یہ بات مستحب سمجھتے ہیں کہ اگر اس کو پہلی مرتبہ یہ صورت حال

(اخرجه) محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (176) فی الصلاة: باب السهو فی الصلاة - وعبدالرزاق (3468) فی

باب السهو فی الصلاة - وابن ابی شیبہ 26/2 فی الصلاة: باب فی الرجل یصلی فلا یدری زاد او نقص

پیش آئی ہو تو وہ نماز کو دہرائے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

پھر امام محمد فرماتے ہیں: مالک بن مخلول نے - عطاء بن ابورباح کا یہ قول نقل کیا ہے: پہلی مرتبہ (اس صورتحال کا سامنا کرتے ہوئے) وہ شخص نماز کو دہرائے گا۔

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(644) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جب امام کو سہولاحق ہو اور وہ سجدہ سہو کرے تو تم بھی

کے ساتھ سجدہ سہو کرو اگر وہ سجدہ سہو نہیں کرتا تو (اس کے ساتھ)

وجہ سے) تم پر سجدہ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا۔“

متن روایت: إِذَا سَهَا الْإِمَامُ فَسَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ فَاسْجُدْ مَعَهُ وَإِنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَيْسَ عَلَيْكَ أَنْ تَسْجُدَ.

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جو شخص بھول کر (دو کی بجائے) تین سجدے کرے

پر بھی سجدہ سہو لازم ہوگا۔“

(645) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ سَجَدَ ثَلَاثَ سَجَدَاتٍ نَاسِيًا فَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جب دو صورتیں تمہارے لیے خلجان پیدا کر رہی ہیں

تم یہ سوچو کہ ان دونوں میں سے حق کے زیادہ قریب وہ صحت

ہوگی جو زیادہ گنجائش والی ہو۔“

(646) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

متن روایت: إِذَا تَخَالَجَكَ أَمْرَانِ فَظُنَّ أَنَّ أَقْرَبَهُمَا إِلَى الْحَقِّ أَوْ سَعُهُمَا

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

(647) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

(644) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (179) فی الصلاة: باب السهو فی الصلاة - وعبد الرزاق 316/2

الصلاة: باب هل علی من خلف الامام سهو؟ وابن ابی شیبہ 39/2 فی الصلاة: باب الامام یسهو فلا یسجد ما یصنع القوم؟

(645) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (180) فی الصلاة: باب السهو فی الصلاة - وابن ابی شیبہ 39/2

الصلاة: باب الامام یسهو فلا یسجد ما یصنع القوم؟ وعبد الرزاق 316/2 فی الصلاة: باب هل علی من خلف الامام سهو؟

(646) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (178) فی الصلاة: باب السهو فی الصلاة

ہم قال :

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جب تمہارے نماز پڑھ کر فارغ ہو جانے کے بعد تمہیں وضو یا نماز یا تلاوت کے بارے میں شک لاحق ہو تو تم (اُس کی طرف) توجہ نہ دو۔“

روایت: إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاتِكَ فَعَرَضَ لَكَ فِي وَضُوءٍ أَوْ صَلَاةٍ أَوْ قِرَاءَةٍ فَلَا تَلْتَفِتْ

(خرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضى الله عنه ثم قال محمد وبه حذ وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه

ام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔
فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ حَسَى اللَّهُ عَنْهُمَا :

امام ابو حنیفہ نے۔ نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ سَمِعَ عَنِ الْمُجْشَمَةِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”مجشمہ“ سے منع کیا ہے۔“

محمد بخاری نے یہ روایت۔ صالح بن احمد بن ابو مقاتل بزاز بغدادی۔ احمد بن اسحاق بن صالح۔ خالد بن خدّاش بن عجلان خلیل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابن مخلد اور صالح بن احمد ان دونوں نے۔ احمد بن اسحاق بن صالح وراق۔ خلیل صفار کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

روایت: أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَنَامُ فَإِذَا جَاءَ اللَّيْلُ صَلَّى رَكْعَةً يُرِيدُ بِهَا نَقْضَ وَتَرِهِ سَمِعَ بَنَ فَرَّغَ أَوْ تَرَفِي آخِرِ صَلَوَتِهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ حَسَى اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ رَحِمَ اللَّهُ ابْنَ عُمَرَ مَا

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کر کے سو جاتے تھے پھر جب وہ رات کے آخری حصے میں بیدار ہوتے تو ایک رکعت ادا کرتے وہ اس کے ذریعے اپنے (ادا کیے ہوئے) وتر کو توڑنے کا ارادہ کرتے تھے پھر (نوافل) ادا

(خرجه) محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (181) في الصلاة: باب السهو في الصلاة

(خرجه) الحصكفي في ”مسند الامام“ (406) - وابن حبان (5617) - واحمد 103/2 - والنسائي 238/7 - والدارمي (8428) نحوه

(خرجه) الحصكفي في ”مسند الامام“ (574) - والطحاوي في ”شرح معاني الآثار“ 343/1 (2020) في الصلاة: باب

في تركه دون هذه القصة

عِلْمُهُ بِالْوِتْرِ أَمَّا أَنَّهُ يُرِيدُ يَلْعَبُ بِصَلَاتِهِ فَإِذَا أَوْتَرَ
أَحَدُكُمْ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي مَثْنِي مَثْنِي
حَتَّى يَسْحَرَ فَإِنَّهُ يُصْبِحُ عَلَى وِتْرِهِ
قَالَ حَمَّادٌ سَأَلْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ
فِعْلِ أَبِيهِ فِي الْوِتْرِ فَقَالَ رَأَى رَأَاهُ فَلَمْ يَأَلِ عَنِ
الْخَيْرِ

کرتے پھر اپنی (نفل) نماز کے آخر میں وتر ادا کر لیتے۔
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی اطلاع ملی تو انہوں نے
فرمایا: اللہ تعالیٰ ابن عمر پر رحم کرے وہ وتر کے بارے میں
جانتے ہیں یا پھر یہ ہے کہ وہ اپنی نماز کے ساتھ کھیلنے کا اراہہ کرتے
ہیں جب کوئی شخص رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کر چکا ہو
اپنی (رات کی نفل) نماز کو صبح صادق تک دو دو کر کے
کرے تو وہ ایسی حالت میں صبح کرے گا کہ اس نے وتر کی
ہوئے ہوں گے۔

حماد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
کے صاحبزادے عبید اللہ سے ان کے والد کے اس طریقہ عمل سے
بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: یہ ان کی ذلت تھی
تھی اور انہوں نے بھلائی کے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - احمد بن محمد بن عبد الرحمن نے اپنے والد کے حوالے سے - جنادہ بن سالم کے حوالے سے
امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خرد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن حسن
علاف - قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(650) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
سَنَّ فِي الصَّلَاةِ إِذَا نَابَهُمْ فِيهَا شَيْءٌ التَّسْبِيحُ
لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بارے میں یہ سنت
ہے کہ اس کے دوران اگر (امام کو متوجہ کرنے کی) ضرورت
آجائے تو مردوں کے لیے ”سبحان اللہ“ کہنے کا حکم
خواتین کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنے کا حکم ہے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عباس بن عبد العزیز قطان مروزی - علی بن سلیمان - حکیم بن زید کے حوالے سے
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں اسی طرح نقل کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ رَاضِي اللَّهِ عَنْهُمَا :
امام ابو حنیفہ نے۔ نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

روایت: أَنَّهُ سُئِلَ كَيْفَ كَانَ النِّسَاءُ يُصَلِّينَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَتَرَبَّعْنَ ثُمَّ أُمِرْنَ أَنْ يَحْتَفِزْنَ
”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں خواتین کس طرح نماز ادا کیا کرتی تھیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: پہلے وہ چار زانو بیٹھا کرتی تھیں پھر انہیں حکم دیا گیا کہ وہ دو زانو بیٹھیں۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ قبصہ طبری۔ زکریا بن یحییٰ نیشاپوری۔ عبداللہ بن احمد بن خالد رازی۔ ابو ثابت زر بن نجیح۔ ابراہیم بن مہدی۔ ابو جواب احوص بن جواب۔ سفیان ثوری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
قاضی عمر بن حسن اشانی نے یہ روایت۔ علی بن محمد بزاز۔ احمد بن محمد بن خالد۔ زر بن نجیح۔ ابراہیم بن مہدی۔ ابو جواب احوص۔ سفیان ثوری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خیرون۔ ان کے ماموں ابو علی باقلانی۔ ابو عبداللہ بن دوست علاف۔ اشانی انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

روایت: فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي يَوْمٍ غِيَمٌ ثُمَّ شَمْسٌ وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ صَلَاتِهِ فَإِذَا هُوَ يُصَلِّي إِلَى غَيْرِ قِبْلَةٍ قَالَ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْقِبْلَةِ حَبَّ بِمَا مَضَى وَيُصَلِّي مَا بَقِيَ
”جو شخص ابراہیم ثمود میں (فجر کی) نماز ادا کر رہا ہو اور پھر سورج نکل آئے اور ابھی اس کی کچھ نماز باقی ہو (اور یہ بھی پتہ چل جائے) کہ وہ قبلہ کی بجائے دوسری سمت میں رخ کر کے نماز ادا کر رہا تھا (تو ابراہیم نخعی) فرماتے ہیں: وہ قبلہ کی طرف رخ کر لے گا، گزری ہوئی نماز کو شمار کرے گا اور باقی رہ جانے والی نماز کو ادا کر لے گا۔“

حرجہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابو حنيفة قال محمد وبه ناخذ وهو قول

ابي حنيفة رحمه الله

الآثار أخرج ابن أبي شيبة 270/1 في الصلاة: باب في المرأة كيف تجلس في الصلاة؟ عن نافع قال: كن نساء ابن عمر يتربعن

حرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (163) في الصلاة: باب القهقهة في الصلاة وما يكره فيها۔ وابن أبي شيبة

في الصلاة: باب في الرجل يصلي بعض صلاته لغير القبلة من قال: يعتد بها

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(653) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سُفْيَانَ

ظَرِيفِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: الْإِنْسَانُ يَسْجُدُ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ
جَبْهَتِهِ وَيَدَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَصَدُورُ قَدَمَيْهِ فَإِذَا سَجَدَ
أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ كُلَّ عِضْوٍ مَوْضِعَهُ وَإِذَا رَكَعَ فَلَا
يَذْبَحُ تَذْبِيحَ الْحِمَارِ

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - اسماعیل بن بشر - حماد بن قریش - عمر بن رماح کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرس سلمیٰ نیشاپوری - جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

اِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْدُدْ صُلْبَهُ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ يَسْجُدُ..... الْحَدِيثُ

”جب کوئی شخص سجدہ کرے تو وہ اپنی پشت کو پھیلائے نہیں؛ کیونکہ انسان سجدہ کرتا ہے“..... الحدیث

انہوں نے یہ روایت حارث بن اسد اسد آبادی - عبید اللہ بن مرزبان - عبد اللہ بن اسلم بلخی - عمار بن بزیع کے حوالے سے

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابراہیم بن عبدوس ہمدانی - عباس بن یزید - احمد بن بشر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْدُ الرَّجُلُ صُلْبَهُ فِي السَّجْدِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی سجدہ کرتے ہوئے اپنی پشت کو پھیلائے۔“

(654) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

أَبِي الصُّحْحِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ:

(653) اخبرني البیهقی فی ”السنن الکبریٰ“ 85/2 فی الصلاة: باب صفة الركوع

(654) اخبرني محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (106) فی الصلاة: باب تسليم الامام وسجوده - وعبد الرزاق

الذی: باب مکث الامام بعدما یسلم - والطحطاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 270/1

متن روایت: كَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
إِذَا سَلَّمَ كَانَهُ عَلَى الرَّضْفِ حَتَّى يَنْفَتِلَ

”حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب سلام پھیرتے تھے تو
یوں لگتا جیسے وہ انگارے پر بیٹھے ہیں، یعنی وہ فوراً اٹھ جاتے
تھے۔“

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر بن احمد - محمد بن
ابراہیم بن حبیش بغوی - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع شافعی - حسن بن زیاد رحمہ اللہ کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
(واخرجه) الامام محمد بن الحسن رحمه الله تعالى في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد
وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد
فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(655) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي
الْمَكَانِ الضَّيِّقِ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى جَانِبِهِ
الْأَيْسَرِ أَوْ تَكُونُ بِهِ عِلَّةٌ قَالَ فَلْيَجْلِسْ عَلَى جَانِبِهِ
الْأَيْمَنِ وَإِنْ كَانَ يَسْتَطِيعُ الْجُلُوسَ عَلَى جَانِبِهِ
الْأَيْسَرِ فَلْيَجْلِسْ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(656) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

متن روایت: إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عِلَّةٌ جَلَسَ فِي
صَلَاةٍ كَيْفَ شَاءَ

”جب کسی شخص کو کوئی تکلیف لاحق ہو تو وہ جیسے چاہے نماز
میں بیٹھ جائے۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا

كانت العلة تمنعه من الجلوس في الصلاة على ما امر به وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جب آدمی کو کوئی ایسی تکلیف لاحق ہو جس کی وجہ سے وہ نماز کے دوران اس طرح سے نہ بیٹھ نہ سکتا ہو جس طرح اس کو حکم دیا گیا ہے (تو پھر وہ جیسے چاہے بیٹھ کر نماز ادا کر لے) امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(657) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سُفْيَانَ طَرِيفِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - ابوسفیان طریف بن شہاب - ابونضرہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا فَضْلَ فِي الْوُتْرِ

”وتر میں (درمیان میں) سلام پھیر کر (فضل نہیں ہوگا)۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - سری بن عاصم بخاری جو زکریا کے رہنے والے ہیں - عبد اللہ بن عبد الرحمن مدینی - جعفر بن محمد

کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(658) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سُفْيَانَ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - ابوسفیان طلحہ بن نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ - حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ

”وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز ادا کرتے ہوئے پایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سجدہ کر رہے تھے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن حسن بن سلام دینوری - احمد بن عباد بن سعید سقفی سراج - عیسیٰ بن یونس کے

حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(659) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

(657) (أَخْرَجَهُ الْحَصَكْفِيُّ فِي "مُسْنَدِ الْإِمَامِ" (158)

☆☆قلت: وقد أخرج ابن أبي شيبة 295/2 في الصلاة: باب من كان يوتر بثلاث أو أكثر - والنسائي (1400) - والدارقطني (7) - والحاكم في "المستدرک" 304/1 - والخطيب في "تاريخ بغداد" 284/14 عن عائشة قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يسلم في ركعتي الوتر

(658) (أَخْرَجَهُ الْحَصَكْفِيُّ فِي "مُسْنَدِ الْإِمَامِ" (124) - ومسلم (661) و (519) في المساجد: باب الصلاة في ركعتي واحد - والترمذي (332) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة على الحصى - وابن ماجه (1029) في إقامة الصلاة: باب الصلاة في الخمرة

ابراہیم اَنَّهُ قَالَ:

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

مَنْ رَوَيْت: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ إِذَا رَكَعَ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُطَبِّقُ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِذَا رَكَعَ

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب رکوع میں جاتے تھے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے تھے جبکہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب رکوع میں جاتے تو دونوں ہاتھ ملا کر انہیں گھٹنوں کے درمیان رکھتے تھے۔“

قَالَ اِبْرَاهِيمُ الَّذِي كَانَ يَضَعُ عَبْدُ اللَّهِ كَانَ شَيْءٌ يَضَعُ فُتْرَكَ وَالَّذِي ضَمَعَ عُمَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جو کرتے تھے وہ پہلے کیا جاتا تھا، لیکن پھر اسے ترک کر دیا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جس طرح کرتے تھے وہ (طریقہ) میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔“

قاضی ابوحسن عمر بن حسن اشنانی نے اس کو - محمد بن حنیفہ بن ماہان - تمیم بن منصر - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابن خسرو نے اس کو - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی حسن بن احمد باقلانی - ابوعبد اللہ احمد بن محمد بن دوست - قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

660 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سُفْيَانَ حَسَّةَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ الْحَسَنِ: سے یہ روایت نقل کی ہے:

مَنْ رَوَيْت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى مُحْتَبِنًا مِنْ رَمَدٍ كَانَ بِعَيْنَيْهِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آثوب چشم کی شکایت کی وجہ سے ”احتباء“ کے طور پر بیٹھ کر نماز ادا کی تھی۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد اللہ بن سرج بخاری - محمود بن خدّاش - علی بن یزید صدائی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن حرام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے، تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

655 - فَمَا حَدَّثَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَأَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي ”الْأَثَارِ“ (95) - وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ (3884) فِي ”الْمَعَانِي“: بَابُ الرَّجُلِ يَوْمَ الرَّجُلَيْنِ وَالْمَرْأَةِ - وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ 245/1 - وَالطَّحَاوِيُّ فِي ”شَرْحِ مَعَانِي الْأَثَارِ“ 229/1 - وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ 244/1 - وَأَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي ”الْأَثَارِ“ (69) - وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ 244/1 - وَأَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي ”الْأَثَارِ“ (100) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ - وَالْحَصْكَنِيُّ فِي ”مُسْنَدِ“ (126) - وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ 53/2 فِي الصَّلَاةِ: بَابُ الرَّجُلِ يَصَلِّي وَهُوَ مُحْتَبِي

صلی تطوعاً وهو محتب بثوبه

”نبی اکرم ﷺ نے نفل نماز ادا کی آپ نے اپنے کپڑے کو احتباء کے طور پر لپیٹا ہوا تھا“

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ لا

نری بذلك باساً وهو قول ابی حنیفہ فاذا بلغ السجود حل حیوۃ وسجد

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے جب آدمی سجدے میں جائے گا تو اپنے ”حبوہ“ کو کھول لے گا اور سجدہ کرے گا۔

(661) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ

مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِذَا هَمَمْتَ بِإِقَامَةِ خَمْسَةِ عَشَرَ يَوْمًا

فَاتِمِ الصَّلَاةَ

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - مضر بن محمد - ابو جعفر رازی - احمد بن عمر - ابو مطیع بلخی

کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(662) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا يَزِيدُونَ عَلَيْهِ

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - حاتم بن یوسف بن خطاب ترمذی - حسن بن مطیع - معاذ بن ابو جارود - ابو جارود کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(661) ☆☆..... وقد اخرج ابو داود 10/2 (1231) - والنسائی فی ”الکبریٰ“ 287/1 - وابن ماجہ (1076) -

عن ابن عباس قال: قام رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة عام الفتح خمس عشرة يقصر الصلاة .

(662) اخرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (151) - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 416/1 باب صلاة المسافر - والبیہقی

(5194) - ومسلم (695) فی صلاة المسافرين: باب قصر الصلاة بمضى - وابوداؤد (1960) فی المناسک: باب الصلاة بمضى - واحمد 425/1 - والبخاری (1084) فی تقصير الصلاة: باب الصلاة بمضى

(663) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَتَنُ رَوَايَةٍ: إِذَا كُنْتَ مُسَافِرًا فَوَطَّئْتَ نَفْسَكَ عَلَى إِقَامَةِ خُمُسَةِ عَشَرَ يَوْمًا فَاتِمِ الصَّلَاةَ وَإِنْ كُنْتَ لَا تَذَرِي فَأَقْصِرْ

امام ابو حنیفہ نے - موسیٰ بن مسلم - مجاہد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”جب تم مسافر ہو اور (کسی جگہ پر) پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ کر لو تو مکمل نماز ادا کرو لیکن اگر تمہیں یہ پتہ نہ ہو کہ (تم نے کب وہاں سے روانہ ہو جانا ہے؟) تو قصر نماز ادا کرو۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(664) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَتَنُ رَوَايَةٍ: أَنَّهُ صَلَّى بِالنَّاسِ بِمَكَّةَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَالَ يَا أَهْلَ مَكَّةَ إِنَّا سَفَرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ فَلْيُكْمِلْ فَأَكْمَلَ أَهْلُ الْبَلَدِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ میں ظہر کی نماز میں دو رکعات پڑھانے کے بعد سلام پھیر دیا اور فرمایا: اے اہل مکہ! ہم سفر میں ہیں تو جتنے لوگ (اس) شہر کے رہنے والے ہیں وہ مکمل نماز ادا کریں تو اہل شہر نے مکمل نماز ادا کی۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا دخل المقيم في صلاة المسافر فقصر المسافر واتم المقيم صلاته وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جب مقيم شخص کسی مسافر کی اقتداء میں نماز ادا کرے گا تو مسافر (جو امام ہے) وہ قصر نماز ادا کرے گا جبکہ مقيم اپنی نماز کو مکمل ادا کرے گا امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(665) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ (رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ): مَتَنُ رَوَايَةٍ: أَنَّهُ صَلَّى بِالنَّاسِ بِمَكَّةَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَالَ يَا أَهْلَ مَكَّةَ إِنَّا سَفَرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ فَلْيُكْمِلْ فَأَكْمَلَ أَهْلُ الْبَلَدِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

(663) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (190) - وعبد الرزاق (4343) فی الصلاة: باب الرجل يخرج فی وقت صلاة - وابن ابي شیبہ 455/2 فی الصلاة باب من قال: اذا اجمع علی إقامة خمس عشرة اتم

(664) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (191) فی الصلاة: باب الصلاة فی السفر - ومالك فی ”الموطأ“ 105 - وعبد الرزاق (4369) فی الصلاة: باب مسافر ام مقيم - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 417/1 فی الصلاة: باب صلاة المسافر

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمَسَافِرُ فِي صَلَاةِ الْمَقِيمِ اكْمَلَ

”جب مسافر شخص‘ مقيم کی اقتداء میں نماز ادا کرے گا تو وہ مکمل نماز ادا کرے گا“۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا دخل

المسافر مع المقيم وجبت عليه صلاة المقيم اربعاً وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جب مسافر شخص مقيم کی اقتداء میں نماز ادا کرے گا تو اس پر مقيم کی نماز کی چار رکعات ادا کرنا لازم ہوگا امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(666) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسليمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں:

متن روایت: لَا يَغْرَنَّاكُمْ حَضْرُكُمْ هَذَا عَنْ صَلَاتِكُمْ يَغِيبُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ فِي ضِيعَتِهِ فَيَقْصِرُ وَيَقُولُ أَنَا مُسَافِرٌ

”تمہارا یہ مقيم ہونا تمہیں تمہاری نماز کے حوالے سے کسی غلط فہمی کا شکار نہ کر دے تم میں سے کوئی شخص اپنی زمین پر جاتا ہے تو قصر نماز ادا کرنے لگتا ہے اور یہ کہتا ہے: میں تو مسافر ہوں۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا

كان على مسيرة اقل من ثلاثة ايام ولياليها اتم الصلاة فاذا كان على مسيرة ثلاثة ايام ولياليها فصاعداً ولم يكن له بها اهل ولم يوطن نفسه على اقامة خمسة عشر يوماً فليقصر فاذا ووطن نفسه على اقامة خمسة عشر يوماً اتم الصلاة ما دام في ضيعته فاذا خرج راجعاً الى اهله قصر الصلاة ومسيرة ثلاثة ايام ولياليها في القصر سير الابل او مشى الاقدام وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جب اس کے سفر کی مسافت تین دن کے سفر کی مسافت سے کم ہو تو وہ

(665) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (192) فی الصلاة: باب صلاة المسافر - وعبد الرزاق 542/2 - وابن

شيبه 382/1 فی الصلاة: باب اذا دخل المسافر فی صلاة المقيم

(666) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (193) فی الصلاة: باب الصلاة فی السفر - وعبد الرزاق (4278) فی

الصلاة: باب الصلاة فی السفر - وابن ابي شيبه 447/2 فی الصلاة: من قال: لا تقصر الصلاة الا فی السفر البعيد - والطبرانی فی

”الکبير“ (9455)

مکمل نماز ادا کرے گا، لیکن جب وہ تین دن کے سفر کی مسافت یا اس سے زیادہ ہو اور اس (قیام کی جگہ پر) اس کی بیوی (یا اہل خانہ) بھی نہ ہوں اور اس نے وہاں پندرہ دن قیام کا ارادہ بھی نہ کیا ہو تو وہ قصر نماز ادا کرے گا، لیکن اگر وہ اس جگہ پر پندرہ دن تک مقیم رہنے کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ جب تک وہاں مقیم رہے گا مکمل نماز ادا کرے گا، جب وہ وہاں سے اپنے وطن کی طرف واپسی کے لیے روانہ ہوگا تو وہ قصر نماز ادا کرنا شروع کر دے گا، قصر کی مسافت کے لیے وہ مسافت معتبر ہوگی جو اونٹنوں پر سفر کر کے یا پیدل چل کر تین دن اور تین راتوں میں طے کی جاتی ہے، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(667) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ (حَمَّادٍ) عَنْ

بِرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”جب نبی اکرم ﷺ کو وہ بیماری لاحق ہوئی جس میں آپ کا وصال ہوا تھا (تو ایک دن) آپ ﷺ کو طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی، جب نماز کا وقت ہوا تو آپ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے، انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا کہ نبی اکرم ﷺ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں پیغام بھجوایا: اے میری بیٹی! میں ایک بوڑھا، عمر رسیدہ، نرم مزاج شخص ہوں، جب میں نبی اکرم ﷺ کو آپ ﷺ کی مخصوص جگہ پر نہیں دیکھوں گا تو اس وجہ سے مجھ پر رقت طاری ہو جائے گی، تم اور حفصہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اکٹھی جاؤ (اور یہ گزارش کرو) کہ آپ ﷺ ”عمر“ کو یہ پیغام بھجوا دیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ والی خواتین کی طرح ہو، تم ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔

جب نماز کے لیے ندا دی گئی (یعنی اذان یا اقامت کہی گئی) تو نبی اکرم ﷺ نے مؤذن کو یہ کہتے ہوئے سنا: حسی علی الصلاة آپ ﷺ نے فرمایا: تم مجھے اٹھاؤ! سیدہ عائشہ

ممن روایت: لَمَّا مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَرَضَ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ خُفَّ مِنْ لَوْجِعٍ فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَالَ لِعَائِشَةَ مَرِي أبا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَأَرْسَلْتُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا يَا بِنْتَاهُ إِنِّي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَيْسَ فَرَأَيْتِي مَتَى لَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي مَقَامِهِ أَرَقُّ لِدَلِيلِكَ فَاجْتَمِعِي أُنْتِي وَحَفْصَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيُرْسِلُ إِلَيَّ عُمَرَ فَقُلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْتَنِ صَوَاحِبُ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرِي أبا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَأَيْتِي لِلصَّلَاةِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنَ وَهُوَ يَقُولُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِرْفَعُونِي لَمَّا لَتَّ عَائِشَةُ قَدْ أَمَرْتُ أبا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ نَتَّ فِي عُدْرٍ قَالَ إِرْفَعُونِي فَإِنَّهُ جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي

(667) أخرجه ابن حبان (6873) - والبخاری (713) في الاذان: باب الرجل يأتهم بالامام ويأتهم الناس بالامام - والبعث في شرح

سنة (418) - والنسائي 99/2 - وابن ماجه (1232) - والبيهقي في السنن الكبرى 304/2

فِي الصَّلَاةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَرَفَعَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَقَدَّمَاهُ
تَجْرَانِ فِي الْأَرْضِ فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ بِحَسَنِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَأَخَّرَ فَأَوْمَى
إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَسَارِ أَبِي
بَكْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَذَاءً
هُ يُكَبِّرُ وَيُكَبِّرُ أَبُو بَكْرٍ بِتَكْبِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيرِ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى
فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يُصَلِّ بِالنَّاسِ غَيْرَ تِلْكَ
الصَّلَاةِ حَتَّى قُبِضَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

نے عرض کی: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہہ دیا ہے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادیں آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اٹھاؤ! کیونکہ نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک رکھی گئی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آدمیوں کے درمیان اٹھایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آہٹ سنی تو وہ پیچھے ہٹنے لگے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا (کہ تم اپنی جگہ پر رہو) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بائیں طرف تشریف فرما ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ بیٹھ کر تکبیر کہہ رہے تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکبیر کی پیروی میں تکبیر کہہ رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تکبیر کی پیروی میں تکبیر کہہ رہے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہو گئے، پھر اپنے وصال تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھائی۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابواسامہ زید بن یحییٰ بن زید فقیہ بلخی - محمد بن قاسم - عبدالعزیز بن خالد کے حوالے سے روایت کی ہے

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(668) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ:

متن روایت: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ بِثَلَاثٍ يقرأ فِي الْأُولَى بِ (سَبِّحِ اسْمَ
رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَفِي الثَّانِيَةِ بِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ)
وَفِي الثَّالِثَةِ بِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اس

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا کیا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ دوسری رکعت میں سورہ کافرون اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

(668) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (156) - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 285/1 - وابن حبان (2432) - والحاكم

في "المستدرک" 305/1 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 37/3 - والدارقطني 352 - والبعوي في "شرح السنة" (973)

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن علی بن سہل مروزی - محمد بن حرب - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عباس بن عبد العزیز قطان مروزی - محمد بن عبد اللہ - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قالت كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقرأ في الركعة الأولى من الوتر بام الكتاب و (سبح اسم ربك الأعلى) وفي الثانية بام الكتاب و (قل يا أيها الكافرون) وفي الثالثة بام الكتاب و (قل هو الله أحد)

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ الاعلیٰ کی دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ الکافرون کی اور تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - محمد بن تمیم بن عباد مروزی - محمد بن ابوتیمیلہ - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث
”وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا کیا کرتے تھے۔“

انہوں نے یہ روایت عباس بن عبد العزیز قطان - محمد بن عبد اللہ بن محمود - ابوتیمیلہ - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے اسود کا ذکر نہیں کیا۔

669 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
ابن ابراہیم انہ قال: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حسن روایت: مَنْ لَمْ يُكَبِّرْ حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ
قَلَسَ فِي صَلَاةٍ
”جو شخص نماز شروع کرتے وقت تکبیر نہیں کہتا وہ نماز میں (داخل) نہیں ہوتا۔“

قال محمد وبه نأخذ الا ان يكون حين كبر تكبيرة الركوع كبرها منتصباً يريد بها الدخول في الصلاة ويجزيه ذلك وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن رحمه الله تعالى في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضي الله عنه
امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں البتہ اگر وہ رکوع کی تکبیر کہنے کے موقع پر سیدھا کھڑا ہو کر نماز میں غل ہونے کے ارادے سے تکبیر کہتا ہے تو یہ اس کے لیے جائز ہوگا امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

669 (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (74) في الصلاة: باب افتتاح الصلاة - وعبد الرزاق (2531) في الصلاة: باب

من نسي تكبيرة الاستفتاح - وابن ابي شيبة 238/1 في الصلاة: باب الرجل ينسى تكبيرة الافتتاح

(670) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

امام ابو حنیفہ نے - زیاد بن ابوزیاد - عبد الرحمن بن ابی لیلی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَدَّوْ مِنْكَبَيْهِ أَوْ حَدَّوْ أُذُنَيْهِ

”نبی اکرم ﷺ جب نماز کا آغاز فرماتے تھے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) کانوں تک بلند کرتے تھے۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقده - عبد اللہ بن احمد بن بہلول - انہوں نے اپنے دادا اسماعیل بن حماد بن ابو حنیفہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(671) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَخُولِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطْنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

امام ابو حنیفہ نے - مخول بن راشد - مسلم بطین - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ يقرأُ فِي الْأُولَى بِ (سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَفِي الثَّانِيَةِ بِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَفِي الثَّالِثَةِ بِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)

”نبی اکرم ﷺ تین رکعات وتر ادا کیا کرتے تھے آپ ﷺ پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ دوسری رکعت میں سورہ کافرون اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - یعقوب بن یوسف بن زیاد - ابو جنادہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(672) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ وَقْدَانَ أَبِي يَعْفُورَ الْعَبْدِيِّ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

امام ابو حنیفہ نے - وقدان ابوعفور عبدی - جس شخص نے انہیں یہ روایت بیان کی: اس کے حوالے سے نقل کرتے ہیں - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے

(670) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 224/1 - وابو داؤد (752) - وابن ابی شیبہ 236/1 - وعبد الرزاق (2531) - والدار قطنی (22) - واحمد 301/4

(671) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الحجة على اهل المدينة“ 201/1 - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 287/1 - واحمد 299/1 - والترمذی (462) - وابن ابی شیبہ 299/2 - وابن ماجہ (1172) - وابو یعلی (2555)

(672) اخرجہ الحصکفی فی ”المسند الامام“ (154)

☆☆ قال العبد الضعيف: ولعل هذا الحديث من رواية عبد الله بن عمرو كما اختاره المرتضى الزبيدي في ”عقود الجواهر“ 138/1 في الصلاة: بيان الخبر الدال على وجوب الوتر - والحازن بن ابی اسامة في ”المسند“ 336/1 - والطيالسي 299/1 (2263) - وعبد الرزاق 7/3 (4582) في الصلاة: باب وجوب الوتر

وَاللّٰهُ وَسَلَّمَ:

ہیں:

سن روایت: اِنَّ اللّٰهَ زَادَكُمْ صَلَاةً وَهِيَ وَتَرُ "اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطا کی ہے اور وہ وتر ہے۔"

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبد اللہ بن محمد بن فروخ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حجاج بن مصعب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن یونس سرخسی - احمد بن مصعب (اور) ابوبکر محمد بن علی بن ہبل مروزی - محمد بن حرب ان دونوں سے - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے جو ان الفاظ تک ہے: زَادَكُمْ صَلَاةً

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح - ابراہیم بن مسعود سمرقندی - ابو مقاتل حفص بن سلام کے حوالے سے امام حنیفہ سے روایت کی ہے (تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں):

ان اللہ زادکم صلاة الوتر

"اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز "وتر" عطا کی ہے"

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حفص بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے (تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں):

ان اللہ زادکم صلاة وهي الوتر فحافظوا عليها

"بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطا کی ہے وہ وتر ہیں تو تم ان کو باقاعدگی سے ادا کرنا"

انہوں نے یہ روایت اسی طرح - محمد بن صالح (اور) عبد اللہ طبری - علی بن سعید بن محمد بن مسروق کے حوالے سے امام حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق بن عثمان - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن حسن مروزی - یحییٰ بن خشرم - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے - انہوں نے اس کو ابو یعفر - یحییٰ بن ابوکثیر - (ایک نامعلوم شخص کے حوالے سے) جس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کو سنا ہے - وہ بیان کرتے ہیں:

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ زادکم صلاة هي الوتر فحافظوا عليها

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطا کی ہے وہ وتر ہیں تو تم ان کو باقاعدگی سے ادا کرنا"

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح ابن احمد - عمار بن خالد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے - انہوں نے ابو یعفر - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی

ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

ان الله تعالى زادكم صلاة الوتر فاسمعوا واطيعوا

”اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز ”وتر“ عطا کی ہے تو تم اطاعت و فرمانبرداری کرو“

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ - عمرو بن حفص سلمی - محمد بن عبد الوہاب - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے ابو یعفر - یحییٰ بن ابوکثیر شامی - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال ان الله تعالى زادكم صلاة وهي الوتر فحافظوا عليها

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطا کی ہے وہ وتر ہیں تو تم ان کو باقاعدگی سے ادا کرنا“

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو بکر خیاط مقری - ابو عبد اللہ حسن بن علی بن محمد بن حسن اشنانی - علی بن محمد بن وہب - عبد اللہ بن ابان - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے - ابو یعفر - (ایک نامعلوم شخص کے حوالے سے) - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ اسی طرح نقل کیا ہے۔

حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - قاضی ابوقاسم علی بن علی بصری - ابوقاسم بن عثمان - ابوعباس بن عقدہ - عمرو بن حفص بلخی - محمد بن عبد الوہاب مروزی - یحییٰ بن نصر بن حاجب قرشی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے - ابو یعفر - ابن ابوکثیر شامی سے اس کو روایت کیا ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان الله تعالى زادكم صلاة وهي الوتر فحافظوا عليها

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطا کی ہے وہ وتر ہیں تو تم ان کو باقاعدگی سے ادا کرنا“

(673) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي يَعْفُورَ
عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:
امام ابو حنیفہ نے - ابو یعفر - جس شخص نے انہیں یہ روایت بیان کی: اس کے حوالے سے نقل کرتے ہیں - حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: كُنَّا نَطْبِقُ ثُمَّ أُمِرْنَا بِالرُّكْبِ
”پہلے ہم (رکوع کرتے ہوئے) دونوں ہاتھ ملا کر رکعت کے درمیان رکھا کرتے تھے پھر ہمیں گھٹنے (پر ہاتھ رکھنے کا حکم) دیا گیا۔“

(673) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (106) - وابن حبان (1882) - والبخاري (790) في الاذان: باب وضع الاكف على الركب في الركوع - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 230/1 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 83/2 - وابو داود (367) في الصلاة: باب وضع اليدين على الركبتين - وعبد الرزاق (2953)

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبد اللہ بن احمد بن بہلول - سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) میرے والد نے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن حسن کشی - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ - یحییٰ بن یحییٰ - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے نقل کیا ہے:

انہ رائ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اذا رکع وضع یدیه علی رکبتیه قال وقال سعد بن ابی وقاص کنا نطبق ثم امرنا بالركب

اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب وہ رکوع میں گئے تو انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم گھٹنوں کے درمیان ہاتھ رکھا کرتے تھے پھر ہمیں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - قاسم بن محمد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - بشر بن ولید - امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - جعفر بن محمد بن مردان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

614 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَيْتُ نَقْلَ كِي هِيَ: حضرت سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سند روایت: کُنَّا نَطْبِقُ ثُمَّ أُمِرْنَا بِالرُّكْبِ ”پہلے ہم (رکوع کرتے ہوئے) دونوں ہاتھ ملا کر گھٹنوں کے درمیان رکھا کرتے تھے پھر ہمیں گھٹنوں (پر ہاتھ رکھنے کا) حکم دیا گیا۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبد اللہ بن احمد بن بہلول - انہوں نے اپنے دادا اسماعیل بن حماد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

615 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ الْبَكْرِيِّ أَنَّ آدَمَ بْنَ عَلِيٍّ الْبَكْرِيَّ رَوَيْتُ نَقْلَ كِي هِيَ: امام ابو حنیفہ نے - آدم بن علی بکری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لِي إِذَا سَجَدْتَ فَلَا تَفْرُشْ ذِرَاعَيْكَ افْتَرَاشَ السَّبْعِ وَادْعِ عَمَّ عَلَى رَاحَتَيْكَ وَابْدِ ضَبْعَيْكَ فَإِنَّ بِذَلِكَ يَسْجُدُ كُلُّ عَضْوٍ مِنْكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِذَلِكَ

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: جب سجدہ کرو تو درندوں کی طرح اپنی کلاہیاں نہ بچھاؤ اپنی تھپکیں جما کر رکھو اور اپنے پہلو کشادہ رکھو کیونکہ اس طرح تمہارا سجدہ سجدہ کرے گا، نبی اکرم ﷺ نے مجھے اسی بات کا حکم دیا ہے۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن علی بن عفان - عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
حافظ حسین بن محمد بن خروجی نے یہ روایت - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست طوسی - قاضی اشنانی - ابو علی حسن بن علی صدائی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - علی بن عاصم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے - آدم بن علی بیان کرتے ہیں:

صليت الى جنب عبد الله بن عمر فجعلت افترش ذراعى فلما سلم الامام قال من اين انت قلت من الكوفة قال يا ابن اخي اذا سجدت فلا تفرش ذراعيك افتراش السبع

”میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز ادا کی تو میں نے اپنے بازوؤں کو بچھالیا جب امام نے سلام پھریا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے جواب دیا: کوفہ کا انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! جب تم سجدہ کرو تو درندوں کی طرح اپنے بازو (زمین پر) نہ بچھاؤ!“

انہوں نے یہ روایت قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع شافعی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(676) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَزَائِدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

امام ابو حنیفہ نے - ایوب بن عائذ - بکیر بن اخنس - مجاہد - ابن عباس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَرَضَ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ عَلَى الْمُقِيمِ أَرْبَعًا وَعَلَى الْمُسَافِرِ شَطْرَهَا

”بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبان سے یہ حکم فرمایا کہ جو شخص پر چار رکعات مسافر پر اس کا نصف (یعنی دو رکعت) اور خوف کی حالت والے شخص پر ایک رکعت فرض قرار دی ہے۔“

(675) اخرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (113) - وابن حبان (1914) - وعبد الرزاق (2927) - والحاکم فی ”المسند“ (227/1) - وابن خزيمة (645) - واورده الهیثمی فی ”مجمع الزوائد“ 126/2

(676) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 309/1 - واحمد 400/2 - والبخاری فی ”القراءة خلف الامام“ (226) -

(687) - وابو داود (1247) - وابن ماجه (1068) - وابو یعلی (2346) - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 135/3

عَلَى الْخَائِفِ رَكْعَةً وَاحِدَةً

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد - احمد بن عبد اللہ بن صباح - محمد بن یعقوب - ابوسعید صغانی محمد بن سمر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(67) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

سند روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ يُحَاذِي بِهِمَا شَحْمَتِي أُذُنَيْهِ

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - جبہان بن حسن فرغانی - علی بن حکیم - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل (اور) احمد بن محمد بن سعید ہمدانی ان دونوں نے - عبد اللہ بن عمرو بن بخلانی - فضل بن آدم - فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن سعید بن مرداس ترمذی - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

اور انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صغانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ عبد الجبار بن وائل بن حجر - انہوں نے اپنے والد کا یہ نقل کیا ہے:

قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یرفع یدیه عند التکبیر ویسلم عن یمینہ ویسارہ
”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکبیر (تحریمہ) کے وقت رفع یدین کرتے دیکھا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں (دونوں طرف) سلام پھیرا کرتے تھے۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن مخلد - صالح بن احمد - عبد اللہ بن حمدویہ بخلانی - محمود بن آدم - فضل ابن سینانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - عبد اللہ بن محمد فزاری - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے حماد بیان کرتے ہیں: میں نے عاصم بن کلب کو سنا انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔
حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

تہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یرفع یدیه فی الصلاۃ حتی یحاذی شحمتی اذنیہ
انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نماز میں دونوں ہاتھ بلند کیے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کانوں

کی لو تک لے آئے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوالفضل بن خیرون۔ ان کے ماموں ابو علی۔ ابو عبد اللہ

دوست علاف

۔ قاضی عمر بن حسن اشنانی۔ سعید بن اسرائیل۔ علی بن حجر۔ فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت

کی ہے

قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(678)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ

كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ

رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ

ہاتھ اٹھاتے تھے۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ صالح بن ابوریح۔ محمد بن احمد بن سکس ابوبکر۔ ہوزہ بن خلیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے

روایت کی ہے

(679)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ

كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ أَضْجَعَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى

وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن منذر بن سعید ہروی۔ احمد بن عبد اللہ کندی۔ محمد بن اسرائیل بلخی۔ ابو معاذ بلخی کے حوالے سے

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(680)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ

امام ابو حنیفہ نے۔ عاصم احوال کے حوالے سے یہ روایت

(677) اخرجہ الحسکفی فی ”مسند الامام“ (95)۔ والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 196/1۔ ومسلم (401)۔ وابو داؤد (724)۔ والنسائی 122/2۔ وابن ابی شیبہ 234/1۔ والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 25/2۔ وفی ”معرفة السنن والآثار“ (765)

(679) اخرجہ الحسکفی فی ”مسند الامام“ (166)۔ والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 223/1۔ وابن حبان (1860)۔ والطحاوی فی ”الکبیر“ 82/22۔ وابو داؤد (727) فی الصلاة: باب رفع الیدین فی الصلاة۔ واحمد 318/4۔ والبخاری فی ”قرة العینین فی الیدین“۔ والدارمی 314/1۔ وابن الجارود (208)۔ والحمیدی (885)۔ وعبد الرزاق (2522)

الْأُخُولِ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ:

نقل کی ہے: ابن سیرین بیان کرتے ہیں:

مَنْ رَوَيْتَ: سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

”میں نے سالم بن عبد اللہ سے دریافت کیا: کیا ہم میت

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنْجَعُ الْمِسْكِ فِي حُنُوطِ الْمَيِّتِ

کے حنوط میں مشک شامل کر سکتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب

قَالَ الْكَيْسَ هُوَ مِنْ أَطْيَبِ طَبِيبِكُمْ

دیا: کیا یہ تمہاری سب سے زیادہ عمدہ خوشبو نہیں ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابن مخلد۔ بشر بن موسیٰ۔ مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت

کی ہے

ابو عبد اللہ حسین بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خیرون۔ ابو علی بن شاذان۔ قاضی ابونصر بن اشکاب۔

عبد اللہ بن طاہر قزوینی۔ اسماعیل بن توبہ قزوینی۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت شیخ ابوحسن علی بن حسن بن ایوب بزاز۔ قاضی ابوالعلاء محمد بن علی بن احمد۔ ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان۔

بشر بن موسیٰ۔ مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیادہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ جبکہ بن حکیم کے حوالے سے یہ روایت

(681) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَبَلَةَ بْنِ

نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی

حَكِيمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو وہ اپنی کلائیوں کو اس

سَنَ رَوَيْتَ: مَنْ صَلَّى فَلَا يَفْتَرِشُ ذِرَاعَيْهِ

طرح نہ بچھائے جس طرح کٹا کلائیوں بچھاتا ہے۔

بِحَرَّاشِ الْكَلْبِ

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ صالح بن احمد بن ابو مقاتل۔ شعیب بن ایوب۔ مصعب بن مقدم۔ داؤد طائی کے حوالے سے

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

امام ابو حنیفہ نے۔ زبید بن حارث یامی۔ ذر۔ عبد الرحمن

(682) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زُبَيْدِ بْنِ

بن ابزی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ

حَارِثِ الْيَامِي عَنْ ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ ابْنِ

بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

(683) اخبر جده احمد 31/3- والترمذی (992)- والحاكم في "المستدرک" 361/1- وابوداؤد الطيالسی (2169)- والنسائی

في "المجتبى" 39/4- وفي "الكبرى" (2032)

(684) اخبر جده ابن حبان (1914)- والحصكفي في "مسند الامام" (113)- وعبد الرزاق (2927)- واورده الهيثمي في "مجمع

السنن" 126/2- وقد تقدم في (667)

(685) اخبر جده الحصكفي في "مسند الامام" (157)- ومحمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (112)- والطحاوي في "شرح

صلى الآثار" 292/1 باب الوتر- والبعقوى في "شرح السنة" (967)- واحمد 406/3- وعبد الرزاق (4695)

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُؤْتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ

”نبی اکرم ﷺ تین رکعات و تراوا کرتے تھے۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - ابو یسیر - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے
امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشجانی نے یہ روایت - محمد بن مسلمہ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاق
- قاضی اشجانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(683) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زُبَيْدِ بْنِ

الْحَارِثِ الْيَاسَمِيِّ عَنْ ذَرِّ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي رَاضِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

متن روایت: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي وَتْرِهِ بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى)
(قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)

امام ابو حنیفہ نے - زبید بن حارث یامی - ذر ابو عمرو کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد الرحمن بن ابی راضی
رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ وتر میں سورہ الاعلیٰ، سورہ الکافرون
سورہ الاخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابو مقاتل ہروی - محمود بن خدش طالقانی - اسباط بن محمد قرشی کے حوالے
سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں
نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَفِي الثَّانِيَةِ (قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا)

هَكَذَا فِي قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَفِي الثَّلَاثَةِ بِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)

”نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز کی پہلی رکعت میں سورہ الاعلیٰ دوسری رکعت میں سورہ ”قل للذین کفروا“ حضرت عبد
اللہ بن مسعود کی قرأت میں اتنی طرح ہے (یہاں مراد سورہ کافرون ہے) اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص کی
تلاوت کیا کرتے تھے۔“

اور انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبد اللہ سرخسی - خارجہ بن مصعب - مغیث بن بدیل - خارجہ بن مصعب کے حوالے
سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے جو امام محمد بن حسن کے نقل کردہ الفاظ کی مانند ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ)

”دوسری رکعت میں سورہ کافرون کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرس سلمیٰ - جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبد اللہ بن احمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہ کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) میرے والد نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ یہ پہلی روایت کے الفاظ کی مانند ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
 یوتر بثلاث ”آپ تین وتر ادا کرتے تھے“

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح - عیسیٰ بن احمد - مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت محمد بن ہمام بن زواری - ایوب بن حسن - عامر بن فرات نسوی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت حمدان بن ذی نون - ابراہیم بن سلیمان زیات - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ جو امام محمد بن حسن کے نقل کردہ الفاظ کی مانند ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسارلمی - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
 تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ سعید بن عبد الرحمن بن ابزئی سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت احمد بن عبد الواحد بن حماد بن حارث - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو نضر بن محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت حسن بن تدون فرغانی - عبد الواحد بن حماد جندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صغانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر کندی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - عبد اللہ بن احمد بن میسرہ - مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
 تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ عبد الرحمن بن ابزئی کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یوتر بثلاث رکعات

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین رکعات وتر ادا کیا کرتے تھے“

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن احمد سے ان کی تحریر کے حوالے سے - مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
 تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ زید بن عبد الرحمن بن ابزئی کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

منقول ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یقرأ فی الاولی من الترتیب (سبح اسم ربک الاعلی)
وفی الثانیۃ ب (قل یا ایہا الکافرون) وفی الثالثۃ ب (قل هو اللہ احد)
”نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز کی پہلی رکعت میں سورہ الاعلیٰ دوسری رکعت میں سورہ کافرون اور تیسری رکعت میں سورہ
اخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - محمود بن خداش - اسباط بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدم کے حوالے سے
امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو طیب ابراہیم بن شہاب - عبد اللہ بن عبد الرحمن واقدی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - امام
محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
حافظ طلحہ بن محمد کہتے ہیں: حماد زفر ابو یوسف اسد بن عمرو خارجہ بن مصعب نظر بن محمد ابو عبد الرحمن مقری نے اس کو امام
ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسین بن محمد بن خسر و یحییٰ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابو نصر بن اشکاب - عبد
اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو طالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابو بکر ابہری - ابو عمرو بہرانی - انہوں نے اپنے دادا عمرو بن ابو عمرو
- امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - قاضی بختری بن محمد بختری جو ابو حازم قاضی کے خلیفہ ہیں - محمد بن سماعہ - امام
ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - قاضی ابو قاسم تنوخی سے اذن کے طور پر - طلحہ بن محمد بن جعفر - احمد بن محمد بن سعید -
احمد بن محمد فتنی - علی بن مکلف فقیہ - علی بن حرملہ - امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد ان قرات هذا

فہو عندنا احسن وما قرات من القرآن فی الترتیب مع فاتحة الكتاب فہو حسن

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام
محمد فرماتے ہیں: اگر آدمی (وتر میں) ان سورتوں کی تلاوت کرتا ہے تو یہ زیادہ اچھا ہے ورنہ وہ وتر میں سورہ فاتحہ کے ساتھ قرآن کے

جس بھی حصے کی تلاوت کر لے تو یہ اچھا ہے۔

(684) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: مَا أَحَبُّ إِلَيَّ تَرَكَتُ الْوُتْرَ بِثَلَاثٍ

وَأَنَّ لِي حُمْرُ النَّعَمِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں تین رکعات وتر ترک کر دوں، اگرچہ مجھے اس کے عوض میں سرخ اونٹ مل رہے ہوں۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنیفہ ثم قال محمد رحمه الله وبه

ناخذ الوتر ثلاث لا يفصل بينهما بسلام وهو قول ابی حنیفہ رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، وتر کی تین رکعات ہوتی ہیں، جن کے درمیان میں سلام پھیر کر فصل نہیں کیا جاتا، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(685) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِذَا أَصْبَحْتَ وَلَمْ تُؤْتِرْ فَلَا تُؤْتِرْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جب صبح صادق ہو جائے اور تم نے وتر ادا نہ کیے ہوں، تو تم وتر ادا نہ کرو۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنیفہ ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا

يوتر على كل حال الا في ساعة تكره فيها الصلاة حين تطلع الشمس حتى تبيض او ينتصف النهار حتى تزول الشمس او عند احمرار الشمس حتى تغيب وهو قول ابی حنیفہ رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں، آدمی ہر حال میں وتر ادا کرے گا، البتہ ایسا وقت نہیں ہونا چاہیے جس میں نماز ادا کرنا مکروہ ہوتا ہے، جب سورج طلوع ہوتا ہے، یہاں تک کہ وہ روشن ہو جائے، نصف النہار کے وقت، یہاں تک کہ سورج چل جائے، جب سورج (غروب ہونے سے پہلے) سرخ ہوتا ہے، یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(684) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (123) فی الصلاة: باب الوتر وما یقرأ فیہا - وفی ”الموطأ“ 96 (260) - باب سلام فی الوتر

(685) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (124) فی الصلاة: باب الوتر وما یقرأ فیہا

(686) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا يَصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ وَلَا يَصُومُ

أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے نماز ادا نہیں کر سکتا اور کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے روزہ نہیں رکھ سکتا“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(687) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) - دَخَلَ عَلَى زَيْدٍ

بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَبُو

الْحُسَيْنِ الشَّهِيدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقِيلَ لَهُ هَذَا فَقِيهٌ

أَهْلُ الْكُوفَةِ فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ مَا مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ وَمَا

إِفْتِاحُهَا وَمَا اسْتِفْتَاحُهَا فَقَالَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ

الطُّهُورُ وَإِفْتِاحُهَا التَّكْبِيرُ وَاسْتِفْتَاحُهَا مُخْتَلَفٌ

فِيهِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ وَجْهَتُ وَجْهِي وَنَحْنُ نَخْتَارُ

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى

جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حضرت امام ابو حنین زید بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب (جو بعد میں) شہید (کر دیے گئے) وہ میرے ہاں تشریف لائے انہیں بتایا گیا: یہ اہل کوفہ کا فقیہ ہے امام زید رضی اللہ عنہ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے دریافت کیا: نماز کی کنجی کیا ہے؟ اس کا آغاز کیسے ہوتا ہے؟ اور اس کے شروع میں کیا پڑھتے ہیں؟ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے جواب دیا: نماز کی کنجی طہارت ہے، تکبیر کے ذریعے اس کا آغاز ہوتا ہے اور اس کے شروع میں پڑھی جانے والی چیز کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے بعض لوگ وجہت و جہی پڑھتے ہیں البتہ ہم اس کو مختار سمجھتے ہیں:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى

جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

”تو ہر عیب سے پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے

مخصوص ہے تیرا اسم برکت والا ہے تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور

تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔“

ابوعبد اللہ بن خروہی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو یوسف قزوینی کے حوالے سے نقل کی ہے جس میں طویل کلام

(686) اخرجہ ابو یوسف فی ”الآثار“ 28 (136) وفی ”جامع الآثار“ (425)

تَلَا فقلت: وقد اخرجہ النسائی فی ”الکبری“ (175/2) فی الصیام: باب صوم الحی عن المیت - وابن حجر فی ”الملخص

الحبیر“ (923) عن ابن عباس قال: لا یصلی احد عن احد ولا یصوم احد عن احد .

ہے جس میں امام زید بن علی رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے آگے چل کر انہوں نے یہ بات ذکر ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ان کے ہاں آئے۔

(688) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ

الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مَرَّ بِرَجُلٍ سَادِلٍ ثَوْبَهُ فَعَطَفَهُ عَلَيْهِ

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن ابوصالح - محمد بن ابورجاء عبادانی - محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن ابوصالح - محمد بن سہل بن عسکر - عبدالرزاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی

ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

سَدَلِ ثَوْبَهُ فَعَطَفَهُ عَلَيْهِ

”اس نے کپڑے کو لٹکایا ہوا تھا تو آپ نے اس کو اوڑھادیا“

انہوں نے یہ روایت جعفر بن محمد بن علی حمیری - حسین بن ابوربیع - عبدالرزاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت

کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن جو ”امالی“ کے مصنف ہیں - حسین بن محمد - محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن ابوصالح - ابویزید بن ہشام رفاعی - ابن ادریس کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت

کی ہے

انہوں نے یہ روایت جہان بن حبیب فرغانی - ابواسحاق خلیل - محمد بن معلى کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر ہروی - محمد بن مہاجر - محمد بن بشر سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ

سے کہا: آپ مجھے ”سدل“ سے متعلق حدیث بیان کریں انہوں نے فرمایا: ٹھیک ہے پھر انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی۔

انہوں نے یہ روایت علی بن فتح بن عبد اللہ عسکری - حمید بن ربیع (اور) عبد اللہ بن عبید اللہ - احمد بن عیسیٰ خشاب تنیسی ان

دونوں نے - ابو معاویہ ضریر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن صالح - محمد بن علاء - حفص بن غیاث کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(688) اخبرنا محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (148) - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 243/2 - والطبرانی فی ”الصغیر“

317/2 (853) - وفی ”الکبیر“ 111/22 (283)

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ بن نصر کی - یحییٰ بن معین - کعب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ - احمد بن محمد بن ابوبکر مقدمی بصری - ابو علی بشر بن عبید - محمد بن حسن واسطی کے حوالے
 سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ - عیسیٰ بن احمد عسقلانی - یزید بن ہارون کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے
 روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت داؤد بن عوام - عبد الرحیم بن حبیب - یزید بن ہارون کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار - محمد بن زید - جارد بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت ابو اسحاق زکریا بن یحییٰ بخاری - محمد بن فضل - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن عبد اللہ کنڈی - حسین بن عبد الاول - عبد اللہ بن نمیر کے حوالے سے
 امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ - انہوں نے اپنے والد - ابو حسین - اسباط بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
 سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ - احمد بن عیسیٰ تنیسی - احمد بن اشکاب - ابواسامہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے
 نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ - احمد بن محمد مقدمی - بشر بن عبید اللہ - امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام
 ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن صالح بن عبد اللہ طبری - علی بن سعید - محمد بن مسروق - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے امام
 ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن سلام - خالد بن عبد اللہ کے حوالے
 سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت زکریا بن حسن نسفی - احمد بن محمد بن سیار - معانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابن جعانی - احمد بن عبید اللہ - عبد الرحمن بن یحییٰ - عبد اللہ خزاز - حکیم - محمد بن
 قاسم ہیں - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت علی بن اقمیر پر موقوف روایت کے طور پر
 نقل کی ہے۔

احمد بن محمد بن سعید - علی بن عثمان - عبد الحمید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے - علی بن اقمیر بیان کرتے ہیں:

ابصر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رجلاً یصلی سادلاً ثوبہ فعطفہ علیہ
 ”نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا کہ وہ اپنے کپڑے کو لٹکا کر نماز ادا کر رہا تھا تو آپ نے اس کو وہ اوڑھادیا“
 حافظ حسین بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن ابراہیم بن احمد - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام
 ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ یکرہ
 السدل علی القمیص وغیرہ لانہ فعل اہل الکتاب
 امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام
 محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں قمیص یا اس کے علاوہ پر کپڑے کو لٹکانا مکروہ ہے کیونکہ یہ اہل کتاب کا طریقہ
 ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کی ہے۔
 ثم قال محمد وبہ ناخذ

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

689- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ
 سَلَمِ بْنِ صَبِيحٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:
 ”مَنْ رَوَى: لَا تَقُولُوا إِنَّا نَصَرَفْنَا مِنَ الصَّلَاةِ فَإِنَّ
 نَحْنًا نَصَرَفْنَا عَنْهَا فَصَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ وَلَكِنْ قُولُوا
 حِينَا الصَّلَاةُ“
 امام ابوحنیفہ نے - ہشتم - مسلم بن صبیح کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:
 ”تم لوگ یہ نہ کہو: ہم نماز سے پھر گئے ہیں ایک قوم نماز
 سے پھر گئی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں کو پھیر دیا بلکہ تم یہ
 کہو: ہم نے نماز ادا کر لی ہے۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - عبد اللہ بن محمد بن نوح - انہوں نے اپنے والد کے حوالے
 سے - خالد بن سلیمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبد اللہ بن محمد بن نوح - انہوں نے اپنے والد کے
 حوالے سے - خالد بن سلیمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن
 حجر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

691- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 هَيْثَمِ:
 امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابی سلیمان کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يَعْتَمِدُ بِيَمِينِهِ عَلَى يَسَارِهِ وَيَتَوَاضَعُ بِذَلِكَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

”نبی اکرم ﷺ (نماز میں قیام کے دوران) دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ کو پکڑا کرتے تھے آپ ﷺ اس طرح اللہ تعالیٰ کے سامنے تواضع کا اظہار کرتے تھے۔“

حافظ حسین بن محمد بن خسر و نخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو حسین علی بن حسین بن ایوب بزار۔ قاضی ابوالعلاء محمد بن علی بن یعقوب واسطی۔ ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان قطعی۔ بشر بن موسیٰ۔ ابوعبدالرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(691)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے۔ ابراہیم نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: رَأَيْتُهُ يَغْنِيْ اِبْرَاهِيْمَ يُصَلِّيْ فِي الْمَكَانِ فِيْهَا الرَّمْلُ وَالتُّرَابُ الْكَثِيْرُ فَيَمْسَحُ عَنْ وَجْهِهِ قَبْلَ اَنْ يَنْصَرِفَ

”میں نے انہیں، یعنی ابراہیم نخعی کو دیکھا، وہ ایک ایسی جگہ نماز ادا کر رہے تھے جہاں بہت سی ریت اور مٹی موجود تھی تو انہوں نے نماز ختم کرنے سے پہلے اپنے چہرے کو صاف کیا۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضى الله عنه (ثم) قال محمد

قال ابو حنيفة لا نرى باساً بمسحه قبل التشهد والتسليم لان تركه يؤذى المصلي وربما يشغله

عن صلاته

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: ہم تشہد یا سلام پھیرنے سے پہلے اس طرح مسح کر کے (ریت یا مٹی صاف کرنے میں) کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں، کیونکہ اس کو ترک کرنے نمازی کو ایذا دیتا ہے اور نماز میں یکسوئی کو متاثر کرتا ہے۔

(692)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ:

متن روایت: صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ

(690) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (120) فی الصلاة: باب الصلاة قاعداً

☆☆ واخرج ابن ابي شيبة 390/1 في الصلاة: باب وضع اليمين على الشمال - وابن ابي عاصم في ”الاحاديث والمثاني“ (2494) - وعبد الله بن احمد في ”زوائد المسند“ 226/5 - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 29/2:

عن قبيصة بن هلب عن ابيه قال: رأيت النبي صلى الله عليه وسلم واضعاً يمينه على شماله في الصلاة

(691) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (117) فی الصلاة: باب مسح التراب عن الوجه قبل الفراغ من الصلاة - وابن

ابی شيبة 61/2 فی الصلاة: باب من رخص ان يمسح جبهته

(692) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (117) فی الصلاة: باب الصلاة قاعداً والتعمد على شيء او يصلي الى سترة

الرجل قائماً

کرنے والے کے مقابلے میں نصف (اجر و ثواب) ملتا تھا۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 (693) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 اِبْرَاهِيمَ :
 امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”سن روایت: أَنَّهُ قَالَ لَا يُجْزِي الرَّجُلُ أَنْ يُعْرِضَ
 عَنْ يَدَيْهِ سَوْطًا وَلَا قَصْبَةً حَتَّى يَنْصُبَهَا نَصَبًا
 ”آدمی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے آگے کوئی
 لاٹھی یا بانس چوڑائی کی سمت میں (بچھا کر) رکھے جب تک وہ
 اس کو کھڑا نہیں کرتا ہے۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 (694) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 اِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :
 امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”سن روایت: كَانَ إِذَا سَجَدَ اعْتَمَدَ بِمِرْفَقَيْهِ عَلَى
 جَدْيِهِ
 ”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب سجدہ کرتے تھے تو وہ
 اپنی کہنیاں زانو پر رکھ کر سہارا لیتے تھے۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضى الله عنه (ثم) قال محمد
 ولسنا نرى بذلك باساً وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 ”پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔“

(695) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 اِبْرَاهِيمَ :
 امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”سن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَمِدُ بِأَحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى فِي
 صَلَاةٍ يَتَوَضَّعُ لِلَّهِ
 ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران ایک ہاتھ کو دوسرے پر
 رکھتے تھے آپ اللہ تعالیٰ کے سامنے تواضع کا اظہار کرتے
 ہوئے ایسا کرتے تھے۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة قال محمد يضع بطن الكف
 اليمنى على راسه اليسرى تحت السرة ويكون الرسغ في وسط الكف

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (118) في الصلاة: باب الصلاة قاعداً

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (119) في الصلاة: باب الصلاة قاعداً - وابن ابي شيبة 259/1 في

باب من رخص ان يعتمد بمرفقيه

(695) قد تقدم فی (690)

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے کہ صحیح فرماتے ہیں: آدمی اپنی دائیں ہتھیلی کو بائیں کلائی کے جوڑ پر ناف کے نیچے رکھے گا اس کا کلائی کا جوڑ ہتھیلی کے درمیان میں ہوگا۔

(696) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - قاسم بن عبد الرحمن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَيَسَارِهِ بِتَسْلِيمَتَيْنِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف اور بائیں طرف دو سلام پھیرا کرتے تھے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - یعقوب بن یوسف بن زیاد ضعی - ابو جنادہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(697) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز سے فارغ ہوتے کے بعد) دائیں طرف سے بھی اٹھ جایا کرتے تھے اور بائیں طرف سے بھی اٹھ جایا کرتے تھے۔“

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن ابراہیم بن احمد بن حمیس - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(698) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ مَسْرُوقَ بْنَ الْأَجْدَعِ وَجُنْدُبَ

” (ایک مرتبہ) مسروق بن اجدع اور جندب ازرقی کے

الْأَزْدِيُّ انْتَهَيَا إِلَى الْإِمَامِ وَقَدْ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ مِنْ

تک اس وقت پہنچے جب وہ مغرب کی نماز کی دو رکعات پڑھ کر

(696) اخرجہ الحصفکی فی ”مسند الامام“ (121) - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 268/1 - وابن حبان (1990) -

(996) فی الصلاة: باب فی السلام - وابن ماجہ (914) فی الاقامة: باب التسليم - وابن خزيمة (728) - وعبد الرزاق (3130)

(697) اخرجہ احمد 383/1 - وابن ابی شیبہ 304/1 - ومسلم (707) - والنسائی فی ”المجتبی“ 81/3 - وفی ”الکبری“

(1283) - وعبد الرزاق (3208) - والحمیدی (127) - وابن ماجہ (930) - وابو یعلی (5174) - وابن خزيمة (1714)

(698) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (131) - وعبد الرزاق (3165) فی الصلاة: باب ما یقرأ فیما یقضى - وسنن

شیبة 490/2 - والطبرانی فی ”الکبیر“ (9370)

تَغْرِبَ فَقَامَا لِيَقْضِيَا فَاَمَّا مَسْرُوقٌ فَجَلَسَ فِي
رُكْعَتَيْنِ وَاَمَّا جُنْدُبٌ فَقَامَ فِي الْاُولَى وَجَلَسَ فِي
ثَانِيَةٍ فَلَمَّا فَرَغَا اَنْكَرَ كُلُّ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ
فَطَلَقَا اِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَذَكَرَا لَهُ الَّذِي صَنَعَا
فَلَمْ يَكْلُمَا قَدْ اَحْسَنَ وَاَنَا اَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ
مَسْرُوقٌ فَاِنَّهُ اَحَبُّ اِلَيَّ

تھا (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) یہ دونوں نماز مکمل کرنے
کے لیے کھڑے ہوئے تو مسروق دونوں رکعات کے بعد قعدہ
میں بیٹھے جبکہ جندب پہلی رکعت ادا کرنے کے بعد کھڑے
ہو گئے اور دوسری رکعت کے بعد بیٹھے جب یہ دونوں نماز پڑھ کر
فارغ ہوئے تو دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کا انکار
کیا پھر یہ دونوں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں
حاضر ہوئے اور دونوں نے اپنے طرز عمل کے بارے میں بتایا تو
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں نے ٹھیک کیا
ہے لیکن میں اس طرح کروں گا جس طرح مسروق نے کیا
ہے کیونکہ یہ طریقہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

حافظ ابن خسرونے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان۔ ابو بکر احمد
بن حمدان قطعی۔ بشر بن موسیٰ۔ ابو عبد الرحمن مقرئ رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبقول عبد الله
تخذ وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام
تے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

سند روایت: (ابو حنیفۃ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ایسا شخص (جو مسبوق ہو) اور امام اُس سے پہلے (کچھ
رکعات) ادا کر چکا ہو تو امام جو (رکعات) پہلے ادا کر چکا تھا کیا
وہ شخص اُن میں تشہد پڑھے گا؟ انہوں (یعنی ابراہیم نخعی) نے
فرمایا: جی ہاں! حماد نے دریافت کیا: جب امام سلام پھیرے گا تو
کیا وہ شخص بھی سلام کا جواب دے گا؟ انہوں نے فرمایا: جب وہ
نماز سے فارغ ہوگا تو وہ سلام کا جواب دے گا۔“

روایت: فِي رَجُلٍ سَبَقَهُ الْإِمَامُ اَيْتَشْهَدُ فِيمَا
الْإِمَامُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَيَرُدُّ السَّلَامَ اِذَا سَلَّمَ
قَالَ اِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ رَدَّ السَّلَامَ

خرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (132) في الصلاة: باب من سبق شيء من صلاته - وعبد الرزاق (4094) في

باب الرجل يكون له وتر واحد - يتشفع ايتشهد؟ وابن ابی شيبة 44/2 في الصلاة: باب الرجل يفوته شيء من صلاة الامام

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو

قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(700) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

متن روایت: قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ

وَرَحْمَةُ اللَّهِ حَتَّى نَرَى شِقَّ وَجْهِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلَ

ذَلِكَ

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عباس بن حمزہ نیشاپوری - عمرو بن عثمان حمصی (اور) حمدان بن عارم بخاری - معطل بن محمد

حرانی - (اور) محمد بن علی بن طرخان بیکندی (اور) عبد الوہاب بن ضحاک ان سب نے - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے

ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت منذر بن سعید ہروی - محمد بن یثیم - محمد بن اسماعیل بن عیاش - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے

ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

حتى يرى بياض خده الايمن وعن شماله مثل ذلك حتى يرى بياض خده الايسر مما يلتفت

یہاں تک کہ آپ کے دائی رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی اور آپ بائیں طرف بھی اسی طرح (سلام پھیرتے تھے) یہاں تک کہ آپ کے بائیں رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی جب آپ منہ پھیرتے تھے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن محمد بن عبید - محمد بن یثیم - حماد قاضی - محمد بن اسماعیل بن عیاش -

نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی حسن بن احمد بن

- قاضی عمر بن حسن بن علی بن مالک اشنانی - حسن بن علی بن شیب - عبد الوہاب بن ضحاک - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے

ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

77- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
يَمِّ عَنْ عَلْقَمَةَ:

روایت: أَنَّهُ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ الظُّهْرَ خَمْسَ
رَكَعَاتٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ وَانْحَرَفَ قِيلَ لَهُ إِنَّكَ قَدْ
بَيَّتَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ فَقَالَ لِأَبْرَاهِيمَ مَا تَقُولُ يَا
سَيِّدِي قَالَ لَهُ نَعَمْ فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ
عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”علقمہ نے اپنے ساتھیوں کو ظہر کی نماز میں پانچ رکعات
پڑھادیں نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ (لوگوں کی طرف)
رُخ کر کے بیٹھے تو اُن سے کہا گیا: آپ نے پانچ رکعات پڑھا
دی ہیں انہوں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: اے عور! تم کیا
کہتے ہو؟ ابراہیم نخعی نے جواب دیا: جی ہاں! (ایسا ہی ہے) تو
علقمہ نے ان لوگوں کو دو مرتبہ سجدہ سہو کروایا اور پھر دائیں طرف
اور بائیں طرف سلام پھیر دیا۔“

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابو بکر احمد
محمد بن حمدان قطعی - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

78- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
يَمِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ
عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھائی جو ظہر کی نماز تھی یا
شاید عصر کی نماز تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کچھ زائد یا کم کر
دیا نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام
پھیرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: کیا نماز کے
بارے میں کوئی نیا حکم آگیا ہے؟ یا یہ کم ہوگئی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا: میں بھی اُسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تم
لوگ بھول جاتے ہو کیونکہ میں بھی انسان ہوں تو جب میں
بھول جاؤں تو تم لوگ مجھے یاد کروادیا کرو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا
رُخ قبلہ کی طرف پھیرا اور دو مرتبہ سجدہ سہو کیا اس کے بعد آپ

روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً أَمَّا الظُّهْرُ وَأَمَّا الْعَصْرُ فَرَادَ أَوْ
عَلَى فَلَمَّا فَرَغَ وَسَلَّمْ قِيلَ لَهُ أَحَدَتْ فِي الصَّلَاةِ
شَيْءٌ أَمْ نَقَصَتْ قَالَ إِنِّي أَنْسِي كَمَا تَنْسَوْنَ لَا إِنِّي
تَشْرِي فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي ثُمَّ حَوَّلَ وَجْهَهُ
قِبْلَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَتَشَهَّدَ فِيهَا ثُمَّ
عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ

أخرجہ الحسكفي في "مسند الامام" (161) - وابو يعلى (5142) - ومسلم (572) في المساجد: باب السهو في

صلاة ما جاء فيمن شك في صلاته - وابو نعيم في "الحلية" 236/7

نے تشہد پڑھا اور پھر سلام پھیر دیا۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن قدامہ زاهد بلخی - محمد بن عمران ہمدانی - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(703) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں:

”متن روایت: أَنَّهُ قَالَ أَحَدُ الْحَدِيثِ الْخَدِيثُ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَّا فِي صَلَاةٍ أَوْ قِرَاءَةِ قُرْآنٍ سَبَّحَ سَبْعِينَ مَرَّةً (یعنی ناپسندیدہ بات یا بحدیث ایجاد ہونے والی سب سے بڑی چیز) عشاء کی نماز کے بعد چیت کرنا ہے البتہ (نفل) نماز ادا کی جا سکتی ہے یا قرآن تلاوت کی جا سکتی ہے۔“

امام محمد بن شبیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے (704) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”متن روایت: يُجْزِيهِ يَعْنِي الْبِنَاءَ فِي الرِّعَافِ وَالْحَدِيثِ وَالْإِسْتِيفَافِ أَحَبُّ إِلَيْنَا“ (تکسیر پھوٹنے یا حدت لاحق ہونے کی صورت میں کھانے کے لیے بناء (قائم کرنا) جائز ہے لیکن دوبارہ نئے سرے سے نماز پڑھنا ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبقول ابراهيم ناخذ وذلك يجرى وان تكلم واستقبل فهو افضل امام محمد بن حسن شبیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے محمد فرماتے ہیں: ہم ابراہیم نخعی کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ایسا کرنا جائز ہوگا (یعنی کفایت کر جائے گا) لیکن اگر وہ کھانے کے نئے سرے سے نماز ادا کرے تو یہ افضل ہوگا۔

(705) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

(703) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (142) في الصلاة: باب ما يقطع الصلاة - وابن أبي شيبة 338/2 الصلاة: باب من كره السر بعد العتمة

(704) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (144) في الصلاة: باب الرعاف في الصلاة والحدث

(705) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (145) في الصلاة: باب الرعاف في الصلاة - وابن أبي شيبة 338/2 الصلاة: باب في الذي يقى او يرعف في الصلاة - وعبد الرزاق 338/2

برائیم:

حسن روایت: فِي الرَّجُلِ يَرْغَفُ فِي الصَّلَاةِ أَوْ حَدَّثَ قَالَ يَخْرُجُ وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا أَنْ يَذْكُرَ اللَّهَ عَالِي ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى مَكَانِهِ وَيَقْضِي مَا عَلَيْهِ مِنْ صَلَاتِهِ وَيَعْتَدُّ بِمَا صَلَّى فَإِنْ تَكَلَّمَ اسْتَقْبَلَ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: ”جس شخص کی نماز کے دوران نکیر چلنے لگے یا اس کو حدیث لاحق ہو جائے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ جائے گا اور کسی سے کوئی کلام نہیں کرے گا البتہ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتا ہے پھر وہ وضو کر کے اپنی جگہ واپس آئے گا اور جتنی نماز باقی رہ گئی تھی اُس کو ادا کرے گا جو نماز وہ پہلے ادا کر چکا تھا اس کو وہ شمار کرے گا اگر (اس دوران میں) وہ کوئی کلام کر لیتا ہے تو پھر وہ از سر نو نماز ادا کرے گا۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(706) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابوالاکل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”جب وہ حبشہ کی سرزمین سے (مدینہ منورہ) آئے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا نبی اکرم ﷺ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے انہیں سلام کا جواب نہیں دیا جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے اس کی پناہ مانگتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے مجھے جواب نہیں دیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز میں مشغولیت کی وجہ سے سلام کا جواب نہیں دیا۔“

حسن روایت: أَنَّهُ لَمَّا قَدِمَ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ سَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ حَطِّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَالَ سَلَّمْتُ عَلَيْكَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ قَالَ لِمَنِ الصَّلَاةُ شُغْلًا مِنْ رَدِّ السَّلَامِ فَلَمْ يَرُدَّ السَّلَامَ

- وَمِنْهُ

(اخرجه احمد 409/1 - وابو يعلى (5189) - والطحاوى في شرح معاني الآثار 455/1 - والطبرانی في الكبير

(1072) - وابن ابى شيبه 418/1 في الصلاة: الرجل يسلم عليه في الصلاة

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو اُس دن کے بعد سے (نماز کے دوران) سلام کا جواب نہیں دیا جاتا۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر صغانی - انہوں نے اپنے والد - ابو مقاتل حفص بن سلام سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(707) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَةٍ: كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُفَرِّقَ الرَّجُلُ أَصَابِعَهُ أَوْ يُلْقِي رِذَاءً كَانَ عَلَى مَنْكَبِيهِ أَوْ يَسْعَ يَدَيْهِ عَلَى خَاصِرَتِهِ أَوْ يَذْفُنْ كِبَارَ الْحِصْيِ أَوْ يَقْعِي عَلَى عَقْبِيهِ أَوْ يَغْبُتْ بِلِحْيَتِهِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص نماز کے دوران انگلیاں چٹخائے یا اپنی چادر کندھے پر ڈال لے یا اپنا ہاتھ پہلو پر رکھ لے یا بڑی کنکریاں دفن کرے یا ایڑیوں کے بل ”اقعاء“ کے طور پر بیٹھے یا اپنی داڑھی کے ساتھ کھیلے۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ ان

العبث في الصلاة يشغل عنها وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں نماز کے دوران (اس طرح کی کوئی بھی) فضول حرکت توجہ منکسر کر دیتی ہے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(708) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَةٍ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِدَى الْحُلَيْفَةِ رَكَعَتَيْنِ

امام ابو حنیفہ نے - محمد بن منکدر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”ہم نے (مدینہ منورہ میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امتحان میں ظہر کی نماز میں چار رکعات ادا کیں اور زوالحلیفہ میں عصر کی نماز میں دو رکعات ادا کیں۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید سے اُن کی تحریر کے حوالے سے - موسیٰ بن بہلول - محمد بن بشر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(709) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - محمد بن منکدر کے حوالے سے یہ روایت

(707) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (150) فی الصلاة: باب ما یعاد من الصلاة وما یکرہ منها۔

شیبة (مختصراً) فی الصلاة: باب الرجل یضع یدہ علی خاصرته فی الصلاة 47/2

(708) اخرجہ الحاکمی فی ”المسند الامام“ (150) - وابن حبان (2748) - والبخاری (1089) فی تفصیر الصلاة: باب یقصر

خرج من موضعه - ومسلم (690) - والدارمی 354/1 - وابو داؤد (1202) فی الصلاة: باب من یقصر المسافر

الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَضْتُ فَعَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فِي مَرَضِي وَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَصَبَّ عَلَيَّ وَجْهِي وَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا جَابِرُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلِّ مَا اسْتَطَعْتَ وَلَوْ أَنْ تُؤْمِيَ

نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”میں بیمار ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے میری بیماری کے دوران مجھ پر بیہوشی طاری ہو گئی نماز کا وقت ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور کچھ پانی میرے اوپر چھڑکا (تو مجھے ہوش آ گیا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! تم کیسے ہو؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک تم سے ہو سکے تم نماز ادا کرو خواہ اشارے کے ذریعے ہی کرو۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوبکر بن عبد اللہ بن محمد بن خالد قاضی حبال رازی - محمد بن مہدی قومی - محمد بن بکیر بن محمد بن بکیر بن شہاب - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے: انہوں نے اپنے دادا محمد بن بکیر جو دامغان کے قاضی ہیں ان کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال كتبت الى ابي حنيفة في المريض اذا ذهب عقله في مرضه كيف يعمل به في وقت الصلاة فكتب الى يخبرني (عن) محمد بن المنكدر (عن) جابر رضي الله عنه

وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ کو خط لکھ کر ان سے ایسے بیمار شخص کے بارے میں دریافت کیا جس کی بیماری کے دوران اس کی عقل رخصت ہو جاتی ہے (یعنی اس پر بیہوشی طاری ہو جاتی ہے) تو نماز کے وقت اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟ تو میں نے جوابی خط میں مجھے بتایا: محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ (مذکورہ بالا) روایت نقل کی ہے۔

710- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْمُبَارَكِ بْنِ حَسَّالَةَ عَنْ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ:

سَنَ رَوَيْتُ: أَنَّهُ رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشَى حَتَّى حَلَّ إِلَى الصَّفِّ فَلَمَّا فَرَغَ ذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ

امام ابو حنیفہ - مبارک بن فضالہ - حسن بصری کے حوالے سے - حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

”(ایک مرتبہ) وہ صف تک پہنچنے سے پہلے ہی رکوع میں چلے گئے پھر چلتے ہوئے آکر صف میں شامل ہوئے (نماز سے)

703- أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (127) - وابو يعلى (2018) - والحميدى (1229) - واحمد 307/3 - والبخارى

565- في المرضى: باب عيادة المغمى عليه - وابوداؤد (2886) في الفرائض: باب في الكلالة - والحاكم في

مستدرک "303/2

7- أخرجه الطحاوى في "شرح معاني الآثار" 395/1 - وابن حبان (2194) - والطبرانی في "الصغير" (1030) - وابوداؤد

653- في الصلاة: باب الرجل يركع دون الصف - والبيهقي في "السنن الكبرى" 106/3 - واحمد 39/5 - وابن الجارود (318)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا تُعَدَّ

فارغ ہونے کے بعد انہوں نے اس بات کا ذکر نبی اکرم ﷺ سے کیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری (نیکی کی) حرص میں اضافہ کرے، لیکن دوبارہ ایسے نہ کرنا۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(711) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - شقیق بن سلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يَدْرِ أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَتَحَرَّرْ وَلْيَنْظُرْ أَفْضَلَ ظَنِّهِ فَإِنْ كَانَ أَفْضَلُ ظَنِّهِ أَنَّهُ صَلَّى ثَلَاثًا أَضَافَ إِلَيْهَا رَابِعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ وَإِنْ كَانَ أَفْضَلُ ظَنِّهِ أَنَّهُ صَلَّى أَرْبَعًا سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ

”جب کسی شخص کو نماز کے بارے میں شک ہو جائے اور اس کو پتہ نہ چلے کہ اس نے تین رکعات ادا کر لی ہوئی ہیں یا چار ادا کی ہیں، تو اسے تحرری کرنی چاہیے اور غالب گمان کا جائزہ لینا چاہیے اگر غالب گمان یہ ہو کہ وہ تین رکعات ادا کر چکا ہے تو ان کے ساتھ چوتھی رکعت ملا کر (نماز کے آخر میں) سجدہ سہو کر لینا چاہیے اور اگر غالب گمان یہ ہو کہ اس نے چار رکعات ادا کر لی ہوئی ہیں تو اسے سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کر لینے چاہیے۔“

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن علی بن حسن بن ایوب - ابوبکر محمد بن اسماعیل بن عباس وراق - اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

الفصل السادس في الجماعة وآداب الإمام وما يكره في المسجد

چھٹی فصل: جماعت (کے احکام) امام کے آداب اور مسجد میں کیا کرنا مکروہ ہے؟

(712) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

متن روایت: مَنْ دَاوَمَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا عَلَى صَلَاةٍ

”جو شخص چالیس دن تک باقاعدگی کے ساتھ فجر

(711) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (176) فی الصلاة: باب السهو فی الصلاة - وعبد الرزاق (3468) فی

الصلاة: باب السهو فی الصلاة - وابن ابی شیبہ 26/2 فی الصلاة: باب فی الرجل یصلی فلا یدری زاد او نقص

(712) اخرجہ الحسکفی فی ”مسند الامام“ (134) و (135) - والخطیب فی ”تاریخ بغداد“ 96/2 - واحمد 155/3 - وابن ماجہ

(798) - والترمذی (241) - والعراقی فی ”تخریج الاحیاء“ 149/1

الْغَدَاةِ وَالْعِشَاءِ فِي جَمَاعَةٍ كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ
مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ
اور عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کرے اس کے لیے
نفاق سے برأت اور شرک سے برأت کو نوٹ کر لیا جاتا
ہے۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو الفضل جعفر بن محمد بن احمد بن ولید باقلانی - محمد بن یحییٰ از دی - ہیاج بن بسطام کے حوالے
سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابو عبد اللہ محمد بن محمد
بن محمد بن سلیمان بن کامل المعروف بہ غنجاہی کی ”تاریخ بخارا“ میں یہ بات پڑھی ہے - یہ روایت ابو علی حسین بن یوسف نے - ابو عمرو
حفص کشی - ابو سعید عطاء بن موسیٰ جرجانی - عبد اللہ بن یزید مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(713) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: أَمَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا وَأَطَالَ بِهِمْ فَأَنْتَهَى إِلَيْهِمْ
رَجُلٌ عَلَى بَعِيرِهِ فَأَنَاحَهُ فَعَقَلَهُ ثُمَّ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ
فَأَتْبَعَتْ بَعِيرُهُ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى الْبَعِيرِ وَلَا
يَزْدَادُ مِنْهُ إِلَّا بُعْدًا وَالْإِمَامُ عَلَى قِرَاءَةٍ فَلَمَّا رَأَى
الرَّجُلُ ذَلِكَ صَلَّى فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ
انْصَرَفَ فِي طَلَبِ بَعِيرِهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُنْفِرُونَ مِنْ
هَذَا الدِّينِ مَنْ أَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ بِهِمْ فَإِنَّ فِيهِمْ
الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ كُونُوا مُؤَلَّفِينَ وَلَا
تَكُونُوا مُتَنَفِّرِينَ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے
کچھ لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے طویل نماز پڑھا دی ان
لوگوں (کی مسجد) کے پاس ایک شخص اپنے اونٹ پر سوار ہو کر آیا
اس کو بٹھا کر باندھ دیا اور نماز میں شامل ہو گیا اس کا اونٹ اٹھ کر
چل پڑا وہ شخص اپنے اونٹ کو دیکھ رہا تھا کہ وہ دور ہوتا چلا جا رہا
ہے اور امام صاحب کی قرأت ہی ختم نہیں ہو رہی ہے جب اس
شخص نے یہ صورتحال دیکھی تو اس نے مسجد کے کونے میں (تہا)
نماز ادا کی اور اپنے اونٹ کی تلاش میں چل دیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
”لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ (دوسروں کو) اس دین سے
متنفر کرتے ہیں؟ جو شخص لوگوں کی امامت کرے وہ انہیں مختصر نماز
پڑھائے کیونکہ ان میں ضعیف بڑی عمر کے اور کام کاج والے
لوگ بھی ہوتے ہیں تم الفت پیدا کرنے والے بنو متنفر کرنے
والے نہ بنو۔“

(713) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (187) في الصلاة: باب تخفيف الصلاة - وعبد الرزاق 366/2 في الصلاة: باب تخفيف الصلاة - وابن عروانة 86/2 - وابن ماجه 315/1 في إقامة الصلاة: باب من أم قومًا فليخفف - والحميدي (453)

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان۔ ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان۔ بشر بن موکی۔ ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ مختصراً قال محمد وبہ ناخذ

ولا بد ان يتم الركوع والسجود وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے مختصر طور پر روایت کیا ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں تاہم یہ ضروری ہے کہ وہ رکوع وسجود مکمل ادا کرے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(714)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: مَنْ شَهِدَ الْفَجْرَ وَالْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ تَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ

”جو شخص فجر اور عشاء کی باجماعت نمازوں میں شریک ہو اس کو دو طرح کی برأت نصیب ہوتی ہے نفاق سے برأت اور شرک سے برأت۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ عبد اللہ بن محمد بن نصر ہروی۔ احمد بن عبد اللہ۔ اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(715)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: أَنَّهُ كَانَ يُقَالُ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ وَسَوُّوا مَنَاجِبَكُمْ وَتَرَاصُّوا أَوْ لِيَتَخَلَّلَنَّكُمْ الشَّيْطَانُ كَأَوْلَادِ الْحَذَفِ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَقْدَمِ الصُّفُوفِ

”یہ بات کہی جاتی تھی: صفیں سیدھی رکھو کندھے برابر رکھو ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کے کھڑے ہو ورنہ شیطان بھیڑ کے بچے کی طرح تمہارے درمیان خلل ڈال دے گا بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آگے کی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو

قول ابی حنیفۃ لا يترك الصف وفيه خلا حتى يستوى

(714) قد تقدم فی (712)

(715) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (89) فی الصلاة: فی اقامة الصفوف وفضل الصف الاول۔ وعبد الرزاق

(2433) فی الصلاة: باب الصفوف۔ وابن ابی شیبۃ 325/1 فی الصلاة: باب ما قالوا فی اقامة الصف

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے کسی صف میں کوئی خلل نہیں چھوڑا جائے گا پہلے اس کو مکمل کیا جائے گا۔

(716) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ:

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں:

”میں نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے سوال کیا: پہلی صف والوں

کو دوسرے صف والوں پر کیوں فضیلت دی گئی ہے؟ (اس کا

جواب دیتے ہوئے) انہوں نے فرمایا: تم دوسری صف میں اس

وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک پہلی صف مکمل نہیں ہو جاتی۔“

متن روایت: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِمَ

فُضِّلَ عَلَى الصَّفِّ الثَّانِي فَقَالَ لَا تَقُمْ فِي الصَّفِّ

الثَّانِي حَتَّى يَتَكَمَّلَ الصَّفُّ الْأَوَّلُ

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ ينبغي اذا

تكامل الصف الاول ان يقوم في الصف الثاني ولا يقوم في الصف الاول ويزاحم عليه فانك

تؤذى والقيام في الصف الثاني خير من الاذى وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں: مناسب یہ ہے کہ جب پہلی صف مکمل ہو جائے تو آدمی دوسری صف میں کھڑا ہو

جائے پہلی صف میں پھنس کر نہیں کھڑے ہونا چاہیے کیونکہ اس صورت میں آپ دوسروں کو اذیت پہنچائیں گے تو اذیت پہنچانے

کے مقابلے میں دوسری صف میں کھڑے ہو جانا زیادہ بہتر ہے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(717) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”لوگوں کی امامت وہ شخص کرے گا جو اللہ کی کتاب کا

زیادہ قاری (یعنی عالم یا حافظ) ہو اگر وہ قرأت میں برابر ہوں تو

وہ شخص کرے گا جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر وہ ہجرت میں

برابر ہوں تو وہ شخص امامت کرے جس کی عمر زیادہ ہو۔“

متن روایت: يَوْمُ الْقَوْمِ أَقْرَاهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى

فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ

كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًا

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ وانما

قيل اقراهم لكتاب الله تعالى لان الناس كانوا في ذلك الزمان اقراهم للقرآن افقههم في الدين

(716) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (90) فی الصلاة: فی اقامة الصفوف - وعبدالرزاق (2467) فی الصلاة: باب

يقف في الصف الثاني حتى يتم الاول

(717) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (91) فی الصلاة: باب الرجل يوم القوم او يوم الرجلين - وابوداؤد (582) فی

صلاة: باب من احق بالامامة؟ والترمذی (235) فی الصلاة: باب ما جاء من احق بالامامة - واحمد 118/4

فان كانوا في هذا الزمان على ذلك يؤمهم اقراهم فان كان غيره افقه منه واعلم بسنة الصلاة وهو يقرأ نحواً من قراءته فاقرأهما واعلمهما بسنة الصلاة اولى للامامة وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اس میں یہ کہا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کا زیادہ قاری (یا حافظ) ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس زمانے میں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے زیادہ عالم ہوتے تھے وہ دینی احکام کے زیادہ بڑے فقیہ ہوتے تھے تو (ہمارے) اس زمانے تک یہی رواج ہے کہ جو شخص اللہ کی کتاب کا زیادہ بڑا قاری (یا حافظ) ہو وہ ان کی امامت کرتا ہے لیکن اگر کوئی دوسرا شخص اس سے زیادہ بڑا فقیہ ہو اور نماز کی سنتوں کا اس سے زیادہ علم رکھتا ہو اور وہ تقریباً اس کی مانند قرأت کر سکتا ہو تو وہ شخص امامت کا زیادہ حقدار ہوگا جو ان دونوں میں سے زیادہ اچھا قاری ہو اور نماز کی سنتوں کا زیادہ علم رکھتا ہو امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(718) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا بَأْسَ أَنْ يَوْمَ الْأَعْرَابِيِّ وَالْعَبْدُ وَوَلَدُ الزَّانَا إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کوئی دیہاتی یا غلام یا زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا بچہ امامت کرے بشرطیکہ وہ قرآن کی تلاوت کر سکتا ہو۔“

(719) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الرَّجُلَيْنِ يَوْمٌ أَحَدُهُمَا صَاحِبَةٌ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ فِي الْجَانِبِ الْأَيْسَرِ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔ امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جب دو آدمی ہوں اور ان میں سے ایک دوسرے کی امامت کرے تو وہ فرماتے ہیں: امام بائیں طرف کھڑا ہوگا۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

(718) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (92) فی الصلاة: باب الرجل یوم القوم او یوم الرجلین - وعبدالرزاق (3838) فی الصلاة: باب هل یوم ولد الزنا؟ وابن ابی شیبہ 216/2 فی الصلاة: باب من رخص فی امامة ولد الزنا - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 86/3 - والبغوی فی ”شرح السنة“ 400/3

(719) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (93) فی الصلاة: باب الرجل یوم القوم او یوم الرجلین - وعبدالرزاق (3890) فی الصلاة: باب الصلاة یحضر ولیس معه الا رجل واحد - وابن ابی شیبہ 341/1 فی الصلاة: باب الرجل یصلی عن یمین الامام

قول ابی حنیفہ یكون الماموم عن یمینہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے: مقتدی اس (امام) کے دائیں طرف کھڑا ہوگا۔
(720) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

سن روایت: إِذَا زَادَ عَلَى الْوَاحِدِ فِي الصَّلَاةِ فَهِيَ
جَمَاعَةٌ
”جب نماز میں ایک سے زیادہ افراد ہوں (خواہ دو ہی کیوں نہ ہوں) تو وہ جماعت شمار ہونگے۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

قول ابی حنیفہ رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(721) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

سن روایت: أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
كَبَّ يَوْمَ النَّاسِ بِالْمَدَائِنِ فَذَهَبَ لِيَقُومَ عَلَى
دُكَّانٍ مِنْ جِصٍّ مُرْتَفِعٍ فَجَذَبَهُ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ إِنَّمَا أَنْتَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ تَقُومُ
عَنْهُمْ
”(ایک مرتبہ) حضرت حذیفہ بن یمان رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ”مدائن“ میں لوگوں کو امامت کروانے لگے تو وہ چوٹے سے بنے ہوئے ایک بلند چبوترے پر کھڑے ہونے لگے حضرت سلمان فارسی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے انہیں کھینچ کر (نیچے کیا) اور بولے: آپ بھی لوگوں میں سے ہی ایک فرد ہیں تو اُن (کے برابر) کی جگہ پر کھڑے ہوں۔“

قاضی عمر اشثانی نے یہ روایت - محمد بن حنیفہ بن ماہان - تمیم بن منصر - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون - ابوبکر محمد بن علی بن محمد خیاط - ابوعبد اللہ احمد

(720) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (94) فی الصلاة: باب الرجل یؤم القوم او یؤم الرجلین - وابن ابی شیبہ
53 فی الصلاة: باب فی الجماعة کم ہی؟

(721) اخرجہ ابن حبان (2143) - وابن خزیمہ (1523) - والشافعی فی ”المسند“ 137/1 - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“
108 - والبغوی فی ”شرح السنة“ (831)

عن حماد قال: صلی بنا حذیفہ علی دکان مرتفع فسجد علیہ فجذبه ابو مسعود فتابعی فلما قضی الصلاة قال ابو
مسعود: ایس قد نهی عن هذا؟ فقال له حذیفہ: الم ترنی قد تابعتک؟

بن محمد بن یوسف بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشثانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(122) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتِهِ: أَنَّهُ كَانَ يَوْمَهُمْ فَيَقُومُ عَنْ يَسَارِ

”وہ جب اُن لوگوں کی امامت کرتے تھے تو طاق کے بائیں طرف یا دائیں طرف کھڑے ہوتے تھے۔“

الطَّاقِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد واما نحن فلا نرى

باساً ان يقوم بحيال الطاق ما لم يدخل قدمه فيه اذا كان مقامه خارجاً منه وسجوده فيه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم تو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں اگر وہ طاق کے بالکل برابر اس میں کھڑا ہو جائے جبکہ اس کے کھڑے ہونے کی جگہ اس سے باہر ہو اور وہ سجدہ اس کے اندر کرتا ہو۔

(123) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتِهِ: إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ فَلَا يَتَحَوَّلُ الرَّجُلُ

”جب امام سلام پھیر دے تو آدمی اس وقت نہ اٹھے جب تک امام نہیں اٹھتا البتہ اگر امام نماز کے معاملے کی سمجھ بوجھ سے رکھتا ہو (تو حکم مختلف ہوگا)۔“

حَتَّى يَنْفَتِلَ الْإِمَامُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْإِمَامُ لَا يَفْقَهُ أَمْرَ

الصَّلَاةِ

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد رحمه الله ربه

ناخذ لا ندرى لعل عليه سجدتي السهو فاذا كان لا يفقه امر الصلاة فلا بأس بالانفتال وهو قول

ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم نہیں جانتے ہیں ہو سکتا ہے اس پر سجدہ سہولاً ہو گیا ہو اگر وہ نماز کے اٹھنے سے بخوبی واقف نہ ہو تو پھر اٹھ جانے میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(124) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - سعید بن جبیر کے

(722) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (104) فی الصلاة: باب الصلاة فی الطاق - وعبد الرزاق (3899) فی الصلاة

فی الطاق - وابن ابی شیبہ 59/2 فی الصلاة: باب الصلاة فی الطاق

(723) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (105) فی الصلاة: باب الصلاة فی الطاق - وعبد الرزاق (3219) فی الصلاة

باب مکث الامام بعد ما سلم - وابن ابی شیبہ 302/1 فی الصلاة: باب من كان يستحب اذا سلم ان يقوم او يتحرف

سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

مَنْ رَوَيْتَ : أَنَّهُ أَمَّ أَصْحَابَهُ فِي بَيْتِهِ عَلَى بَسَاطٍ

فَلَمْ يَطْبُقِ الْبَيْتَ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے گھر میں ایسے

بچھونے پر اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی جو انہوں نے گھر

میں بچھایا ہوا تھا۔“

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن

ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(725) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ :

امام ابوحنیفہ نے - تمیم بن سلمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”شبيب بن ربعي كثر ع نماز ادا كر رہے تھے انہوں نے

قبلہ کی سمت میں تھوک دیا جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: جب کوئی بندہ نماز ادا کر

تا ہے تو قبلہ کی سمت میں اللہ تعالیٰ اُس کی طرف رخ کر لیتا

ہے (اور اس کی طرف اُس وقت تک رخ رکھتا ہے) جب تک وہ

مَنْ رَوَيْتَ : أَنَّ شَبِيبَ بْنَ رُبْعِيٍّ قَامَ يُصَلِّي فَبَصَقَ

فِي الْقِبْلَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ إِنَّهُ لَيَسَّ مِنْ

عَبْدٍ يَقُومُ فِي الصَّلَاةِ إِلَّا أَقْبَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ

وَجْهَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم

بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(726) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن یسار کا یہ بیان نقل کیا

ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا ہے:

سَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

مَنْ رَوَيْتَ : أَنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الدِّينِ

”بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اُن لوگوں پر رحمت

(727) - أخرجه الحاكم في ”المستدرک“ 390/1 - وابن خزيمة 103/2 (1005) في الصلاة: باب الصلاة على البساط - والبيهقي

السنن الكبرى 436/2 - وابن ماجه (1030) - والطبراني (12206) - وابن ابی شیبہ 400/1

(728) ☆☆ أخرج ابن حبان (1636) - واحمد 56/4 - وابو داؤد (481)

عن السائب بن خلاد ان رجلاً ام قوماً فبصق في القبلة..... قال النبي صلى الله عليه وسلم : ”انك آذيت الله

(729) - أخرجه ابن حبان (402) - وابن خزيمة (177) و(357) - والحاكم في ”المستدرک“ 191/1 - 192 - واحمد

والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 16/2 في حديث طويل.....

يَصْلُونَ الصُّفُوفَ

نازل کرتے ہیں جو صفوں کو ملا کر رکھتے ہیں۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابولبید محمد بن ادريس سرخسی - سويد بن سعيد - عثمان بن قاسم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

(727) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ فِي بَيْتٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ يُصَلِّي فَقُمْنَا

خَلْفَهُ أَحَدُنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَامَ

بَيْنَنَا وَقَالَ هَكَذَا فَاصْنَعُوا إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں: ”ایک مرتبہ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ (ان کے) گھر میں موجود تھے نماز کا وقت ہوا تو وہ کھڑے ہوئے تاکہ نماز پڑھائیں ہم ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے ایک ان کے دائیں طرف اور دوسرا ان کے بائیں طرف کھڑا ہوا وہ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے انہوں نے فرمایا: جب تم تین افراد ہو تو اسی طرح کیا کرو۔“

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - یعقوب بن یوسف بن موسیٰ مروزی - عبد الرحمن بن عبد الصمد - انہوں نے اپنے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے ابن خرون نے اس روایت کو - ابو الفضل بن خرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة وزاد فيه وكان اذا ركع طبق وصلى بغير اذان ولا اقامة وقال تجزء اقامة الناس حولنا ثم قال محمد ولسنا ناخذ بقول عبد الله في الثلاثة ولكننا نقول اذا كانوا ثلاثة تقدم الامام عليهما وصلي الباقيان خلفه ولسنا ناخذ بقوله ايضا في التطبيق بين يديه اذا ركع ثم يجعلهما بين ركبتيه ولكننا نرى ان يضع الرجل راحتيه على ركبتيه ويفرج اصابعه تحت الركبتين واما صلاته بغير اذان ولا اقامة فذلك والاذان والاقامة افضل وان اقام للصلاة ولم يؤذن فذلك افضل من الترك للاقامة وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے کہ میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: وہ جب رکوع میں جاتے تو تطبیق کیا کرتے تھے اور وہ اذان اور اقامت کے بغیر (گھر میں) نماز کرتے تھے۔

(727) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (95) في الصلاة: باب الرجل يؤم القوم او يؤم الرجلين - الرزاق (3884) في الصلاة: باب الرجل يؤم الرجلين والمرأة - وابن ابي شيبة 245/1 في الصلاة: باب من كان يطبق بين يديه - والطحاوي في شرح معاني الآثار 229/1 - والطبراني في "الكبير" (93/6)

کر لیتے تھے اور یہ فرماتے تھے: ہمارے ارد گرد کے لوگوں کی اقامت کفایت کر جائے گی۔

پھر امام محمد فرماتے ہیں: تین افراد کے بارے میں ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول اختیار نہیں کرتے ہیں، ہم یہ کہتے ہیں: جب تین افراد ہوں تو امام دونوں افراد سے آگے کھڑا ہوگا اور باقی دو افراد اس کے پیچھے کھڑے ہوں گے۔

رکوع میں دونوں میں تطبیق دے کر گھٹنوں کے درمیان رکھنے کے حوالے سے بھی ہم ان کے قول کو اختیار نہیں کرتے ہیں، ہم بات کے قائل ہیں: کہ آدمی اپنی ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھے گا اور انگلیاں کھول کر انہیں گھٹنوں سے نیچے رکھے گا۔

جہاں تک اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا کرنے کا تعلق ہے تو یہ ٹھیک ہے لیکن اذان اور اقامت کے ہمراہ نماز ادا کرنا مکمل ہے اگر نماز کے لیے صرف اقامت کہی جائے اور اذان نہ دی جائے تو یہ اقامت ترک کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے امام بخاری کا بھی یہی قول ہے۔

721- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - مسعر - قتادہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

سَدَّةٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”مسجد میں تھوک پھینکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دین کرنا ہے۔“

سَنَ رَوَايَتِ: الرِّزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ تَحَارُّهَا دَفْنُهُ

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابوبکر خطیب بغدادی - حسن بن حسین نعال - ابومحمد عبداللہ بن حمدویہ نہروانی - محمد بن محمد بن لیث مروزی - محمد بن حسن موصلی - محمد بن یوسف بن عاصم - احمد بن ابراہیم - اشعث بن عطف - سفیان ثوری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خروزمی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن عبداللہ انصاری - ابوبکر خطیب بغدادی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ کے ذکرہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

722- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - طلحہ بن مصرف یا می کوئی کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

عَرَفَ الْيَامِي الْكُوفِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

”جب مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہتا تو وہ (یعنی ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ) تکبیر کہہ دیا کرتے تھے۔“

رَوَايَتِ: أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن

723- أخرجه أحمد 109/3 - وأبو يعلى (3161) - أبو داود (476) - وعبد الرزاق (1697) - والترمذی (572) - والطبرانی

صغير (101) - وابن حبان (1635) - والخطيب في "تاريخ بغداد" 396/8

724- أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (63) في الصلاة: باب الاذان - وعبد الرزاق 74/2 (2550) في الصلاة: باب

تكميل الامام؟

مقدم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - محمد بن عبد اللہ بن نوفل - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابن یحییٰ کے

حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(730) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ

مُصَرِّفٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رِوَايَتِهِ: إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ

فَيَنْبَغِي لِلْقَوْمِ أَنْ يَقُومُوا لِلصَّلَاةِ فَإِذَا قَالَ قَدْ قَامَتِ

الصَّلَاةُ كَبَّرَ الْإِمَامُ

امام ابوحنیفہ نے - طلحہ بن مصرف کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جب مؤذن (اقامت میں) حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ کہے

لوگوں کو چاہیے کہ وہ نماز کے لیے کھڑے ہو جائیں اور جب

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہے تو امام تکبیر (تحریمہ) کہہ دے۔"

ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة فان كف الامام حتى فرغ المؤذن من الاقامة ثم كبر

فلا باس ايضا كل ذلك حسن

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے اگر امام رُکار ہے یہاں تک کہ

مؤذن پوری اقامت کہہ کر فارغ ہو جائے اور پھر امام تکبیر (تحریمہ) کہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے یہ سب

(طریقے) ٹھیک ہیں۔

(731) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ

عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ:

مَتْنُ رِوَايَتِهِ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ فَخَفَّفَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ

بُكَاءَ صَبِيٍّ فَكَرِهْتُ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّهِ فَأَيُّكُمْ صَلَّى

بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ وَلْيَتِمَّ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفُ

وَالْكَبِيرُ وَذَا الْحَاجَةِ

امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن عبد الحمید - انہوں نے اپنے

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

کرتے ہیں:

"(ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھاتے

ہوئے اُس کو مختصر کر دیا (بعد میں) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے

اس (کی وجہ) کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: میں نے ایک بچے کے رونے کی آواز سنی تھی تو میں

نے اس بات کو ناپسند کیا کہ اُس کی ماں کو پریشانی کا

کروں تم میں سے جو بھی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے وہ مختصر

(730) قد تقدم - وهو الاثر السابق

(731) أخرجه ابن حبان (1760) - والبغوي في "شرح السنة" (843) - ومالك في "الموطأ" 1/134 في الصلاة: باب الصلاة

صلاة الجماعة - والشافعي في "المسند" 1/132 - واحمد 2/486 - والبخاري (703) في الاذان - وابوداود (794) في الصلاة

في تخفيف الصلاة - والبيهقي في "السنن الكبرى" 3/17

نماز کے بارے میں روایات

مکمل نماز پڑھائے کیونکہ ان میں ضعیف عمر رسیدہ اور کام کاج والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن ابومقاتل۔ عبد اللہ بن حمدویہ بغلانی۔ محمود بن آدم۔ فضل بن موسیٰ جانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابن مخلد۔ عبد اللہ بن جعفر بلخی۔ حمدان بن سہل (اور) محمد بن علی (اور) عبد الصمد بن فضل ان سب نے۔ شداد۔ زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ۔ محمد بن علی (اور) محمد بن موسیٰ ان دونوں نے۔ شداد۔ زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خیرون۔ ابوبکر خیاط مقری۔ ابو عبد اللہ بن دوست۔ قاضی عمر بن حسن اشثانی۔ محمد بن زرعہ بن شداد۔ شداد بن حکیم۔ زفر بن ہذیل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشثانی نے اس کو امام ابو حنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ بھی نقل کیا ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ یحییٰ بن عبد الحمید۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے وہ مختصر پڑھائے کیونکہ ان میں بوڑھے، ضعیف اور کام کاج والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔“

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت۔ منذر بن محمد قابوسی۔ حسین بن محمد بن علی ازدی۔ امام ابو یوسف (اور) اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خیرون۔ ابوبکر خیاط۔ ابو عبد اللہ بن دوست علاف۔ قاضی عمر بن حسن اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ اسماعیل بن عبد الملک۔ مجاہد۔ عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ

تقدم - وهو حديث سابقه

خرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (169)

قلت: وقد اخرج ابو يعلى (4039) - وابن حجر في "المطالب العالية" 79/1 (277)

قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النوم قبل العشاء وعن السمر بعدها

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لِأَنَّ أُصَلِّيَ الْعِشَاءَ مُنْفَرِدًا قَبْلَ النَّوْمِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ صَلَاتِهَا بِجَمَاعَةٍ بَعْدَ النَّوْمِ

فرماتے ہیں:

”میں سونے سے پہلے عشاء کی نماز اکیلا ادا کرنا میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اس کو سوتے سے بعد (بیدار ہو کر) باجماعت ادا کروں۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(734) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِذَا دَخَلْتَ فِي صَلَاةِ الْقَوْمِ وَأَنْتَ لَا تَنْوِي صَلَاتَهُمْ لَمْ تُجْزِكَ وَإِنْ صَلَّى الْإِمَامُ صَلَاتَهُ وَنَوَى الَّذِي خَلْفَهُ غَيْرَهَا أَجْزَأَتِ الْإِمَامُ وَلَمْ تُجْزِهِمْ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جب تم کسی قوم (یعنی کچھ لوگوں) کے ساتھ (باجماعت) میں شامل ہوتے ہو اور ان کی نماز کی نیت کرتے ہو تو وہ نماز درست نہیں ہوگی اور جب امام اپنی نیت کر رہا ہو اور مقتدی نے دوسری نماز کی نیت کی ہو تو امام کی نیت درست ہوگی اور مقتدیوں کی نماز درست نہیں ہوگی۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(735) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ تَوْبَةَ عَنْ

عَبْدَ رَبِّهِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: الصَّلَاةُ فِي جَمَاعَةٍ أَفْضَلُ مِنَ الْمُنْفَرِدِ بِسَبْعٍ وَعِشْرَيْنَ دَرَجَةً

امام ابو حنیفہ نے - توبہ - عبد ربہ - عکرمہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس

اکرم رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر درجے فضیلت رکھتا ہے۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت - ابن عتقہ - قاسم بن محمد بن حماد - ابویلیٰ عفان بن حسن - امام ابو یوسف کے حوالے سے

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(736) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

(734) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (103) فی الصلاة: باب صلاة التطوع - وفی (154) باب ما یکرہ من الصلوة

وما یکرہ منها - وابن ابی شیبہ 68/2

(735) اخرجہ ابن ابی شیبہ 481/2 فی الصلاة: باب ما جاء فی فضل صلاة الجماعة علی غیرها

(736) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (126) فی الصلاة: باب من سبق بشئ من صلاته - وابن ابی شیبہ

الصلاة: باب من کره ان یرکع دون الصنف

ابراہیم قال:

حسن روایت: إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْقَوْمُ رُكُوعٌ

فَبَرَّكَعَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَشْتَدَّ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جب آدمی مسجد میں داخل ہو اور لوگ اس وقت رکوع میں ہوں تو وہ بھاگ کر جائے بغیر (صف میں پہنچ کر) رکوع میں چلا جائے۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد ولسنا نأخذ بهذا

ولكنه يمشي على هيئة حتى يدرك الصف فيصلي ما ادرك ويقضي ما فاته

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کو اختیار نہیں کرتے ہیں آدمی عام رفتار سے چلتا ہوا صف تک پہنچے گا اور جتنی نماز ملے گی اس کو ادا کر لے گا جو گزر چکی ہوگی اس کو بعد میں ادا کر لے گا۔

(731) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ خَلْفِ بْنِ

يَسِينَ بْنِ مُعَاذِ الزِّيَّاتِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي

سَمَةَ:

حسن روایت: أَنَّ الْجُنُبَ إِذَا صَلَّى بِقَوْمٍ عَلَيْهِ أَنْ

يَعِيدُوا مَعَهُ

امام ابو حنیفہ نے - خلف بن یاسین بن معاذ زیات -

انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حبیب بن ابی سمہ - بیان نقل کیا ہے:

”اگر جنبی شخص لوگوں کو نماز پڑھادے تو اس پر یہ لازم ہوگا کہ وہ نماز کو دہرائے اور اس کے ساتھ لوگ بھی نماز کو دہرائیں گے۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبد الواحد بن حماد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

- امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: امام ابو حنیفہ (اور) سفیان ثوری نے یہ روایت یاسین (بن معاذ زیات) سے بھی روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(732) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

الْخَوْزَمِيِّ الْمَكِّيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَمِيرِ

الْمَدِينَةِ عَلِيِّ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

حسن روایت: فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ جُنُبًا قَالَ

يَعِيدُونَ

امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم بن یزید خوزمی مکی - عمرو بن

دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: - امیر المؤمنین

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جو شخص لوگوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھادے تو

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ (یعنی امام) اور لوگ (یعنی

مقتدی) نماز کو دہرائیں گے۔“

(اخرجه) محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (135) في الصلاة: باب ما يقطع الصلاة - وعبد الرزاق (3663) في

باب يؤم القوم وهو جنب أو على غير وضوء - وابن أبي شيبة 44/2 في الصلاة: باب الرجل يؤم بالقوم وهو على غير وضوء

ثم قال محمد (واخبرنا) عبد الله بن المبارك (عن) يعقوب بن قعقاع عن عطاء بن ابي رباح في رجل يصلي باصحابه بغير وضوء قال يعيد ويعيدون

ثم قال محمد (واخبرنا) عبد الله بن المبارك (عن) عون بن عبد الله (عن) محمد بن سيرين قال احب الى ان يعيدوا معاً ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

پھر امام محمد فرماتے ہیں: عبد اللہ بن مبارک نے - یعقوب بن قعقاع - عطاء بن ابورباح کے حوالے سے نقل کیا ہے: جو شخص اپنے ساتھیوں کو وضو کے بغیر نماز پڑھا دے تو عطاء فرماتے ہیں: وہ شخص اور (مقتدی) لوگ نماز کو دہرائیں گے۔
پھر امام محمد فرماتے ہیں: عبد اللہ بن مبارک نے - عون بن عبد اللہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: محمد بن سیرین فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے کہ وہ سب لوگ مل کر اس نماز کو دوبارہ ادا کریں۔

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(739) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ الْمَغْرِبَ فَلَمْ يَقْرَأْ فِي شَيْءٍ مِنْهَا حَتَّى انْصَرَفَ فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقْرَأَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ أَوْ مَا فَعَلْتُ إِنِّي جَهَّزْتُ غَيْرًا إِلَى الشَّامِ فَلَمْ أَزَلْ أُرْجِلُهَا مِنْقَلَةً مِنْقَلَةً حَتَّى وَرَدَتِ الشَّامُ فَأَعَادَ وَأَعَادَ أَصْحَابُهُ

”(ایک مرتبہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو مغرب کی نماز پڑھائی تو انہوں نے (بلند آواز میں) قرأت نہیں کی یہاں تک کہ انہوں نے نماز مکمل کر دی ان کے ساتھیوں نے اُن سے دریافت کیا: امیر المؤمنین! آپ نے قرأت کیوں نہیں کی؟ انہوں نے فرمایا: کیا میں نے یہ کیا ہے؟ (پھر انہوں نے وضاحت کی:) میں نے شام کی طرف ایک قافلہ بھجوا دیا تھا تو میں اُس کو ہر پڑاؤ پر رکواتا اور چلاتا رہتا تھا تک کہ وہ شام پہنچ گیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دہرائی اور اُن کے ساتھیوں نے بھی اُس کو دہرایا۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة اذا صلى الامام جنباً او على غير وضوء افسدت صلاته بوجه من الوجوه فسدت صلاة من خلفه

(739) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (152) فی الصلاة: باب ما يعاد من الصلاة وما يكره منها - وفي "الاحكام" اهل المدينة 237/1 - وابو يوسف في "الآثار" 29 - وابن ابي شيبة 434 فی الصلاة: من كان يقول: اذا نسي القراءة اعادها - وفي "السنن الكبرى" 382/2

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے: جب امام جنابت یا بے وضو حالت میں نماز پڑھا دے اور اس کی نماز کسی بھی وجہ سے فاسد ہو جائے تو اس کے پیچھے موجود افراد کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔

(740) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَمَّاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ لَمْ يَبْرَحْ مِنْ مَوْضِعِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَتَبْيَضَ

امام ابو حنیفہ نے - سماء بن حرب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر تشریف فرما رہتے تھے یہاں تک کہ سورج طلوع ہونے کے بعد روشن ہو جاتا تھا“۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح - شیخ بن ابراہیم جواہل کوفہ کے فقیہ ہیں - محمد بن عمران بن ابویعلیٰ - حمید بن عبد الرحمن شافعی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(741) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ زَاهِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ لَمْ يَبْرَحْ مِنْ مَوْضِعِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَتَبْيَضَ

”تم لوگ اپنی صفیں درست رکھو اپنے کندھے برابر رکھو ایک دوسرے کے ساتھ مل کے کھڑے ہو ورنہ شیطان بھیڑ کے بچوں کی طرح تمہارے درمیان خلل ڈال دے گا بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفیں درست رکھنے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں“۔

حافظ ابن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین علی بن حسین بن ایوب بزاز - قاضی ابوالعلاء محمد بن علی بن یعقوب - ابوبکر محمد بن جعفر بن حمدان قطعی - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(742) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - شععی

اخرجه احمد 439/3 - والطبرانی في "الكبير" 442/20 - وابن عبد الحكم في "فتوح مصر" 296 - وابو داود 49/3 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 49/3

عن سهل بن معاذ عن ابيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال: من قعد في مصلاه حين يصلي الصبح حتى يصبح لا يقول الا خيرا غفرت له خطاياه وان كانت اكثر من زبد البحر

اخرجه ابن ابي شيبة 352/1 في الصلاة: باب ما قالوا في اقامة الصف - والبيهقي في "السنن الكبرى" 21/1 في الصلاة: باب الامام حتى يأمر بتسوية الصفوف خلفه - وعبد الرزاق (2433) و (2434) - والمتقى الهندي في "الكنز" (5306)

إِبْرَاهِيمَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
رَخَّصَ فِي الْخُرُوجِ لِصَلَاةِ الْغَدَاةِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ
لِلنِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ إِذَا يَتَّخِذْنَهُ دَغْلًا
فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَخْبِرْكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ هَذَا

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم ﷺ نے خواتین کو صبح اور عشاء کی نماز (باجماعت میں شرکت کے لیے گھر سے) نکلنے کی اجازت دی ہے تو ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: خواتین تو اسے خرابی کا ذریعہ بنالیں گی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہیں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ایک بات بتا رہا ہوں اور تم یہ بات کہہ رہے ہو؟“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیاد - ابوبلال - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔ امام ابو حنیفہ نے حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”میں نے ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے ایسے مؤذنین کے بارے میں دریافت کیا جو مسجد کے اوپر (یعنی چھت پر) اذان دیتے ہیں اور پھر اوپر ہی نماز ادا کر لیتے ہیں: انہوں نے فرمایا: ان کے لیے ایسا کرنا جائز ہے (یا اُن کی نماز درست ہوگی)۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ ما لم

يكونوا قدام الامام وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں بشرطیکہ وہ امام سے آگے نہ کھڑے ہوں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(744) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِبْرَاهِيمَ:

(742) اخرجہ ابن حبان (2210) - ومسلم (442) (138) فی الصلاة: باب خروج النساء الى المساجد - والترمذی (70) الصلاة: باب ما جاء فی خروج النساء الى المساجد - واحمد 49/2 - وعبد الرزاق (5108) - وابو عوانة 57/2 - والبیہقی (13471) فی ”الکبیر“

(743) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (115) فی الصلاة: باب فضل صلاة الجماعة وركعتي الفجر - وابو یوسف (224/2) فی الصلاة: باب فی المؤذن یصلی فی المنذنة

(744) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (116) فی الصلاة: باب فضل صلاة الجماعة وركعتي الفجر - وعبد الرزاق (4882) فی الصلاة: باب الرجل صلی وراء الامام خارجاً من المسجد - وابن ابی شیبہ 223/2 فی الصلاة: باب فی الرجل یصلی

یصلی وینه وبين الامام حائط

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْإِمَامِ
شَيْءٌ قَالَ حَسَنٌ مَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْإِمَامِ طَرِيقٌ
أَوْ بُنْيَانٌ

”جس شخص اور امام کے درمیان کوئی چیز ہو اس کے
بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: (اُس کی نماز) ٹھیک ہوگی جبکہ اُس
کے اور امام کے درمیان کوئی راستہ یا عمارت نہ ہو۔“

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(745) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ
مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ :

امام ابوحنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ کے حوالے
سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ جَمَلًا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَا وَجَدْتُ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں اپنے گمشدہ
اونٹ کا اعلان کرتے ہوئے سنا تو فرمایا: تم اُسے نہ پاؤ۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حسین بن عبد الرحمن بن محمد ازدی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے
سے - خلف بن یاسین زیات - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے
سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ان هذه البيوت بنيت لما بنيت له

”ان گھروں کے ان کے مخصوص مقاصد کے لیے بنایا گیا ہے“

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسماعیل بن حماد کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے - یہ
امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے منقول ہے تاہم انہوں نے اس میں علقمہ سے آگے کسی راوی کا ذکر نہیں کیا۔

(746) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ :

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: سعید بن جبیر فرماتے ہیں:

متن روایت: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَفْضُلُ
صَلَاةَ الرَّجُلِ وَحْدَهُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ صَلَاةً

”آدمی کا باجماعت نماز ادا کرنا اُس کے تنہا نماز ادا کرنے
پر پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(745) أخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (94) - وابن حبان (1652) - وعبد الرزاق (1721) - ومن طريقه مسلم (569) - وابو

عوانة (407) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 447/2 - وابن ابى شيبة 419/2 - وابن ماجه 765 في المساجد

(746) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (111) في الصلاة: باب فضل صلاة الجماعة وركعتي الفجر

(747) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ

عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلَّى بِرَجُلٍ وَصَلَّى خَلْفَهُ امْرَأَةً صَلَّيَ بِهِمْ جَمَاعَةً

امام ابو حنیفہ نے - یثیم - عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت

نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ساتھ نماز ادا کی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک خاتون نے بھی نماز ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے انہیں باجماعت نماز پڑھائی تھی۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر صفانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابو مقاتل حفص بن سالم

فزاری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام - ابو مقاتل حفص - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے انہوں

نے اسی کی مانند اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

(748) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: مَنْ صَلَّى بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ وَخَلْفَهُ

وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَيَتِمُّونَ بِالْإِمَامِ قَالَ أَمَّا

الَّذِي خَلْفَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ فَصَلَاتُهُمْ تَامَةٌ

وَأَمَّا الَّذِينَ أَمَامَهُ فَلَيْسَتْ صَلَاتُهُمْ تَامَةً

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ایک شخص امام کے آگے کھڑا ہو کر نماز ادا کرے ایک اس

کے دائیں طرف ایک اس کے بائیں طرف ایک اس کے پیچھے

(کھڑے ہو کر نماز ادا کریں) اور وہ سب اس امام کی اقتداء کر رہے

ہوں تو ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو افراد امام کے پیچھے دائیں

اور بائیں کھڑے ہوئے ہیں ان کی نماز مکمل ہوگی اور جو اُس کے

آگے کھڑا ہوا تھا اُس کی نماز مکمل (یعنی ادا شمار) نہیں ہوگی۔“

حافظ حسین بن خرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حنین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابو بکر

محمد بن جعفر بن حمدان قطعی - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قال ابن خسرو وقال المقرئ يقول اهل البصرة بل صلاتهم تامة صلاتهم تامة في الجمعيات

والاعیاد لان الناس يكثرون

ابن خسرو بیان کرتے ہیں: مقرئ فرماتے ہیں: اہل بصرہ کہتے ہیں: جمعہ اور عیدین میں ایسے لوگوں کی نماز مکمل شمار ہوگی، کیونکہ

لوگوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔

(749) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ

جَابِرِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَوْ الْأَسْوَدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ:

امام ابو حنیفہ نے - یثیم - جابر بن اسود (راوی کو شک ہے

شاید) اسود بن جابر کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے

(747) اخرج الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 307/1 - واحمد 131/3 - وابن حبان (2205) - ومالك في الموطأ

153/1 - والشافعي في "المسند" 105/1 - والدارمي (1287) - والبخاری (3801) - وابوداؤد (612)

متن روایت: أَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا الظُّهْرَ فِي بُيُوتِهِمَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا بَرِيَانٌ أَنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا ثُمَّ أَتَيَا الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فَقَعَدَا فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ وَهُمَا بَرِيَانٌ أَنَّ الصَّلَاةَ لَا تَحِلُّ لَهُمَا فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَأَاهُمَا فَارْسَلَ إِلَيْهِمَا فَجِئَا بِهِمَا وَفَرَّائِصُهُمَا تَرَعُدُ مَخَافَةً أَنْ يَكُونَنَّ قَدْ حَدَّثَ فِي مَرِّهِمَا شَيْءٌ فَأَخْبَرَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَعَلْتُمَا ذَلِكَ فَصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ وَاجْعَلَا الْأُولَى هِيَ الْفَرِيضَةُ

”نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں دو آدمیوں نے اپنے گھر میں نماز ادا کر لی وہ یہ سمجھے کہ باجماعت نماز ہو چکی ہوگی پھر وہ دونوں مسجد آئے تو نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے وہ دونوں مسجد کے کونے میں بیٹھ گئے وہ دونوں یہ سمجھے کہ اب اس نماز کو (دوبارہ) ادا کرنا اُن کے لیے جائز نہیں ہے نماز مکمل کرنے کے بعد جب نبی اکرم ﷺ نے اُن دونوں کو ملاحظہ فرمایا: تو انہیں (اپنے پاس) بلوایا اُن دونوں کو لایا گیا تو اُن کے اعضاء کانپ رہے تھے انہیں یہ اندیشہ ہوا تھا کہ کہیں اُن کے بارے میں کوئی نیا حکم نہ آگیا ہو اُن دونوں نے نبی اکرم ﷺ کو ساری صورتحال بتائی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب تم ایسا کر چکے تھے تو تم نے لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کر لینی تھی اور اپنی پہلی نماز کو ہی فرض شمار کرنا تھا۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر صغانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: ایک جماعت نے یہ روایت یشتم کے حوالے سے نقل کی ہے ان میں سے بعض حضرات نے اس کو نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور بعض حضرات نے یشتم سے آگے کسی راوی کا ذکر نہیں کیا ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفۃ (عن) الہیثم یرفعہ الی النبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم قال محمد وبہ ناخذ ولا نری ان تعاد العصر والفجر ولا المغرب

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ اور یشتم کے حوالے سے نبی

اکرم ﷺ تک ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں البتہ ہم یہ سمجھتے ہیں: (اس طرح کی صورتحال میں) عصر فجر اور مغرب کی نماز کو نہیں دہرایا جائے گا۔

(751) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَالِكِ بْنِ

نَسْرِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

رَوَيْتُ: إِذَا صَلَّيْتَ الْفَجْرَ وَالْمَغْرِبَ ثُمَّ

امام ابو حنیفہ نے - مالک بن انس - نافع کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”جب تم فجر یا مغرب کی نماز پہلے (تنہا) ادا کر چکے ہو اور

(752) - اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (97) في الصلاة: باب من صلى الفريضة - وابو داؤد (575) في الصلاة: باب

من صلى في منزله ثم ادرك الجماعة يصلي معهم - والترمذي (219) في الصلاة: في ابواب الصلاة: باب ما جاء في الرجل يصلي

فدرك الجماعة - واحمد 160/4 - والحاكم في "المستدرک" 245/1

أَذَرَ كَتَمَهُمَا فَلَا تَعِدُهُمَا

پھر اُن دونوں (میں سے کسی نماز کو باجماعت) پاؤ، تو تم اُن
دونوں کو نہ دہراؤ۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفہ ثم قال محمد اما الفجر
والعصر فلا ينبغي ان يصلي بعدهما نافلة لقول رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا صلاة بعد
العصر حتى تغرب الشمس ولا بعد الفجر حتى تطلع الشمس واما المغرب فهي وتر فيكره ان
يصلي متطوع وتراً فان دخل رجل معهم متطوعاً فسلم الامام فليقم وليضف اليها رابعة ويشهد
ويسلم ثم قال وهذا كله قول ابی حنیفہ رحمه الله

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام
محمد فرماتے ہیں: جہاں تک فجر اور عصر کی نماز کا تعلق ہے تو ان دونوں نمازوں کے بعد نفل نماز ادا نہیں کی جائے گی کیونکہ محمد
اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک اور فجر کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی
نماز ادا نہیں کی جائے گی: جہاں تک مغرب کی نماز کا تعلق ہے تو وہ وتر (یعنی طاق) ہوتی ہے تو یہ بات مکروہ ہے کہ کوئی شخص وتر (یعنی
طاق تعداد میں) نوافل ادا کرے اور اگر کوئی شخص لوگوں کے ساتھ نفل ادا کرنے والے کے طور پر شامل ہو تو جب امام سلام پھیر دے
تو وہ شخص کھڑا اور اس کے ساتھ چوتھی رکعت شامل کرنے کے بعد تشہد پڑھے اور سلام پھیر دے پھر امام محمد نے یہ فرمایا: امام ابوحنیفہ
بھی ان سب صورتوں کے بارے میں یہی قول ہے۔

(751) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جب امام کو سہو لاحق ہو اور وہ سجدہ سہونہ کرے تو تم پر بھی

سجدہ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا۔“

متن روایت: إِذَا سَهَا الْإِمَامُ فَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْ
فِي السَّهْوِ فَلَيْسَ عَلَيْكَ أَنْ تَسْجُدَهُمَا

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حنین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان -

محمد بن جعفر بن محمد بن قسیمی - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(752) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمِيدِ

امام ابوحنیفہ نے - حمید طویل کے حوالے سے یہ روایت

(750) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (98) فی الصلاة: باب من صلى الفريضة - وعبد الرزاق (3939) -

فی ”الموطأ“ 297

(751) اخرجہ ابن ابی شیبہ 39/2 فی الصلاة: باب الامام يسهر فلا يسجد ما يصنع القوم؟ - وعبد الرزاق (3508) فی الصلاة: باب

هل على من خلف الامام سهر؟

(752) اخرجہ ابن حبان (2267) - واحمد 176/3 - و البخاری (412) فی الصلاة: باب لا يبصق عن يمينه فی الصلاة: باب

(551) فی المساجد: باب النهي عن البصاق فی المسجد - وعبد الرزاق (162) - والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 255/1

طَوِيلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :
 مَن رَوَيْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ
 نَحَامَةً فَحَكَّهَا بِيَدِهِ وَرَوَى فِي وَجْهِهِ كَرَاهَةً
 وَبَشَّةً عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ
 سَاجِدٌ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَبُّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ فَلَا
 يَصُقُّ فِي قِبْلَتِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ
 كَسْرَى ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ وَبَصَقَ فِيهِ وَرَدَّ
 عَضَّهُ عَلَى بَعْضٍ ثُمَّ قَالَ وَيَفْعَلُ هَكَذَا

کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
 ”(ایک مرتبہ) نبی اکرم ﷺ نماز ادا کرنے کے لیے
 کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی سمت میں
 (دیوار پر) تھوک لگا ہوا دیکھا تو اس کو اپنے دست مبارک کے
 ذریعے کھرچ دیا، آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر شدید ناراضگی
 اور ناپسندیدگی کے آثار نمودار ہوئے، آپ ﷺ نے ارشاد
 فرمایا: جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ
 اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کرتا ہے اور اس کا
 پروردگار اُس کے اور قبلہ کے درمیان میں (یعنی قبلہ کی سمت میں)
 (ہوتا ہے) تو اُس کو قبلہ کی سمت میں نہیں تھوکنا چاہیے بلکہ بائیں
 طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہیے یا اپنی چادر کا کنارہ
 پکڑ کر اس میں تھوک دینا چاہیے اور پھر اُس کو مل دینا چاہیے پھر
 آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح کر دینا چاہیے۔“

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد حسن بن عبد اللہ - محمد بن عبد اللہ - محمد بن حمدان بن مہران - علی بن سلمہ -
 حفص - محمد بن اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
 حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن محمد صیرفی - ابو محمد فارسی - محمد بن مظفر حافظ - انہوں نے
 اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

753 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَن رَوَيْتَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَزُومُونَ وَلَكِنَّ الزَّانَا وَالْأَعْرَابِيَّ
 وَالْعَبْدَ وَإِنْ قَرَأُوا الْقُرْآنَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
 ”تین قسم کے لوگ امامت نہیں کروائیں گے خواہ وہ
 قرآن پڑھ سکتے ہوں زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا شخص
 دیہاتی اور غلام۔“

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی بن محمد خطیب - محمد بن احمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن
 بن رشیق - محمد بن حفص - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

753) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (92) - والحصكفي في "مسند الامام" (131) - وعبد الرزاق (3838) -

ابن أبي شيبة 216/2 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 86/3

عن ابراهيم قال يزوم القوم ولد الزنا والعبد والاعرابي اذا قرأ القرآن

(754) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا
قَالَتْ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

مَتْنُ رِوَايَتٍ: كَانَنِي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ قَدَمَيَّ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ إِلَى
الصَّلَاةِ فِي مَرَضِهِ

”نبی اکرم ﷺ کے قدموں کی سفیدی کی منظر آج بھی
میری نگاہ میں ہے جب آپ ﷺ اپنی بیماری کے دوران نماز
کے لیے تشریف لے گئے تھے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(755) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ
بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ صَبِيحٍ:

امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک بن عمیر کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: معبد بن صبیح بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رِوَايَتٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَلَفَ عُثْمَانَ بْنَ
عَفَّانَ وَآحَدَتِ الرَّجُلُ فَانْصَرَفَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى
تَوَضَّأْتُمْ أَقْبَلَ وَهُوَ يَقُولُ اِرْجِعْ يَصِرُوا عَلَيَّ مَا
فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ

”نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی
اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے انہیں حدث لاحق ہو گیا تو وہ نماز
چھوڑ کر چلے گئے انہوں نے اس دوران کوئی کلام نہیں کیا یہاں
تک کہ وہ وضو کر کے آئے تو وہ یہ (آیت) پڑھ رہے تھے:
”اور انہوں نے جو کیا ہو وہ جانتے بوجھتے ہوئے اس پر
اصرار نہیں کرتے ہیں۔“

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - علی بن حسن بن شاذان - قاضی
ابو نصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(756) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ
مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ:

امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ ابن مرثدہ
کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

مَتْنُ رِوَايَتٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَنْشُدُ بَعِيرًا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَا
وَجَدْتُ أَنَّ الْمَسْجِدَ لِمَا بُنِيَ لَهُ

”نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو مسجد میں اپنے گمشدہ
اونٹ کا اعلان کرتے ہوئے سنا تو فرمایا: تم اسے نہ پاؤ مسجد
اپنے مخصوص مقصد (یعنی عبادت) کے لیے بنائی گئی ہے۔“

(754) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 406/1 - وابن حبان (2119) - وابن ابی شیبہ 332/2 - واحمد 159/6 -
الترمذی (362) فی الصلاة - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 83/3 - وفی ”دلائل النبوة“ 191/7 - وابن خزيمة (1620)
(756) اخرجہ النسائی فی ”السنن الکبریٰ“ 52/6 - واحمد 360/5 - وعمر بن شبة فی ”تاریخ المدینة“ 30/1 - وابن عساکر
(1301) - وابن حبان (1653) - وابو عوانة (1214) - وعبد الرزاق (1721) - ومسلم (569)

حافظ محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد

لہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(751) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ

نَسْرِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

سَنُ رَوَايَت: إِذَا نُودِيَ بِالْعِشَاءِ وَأَذَنُ الْمُؤَذِّنُ

فَبَدَّوْا بِالْعِشَاءِ

امام ابو حنیفہ نے - (ابن شہاب) زہری کے حوالے سے

یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے

ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب رات کے کھانے کے لیے بلایا جائے اور اس

دوران مؤذن اذان بھی دیدے تو پہلے کھانا کھا لو“۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - یحییٰ بن اسماعیل ہمدانی بخاری - انہوں نے اپنے دادا حسن بن عثمان - محمد بن

ساک کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(752) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ

يَسَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

سَنُ رَوَايَت: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا

كُتُوبَةٌ

امام ابو حنیفہ نے - عمرو بن دینار - عطاء بن یسار کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو فرض نماز کے

علاوہ اور کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی“۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو علی حسین بن علی وراق - حسن بن عثمان تستری - یحییٰ بن غیلان - عبد اللہ

بن لیث کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - ابو یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم - احمد بن وضاح - زفر کے حوالے سے امام

حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے

سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(753) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

(754) - أخرجه الحصفی فی ”مسند الامام“ (137) - والطحاوی فی ”شرح مشکل الآثار“ 401/2 - وابن حبان (2066) - وابو

یحییٰ (14/2) - وابن الجارود فی ”المنتقى“ (223) - والبیہقی فی ”السنن الكبرى“ 72/3 - والشافعی ”المسند“ 125/1

(755) - أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 372/1 - وفی ”شرح مشکل الآثار“ (4128) - واحمد 352/2 - والطبرانی

”الوسط“ (8649) - وفی ”الصغیر“ (21) - وابن حبان (2190) - وابو نعیم فی ”الحلیة“ 138/8 - وفی ”تاریخ

السنن“ 304/1

(756) - أخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (196) باب صلاة الخوف - وعبد الرزاق (4246) فی الصلاة: باب صلاة

الحاکم فی ”المستدرک“ 335/1 - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 309/1 - والبیہقی فی ”السنن الكبرى“ 258/3

إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ إِذَا صَلَّى
الْإِمَامُ بِأَصْحَابِهِ تَقُومُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَ الْإِمَامِ
وَطَائِفَةٌ بِأَزَاءِ الْعَدُوِّ فَلْيُصَلِّ الْإِمَامُ بِالطَّائِفَةِ الَّتِي
مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ تَنْصَرِفُ الطَّائِفَةُ الَّذِينَ صَلُّوا مَعَ
الْإِمَامِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَكَلَّمُوا بِشَيْءٍ فَيَقُومُوا مَقَامَ
أَصْحَابِهِمْ ثُمَّ تَأْتِي الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَلْيُصَلُّوا رَكْعَةً
مَعَ الْإِمَامِ ثُمَّ يَنْصَرِفُوا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَكَلَّمُوا بِشَيْءٍ
حَتَّى يَقُومُوا مَقَامَ أَصْحَابِهِمْ ثُمَّ تَأْتِي الطَّائِفَةُ
الْأُخْرَى يُصَلُّوا رَكْعَةً وَحْدَانًا ثُمَّ يَنْصَرِفُ حَتَّى
يَقُومُوا مَعَ أَصْحَابِهِمْ ثُمَّ تَأْتِي الطَّائِفَةُ حَتَّى يَقْضُوا
الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ عَلَيْهِمْ وَحْدَانًا

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”نماز خوف کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: جب امام اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائے گا تو ان میں سے ایک گروہ امام کے ساتھ کھڑا ہوگا اور دوسرا گروہ دشمن کے مد مقابل کھڑا ہوگا امام اپنے ساتھ کھڑے ہوئے گروہ کو ایک رکعت پڑھائے گا پھر جن لوگوں نے امام کے ساتھ ایک رکعت ادا کی ہے وہ کلام کیے بغیر مڑ کے جائے گا اور اپنے ساتھیوں کی جگہ جا کر کھڑے ہو جائے گا پھر دوسرا گروہ آئے گا اور وہ امام کے ساتھ ایک رکعت ادا کریں گے پھر وہ کوئی کلام کیے بغیر اپنے ساتھیوں کی جگہ پر جا کر کھڑے ہو جائیں گے پھر پہلے والا گروہ آئے گا اور تنہا تنہا ایک رکعت ادا کریں گے پھر وہ اپنے ساتھیوں کی جگہ چلے جائیں گے اور وہ لوگ باقی رہ جانے والی ایک رکعت ختم کر دیا کریں گے۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(760) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَارِثِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِثْلَ

الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ سَوَاءً

امام ابو حنیفہ نے - حارث بن عبد الرحمن کے حوالے سے
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سابق - حدیث کی روایت نقل کی ہے۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن أبي حنيفة ثم قال محمد وبهذا كله ناخذ

فاما الطائفة الاولى فيقضون بغير قراءة لانهم ادر كوا اول الصلاة مع الامام فقراءة الامام لهم

قراءة واما الطائفة الاخرى فيقضون ركعتهم بقراءة لانها فاتتهم مع الامام وهو قول ابي حنيفة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

محمد فرماتے ہیں: ہم اس سب کے ساتھ فتویٰ دیتے ہیں جہاں تک پہلے گروہ کا تعلق ہے تو وہ قرأت کے بغیر باقی رہ جانے والی رکعت

ادا کریں گے کیونکہ انہوں نے نماز کا ابتدائی حصہ امام کے ساتھ پالیا تھا تو امام کی قرأت ان کی قرأت شمار ہوگی اور دوسرا گروہ

جانے والی ایک رکعت کو ادا کرتے ہوئے اس میں قرأت کرے گا کیونکہ ان کی یہ رکعت امام کے ساتھ رہ گئی تھی۔ امام ابو حنیفہ

یہی قول ہے۔

(761) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

سَنَ رَوَيْتُ: الرَّجُلُ يُصَلِّي فِي الْخَوْفِ وَحْدَهُ
قَالَ يُصَلِّي قَائِمًا مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ
فَرَكَعًا مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ يَوْمِي إِيْمَاءً
وَيَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضُ مِنَ الرُّكُوعِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
”آدمی خوف کی حالت میں تنہا نماز ادا کرے گا وہ فرماتے
ہیں: آدمی کھڑا ہو کر قبلہ کی طرف رُخ کر کے (نماز خوف) ادا
کرے گا اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو قبلہ کی طرف رُخ
کر کے رکوع کی حالت میں نماز ادا کرے گا اگر وہ اس کی
استطاعت بھی نہیں رکھتا تو اشارے کے ذریعے نماز ادا کرے
گا اور سجدے میں رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھک جائے گا۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وهو قول ابي
حنيفة وبه نأخذ وان اشتد الخوف صلوا ركباناً فرادى بالايماء اى جهة قدروا لا يدعون
الوضوء والقراءة والله اعلم

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام
محمد فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ اگر خوف زیادہ شدید ہو تو وہ لوگ سوار رہتے
ہوئے تنہا تنہا اشارے کے ساتھ نماز ادا کریں گے خواہ ان کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو اور وہ لوگ وضو اور قرأت کو ترک نہیں کریں
گے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

الْفَصْلُ السَّابِعُ فِي الْجَنَائِزِ

ساتویں فصل: جناز کے احکام

(762) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان
کرتی ہیں:

سَنَ رَوَيْتُ: أَنَّهَا رَأَتْ مَيْتًا يُسَرَّحُ رَأْسُهُ فَقَالَتْ
سَيِّئًا مَا تَنْصُونُ مَيْتَكُمْ

”انہوں نے ایک میت کو دیکھا کہ اس کے بال سنوارے
جا رہے تھے تو انہوں نے فرمایا: تم کس بنیاد پر اپنی میت کو سجا

(761) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (198) فی الصلاة: باب صلاة الخوف - وعبد الرزاق (4260) فی
صلاة: باب الصلاة عند المسابقة - وابن ابي شيبة 460/2 فی الصلاة: باب فی الصلاة عند المسابقة

(762) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (228) فی الجنائز: باب الجنائز وغسل الميت - وابو يوسف فی
”الآثار“ 78 - وعبد الرزاق (6232) فی الجنائز: باب شعر الميت واطفاره - والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 390/3 فی الجنائز: باب
سرى يأخذ من اطفاره وعانته

سنوار رہے ہو۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(763) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي يَحْيَى عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدِ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

متن روایت: أَنَّهُ صَلَّى عَلَى يَزِيدَ بْنِ الْمُكَفِفِ فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ وَهُوَ آخِرُ شَيْءٍ كَبَّرَهُ عَلَى الْجَنَائِزِ

”حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے یزید بن مکلف کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے اُس میں چار تکبیریں کہی تھیں اور یہ اُن کی پڑھائی ہوئی آخری نماز جنازہ تھی۔“

ابو عبداللہ بن خسرو - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - قاضی ابونصر علی بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(764) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ عَلَى الْجَنَائِزِ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ وَكَانَ النَّاسُ فِي وِلَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَلَى ذَلِكَ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى اخْتِلَافَهُمْ فَجَمَعَ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ مَتَى تَخْتَلِفُونَ تَخْتَلِفُ مَنْ بَعْدَكُمْ فَاجْمَعُوا عَلَى شَيْءٍ يَأْخُذُ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں (کبھی) چار اور (کبھی) پانچ اور کبھی اس سے زیادہ تکبیریں بھی کہہ دیا کرتے تھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں بھی یہی معمول رہا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور انہوں نے اس بارے میں اختلاف دیکھا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جمع کیا اور فرمایا: اے حضرت محمد کے اصحاب! اگر تمہارے درمیان اختلاف ہوگا تو تمہارے بعد والے بھی اختلاف کرتے رہیں گے تو آپ

(763) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (242) فی الجنائز: باب الصلاة على الجنازة - وعبد الرزاق (3398) فی

الجنائز: باب التكبير على الجنائز - وابن ابی شیبہ 300/3 فی الجنائز: باب ما قالوا فی التكبير على الجنازة

(764) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (241) فی الجنائز: باب الصلاة على الجنازة وعبد الرزاق (3395) فی

الجنائز: باب التكبير على الجنائز - وابن ابی شیبہ 299/3 فی الجنائز: باب ما قالوا فی التكبير على الجنازة - من كبر اربعاً والآخر

فی ”السنن الكبرى“ 37/4

فَاجْمَعْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى آخِرِ جَنَازَةٍ صَلَّى عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُبِضَ فَيَأْخُذُونَ بِذَلِكَ وَيَرْفُضُونَ مَا سِوَى ذَلِكَ فَتَنْظُرُوا آخِرَ جَنَازَةٍ كَبَّرَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُبِضَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ فَآخُذُوا بِأَرْبَعٍ وَتَرَكُوا مَا سِوَاهَا

لوگ کسی بات پر اتفاق کر لیں تاکہ آپ کے بعد والے لوگ اسے اختیار کر سکیں، تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے وصال سے پہلے جو آخری نماز جنازہ پڑھائی تھی اس کے طریقے کو وہ لوگ اختیار کر لیں گے اور اس کے علاوہ باقی سب صورتوں کو ترک کر دیں گے انہوں نے اس کا جائزہ لیا تو یہ بات سامنے آئی کہ نبی اکرم ﷺ نے وصال سے پہلے جو آخری نماز جنازہ پڑھائی تھی اس میں آپ ﷺ نے چار تکبیریں کہی تھیں تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے چار تکبیروں کو اختیار کر لیا اور باقی سب صورتوں کو ترک کر دیا۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - بشر بن موسیٰ اسدی - ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن یزید مقرئ رحمہ اللہ کے حوالے سے امام حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن حسن علف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔ امام حسن بن زیاد نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - یثیم بن حبیب صیرفی - محمد بن سیرین -

حضرت علی بن ابوطالب رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”نبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ میں چھ تکبیریں بھی کہی ہیں پانچ بھی کہی ہیں اور چار بھی کہی ہیں جب آپ ﷺ کا وصال ہوا“.....

اس کے بعد راوی نے اُسی طرح روایت نقل کی ہے جس طرح حماد نے اس کو روایت کیا ہے۔

(765) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ

حَبِيبِ الصَّيْرِفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

سَمِعْتُ رَوَايَةً: أَنَّهُ كَانَ يَغْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ عَلَى الْجَنَائِزِ سِتًّا وَخَمْسًا وَأَرْبَعًا لَمَّا قُبِضَ..... الْحَدِيثُ إِلَى آخِرِهِ كَمَا رَوَاهُ

حماد

(765) أخرجه ابن أبي شيبة 303/3 في الجنائز: باب من كان يكبر على الجنائز خمسا

عن عبد خير قال: كان علي يكبر على أهل بدر ستاً وعلى أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم خمسا وعلى سائر الناس أربعاً

حافظ حسین بن محمد بن خسر و ثنی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(766) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ظُرَيْفِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: **متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ عَلَى ابْنِهِ أَرْبَعًا**

امام ابو حنیفہ نے - ابوسفیان ظریف بن شہاب - ابو حنیفہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے (حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں) چار تکبیریں کہی تھیں۔"

امام ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بروی - احمد کندی - ابراہیم بن جراح کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(767) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِي: **متن روایت: أَنَّهُ دَنَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُسْتَدِيرَ الْقَبْلَةِ مُتَوَجِّهًا إِلَى التُّرْبَةِ ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِ وَصَلَّى ثُمَّ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ حَتَّى كَادَ أَنْ يَغْشَى عَلَيْهِ**

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: ایوب سختیانی بیان کرتے ہیں:

"وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے قریب ہوئے اور رخ قبر انور کی طرف تھا اور پشت قبلہ کی طرف تھی پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھا پھر اُن پر آہ و بکا کا آگئی یہاں تک کہ قریب تھا کہ وہ بیہوش ہو جاتے۔"

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - محمد بن یعقوب - اسحاق بن حکیم بن صلت - احمد بن محمد - حسن بن مبارک - وہب بن ورد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(768) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: **متن روایت: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ**

امام ابو حنیفہ نے - شیبان - یحییٰ بن ابو کثیر - ابو سلمہ - ابو ہریرہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں (یہ دعا) پڑھا کرتے تھے:-

(766) اخراجه البزار (816) - والطبرانی في "الاوسط" 218/5 (4433) - واورده الهيثمي في "مجمع البحرين" 467/1

باب التكبير على الجنازة - وفي "مجمع الروائد" 35/3 - والزيلعي في "نصب الراية" 280/2

(768) اخراجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (971) - وابو يعلى (6009) - وابو داود (3201) في الجنائز

للصبي - والترمذي (1024) في الجنائز - باب ما يقول في الصلاة على الميت - والحاكم في "المستدرک" 358/1

في "السنن الكبرى" في الجنائز - باب الدعاء في صلاة الجنازة - وابن حبان (3066) - واحمد 368/2

لِحَيِّنَا وَمَمِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكِّرِنَا وَأَنْشَانَا
وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا

”اے اللہ! تو ہمارے (تمام) زندہ اور مرحوں میں موجود اور
غیر موجود ذکر و منوث چھوٹے اور بڑے (سب مسلمان
افراد) کی مغفرت کر دے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - حسن بن زید بن یعقوب - محمد بن عمران - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(769) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ
الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ الْوَادِعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَى امْرَأَةً فَأَمَرَ بِهَا
فَطُرِدَتْ فَلَمْ يُكَبِّرْ حَتَّى لَمْ يَرَهَا

امام ابو حنیفہ نے - علی بن اقرم کے حوالے سے یہ روایت
نقل کی ہے: حضرت ابو عطیہ وادعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے کے ساتھ روانہ ہوئے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کو (بھی ساتھ آتے ہوئے) ملاحظہ
فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس خاتون کو واپس بھیجوا دیا
گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ کے لیے اس وقت تک تکبیر نہیں
کہی جب تک وہ خاتون نگاہوں سے اوجھل نہیں ہو گئی۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابو مقاتل حفص بن سالم کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(770) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمِرْزَبَانِ مَوْلَى حَدِيثَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى وَلَدِهِ أَرْبَعًا

امام ابو حنیفہ نے - سعید بن مرزبان جو حضرت حذیفہ بن
یمان رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں ان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
ہے:
”حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے
کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں۔“

حافظ طحطاوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطیب ابراہیم بن شہاب - عبید اللہ بن عبد الرحمن واقدی - انہوں نے اپنے
والد کے حوالے سے - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
(حافظ صاحب فرماتے ہیں: محمد بن مسروق نے بھی اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔)

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(769) أخرجه الحصكفي في ”مسند الامام“ (190) - وعبد الرزاق (6291) - والبخاري (1278) - ومسلم (938) (34) - واحمد

408/6 - وابن ابی شيبه 284/3 - وابن ماجه (1577) - وابوداؤد (3167) - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 774

(770) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (243) باب الصلاة على الجنائز - وابن ابی شيبه في الجنائز: باب ما قالوا في

التكبير على الجنائز من كبر اربعاً - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 35/4

(771) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ غَيْرٍ وَاحِدٍ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

جَمَعَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

فَسَأَلَهُمْ عَنِ التَّكْبِيرِ فِي الْجَنَازَةِ فَقَالَ لَهُمْ

اَنْظُرُوا آخِرَ جَنَازَةٍ كَبَّرَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدُوهُ قَدْ كَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا

حَتَّى قُبِضَ قَالَ عُمَرُ فَكَبِّرُوا أَرْبَعًا

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

حوالے سے - کئی حضرات سے یہ روایت نقل کی ہے:

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو

اور ان سے نماز جنازہ میں تکبیروں (کی تعداد) کے بارے میں

دریافت کیا اور ان سے کہا: آپ لوگ اس بات کا جائزہ لیں کہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری نماز جنازہ پڑھائی تھی (اس میں)

تکبیروں کی تعداد کتنی تھی؟ تو لوگوں نے یہ بات پائی کہ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس میں چار تکبیریں کہی تھیں اور اس کے بعد

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

لوگ بھی (نماز جنازہ میں) چار تکبیریں کہا کرو!“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن سعید - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے

حافظ ابن خروئے نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوحسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان بن سنان -

ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”تم میت کے حنوط (یعنی میت کو لگائی جانے والی حنوط)

میں ورس اور زعفران کے علاوہ کچھ بھی شامل کر سکتے ہو۔“

حافظ ابن خروئے نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوحسین علی بن حسین بن ایوب بزاز - قاضی ابوالعلاء محمد بن یعقوب -

ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان قطعی - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

(772) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: اِجْعَلْ فِي حُنُوطِ الْمَيِّتِ كُلِّ شَيْءٍ

إِلَّا الْوَرَسَ وَالزَّعْفَرَانَ

حافظ ابن خروئے نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوحسین علی بن حسین بن ایوب بزاز - قاضی ابوالعلاء محمد بن یعقوب -

ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان قطعی - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(773) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: اِجْعَلْ فِي حُنُوطِ الْمَيِّتِ كُلِّ شَيْءٍ

إِلَّا الْوَرَسَ وَالزَّعْفَرَانَ

حافظ ابن خروئے نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوحسین علی بن حسین بن ایوب بزاز - قاضی ابوالعلاء محمد بن یعقوب -

ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان قطعی - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

(771) قد تقدم فی (764)

(772) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (227) فی الجنائز: باب غسل الميت - وعبد الرزاق (334) الجنائز: باب الحنط

(773) ☆☆ اخرج الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 479/1 - واحمد 8/2 - وابوداؤد (3171) - والترمذی (1007) حبان (3045) - وابن ابی شیبہ 277/3

عن سالم عن ابيه قال: رايت النبي صلى الله عليه وسلم و ابا بكر وعمر يمشون امام الجنابة

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ رَوَايَت: لَا بَأْسَ أَنْ يَمْشِيَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ أَوْ عَنْ يَمِينِهَا أَوْ عَنْ يَسَارِهَا أَوْ خَلْفَهَا مَا لَمْ يَكُنْ رَاكِبًا وَيَكْرَهُ لِلرَّاكِبِ أَنْ يَتَقَدَّمَ مَهَا

”جنازے کے آگے اس کے دائیں یا بائیں یا پیچھے چلنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ آدمی (پیدل ہو) سوار نہ ہو سوار کے لیے اس کے آگے چلنا مکروہ ہے۔“

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان۔ ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان قسیمی۔ بشر بن موسیٰ۔ ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن یزید مقرر کی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

(714) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ قَالَ:

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں:

مَنْ رَوَايَت: رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ يَتَقَدَّمُ الْجَنَازَةَ وَيَتَبَاعَدُ عَنْهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَوَارَى

”میں نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے وہ جنازے سے (کچھ) دور تھے البتہ نگاہوں سے اوجھل نہیں ہوئے تھے۔“

(اخرجه) الامام محمد في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد لا نرى بتقدم الجنابة باساً

اذا كان قريباً منها والمشي خلفها افضل وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک جنازے سے آگے چلنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ آدمی جنازے کے قریب ہی ہو البتہ اس کے پیچھے جنازہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(715) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ قَالَ:

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں:

مَنْ رَوَايَت: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ إِمَشْ حَيْثُ شِئْتَ إِنَّمَا يَكْرَهُ أَنْ يَنْطَلِقَ عَوْرُمْ فَيَجْلِسُونَ عِنْدَ الْقَبْرِ وَيَتَرَكُونَ الْجَنَازَةَ

”میں نے ابراہیم نخعی سے جنازے کے آگے چلنے کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: تم جہاں چاہے چلو اس بات کو مکروہ قرار دیا گیا ہے کہ لوگ میت کو چھوڑ کر آگے جا کر قبر کے پاس بیٹھ جائیں۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(716) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

(714) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (250) فی الجنائز: باب المشی مع الجنابة

(715) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (252) فی الجنائز: باب المشی مع الجنابة

(716) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (253) فی الجنائز: باب المشی مع الجنابة - وعبد الرزاق (6319) فی

الجنائز: باب القيام حين تری الجنابة - وابن ابی شیبہ 358/3 فی الجنائز: باب من كره القيام للجنابة

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: كُنْتُ أَجَالِسُ أَصْحَابَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عُلُقَمَةَ وَالْأَسْوَدَ وَغَيْرَهُمَا فَتَمَرُّ عَلَيْهِمُ الْجَنَازَةُ وَهُمْ مُحْتَبُونَ فَلَا يَحِلُّ أَحَدٌ مِنْهُ حَبْوَتَهُ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کے ساتھ اٹھا بیٹھا کرتا تھا اُن میں علقمہ اور اسود بھی شامل تھے اور ان کے علاوہ دیگر حضرات بھی تھے (اگر کبھی) اُن کے پاس سے جنازہ گزرتا اور وہ لوگ احتباء کے طور پر بیٹھے ہوئے ہوتے تھے اپنے ”حبوہ“ کو کھولتے بھی نہیں تھے۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(III) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:

متن روایت: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ مَتَى يَجْلِسُ الْقَوْمُ قَالَ إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ عَنْ مَنَازِلِ الرِّجَالِ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ انْتَهَرُوا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمْ يُضْرَبْ فِيهِ بِفَاسٍ لَبِتَ قَائِمًا حَتَّى يُحْفَرُ الْقَبْرُ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں: ”میں نے ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: (جنازے کے ساتھ جانے والے) افراد کب بیٹھیں گے؟ انہوں نے فرمایا: جب جنازے کو کندھوں سے اتار لیا جائے انہوں نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر لوگ قبر (کی جگہ) کے پاس پہنچ جائیں اور (قبر) کھودنے کے لیے) ایک پھاؤڑہ بھی نہ چلایا گیا ہو تو کیا وہ اس وقت تک کھڑے رہیں گے جب تک قبر کھود نہیں لی جاتی؟“

(اخرجه) محمد بن حسن في الآثار فرواه عن أبي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ اذا وضعت

الجنائز على الارض فلا باس بالقعود ويكره ان يجلس قبل ذلك وهو قول أبي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جب جنازے کو زمین پر رکھ دیا جائے تو پھر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ اس سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(778) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ مَاتَتْ أُمُّهُ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”حارث بن ابوربیعہ (نامی تابعی) کی والدہ کا انتقال ہوا

(777) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (254) فی الجنائز: باب المشی مع الجنائز - وابن ابی شیبہ 3/337

الجنائز: باب فی الرجل يقوم علی قبر المیت حتی یدفن ویفرغ منه

(778) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (255) فی الجنائز: باب المشی مع الجنائز - وابن ابی شیبہ 3/347

الجنائز: باب فی الرجل یموت له القرابة المشرک یمضی ام لا؟

نُصْرَانِيَّةً فَتَبِعَ جَنَازَتَهَا فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 گیا جو ایک عیسائی خاتون تھیں تو وہ (یعنی حارث بن ابوربیعہ) اس خاتون کے جنازے کے ہمراہ صحابہ کرام کے ساتھ گئے۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد لا نرى باتباعها

باساً الا انه يتنحى ناحية من الجنازة وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے ساتھ جانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں البتہ آدمی کو اس جنازے سے کچھ ہٹ کے چلنا چاہئے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام ابوحنیفہ نے۔ علقمہ بن مرشد۔ علی بن اقر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حمران بیان کرتے ہیں:

”(علی بن اقر کہتے ہیں:) میں جب بھی حضرت عبداللہ

بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ہمیشہ حمران ان کے سب

سے زیادہ نزدیک بیٹھے ہوتے تھے ایک دن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

نے حمران سے کہا: اے حمران! تمہارے بارے میں میری یہ

راے ہے کہ تم اس لیے ہمارے ساتھ رہتے ہو کیونکہ تم اپنے

لیے بھلائی چاہتے ہو حمران نے جواب دیا: اے ابو عبد

الرحمان! جی ہاں (ایسا ہی ہے) تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے

فرمایا: دو چیزیں ایسی ہیں جن سے میں تمہیں منع کروں گا اور ایک

چیز ایسی ہے جو میں تمہیں کرنے کی ہدایت کروں گا کیونکہ میں

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں حکم دیتے ہوئے سنا

ہے حمران نے دریافت کیا: اے ابو عبد الرحمن! وہ چیزیں کیا

ہیں؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسی حالت میں ہرگز نہ

مرنا کہ تمہارے ذمہ کوئی قرض ہو البتہ اس قرض کا حکم مختلف

ہے جس کی ادائیگی کے لیے تم کچھ چھوڑ کر جاؤ اور تم کبھی اپنے

کسی بچے کی (اپنی اولاد ہونے کی) نفی نہ کرنا کیونکہ جس طرح

(719)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

مَرْثَدٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ حُمْرَانَ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: مَا لَقِيَ ابْنَ عُمَرَ قَطُّ إِلَّا وَاقْرَبُ

نَاسٍ إِلَيْهِ مَجْلِسًا فِيهِ حُمْرَانُ فَقَالَ لَهُ ذَاتَ يَوْمٍ يَا

حُمْرَانُ مَا أَرَاكَ لَزِمْتَنَا إِلَّا وَأَنْتَ تُرِيدُ لِنَفْسِكَ

خَيْرًا فَقَالَ أَجَلُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَمَّا إِثْنَانِ

فَرِنِي أَنْهَكَ عَنْهُمَا وَأَمَّا وَاحِدَةٌ فَإِنِّي أَمُرُكَ بِهَا

فَرِنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ

تَمُوتَنَّ وَعَلَيْكَ دَيْنٌ إِلَّا دَيْنًا تَدْعُ لَهُ وَفَاءً وَلَا

سَقِينٍ مِنْ وَلَدٍ لَكَ أَبَدًا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ بِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

كَمَا سَمِعَتْ بِهِ فِي الدُّنْيَا قَصَاصًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ

حَدًّا وَأَمَّا الَّذِي أَمُرُكَ بِهِ كَمَا أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَارْكَعَتِي الْفَجْرَ فَلَا نَدْعُهُمَا

فِيهَا الرَّغَائِبُ

(719) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (113) فی الصلاة: باب فضل الصلوة ورکعتی الفجر۔ والطبرانی فی ”الکبیر“

(135)۔ وابن ابی شیبہ 241/2۔ فی الصلاة: باب فی رکعتی الفجر۔ والحصکفی فی ”مسند الامام“ (175)۔ وعبد الرزاق

تم نے دنیا میں اس بات کو ظاہر کیا ہے اس کے قصاص کے طور پر
قیامت کے دن اس کو ظاہر کیا جائے گا (اور تمہیں اس کی وجہ سے
رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا) کیونکہ تمہارا پروردگار کسی پر علم نہیں
کرتا ہے اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے جس کے بارے
میں میں نے تمہیں ہدایت کرنی تھی تو وہ ایک ایسی چیز ہے جس
کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے مجھے ہدایت کی تھی وہ فجر کی
رکعات سنتیں ہیں تم انہیں ترک نہ کرنا کیونکہ ان میں سنتیں
ہیں (یعنی ان کا بہت اجر و ثواب ہے)۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابراہیم بن عمرو بن محمد ہمدانی - عمرو بن حمید - نوح بن دراج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے
روایت کی ہے

ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: ایک جماعت نے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے: ان میں سے بعض حضرات نے یہ
الفاظ نقل کیے ہیں: یہ علی سے منقول ہے یعنی انہوں نے راوی کے والد کا نام ذکر نہیں کیا جبکہ بعض حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے
ہیں: یہ علی بن حمران کے حوالے سے حمران سے منقول ہے۔

روایت کے آخری الفاظ یعنی ”فجر کی دو رکعات“ ان کو روایت کے حصے کے طور پر صرف نوح بن دراج نے نقل کیا ہے۔
طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد - فاطمہ بنت محمد بن حبیب - انہوں نے اپنے چچا حمزہ بن حبیب زبیر
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(حافظ صاحب کہتے ہیں:) حسن بن زیاد امام ابو یوسف اور اسد بن عمرو رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت
کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر اور ان کے بھائی عبد اللہ ان
نے - عبد اللہ بن حسن خلیل - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حنیس - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - قاضی محمد بن محمد برقی - ابوسلیمان جوزجانی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
(780) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ
مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:
امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ کے حوالے سے
ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: اَلْحَدَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَآخَذَ مِنْ قَبْلِ الْقَبْلَةِ وَنُصِبَ عَلَيْهِ اللَّبَنُ نَصَبًا

”نبی اکرم ﷺ کے لیے حد بنائی گئی تھی اور آپ ﷺ کو قبلہ کی طرف سے (قبر میں) اتارا گیا تھا اور آپ پر اینٹیں نصب کی گئی تھیں۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابراہیم بن عمرو بن ہمدانی - عمرو بن حمید - نوح بن دراج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(781) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

متن روایت: إِذَا سَبَقَ الرَّجُلُ بَعْضَ التَّكْبِيرِ مِنْ لَجَنَازَةٍ يُكَبِّرُ مَعَ الْإِمَامِ مَا أَدْرَكَ وَيَقْضِي مَا سَبَقَ

”اگر کسی شخص کی نماز جنازہ میں کچھ تکبیریں گزر چکی ہوں تو اُس کو امام کے ساتھ جتنی تکبیریں مل جائیں وہ اُن کو کہہ لے گا اور جو گزر گئی تھیں اُن کو (امام کے سلام پھیرنے) کے بعد کہہ لے گا۔“

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان قطعی - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(782) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي حَمْزَةَ سَمُونَ الْأَعْوَرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - ابو حمزہ میمون اعور کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّهُ كَرِهَ الْأَذَانَ بِدَارِ الْمَيِّتِ فَقَالَ قَدْ عَبَدَ اللَّهُ بْنُ مَسْعُودٍ هُوَ مِنْ نَعْيِ الْجَاهِلِيَّةِ

”ابراہیم نخعی نے میت کے گھر میں اذان دینے کو مکروہ قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ زمانہ جاہلیت کا موت کا اعلان کرنے کا طریقہ ہے۔“

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - عبید اللہ بن کثیر تمار - یحییٰ بن حسن بن فرات - ان کے بھائی زیاد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی حسن اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(783) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَنْصُورِ بْنِ إِمَامِ ابُو حَنِيفَةَ نَعْمَ - مَنْصُورِ بْنِ مَعْتَمِرٍ - سَالِمِ بْنِ ابُو جَعْدٍ -

(784) اخرجہ الحسکفی فی ”مسند الامام“ (193) - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 55/4 - باب من قال: یسل المیت من قبل رجل - والظہرانی فی ”الایوسط“ (5762) - والبیہقی فی ”مجمع الزوائد“ 42/3

(785) اخرجہ عبد الرزاق (6413) - وابن ابی شیبہ 306/3 - فی الجنائز: باب فی رجل یفوته بعض التکبیر علی الجنائز یقضیہ ام

الْمُعْتَمِر عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ ابْنِ نِسْطَاسٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَحْمِلَ بِجَوَائِبِ
السَّرِيرِ الْأَرْبَعِ فَمَا زِدْتَ عَلَى ذَلِكَ فَهُوَ نَافِلَةٌ

عبید بن نسطاس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”سنت یہ ہے کہ (کم از کم) ایک مرتبہ (میت کی)
چارپائی کو چاروں طرف سے اٹھایا (یعنی کندھا دیا) جائے اس
سے زیادہ تم جتنی مرتبہ (میت کو کندھا دو گے) وہ نقل شمار ہوگا۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبداللہ بن محمد بن علی حافظ - یحییٰ بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت

کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - ابوفروہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق برمتی
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - یوسف بن موسیٰ - عبدالرحمن بن عبدالصمد بن شعیب - انہوں نے اپنے دادا شعیب کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - روح بن فرج - علی بن یزید صدائی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد قیراطی - احمد بن یحییٰ بن زکریا - عقبہ بن مکرم - یونس بن بکیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن حازم - عبداللہ بن حازم - عبداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے
نے یہ روایت - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن بن فرات - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا حسن بن سعید -
انہوں نے اپنے والد سعید بن ابو جہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن عمر ابن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے

(783) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (263) في الجنائز: باب حمل الجنائز - وابن ماجه 474/1 في الجنائز

جاء في شهود الجنائز - وعبد الرزاق 512/3 في الجنائز: باب صفة حمل النعش

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبد اللہ بن محمد بن مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا محمد بن مسروق کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے، یہ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد الصمد بن فضل - شداد بن حکیم - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن اسماعیل - حسن بن عثمان - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
حافظ محمد بن طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن علی بن محمد بن عبید - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو علی محمد بن سعید حرانی - ابو فروہ یزید بن محمد بن یزید بن سنان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت ابو ہریرہ محمد بن احمد بن یونس - محمد بن ولید - عبد اللہ بن محمد شامی - موسیٰ بن طارق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ بن خسر و بلخی نے یہ روایت - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابو نصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - حسین بن حسن غفاری - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مجاہد - ابن یوب - صدائی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ بیذا
الرجل فیضع یمین الیمین علی یمینہ ثم یعود الی المقدم الیسر فیضعه علی یسارہ ثم یاتی
المؤخر الیسر فیضعه علی یسارہ وهو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں آدمی پہلے میت کے دائیں طرف والے حصے کو کندھا دے گا، پھر وہ بائیں طرف لے آگے والے حصے کی طرف آئے گا اور اسے اپنے بائیں طرف رکھے گا۔ پھر وہ بائیں طرف والے پیچھے والے حصے کی طرف لے آگے والے حصے کی طرف رکھے گا۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(784) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا قِرَاءَةَ عَلَى الْجَنَازَةِ وَلَا رُكُوعَ

وَلَا سُجُودَ وَلَكِنْ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ إِذَا

فَرَّغَ مِنَ التَّكْبِيرِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”نماز جنازہ میں نہ قرأت ہوگی نہ ہی رکوع ہوگا نہ ہی سجدہ

ہوگا البتہ تکبیروں سے فارغ ہونے (یعنی آخری تکبیر کہہ لینے) کے

بعد دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرا جائے گا۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

ہے۔

(785) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَيْسَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ شَيْءٌ

مُؤَقَّتٌ وَلَكِنْ تَبْدَأُ فَتُحَمِّدُ اللَّهَ تَعَالَى وَتُصَلِّي عَلَى

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَتَدْعُو لِنَفْسِكَ

وَلِلْمَيِّتِ بِمَا أَحَبَبْتَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”نماز جنازہ میں کوئی بھی چیز متعین شدہ نہیں ہے البتہ

پہلے آپ اللہ تعالیٰ کی ”حمد“ پڑھیں گے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر

درود پڑھیں گے اور پھر اپنے لیے اور میت کے لیے جو بھی

چاہے ”دعا“ مانگیں گے۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(786) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ قَالَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

يُصَلِّي عَلَيْهَا ائِمَّةُ الْمَسَاجِدِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ تَرْضَوْنَ

بِهِمْ فِي صَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوبَةِ وَلَا تَرْضَوْنَ بِهِمْ عَلَى

الْمَوْتَى

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد فرماتے ہیں:

”نماز جنازہ کے بارے میں انہوں نے یہ کہا ہے مساجد

کے امام ہی نماز جنازہ پڑھا دیں گے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے

ہیں: تم اپنی فرض نمازوں میں اُن (کی امامت) پر راضی ہوئے

ہو تو کیا نماز جنازہ میں (اُن کی امامت پر) راضی نہیں ہو گے۔“

(784) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (237) فی الجنائز: باب الصلاة على الجنابة - وعبد الرزاق (443)

الجنائز: باب القراءة والدعاء في الصلاة على الميت - وابن أبي شيبة 299/3 في الجنائز باب من قال: ليس على الجنابة قراءة

(785) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (238) فی الجنائز: باب الصلاة على الجنابة - وعبد الرزاق (435)

ابن أبي شيبة 294/3 في الجنائز: باب من قال: ليس على الميت دعاء مؤقت - والطبرانی في ”الكبير“ 373/9

(786) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (240) فی الجنائز: باب الصلاة على الجنابة - وعبد الرزاق (368)

الجنائز: باب من ائتم بالصلاة على الميت - وابن أبي شيبة 287/3 في الجنائز: باب ما قالوا في تقدم الامام على الجنابة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(787) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جب نماز جنازہ ہونے لگے اور حاضرین میں سے کوئی بے وضو ہو (تو اگر یہ اندیشہ ہو کہ اس کے وضو کر کے آنے تک نماز جنازہ ہو چکی ہوگی) تو وہ تیمم کر لے۔“

سن روایت: إِذَا حَضَرَتِ الْجَنَازَةُ وَكَانَ أَحَدٌ مِنَ

نَحْوٍ عَلَى غَيْرِ وَضوءٍ تَيَمَّمْ

حافظ ابن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابو بکر احمد

جعفر بن حمدان قطعی - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن یزید مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

(788) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبریں ”کوہان نما“ تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر سفید رنگ کے پتھر رکھے ہوئے تھے۔“

سن روایت: حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكْرٍ وَعُمَرُ مُسْنَمَةً وَعَلَى

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَدْرُ

عَظْمٌ

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - یونس بن بکر

حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(789) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سُلَيْمَانَ

عَمَشٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - سلیمان اعمش کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: عامر شعبی بیان کرتے ہیں:

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی

سن روایت: صَلَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى أَمِّ

(790) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ (550) فی الجنائز: باب فی الرجل يخاف ان تفوته الصلاة على الجنابة وهو غير

سليم - وعبد الرزاق (6677) فی الجنائز: باب الصلاة على الجنابة على غير وضوء

(791) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (256) باب تسنيم القبور و تجصيصها - وعبد الرزاق (6484) فی

حضر: باب الجداث والبنیان - وابن ابی شیبہ 22/3 فی الجنائز: باب ما قالوا فی القبر یسنم - وابن سعد فی ”الطبقات“ 306/2

(792) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (247) فی الجنائز: باب الصلاة على جنائز الرجال والنساء - وعبد الرزاق

(6484) فی الجنائز: باب كيف الصلاة على الرجال والنساء؟ وابن ابی شیبہ 315/3 فی الجنائز: باب فی جنائز الرجال والنساء

یقفی فی ”السنن الکبریٰ“ 33/4 - وفی ”السنن الصغریٰ“ (1077) - وابو داؤد (3193) فی الجنائز: باب اذا حضر جنائز

رجال والنساء من يقدم

كُلُّوْمُ بِنْتِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَعَلَى ابْنِهَا زَيْدٌ بْنُ عُمَرَ فَجَعَلَ أُمُّ كُلُّوْمٍ تَلْقَاءَ
الْقَبْلَةِ وَجَعَلَ زَيْدًا مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ

اہلیہ محترمہ اور) حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی
سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور ان کے صاحبزادے حضرت زید بن
عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی، تو انہوں نے سیدہ ام کلثوم
رضی اللہ عنہا کی میت کو قبلہ کی طرف رکھا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کی میت
امام کی طرف رکھا۔

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابونصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل
بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(790) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَعِيدِ بْنِ
أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُرْزَبَانِ الْبَقَالِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

متن روایت: أَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى ابْنِهِ أَرْبَعًا وَقَالَ هَكَذَا
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ
امام ابو حنیفہ نے - سعید بن ابوسعید بن مرزبان بقال کے
حوالے سے حضرت عبد اللہ بن ابو اوفی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ
روایت نقل کی ہے:

”انہوں نے اپنے صاحبزادے کی نماز جنازہ میں یہ
تکبیریں کہیں اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔“
حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو علی احمد بن علی بن شعیب - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - اسماعیل
حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
ابو عبد اللہ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل احمد بن خیرون - ابو علی حسن بن احمد بن شاذان - محمد بن
بن اشکاب بخاری - عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر - انہوں نے اس روایت کو امام
تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(791) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ
حَبِيبِ الصَّيْرِفِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ:

(790) قد تقدم في (770)

(791) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (249) في الجنائز: باب الصلاة على جنازة الرجال والنساء -
في ”الكبير“ (13428) - وعبد الرزاق (6612) في الجنائز: باب الصلاة على ولد الزنا - وابن أبي شيبه 350/3 في الجنائز: باب
الرجل يقتل نفسه والنفساء من الزنا هل يصلى عليهم؟

حسن روایت: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا صَلَّى عَلَى امْرَأَةٍ وَوَلَدَهَا مَاتَتْ فِي نَفْسِهَا مِنَ الزَّوْنِ

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون اور اس کے بچے کی نماز جنازہ پڑھائی تھی جس کا انتقال زنا کی وجہ سے (پیدا ہونے والے بچے کی پیدائش کے بعد) نفاس کے دوران ہو گیا تھا۔“

ابو عبداللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان۔ ابو بکر احمد بن حنبل بن حمدان۔ بشر بن موکی۔ مقرر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة (ثم) قال محمد وبه ناخذ لا

نترك احداً من اهل القبلة ان لا يصلى عليه وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے (پھر) امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم اہل قبلہ میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں نہیں چھوڑیں گے کہ اس کی نماز جنازہ ادا نہ کی جائے۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(792) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سُلَيْمَانَ

امام ابو حنیفہ نے۔ سلیمان شیبانی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے عامر شعبی بیان کرتے ہیں:

شَيْبَانِي عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

حسن روایت: صَلَّى ابْنُ عُمَرَ عَلَى أُمِّ كَلْثُومَ بِنْتِ

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے سیدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا اور (ان کے صاحبزادے) زید بن عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی تو انہوں نے سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی میت کو قبلہ کی طرف رکھوایا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کی میت کو امام والی طرف رکھوایا۔“

عَلَى وَزَيْدِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَجَعَلَ أُمُّ

كَلْثُومٍ تِلْقَاءَ الْقَبْلَةِ وَجَعَلَ زَيْدًا مِمَّا يَلِي الْأَمَامَ

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة (ثم) قال محمد وبه ناخذ وهو

قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے (پھر) امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(793) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: عثمان بن عبداللہ بن مویہ بیان کرتے ہیں:

عَلِيٍّ اللَّهُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ:

حسن روایت: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

”میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مردوں اور خواتین کی

(794) قد تقدم في (789)

(795) اخرج محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (248) في الجنائز: باب الصلاة على جنائز الرجال

سواء - وعبد الرزاق (6331) في الجنائز: باب كيف الصلاة على الرجال والنساء - وابن أبي شيبة 314/3 في الجنائز: باب في

جنائز الرجال والنساء

يُصَلِّي عَلَى جَنَازَةِ الرَّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَجَعَلَ الرَّجَالُ يَلُونَهُ وَالنِّسَاءُ يَلِينَ الْقَبْلَةَ

نماز جنازہ (ایک ساتھ) پڑھاتے ہوئے دیکھا ہے انہوں نے مردوں کی میتیں اپنی طرف اور خواتین کی میتیں قبلہ کی طرف رکھوائی تھیں۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
(794) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "جب زیادہ میتیں ہوں (اور وہ صرف مردوں کی ہوں) تو ان کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: انہیں صف کی شکل میں رکھا جائے گا اور امام اُن کے درمیان میں کھڑا ہوگا، لیکن مردوں اور خواتین کی میتیں ایک ساتھ ہوں تو مردوں کی میتیں امام والی طرف اور خواتین کی میتیں قبلہ والی طرف رکھی جائیں گی۔"

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الْجَنَائِزِ إِذَا اجْتَمَعَتْ يُصَفُّ صَفًّا بَعْضُهَا أَمَامَ بَعْضٍ يَقُومُ الْإِمَامُ فِي وَسْطِهَا فَإِذَا كَانُوا رِجَالًا وَنِسَاءً جُعِلَ الرَّجَالُ يَلُونُ الْإِمَامَ وَالنِّسَاءُ أَمَامَ ذَلِكَ يَلِينَ الْقَبْلَةَ

(اخرجه) الامام محمد ابن حسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة (ثم) قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے (پھر) محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(795) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ (وَعَنْ) عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے ابراہیم نخعی (اور) عون بن عبد اللہ کے حوالے سے شعبی کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: "یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: (مرحومہ) خاتون کے باپ کے مقابلے میں اُس کا شوہر اس کی نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حقدار ہوگا۔"

مَتْنُ رَوَايَتٍ: الزَّوْجُ أَحَقُّ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتَةِ مِنَ الْآبِ

(794) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (246) فی الجنائز: باب الصلاة علی جناز الرجال والنساء - وعبد اللہ بن محمد (6334) فی الجنائز: باب کیف الصلاة علی الرجال والنساء؟ وابن ابی شیبہ 3/14 فی الجنائز: باب فی جنائز الرجال والنساء (795) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (260) فی الجنائز: باب من اولى بالصلاة علی الجنائز - وعبد اللہ بن محمد (6371) فی الجنائز: باب من احق بالصلاة علی الميت - وابن ابی شیبہ 3/363 فی الجنائز: باب فی الزوج والاخ والصلاة بالصلاة؟

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفہ (ثم) قال محمد ورفع ابو حنیفہ حدیثاً الی عمر فقال اخبرنی رجل (عن) حسن البصری (عن) عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انه قال الاب احق بالصلاة علی الميتة من الزوج (ثم) قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: مجھے ایک شخص نے یہ بات بیان کی ہے حسن بصری نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: خاتون کی نماز جنازہ پڑھانے کے شوہر کی بہ نسبت اس کا باپ زیادہ حق رکھتا ہے۔

(پھر) امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(796) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
ابن اہیم: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”مردہ پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: اگر تو وہ بلند آواز میں رویا ہو (جس سے یہ ثابت ہو کہ پیدائش کے وقت وہ زندہ تھا) تو اس کی نماز جنازہ بھی ادا کی جائے گی اور اس کی وراثت کے احکام بھی جاری ہونگے اور اگر وہ (پیدائش کے وقت) رویا نہیں تھا تو نہ تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی اور نہ ہی اس کی وراثت کے احکام جاری ہونگے۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(797) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
ابن اہیم: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ایسا بچہ جو مردہ پیدا ہوا ہو لیکن اس کی تخلیق (یعنی اس کا جسم) مکمل ہو تو اس کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: وہ نہ تو کسی کو (وراثت کے حصے سے) محبوب کرے گا نہ خود وارث بنے

روایت: فِي الصَّبِيِّ يَقَعُ مَيِّتًا قَدْ كَمُلَ خَلْقُهُ
لَا يَحِبُّ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُصَلِّي عَلَيْهِ وَلَكِنَّهُ

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (262) في الجنائز: باب استهلال الصبي والصلاة عليه - وعبد الرزاق

في الجنائز: باب الصلاة على الصغير والسقط وميراثه - وابن ابي شيبة 318/3

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (263) في الجنائز: باب استهلال الصبي والصلاة عليه - وابن ابي شيبة

في الجنائز: باب من قال: لا يصلي عليه حتى يستهل صار خافاً

گا نہ ہی اُس کی نماز جناہ ادا کی جائے گی البتہ اس کو غسل دیا جائے گا۔“

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ (ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے (مصحح) امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(798) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَبْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مُسْنَمَةً نَاشِرَةً مِنَ الْأَرْضِ عَلَيْهَا مِنْ مَذَرٍ بَيْضٍ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

”مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے قبر اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبریں کوہان نما تھیں جس سے اونچی تھیں اور ان پر سفید رنگ کے پتھر رکھے ہوئے تھے۔“

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ يسلم

القبر ولا يربع

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے (مصحح) امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ اس کو کوہان نما بنایا جائے گا، چو کوہ نہیں بنایا جائے گا۔

(799) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ كَانَ يَقُولُ:

متن روایت: ارْفَعُوا الْقَبْرَ حَتَّى يُعْرَفَ أَنَّهُ قَبْرُ فَلَا يُوطَأُ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”قبر کو اتنا بلند کرو! کہ یہ پہچانا جائے کہ یہ قبر ہے تو اس پر پاؤں نہ رکھا جائے۔“

(800) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ:

متن روایت: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ رَفَعَ الْقَبْرَ يَرْفَعُ الْقَبْرَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

(798) قد تقدم في (788)

(799) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (257) فی الجنائز: باب تسنيم القبور وتخصيصها - وابن ابی شیبہ

الجنائز: باب فيمن كان يجب ان يرفع القبر

(800) قد تقدم في (788)

حسن روایت: لِحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

”نبی اکرم ﷺ کے لیے لحد بنائی گئی تھی“

سَلَّمَ

(ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) مجھے اس شخص نے یہ

أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى قَبْرَهُ مُسْتَمًّا عَلَيْهِ مَدْرٌ أَبْيَضُ

بات بتائی ہے: جس نے نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت

کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کو ہان نما تھی اور اس پر

سفید رنگ کے پتھر رکھے ہوئے تھے۔

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - قاسم بن محمد دلال - ابوبلال اشعری - محمد بن حسن رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے

ایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوبکر محمد بن علی بن محمد خیاط - ابوعبداللہ احمد بن

محمد بن یوسف بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی - انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(80) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخُ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: ہمارے ایک استاد نے نبی

بَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت بیان کی ہے:

حسن روایت: أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَرْبِيعِ الْقُبُورِ

”آپ ﷺ نے قبر کو چوکور بنانے اور اس پر گچ (یعنی

چونہ) لگانے سے منع کیا ہے۔“

خَصِصُهَا

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنیفہ ثم قال محمد لا نرى ان يزاد

على ما خرج منه ويكره ان يخصص او يطین او يجعل عنده مسجد او علم ويكره الاجر ولا

نرى برش الماء عليه باساً وهو قول ابی حنیفہ رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام

فرماتے ہیں: ہم اس بات کے قائل نہیں ہیں کہ (قبر کی کھدائی پر) جو مٹی نکلی تھی اس سے زیادہ ڈالی جائے اور یہ بات مکروہ ہے کہ

پر چونا لگایا جائے یا اسے گیلی مٹی سے لپ کیا جائے یا اس کے پاس مسجد بنائی جائے یا کوئی نشان رکھا جائے اور پکی اینٹ مکروہ

ہے ہمارے نزدیک اس پر پانی چھڑکنے میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(81) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

(اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (258) في الجنائز: باب تسنيم القبور وتخصيصها - والطحاوي في "شرح

في الآثار" 515/1 في الجنائز: باب الجلوس على القبر - واحمد 332/3 - وابو داود (3225) في الجنائز: باب البناء على

قبر - وابن ماجه 498/1 في الجنائز: باب النهي عن تخصيص القبور والبناء عليها

(اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (259) في الجنائز: باب تسنيم القبور وتخصيصها - وابن ابی شيبه 338/3 في

الجنائز: باب من كره ان يطأ على قبر - وعبد الرزاق (6512) في الجنائز: باب المزابي والجلوس على القبر - والطبراني في "الكبير"

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرمایا کرتے تھے میں

لَا أَنْطَأُ عَلَى جُمُرَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَنْطَأَ عَلَى قَبْرِ

کسی انگارے پر پاؤں دیدوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ

مُتَعَمِّدًا

محبوب ہے کہ میں جان بوجھ کر کسی قبر پر پاؤں دیدوں۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنيفة قال محمد ويكره الوطء على

القبر متعمداً وهو قول ابی حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے کہ

فرماتے ہیں: جان بوجھ کر قبر پر پاؤں دینا مکروہ ہے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(803) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں:

متن روایت: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ مِنْ أَيْنَ يُدْخَلُ

”میں نے ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: میت کو

الْمَيِّتُ قَالَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ مِنْ حَيْثُ يُصَلِّي عَلَيْهِ

سی سمت سے قبر میں داخل کیا جائے؟ انہوں نے جواب دیا:

قَالَ إِبْرَاهِيمُ جَدَّثَنِي مَنْ رَأَى أَهْلَ الْمَدِينَةِ

کی سمت سے جس طرف اُس کی نماز جنازہ ادا کی جاتی ہے پھر

يَدْخُلُونَ مَوْتَاهُمْ فِي الزَّمَانِ الْأَوَّلِ مِنْ قَبْلِ الْقِبْلَةِ

کی طرف سے میت کو قبر میں داخل کرنا ایک ایسا طریقہ ہے

وَأَنَّمَا السِّلُّ شَيْءٌ آخَرُ ابْتَدَعَهُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ

اہل مدینہ نے بعد میں ایجاد کیا۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ يدخل

الميت مما يلي القبلة ولا يسئل سلا من قبل رجليه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے کہ

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں میت کو قبلہ کی سمت سے قبر میں اتارا جائے گا اسے پاؤں کی طرف سے نہیں

جائے گا۔

(804) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: يَدْخُلُ الْقَبْرَ إِنْ شَاءَ شَفْعًا وَإِنْ شَاءَ

”قبر میں خواہ طاق تعداد میں لوگ اُتریں خواہ جفت

وَتَرًا كُلُّ ذَلِكَ حَسَنٌ

میں اُتریں ہر طرح ٹھیک ہے۔“

(803) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی في ”الآثار“ (244) في الجنائز: باب ادخال الميت القبر - وعبدالرزاق (3471)

الجنائز: باب من حيث يدخل الميت القبر - وابن ابی شيبه 428/3 في الجنائز: باب من ادخل ميتاً من قبل القبلة

(804) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی في ”الآثار“ (245) في الجنائز: باب ادخال الميت القبر - وعبدالرزاق (3453)

الجنائز: باب كم يدخل القبر - وابن ابی شيبه 324/3 في الجنائز: باب ما قالوا في القبر كم يدخله؟

ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(805) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جو شخص جنگ میں حصہ لے اور اُسی جگہ مر جائے جہاں اُسے قتل کیا گیا تھا، تو اس کے موزے، شلوار (یعنی اضافی کپڑے)، اور ٹوپی کو اتار لیا جائے گا، اور اسے اُس کے انہی کپڑوں میں کفن دیا جائے گا، جو (شہادت کے وقت) اس کے جسم پر تھے۔“

سند روایت: فِي الرَّجُلِ يَشْهَدُ فَيَمُوتُ مَكَانَهُ لَدَى قِتْلٍ فِيهِ قَالَ يُنَزَّعُ عَنْهُ خُفَّاهُ وَسَرَاوِيلُهُ وَقَلَنْسَوَتُهُ وَيُكْفَنُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِ

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وينزع عنه كل جلد وسلاح ويزيدون كلما احبوا من الاكفان ويصلى عليه وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ اس سے چمڑہ، ہتھیار، اتار لیے جائیں گے اور لوگ جو چیزیں مناسب سمجھیں وہ اس کے کفن میں اضافہ کر دیں گے اور اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی، امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(806) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جو شخص معرکہ میں قتل (یعنی شہید) ہو جائے، اس کو غسل نہیں دیا جائے گا، لیکن جو زخمی ہو اور اس کو اٹھا کر اس کے اہل خانہ کے پاس (یعنی میدان جنگ سے باہر لایا جائے اور پھر وہ انتقال کر جائے) تو اُس کو غسل دیا جائے گا۔“

سند روایت: فِي الرَّجُلِ يُقْتَلُ فِي الْمَعْرَكَةِ قَالَ لَا يَغْسَلُ قَالَ وَالَّذِي يُضْرَبُ فَيَحْمَلُ إِلَى أَهْلِهِ قَالَ

امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(805) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (264) فی الجنائز: باب غسل الشہید - وابن ابی شیبہ 252/3 فی الجنائز باب فی الرجل یقتل او یتشہد یدفن کما هو او یغسل؟

(806) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (265) فی الجنائز: باب غسل الشہید - وعبد الرزاق (6647) فی الجنائز: باب الصلاة علی الشہید وغسله - وابن ابی شیبہ 253/3 فی الجنائز: باب فی الرجل یقتل او یتشہد یدفن کما هو او

الْبَابُ السَّادِسُ فِي الزَّكَاةِ

چھٹا باب: زکوٰۃ کے بارے میں روایات

يَشْتَمِلُ عَلَى أَرْبَعَةِ فُصُولٍ

(یہ باب) چار فصول پر مشتمل ہے

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي نَصَبِ الزَّكَاةِ وَمَصَارِفِهَا

الْفَصْلُ الثَّانِي فِي الْعُسْرِ وَالْخِرَاجِ وَالْكَنْزِ

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ فِي زَكَاةِ الْحُلِيِّ وَمَالِ الْيَتِيمِ وَالْمَدْيُونِ

الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ

پہلی فصل: زکوٰۃ کے (مختلف قسم کے) نصاب اور زکوٰۃ کے مصارف کا بیان

دوسری فصل: عشر، خراج اور کنز کا بیان

تیسری فصل: زیور، یتیم کے مال اور قرض کی رقم میں (زکوٰۃ) کا حکم

چوتھی فصل: صدقہ فطر کا بیان



الفصل الأول فی نصاب الزکاة ومصارفہا

پہلی فصل: زکوٰۃ کے (مختلف قسم کے) نصاب اور زکوٰۃ کے مصارف کا بیان

(807) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

سَمِعْتُ رَوَايَةَ: لَيْسَ فِي أَقَلِّ مِنْ عِشْرِينَ مِثْقَالًا مِنْ
لِذَّهَبٍ زَكَاةٌ فَإِذَا كَانَ الذَّهَبُ عِشْرِينَ مِثْقَالًا
حِينَ يَنْصَفُ مِثْقَالٍ فَإِذَا زَادَ فَبِحَسَابِ ذَلِكَ وَلَيْسَ
فِي مَا دُونَ الْمِائَتَيْنِ دِرْهَمٍ صَدَقَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ الْوَرَقُ
مِائَتَيْنِ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خُمُسَةٌ دَرَاهِمٍ فَمَا زَادَ
فَبِحَسَابِ ذَلِكَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”بیس مثقال سے کم سونے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی ہے، لیکن جب سونا بیس مثقال ہو تو اس میں نصف مثقال (یعنی چالیسویں حصے) کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ (سونا) زیادہ ہو تو اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی، دو سو درہم سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی جب چاندی دو سو درہم تک پہنچ جائے تو اس میں پانچ درہم (یعنی چالیسویں حصے) کی ادائیگی لازم ہوگی اگر (چاندی) اس سے زیادہ ہو تو اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ وكان ابو حنيفة يأخذ بهذا كله الا في خصلة واحدة ما اذا زاد على المائتين فليس في الزيادة شيء حتى يبلغ اربعين درهماً فيكون فيها درهم وما زاد على عشرين مثقالاً فليس في ذلك شيء حتى يبلغ اربعة مثاقيل فيكون فيها بحساب ذلك

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ ان تمام صورتوں کے مطابق فتویٰ دیتے تھے البتہ ایک صورت کا معاملہ مختلف ہے اور وہ یہ کہ دو سو درہم سے زیادہ جو رقم ہے اس اضافی رقم میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جب تک وہ اضافی رقم پچاس درہم تک نہیں پہنچ جاتی پھر اس میں ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی اسی طرح جب (سونا) بیس مثقال سے زیادہ ہو تو اس میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جب تک وہ (اضافی حصہ) چار مثقال تک نہیں پہنچ جاتا۔ کیونکہ پھر اس میں اسی حساب سے ادائیگی

(807) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (296) فی الزکاة: باب زکاة الذهب والفضة ومال البیتیم - وابن ابی شیبہ 119/3 فی الزکاة: باب ما قالوا فی الدنانیر ما یؤخذ منها فی الزکاة؟ وابو عبید القاسم بن سلام فی ”الاموال“ 166 باب: فروض زکاة الذهب والورق وما فیہما من السنن - والدارقطنی فی ”السنن“ 93/2 فی الزکاة: باب وجوب زکاة الذهب والورق - مختصراً عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده مرفوعاً

لازم ہوگی۔

(808)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ الَّتِي يَلْتَمِسُ

نَسْلَهَا إِذَا حَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ أَنَّ الْمُصَدِّقَ بِالْخِيَارِ

إِنْ شَاءَ أَخَذَ مِنْ كُلِّ فَرَسٍ دِينَارًا أَوْ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ

وَإِنْ شَاءَ بِالْقِيَمَةِ يُقَوِّمُهَا ثُمَّ يَأْخُذُ مِنْ كُلِّ مَائَتِي

دِرْهَمٍ خُمُسَةَ دَرَاهِمَ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”وہ پالتو گھوڑے جو افزائش نسل کے لیے رکھے گئے ہیں

جب ان پر ایک سال گزر جائے گا تو زکوٰۃ وصول کرنے والے

اختیار ہوگا اگر وہ چاہے تو ایک گھوڑے کے عوض میں ایک

دینار یا دس درہم حاصل کر لے یا پھر ان کی قیمت کا تعین کر کے

دوسو درہم میں سے پانچ درہم وصول کر لے۔“

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبداللہ بن حسن۔ عبدالرحمن بن عمر۔ محمد بن

ابراہیم بغوی۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

ثم قال محمد وفي قولنا لا زكوة في الخيل فقد بلغنا عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه قال

عفوت عن امتي في صدقة الخيل والرقيق

پھر امام محمد فرماتے ہیں: جہاں تک گھوڑے میں زکوٰۃ لازم نہ ہونے کے بارے میں ہمارے موقف کا تعلق ہے تو ہمیں

اکرم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے اپنی امت سے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ معاف

کردی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کی ہے۔

(809)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ

نَافِعِ بْنِ دِرْهَمٍ الْعَبْدِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ كَانَ يَتَصَدَّقُ عَلَى الرَّهْبَانِ

وَكَانُوا يَتَعَاهَدُونَهُ

امام ابو حنیفہ۔ ابویہثم نافع بن درہم عبدی کوفی کے حوالے سے۔

ابراہیم تیمی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

”وہ راہبوں کو صدقہ دیدیا کرتے تھے اُن راہبوں کے

کے ساتھ (ذمی ہونے کا) معاہدہ کیا ہوا تھا۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوعباس بن عقدہ۔ محمد بن احمد بن حسن۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔

یحییٰ بن مہاجر عبدی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

(810)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ خَثِيمِ بْنِ

عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: خثیم بن عراق بن

غفاری بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان

(810) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (310) في الزكاة الدواب العومل - ومسلم 675/2 في الزكاة: باب العومل

المسلم في فرسه صدقة - وابو داود (1595) في الزكاة: باب صدقة الرقيق - وعبد الرزاق (6878) في الزكاة: باب زكاة العومل

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
ہوئے سنا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَنْ رَوَايَت: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَعَبْدِهِ
صَدَقَةٌ
”مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ لازم نہیں
ہوتی ہے۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - ابراہیم بن یحییٰ بن احمد فارسی - محمد بن فضل بن خراش
بخاری - محمد بن سلام بیکندی - محمد بن حسن رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(811) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”میں گائیوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی ہے جب
ان کی تعداد میں ہو تو ان میں ایک تبیع یا تبعہ جذعہ کی ادائیگی لازم
ہوگی یہ حکم انتالیس تک کے لیے ہے جب ان کی تعداد چالیس ہو
تو ان میں ایک مسنہ کی ادائیگی لازم ہوگی اگر ان کی تعداد چالیس
سے زیادہ ہو تو پھر اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی۔“

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم -
محمد بن شجاع - حسن بن زیاد رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(812) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ
حَمْدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ
جَهَّهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
فرمان نقل کرتے ہیں:

مَنْ رَوَايَت: لَيْسَ فِي الْعَوَامِلِ وَالْحَوَامِلِ صَدَقَةٌ
”ذاتی کام کاج اور بار برداری کے لیے استعمال ہونے

(811) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (321) فی الزکاة: باب زکاة البقر - وابن ابی شیبہ 127/3 فی الزکاة: باب فی
سقة البقر ماہی؟ وعبد الرزاق (6849) - وابو عبید فی ”الاموال“ 156 (997)

(812) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (309) فی الزکاة: باب زکاة الدواب العوامل - وابو داؤد (1574) فی
زکاة: باب فی زکاة السانمة - والنسائی 37/5 (2477) فی الزکاة - وعبد الرزاق 33/4 فی الزکاة: باب الخیل - والطحاوی
شرح معانی الآثار 28/2 فی الزکاة: باب الخیل السانمة هل فیها صدقة ام لا؟

والے اونٹوں پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عبد اللہ محمد بن مخلد۔ بشر بن موسیٰ۔ ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(813)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَكِيمِ بْنِ

جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: مَنْ سَالَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ فَهُوَ كَدُوْحٌ

وَحَدُوْشٌ فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ وَمَا عَنَاؤُهُ قَالَ

خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ حِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ

امام ابو حنیفہ نے۔ حکیم بن جبیر۔ محمد بن عبد الرحمن بن

یزید۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی

ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان

نقل کرتے ہیں:

”جو شخص (کسی سے کچھ) مانگے، حالانکہ اس کے پاس

کچھ ہو جو اس کو (مانگنے سے) بے نیاز کرتا ہو تو یہ کام اس کے

لیے قیامت کے دن چہرے پر خراش کا باعث ہوگی (سائل نے)

عرض کی: اس کے بے نیاز ہونے سے مراد کیا ہے؟ آپ نے

فرمایا: پچاس درہم یا پھر ان کے برابر سونا (اس کے پاس

موجود ہونا)۔“

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو حسن علی بن حسن بن احمد حرانی۔ ابو یقظان عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود

بن طارق۔ ابوقنادہ عبد اللہ بن واقد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اسی مضمون کے ساتھ۔ ابو محمد عبد اللہ بن عباس طیالسی۔ احمد بن حفص بن عبد اللہ۔ انہوں نے اپنے

کے حوالے سے۔ ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد فارسی۔ حافظ محمد بن مظفر

اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ قاضی ہناد بن ابراہیم بن محمد۔ ابوقاسم عبد اللہ بن محمد۔ ابو عبد

بن دوست علاف۔ ابو حسن علی بن محمد بن موسیٰ تمار۔ علی بن احمد بن خالد حرانی۔ عبد الرحمن بن یحییٰ۔ ابوقنادہ کے حوالے سے

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(813) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 20/2 و 372/4۔ واحمد 388/1۔ وابوداؤد (1626) فی الزکاة: باب من

من الصدقة وحده الغنی؟ والترمذی (645) فی الزکاة: باب من تحل له الزکاة؟۔ وابن ماجہ (1840) فی الزکاة: باب من سأل عن

الفصل الثانی فی العشر والخراج والکنز

دوسری فصل: عشر، خراج اور کنز کا بیان

814) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ
 عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
 ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”رکاز وہ ہوتا ہے جو زمین سے اگتا ہے۔“

سن روایت: الرکاز الذی ینبت من الارض

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح ترمذی - علی بن حسن بن یسار مقری - محمد بن صباح دولابی - حبان بن علی کے حوالے سے
 امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

815) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
 حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد
 فرمایا ہے:

سن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکاز کے بارے میں فرمایا ہے (اس
 میں) ”خمس“ (کی ادائیگی لازم ہوگی)۔“

حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

816) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ
 حِلَّانِ الْبَصْرِيِّ عَنْ الْحَسَنِ:

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن عجلان بصری کے حوالے سے
 یہ روایت نقل کی ہے: حسن (بصری) بیان کرتے ہیں:

سن روایت: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 بَعَثَ سَاعِيًا

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ستر اہلکاروں کو (زکوٰۃ کی وصولی
 کے لیے) بھیجا تھا۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن عقده - قاسم بن محمد - محمد بن محمد - امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام
 (8) اخرجہ الحصفی فی ”مسند الامام“ (199)

قلت: وقد اخرج البيهقي في ”السنن الكبرى“ 52/4 في الرکاز: باب من قال المعدن رکاز فيه الخمس - وفي ”المعرفة“
 308 في الزکاة: باب زکاة المعدن - وابو يعلى (6609)

عن ابي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ”الركاز الذهب الذي ينبت في الارض“

(8) اخرجہ ابو يوسف في ”الآثار“ 89

(9) ... اخرج عبد الرزاق (6806) في الزکاة: باب ما يعد وكيف يؤخذ الصدقة؟..... ان عمر بن الخطاب بعث سفيان بن عبد الله
 ساعياً.....

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(817) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِيمَا أَخْرَجَتْ الْأَرْضُ الْعُشْرَ مِنْ

كُلِّ شَيْءٍ مِمَّا سَقَتْهُ السَّمَاءُ أَوْ سَقَى سَيِّحَاوَالَا

فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ وَإِنْ لَمْ يُخْرَجْ إِلَّا دَسْتَجَةٌ بَقُلِّ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

”زمین کی جو بھی پیداوار ہو اس میں عشر کی ادائیگی لازم ہے۔“

گی، بشرطیکہ اس کو بارش یا بہتے ہوئے پانی (یعنی ندی نالے) کے ذریعے سیراب کیا گیا ہو ورنہ اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم

ہوگی، اگرچہ سبزی کا ایک دستہ (یعنی مٹھی بھر) ہو۔“

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم نخعی -

حنیس - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(818) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا يَجْتَمِعُ عَلَى مُسْلِمٍ عُشْرٌ وَخَرَجٌ

فِي أَرْضٍ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - حماد

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”مسلمان پر کسی زمین میں عشر اور خرارج (خراج) جمع نہیں ہو سکتے ہیں۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - یحییٰ بن محمد بن صاعد مولیٰ بنی ہاشم (اور) عبد اللہ بن جامع بن زیاد حلوانی (اور) محمد بن ہروی (اور) احمد بن محمد (اور) عبد اللہ بن زیاد سرہسی (اور) عبد اللہ بن عبید اللہ بن مرتج (اور) ابو یحییٰ زکریا بن حسین نسفی (اور) یوسف بن سعید بن مسلم مصیصی - یحییٰ بن عنبرہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوحسن علی بن محمد بن عبید - ابوبکر احمد بن عبید نیشاپوری - یوسف بن سعید بن مسلم مصیصی - یحییٰ بن عنبرہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - ابوعبد اللہ محمد بن موسیٰ ازرق - یوسف بن مسلم - یحییٰ بن عنبرہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(817) اخبرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (312) - وعبد الرزاق (7195) باب الخضر - وابن أبي شيبة (10034) في كل شئ اخرجت الارض زكاة - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" (3092) في الزكاة: باب زكاة ما يخرج من الارض - والزيلعي في "نصب الراية" 386/2

(818) اخبرجه البيهقي في "السنن الكبرى" 132/4 - وفي "المعرفة" 287/3 - والخطيب في "تاريخ بغداد" 162/14 - وفي "الكامل" 255/7

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل ابن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - حسین بن علی بن محمد معدل - عمر بن احمد بن شاہین - ایوب بن یوسف مصری - یوسف بن سعید بن مسلم مصیسی - یحییٰ بن عیسیٰ (خطیب کہتے ہیں: ابن شاہین نے راوی کا یہی نام ذکر کیا ہے حالانکہ یہ یحییٰ بن عنبسہ ہے) ان کے حوالے سے یہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

(819) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص کسی مسلمان کے پیش کیے ہوئے عذر کو قبول نہ کرے تو اس کا گناہ ”صاحب مکس“ کے گناہ کی طرح ہوتا ہے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ”صاحب مکس“ سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ناجائز) ٹیکس (یا بختہ) وصول کرنے والا شخص۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - حسن بن یزید بن یعقوب دققی ہمدانی - ابراہیم بن نصر بن عبد العزیز جو نہاوند کے رہنے والے ہیں وہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنے والد کو میرے دادا کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

(820) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

متن روایت: لَوْ لَمْ تُخْرِجِ الْأَرْضَ إِلَّا دَسْتَجَةً بَقُلٍ كَانَ فِيهَا الدُّشُرُ

”اگر زمین کی پیداوار صرف ایک دستجہ (یعنی مٹھی بھر) ہو تو بھی اس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔“

حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(821) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - ابان بن ابو عیاش کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(819) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (461)

(820) قد تقدم في (817)

(821) أخرجه يحيى بن آدم في "الخراجه" 116 - وابن حجر في "التهذيب" 374/2 في ذيل (843) من الزكاة - و ابو يوسف

في "الخراجه" 59

بوصیفہ سے نقل کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو غنائم محمد بن علی بن حسین۔ محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ۔
وسیل احمد بن محمد بن محمد بن زیاد قطان۔ بشر بن موکی۔ ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت ابو قاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلیل۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم بغوی۔ محمد بن شجاع۔
حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو الفضل بن خیرون۔ ابو علی بن شاذان۔ قاضی ابو نصر بن اشکاب۔ عبد اللہ بن طاہر۔ اسماعیل بن توبہ
قزوینی۔ محمد بن حسن عیسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(823)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي صَخْرٍ
مُحَارِبِ بْنِ الْمَكِّي عَنْ زَيْدِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ:
مَنْ رَوَايَت: بَعَثَنِي عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ مُصَدِّقًا فَأَمَرَنِي أَنْ أَخْذُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رُبْعَ
عَشْرٍ وَمِنْ الْمُعَاهِدِينَ مِثْلِي ذَلِكَ وَمِنْ الْحَرْبِيِّ
عَشْرًا كَامِلًا وَمِنْ النَّصْرَانِيِّ الْحَرْبِيِّ تَغْلِبِي مِمَّا
يَمْتَنُهُ عِشْرُونَ دِينَارًا أَوْ مِائَتًا دِرْهَمٍ عِشْرَ ذَلِكَ
فَعَرَضَ عَلَيَّ نَصْرَانِي تَغْلِبِي فَرَسًا قِيمَتُهُ عِشْرُونَ
دِرْهَمًا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِمَّا تُعْطِينِي أَلْفَيْنِ
تَمْضِي بِفَرَسِكَ أَوْ أُعْطِيكَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ أَلْفَ
دِرْهَمٍ وَأَخْذُ فَرَسِكَ فَقَالَ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا بِهَذَا
قَامَ الْحَقُّ وَبِهِ جَاءَ عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

امام ابو حنیفہ نے۔ ابو صخر محارب بن مکی کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: زیاد بن حدیر بیان کرتے ہیں:
”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے زکوٰۃ وصول کرنے
کے لیے بھیجا، تو مجھے یہ ہدایت کی کہ میں مسلمانوں کے اموال
میں سے چالیسواں حصہ وصول کروں، ذمیوں کے مال میں سے
اس کا دُگنا (یعنی بیسواں حصہ) اور حربیوں کے مال میں سے مکمل
عشر وصول کروں، عیسائی، تغلبی، حربی کے جس مال کی قیمت بیس
دینار یا دو سو درہم ہو، اس کا عشر وصول کروں، ایک عیسائی تغلبی شخص
میرے سامنے ایک گھوڑا لے کر آیا، جس کی قیمت بیس ہزار درہم
تھی، تو میں نے اس سے کہا: یا تو تم مجھے دو ہزار درہم دے کر اپنا
گھوڑا لے جاؤ یا پھر میں تمہیں اٹھارہ ہزار درہم ادا کر کے گھوڑا
رکھ لیتا ہوں، تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر
دے، اسی (ایمانداری) کے ساتھ حق قائم ہے، اور اسی کو ساتھ
لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ حسین بن علی بن عفان۔ ابو سعید ثعلبی۔ ابو بشر عبد الملک
شامی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(823) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (314)۔ و ابو عیسیٰ فی ”الاموال“ (1658) باب ما یاخذ العاشر من صدقة
المسلمین۔ و ابن ابی شیبہ 197/3 فی الزکاة: باب فی نصاری بنی تغلب ما یؤخذ منهم؟

حافظ ابن خرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر بن احمد - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

الفصل الثالث فی زکاة الحلی و مال الیتیم والمدیون

تیسری فصل: زیور یتیم کے مال اور قرض کی رقم میں (زکوٰۃ) کا حکم

(824) - سند روایت: (ابو حنیفہ) عن عبد اللہ بن

امام ابو حنیفہ - ابراہیم نخعی کے حوالے سے - حضرت عبد اللہ

مسعودی رضی اللہ عنہ:

بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: ان امرأة قالت ان لی حلیاً فهل علی

”ایک خاتون نے دریافت کیا: میرے پاس زیور ہے کیا

فیه زکاة فقال لہا ابن مسعود نعم فقالت ان لی

اس میں مجھ پر زکوٰۃ لازم ہوگی؟ حضرت عبد اللہ بن مسعود

ابنی اخ یتیمین فی حجری أفیجزی عنی ان

نے اس خاتون سے فرمایا: جی ہاں! اس عورت نے دریافت کیا

أجعل زکاتی لہما فقال نعم

میرے دو یتیم بھتیجے میرے زیر پرورش ہیں تو کیا میں اپنی زکوٰۃ

رقم ان پر خرچ کر سکتی ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

——***

حافظ ابن خرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن

ابراہیم بن احمد - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ لا بأس

بان يعطى من الزکاة کل ذی رحم محرم الا والد او ولد او ولد او جد او جدہ وان كانوا فی

عیالہ والزوجة لا تعطى من الزکاة وقال ابو حنیفہ لا يعطى الزوج ایضاً واما نحن فلا نرى به بأساً

ولا نرى فی الحلی زکاة الا ما کان من الذهب والفضة فاما فی الجواهر واللؤلؤ فلا زکاة فیہ الا

ان یكون للتجارة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے محمد بن

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں کہ زکوٰۃ کسی محرم رشتہ دار کو دے دی جائے البتہ والد

اولاد کی اولاد دادا دادی کو نہیں دی جاسکتی اگرچہ وہ لوگ آدمی کے زیر کفالت ہوں اسی طرح بیوی کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔

ابو حنیفہ فرماتے ہیں: شوہر کو بھی نہیں دی جاسکتی البتہ ہمارے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک زیورات میں

(824) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (302) - وعبد الرزاق 83/4 فی الزکاة: باب التبر والحلی - وابن

191/3 فی الزکاة: باب ما قالوا فی الرجل يدفع زکاته الی قرابته - وابو عیید فی ”الاموال“ (1261) باب الصدقة فی الحلی

الذهب والفضة وما فیہما من الاختلاف - والدار قطنی 108/2 فی الزکاة: باب زکاة الحلی - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“

لازم نہیں ہوتی البتہ جو سونے یا چاندی کے زیورات ہوں (ان میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے) لیکن جواہرات یا موتیوں (والے زیورات) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی البتہ اگر وہ تجارت کے لئے ہوں تو حکم مختلف ہوگا۔
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

(825) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ:
مَنْ رَوَيْتَ: لَا زَكَاةَ فِي الْجَوَاهِرِ وَاللُّؤْلُؤِ إِذَا لَمْ
يَكُنْ لِلتِّجَارَةِ
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
”جواہر اور موتی اگر تجارت کے لیے نہ ہوں تو ان میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی ہے“۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن رحمه الله تعالى في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد
وبه ناخذ

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(826) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي بَكْرِ عَنْ
عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:
امام ابو حنیفہ نے - ابوبکر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”جب رمضان کا مہینہ آتا تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ یہ فرماتے: اے لوگو! یہ تمہاری زکوٰۃ (کی ادائیگی) کا مہینہ ہے تو جس شخص کے ذمہ کوئی قرض ہو تو وہ اس کو ادا کر دے اور جو مال باقی بچے اس کی زکوٰۃ ادا کر دے“۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن رحمه الله تعالى في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد
وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ جس شخص کے ذمے قرض ہو اور اس کے پاس مال بھی موجود ہو تو وہ قرض ادا

(825) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (303) - وابن ابی شیبہ 143/3 فی الزکاة: باب فی اللؤلؤ والزمرد

(826) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (299) - وفی ”الموطأ“ 114 فی الزکاة: باب زکاة المال - ومالك

فی ”الموطأ“ 168 فی الزکاة: باب الزکاة فی البدین - وعبد الرزاق 93/3 فی الزکاة: باب لا زکاة الا فی فضل - وابن ابی شیبہ

194/3 فی الزکاة: باب ما قالوا فی الرجل یكون علیہ الدین - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 148/4

کرنے کے بعد اس مال کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔

(827) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي

سَلِيمٍ الْأَمْوِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَةٍ: لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ حَتَّى يَحْتَلِمَ

امام ابو حنیفہ نے - لیث بن ابوسلیم اموی کوفی - مجاہد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے کہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”یتیم کے مال میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہے

جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبداللہ بن محمد بن علی بلخی - محمد بن مہلب نمیری - علی بن

معبد - شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے

(828) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَةٍ: لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ وَلَا تَجِبُ

عَلَيْهِ الزَّكَاةُ حَتَّى تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”یتیم کے مال میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی اس پر زکوٰۃ

وقت تک فرض نہیں ہوتی جب تک اس پر نماز فرض نہیں ہوتی۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے

(829) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ

ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَةٍ: إِذَا كَانَ لَكَ دَيْنٌ عَلَى النَّاسِ فَقَبْضَتُهُ

فَزَكَاةٌ لِمَا مَضَى

امام ابو حنیفہ نے - ہيثم - ابن سيرين کے حوالے سے

روایت نقل کی ہے: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”جب تم نے لوگوں سے قرض واپس لینا ہو تو جب تم

کو وصول کر لو تو اس کی گزرے ہوئے وقت کی زکوٰۃ ادا کر دو۔“

——***

(827) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (298) - وعبد الرزاق 69/4 فی الزکاة: باب صدقة مال الیتیم - وابن سیرین

150/3 فی الزکاة: باب من قال لیس فی مال الیتیم زکاة حتی یبلغ - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 108/4

(828) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (297) - وعبد الرزاق 69/4 فی الزکاة: باب صدقة مال الیتیم والاعتناء

واعطاء زکاته - وابن ابی شیبہ 150/3 فی الزکاة: باب من قال: لیس فی مال الیتیم زکاة حتی یبلغ

(829) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (300) - وعبد الرزاق 100/4 فی الزکاة: باب لا زکاة الا فی الناض - وابن سیرین

شیبہ 162/3 فی الزکاة: باب ما کان لا یتقرر فی یوم ویاخذ الی یومین فلیزکیہ

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو

قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(830) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”متن روایت: أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ أَقْرَضَ رَجُلًا أَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ زَكَاتُهَا عَلَى الَّذِي يَسْتَعْمِلُهَا وَيَنْتَفِعُ بِهَا“
”ایک شخص دوسرے کو قرض کے طور پر ایک ہزار درہم دیدیتا ہے تو وہ یہ فرماتے ہیں: اُن کی زکوٰۃ اُس شخص پر لازم ہو گی جو انہیں استعمال کرتا ہے اور اُن سے نفع حاصل کرتا ہے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ (ثم) قال محمد ولسنا ناخذ

بهذا ولكننا ناخذ بقول علی زكاتها علی صاحبها اذا قبضها زكاهما لما مضى والله تعالى اعلم

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں بلکہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کرتے ہیں: قرض خواہ شخص جب قرض واپس لے لے گا تو وہ گزرے ہوئے زمانے کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

الفصل الرابع فی صدقة الفطر

چوتھی فصل: صدقہ فطر کے احکام

(831) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”متن روایت: صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ مَمْلُوكٍ أَوْ حُرٍّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ“
”صدقہ فطر ہر غلام اور آزاد چھوٹے (یعنی نابالغ) اور بڑے (یعنی بالغ) پر لازم ہوتا ہے جو گندم کا نصف صاع ہوگا یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہوگا۔“

(832) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (301) - وعبد الرزاق 104/4 فی الزکاة: باب لا زکاة الا فی الناض - وابن ابی

یوسف 194/3 فی الزکاة: باب ما قالوا فی الرجل یكون علیہ الدین - وابو عیوب فی ”الاموال“ (1227) باب الصدقة فی الديون

سجرات

(833) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (304) - وابن ابی شیبہ 170/3 فی الزکاة: باب فی صدقة الفطر من

نصف صاع بر

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ وقال

ابو حنیفۃ نصف صاع من زبیب یجزیہ واما فی قولنا فلا یجزیہ الا صاع

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: کشمش کا نصف صاع اس کے لئے کفایت کر جائے البتہ ہمارے قول کے مطابق اس کے لئے ایک صاع کی ادائیگی ضروری ہے۔

(832) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

متن روایت: لَيْسَ فِي الْمَمْلُوكَيْنِ الَّذِينَ يُؤَدُّونَ الضَّرِيَّةَ زَكَاةً وَلَكِنْ إِذَا كَانُوا لِلتَّجَارَةِ كَانَ الزَّكَاةُ فِي الْقِيَمَةِ

”ایسے (مکاتب) مملوک جو مخصوص رقم ادا کرتے ہیں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی، لیکن اگر وہ تجارت کے لئے ہوں تو (ان کی) قیمت میں زکوٰۃ لازم ہوگی۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

(833) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَنْصُورِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ:

امام ابو حنیفہ نے - منصور بن دینار - عمر بن محمد - سالم بن عبد اللہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُخْرِجُ عَنْ مَكَاتِبِهِ صَدَقَةَ الْفِطْرِ

”حضرت عبد اللہ بن عمر رحمہ اللہ اپنے مکاتب غلاموں کی طرف سے صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے۔“

——***

حافظ ظلمہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - اسماعیل بن حماد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔



(832) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (306) - وابن ابی شیبۃ 153/3 فی الزکاة: باب ما قالوا فی زکاة الحر

(833) اخرجہ الدار قطنی فی ”السنن“ 116/1 (2101) فی زکاة الفطر - واورده الزیلعی فی ”نصب الراية“ 414/4

(834) اخرجہ ابن حبان (3424) - وابن ابی شیبۃ 5/3 - واحمد 443/2 - ومسلم (1151) فی الصیام: باب فضل الصیام

ماجة (1638) فی الصیام: باب ما جاء فی فضل الصیام - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 304/4 - والبغوی فی ”شرح الصیام“

(1710) - وعبد الرزاق (7893)

الْبَابُ السَّابِعُ فِي الصَّوْمِ

ساتواں باب: روزے کے بارے میں روایات

وَأَنَّهُ يَشْتَمِلُ عَلَى خَمْسَةِ فُصُولٍ

یہ پانچ فصول پر مشتمل ہے

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي فَضْلِ الصَّوْمِ وَشَرَائِطِ صِحَّتِهِ

الْفَصْلُ الثَّانِي فِيْمَا لَا بَأْسَ بِهِ مِنَ الْقُبْلَةِ وَالْحَجَامَةِ وَالْجَنَابَةِ وَالصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْمَا يُوجِبُ الْقَضَاءَ

الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْمَا يُوجِبُ الْكَفَّارَةَ

الْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي النُّذُورِ

پہلی فصل: روزے کی فضیلت اور اس کے صحیح ہونے کی شرائط

دوسری فصل: بوسہ لینے، چھپنے لگوانے یا جنابت کی وجہ سے (روزے میں) کوئی حرج نہیں ہوتا، سفر

کے دوران روزہ رکھنا

تیسری فصل: کون سی چیز قضا کو لازم کرتی ہے؟

چوتھی فصل: کون سی چیز کفارے کو لازم کرتی ہے؟

پانچویں فصل: نذر ماننے کا بیان

الفصل الأول فی فضل الصوم وشرائط صحته

پہلی فصل: روزے کی فضیلت اور اس کے صحیح ہونے کی شرائط

(834) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ

أَبِي صَالِحِ الزِّيَّاتِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَهُوَ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء - ابو صالح زیات کے حوالے سے

یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے بہت

ہے، صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے، وہ میرے لیے ہے اور میں

اُس کی جزا دوں گا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - احمد بن محمد بن زکریا بن طلحہ بن عبید اللہ - ابواسامہ کے حوالے سے

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(835) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ

أَبِي النَّجْوَدِ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَذَلِكَ أَنَّ الشَّمْسَ تَصْبَحُ صَبِيحَةَ ذَلِكَ الْيَوْمِ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ كَأَنَّهَا طُسْتُ تَرْقُرُقُ

امام ابو حنیفہ نے - عاصم بن ابونجود - زر بن حبیش کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”شب قدر ستائیسویں رات ہوتی ہے وہ یوں کہ اس

(شب قدر) سے اگلی صبح جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس میں

شعاع (یعنی دھوپ میں تیزی) نہیں ہوتی، اور وہ ایک حال کی

مانند ہوتا ہے جو چمک رہا ہو۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

(836) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ

امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک بن عمیر - قزعة کے حوالے

سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت

(835) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (921) - وابن حبان (3689) - وابن خزيمة (2191) - والحصص

(375) - ومسلم 828/2 (220) فی الصیام: باب فضل لیلۃ القدر - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 312/4 - والبغوی فی ”شرح

السنة“ (1828)

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ان دونوں میں روزہ نہ رکھا جائے“ (عید) الفطر کا دن

مَنْ رَوَيْت: لَا يُصَامُ هَذَانِ الْيَوْمَانِ يَوْمُ الْفِطْرِ وَيَوْمُ الْأُضْحَى

اور (عید) الاضحیٰ کا دن۔

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ محمد بن ابراہیم بن احمد (اور) زیدان بن محمد ان دونوں نے۔ ابو عبد اللہ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروزمی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(837) - سنده روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنِ الْهَيْثَمِ

امام ابو حنیفہ نے۔ یثیم صیرفی۔ موسیٰ بن طلحہ۔ ابن حوئی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صَهْرَفِي عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ ابْنِ الْحَوَاتِكِيَّةِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

”نبی اکرم ﷺ کے پاس (بھٹنا ہوا) خرگوش لایا گیا، تو آپ ﷺ نے تمام حاضرین کو اسے کھانے کا حکم دیا، جو شخص اس کو لے کر آیا تھا لوگوں نے اس سے کہا: کیا وجہ ہے کہ تم اسے نہیں کھا رہے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے، لوگوں نے دریافت کیا: تم نے کون سا روزہ رکھا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا: نفلی، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ (نفلی روزہ) تم نے ایام بیض میں کیوں نہیں رکھا؟“

مَنْ رَوَيْت: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِرْبَا فَاَمَرَ مَنْ كَانَ حَاضِرًا بِأَكْلِهَا فَقَالُوا لَيْدِي جَاءَ بِهَا مَا بَالُكَ لَا تَأْكُلُ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالُوا فَمَا صَوْمُكَ قَالَ تَطَوُّعٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَعَلْتَهُ صَوْمَكَ الْبَيْضَ

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ علی بن محمد بن عبید (اور) احمد بن محمد بن سعید ان دونوں نے۔ احمد بن محمد بن حنفیہ۔ احمد بن حفص بن عبد اللہ۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(836) اخرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (219)

☆☆ وفي الباب عند ابن حبان (3601) - وابن أبي شيبة 21/4 - وابن ماجه (1719):

عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: أيام منى أيام أكل وشرب

(837) ☆☆ اخرج ابن حبان (3650) - واحمد 336/2 - والنسائي 222/4 - وعبد الرزاق (7874) - والحميدي (136) - وابن

حريمة (2127) - عن أبي هريرة..... نحوه

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - احمد بن محمد بن عبیدہ نیشاپوری - احمد بن حنبل بن عبد اللہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(838) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک بن عمیر - قزعة کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ التَّشْرِيقِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کے تین دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن محمد بن حسن - محمد بن عبد الرحمن - محمد بن مغیرہ - حکم - زفر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(839) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التِّمِّيِّ الْقُرَشِيِّ عَنْ ابْنِ الْحَوَاتِكِيِّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ تیمی قرشی - ابن الحواتکیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَهْدَى أَغْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِرْنَبًا مَشْوِيًّا فَأَمَرَنَا بِأَكْلِهَا وَاعْتَزَلَ رَجُلٌ فَلَمْ يَأْكُلْ فَقَالَ لَهُ لِمَ لَا تَأْكُلُ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ صَوْمٌ مَاذَا قَالَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَعَلْتَهُنَّ الْبَيْضَ

”ایک دیہاتی نے بھنا ہوا خرگوش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسے کھانے کی ہدایت کی وہ (دیہاتی) شخص خود ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا، اس نے نہیں کھایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: تم کیوں نہیں کھاتے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون سا روزہ؟ اس نے جواب دیا: ہر مہینے میں تین دن روزہ (رکھنے کے معمول میں سے ایک روزہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے یہ (نہی روزے) ایام بیض میں کیوں نہیں رکھے؟“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن علی بن محمد بن عبید - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(838) قد تقدم فی (836)

(839) أخرجه عبد الرزاق (7847) فی الصیام: باب صیام ثلاثة ایام - والحمیدی 75/1

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - احمد بن یحییٰ صوفی - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(حافظ صاحب کہتے ہیں:) حمزہ بن حبیب نے اس کو امام ابوحنیفہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

یہ امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - موسیٰ بن کثیر ابوصباح سے بھی روایت کی گئی ہے اور یہ وہم ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن ابراہیم - احمد بن حنبل (اور) زیدان بن محمد ان دونوں نے - محمد بن

شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ - موسیٰ بن طلحہ - ابن حوکیلہ سے روایت کی ہے:

(عن) عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انه سئل عن لحم الارنب فقال لولا اني اتخوف ان ازيد شيئا او

انقص منه لحدثتكم ولكن ارسل الى بعض من شهد الحديث فارسل الي عمار بن ياسر

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے خرگوش کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا

کہ میں اس میں کوئی کمی یا بیشی کر دوں گا تو میں تمہیں یہ حدیث بیان کرتا لیکن میں اس شخص کو بلواتا ہوں جو اس موقع پر موجود تھا تو انہوں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔

حافظ ابن مظفر کہتے ہیں: یہ روایت ابن ابولیلیٰ، ثوری اور سفیان بن عیینہ نے بھی نقل کی ہے پھر انہوں نے اپنی مسند میں اس

کے طرق ذکر کیے ہیں۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - انہوں نے اپنے

والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے

(840) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

بْنِ عَمِيرٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ الْيَوْمِ الَّذِي يَشْكُ فِيهِ أَنَّهُ مِنْ

رَمَضَانَ

ہے؟“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن حسن بن علی بن احمد بن عبد الرحمن - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - زفر

رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(841) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَجَّاجِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - حجاج بن ارطاة، ابوارطاة کوئی - عطاء

أَرْطَاةِ أَبِي أَرْطَاةِ الْكُوفِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا ہے:

”رمضان میں عمرہ کرنا حج کرنے کے برابر ہے۔“

——***

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن علی فارسی - ابو حسین محمد بن مظفر حافظ - ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی - محمد بن خزیمہ - محمد بن عمرو - اسد بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

(842) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ
مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ الْحُمَيْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر - انہوں نے اپنے والد - حمید بن عبد الرحمن حمیری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”آپ ﷺ نے عاشورہ کے دن اپنے ایک صحابی سے فرمایا: تم اپنی قوم (کے افراد) سے کہو کہ وہ آج کے دن رخصت رکھیں، ان صاحب نے عرض کی: وہ لوگ تو کچھ کھاپی چکے ہیں سچے اکرم ﷺ نے فرمایا: اگرچہ وہ کچھ کھاپی چکے ہوں (پھر بھی بقیہ دن روزہ رکھیں)۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابن ابی حاتم - علی بن حکیم - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ - ابراہیم بن سعدہ بخاری - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن محمد - عبد اللہ بن محمد بن سعید بن سوید - انہوں نے اپنے سے سعید بن سوید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

غیر انه عين الرجل الذي امره رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال انه قال لابي ايوب

(841) اخبره ابن حبان (3700) - واحمد 229/1 - والبخاري (1782) في العمرة: باب عمرة في رمضان - ومسلم 1156

الحج: باب فضل العمرة في رمضان - وابن ماجه (2993) في المناسك: باب العمرة في رمضان - والطبراني في ”الكبير“ (299)

(842) اخبره الحصكفي في ”مسند الامام“ (204)

الانصاری مر قومك فليصوموا..... الحديث

”تاہم انہوں نے اس صحابی جس کو نبی اکرم ﷺ نے یہ ہدایت کی تھی، کا نام ذکر کرتے ہوئے یہ نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا: تم اپنی قوم سے یہ کہو کہ وہ روزہ رکھیں! (اس کے بعد پوری حدیث ہے۔)“

(843) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ الْمُهَاجِرِ بْنِ عِكْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - شیبان - یحییٰ بن ابوکثیر - مہاجر بن عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الصَّغِيرِ وَصَوْمِ الْوَصَالِ

”نبی اکرم ﷺ نے چُپ کے روزے اور صوم وصال سے منع کیا ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - علی بن حسن بن عبدہ بخاری - یوسف بن عیسیٰ - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبید اللہ بن محمد بن علی بلخی - محمد بن حرب مروزی - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اسرائیل بن سمیع بخاری - حامد بن آدم - فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(844) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

”نبی اکرم ﷺ (روزے رکھنے کے حوالے سے) شعبان کو رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے۔“

——***

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ المعروف بہ غنجا رکی ”تاریخ بخارا“ کے حوالے سے - خلف بن محمد - علی بن براہیم - علی بن مسلم - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(843) اخروجه ابن ابی شیبہ 82/3 فی الصیام: باب ما قالوا فی الوصال فی الصیام - واحمد 253/2 - ومسلم 775/2 - وابن خزيمة 2072 - والبخاری (1965) - والنسائی (3264)

(844) ☆☆ اخرج ابو یعلیٰ (4633) - والحمیدی (173) - واحمد 39/6 - ومسلم (1156) فی الصیام: باب صیام النبی ﷺ فی غیر رمضان:

عن ابی سلمة قال سألت عائشة عن صیام رسول الله ﷺ فقالت: كان یصوم حتی نقول: قد صام، ویفطر حتی نقول: قد فطر، ولم اره صام من شهر قط اکثر من صیامه من شعبان، كان یصوم شعبان كله، كان یصوم شعبان الا قليلاً

(845) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
مَتَنُ رَوَايَتٍ: تَذَاكُرُنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقُلْنَا تَحْفَظُونَ
لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا كُنَّا بِقَاعٍ كَذَا وَكَذَا لَيْلَةَ كَمَا
الْقَمَرُ كَأَنَّهُ فَلَقَةُ الصَّحِيفَةِ وَأَنَّهَا كَانَتْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ
قَالَ فَطَلَبْنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهَا

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود
بیان کرتے ہیں:

”ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں شب قدر
کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے تو (نبی اکرم ﷺ
نے) فرمایا: تمہیں فلاں رات یاد ہے جب ہم لوگ فلاں مقام پر
تھے اس رات میں چاند کسی کھلے ہوئے صحیفے کی مانند تھا وہ رات
شب قدر تھی۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) ہم نے اس رات کو
تلاش کرنے (یعنی اس کا تعین کرنے) کی کوشش کی تو ہم اس
میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

——***

(846) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي بَكْرِ
عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي
بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد - انہوں نے
اپنے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہابی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام ابو حنیفہ نے - ابوبکر عاصم بن ابونجود - زید بن حبیش کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کسی استثناء کے بغیر
اٹھایا کہ شب قدر ستائیسویں رات ہوتی ہے اور اس کی تکلیف
ہے کہ اس سے اگلی صبح جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس میں
اور شعاع (یعنی اس کی دھوپ میں تیز چمک) نہیں ہوتی ہے
وہ چمکنے والے تھال کی مانند ہوتا ہے۔“

مَتَنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ حَلَفَ لَا يَسْتَشْنِي أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ
لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَآيَةُ ذَلِكَ طُلُوعُ الشَّمْسِ
صَبِيحَتِهَا بِغَيْرِ نُورٍ وَلَا شُعَاعٍ كَأَنَّهَا طُسْتُ تَرْقُرُقِ

——***

(845) ☆☆ وقد اخرج البزار (1028)

عن عبد الله بن مسعود قال: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ليلة القدر فقال: كنت اعلمتها ثم انفلتت مني فاطلبوها في
بيقين او ثلاث بيقين

(846) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (921) - وابن حبان (3690) - ومسلم (762) فی صلاة المسافر
الترغيب فی قيام رمضان - وابن خزيمة (2191) - والحميدى (375) - والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 312/4 - وغيرهم
(7700) - وقد تقدم

طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عبد اللہ محمد بن محمد۔ عبد اللہ بن حمدویہ بغلانی۔ محمود بن آدم۔ فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خرونی۔ ان کے ماموں ابو علی باقلانی۔ ابو عبد اللہ بن دوست علاف۔ قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

847- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُنْذِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَجُؤَيْسِ بْنِ سَعِيدِ الْكُوفِيِّ عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنِ النَّزَالِ بْنِ سَبْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

امام ابو حنیفہ نے۔ منذر بن عبد اللہ (اور) جوہر بن سعید کوئی۔ ضحاک بن مزاحم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”صوم وصال کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور رات تک چپ رہنے کے روزے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔“

سن روایت: لَا وَصَالَ فِي صَوْمٍ وَلَا صُمْتُ يَوْمَ لَيْلٍ

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ عبید اللہ بن محمد بن محمد بن نوح۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ عبد العزیز بن خالد بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

848- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ عِكْرَمَةَ عَنِ يَزِيدَ بْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ شیبان۔ یحییٰ بن ابی کثیر۔ المهاجر بن عکرمہ۔ یزید بن ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع کیا ہے۔“

سن روایت: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْوَصَالِ

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ محمد بن علی بن ابراہیم مروزی۔ محمود بن آدم۔ فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(حافظ صاحب کہتے ہیں:) فضل بن موسیٰ نے یہ روایت امام ابو حنیفہ کے حوالے سے۔ عدی بن ثابت۔ ابو حازم۔ ابو شعباء کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

849- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی کے

(847) أخرجه ابن أبي شيبة 3/83 في الصيام: باب ما قالوا في الوصال في الصيام من نهى عنه

(848) قد تقدم في (843)

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ

مُعْتَكِفٌ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيْهَا مِنَ الْمَسْجِدِ

حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

”وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر دھو دیا کرتی تھیں، حالانکہ وہ حائضہ کی حالت میں ہوتی تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں حائضہ ہوتے پتھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں سے اپنا سر اُن کی طرف (مسجد کے حجرہ میں) نکال دیتے تھے۔“

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن

شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: علی بن اقرم بیان کرتے ہیں

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (دن کے وقت) مسلسل روزہ رکھتے تھے

اور رات عبادت میں گزار دیتے تھے یہاں تک کہ سحری سے پہلے

پہلے آپ دودھ کے پاس تشریف لاتے تھے جو آپ پیچھتے

لیے رکھا گیا ہوتا تھا (اور اسے نوش فرما لیتے تھے) ایک رات

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو شدید بھوک لگی تو انہوں نے

دودھ پی لیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو لینے کے لیے تشریف لائے

وہ آپ کو نہیں ملا، آپ نے اپنی ازواج اور کئی اصحاب کی طرف

پیغام بھیجا، لیکن آپ کو (کھانے یا پینے کے لیے) کچھ نہیں ملا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: جو مجھے کچھ کھلائے گا

تعالیٰ اسے کھلائے گا (راوی کہتے ہیں:) انہوں نے ایک بکری

بکری دیکھی تو اس کا دودھ دودھ لیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا

نوش فرمایا۔“

——***

(850) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ

الْأَقْمَرِ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ يَظِلُّ صَائِمًا وَيَبِيتُ طَائِيًّا فَإِذَا كَانَ فِي وَجْهِ

السَّحَرِ انْصَرَفَ إِلَى شُرْبَةِ مِنَ اللَّبَنِ لَهُ فَشَرِبَهَا

لَيْلَةَ أَبُو ذَرٍّ لَجُودٍ لِحَقِّهِ وَطَلَبَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجِدْهَا فَذَهَبَ فَأَرْسَلَ إِلَى

أَزْوَاجِهِ وَأَكْثَرَ أَصْحَابِهِ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ مَنْ

يُطْعِمُنِي أَطْعِمَهُ اللَّهُ ثَلَاثًا فَنَظَرَ إِلَى عَنَزٍ حَافِلٍ

فَحَلَبَ وَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(849) أخرجه أحمد 45/6 - وابن أبي شيبة 340/2 - وإسحاق بن راهويه (916) - ومسلم (298) - وأبو داود (261) -

في "المجتبى" 146/1 - وفي "الكبرى" (266) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 186/1 - وأبو عوانة 313/1

(850) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (295) في الصوم: باب فضل الصوم

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن قدام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے
(851) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ:

مَنْ رَوَايَت: صَوْمُ عَاشُورَاءَ يَعْدِلُ صِيَامَ سَنَةٍ
وَصَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ بِصَوْمِ سَنَتَيْنِ سَنَةً قَبْلَهَا وَسَنَةً
بَعْدَهَا
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: سعید بن جبیر فرماتے ہیں:

”عاشورہ کے دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر
ہوتا ہے اور عرفہ کے دن کا روزہ دو سال کے روزوں کے برابر
ہوتا ہے ایک سال اُس سے پہلے والا اور ایک سال اُس کے بعد
والا“۔

.....

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔
(852) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ
مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ ابْنِ الْحَوْتِكِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ
لَحْطَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَنْ رَوَايَت: أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ بِإِرْنَبٍ فَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَأَكَلُوا وَقَالَ لِلَّذِي
جَاءَ بِهَا مَالِكٌ لَا تَأْكُلْ مِنْهَا قَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ وَمَا
عَزَمَكَ قَالَ تَطَوُّعٌ قَالَ فَهَلَّا الْبَيْضُ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک (بھنے ہوئے) خرگوش کو
لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا تو انہوں نے اس کو
کھانا شروع کیا جو شخص اسے لے کر آیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ تم اس کو نہیں کھا رہے ہو؟ اس نے
عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت
کیا: کون سا روزہ؟ اس نے عرض کی: نفلی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: (تم نے نفلی روزہ) ایام بیض میں کیوں نہیں رکھا؟“

(851) إخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (294) في الصوم: باب فضل الصوم.

قلت: وأما صوم عاشوراء - فأخرجه مسلم (1162) في الصيام: باب استحباب الصيام الثلاثة أيام في حديث طويل
عن ابن ماجة (1738) عن أبي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: صيام يوم عاشوراء انى احتسب على الله ان يكفر السنة
سبيله وأما صوم يوم عرفة فأخرج الترمذى (749) في الصيام: باب ما جاء في فضل صوم يوم عرفة - وابن ماجة (1730) في
صيام: باب صيام يوم عرفة من حديث أبي قتادة عن النبي صلى الله عليه وسلم في حديث طويل قال فيه: وسئل النبي
صلى الله عليه وسلم عن صوم يوم عرفة قال: يكفر السنة الماضية والباقية

(852) قد تقدم في (837)

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن شرقی نیشاپوری - احمد بن جعفر بن عبد اللہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
ابو عبد اللہ ابن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مقفر - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - احمد بن عبیدہ نیشاپوری - احمد بن جعفر بن عبد اللہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(853) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَكْلِ الْإِرْنَبِ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ إِلَّا مَخَافَةٌ أَنْ أَزِيدَ أَوْ أَنْقُصَ وَلَكِنْ سَأَتِيكُمْ بِرَجُلٍ شَهِدَ ذَلِكَ الْمَجْلِسِ فَبَعَثَ إِلَى عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ حَدِّثْهُمْ بِمَا شَهِدْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَهْدَى أَغْرَابِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثُ إِلَى آخِرِهِ

امام ابو حنیفہ نے - موسیٰ بن طلحہ - ابن حوٹکیہ کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے
”ایک مرتبہ اُن سے خرگوش کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں صرف اس اندیشے کے تحت تمہیں اس حوالے سے حدیث بیان نہیں کروں گا کہ کبھی میں اس میں کوئی کمی یا اضافہ نہ کر دوں، لیکن میں اُس شخص تمہارے پاس بلوادیاتوں جو اُس موقع پر موجود تھے پھر انہوں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور فرمایا: تم ان کے سامنے وہ حدیث بیان کرو جس موقع پر تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے بتایا: ایک دیر پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر.....“ اس کے بعد آخر تک حدیث ہے۔

ابن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر - ابو علی حسیب قاسم کاتب - محمد بن موسیٰ دولابی - عباد بن صہیب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے

(854) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَارِمٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَوْمِ الْوَصَالِ وَصَوْمِ الصَّمْتِ

امام ابو حنیفہ نے - عدی بن ثابت - ابو حازم - ابو حنیفہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کرتے ہیں:
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال اور چپ کے صوم سے منع کیا ہے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد الصمد بن فضل - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد اسدی - ابراہیم بن عبد اللہ - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - ہلال بن یحییٰ بھری - یوسف بن خالد سستی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن علی - محمد بن عبد اللہ بن حکم - عبد اللہ بن یزید مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح - محمد بن ابراہیم بن مسلم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت بدر بن یثیم بن خلف حضرمی - ابو کریب محمد بن علاء - محمد بن بشر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - بشر بن ولید - امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق بن عثمان بخاری - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صفانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

اور انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرس سلمی - جارد بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت حسن بن تدون فرغانی - یحییٰ بن موسیٰ - ابوسعید صفانی کے حوالے سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد - ابن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت حمزہ بن حبیب کی تحریر میں پڑھی ہے امام ابو حنیفہ سے منقول ہے

اور انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن ابراہیم جو ابن احوص کے نام سے معروف ہیں - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے انہوں نے یہ روایت - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن بن فرات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن احمد بن حمید بن ابراہیم بن شماس سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے انہوں نے یہ روایت - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - محمد بن مخلد - عبد اللہ بن محمد بن سودہ - (اور) صالح بن محمد - ابراہیم بن محمد بلخی - (اور) احمد بن محمد - اسماعیل بن ابوالکثیر ان سب نے - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے محمد بن حنیفہ بن ماہان نے یہ روایت - بن جبہ - سعید بن صلت کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(حافظ صاحب کہتے ہیں: یہ روایت حسن بن زیاد (اور) ابویوسف (اور) حمزہ زیات (اور) محمد بن حسن (اور) اسماعیل بن (اور) سعید بن صلت (اور) عبید اللہ بن موسیٰ رحمہم اللہ تعالیٰ لینے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو علی حسین بن قاسم بن جعفر - محمد بن موسیٰ دولابی - عباد بن صبیح کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

ابن مظفر کہتے ہیں: حسن بن زیاد نے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے اس کی سند میں ابو حازم کا ذکر نہیں کیا جیسا کہ ابن محمد نے - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ یہ - عدی بن ثابت کے حوالے سے ابو شعثاء سے منقول ہے -

حافظ ابن مظفر نے یہ روایت - ابو علی محمد بن ابوسعید حرانی - ابوفروہ یزید بن محمد بن یزید بن سنان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت قاسم بن عیسیٰ عطار سے دمشق میں - عبد الرحمن بن عبد الصمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ - عدی بن ثابت - ابو حازم - ابو شعثاء سے روایت کی ہے -

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت - ابو غنائم محمد بن علی بن حسن بن ابوعثمان - ابو حسین محمد بن احمد بن ابوبہل احمد بن محمد بن زیاد قطان - اسماعیل - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ ابن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

ساتھ نقل کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم علی بن حسن تنوخی سے اجازت کے طور پر۔ حسن علی بن محمد بن سعید رزاز کے حوالے سے، امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔۔

محمد بن حنیفہ بن ماہان نے یہ روایت۔ حسن بن جبلة۔ سعید بن صلت کے حوالے سے، امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابواسحاق جبار سے مصر میں ان کے سامنے یہ روایت پڑھ کر۔ ابومحمد عبد الرحمن بن عمر نحاس۔ ابوسعید بن عربی۔ اسماعیل نسوی۔ مکی بن ابراہیم کے حوالے سے، امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے امام حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

الفصل الثانی فیما لا بأس بہ من القبلة والحجامة والجناية والصوم فی السفر
دوسری فصل: بوسہ لینے، چھپنے لگوانے یا جنابت کی وجہ سے (روزے میں) کوئی حرج نہیں ہوتا، سفر کے دوران روزہ رکھنا

(855)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ
عِيسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يُتِمُّ صَوْمَهُ
امام ابوحنیفہ نے۔ عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”(بعض اوقات) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح (صادق) کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے جو احتلام کی وجہ سے نہیں ہوتی تھی (بلکہ وظیفہ زوجیت ادا کرنے کی وجہ سے ہوتی تھی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا روزہ مکمل کرتے تھے۔“

ابومحمد بخاری نے یہ روایت۔ صالح بن منصور بن نصر صفانی۔ انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے۔ ابومقاتل حفص بن سالم کے حوالے سے، امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت محمد بن نصر بن سلیمان ہروی۔ احمد بن مصعب۔ فضل بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(856)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
حَبَّاجٍ الْبَجَلِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَوَادٍ
امام ابوحنیفہ نے۔ ابراہیم بن مہاجر بجلی کوفی کے حوالے سے۔ بنو سواد سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: خَرَجْتُ أُرِيدُ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالْقَادِسِيَّةِ وَذَلِكَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَإِذَا أَنَا بِرُفْقَةٍ فِيهَا حَذِيفَةُ وَرُفْقَةُ أُخْبِرُنِي فِيهَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ يُرِيدَانِ مَكَّةَ قَالَ فَصَحِبْتُ حَذِيفَةَ فَلَمْ يَزَلْ هُوَ وَأَصْحَابُهُ صِيَامًا وَلَمْ يَزَلْ أَبُو مُوسَى وَأَصْحَابُهُ صِيَامًا وَلَمْ يَزَلْ حَذِيفَةُ يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الشُّحُورَ وَكَانَ أَبُو مُوسَى يُؤَخِّرُ الْفِطْرَ وَيُعَجِّلُ الشُّحُورَ

”میں مکہ جانے کے ارادے سے روانہ ہوا یہاں تک کہ قادیسیہ پہنچ گیا یہ رمضان کے مہینے کی بات ہے وہاں مجھے (اکٹھے سفر کرنے والے) لوگ ملے جن میں حضرت حذیفہؓ بھی تھے ان کے علاوہ اور کچھ لوگ بھی ملے جن میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بھی تھے یہ دونوں بھی مکہ جا رہے تھے کہتے ہیں: میں حضرت حذیفہؓ کے ساتھ ہوا تو حضرت حذیفہؓ اور ان کے ساتھیوں نے (سفر کے دوران) مسلسل روزہ رکھا اور حضرت ابو موسیٰؓ اور ان کے ساتھیوں نے مسلسل روزہ رکھا حضرت حذیفہؓ ہمیشہ (وقت ہو جانے پر) جلدی (یعنی ابتدائی وقت میں ہی) افطار کر لیتے اور سحری سے (یعنی آخری وقت میں) کرتے جبکہ حضرت ابو موسیٰؓ افطار تاخیر سے کرتے اور سحری جلدی کر لیتے تھے۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار ثم قال محمد وبقول حذيفة ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: حضرت حذیفہؓ کے قول سے اختیار کرتے ہیں۔

حافظ ابن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن۔ عبد الرحمن بن عمر بن محمد۔ ابراہیم۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہؒ سے روایت کی ہے۔

(857)۔۔۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

روایت نقل کی ہے: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہؓ

(856) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (285) فی الصیام: باب الصوم فی السفر والفتور.

☆☆ و اخرج مسلم 771/2 فی الصیام: باب فضل السحور۔۔۔ وتعیجل الفطر۔ و ابو داود 315/2 فی الصیام

یستحب من تعجل الفطر

قلنا: یا ام المؤمنین رجلا من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ‘ احدهما یعجل الافطار ویعجل الصلاة والاخر

الافطار ویؤخر الصلاة قالت: ایہما الذی یعجل الافطار ویعجل الصلاة قلنا: عبد اللہ بن مسعود قال: كذلك کان یصح صلی اللہ علیہ وسلم

(857) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 104/2۔ وابن حبان (3487)۔ وابن ابی شیبہ 81/3۔ والترمذی

الصوم: باب ما جاء فی الجنب یدرکہ الفجر وهو یرید الصوم۔ واحمد 289/6۔ والبخاری (1926) فی الصیام

وَسَلَّمَ قَالَتْ:

متن روایت: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى الْفَجْرِ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مِنْ جَمَاعٍ
غَيْرِ احْتِلَامٍ وَيُصَلِّي صَائِمًا

”(بعض اوقات) نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز ادا کرنے
کے لیے تشریف لے جاتے تو (غسل کرنے کی وجہ سے) آپ
کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوتے (یہ غسل) وظیفہ
زوجیت ادا کرنے کی وجہ سے لازم ہوا ہوتا تھا احتلام کی وجہ سے
نہیں، آپ نماز ادا کرتے اور آپ ﷺ نے روزہ بھی رکھا
ہوتا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید بصری بخاری - علی بن منصور جرجانی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

858) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ فُرَاتِ بْنِ
سِي فُرَاتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيِّ عَنْ قَيْسِ
مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ:

متن روایت: أَنَّهَا اخْتَجَمَتْ وَهِيَ صَائِمَةٌ
”انہوں (یعنی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے روزے کے
دوران کچھنے لگوائے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوعباس بن عقدہ - ابوبلال قاسم بن محمد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبید - احمد بن محمد - احمد بن حفص - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

859) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ
تَيْسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
”نبی اکرم ﷺ نے روزے کی حالت میں کچھنے لگوائے

(858) أخرجه ابن أبي شيبة 310/2 (9335) في الصيام: من رخص للصائم أن يحتجم - وعبد الرزاق (7542)

(859) أخرجه ابن أبي شيبة 53/3 في الصيام: باب من رخص للصائم أن يحتجم - والترمذي في "العلل الكبير" 366/1 - وابن أبي

عصم في "الآحاد والمثاني" (2750) - وأبو يعلى (4210) - والطبرانی في "الكبير" (954) - وابن أبي حاتم في "العلل" (761)

وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ

تھے۔

——***

بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم رازی - محمد بن عمر بن عرعرہ بن برند - امام محمد بن حسن واسطی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن عبد الرحمن بن عقدہ بصری اور علی بن عبد الرحمن بن مغیرہ بصری ان دونوں نے - سعید بن ابومریم - یحییٰ بن ایوب - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - ابن شہاب زہری سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احتجم وهو صائم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں کچھنے لگوائے تھے۔

راوی نے اس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا ہے۔

(860) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي

عِيَّاشٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتَنُ رِوَايَةٍ: سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ عَنِ الْحَجَامَةِ فَقَالَ إِذَا هَاجَ الدَّمُ بِأَحَدِكُمْ

فَلْيَحْتَجِمْ فَإِنَّهُ رُبَّمَا تَبِيعَ بِصَاحِبِهِ فَيَقْتُلُهُ

امام ابوحنیفہ نے - ابان بن ابو عیاش کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھنے لگوانے کے بارے میں

دریافت کیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی شخص کا خون

جوش مارے، تو اس کو کچھنے لگوالینے چاہیے، کیونکہ یہ (یعنی قتل)

دم، بعض اوقات) اتنا بگڑ جاتا ہے کہ آدمی کی موت کا باعث

جاتا ہے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن علی بن اسماعیل - عمر بن علی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید احمد بن عبد الجبار - قاضی ابوقاسم علی بن ابوعلی - ابوقاسم بن محمد -

ابوعباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ - احمد بن علی بن اسماعیل - محمد بن علی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(861) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي

الْعَطُوفِ مِنْهَالِ بْنِ الْجَرَّاحِ الشَّامِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ:

امام ابوحنیفہ نے - ابوعطوف منہال بن جراح شامی -

(ابن شہاب) زہری - سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے:

(860) اخرجہ الحسکفی فی ”مسند الامام“ (208) - والدارقطنی (2238) فی الصیام: باب القبلة للصائم -

(1011) - والطبرانی فی ”الاوسط“ (7886) - وابو یعلیٰ (4225) - وابن ابی شیبہ 308/2 (9319) من رخص للصائم

یحتجم - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 268/4

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ (و) زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُمَا
 إِحْتَجَمَا وَهُمَا صَائِمَانِ
 ”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے روزے کی حالت میں کچھنے لگوائے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن مخلد بن عطار - محمد بن جارود - ابن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(862) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
 ”مَنْ رَوَايَت: إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بَلِيلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ يُؤْذِنُ وَقَدْ حَلَّتِ الصَّلَاةُ“
 امام ابوحنیفہ نے - عبد اللہ بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
 ”بلال رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے کچھ پہلے ہی) اذان دیدیتا ہے تو تم (سحری کرتے ہوئے) اس وقت تک کھاپی لو جب تک ابن ام مکتوم اذان نہیں دیتا، کیونکہ وہ اس وقت اذان دیتا ہے جب نماز حلال ہو جاتی ہے (یعنی اس کا وقت شروع ہو جاتا ہے)۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو سعید بخری سے ان کی تحریر کے حوالے سے - احمد بن حسن کرخی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(863) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زَيَْادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:
 ”مَنْ رَوَايَت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ“
 امام ابوحنیفہ نے - زیاد بن علاقہ - عمرو بن میمون کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:
 ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں (اپنی اہلیہ محترمہ) کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔“

(861) ☆☆قلت: وقد اخرج عبد الرزاق (7540) عن الزهري:

ان سعد بن ابی وقاص وعائشة رضي الله عنهما كانا لا يراان به به بأساً وكانا يحتجمان وهما صائمان واخرج مالك موصولاً في الصيام: باب ما جاء في حجمة الصائم (31) عن ابن شهاب عن سعد بن ابی وقاص وعبد الله بن عمر كانا يحتجمان وهما صائمان (862) اخرج الطحاوي في ”شرح معاني الآثار“ 1/137 - وابن حبان (3469) - والبخاري (617) في الاذان: باب اذان الأعمى اذا كان له من يخبره - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 1/380 - والبعقوي في ”شرح السنة“ (433) - والشافعي في ”المسند“ 2/275 (863) اخرج محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (288) - والطحاوي في ”شرح معاني الآثار“ 2/93 في الصيام: باب القبلة للصائم - ومسلم 2/778 في الصيام: باب بيان ان القبلة في الصوم ليست محرمة - وابن ماجه 1/537 في الصيام: باب القبلة للصائم

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن عثمان بن اسحاق سمسار - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احید بن حرز بن مسیب لؤلؤی بلخی - یحییٰ بن اکثم - وہب بن جریر بن حازم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم - خلف بن ہشام - ابو شہاب حناط کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت اسماعیل بن حماد کی تحریر میں پڑھی ہے -
انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت اسماعیل بن حماد کی تحریر میں پڑھی ہے -
انہوں نے قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو احمد بن یاسین - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن محسن مروزی - فضل بن عبد الجبار - یحییٰ بن نصر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت قبیصہ بن فضل بن عبد الرحمن طبری - اسحاق بن ابراہیم - سعید بن صلت کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - محمد بن اشکاب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - سعید بن مسعود - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - احمد بن زہیر - عبد اللہ بن یزید مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح (بن) احمد - محمد بن اشکاب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - حسن بن علی عامری - حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبید - ابراہیم بن علی - انہوں نے اپنے دادا اسحاق بن ابراہیم بن علی - سعید بن صلت کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن علی - ابو حسن احمد بن محمد بن موسیٰ اہوازی - حافظ ابو عباس احمد بن محمد بن عتقہ - حسین بن عبد الرحمن ازدی - عبد العزیز بن محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابو نصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن علی فارسی - حافظ ابو حسین محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے

(864) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي السَّوَارِ - قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ الصَّوَابُ عَنْ أَبِي السَّوْدَاءِ - عَنْ أَبِي حَاضِرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

امام ابوحنیفہ نے - ابوسوار (ابو محمد بخاری کہتے ہیں: درست لفظ ”ابوسوداء“ ہے) - ابو حاضر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”قاحہ“ میں پچھنے لگوائے تھے”

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَجَمَ بِالْقَاحَةِ وَهُوَ صَائِمٌ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت روزہ رکھے ہوئے تھے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - اسماعیل بن بشر بن سامان خوارزمی - حماد بن قیس - محمد بن فضل ابن عطیہ جو بخارا میں رہائش پذیر رہے اور ان کا انتقال بھی وہیں ہوا ان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر خوارزمی - محمد بن معاذ - ابو مطیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت فقیہ ابواسامہ زید بن یحییٰ - محمد بن مقاتل - ابو مطیع (اور) صباح بن محارب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احید بن حرز بن مسیب لؤلؤی - محمد بن شنی عنزی - ابو عاصم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ بن علی بلخی - احمد بن یزید بلخی - ابو عاصم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(864) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (207) - وابن حبان (3951) - وابو يعلى (2390) - ومسلم (1202) في الحج: باب حواز الحجامة للمحرم - والشافعي في "المسند" 319/1 - واحمد 221/1 - والحميدي (500) - والبخاري (1853) في جزاء صيد: باب الحجامة للمحرم - وابو داود (1835) في المناسك: باب المحرم يحتجم

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام - احمد بن حفص - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - عمار بن خالد تمار - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن احمد ہمدانی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میں نے اسماعیل بن حماد کی تحریر
 میں پڑھی ہے۔ انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سہل بن ماہان ترمذی اور احمد بن محمد بن سعید ان دونوں نے - حسن بن حاجب - عبد اللہ بن
 احمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صغانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابو مقاتل - نصر بن عبد الملک کے
 حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی (اور) عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح ان دونوں نے - عیسیٰ بن احمد - مقری کے
 حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد الرحیم بن عبد اللہ بن اسحاق سمنانی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - حسن بن حسن بن علیہ کے حوالے سے
 امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - اسحاق بن عبد اللہ بن بزاز - ہوزہ بن خلیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
 سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - ابراہیم بن عبد اللہ بن ابوشیبہ اور احمد بن زیاد بزاز - ہوزہ بن خلیفہ کے حوالے سے
 امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی فقیہ - ازہر بن مروان رقاشی - حارثہ بن نبہان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے
 روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ابو حاضر نے ابوسوار کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احتجم وهو صائم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں کچھنے لگوائے تھے۔

انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا ہے۔

شیخ ابو محمد بخاری کہتے ہیں: ایک جماعت نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ کے حوالے سے ابوسوداء سے نقل کیا ہے:

(ان میں سے ایک) ابن ابی رواد ہیں - جیسا کہ صالح بن احمد بن ابو مقاتل نے - یحییٰ بن سری - عبد المجید بن عبد العزیز

ابن ابی رواد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ - ابوسوار - ابو حاضر کے حوالے سے - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) عبد اللہ بن یزید علی ہیں۔ جیسا کہ احمد بن محمد نے۔ محمد بن عبد اللہ بن صباح۔ یوسف بن یونس۔ عبد اللہ بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے یہ روایت نقل کی ہے

(ان میں سے ایک) عتاب بن محمد بن شاذب ہیں۔ جیسا کہ احمد بن محمد بن سعید ہمدانی نے۔ محمد بن عبد اللہ بن صباح۔ یوسف بن یونس۔ عتاب بن محمد بن شاذب۔ امام ابو حنیفہ۔ ابوسوار۔ ابو حاضر کے حوالے سے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احتجم وهو صائم
نبی اکرم ﷺ نے روزے کی حالت میں کچھنے لگوائے تھے۔

پھر ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: درست یہ ہے کہ (راوی کا نام) ابوسوداء ہے اور اس کی دلیل وہ روایت ہے جو فضل بن عمر بن عثمان مروزی نے۔ سعید بن سلیمان۔ عباد بن عوام۔ ابوسوداء سلمی۔ ابو حاضر کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احتجم بالقاحۃ وهو محرم
نبی اکرم ﷺ نے قاحہ کے مقام پر احرام کی حالت میں کچھنے لگوائے تھے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن احمد۔ یحییٰ بن سری۔ یحییٰ بن عبد المجید بن عبد العزیز۔ امام ابو حنیفہ۔ ابوسوداء۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں روایت کی ہے:

انه احتجم وهو صائم محرم

نبی اکرم ﷺ نے کچھنے لگوائے تھے آپ اس وقت روزہ دار اور محرم تھے۔

انہوں نے یہ روایت اسی طرح۔ ابن مخلد۔ محمد بن عبد العزیز بن ابورجاء۔ ہوزہ بن خلیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ۔ ابوسرہ۔ مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خیرون۔ ابو علی حسن بن احمد بن شاذان۔ یحییٰ بن نصر بن اشکاب۔ عبد اللہ بن طاہر قزوینی۔ امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(865) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے۔ ابراہیم بن مسلم ہجری کے حوالے سے۔ بنو سواءہ بن عامر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سَلِمَ الْهَجَرِي عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُوءَاءَ بْنِ عَامِرٍ

”میں حج کرنے کے لیے روانہ ہوا تو (راستے میں)

مَنْ رَوَيْت: خَرَجْتُ حَاجًّا فَرَأَيْتُ حَذِيفَةَ وَآبَا

مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ وَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا رُقْفَةً
فَصَحِبْتُ حَذِيفَةَ فَلَمْ نَرَ إِلَّا هُمَا وَرُقَفَاؤُهُمَا
صَائِمِينَ حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو رکھ کر
میں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ رفقاء سفر بھی تھے میں حضرت
حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہولیا تو میں نے دیکھا کہ یہ دونوں حضرت
اور ان کے رفقاء مکہ آنے تک مسلسل روزے رکھتے رہے حتیٰ
انہوں نے سفر کی وجہ سے روزے ترک نہیں کیے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - منذر بن محمد - حسن بن محمد - امام ابو یوسف (اور) اسحاق
عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت - شیخ ابو الفضل ابن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست مدنی -
قاضی عمر بن حسن اشنانی - عبید بن کثیر تمار - یحییٰ بن حسن ابن فرات - ان کے بھائی زیاد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے

قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة غير انه قال في آخره فكان
حذيفة يعجل الافطار ويؤخر السحور وكان ابو موسى الاشعري يؤخر الفطور ويعجل السحور
ثم قال محمد وبفعل حذيفة رضی اللہ عنہ ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے
انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ (وقت ہونے پر) افطار جلدی کر لیتے تھے اور سحری کوتا خیر سے (اس کے آخری وقت میں) کرتے تھے
جبکہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ (وقت ہو جانے کے باوجود) افطار تا خیر سے کرتے تھے اور سحری جلدی کر لیتے تھے۔
پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے طرز عمل کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے جس میں یہ اضافہ نہیں ہے۔

(866) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ هِشَامِ بْنِ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ:

امام ابو حنیفہ نے - ہشام بن عروہ کے حوالے سے -
کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: أَنَّ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ

”حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سہرا کے

(866) اخرج الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 69/2 - واحمد 494/3 - والطبرانی فی ”الکبیر“ (2984) - والطبرانی
(1175) - والنسائی فی ”المجتبی“ 185/4 - وفی ”الکبری“ (2602) - وابن خزيمة (2153) - وابو داود (2403) - والحدادی
”المستدرک“ 433/1 - والبيهقي فی ”السنن الکبری“ 243/4

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ
فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَافْطِرْ
دوران روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر چاہو تو نہ رکھو۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسن بن محمد بن سعید - محمود بن علی - عبد اللہ بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - محمد بن علی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ اور سفیان سے روایت کی ہے انہوں نے ہشام کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے کہ حضرت حمزہ (اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے) سوال کیا۔

سفیان نے ایک مرتبہ یہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ منقول ہے: کہ حضرت حمزہ (اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے) سوال کیا۔

(867) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ الْكُوفِيِّ عَنْ حَبِيبِ
بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:
امام ابو حنیفہ نے - اعمش ابو محمد سلیمان بن مہران کوئی - حبیب بن ابوثابت - عروہ بن زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے صبح کے وقت روزہ رکھا ہوتا پھر آپ ﷺ نماز کے لیے وضو کرتے پھر آپ کی اہلیہ سامنے آتیں تو آپ ﷺ ان کا بوسہ لے لیتے تھے اور پھر (از سر نو وضو کے بغیر) نماز ادا کر لیتے تھے“
عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: وہ خاتون آپ کے علاوہ کوئی اور نہیں ہونگی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہنس پڑیں۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن حسن بن علی بن زید - محمد بن عاصم - ابویحییٰ حماتی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

ابویحییٰ حماتی بیان کرتے ہیں: امام ابو حنیفہ اسی حدیث کی خاطر اعمش کے پاس گئے تھے۔

(868) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ
امام ابو حنیفہ نے - زیاد بن علاقہ - عمرو بن میمون کے

(867) اخرجه ابن ابی شیبہ 314/2 (9391) فی الصیام: باب من رخص فی القبلة للصائم - وابن حبان (3537) - ومالك 292/1 فی الصیام: باب ما جاء فی الرخصة فی القبلة للصائم - ومن طریق مالك اخرجه الشافعی فی ”المسند“ 256/1 - والبخاری (1928) فی الصوم: باب القبلة للصائم - والبيهقی فی ”السنن الكبرى“ 233/4 (868) قد تقدم فی (863)

عَلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بوسہ لے لیتے تھے حالانکہ آپ صائم روزہ دار ہوتے تھے۔“

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد عبد اللہ بن محمد - سعید بن محمد بن عبد الرحمن - شعیب بن لیث بن سعد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابو بکر قاسم بن عیسیٰ قصار سے ”دمشق“ میں - عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن اسحاق - انہوں نے اپنے دادا شعیب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت صالح بن ابو مقاتل - محمد بن معاویہ انماطی - داؤد بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(حافظ صاحب کہتے ہیں:) سدی اور بیان بن بشر نے یہ روایت عمرو بن ميمون سے نقل کی ہے پھر انہوں نے ان سے روایت کے طرق بیان کیے ہیں۔

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ (869) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي يَوْمٍ عَرَفَةَ فَقَالَتْ أَسْقُوا مَسْرُوقًا وَاکْثَرُوا حَلَوَاهُ قُلْتُ إِنِّي لَمْ يَمْنَعْنِي مِنْ صَوْمِ يَوْمِي إِلَّا خَوْفًا أَنْ يَكُونَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ يَوْمَ النَّحْرِ يَوْمٌ يَنْحَرُ فِيهِ النَّاسُ وَيَوْمَ الْفِطْرِ يَوْمٌ يُفْطِرُ فِيهِ النَّاسُ

”عرفہ کے دن میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا ہوا تو انہوں نے فرمایا: مسروق کو کچھ پلاؤ اور اس میں حلو رکھنا میں نے کہا: میں نے آج صرف اس ڈر سے رکھا کہ کہیں آج قربانی کا دن نہ ہو تو انہوں نے فرمایا: اللہ! قربانی کا دن وہ ہوتا ہے جس میں لوگ قربانی کرتے ہیں عید الفطر کا دن وہ ہوتا ہے جس دن لوگ عید الفطر کرتے ہیں۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن مخلد - ابویحییٰ جعفر بن ہاشم - عارم بن فضل - حماد بن زید سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ کو یہ روایت عمرو بن دینار سے نقل کرتے ہوئے سنا ہے پھر انہوں نے بتایا کہ میں نے

نے مسروق کے حوالے سے یہ حدیث مجھے بیان کی ہے۔

(870) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سُفْيَانَ

طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: اِخْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ

امام ابو حنیفہ نے - ابوسفیان طلحہ بن نافع کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
”نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمانے کے بعد ”پچھنے
لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے“ ایک مرتبہ
خود (روزے کی حالت میں) پچھنے لگوائے تھے۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عباس بن عزیز قطان مروزی - بشر بن یحییٰ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے
روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن ابوصالح بلخی - محمد بن حشام زاہد - ابوربیعہ فہد بن عوف بصری - یزید بن زریع کے حوالے سے
امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت نصر بن احمد کندی - یعقوب بن جراح سے ان کی تحریر کے حوالے سے - احمد بن ابوطیبہ جرجانی - عمران
بن عبید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس - ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب بخاری - عباس بن عزیز قطان
مروزی - بشر بن یحییٰ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(871) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَبَاشِرُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ وَهُوَ صَائِمٌ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:
”نبی اکرم ﷺ روزے کی حالت میں اپنی زوجہ محترمہ
کے جسم کے ساتھ اپنا جسم مس کر لیتے تھے۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن اسحاق بن عثمان سمسار بخاری - محمد بن یزید نیشاپوری - عبد اللہ بن یزید کے حوالے سے
امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوالفضل بن بسام بخاری - زکریا بن یحییٰ طویل - ابواحوص محمد بن حیان - محمد بن یزید واسطی کے حوالے
(870) قد تقدم فی (859)

(871) اخرج الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 91/2 (3391) - وابن خزيمة 243/3 (1998) - والنسائی فی ”السنن الكبرى“
208/2 (30069) - والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 229/4 - وابو يعلى (4718) - وابو داود (2382) فی الصيام: باب القبلة للصائم

سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(872) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ بَلَغَهَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُفْتِي فِي

مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

مَنْ أَصْبَحَ جُنْبًا فَلَا يَصُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ فَقَالَتْ

يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ لَمْ يَحْفَظْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى صَلَاةِ

الْفَجْرِ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مِنْ مَاءٍ غُسْلِهِ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ

يُصْبِحُ صَائِمًا فَبَلَغَ ذَلِكَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَرَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ

وَقَالَ هِيَ أَعْلَمُ مِنِّي

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”ان تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں یہ مسئلہ بیان کر رہے تھے جو شخص صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہو وہ اس دن کا روزہ ہرگز نہ رکھے۔

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو ہریرہ پر عکس کرے! انہیں (یہ مسئلہ صحیح طور پر) معلوم نہیں ہے میں نے محمد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لیے تشریف لے جانے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر سے غسل جنابت (کے بعد) پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے (یعنی آپ صبح صادق صادق ہو جانے کے بعد غسل کیا تھا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن روزہ بھی رکھا تھا۔

جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ہوئی انہوں نے اپنے قول سے رجوع کر لیا اور وہ بولے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مجھ سے زیادہ علم رکھتی ہیں۔“

——***

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن - عبدالرحمن بن محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع ثعلبی - حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

(873) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ أَوْ إِلَى الْفَجْرِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) فجر کی نماز کے لیے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) فجر کے لیے تشریف لے جاتے۔“

(872) قد تقدم في (857) نحوه

(873) قد تقدم في (857)

(876) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ:

مَتْنُ رِوَايَتٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ يُصِيبُ مِنْ وَجْهِهَا وَهُوَ صَائِمٌ

امام ابو حنیفہ نے - حماد - عامر شعبی - مسروق کے حوالے سے

یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ خدیجہ سے کہتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ روزے کی حالت میں اُن کے چہرے

بوسہ لے لیا کرتے تھے۔“

——***

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب عبد القادر بن محمد بن یوسف - ابو محمد حسن بن علی بن

ابو عباس محمد بن نصر بن احمد بن مکرم شاہد - حسین بن حسین - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - امام محمد بن حسن بن عبد اللہ کے حوالے سے

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(877) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) رَوَى هَذَا

الْحَدِيثُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ

مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک (مستند)

شخص - عامر شعبی - مسروق کے حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ

رضی اللہ عنہا سے روایت کی گئی ہے۔

——***

ابو عبد اللہ حسین بن خسر بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابو بکر ابہری -

حرانی - انہوں نے اپنے دادا عمرو بن ابو عمرو - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(878) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ

حَبِيبِ الصِّرْفِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - ہيثم بن حبيب صيرفي کے حوالے سے

یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

ہیں:

مَتْنُ رِوَايَتٍ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

”نبی اکرم ﷺ رمضان کی دو راتیں گزرتے کے بعد

(876) اخرجہ الحصكفي في ”مسند الامام“ (213) - وابو يعلى (4428) - ومالك (14) في الصيام: باب ما جاء في الرحا

القبلة - والشافعي في ”الام“ 98/2 - وفي ”المسند“ 104 - والبخاري (1928) في الصوم: باب القبلة للصائم - والبيهقي في

الكبرى 233/4 في الصيام: باب اباحة القبلة - والبعوي في ”شرح السنة“ (1750) باب قبلة الصائم

(877) قد تقدم

(878) اخرجہ الحصكفي في ”مسند الامام“ (215) - وابن حبان (3559) - وابن ابی شيبة (2033) - وابن ابی شيبة (2033) - وابن ابی شيبة (2033)

(1119) - والنسائي 182/4 في الصيام: باب فضل الافطار في السفر على الصيام - والطحاوي في ”شرح سنن

68/2 - والبخاري (2890) في الجهاد: باب فضل الخدمة في الغزو

وَسَلَّمَ لِلَّيْلَتَيْنِ خَلَّتَا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ
 إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ حَتَّى آتَى قَدِيدًا فَشَكَا إِلَيْهِ النَّاسُ
 مِنَ الْجُحْدِ فَأَفْطَرَ فَلَمْ يَزَلْ مُفْطِرًا حَتَّى آتَى مَكَّةَ
 مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے آپ ﷺ نے
 روزہ رکھا ہوا تھا جب آپ "قدید" کے مقام پر پہنچے تو کچھ لوگوں
 نے آپ کی خدمت میں مشکل پیش آنے کی شکایت کی تو آپ
 نے روزہ ختم کر دیا پھر آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ تشریف
 لانے تک کوئی روزہ نہیں رکھا۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ہارون بن ہشام کسائی بخاری - احمد بن حفص بخاری - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام
 حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن صالح الحنفی - حسن بن مسہر - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت اسماعیل بن حماد کی تحریر میں
 دیکھی ہے۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن صالح بن عبد اللہ طبری - اسماعیل بن توبہ قزوینی - حسین بن حسن عوفی کے حوالے سے امام
 حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمود بن علی بن عبید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - صلت بن حجاج کے حوالے سے
 امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت اسماعیل بن حماد کی تحریر میں پڑھی ہے
 بیان کرتے ہیں: قاسم بن معن نے یہ روایت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن عبد اللہ بن صباح - علی بن ابو مقاتل - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
 سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد الرحمن بن محمد اصفہانی - احمد بن عبد اللہ بن زکریا - عبد الوہاب - شعیب بن اسحاق کے حوالے
 سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو عباس بن عقدہ - احمد بن عبد اللہ بن صباح - علی بن ابو مقاتل - امام محمد بن
 حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد الرحمن بن محمد اصفہانی - احمد بن عبد اللہ بن زکریاء - عبد الوہاب - شعیب بن اسحاق کے حوالے
 سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ ابو حسین محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - عبد اللہ بن سلیمان بن اشعث - احمد بن جناب حمیری - مکی بن

ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابن قاسم عصار سے دمشق میں۔ عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن اسحاق۔ انہوں نے اپنے

شعیب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ محمد بن

کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسین علی بن حسین بن علی بن قریش۔ ابو حسن احمد بن محمد بن موسیٰ بن صلت ابو ازی۔ ابو عباس احمد بن

محمد بن سعید بن عقدہ۔ محمود بن علی۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ صلت بن حجاج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے

روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو قاسم احمد بن عمر۔ قاضی ابو قاسم تنوخی۔ ابو قاسم بن ثلاج۔ ابو عباس بن عقدہ۔ احمد بن یحییٰ بن محمد۔

ابراہیم بن عبد اللہ۔ خالد عبدی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقي ابو طاہر انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ اپنے والد ابو طاہر۔ ابو قاسم عبید اللہ بن احمد بن

عثمان۔ ابو بکر احمد بن ابراہیم بن شاذان۔ ابو داؤد۔ احمد بن جناب حمیری۔ مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے

روایت کی ہے

امام ابو حنیفہ نے۔ یثیم بن حبیب صیرفی۔ عامر شعی۔

مسروق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے

رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں میرے چہرے

بوسہ لے لیا کرتے تھے۔“

(879)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ

حَبِيبِ الصَّيْرِفِيِّ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ يُصِيبُ مِنْ وَجْهِهِ وَهُوَ صَائِمٌ

...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ صالح بن احمد بن ابو مقاتل۔ شعیب بن ایوب۔ ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید۔ احمد بن عبد اللہ بن صباح۔ تمیم بن عبد اللہ (اور)۔ جعفر بن عبدوس قاضی۔

دونوں نے۔ علی بن ابو مقاتل۔ امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت اسماعیل بن حماد کی تحریر میں پڑھی

وہ بیان کرتے ہیں: قاسم بن معن نے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن احمد۔ شعیب بن ایوب۔ ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ - صالح بن احمد کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن نہار بن عمار تیمی - اسماعیل بن قتبہ - حسین بن حسن بن عطیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ صاحب کہتے ہیں: امام محمد بن حسن اور نصر بن محمد نے اس کو امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن محمد بن سلیمان (اور) محمد بن جعفر بن مہلب ان دونوں نے - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(880) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الصَّبَاحِ

مُؤَسَّسِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ

فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ) قَالَ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ يُطْعَمُ

عَنْهُ وَلَا يَصُومُ

امام ابو حنیفہ نے - ابوصباح موسیٰ بن ابوکثیر - مجاہد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور وہ لوگ جو اس کی طاقت نہیں رکھتے ہیں ان پر مسکین کو کھانا کھلانے کا فدیہ لازم ہوگا“

مجاہد فرماتے ہیں: اس سے مراد بوڑھا، عمر رسیدہ شخص ہے اُس کی طرف سے کھانا کھلا دیا جائے گا وہ روزہ نہیں رکھے گا۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(881) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

سَلِيمِ بْنِ كَيْسَانَ الْمَلَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - ابو عبد اللہ مسلم بن کیسان ملائی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینے میں سفر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ جا رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے رکھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں نے بھی (سفر کے دوران) روزے رکھے۔“

مَتْنُ رَوَايَتٍ: قَالَ سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

سَلَّمَ فِي رَمَضَانَ يُرِيدُ مَكَّةَ فَصَامَ وَصَامَ النَّاسُ

عَنْهُ

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حسین بن عمران بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن حسن - حماد بن حکیم طالقانی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خلف بن یزید - زیات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام کسائی - ابو حفص احمد بن حفص - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

خرج رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من المدينة الى مكة في رمضان فصام حتى انتهي الى بعض الطريق فشكا الناس اليه الجهد فافطر فلم يزل مفطراً حتى اتى مكة

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب آپ راستے میں کسی جگہ پہنچے تو کچھ لوگوں نے آپ کی خدمت میں مشقت کی شکایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ ختم کر دیا اور پھر مکہ پہنچنے تک آپ نے روزہ نہیں رکھا۔

شیخ ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: ایک جماعت نے اس کی مانند روایت امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے:

(ان میں سے ایک) حمزہ بن حبیب ہیں جیسا کہ - احمد بن محمد بن سعید نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت حمزہ کی تحریر میں پڑھی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے

(ان میں سے ایک) امام زفر ہیں جیسا کہ - عبد الصمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشر ان دونوں نے - شداد بن حکیم - امام ابو حنیفہ سے روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) ابو یوسف ہیں جیسا کہ - محمد بن حسن بزاز نے - بشر بن ولید - امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) حماد بن ابو حنیفہ ہیں جیسا کہ - محمد بن ریح (اور) احمد بن محمد بن سہل ان دونوں نے - صالح بن محمد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) حسن بن زیاد ہیں جیسا کہ - حماد بن احمد مروزی نے - ولید بن حماد - حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) محمد بن حسن بن فرات ہیں جیسا کہ - محمد بن رضوان نے - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) حسن بن فرات ہیں جیسا کہ - احمد بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت حسین بن علی کی تحریر میں پڑھی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن حسن نے - زیاد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ہے۔

(ان میں سے ایک) سعید بن ابوجہم ہیں، جیسا کہ - احمد بن محمد نے - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد سعید بن جہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) ایوب بن ہانی ہیں، جیسا کہ - احمد بن محمد نے - منذر بن محمد - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) سعید بن مسروق ہیں، جیسا کہ - محمد بن صالح بن عبداللہ طبری نے - علی بن سعید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) سابق ہیں، جیسا کہ - احمد بن محمد - جعفر بن محمد بن موسیٰ - ابوفروہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) عبید اللہ بن موسیٰ ہیں، جیسا کہ - احمد بن محمد نے - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) ابو مقاتل ہیں، جیسا کہ - صالح بن منصور بن نصر صغانی نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد ہروی - عثمان بن سعید - ابو عبد الرحمن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے، تاہم اس کے آخر میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

حتی اذا کان فی بعض الطريق شکا الیہ المسلمون الجهد فدعا بماء فافطر وفطر المسلمون یہاں تک کہ راستے میں کسی جگہ پر مسلمانوں نے آپ کی خدمت میں مشقت کی شکایت کی تو آپ نے پانی منگوا کر روزہ ختم کر دیا تو مسلمانوں نے بھی روزہ ختم کر دیا۔

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے حافظ صاحب کہتے ہیں: حمزہ زیات اور حسن نے امام ابوحنیفہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن محمد بن ابراہیم بن احمد بن حنیس - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے دوسری روایت کے الفاظ کے ہمراہ روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قاسم بن عیسیٰ عطار سے دمشق میں - عبد الرحمن بن عبد الصمد - شعیب بن اسحاق - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو علی محمد بن سعید حرانی سے ”رقہ“ میں - ابوفروہ یزید بن محمد بن سنان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت حسین بن قاسم - محمد بن موسیٰ دولابی - عباد بن صہیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابو نصر بن اشکاب - ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن علی صیرفی - ابو یونس ادریس بن ابراہیم مقافعی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - منذر بن محمد - حسن بن علی - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو بکر احمد بن محمد بن صدقہ - ابو فروہ - انہوں نے اپنے والد - سابق - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرج فی رمضان فصام وصام المسلمون فشکا الیہ الناس

فی بعض الطريق فافطر حتی اتی مکة

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں روانہ ہوئے تو آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا اور مسلمانوں نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا راستے میں کسی جگہ کچھ لوگوں نے آپ کی خدمت میں شکایت کی تو آپ نے روزہ ختم کر دیا اور مکہ آنے تک (آپ نے روزہ نہیں رکھا)۔

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اسحاق بن ابراہیم بن عمر برکی - ابو قاسم ابراہیم بن احمد حربی - ابو یعقوب اسحاق بن حمدان غیشا پوری - حم بن نوح - ابو سعید محمد بن میسر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے مکمل اور طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

(882) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ فُرَاتٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - فرات کے حوالے سے - سیدہ

قَيْسٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

”انہوں (یعنی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے روزے کی حالت

مَتْنٌ رَوَايَتُ: أَنَّهَا احْتَجَمَتْ وَهِيَ صَائِمَةٌ

میں کچھنے لگوائے تھے۔“

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - دو بھائیوں عبد اللہ (اور) ابو قاسم یہ دونوں احمد بن عمر کے

صاحبزادے ہیں ان دونوں نے - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن خنیس - محمد بن شجاع - حسن بن علی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ فِيمَا يُوجِبُ الْقَضَاءَ

تیسری فصل: کون سی چیز قضا کو لازم کرتی ہے؟

(883) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَفْطَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَأَصْحَابُهُ فِي يَوْمٍ غَيِمَ ظَنُّوا أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ غَابَتْ

فَطَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا

تَعَرَّضْنَا الْجَنَفَ نَتَمُّ هَذَا الْيَوْمَ ثُمَّ نَقَضِيَ يَوْمًا

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

”(ایک مرتبہ) ایک ابراہم آلود دن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور

ان کے ساتھیوں نے افطاری کر لی وہ یہ سمجھے کہ سورج غروب ہو

چکا ہے، لیکن (پھر بادل ہٹ گیا) تو سورج نکل آیا تو حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے نافرمانی کی نیت نہیں کی تھی، ہم اس دن

(کے روزے) کو مکمل کریں گے اور اس کی جگہ ایک دن کی قضا

کر لیں گے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ ايما

رجل افطر في شهر رمضان في سفر او حائض افطرت ثم طهرت في بعض النهار او قدم

المسافر في بعض النهار الى مصره اتم ما بقى من يومه ولم ياكل ولم يشرب وقضى يوما مكانه

وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جو شخص سفر کے دوران رمضان کے مہینے میں روزہ نہ رکھے یا حیض والی عورت نے

روزہ نہ رکھا ہوا ہو اور دن میں کسی وقت وہ پاک ہو جائے یا کوئی مسافر دن میں کسی وقت اپنے شہر واپس آ جائے تو اسے چاہئے کہ وہ

اس دن کے بقیہ حصے میں کچھ نہ کھائے پئے اور اس کی جگہ ایک دن کی قضا کر لے۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(884) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الْمَرْأَةِ يَكُونُ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ

مُتَابِعَيْنِ أَنَّهُ لَا تَصُومُ حَتَّى تَيَاسَ مِنْ حَيْضِهَا

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ایسی خاتون جس کے ذمہ دو ماہ مسلسل روزے لازم

ہوں وہ (اُن) روزوں کو اس وقت تک نہیں رکھے گی جب تک

وہ حیض سے مایوس نہیں ہو جاتی۔“

(883) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (286) فی الصیام: باب الصوم فی السفر والفطر - وفی ”الموطأ“

128 (366) - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 217/4 فی الصیام: باب من اکل وهو یری ان الشمس قد غربت - وقد تقدم

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو حسین علی بن حسین بن احمد بزار۔ قاضی ابوالعلاء محمد بن علی بن یعقوب واسطی۔ ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان۔ بشر بن موسیٰ اسدی۔ ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن یزید مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(885)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: مَتَنُ رَوَايَتٍ: فِي الرَّجُلِ يَتَمَضَّمُ أَوْ يَسْتَشِقُّ وَهُوَ صَائِمٌ فَيَسْبِقُهُ الْمَاءُ فَيَدْخُلُ حَلَقَهُ قَالَ يُتِمُّ صَوْمَهُ ثُمَّ يَقْضِيهِ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جو شخص روزے کی حالت میں کلی کرے اور پھر اُس کے ارادے کے بغیر پانی اُس کے حلق تک پہنچ جائے تو وہ اُس روزے کو مکمل کرے گا اور پھر (بعد میں) اُس کی قضا کر لے گا۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا كان ذاكرة للصومه فان كان ناسياً فلا شيء عليه وهو قول ابي حنيفة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اگر آدمی کو اس کا روزہ یاد ہو لیکن اگر اسے یاد نہ ہو تو پھر اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(886)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: مَتَنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ قَالَ فِي الْقَيِّ لَا قَضَاءَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ تَعَمُّدُهُ فَيَتِمُّ صَوْمَهُ ثُمَّ يَقْضِيهِ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”قے کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: اس شخص پر قضا لازم نہیں ہوگی البتہ اگر اس شخص نے جان بوجھ کر قے کی ہو تو وہ اس دن کا روزہ مکمل کرے گا اور (بعد میں) اُس کی قضا کر لے گا۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رحمۃ اللہ علیہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے پھر

(885) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (291) فی الصیام: باب ما ینقض الصوم۔ وعبد الرزاق (7380) فی الصیام: باب الرجل یتمضمض ویستشق صائماً فیدخل الماء جوفه

(886) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (292) فی الصیام: باب ما ینقض الصوم۔ وابن ابی شیبہ 38/3 فی الصیام: باب ما جاء فی الصائم یتقیأ او یدأه القی

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

الفصل الرابع فیما یوجب الکفارة

چوتھی فصل: کون سی چیز کفارے کو لازم کرتی ہے؟

(887) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي

رَبَاحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ رَوَيْت: أَنَّ رَجُلًا آتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي جَامَعْتُ أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ فَهَلْ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ تُحَرِّرَ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَعَلَى أَنْ تُصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَعَلَى أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَأَمَرَ لَهُ بِخُمُسَةِ عَشَرَ صَاعًا مِنْ تَمَرٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ إِذْهَبْ فَتَصَدَّقْ عَلَى سِتِّينَ مِسْكِينًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنِّي وَلَا مِنْ عِيَالِي فَقَالَ لَهُ إِذْهَبْ فَكُلْ وَأَطْعِمْ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح - سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے رمضان میں (روزے کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم کوئی گردن (یعنی غلام یا کنیر) آزاد کر سکتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اسے پندرہ صاع کھجوریں دینے کا حکم دیا، پھر آپ ﷺ نے اُس سے فرمایا: تم جاؤ! (اور یہ کھجوریں) ساٹھ مسکینوں پر صدقہ کر دو! اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! پورے شہر میں مجھ سے اور میرے گھر والوں سے زیادہ ان کا محتاج اور کوئی نہیں ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم جاؤ اور خود بھی کھاؤ اور (اپنے گھر والوں کو بھی یہ کھجوریں) کھلاؤ!“

——***

(887) ☆☆ اخراج الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 60/2 - وابن حبان (3523) - ومالك في ”الموطأ“ 296/1 في الصيام: باب

كفارة من افطر في رمضان - والشافعي 260/1 - وعبد الرزاق (7457)

عن ابی ہریرۃ ان رجلاً افطر فی رمضان فأمرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یکفر بعق رقبة او صیام شهرین او اطعام ستین مسکیناً قال: لا اجد فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق تمر فقال: خذ هذا فتصدق به فقال: یا رسول اللہ! ما اجد احداً احوج منی لضعفک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت انیابه ثم قال: کله!

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - فاطمہ بنت محمد بن حبیب - انہوں نے اپنے چچا حمزہ بن حبیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(حافظ صاحب کہتے ہیں:) ابو یوسف، عبد اللہ بن زبیر، حسن بن زیاد، اسد بن عمرو، ایوب بن ہانی، حماد بن ابوحنیفہ، سعید بن سوید نے اس کو امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن احمد بن ابراہیم بغوی - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خروہی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلیل - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن خنیس - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

(888) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنْ أَهْلِهِ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ يُتَمُّ صَوْمُهُ وَيَقْضَى مَا أَفْطَرَ وَيَتَقَرَّبُ إِلَى اللَّهِ بِمَا اسْتَطَاعَ وَلَوْ عَلِمَ بِهِ الْإِمَامُ عَزَّوَجَلَّ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جو شخص روزے کی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ محبت کر لے تو وہ اس دن کے روزے کو مکمل کرے گا“ اس نے حضرت کوڑا ہے اس کی قضا کرے گا“ اور جہاں تک ہو سکے گا (توبہ نوافل صدقہ خیرات کے ذریعے) اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے گا“ اگر حاکم وقت کو اس کا پتہ چل جاتا ہے تو وہ اس کو سزا دے گا۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ ونثري

ان عليه الكفارة عتق رقبة فان لم يجد فصيام شهرين متتابعين فان لم يستطع فاطعام مسكين مسكيناً لكل مسكين نصف صاع من بر او صاع من تمر او شعير وهو قول ابي حنيفة رحمۃ اللہ علیہ

ورضى عنه به

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے

(888) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (293) فی الصیام: باب ما یبطل الصوم - وعبد الرزاق (371)

الصیام: باب من یبطل الصیام ومن یأکل فی رمضان متعمداً - وابن ابی شیبہ کما فی فتح الباری 162/4

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس پر کفارے میں ایک غلام آزاد کرنا لازم ہوگا، اگر اس کی گنجائش نہ ہو تو مسلسل دو ماہ کے روزے لازم ہوں گے اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا جس میں سے ہر مسکین کو گندم کا نصف صاع یا کھجور یا جو کا ایک صاع دینا ہوگا۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

الْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي النُّذُورِ

پانچویں فصل: نذر ماننے کا بیان

(889) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

مَنْ رَوَايَت: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ فَلَمَّا أَسْلَمْتُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ

”میں نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ میں مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا، جب میں نے اسلام قبول کر لیا، تو میں نے نبی اکرم ﷺ سے اُس نذر کے بارے میں دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو!“۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید بن جعفر حریمی - مروان بن معاویہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے

الْبَابُ الثَّامِنُ فِي الْحَجِّ

آٹھواں باب: حج کے بارے میں روایات

وَأَنَّهُ يَشْتَمِلُ عَلَى ثَلَاثَةِ فُصُولٍ

یہ تین فصول پر مشتمل ہے

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي فَضَائِلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَمَكَّةَ

الْفَصْلُ الثَّانِي فِي التَّلْبِيَةِ وَسَائِرِ أَفْعَالِ الْحَجِّ

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْمَا هُوَ مِنْ مَحْظُورَاتِ الْإِحْرَامِ وَفِيْمَا لَيْسَ مِنْهَا وَفِي الْأَجْرِيَةِ

پہلی فصل: حج، عمرہ اور مکہ کے فضائل

دوسری فصل: تلبیہ اور حج کے دیگر تمام افعال کا بیان

تیسری فصل: احرام کی ممنوعات، کون سی چیزیں احرام سے نہیں ہوتی ہیں، اور جزاؤں کا بیان

الفصل الأول في فضائل الحج والعمرة ومكة

پہلی فصل: حج، عمرہ اور مکہ کے فضائل

(890) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

رَبِّاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

حَسَنَ رَوَايَتٍ: عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً

”رمضان میں عمرہ کرنا حج کرنے کے برابر ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن خزیمہ، جو یزید بن سنان کے بھانجے ہیں - محمد بن عمر رومی - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(891) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَالِمِ

امام ابو حنیفہ نے - سالم افطس کا یہ قول نقل کیا ہے:

فَطَسٍ قَالَ:

”جو بھی نبی علیہ السلام اپنی قوم کو چھوڑ کر نکلے وہ خانہ کعبہ کے پاس آگئے تاکہ یہاں اپنے پروردگار کی عبادت کریں اس (خانہ کعبہ) کے ارد گرد تین سو انبیاء کرام علیہم السلام کی قبریں ہیں۔“

حَسَنَ رَوَايَتٍ: مَا مِنْ نَبِيٍّ يَهْرُبُ مِنْ قَوْمِهِ إِلَّا هَرَبَ إِلَى الْكَعْبَةِ يَعْبُدُ رَبَّهَا وَأَنَّ حَوْلَهَا لَقُبُورُ ثَلَاثِ مِائَةٍ

——***

امام محمد بن حنبل نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(892) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن سائب کا یہ قول نقل کیا ہے:

شَيْبٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ:

”حضرت ہود علیہ السلام حضرت صالح علیہ السلام اور حضرت

حَسَنَ رَوَايَتٍ: قَبْرُ هُودٍ وَصَالِحٍ وَشُعَيْبٍ عَلَيْهِمُ

شعیب علیہ السلام کی قبریں مسجد حرام میں ہیں۔“

سَلَامٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

——***

امام محمد بن حنبل نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

(1) أخرجه ابن حبان (3700) - واحمد 229/1 - والبخاری (1782) في العمرة: باب عمرة في رمضان - ومسلم (1256) في

باب فضل العمرة في رمضان - وابن ماجه (2993) في المناسك: باب العمرة في رمضان - والطبرانی في ”الكبير“ (11299)

(2) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (266) في الجنائز: باب غسل الشهيد - وقد تقدم

(3) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (267) في الجنائز: باب غسل الشهيد

احمد بن حنبل نے یہ روایت - امام محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(893) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ بَلَّغْنَا:

متن روایت: أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَبْعَثُ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ لَهُمَا عَيْنَانِ وَلِسَانَانِ وَشَفَتَانِ يَشْهَدَانِ لِمَنْ وَافَاهُمَا بِالْوَفَاءِ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے

”اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) حجر اسود اور مقام ابراہیمؑ اٹھائے گا، تو ان دونوں کی آنکھیں زبان اور ہونٹ ہوں گے۔ یہ دونوں اُس شخص کے حق میں گواہی دیں گے جس نے ان دونوں (کے آداب کو) پوری طرح ادا کیا تھا۔“

——***

حافظ ابو عباس احمد بن محمد بن عبد اللہ بن ابو عوام سعدی نے - اپنے والد محمد بن عبد اللہ - انہوں نے اپنے والد عبد اللہ بن ابو عوام

- محمد بن احمد بن حماد - احمد بن قاسم - اسحاق ازرق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

عبد اللہ بن ابو عوام فرماتے ہیں: یہی روایت یعقوب بن اسحاق نے بھی اپنے والد - یحییٰ بن سلام کے حوالے سے

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(894) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

مَالِكِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متن روایت: خَرَجْنَا نُرِيدُ الْحَجَّ فَرَأَيْنَا أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مِنْ أَيْنَ أَهْلَ الْقُرْمِ قُلْنَا مِنَ الْفَجِّ الْعَمِيقِ قَالَ فَإِنَّ تَوْمُونَ قُلْنَا الْبَيْتَ الْعَتِيقَ قَالَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا أَشْخَصَكُمْ غَيْرُهُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا وَاخْلَصَ وَقَضَى نُسُكَهُ فَلْيَسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ غَفَرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

امام ابو حنیفہ نے - محمد بن مالک ہمدانی کے حوالے سے

کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”ہم لوگ حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے“ ربذہ کے

مقام پر ہماری حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی

نے انہیں سلام کیا، انہوں نے ہمیں سلام کا جواب دیا پھر ہمیں

نے دریافت کیا: تم لوگ کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ ہم نے جواب

دیا: دور کی بستی سے، انہوں نے دریافت کیا: تم کہاں جا رہے

ہو؟ ہم نے جواب دیا: بیت عتیق (یعنی خانہ کعبہ) انہوں نے

فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے

تمہارا اس کے علاوہ کوئی اور مقصد نہیں ہے؟ ہم نے جواب

دیا: ایسا ہی ہے، انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ہے:

”جو شخص حج کے لیے نکلے اور اُس کا مقصد صرف اللہ کے

(یعنی حج کرنا) ہی ہو اور وہ شخص اپنے مناسک ادا کرے

(293) اخرج محمد بن عبد الله الأزرقی فی "اخبار مكة" 324 عن ابن عباس نحوه

(894) اخرج محمد بن الحسن الشيباني فی "الآثار" (332) فی الحج: باب القرآن وفضل الاحرام

کو چاہیے کہ وہ نئے سرے سے عمل شروع کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دی ہوگی۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن سلام - عیسیٰ بن ابان - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - احمد بن محمد ہروی - قاضی ابوسلیمان جوزجانی - امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے، انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

895) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَجُوزٍ مِنَ الْعَتِيكَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَعْلُقُ رُكْنَيْهَا (قبیلے سے تعلق رکھنے والی) ایک بوڑھی خاتون کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”سن روایت: لَا بَأْسَ بِالْعُمْرَةِ فِي أَيِّ السَّنَةِ شِئْتَ مَا خَلَا خَمْسَةَ أَيَّامٍ يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَأَيَّامُ تَشْرِيقٍ“

”سال بھر میں جس وقت بھی تم عمرہ کرلو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ پانچ دنوں کا حکم مختلف ہے عرفہ کا دن، قربانی کا دن اور ایام تشریق (کے تین دن)۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

896) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَجَّاجِ بْنِ طَاةٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حجاج بن ارطاة - عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

895) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (343) في الحج: باب العمرة في أشهر الحج وغيرها - والبيهقي في "السنن الكبرى" 346/4 في الحج: باب العمرة في أشهر الحج - وابن أبي شيبة 126/3 في المناسك: باب في العمرة: من قال: في كل شهر من قال متي شئت - والعثماني في "إعلاء السنن" 490/10

896) أخرجه أحمد 229/1 - والبخاري (1782) - ومسلم (1256) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 130/4 - وابن حبان (3700) - والطبراني في "الكبير" (11322)

متن روایت: عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً

”رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔“

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن احمد بن سلامہ - محمد بن خزیمہ مصری - محمد بن عمر رومی - اسد بن عمرو کے

حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

——***

(897) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ سُرَاقَةُ بْنُ

مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَخْبَرْنَا عَنْ عُمَرَةَ تَنَا

هَذِهِ لِسَنَتِنَا خَاصَّةً أَمْ لِلْأَبَدِ فَقَالَ بَلْ هِيَ لِلْأَبَدِ

امام ابو حنیفہ نے - ابو زبیر کے حوالے سے یہ روایت

ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر

کے احرام کو) عمرہ میں تبدیل کرنے کا حکم دیا تو حضرت عمر

مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ ہمیں

اس عمرہ کے بارے میں بتائیے کہ یہ حکم اس سال کے

مخصوص ہے؟ یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا: یہ ہمیشہ کے لیے ہے۔“

——***

بخاری نے یہ روایت - رجاء بن سوید نسفی - حم بن نوح - سعد بن سعید خلعی - ابونصیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عباس بن حمزہ نیشاپوری - محمد بن حکیم طالقانی - خلف بن یاسین کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - فاطمہ بنت حبیب سے نقل کی ہے وہ بیان کرتی ہیں: میں نے یہ روایت حمزہ بن حبیب سے

میں پڑھی ہے یہ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت حسین بن علی کی تحریر

پڑھی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن حسن نے - اپنے بھائی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار بخاری - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے

کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(897) اخرجہ ابن حبان (3791) - واحمد 217/3 - والشافعی فی ”المسند“ 373/1 - والحمیدی (1293) - والبخاری

فی الحج: باب من اهل فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کاهلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم - ومسلم (1216) فی الحج

الاحرام - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 41/5

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسن بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن عبد اللہ بن بہلول سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا کی تحریر میں ہے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں): میرے والد اور قاسم بن معن نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے
 انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر - شداد بن حکیم - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ سعدی اور محمد بن رضوان ان دونوں نے - حسن بن عثمان - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - احمد بن زہیر - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
898) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "مَنْ أَكَلَ مِنْ أَجُورِ بَيْوتِ مَكَّةَ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ نَارًا لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَهَا فَحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا يَأْكُلُ ثَمَنَهَا"
 امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن ابوزیاد - ابوشح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
 "جو شخص مکہ کے گھروں کا معاوضہ کھاتا ہے تو وہ آگ کھاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو "حرم" قرار دیا ہے تو اس کی زمین کو فروخت کرنا اور اس کی قیمت کھانا حرام ہے۔"

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابراہیم بن محمد بن شہاب - عبد اللہ بن عبید الرحمن - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
 حافظ صاحب فرماتے ہیں: ابویوسف، عبد العزیز بن خالد، سعید بن مسلمہ، شجاع بن ولید اور زفر رحمہ اللہ علیہم اجمعین نے اس کو امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔
 انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔
899) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

898) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (372) في الحج: باب بيع بيوت مكة وأجرها - والدار قطنی 57/3 (224)

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”اے اہل مکہ! کیا وجہ ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں لوگوں کے بال تو بکھرے ہوئے اور غبار آلود ہیں اور تم لوگوں نے تیل لگایا ہوا ہے (یعنی بال سنوارے ہوئے ہیں) جب تم (ذوالحجہ کا) پہلی کا چاند دیکھو تو تم تلبیہ پڑھنا شروع کر دو اور احرام باندھ لو۔“

——***

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلیل - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی - محمد بن شجاع ثعلبی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کرتی ہیں:

”ان سے احرام والے شخص کے بارے میں دریافت کی گئی، اگر اُس کا انتقال ہو جائے تو اُس کے ساتھ کیا کیا جائے؟ انہوں نے جواب دیا: وہی جو تم اپنے مرحومین کے ساتھ کرتے ہو، کیونکہ جب اُس کا انتقال ہو گیا تو اُس کے احرام کے احکام ختم ہو جائیں گے۔“

——***

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - عطیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان

(901) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

(900) (أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الْحَجِّ فِي الْمَحْرَمِ يَمُوتُ ابْغُطِي رَأْسَهُ

☆☆قلت: وقد أخرج الطبرانی في "الكبير" (11436) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 394/3 - والدارقطني في "السنن" 130/1

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: خمروا وجوه موتاكم ولا تشبهوا باليهود

(901) (أَخْرَجَهُ الْحَصَكِيُّ فِي "مُسْنَدِ الْإِمَامِ" (222)

☆☆قلت: وقد أخرج الطحاوی في "شرح مشكل الآثار" (603) - وابن ماجه (2883) - وأحمد 214/1 - والبيهقي في "السنن" 340/4

عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ" فَانَّهُ قَدْ يَمْرُضُ الْمَرِيضُ

الضَّالَّةُ وَتَعْرِضُ الْحَاجَّةُ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَنْ رَوَيْتُ: مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ

کرتے ہیں:

”جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو اسے جلدی (حج) کر لینا

چاہیے۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورئح - محمد بن احمد بن عمرو راق - عثمان بن ابوشیبہ - ابو معاویہ کے حوالے سے امام

بوصیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(902) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

بِرَاهِيمَ عَنْ الصَّبِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ قَالَ:

مَنْ رَوَيْتُ: أَقْبَلْتُ مِنَ الْجَزِيرَةِ حَاجًّا قَارِنًا

لَمَرَرْتُ بِسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صَوْحَانَ

وَمِمَّا مَنِخَانَ بِالْعَذِيبِ فَسَمِعَانِي أَقُولُ لَبَّيْكَ

عُمْرَةً وَحَجَّةً فَقَالَ أَحَدُهُمَا هَذَا أَضَلُّ مِنْ نَاقَتِهِ

وَقَالَ الْآخَرُ هَذَا أَضَلُّ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَمَضَيْتُ

حَتَّى إِذَا قَضَيْتُ نُسُكِي وَمَرَرْتُ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ

عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كُنْتُ رَجُلًا

بِعِدَّةِ الشُّقَّةِ قَاضِيَ الدَّارِ إِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى لِي فِي هَذَا

وُجْهِ فَأَخْبَيْتُ أَنْ أَجْمَعَ عُمْرَةً إِلَى حَجَّةٍ فَأَهْلَلْتُ

بِمَا جَمِيعًا وَلَمْ أَشْعُرْ فَمَرَرْتُ بِسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ

بِذِ بْنِ صَوْحَانَ فَسَمِعَانِي أَقُولُ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ

عُمْرَةً مَعًا فَقَالَ أَحَدُهُمَا هَذَا أَضَلُّ مِنْ نَاقَتِهِ وَقَالَ

الْآخَرُ هَذَا أَضَلُّ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَصَنَعْتُ مَاذَا

لْتُ مَضَيْتُ فَطَفْتُ طَوَافًا لِعُمْرَتِي وَسَعَيْتُ سَعْيًا

عُمْرَتِي ثُمَّ عُدْتُ فَفَعَلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ لِحَجَّتِي ثُمَّ

لْتُ حَرَامًا أَصْنَعُ كَمَا يَصْنَعُ الْحَاجُّ حَتَّى

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: صبی بن معبد بیان کرتے ہیں:

”میں ”جزیرہ“ سے ”حج قرآن“ کرنے کے لیے روانہ

ہوا، میرا گزر سلیمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے پاس سے

ہوا، ان دونوں نے ”عذیب“ کے مقام پر اپنے جانوروں کو بٹھایا

ہوا تھا، ان دونوں نے مجھے یہ کہتے ہوئے سنا: میں عمرہ اور حج

کرنے کے لیے حاضر ہوں، تو ان میں سے ایک نے دوسرے

سے کہا: یہ اپنی اونٹنی سے بھی زیادہ گمراہ ہے، دوسرے نے کہا: یہ

فلاں فلاں چیز سے بھی زیادہ گمراہ ہے، صبی بن معبد کہتے

ہیں: میں نے اپنا سفر جاری رکھا، یہاں تک کہ میں نے مناسک

حج ادا کر لیے، میرا گزر امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے

ہوا، میں نے انہیں بتایا: میں نے کہا: امیر المؤمنین! میں دور دراز

کے علاقے کا رہنے والا شخص ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ موقع

دیا (کہ میں حج کے لیے آؤں) تو میری یہ خواہش ہوئی کہ میں حج

کے ساتھ عمرے کو بھی شامل کر لوں، تو میں نے ان دونوں کا ایک

ساتھ احرام باندھ لیا، مجھے (اس سے متعلق احکام کا) پتہ نہیں

تھا، میرا گزر سلیمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے پاس سے

ہوا، تو ان دونوں نے مجھے یہ کہتے ہوئے سنا: میں حج اور عمرہ ایک

(9) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (320) - والحصص كفي في "مسند الإمام" (255) - وابن حبان

(39) - واحمد 25/1 - وابن ماجه (2970) في المناسك: باب من قرن الحج والعمره - والبيهقي في "السنن الكبرى" 16/5 - وابو

(1799) في المناسك: باب الاقران - والنسائي 146/5 - وابن خزيمة (3069)

قَضَيْتُ نُسُكِي قَالَ عُمَرُ هَدَيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ساتھ کرنے کے لیے حاضر ہوں، تو ان دونوں میں سے ایک نے
کہا: یہ شخص اپنی اونٹنی سے بھی زیادہ گمراہ ہے، جبکہ دوسرے نے
کہا: یہ شخص فلاں فلاں چیز سے بھی زیادہ گمراہ ہے، حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: پھر تم نے کیا کیا؟ میں نے جواب
دیا: میں آیا پہلے میں نے اپنے عمرے کا طواف کیا، اپنے عمرے
کی سعی کی، پھر میں نے حج کے لیے ایسا ہی کیا، پھر میں احرام کی
حالت میں برقرار رہا، میں نے وہ تمام کام کیے جو حاجی کرتے
ہیں، یہاں تک کہ میں نے تمام مناسک حج ادا کیے، تو حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف تشریف
رہنمائی کی گئی۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن اسحاق سمسار بخاری - حسین بن منصور - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
منصور بن دینار سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت نصر بن احمد کندی - اسحاق بن ابراہیم عقیسی - قاسم بن حکم - منصور بن دینار کے حوالے سے حماد بن
کی ہے، انہوں نے امام ابو حنیفہ کا ذکر نہیں کیا۔
انہوں نے یہ روایت حمدان بن ذی نون بلخی - ابراہیم بن سلیمان زیات - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے دوسرے
کے ساتھ نقل کی ہے: (جو درج ذیل ہیں):

قال الصبي بن معبد كنت حديث عهد بالنصرانية فاسلمت فقدمت الكوفة اريد الحج فوجدت
سلمان بن ربيعة وزيد بن صوحان يريدان الحج في زمن عمر بن الخطاب رضي الله عنهم فاهل
سلمان وزيد بالحج وحده واهل الصبي بالحج والعمرة فقالا ويحك تتمتع وقد نهى عن التمتع
والله لانت اضل من بعيرك قال فقلت تقدم على عمر وتقدمون فلما قدم الصبي مكة طاف
بالبیت وسعی بین الصفا والمروة لعمرته ثم رجع حراماً لم يحل من شيء ثم طاف بالبیت وسعی
الصفا والمروة لحجته ثم اقام حراماً لم يحل منه حتى اتى عرفات وفرغ من حجته فلما كان
يوم النحر حل واهرق دماً لمتعته فلما صدروا من حجهم مروا بعمر بن الخطاب رضي الله عنه فقال
زيد بن صوحان يا امير المؤمنين انك نهيت عن المتعة وان الصبي بن معبد قد تمتع فقال صعب
ماذا يا صبي فقال اهليلت يا امير المؤمنين بالحج والعمرة فلما قدمت مكة طفت بالبیت
وسعيت بين الصفا والمروة لعمرتي ثم رجعت حراماً ولم احل منه بشيء ثم طفت وسعيت

قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتِ: الْحَاجُّ مَغْفُورٌ لَهُ وَلِمَنْ اسْتَغْفَرَ لَهُ

”حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور محرم گزرنے تک حاجی جس کے لیے دعائے مغفرت کرے (اُس کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے)۔“

إِلَى انْسِلَاخِ الْمُحَرَّمِ

...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن حسن بزاز بلخی - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - قاسم بن محمد - ابوبلال اشعری (اور) قاضی ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو بکر محمد بن علی بن محمد خیاط - ابو عبد اللہ بن محمد بن یوسف بن دوست علاف - قاضی اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(904) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن ابوزیاد - ابو نجیح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مکہ حرم ہے یہاں کی زمین کو فروخت نہیں کیا جائے گا“

مَتْنُ رَوَايَتِ: مَكَّةُ حَرَامٌ لَا تَبَاعُ رَبُّوْعَتُهَا لَا تُؤْجَرُ

اور یہاں کے گھروں کا کرایہ وصول نہیں کیا جائے گا۔“

بَيُّوتُهَا

...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح - عمار بن خالد - اسد بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ بن خسر بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابونصر بن اشکاب - حمید بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ لاتباع الارض ولا باس بالبناء

(904) اخبره محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (373) في الحج: باب بيع بيوت مكة واجرها - والحاكم في "المستدرک"

53/2 - والدارقطني 57/3 في البيوع

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ یہاں کی زمین کو فروخت نہیں کیا جائے گا البتہ عمارت کو فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(905) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ أَجْرِ بَيْوتِ مَكَّةَ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ نَارًا

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن ابوزیاد - ابو نجیح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”جو شخص مکہ کے گھروں کا معاوضہ کھاتا ہے وہ آگ کھاتا“

متن روایت: مَنْ أَكَلَ مِنْ أَجْرِ بَيْوتِ مَكَّةَ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ نَارًا ہے۔

——***

ابو عبد اللہ حسین بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عمرو بہ حرائی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(906) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ قَيْسِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَوَى الْحَجَّ الْعَجَّ وَالْتَجَّ فَأَمَّا الْعَجُّ فَالْعَجِيجُ بِالتَّلْبِيَةِ وَأَمَّا التَّجُّ فَتَجُّ الْبَدَنِ أَوْ قَالَ فَتَجُّ لَدَمٍ

امام ابو حنیفہ نے - قیس بن مسلم - طارق بن شہاب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”حج کا سب سے زیادہ فضیلت والا کام ”عج“ اور ”تج“ ہیں“

(شاید راوی نے یہ وضاحت کی ہے: ”عج“ سے مراد بلند آواز میں تلبیہ پڑھنا ہے جبکہ ”تج“ سے مراد قربانی کے جانور کو قربان کرنا) راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں: قربانی کے جانور کا خون بہانا ہے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابواسامہ زید بن یحییٰ فقیہ بلخی - اور صالح بن محمد اسدی - اور ابراہیم بن مفضل - ان سے
 نے - ابو ہشام رفاعی - ابواسامہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت قاسم بن عباد ترمذی - حسین بن عبدالاولیٰ نخعی - ابواسامہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - یعقوب بن حمید - حاتم بن اسماعیل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے
 روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حسین بن عبدالرحمن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خلف بن
 یاسین کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے -
 انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صفانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابو مقاتل کے حوالے سے امام
 ابو حنیفہ سے روایت کی ہے -

انہوں نے یہ روایت سری بن عصام بخاری - عبداللہ بن عبدالرحمن - نوح بن دراج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت
 کی ہے -

ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: ان حضرات نے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے ”مسند“ روایت کے طور پر نقل کی ہے جبکہ بعض حضرات
 نے اس کو ”موقوف“ روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے -

(ان میں سے ایک) سعید بن ابو جہمیں - جیسا کہ احمد بن محمد نے - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -
 انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو روایت کیا ہے

(ان میں سے ایک) ایوب بن ہانی ہیں - جیسا کہ احمد بن محمد نے - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -
 ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو روایت کیا ہے

(ان میں سے ایک) حسن بن فرات ہیں - جیسا کہ احمد بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ پڑھا ہے
 یحییٰ حسین نے - زیاد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے اس کو روایت کیا ہے

(ان میں سے ایک) زفر ہیں - جیسا کہ زکریا بن یحییٰ اصفہانی نے - احمد بن رستہ - محمد بن مغیرہ - حکم - زفر کے حوالے سے امام
 ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو روایت کیا ہے

(ان میں سے ایک) ابو یوسف ہیں - جیسا کہ محمد بن حسن بزار نے - بشر بن ولید - امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام
 ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو روایت کیا ہے

(ان میں سے ایک) اسد بن عمرو ہیں - جیسا کہ احمد بن محمد نے - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام
 ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو روایت کیا ہے

(ان میں سے ایک) حسن بن زیاد ہیں - جیسا کہ احمد بن محمد نے - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد - حسن بن زیاد

کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو روایت کیا ہے

(ان میں سے ایک) محمد بن مسروق ہیں۔ جیسا کہ احمد بن محمد۔ محمد بن عبد اللہ بن مسروق۔ انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو روایت کیا ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن ابو مقاتل۔ نجیح بن ابراہیم زہری۔ حسین بن عبد الاول۔ ابواسامہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے اس کو روایت کیا ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن یعقوب بن شیبہ۔ انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے۔ ابو عبد اللہ بن محمد۔ ابواسامہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ محمد بن ابراہیم۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو تمیلہ۔ ابواسامہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے
ابو عبد اللہ حسین بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ محمد بن مظفر۔ انہوں نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

الفصل الثانی فی التلبیۃ وسائر أفعال الحج والافراد والمُتعة والقران

دوسری فصل: تلبیہ اور حج کے دیگر تمام افعال حج افراد حج تمتع اور حج قران کے احکام

(907) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ

الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

لَبَّى حِجْنَ رَمَى الْجَمْرَةَ

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن منذر اعمش بلخی۔ علی بن مسہر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے ہی یہ روایت۔ احمد بن محمد بن سعید ہمدانی۔ یعقوب بن یوسف ضحی۔ ابوجنادہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے

روایت کی ہے انہوں نے عطاء کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم اردف الفضل بن العباس و كان غلاماً حسناً فجعل يلاحظ

(907) أخرجه الحسكفي في ”مسند الامام“ (253) - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 112/5 في الحج: باب التلبية يوم عرفة وقبله

بعده حتى يرمى جمرة العقبة - والنسائي في ”الكبرى“ 440/2 (4085)

النساء والنبي صلى الله عليه وآله وسلم يصرف وجهه فلي رمى جمرة العقبة
نبي اکرم ﷺ نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھالیا، وہ خوبصورت نوجوان تھے وہ خواتین کی طرف دیکھنے کے
تو نبي اکرم ﷺ نے ان کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا اور پھر آپ جمرة عقبہ کی رمی کرنے تک مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے۔
انہوں نے ہی یہ روایت - حسن بن معروف بخاری - ہارون حمال - جنادہ بن سلم کے حوالے سے بھی امام ابوحنیفہ سے روایت
کی ہے

انہوں نے ہی یہ روایت - سلیمان بن داؤد بن سعید ہروی - احمد بن یعقوب - عتاب بن محمد بن شوذب کے حوالے سے بھی
امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے ہی یہ روایت - احمد بن محمد ہمدانی - جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - ابویحییٰ حماني کے حوالے سے بھی
امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے ہی یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی - عمار بن خالد - اسد بن عمرو کے حوالے سے بھی امام ابوحنیفہ سے روایت
کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں دوسرے الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے: (جو درج ذیل ہیں):
انه اردف الفضل ”نبي اکرم ﷺ نے حضرت فضل (بن عباس رضی اللہ عنہما) کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا تھا“
(حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت) احمد بن محمد بن سعید - یعقوب بن يوسف - ابن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت
کی ہے

انہوں نے یہ روایت پہلے الفاظ کے ساتھ - صالح بن احمد - عمار بن خالد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے
روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبد الواحد بن حماد بن حارث - انہوں نے اپنے
والد کے حوالے سے - نوح جامع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - احمد بن حمید بن شماس سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا کی تحریر
میں یہ روایت پائی ہے یہ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے
حسین بن خسر و خنی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابو عبد اللہ بن دوست -
قاضی عمر اشثانی - انہوں نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(908) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(908) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (337) في الحج: باب متى يقطع التلبية - وأبو يوسف في ”الآثار“ 98 -
أبي شيبه (14006) في الحج: باب في المحرم المعتصر متى يقطع التلبية

متن روایت: يَقْطَعُ الْمُحْرِمُ بِالْعُمْرَةِ التَّلْبِيَةَ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَيَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ الْمُحْرِمُ بِالْحَجِّ إِذَا رَمَى أَوَّلَ حِصَاةٍ مِنْ جَمْرَةِ الْعَقْبَةِ

”عمرہ کرنے والا شخص تلبیہ پڑھنا، اُس وقت موقوف کرے گا، جب وہ ”حجر اسود“ کا استلام کر لے گا، جبکہ حج کرنے والا شخص تلبیہ پڑھنا، اُس وقت موقوف کرے گا، جب وہ ”جمرہ عقبہ“ کو پہلی کنکری مارے گا۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(909) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضي الله عنه فرماتے ہیں:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِطُ فِي الْحَجِّ قَالَ لَيْسَ شَرْطُهُ بِشَيْءٍ

”حج میں شرط عائد کرنے والے شخص کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: اس کی شرط کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(910) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضي الله عنه بیان کرتے

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر سے حجر تک استلام کیا تھا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - داؤد بن رشید - عمر بن ایوب موصلی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضي الله عنه سے روایت کی ہے

انہوں نے ہی اس کو - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبداللہ بن احمد بن بہلول سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے - یہ وہیب بن (خالد) - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - عطاء رضي الله عنه سے منقول

(909) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (338) فی الحج: باب متى يقطع التلبية

(910) اخرجہ الحصكفي فی ”مسند الامام“ (247) - والطحاوي فی ”شرح معاني الآثار“ 180/2 - وابن حبان (3811) - والحميدي

(511) - واحمد 229/1 - والطبراني فی ”الكبير“ (10625) - وابوداود (1885) فی الحج: باب في الرمل - وابن ماجه (2953) فی

المناسك: باب الرمل حول البيت

ہے: (وہ بیان کرتے ہیں):

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمل من الحجر الی الحجر
نبی اکرم ﷺ نے حجر سے لے کر حجر تک رمل کیا تھا۔

انہوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا ہے۔

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن عبد الجبار صیرفی۔ قاضی ابو قاسم تنوخی۔ عبداللہ بن محمد
بن عبداللہ ثلاج۔ ابو عباس احمد بن محمد بن سعید۔ عبداللہ بن احمد بن مستورد۔ ابراہیم بن سلیمان تیمی۔ وضاح بن یزید تیمی کوئی۔ امام
ابو حنیفہ کے حوالے سے حسن بن سعد سے روایت کی ہے جو حضرت امام حسن بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں (حسن بن
سعد) اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ان علیاً کرم اللہ وجہہ لبی بعمرہ و حجة جمیعاً و طاف لهما طوافین و سعی لهما سعیین

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمرہ اور حج دونوں کا تلبیہ ایک ساتھ پڑھا تھا۔ انہوں نے ان دونوں کے لئے دو مرتبہ طواف کیا تھا اور
مرتبہ سعی کی تھی۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ قاسم بن محمد۔ ابوبلال اشعری۔ امام ابو یوسف کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خیرون۔ ان کے ماموں ابو علی۔ ابو عبداللہ
قاضی عمر اشناہی۔ قاسم بن محمد۔ ابوبلال اشعری۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(911)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: فِی الرَّجُلِ إِذَا أَهَلَ بِالْعُمْرَةِ فِی غَیْرِ
أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ أَقَامَ حَتَّى یَحُجَّ أَوْ یَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ
ثُمَّ یَحُجَّ فَلَیْسَ بِمُتَمَتِّعٍ وَإِذَا أَهَلَ بِالْعُمْرَةِ فِی
أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ یَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ ثُمَّ یَحُجَّ فَلَیْسَ
بِمُتَمَتِّعٍ وَإِذَا اعْتَمَرَ فِی أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ أَقَامَ حَتَّى
یَحُجَّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ

”جو شخص حج کے مخصوص مہینوں کے علاوہ (کسی مہینے میں
عمرے کا احرام باندھ لے اور پھر مقیم رہے یہاں تک کہ وہ حج
لے یا وہ (عمرہ کرنے کے بعد) اپنے گھر واپس چلا جائے
(وہ آکر) حج کرے تو وہ حج تمتع کرنے والا شمار نہیں ہوگا
جب اس نے حج کے مخصوص مہینوں میں عمرہ کا احرام باندھا
پھر وہ (عمرہ کرنے کے بعد) اپنے گھر واپس چلا جائے پھر
(کر) حج کرے تو وہ حج تمتع کرنے والا شمار نہیں ہوگا لیکن
اُس نے حج کے مخصوص مہینوں میں عمرہ کا احرام باندھا

وہ (مکہ میں) ٹھہرا رہے یہاں تک کہ حج کر لے تو وہ حج تمتع کرنے والا شمار ہوگا۔“

——***

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو

قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(912) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: فِي رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ اعْتَمَرَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ حَجَّ مِنْ عَامِهِ ذَلِكَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ هَذِي ”مکہ سے تعلق رکھنے والا جو شخص حج کے مخصوص مہینوں میں عمرہ کرے اور پھر اسی سال وہ حج بھی کر لے تو اس پر (عمرہ کی) قربانی لازم نہیں ہوگی۔“

——***

(اخر جہ) الامام محمد ابن حسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول

ابی حنیفہ لقوله تعالى (ذلك لمن لم يكن اهله حاضري المسجد الحرام)

امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ”یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جس کے اہل خانہ مسجد حرام کے پاس نہ رہتے ہوں (یعنی وہ شخص مکہ کا رہائشی نہ ہو)۔“

(913) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: امام ابوحنیفہ نے - ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ بِرِيحٍ طَيِّبٍ فَلْيُصَبِّ مِنْهُ ”جب کسی شخص کے پاس عمدہ خوشبو لائی جائے تو وہ اُسے استعمال کر لے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن صالح - عبد اللہ طبری بالری - اسحاق بن شاہین - محمد بن حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام

(912) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (340) فی الحج: باب العمرة فی اشهر الحج وغيرها

(913) اخرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (463) - وابن عدی فی ”الکامل“ 186/6 ترجمہ (1663) - من طریق ابن ابی لیلی عن

ابی الزبیر عن جابر

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(914) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي فَلَانٍ قَالَ:

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: ابو بکر بن ابوفلان بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَرْكَعْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ

”میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے عصر کے بعد طواف کے سات چکر لگائے پھر وہ چلے گئے۔ انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد دو رکعت رکعات) ادا نہیں کیں۔“

——***

ابو عبداللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - بن ابراہیم بن حمیش - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(915) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: اَلْمُتَمَتِّعُ إِذَا نَحَرَ الْهَدْيَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَدْ حَلَّ

”حج تمتع کرنے والا شخص جب قربانی کے دن قربانی جانور قربان کر دے گا تو وہ احرام کھولے گا۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ الا انه لم يحل من النساء خاصة حتى يزور البيت فيطوف طواف الزيارة فاما غير النساء من الطيب وغير ذلك فقد حل له ذلك اذا حلق راسه قبل ان يطوف بالبيت وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں البتہ وہ بیوی کے ساتھ صحبت اس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک وہ بیت اللہ کی زیارت کرنے کے بعد طواف زیارت نہیں کر لیتا۔ بیوی کے علاوہ معاملات جیسے خوشبو وغیرہ (یا سلا ہوا کپڑا پہننا) کے حوالے سے

(914) ☆☆..... قلت: وقد اخرج احمد 18/1 - وابو داود (1286) - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 303/1 - والبخاری (581) - ومسلم (826) - والترمذی (183) - وابو یعلیٰ (147)

عن ابن عباس قال: شهد عندي رجال مرضيون فيهم عمر وارضاهم عندي عمر: ان نبي الله صلى الله عليه وسلم كان يحرم لاصلاة بعد صلاة العصر حتى تغرب الشمس ولا صلاة بعد صلاة الصبح حتى تطلع الشمس

(915) اخرج محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (351) في الحج: باب من نحر فقد حل

حلال ہو جائے گا جب وہ بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے اپنا سر منڈوا لے گا۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(916) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كُلُّ عَوْرَتٍ كَسَى مُحْرَمٌ يَأْشُوهُرَ كَعَبْرَةِ الْغَنَمِ"۔
 امام ابو حنیفہ نے۔ ابو معبد مولیٰ ابن عباس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "کوئی عورت کسی محرم یا شوہر کے بغیر سفر نہ کرے۔"

متن روایت: لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ مُحْرَمٍ أَوْ

زَوْجٍ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ صالح بن احمد قیراطی۔ حسن بن سلام۔ سعید بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(917) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: "كُلُّ عَوْرَتٍ كَسَى مُحْرَمٌ يَأْشُوهُرَ كَعَبْرَةِ الْغَنَمِ"۔
 امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

متن روایت: أَقِيلُ مِنْ أَخَذِ الرَّأْسِ مِنَ النِّسَاءِ فَهُوَ أَفْضَلُ وَالْحَلْقُ لِلرِّجَالِ أَفْضَلُ يَعْنِي فِي الْإِحْرَامِ
 "(یعنی احرام میں) خواتین کا تھوڑے سے بال کاٹ لینا اور مردوں کا سر منڈوا لینا افضل ہے۔"

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ومما قال الامام وما احب للمرأة ان تاخذ اقل من الربع وطول الشعر قدر الانملة من جوانب راسها وهو قول الامام يجب للمرأة ان تاخذ اقل من الانملة من جوانب راسها

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے امام صاحب نے جو کہا ہے اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میں خاتون کے لئے اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ وہ چوتھائی حصے سے کم بال کاٹے جبکہ لمبائی کے حوالے سے ہو اور سر کے اطراف سے وہ پوروں کے برابر بال کاٹے گی امام صاحب کا یہی قول ہے کہ عورت کیلئے یہ بات واجب ہے کہ وہ سر کے

(916) اخرجہ الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 112/2 - وابن حبان (5589) - وابن خزيمة (2530) - والحمیدی (468) -

والطیالسی (2732) - والبخاری (1862) فی جزاء الصيد: باب حج النساء - وابو یعلی (2516)

(917) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (353) فی الحج: باب من احتجم وهو محرم والحلق

☆☆قلت: وقد اخرج ابو داود (1984) فی الحج: باب الحلق والتقصير - والبيهقي فی "السنن الكبرى" 5: 104

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ليس على النساء الحلق انما على النساء التقصير

اطراف سے انگلی کے پورے سے کم بال تراشے۔

(918) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

السَّبِيعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ
الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِأَذَانٍ وَاقَامَةٍ

امام ابو حنیفہ نے - ابو اسحاق سبیعی - عبد اللہ بن یزید کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ایوب انصاری
رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
”نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی
نمازیں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ ادا کی تھیں۔“

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسین بن حسین - ابو علی احمد بن عبد اللہ بن محمد کندی - علی بن معبد بن شہر
عبدی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن احمد بن اسماعیل - احمد بن جارود - اسماعیل بن محمد انصاری - ابراہیم بن ابویحییٰ - میسرہ نبہدی -
عدی بن ثابت - عبد اللہ بن یزید کے حوالے سے نقل کی ہے: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انه صلى مع النبي صلى الله عليه وآله وسلم فجمع بين الصلاتين بجمع بأذان واقامة
انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی تو نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ میں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ
نمازیں ایک ساتھ ادا کیں۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ابوبکر محمد بن عبد اللہ بن شخیر صوفی - حسین بن حسین قاضی - احمد بن
عبد العزیز کندی - علی بن معبد - امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(919) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ مُهَلٌّ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحِلَّ بِالْحَجِّ
بِعُمْرَةٍ وَأَنْ يُحْجَّ مِنْ قَابِلٍ

”قربانی کے دن ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت
میں حاضر ہوا و عمرہ کا تلبیہ پڑھ رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے اس
یہ ہدایت کی کہ وہ حج اور عمرہ کا تلبیہ پڑھے اور اگلے سال حج
کرتے۔“

(918) أخرجه الحصكفي في ”مسند الامام“ (249) - وابن حبان (3858) - ومالك في ”الموطأ“ 401/1 في الحج: باب

المزدلفة - واحمد 420/5 - والبخاري (4414) في المغازي: باب حجة الوداع - والطبراني في ”الكبير“ (3863) -

في ”السنن الكبرى“ 120/5 - والحميدي (372)

(919) أخرجه في ”جامع الآثار“ (985) لأبي حنيفة

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلیل۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(920)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ عَلَى نَفْسِهِ الْمَشْيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ فَمَشَى بَعْضًا وَرَكَبَ بَعْضًا قَالَ يَعُودُ فَيَمْشِي مَا رَكَبَ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جب کوئی شخص بیت اللہ تک پیدل چل کر جانا خود پر لازم کرے تو وہ کچھ سفر پیدل کر لے اور کچھ سفر سوار ہو کر کرے پھر دوبارہ (حج کے لیے آئے) تو پہلے جتنا سفر سوار ہو کر کیا تھا اتنا سفر پیدل کر لے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن الشيباني في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد ولسنا نأخذ بهذا وانما نأخذ بقول امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام اذا ركب الهدى وشاة تجزيه يذبحها ويتصدق بها ولا ياكل منها شيئاً ويحرم بعمره او حجة ولا شئ عليه غير ذلك وهو قول ابي حنيفة رحمۃ اللہ علیہ

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں۔ ہم حضرت علی کے قول کو اختیار کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص قربانی کے جانور پر سوار ہو جائے تو ایک بکری ذبح کر لینا اس کے لئے کفایت کر جائے گا۔ وہ اس کو صدقہ کر دے گا خود اس میں سے کچھ نہیں کھائے گا اور پھر وہ عمرے یا حج کا احرام باندھ لے گا۔ اس پر اس کے علاوہ اور کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(921)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِنَّمَا نَهَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْمُتَعَةِ وَلَمْ يَنْهَ عَنِ الْقِرَانِ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حج تمتع کرنے سے منع کیا ہے انہوں نے حج قرآن سے منع نہیں کیا ہے۔“

——***

(920) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (733) في الأيمان: باب من جعل على نفسه المشي - وعبد الرزاق (5866)

في الأيمان والنذور: باب من نذر ثم عجز

(921) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (327) - وفي "الحجة على اهل المدينة" 8/2 - والبيهقي في "السنن

كبيرة" 30/5 في الحج: باب من استحب الاحرام من دويرة اهله

حافظ حسین بن خرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلال۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی۔ محمد بن شجاع ثلجی۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(922)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ) قَالَ هُوَ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ
امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
” (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”حج کے متعین مہینے ہیں“
ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس سے مراد شوال، ذیقعدہ اور ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن ہیں۔

——***

حافظ حسین بن خرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلال۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم بن حبیش۔ محمد بن شجاع ثلجی۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(923)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: لَوْ حَجَّجْتُ أَلْفَ حَجَّةٍ لَمْ أَدْعُ أَنْ أُقَرَّنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حَتَّى إِنَّا لَنَدْعُوهُ الْحَجَّ الْأَكْبَرَ وَنَرَى أَنَّ حَجَّ مَنْ لَمْ يُقَرَّنْ لَيْسَ بِكَامِلٍ
”میں اگر ایک ہزار مرتبہ بھی حج کروں تو حج قرآن کو ترک نہیں کروں گا، ہم تو اس کو ”حج اکبر“ کا نام دیتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں: جس نے حج قرآن نہ کیا ہو اس کا حج کامل نہیں ہے۔“

——***

حافظ حسین بن خرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلال۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(922) اخرجہ ابن ابی شیبۃ 230/4 فی الحج: باب قوله تعالى: (الحج اشهر معلومات) ما هذه الاشهر
(923) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (326) فی الحج

☆☆قلت: وقد اخرج ابن حبان (3920)۔ وابو یعلیٰ (7011)۔ واحمد 297/6۔ والطبرانی فی ”الکبیر“ (791)۔ والسنن الکبریٰ 355/4

واللفظ لابن حبان..... فقالت ام سلمة: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: يا آل محمد! من حج منكم فليقبل
فی حج

عم 25

حج کے بارے میں روایات

(924) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کو ملا کر ایک ساتھ کیا
تھا۔“متن روایت: قَرَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ جَمِيعًا

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ
نقل کیا ہے۔حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے(925) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حج اور چار عمرے کیے ہیں
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن چار عمروں میں سے ایک (عمرہ) حج کے
ساتھ کیا تھا۔“متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
حَجَّ وَاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ فَقَرَنَ إِحْدَى عُمَرِهِ الْأَرْبَعِ
مَعَ حَجَّتِهِ

——***

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے(926) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:
”اگر تمہارا حج کا ارادہ ہو تو تم حج قرآن ہی کرنا، کیونکہ اگر
تم نے حج افراد کیا، تو تمہارا عمرہ کوئی ہوگا اور تمہارا حج مکی ہوگا،
لیکن اگر تم نے ان دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھ لیا، تو تمہارا
عمرہ بھی کوئی ہوگا اور تمہارا حج بھی کوئی ہوگا۔“متن روایت: إِذَا ارَدْتَ الْحَجَّ فَلَا تَدْعُ أَنْ تُقَرْنَ
بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا فَإِنَّكَ إِنْ أَفَرَدْتَ الْعُمْرَةَ
كَانَتْ عُمْرَتُكَ كُوفِيَّةً وَحَجَّتُكَ مَكِّيَّةً وَإِنْ
أَحْرَمْتَ بِهِمَا جَمِيعًا كَانَتْ عُمْرَتُكَ كُوفِيَّةً
وَحَجَّتُكَ كُوفِيَّةً

(924) اخرجہ فی ”جامع الآثار“ لأبي حنيفة (975)

قلت: وقد اخرج احمد 99/3 - والدارقطني 288/2 - والحاكم في ”المستدرک“ 472/1 - وابونعيم في ”اخبار اصفهان“ 250/1 - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 40/5

عن انس بن مالك يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبي بالحج والعمرة جميعا يقول: لبيك عمرة وحجاً لبيك
عمرة وحجاً

(925) قد تقدم في (924)

(926) قد تقدم اصل هذا الاثر في (924)

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(927)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

”جب عرفہ کے دن تمہاری ظہر اور عصر کی نمازیں امام کے ساتھ ادا نہ ہو سکیں تو تم ان میں سے ہر ایک کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ہمراہ ادا کرو۔“

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(928)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

”جب تم عرفہ کے دن اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرو۔“
متن روایت: إِذَا صَلَّيْتَ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي رِحْلِكَ فَصَلِّ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنَ الصَّلَاتَيْنِ لَوْ قَتَهَا وَلَا تَرْتَحِلْ مِنْ مَنْزِلِكَ حَتَّى تَفْرُغَ مِنَ الصَّلَاةِ

نماز پڑھ کر فارغ نہیں ہو جاتے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبهذا كان ياخذ

ابو حنيفة واما قولنا فانه يصليهما في رحله كما يصليهما مع الامام يجمعهما جميعاً باذان

واقامتين لان العصر انما قدمت للوقوف وكذلك بلغنا عن عائشة رضى الله عنها وعن عبد الله

بن عمرو رضى الله عنهما وعن عطاء بن ابورباح وعن مجاهد رحمهما الله تعالى

امام محمد بن حسن شيباني نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام

محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ بھی اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے تاہم ہماری رائے یہ ہے کہ آدمی اپنی ذاتی رہائشی جگہ پر یہ

(927) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (343)۔ وابن ابى شيبة 252/3 (14035) في الحج: باب في الرجل يصلي

بعرفة في رحله ولا يشهد الصلاة مع الامام

(928) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (344) في الحج: باب الصلاة بعرفة وجمع

نمازیں اسی طرح ادا کرے گا جس طرح اس نے ان دونوں کو امام کے ہمراہ ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ایک ساتھ ادا کرنا تھا۔ کیونکہ عصر کی نماز کو وقوف کے لئے مقدم کیا گیا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ عطاء بن ابی رباح اور مجاہد کے حوالے سے اسی کی مانند روایت ہم تک پہنچی ہے۔

(929) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الصَّلَاةِ بِجَمْعٍ قَالَ إِذَا صَلَّاهُمَا بِجَمْعٍ صَلَّيْتَهُمَا بِأَذَانٍ وَأَقَامَةٍ فَإِنْ تَطَوَّعْتَ بَيْنَهُمَا فَاجْعَلْ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ أَقَامَةً

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”مزدلفہ میں نماز ادا کرنے کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: جب تم مزدلفہ میں یہ دونوں نمازیں ادا کرو گے تو ان دونوں کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ہمراہ ادا کرو گے اگر تم نے ان دونوں کے درمیان کوئی نفل نماز ادا کی ہو تو تم دونوں کے لیے الگ الگ اقامت کہو گے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

قول ابي حنيفة ثم قال محمد ولا يعجبنا ان يتطوع بينهما

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ ان دونوں کے درمیان نفل نماز ادا کی جائے۔

(930) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَخْرُجُ يَوْمَ عَرَفَةَ مِنَ الْبَيْتِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ابراہیم نخعی رحمہ اللہ عرفہ کے دن اپنے گھر سے نہیں نکلتے تھے۔“

وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ: التَّعْرِيفُ الَّذِي يَصْنَعُهُ النَّاسُ لَيْسَ بِشَيْءٍ إِنَّمَا التَّعْرِيفُ بِعَرَفَاتٍ

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: لوگوں میں جو عرفہ کا دن منانے کا رواج ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے عرفہ کا دن (اہتمام کے ساتھ) عرفات میں ہی منایا جاتا ہے۔

(931) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

(929) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (345) فی الحج: باب الصلاة بعرفة وجمع

(930) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (346) فی الحج: باب الصلاة بعرفة وجمع

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُمَا أَفَاضَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ عَرَاقَاتٍ إِلَى جَمْعٍ فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ فِي عَدُوِّ الْإِبِلِ وَإِنْ بَعِيرُهُ لَمْ يَزَلْ يَقْصَعُ بِجَرَّتِهِ حَتَّى آتَى جَمْعًا

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

”یہ دونوں حضرات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ عرافات سے مزدلفہ کی طرف روانہ ہوئے تو ہم نے انہیں (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو) یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! تم سکون اور وقار کے ساتھ چلو! اونٹوں کو تیز چلانا کوئی نیکی نہیں ہے ان کا اپنا اونٹ مسلسل جگالی کرتا رہا یہاں تک کہ وہ مزدلفہ آ گئے۔“

——***

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(932) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدَّمَ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ إِلَى مَكَّةَ مِنْ جَمْعٍ جَعَلَ يُوصِي إِلَى كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ أَنْ لَا يَرْمِيَ الْجُمُرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے اہل خانہ میں سے کمزور افراد کو پہلے ہی مزدلفہ سے مکہ بھجوا دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ہر ایک فرد کو یہ ہدایت کی: کہ وہ سورج نکلنے سے پہلے جمرہ کو کنکریاں نہ مارے۔“

——***

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(933) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ خَرَجَ مِنْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ يَوْمَ

(931) وقد اخرج احمد 244/1 - وابن خزيمة (2863) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 126/5 - عن عباس مرفوعا.....

يا ايها الناس عليكم بالسكينة يا ايها الناس عليكم بالسكينة

(932) اخرج ابن حبان (3862) - والبخاري (1677) في الحج - باب من قدم ضعفة اهل بليل - والترمذي (892) في الحج - ما جاء في تقديم الضعفة من جمع بليل - والبيهقي في "السنن" 123/5 - واحمد 372/1 - والطبراني في "الكبير" (11285)

النَّحْرِ وَهُوَ يُلَبِّي فَتَعَجَّبَ النَّاسُ مِنْهُ فَرَادَ فِي تَلْبِيَّتِهِ لَبَّيْكَ عَدَدَ التُّرَابِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْهَا

سے نکلے، تو تلبیہ پڑھ رہے تھے لوگوں نے اس پر حیرانگی کا اظہار کیا، تو انہوں نے اپنے تلبیہ میں ان الفاظ کا اضافہ کیا:

”میں مٹی (کے ذرات) کی تعداد میں حاضر ہوں“

لیکن پھر انہوں نے ان الفاظ کو دوبارہ ادا نہیں کیا۔

——***

حافظ ابن خسرونے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(934) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ صَفِيَّةَ أَنْ تَنْفِرَ قَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ عَقْرَى حَلَقْنِي فَقَالَ أَمَا كُنْتَ طُفْتُ بِالْبَيْتِ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَاصْدِرِي

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو روانگی کا حکم دیا، تو انہوں نے عرض کی: مجھے حیض آیا ہوا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نکمی نالائق، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم بیت اللہ کا طواف کر نہیں چکی ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم روانہ ہو جاؤ!“

——***

حافظ ابن خسرونے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ تک اپنی سابقہ سند کے ساتھ نقل کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(935) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبِرِيِّ:

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن سعید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابوسعید مقبری بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ إِذَا طُفْتَ بِالْبَيْتِ لَمْ تُجَاوِزِ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ حَتَّى تَسْتَلِمَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذَلِكَ فَفَعَلْتُهُ

”ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے آپ رکن یمانی کا استلام کیے بغیر آگے نہیں گزرتے ہیں، تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے، اس لیے میں یہ کرتا ہوں۔“

——***

(934) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 2/234 - والطبرانی فی ”الوسط“ (861) - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 5/146 - واحمد 6/85 - والشافعی فی ”المسند“ 1/367 (ترتیب السندی) - والحمیدی (201) - وابن الجارود فی ”المنتقى“ (496) - وابن خزيمة (3002)

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - عبد اللہ بن منصور کسائی - حارث بن عبد اللہ حارثی - حسان بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم ابن جیش بغوی - محمد بن شجاع ثانی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(936) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: عبد اللہ بن ابوسعید مقبری

أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ:

”ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ نے احرام باندھا ہو (یعنی تلبیہ پڑھنا شروع کرنا ہو) تو آپ پہلے اپنی سواری پر سوار ہو کر قبلہ کی طرف رخ کر کے پھر تلبیہ پڑھنا شروع کرتے ہیں تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے (اس لیے میں یہ کرتا ہوں)۔“

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ حِينَ ارْدَدْتَ أَنْ تُحْرِمَ رَكِبْتَ دَابَّتَكَ وَاسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ أَحْرَمْتَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

——***

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - عبد اللہ بن احمد - حارث بن عبد اللہ - حسان بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک سابقہ حدیث میں مذکور ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(935) اخرجہ فی ”جامع الآثار“ (1040)

..... وقد اخرج ابن ماجه (2946) - واحمد 89/2 - والبخاری 186/2 - ومسلم 65/2 - وابو داود (1874) - والطحاوی

فی ”شرح معانی الآثار“ 183/2

عن سالم بن عبيد الله عن ابيه قال: لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يستلم من اركان البيت الا ركنًا أسوداً الذي يليه من نحو دور الجمعين

(936) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني فی ”الآثار“ (324) - وابن حبان (3763) - واحمد 17/2 - والنسائي

فی ”المجتبی“ 80/1 - ومالك فی ”الموطأ“ 333/1 - ومسلم (1187) - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 184/2 - والبيهقي

فی ”السنن الكبرى“ 31/5

(937) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ وَاقِفٌ بِجَمْعٍ إِذْ آتَاهُ رَجُلٌ

فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدِمْتُ السَّاعَةَ وَأَنَا مُهْلٌ

بِالْحَجِّ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَتَهْتَدِي إِلَى عَرَافَاتٍ قَالَ لَا

فَارْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا وَقَالَ انْطَلِقِي بِهِ عَرَافَاتٍ فَلْيَقِفْ

بِهَاتِهِمْ أَغْجَلَ عَلَى أَتَمِّ الْعَجَلِ فَإِنِّي حَابِسُ النَّاسِ

عَلَيْكَ فَلَمَّا أَصْبَحَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَفَ بِالنَّاسِ

فَقَالَ هَلْ جَاءَ الرَّجُلُ هَلْ جَاءَ الرَّجُلُ فَلَمْ يَزَلْ

وَاقِفًا بِالنَّاسِ حَتَّى جَاءَ الرَّجُلُ وَأَفَاضَ الرَّجُلُ

وَأَفَاضَ النَّاسُ مَعَهُ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مزدلفہ میں وقوف کیے ہوئے تھے اس دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! میں اب یہاں پہنچا ہوں میں نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم عرفات جا سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ ایک شخص کو بھیجا اور فرمایا: تم اسے عرفات لے جاؤ، یہ وہاں وقوف کرے پھر جتنی جلدی ہو سکے تم میرے پاس آ جانا میں تمہارے لیے لوگوں کو روک کے رکھوں گا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو روک رکھا، آپ یہ دریافت کرتے رہے: کیا وہ شخص آ گیا ہے؟ کیا وہ شخص آ گیا ہے؟ تو وہ لوگوں کے ساتھ اُس وقت تک ٹھہرے رہے جب تک وہ شخص آ نہیں گیا، جب وہ شخص روانہ ہوا تو اس کے ساتھ لوگ بھی روانہ ہوئے۔“

——***

حافظ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن ابن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی - محمد بن شجاع بلخی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - ابوحسن احمد بن محمد بن احمد قسعی - ابومحمد جعفر بن محمد بن علی بن حسین طاہری - ابوقاسم بغوی - موسیٰ بن ایوب - حسان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(938) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ رَمَلَ فِي طَوَافِهِ بِالْبَيْتِ مِنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے تین چکروں میں حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک یعنی پورے بیت

(937) وقد اخرج احمد 309/4 - والنسائي في "المجتبى" 256/5 - وفي "الكبرى" (4011) - وابن ماجه (3015) - وابن حزيمة (2822) - والحميدي (899) - والبخاري في "التاريخ الكبير" 11/2 - وابو داود (1949) - والترمذي (889)

إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ الْبَيْتِ كُلِّهِ
وَمَشَى الْأَرْبَعَةَ عَلَى هَيْئَتِهِ
اللہ کے گرد مل گیا تھا اور چار چکروں میں آپ ﷺ عام حج سے چلے تھے۔

——***

حافظ ابن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی اللہ عنہ

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(939) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے آپ ﷺ رکن یمانی کا استلام کیے بغیر آگے نہیں گزرتے تھے۔“

——***

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی بن محمد نے یہ روایت - ابوحسن - علی بن عبد العزیز طاہری - ابو محمد حسن القطینی - یحییٰ بن علی بن محمد بن ہاشم - محمد بن ابراہیم بن ابوسکینہ - امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(940) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا) قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ کو حجر اسود کا استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے اُس کے بعد میں نے کبھی بھی اس کا استلام ترک نہیں کیا ہے۔“

مَتْنُ رَوَايَتٍ: مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ الْحَجَرِ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ

(938) اخبرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (333) في الحج: باب الطواف والقراءة في الكعبة - وفي ”الموعظة“

ومسلم (1891) - وابو داود (1891) - والدارمي 372/1 - والترمذي 203/3

(940) قد تقدم في (935)

(939) قد تقدم في (935)

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - علی بن محمد بن عبد الرحمن سرخسی - عیسیٰ بن نصر - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(941) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ سَعَى بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مَعَ عِكْرَمَةَ فَجَعَلَ إِبْرَاهِيمَ يَصْعَدُ الصَّفَا وَلَا يَصْعَدُ عِكْرَمَةَ وَيَصْعَدُ الْمَرْوَةَ وَلَا يَصْعَدُ عِكْرَمَةَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا تَصْعَدُ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَقَالَ هَكَذَا طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَمَّادٌ فَلَقِيتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَحَكَيْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ كَذَبَ إِنَّمَا طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَهُوَ شَاكٍ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ بِمَحْجَنِهِ فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ لَمْ يَصْعَدُ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ

امام ابو حنیفہ - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

”ایک مرتبہ انہوں نے عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ صفا و مروہ کی سعی کی تو ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ صفا پر چڑھ گئے لیکن عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ اُس پر نہیں چڑھے اسی طرح ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ مروہ پر بھی چڑھ گئے لیکن عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ اُس پر نہیں چڑھے میں نے اُن سے کہا: اے ابو عبد الرحمن! کیا آپ صفا اور مروہ پر نہیں چڑھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح طواف کیا تھا۔

حماد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: (بعد میں) میری ملاقات سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی اور میں نے اُن کو اس واقعہ کے بارے میں بتایا تو انہوں نے کہا: انہوں (یعنی عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ) نے غلط کہا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر بیٹھ کر بیت اللہ کا طواف کیا تھا، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چھتری کے ذریعے ارکان کا استلام کیا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر بیٹھ کر ہی صفا و مروہ کا طواف کیا تھا، اسی وجہ سے (خاص اس موقع پر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے اوپر نہیں چڑھے تھے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة رحمۃ اللہ علیہ ثم قال محمد ويقول

سعید بن جبیر ناخذ ينبغى ان يصعد الصفا ويستقبل القبلة حتى يراها ويدعو الله تعالى

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: سعید بن جبیر کہتے ہیں: مناسب یہ ہے کہ آدمی صفا پر چڑھنے کے بعد قبلہ کی طرف رخ کرے اور اسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔

(941) اخرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (246) - وابن حبان (3829) - ومسلم (1272) فی الحج: باب جواز الطواف علی بعیر

حیره - والبخاری (1607) فی الحج: باب استلام الرکن بمحجن - وابو داود (1877) فی المناسک - والبیہقی فی ”السنن

(942) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ:

متن روایت: أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْكُعْبَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى

” (ایک مرتبہ) سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے خانہ کعبہ کے احقر ایک رکعت میں پورا قرآن مکمل پڑھ لیا اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھی۔“

بِالْقُرْآنِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد ولسنا نرى باساً

اذا كان يفهم ما يقول وهو قول ابي حنيفة رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے محمد بن محمد فرماتے ہیں: ہمیں اس میں کوئی حرج نہیں لگتا جب کہ آدمی کو وہ بات سمجھ آ رہی ہو جو وہ پڑھ رہا ہے۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی حکم ہے۔

(943) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ:

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: قَرَأَ عَلَى مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ فِي قِرَاءَةِ

”میمون بن مهران رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے حضرت

أَبِي (إِنَّ الصَّافَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ

بن کعب رضی اللہ عنہ کی قرأت کے مطابق یہ آیت یوں پڑھی:

الْبَيْتِ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا)

(إِنَّ الصَّافَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتِ

أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا)

”بیشک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرتا ہے اس کو کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

ان دونوں کا طواف کر لیتا ہے۔“

——***

ابو عبد اللہ حسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعدا احمد بن عبد الجبار - علی بن علی بصری - ابوقاسم بن محمد

ابو عباس بن عقدہ - محمد بن احمد بن عبد اللہ بن زیاد - محمد بن اسحاق - سعدان بن یحییٰ النخعی دمشقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

روایت کی ہے۔

(944) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ

امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت

(942) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (336) فی الحج: باب الطواف والقراءة فی الکعبۃ - وعبد الرزاق

(944) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الموطأ“ 214 - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 263/2 - وابن ابی شیبہ

فی المناسک: باب من رخص فی دخول مکة بغير احرام - والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 178/5 - ومالك فی ”الموطأ“ 3/1

عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَأْتِيَ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَتَجْعَلَ ظَهْرَكَ إِلَى الْقِبْلَةِ وَتَسْتَقْبِلَ الْقَبْرَ بِوَجْهِكَ ثُمَّ تَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”سنت یہ ہے کہ جب تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پہ حاضر ہو تو قبلہ کی سمت سے قبر مبارک کی طرف آؤ تمہاری پشت قبلہ کی طرف ہو اور تمہارا رخ قبر مبارک کی طرف ہو اور پھر تم یہ پڑھو:

”اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں (آپ پر نازل) ہوں۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - عثمان بن سعید - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

945- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ:

امام ابو حنیفہ نے - یحییٰ بن سعید انصاری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نافع نے انہیں بتایا: میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

”ایک شخص کھڑا ہوا اس نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! احرام باندھنے والا کہاں سے (احرام باندھنے کا پابند ہوگا؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل مدینہ عقیق سے احرام باندھیں گے اہل شام مجھ سے احرام باندھیں گے اور اہل نجد قرن سے احرام باندھیں گے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح سے ان کی تحریر کے حوالے سے - عبداللہ بن قاسم بصری - مطہر بن غالب یہ ذیل ہیں - امام زفر بن ہذیل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

946- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ كَثِيرٍ أَبِي الصَّبَّاحِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ عُمَرَ ابْنِ حَطَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - موسیٰ بن ابوبکر الصباح - جس شخص نے انہیں اس کے بارے میں بتایا اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

مخرج أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (225) - وابن حبان (3759) - ومالك في "الموطأ" 330/1 في الحج: باب مواقيت الحج - والشافعي في "المسند" 279/1 - والدارمي 30/2 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 26/5 - والبخاري (1522) في الحج: باب فرض مواقيت الحج والعمرة

متن روایت: اِنَّهٗ رَاَهُمْ يَهْلِلُوْنَ وَيَكْبِرُوْنَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ فَقَالَ هِيَ وَاللهِ هِيَ فُسِّلَ عَنْ قَصْدِهِ بِذَلِكَ فَقَالَ (كَلِمَةُ التَّقْوَى وَكَانُوا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا)

”انہوں نے لوگوں کو جمرہ کے پاس تلبیہ اور تکبیر کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: یہی ہے اللہ کی قسم یہی ہے ان سے کیمراد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: کلمہ اور وہ لوگ اس کے زیادہ حقدار اور اس کے اہل ہیں۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن عقدہ - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(947) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي نَصْرِ بْنِ الْبَلْخِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: متن روایت: إِذَا أَهْلَلْتَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَطُفْ لَهُمَا طَوَافَيْنِ وَاسِعٍ لَهُمَا سَعْيَيْنِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

”جب تم نے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تو ان کے لیے دو مرتبہ طواف کرو گے اور ان دونوں کے لیے مروہ کی دو مرتبہ سعی کرو گے۔“

——***

حافظ ابن خروزمی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو علی بن شاذان - ابو نصر بن احمد بن اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلیل - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حمیش - محمد بن حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

قال منصور بن المعتمر فلقيت مجاهداً وهو يفتي الناس بطواف واحد وسعي واحد فاحترمت بهذا عن علي فقال لو سمعته قبل اليوم ما افتيت الا بطوافين وسعين واما بعد اليوم فلا اتى بهما

منصور بن معتمر بیان کرتے ہیں: میری ملاقات مجاہد سے ہوئی تو وہ لوگوں کو ایک طواف اور ایک سعی کرنے کا فتویٰ دے رہے تھے۔

(946) ☆☆ اخرج عبد الرزاق - وسعيد بن منصور - وابن جرير - وابن المنذر - والبيهقي - عن علي الأزدي:

قال: كنت مع ابن عمر بين مكة ومنى فسمع الناس يقولون: لا اله الا الله والله اكبر فقال: هي هي قلت: هي هي قال: "والزمهم كلمة التقوى" كذا قال السيوطي في "الدر المنثور" 537/7

(947) اخرج محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (325) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 108/5 - والدارقطني في "السنن" 2606) في الحج: باب المواقيت - والحافظ ابن حجر في "الدراية" 35/2 - والزيلعي في "نصب الراية" 111/3

من ماج

جج کے بارے میں روایات

تھے تو میں نے انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا: اگر میں نے آج سے اسے یہ روایت سنی ہوتی تو میں دو مرتبہ طواف کرنے اور دو مرتبہ سعی کرنے کا ہی فتویٰ دیتا، لیکن آج کے بعد میں ان دونوں کے بارے میں (یعنی دونوں کام دو دو مرتبہ کرنے کے بارے میں) فتویٰ دوں گا۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(941) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَمْرِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

رَوَايَت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْحَجَرِ الْأَسْوَدِ اللَّهُمَّ إِنِّي

سُؤِلْتُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَالذُّلِّ وَمَوَاقِفِ

حَرِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

امام ابوحنیفہ نے - عبد اللہ بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکن اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اے اللہ! میں کفر، فقر، ذلت اور دنیا و آخرت میں رسوائی کی کسی بھی صورتحال سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید سے ان کی تحریر کے حوالے سے - احمد بن سعید بن عمر ثقفی ابو عثمان - حسن بن زیاد رحمہ اللہ

حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(942) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

يَسْمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ:

رَوَايَت: لَقَدْ كُنْتُ أَقْتُلُ قَلَانِدَ الْهَدْيِ

حَمْدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَقِيمُ مَا

لَنَا امْرَأَةً

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے لیے ہار تیار کیا کرتی تھی (آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں مکہ بھجوادیتے) اور خود (مدینہ منورہ میں) مقیم رہتے آپ ہم (ازواج) میں سے کسی خاتون سے علیحدگی اختیار نہیں کرتے تھے۔“

حافظ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلیل - عبد الرحمن بن محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

خرجه الحصكفي في "مسند الامام" (245) - وعبد الرزاق (8964) بمعناه

خرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 2/266 - والبخاري (1698) في الحج: باب قتل القلانيد للبدن

ومسلم (1321) في الحج: باب استحباب بعث الهدى الى الحر - وابو داود (1758) في المناسك: باب من بعث بهديه

بن ماجه (3094) في المناسك: باب تقليد البدن

(950) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْأَعْمَشِ

سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَهْدَى عَنْهَا وَقَلَّدَ الْهَدْيَ

امام ابو حنیفہ نے۔ اعمش سلیمان بن مہران۔ ابراہیم نخعی۔
اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے
خبر بیان کرتی ہیں:”نبی اکرم ﷺ نے اُن کی طرف سے قربانی کا ہدیہ
بھجوایا اور اُس کے گلے میں ہار ڈالا۔“حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ عبد اللہ بن بہلول۔ انہوں نے اپنے دادا اسماعیل بن محمد
- قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(951) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَّتْ ذَاتَ عِرْقٍ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:”نبی اکرم ﷺ نے اہل عراق کے لیے ”ذات عرق“ کے
میعقات مقرر کیا تھا۔“

——***

حافظ حسین بن محمد بن خروہی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان بن
- ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان قطعی۔ بشر بن موسیٰ۔ ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن یزید مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(952) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مَتْنُ رَوَايَتٍ: مَا انْتَهَيْتُ إِلَى الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ إِلَّا لَقِيتُ عِنْدَهُ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے”نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
”میں جب بھی رکن یمانی کے پاس آیا تو اُس کے
میری ملاقات جبرائیل (علیہ السلام) سے ہوئی۔“

——***

(950) اخبرجه الحصكفي في ”مسند الامام“ (235) - وابن حبان (3834) - والشافعي في ”المسند“ (389) - والحميدي

وابن ماجه (2963) - وابن خزيمة (2936)

(951) اخبرجه الطحاوي في ”شرح معاني الآثار“ 119/2 باب المواقيت، والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 28/5 في الحج

اهل العراق، وابو يعلى (2222)، واحمد 333/3، ومسلم (1183) في الحج: باب مواقيت الحج، وابن خزيمة (2592)

(952) اخبرجه الحصكفي في ”مسند الامام“ (243)، وابو يعلى (5811)، واحمد 2: 3، والبخاري (1606) في الحج: باب مواقيت الحج

الحج والعمرة، ومسلم (1268) في الحج: باب استحباب استلام الركنين، والدارمي في 41/2 في المناسك، والبيهقي في 953

الكبرى 76/5

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد ابن قدامہ زاہد بلخی - ابومیتب سلام بن ابوسلام - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - ابووفاطشتی مروزی - محمد بن قدامہ بلخی - ابومیتب سلام ابوسلام - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(953) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ:

متن روایت: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عُمَرَ إِنَّكَ تَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: عبد اللہ بن سعید بن ابراہیم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ رکن یمانی کا استلام کرتے ہیں (اس کی وجہ کیا ہے؟) تو انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

...—...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبد اللہ بن محمد بن منصور - حارث بن عبید اللہ - حسان بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد کہتے ہیں: ابوحنیفہ کے عبد اللہ بن سعید بن ابراہیم مقبری سے سماع (کی روایت) محل نظر ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(954) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

متن روایت: أَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ مَنْ أَرَادَ حُجَّ الْحَجِّ فَلَا يُحْرِمَنَّ إِلَّا مِنْ مِيقَاتِ وَالْمَوَاقِيتِ نَبِيَّ وَقَتَّهَا لَكُمْ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ وَمَنْ مَرَّ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَهْلِهَا ذُو الْحُلَيْفَةِ وَلَا أَهْلَ الشَّامِ وَمَنْ مَرَّ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَهْلِهَا

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود بن یزید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: تم میں سے جس کا حج کا ارادہ ہو وہ مہقات سے ہی احرام باندھے، مہواقیت وہ ہیں جنہیں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے، اہل مدینہ اور اس کی طرف سے آنے والے دوسرے علاقوں کے لوگ ذوالحلیفہ سے، اہل شام اور اس کی طرف سے آنے والے دوسرے علاقوں کے لوگ جھہ سے، اہل نجد اور اس کی طرف سے

متن روایت: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ مِنْ جَمْعٍ بَلِيلٍ وَقَالَ لَهُمْ لَا تَرْمُوا جَمْرَةَ الْعُقْبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

”نبی اکرم ﷺ نے اپنے اہل خانہ میں سے کمزور افراد کو مزدلفہ سے رات کے وقت پہلے ہی روانہ کر دیا تھا اور ان سے یہ فرمایا تھا: تم جمرہ عقبہ کو اس وقت تک کنکریاں نہ مارنا جب تک سورج طلوع نہیں ہو جاتا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن محمد اسدی - سعید بن سلیمان اور ابو ہمام سکونی (اور) علی بن محمد سمسار - محمد بن عبد اللہ بن خیرون - عباس بن عزیر قطان مروزی - ابو ہمام سکونی (اور) علی بن حسن کوفی (اور) حسن بن سفیان - عبد اللہ بن عمر جعفی (اور) بدر بن یثیم بن خلف حضرمی - ابو کریب ان سب نے - عبد الرحیم بن سلیمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت حمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبد اللہ بن احمد بن بہلول سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں): میرے والد اور قاسم نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن ہمام ابو بکر خفاف - سہل بن عمار - جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد عبد اللہ بن زید - ابو کریب محمد بن علاء - عبد الرحیم بن سلیمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو حسن محمد بن ابراہیم - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع - حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو غنائم محمد بن علی بن حسن بن ابو عثمان - ابو حسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ - ابو سہل محمد بن احمد قطان - احمد بن حسن بن عبد الجبار - عبد اللہ بن عمر - عبد الرحیم بن سلیمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک پہلے والی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ - ابو حسن نرسی - عبد الوہاب بن حسن - احمد بن عمیر بن جوصاء - عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(957) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ سَعِيدِ
 امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابو سلیمان - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان

متن روایت: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے بیمار ہونے کی وجہ سے خانہ کعبہ کا

وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ شَاكٍ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ

طواف سواری پر بیٹھ کر کیا تھا آپ ﷺ اپنی چھتری کے ذریعے

الْأَرْكَانَ بِمُحْجَنِّهِ

ارکان کا استلام کرتے رہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر صغانی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو مقاتل کے حوالے

سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(958) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ بیمار تھے آپ ﷺ نے خانہ کعبہ کا

متن روایت: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

طواف اونٹنی پر بیٹھ کر کیا آپ ﷺ نے اپنی چھتری کے ذریعے

وَسَلَّمَ مَرِيضًا فَطَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى نَاقَتِهِ وَاسْتَلَمَ

اسود کا استلام کیا آپ ﷺ اپنی سواری پر بیٹھ کر (صفادومر)

الْحَجَرَ بِمُحْجَنِّهِ وَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَصْعَدَ عَلَى

پر) چڑھ نہیں سکتے تھے۔“

رَاحِلَتِهِ

——***

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - محمد بن حنیفہ بن ماہان - تمیم بن منصر - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے

ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو بکر محمد بن علی خیاط - ابو عبد اللہ بن دوست علاف -

قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(959) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

امام ابو حنیفہ نے - ابو اسحاق سبعمی - عبد اللہ بن یزید

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ایوب انصاری

السَّبَّيْعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطَمِيِّ عَنْ أَبِي

رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

نمازیں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ ادا کی تھیں۔“

وَسَلَّمَ صَلَّي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِأَذَانٍ وَأَقَامَةٍ

وَاحِدَةٍ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد بن شداد - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد - محمد بن منذر - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے یہ ان کی سند کے ساتھ دوسرے الفاظ میں منقول ہے: (جو درج ذیل ہیں):

انه صلى الله عليه وآله وسلم فاتته صلاة المغرب والعشاء فجمع بينهما باذان واقامة
نبی اکرم ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا نہیں کی تھیں تو آپ نے ان دونوں کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ہمراہ اکٹھے ادا کیا۔

پھر وہ فرماتے ہیں: ابواسحاق کے حوالے سے یہ حدیث ثابت نہیں ہے۔

ابو عبد اللہ بن خروم نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر - حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن بن عبد اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(960) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:
متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهُوَ شَاكٍ عَلَى رَاحِلَتِهِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے بیماری کے عالم میں اپنی سواری پر (بیٹھ کر) صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا تھا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(961) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبِرِيِّ:

متن روایت: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَا أَبَا
عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّكَ تُلَوِّنُ لِحْيَتَكَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ
فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ
رَأَيْتُكَ تَتَوَضَّأُ فِي النَّعَالِ السَّيْتِيَّةِ وَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ
تُحْرِمَ رَكْبَتَ ثُمَّ اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ أَحْرَمْتَ قَالَ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهَا

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن سعید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابو سعید مقبری بیان کرتے ہیں:

”ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابو عبد الرحمن! آپ اپنی داڑھی پر زرد رنگ لگاتے ہیں تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ ایسا کیا کرتے تھے اس شخص نے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ سبتی جوتے پہن کر ہی وضو کر لیتے ہیں اور جب آپ نے تلبیہ پڑھنا شروع کرنا ہوتا ہے تو آپ سواری پر سوار ہو کر پھر قبلہ کی طرف رخ

کرتے ہیں پھر تلبیہ پڑھنا شروع کرتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسے ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبداللہ بن محمد بن منصور ہمدانی - حارث بن عبید اللہ - حسان بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے یہ احادیث عبداللہ بن عمر (عمری) - عبداللہ بن سعید بن ابوسعید مقبری کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی نقل کی ہے۔

(962) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ أَيضًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتَكَ تَصْنَعُ أَرْبَعَ خِصَالٍ قَالَ مَا هُنَّ قَالَ رَأَيْتَكَ حِينَ أَرَدْتَ أَنْ تُحْرِمَ رَكْبَتَكَ رَاحِلَتَكَ وَاسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ أَحْرَمْتَ حِينَ انْبَعَثَ بِكَ بَعِيرُكَ وَرَأَيْتَكَ حِينَ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ لَمْ تُجَاوِزِ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ حَتَّى تَسْتَلِمَهُ وَرَأَيْتَكَ تُلَوِّنُ لِحْيَتَكَ بِالصُّفْرِ وَرَأَيْتَكَ تَتَوَضَّأُ فِي النَّعَالِ السَّيْتِيَّةِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ كُلَّهُ

امام ابوحنیفہ نے - عبید اللہ بن عمر - نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے۔

”ایک شخص نے ان سے کہا: اے ابوعبد الرحمن! میں نے آپ کو چار کام کرتے ہوئے دیکھا ہے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: وہ کون سے ہیں؟ اس شخص نے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ نے تلبیہ پڑھنا شروع کرنا ہوتا ہے تو آپ سواری پر سوار ہو کر پھر قبلہ کی طرف رخ کرتے ہیں پھر جب آپ کا اونٹ آپ کو لے کر کھڑا ہوتا ہے تو آپ پھر تلبیہ پڑھنا شروع کرتے ہیں میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہوں تو رکن یمانی کا استلام کیے بغیر آگے نہیں گزرتے ہیں میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ داڑھی پر زرد رنگ کا خضاب لگاتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ سختی جوتے پہن کر ہی وضو کر لیتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ سب کام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

——***

ابوعبد اللہ حسین بن محمد بن خروہی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان - قاضی ابوالفضل احمد بن نصر بن اشکاب بخاری - ابوعبد اللہ ابن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توہ قزوینی - امام محمد بن حسن

کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں اسی طرح نقل کیا ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے

(963) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهَا قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَصْدُرُ النَّاسُ

بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَصْدُرُ بِحُجَّةٍ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ

إِنْ طَلِقَ بِهَا إِلَى التَّعِيمِ فَلْتَهَلْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ لَتَفْرُغْ مِنْهَا

ثُمَّ لَتُعَجِّلْ عَلَيَّ فَإِنِّي أَنْتَظِرُهَا بِبَطْنِ الْعُقْبَةِ

”انہوں نے عرض کی: یا نبی اللہ! لوگ عمرہ اور حج کر کے

واپس جائیں گے اور میں صرف حج کر کے واپس جاؤں

گی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن ابوبکر کو حکم دیا، اور

فرمایا: تم اس کو تنعیم لے جاؤ! یہ (وہاں سے) عمرے کا احرام

باندھ لے اور پھر اس (عمرہ) سے فارغ ہو کر میرے پاس جلدی

پہنچ جائے، میں عقبہ کے نشیبی حصے میں اس کا انتظار کروں گا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابواسامہ زید بن یحییٰ بن زید بلخی فقیہ - محمد بن قاسم - عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام

ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(964) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ يَهْلُ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کی سواری سیدھی کھڑی ہوگئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ پڑھنا

شروع کیا۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوعباس بن عقدہ - محمود بن علی بن عبید اللہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے

سے - صلت بن حجاج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(963) اخبرني ابن حبان (3792)، وابن خزيمة (2604)، والنسائي 145/5 في المناسك: باب افرا الحج، وابن ابى شيبة

79/1، والبخاري (317) في الحيض: باب نقض المرأة شعرها عند غسل المحيض، ومسلم (1211) (117)، وابن ماجه (3000)

في المناسك: باب العمرة من التعيم .

(964) قد تقدم في (953) .

حافظ صاحب بیان کرتے ہیں: صلت (نامی راوی) کہتے ہیں: عبید اللہ نے - سعید بن ابوسعید - عبد اللہ بن جریج کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

امام زفر ہیاج، مسروق، اسد بن عمرو، حمزہ بن حبیب، حسن بن زیاد اور قاضی ابو یوسف رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب محمد بن علی بن فتح عشاری - ابو حفص - ابن شاہین - احمد بن سعید ہمدانی - محمود بن علی - صلت بن حجاج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(965) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّهُ قِيلَ لَهُ صَلَّى عُثْمَانُ أَرْبَعًا فَقَالَ إِنَّا لِلَّهِ وَأَنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ حَضَرَ الصَّلَاةُ مَعَ عُثْمَانَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فَقِيلَ لَهُ اسْتَزَجَعْتَ وَقُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ صَلَّيْتُ أَرْبَعًا فَقَالَ الْخِلَافُ شَرٌّ قَالَ وَكَانَ عُثْمَانُ أَوَّلُ مَنْ أَتَمَّهَا بِمَنَى

”انہیں بتایا گیا: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے (حج کے موقع پر مسافر کے طور پر دو رکعات ادا کرنے کی بجائے) چار رکعات ادا کی ہیں تو انہوں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں دو رکعات ادا کی ہیں میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بھی دو رکعات ادا کی ہیں (راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں چار رکعات ادا کر لیں (بعد میں) اُن سے کہا گیا: آپ نے پہلے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا تھا اور فلاں بات کہی تھی اور اب آپ نے چار رکعات بھی ادا کر لی ہیں تو انہوں نے فرمایا: (خلیفہ وقت سے) اختلاف ظاہر کرنا (یا مخالفت کرنا) یا اس کے برخلاف کرنا (”شر“ ہے)۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - اسماعیل بن بشر - مقاتل بن ابراہیم - نوح بن ابومریم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل احمد بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - قاضی عمر بن حسن اشثانی - قاسم بن محمد - ابوبلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(965) أخرجه ابن حبان (2758)، ومسلم (694) في صلاة المسافرين وقصرها: باب قصر الصلاة بمنى، والدارمي 354/1 والبخاري (1082) في تقصير الصلاة: باب الصلاة بمنى.

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

ہے:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا بَأْسَ بِالْعُمْرَةِ فِي سَائِرِ السَّنَةِ مَا

”سال بھر میں (کسی بھی دن میں) عمرہ کرنے میں کوئی

حرج نہیں ہے البتہ عرفہ کا دن، قربانی کا دن اور ایام تشریق (کے

خِلا يَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَأَيَّامَ التَّشْرِيقِ

دنوں کا حکم مختلف ہے)۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن سلام - عیسیٰ بن ابان - محمد بن حسن کے حوالے

سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - عبد اللہ بن کثیر تمار کوئی - یحییٰ بن حسن بن فرات - ان کے بھائی زیاد بن حسن - انہوں

نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو بکر خیاط مقری - ابو عبد اللہ بن دوست علاف

- قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

ابن خسرو نے بھی یہ روایت اشنانی تک اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ابو حسن برقی نے - بشر بن ولید - امام

ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

امام ابو حنیفہ نے - ابو جناب یحییٰ بن ابوجہ - ہانی بن یزید

(969) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي جَنَابٍ

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

يَحْيَى بْنُ أَبِي حَيَّةٍ عَنْ هَانِيٍّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بیان کرتے ہیں:

بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

”ہم اُن کے ساتھ عرفات سے روانہ ہوئے جب ہم نے

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَفْضْنَا مَعَهُ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا نَزَلْنَا

مزدلفہ میں پڑاؤ کیا تو انہوں نے اقامت کہہ کر ہمیں مغرب کی

جَمْعًا أَقَامَ فَصَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلَّى بِنَا

نماز پڑھائی پھر وہ آگے بڑھے اور انہوں نے ہمیں (عشاء کی

رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمَرَ إِلَى

نماز کی) دو رکعات پڑھائیں پھر انہوں نے کچھ پانی منگوا کر

فَرَاشَهُ فَقَعَدْنَا نَنْتَظِرُ طَوِيلًا ثُمَّ قُلْنَا يَا أَبَا عَبْدِ

اپنے اوپر انڈیلا اور پھر لیٹ گئے ہم خاصی دیر بیٹھے ان کا انتظار

الرَّحْمَنِ الصَّلَاةَ فَقَالَ أَيُّ الصَّلَاةِ تَعْنُونَ قُلْنَا

کرتے رہے پھر ہم نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! نماز (نہیں

الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَقَالَ أَمَّا كَمَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ

پڑھنی؟) انہوں نے دریافت کیا: کون سی نماز؟ ہم نے کہا: عشاء

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ صَلَّيْتُ

کی انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح (یہاں اس

مقام پر) اُسے ادا کیا تھا اُسی طرح میں نے بھی ادا کر لیا ہے۔“

(969) أخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (248)، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 312/2، وابن حبان (3859)، وابن عساکر (1932) في المناسك: باب الصلاة بجمع، والبيهقي في "السنن الكبرى" 121/5، واحمد 3-2/2، والترمذي (888) في الحج

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد اللہ بن محمد - علی ثلجی (اور) عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح ان دونوں نے - عیسیٰ بن احمد عسقلانی - مقلی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل - عثمان بن سعید بن یونس - ابو عبد الرحمن مقلی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن یعقوب ثلجی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے، تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمع بین المغرب والعشاء یعنی بالمزدلفة
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔ یعنی مزدلفہ میں۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - حسن بن علی - حسین بن علی کی تحریر - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن بن فرات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے پہلے الفاظ کے ہمراہ روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی (اور) حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل - عبدوس بن بشر - امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - عثمان بن سعید - ابو عبد الرحمن مقلی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن نصیر - احمد بن حیا - عبد اللہ بن محمد بن رستم - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر - انہوں نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو الفضل بن خیرون - ابو بکر خیاط - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشثانی - محمد بن سلمہ واسطی - ابو عبد الرحمن مقلی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

الفصل الثالث فیما هو من محظورات الإحرام وفيما ليس منها وفي الجزية

تیسری فصل: احرام کی ممنوعات کون سی چیزیں احرام سے نہیں ہوتی ہیں اور جزاؤں کا بیان

(970) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ

السَّائِبِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمَهَانَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: بَيْنَمَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ فِي الْمَسْجِدِ

وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ هَرَوِيَّانِ إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ تَلَبَّسْ

الْمَصْبُوغَ وَأَنْتَ مُحْرِمٌ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ فَإِنَّمَا

صَبَغْنَا بِمَدَرٍ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن سائب کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: کثیر بن جہان بیان کرتے ہیں:

”ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سعی کی جگہ پر

تھے کہ ایک شخص نے ان سے کہا: آپ نے حالت احرام میں رنگ

ہوا کپڑا پہنا ہوا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! ہم نے اس

کو خاکی رنگ میں رنگا ہے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے

ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو غنائم - ابو حسن بن زریق - ابو ہل احمد بن محمد - بشر بن ولید - ابو عبد

الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ لا نرى

به باساً لانه ليس بطيب ولا زعفران وهو قول ابي حنيفة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں کیونکہ وہ نہ تو خوشبو ہے اور نہ ہی زعفران

ہے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(971) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: مَنْ قَتَلَ ضَفْدَعًا كَانَ عَلَيْهِ شَاةٌ

مُحْرَمًا كَانَ أَوْ حَلَالًا

امام ابو حنیفہ نے - ابو زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے

ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص مینڈک کو مار دے اس پر بکری (کی قربانی) واجب

ہوگی خواہ وہ محرم ہو یا نہ ہو۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - احمد بن محمد بن موسیٰ انطاکی - محمد بن علی عسقلانی - عبدالرحمن بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(972) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِهِمْ بِالْحَجِّ وَيَجْعَلُوا عُمْرَةً

امام ابو حنیفہ نے - ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اپنے حج کا احرام کھول دیں اور اسے عمرہ بنادیں (یعنی عمرہ کر کے حج کا احرام کھول دیں)۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - رجاء بن سوید نسفی - حم بن نوح - سعدان بن سعید خلعی - نصر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(973) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الرَّجُلِ بِقَدِيمٍ مُتَمَتِّعًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَا يَطُوفُ حَتَّى يَدْخُلَ شَوَّالٌ قَالَ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ لَأَنَّهُ طَافَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جو شخص ”حج تمتع“ کرنے کے لیے رمضان کے مہینے میں (مکہ مکرمہ) آئے اور طواف نہ کرے یہاں تک کہ شوال کا مہینہ شروع ہو جائے (جو حج کے مخصوص مہینوں میں سے ایک ہے) ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تو وہ شخص حج تمتع کرنے والا شمار ہوگا کیونکہ اس نے حج کے مخصوص مہینوں میں طواف کیا ہے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وعمرته في

الشهر الذي يطوف فيه لا في الشهر الذي يحرم فيه وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: اس شخص کا عمرہ اس مہینے میں شمار ہوگا جس میں اس نے طواف کیا ہے نہ کہ اس مہینے میں شمار ہوگا جس میں اس

(972) اخرجہ الحصكفي في "مسند الامام" (230)، وابن حبان (349)، واحمد 217/3، والشافعي في "المسند" 373/1، والحميدي (1293)، والبخاري (1557)، ومسلم (1216) في الحج: باب وجوه الاحرام، والبيهقي في "السنن الكبرى" 41/5، والبقوي في "شرح السنة" (1872).

(973) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (341) في الحج: باب العمرة في اشهر الحج وغيرها.

قلت: وقد اخرج البيهقي في "السنن الكبرى" 342/4، والحاكم في "المستدرک" 303/2، والطبرانی في "الكبير" (9703)، والدارقطني (2432) في الحج، واللفظ له: عن عبد الله بن عمر: (الحج اشهر معلومات)، قال: "شوال، وذو القعدة، وعشر من ذي الحجة".

نے احرام باندھا تھا۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(974) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الرَّجُلِ يَفُوتُهُ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي

الْحَجِّ قَالَ عَلَيْهِ الْهَدْيُ لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَوْ أَنَّهُ يَبِيعُ ثَوْبَهُ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جس شخص کے حج کے دنوں کے تین روزے رو جائیں اس پر قربانی کرنا لازم ہوگا، خواہ اس کے لیے اس کو اپنے کپڑے فروخت کرنے پڑیں۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں:

”میں نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا، اس وقت انہوں نے کٹے ہوئے موزے پہنے ہوئے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن عقدہ - محمد بن عبد الوہاب بن محمد کتابی - عبد الرحیم بن شیب - فضل بن

موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(976) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الْمُحْرِمِ قَالَ يَبْطُ الْمُحْرِمُ

وَيَغْصِرُ الْقَرْحَةَ وَيَقْصُ الظْفَرَ إِذَا انْكَسَرَ وَيَجْبِرُ

الْكَسْرَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”احرام والا شخص زخم (کے علاج کے لیے اُس زخم) کو چسکتا ہے پھوڑے کو نچوڑ سکتا ہے اگر ناخن ٹوٹ جائے تو اس کو تراش سکتا ہے اور اگر ہڈی ٹوٹ جائے تو اس کو ٹھیک کر سکتا ہے۔“

——***

(974) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (342) فی الحج: باب العمرة فی اشهر الحج وغیرہا .

(975) وقد اخرج الحصكفي في ”مسند الامام“ (227)، وابن حبان (30784)، ومالك في ”الموطأ“ 324/1، عن ابن عمر: ان رجلا

قال: يا رسول الله! ماذا يلبس المحرم من الثياب؟... ومن لم يكن له نعلان فليلبس الخفين وليقطعهما اسفل من الكعبين .

(976) اخرجہ ابن ابی شیبہ 95/1/4 فی الحج: فی المحرم يقص ظفره ويبط الجرح .

حافظ عبد اللہ بن ابو عوام سغدی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو العلاء محمد بن احمد بن جعفر کوفی - ابو بکر بن شیبہ - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(977) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - عمرو بن دینار - جابر بن زید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس شخص کو تہبند دستیاب نہ ہو وہ شلواری پہن لے اور جس کو جوتے دستیاب نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔“

متن روایت: مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِزَارٌ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو سعید بن جعفر - احمد بن سعید ثقفی - مغیرہ بن عبد اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(978) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي السَّوَّارِ عَنْ أَبِي حَاضِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - ابو سوار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو حاضِر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے چھپنے لگوائے تھے حالانکہ آپ اس وقت روزہ بھی رکھے ہوئے تھے اور احرام بھی باندھے ہوئے تھے۔“

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ ولكن لا

ينبغي للمحرم ان يحلق شعره اذا احتجم وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں البتہ احرام والے شخص کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ چھپنے لگواتے ہوئے اپنے بال موٹھ دے۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(977) اخرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (228)، وابن حبان (2785)، والنسائی 133/5 فی مناسک الحج: باب الرخصة من لبس

سراويل لمن لم يجد الازار، وابن ابي شيبة 100/4-101، مسلم (1178)، والترمذی (834) فی الحج: باب ما جاء فی لبس

سراويل والخفين للمحرم اذا لم يجد الازار والنعلين، والطبرانی فی ”الکبیر“ (12811) .

(978) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (352) فی الحج: باب من احتجم وهو محرم والحلق، وفي ”الموطأ“ (416)

144 والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 101/2 فی الصيام: باب الصائم يحتجم، والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 268/4، وابو داود

(1835) فی المناسک: باب المحرم يحتجم .

(979) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَجْلَانَ الْكُوفِيِّ الْجَزَرِيِّ الْأَفْطَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ: "حَضْرَتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ^{رضی اللہ عنہما} نے اونٹ کی پشت کے زخم پر چیل کو بیٹھے دیکھا، تو اس کو تیر مار دیا، حالانکہ وہ (اُس وقت) احرام باندھے ہوئے تھے۔"

امام ابو حنیفہ نے - سالم بن عجلان کوفی جزری افطس - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّهُ رَأَى حَدَاةً عَلَى ذُبْرَةٍ بَعِيرٍ فَرَمَاهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو عبد اللہ بن مخلد عطار - علی بن ابراہیم واسطی - عمر بن عیزار - امام ابو یوسف ^{رضی اللہ عنہ} کے حوالے سے امام ابو حنیفہ ^{رضی اللہ عنہ} سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلیل - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابو حنیفہ ^{رضی اللہ عنہ} سے نقل کی ہے

(980) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: "مُتَنُ رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ فِي الشَّقَاقِ إِذَا أَرَمَ قَالَ إِذْهَنَهُ بِالسَّمَنِ وَالْوَدَكِ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِكُلِّ شَيْءٍ تَأْكُلُهُ"

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی ^{رضی اللہ عنہ} فرماتے ہیں:

"شقاق (نامی بیماری) یا درد کا شکار شخص (جب احرام باندھ لے تو اس کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: وہ مجھے اور چربی کو اپنے جسم پر مل لے گا"

سعید بن جبیر ^{رضی اللہ عنہ} فرماتے ہیں: ہر چیز تم کھا سکتے ہو۔"

——***

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ يعني بقول سعيد بن جبير ما لم يكن فيه طيب وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ یعنی سعید بن جبیر کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جبکہ اس میں خوشبو ہو۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(979) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (368)، وعبد الرزاق 444/4 فی المناسك: باب ما يقتل في الحرم يومئذ قتلہ، وابن ابی شیبہ 95/4 فی الحج: باب فی المحرم یرمی الغراب .

(980) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (355) فی الحج: باب من احتاج من علة وهو محرم .

(981) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں:

متن روایت: قُلْتُ لِأَبِرَاهِيمَ أَيُّغْتَسِلُ الْمُحْرِمُ قَالَ

”میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: کیا محرم غسل کر سکتا

مَا يَصْنَعُ اللَّهُ بِدَرْنِهِ شَيْئًا

ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے اُس کی میل کچیل کا

کیا کرنا ہے؟“

——***

ثم قال محمد وبه ناخذ لا نرى بذلك باساً (اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن

ابى حنيفة رضى الله عنه

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

(982) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

متن روایت: فِي ظُفْرِ الْمُحْرِمِ يَنْكَسِرُ قَالَ

”محرم کا ناخن اگر ٹوٹ جائے تو اس کے بارے میں

يَكْسِرُهُ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقْطَعُهُ

وہ (ابراہیم نخعی رحمہ اللہ) یہ فرماتے ہیں: وہ اس کو توڑ دے گا جبکہسعید بن جبیر رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں: وہ اس کو کاٹ دے گا۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ لا

نرى بذلك باساً وكل ذلك حسن وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔ یہ سب صورتیں ٹھیک ہیں۔ امام

ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(983) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

متن روایت: يَسْتَأْكَ الْمُحْرِمُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

”احرام والا مرد اور عورت مسواک کر سکتے ہیں“

(981) (اخرجه) محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (355) في الحج: باب من احتاج من علة وهو محرم .

(982) (اخرجه) محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (356) في الحج: باب من احتاج من علة وهو محرم، وكذا اخرج الدارقطني

232/2 في الحج، والبيهقي في "السنن الكبرى" 62/5، عن ابن عباس .

(983) (اخرجه) محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (537) في الحج: باب من احتاج من علة وهو محرم. قلت: وقد اخرج البيهقي

65/5، عن ابن عباس، ان النبي صلى الله عليه وسلم تسوك وهو محرم .

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔
(984) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ
 عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:
متن روایت: يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْفَارَةَ وَالْحَيَّةَ
 وَالْكَلْبَ الْعُقُورَ وَالْحِدَاةَ وَالْعُقْرَبَ
 کرتے ہیں:
 ”محرم چوہے سانپ، پاگل کتے، چیل اور بچھو کو مار سکتا ہے۔“

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن
 کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
 ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن
 مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابو نصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(وآخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ

وهو قول ابي حنيفة وما عدا عليك من السباع فقتلته فلا شيء عليك

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔
 پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے جو بھی درندہ تم پر حملہ کرے اور تم اسے
 تو تم پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

(985) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ
 السَّائِبِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:
متن روایت: فِي الرَّجُلِ يُوَاقِعُ امْرَأَتَهُ بَعْدَ مَا وَقَفَ
 بِعَرَفَةَ قَالَ عَلَيْهِ بُدْنَةٌ وَتَمَّ حَجُّهُ
 امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن سائب کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:
 ”جو شخص عرفہ میں وقوف کرنے کے بعد اپنی بیوی کے
 ساتھ صحبت کر لے تو اس پر بڑے جانور کی قربانی لازم ہوگی
 اس کا حج مکمل ہوگا۔“

(984) اخرججه الحصفی فی ”مسند الامام“ (240)، وابن حبان (3961)، واحمد 3/2، والنسائی 190/5 فی مناسك الحج باب ما
 الغراب، والدارمی 63/2، ومسلم (1199) فی الحج: باب ما يندب للمحرم قتله من الدواب، وابن ماجه (3088) فی المناسك باب
 ما يقتل المحرم، والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 165/2 .

(985) اخرججه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (948) فی الحج: باب من واقع اهله وهو محرم، والبيهقي في
 الكبير 171/5 فی الحج: باب الرجل يصيب امرأته بعد التحلل الاول وقبل الثاني .

ابو عبد اللہ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلال۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم بن حبیش۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن احمد بن عمر دمشقی۔ عبد اللہ بن حسن خلال سے نقل کی ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ (عن) عطاء بن ابورباح (عن)

ابن عباس رضی اللہ عنہما

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ۔ عطاء بن ابورباح کے

حوالے سے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ سعید بن جبیر کے

(986)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِذَا جَامَعَ بَعْدَ مَا يُفِيضُ مِنْ عَرَفَاتٍ

”جو شخص عرفات سے روانہ ہونے کے بعد (اپنی بیوی کے

فَعَلَيْهِ دَمٌ يَقْضَى مَا بَقِيَ مِنْ حَجِّهِ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ

ساتھ) صحبت کرتا ہے اس پر قربانی لازم ہوگی اس کے حج کے

قَابِلٍ

جتنے ارکان باقی رہ گئے ہیں وہ اُن کو ادا کرے گا اور اُس پر اگلے

سال حج کرنا لازم ہوگا۔“

——***

(اخرجه) محمد بن حسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا

القول، القول ما قال ابن عباس رضی اللہ عنہما

امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد

فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں قول وہ ہے جو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا ہے:

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی کے

(987)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

”ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عرفات میں وقوف

مَتْنُ رَوَايَتٍ: بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ

کے ہوئے تھے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جس کے سر سے

عَنْهُ وَاقِفٌ بَعَرَفَاتٍ إِذْ بَصُرَ بِرَجُلٍ يَقْطُرُ رَأْسَهُ طَبِيبًا

(986) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (349) فی الحج: باب من واقع اہلہ وھو محرم .

(987) اخرجہ ابن ماجہ (2979) فی الحج: باب التمتع بالعمرة الى الحج، و احمد 50/1، ومسلم (1222)، والنسائی

153/5، والبزار (226)، والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 20/5 .

فَقَالَ وَيْلَكَ الْمُحْرِمُ أَشَعْتُ أَغْبَرُ فَقَالَ أَهْلَلْتُ
بِالْعُمْرَةِ مُفْرَدَةً ثُمَّ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَمَعِيَ أَهْلِي
فَأَحْلَلْتُ مِنْ عُمْرَتِي وَأَخَذْتُ مِنَ الطَّيِّبِ وَمِنْ
أَهْلِي حَتَّى إِذَا كَانَ غَدَاةَ التَّرْوِيَةِ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ
فَظَنُّ عُمَرُ أَنَّ الرَّجُلَ صَدَقَهُ فَكَفَّ عَنْهُ وَإِنَّمَا كَانَ
الْمُ بِالنِّسَاءِ وَالطَّيِّبِ بِالْأَمْسِ فَنَهَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي خَلَيْتُ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَ مُتْعَةِ الْحَجِّ لَا وَشَكُّتُمْ أَنَّ تَضَاجَعُوهُنَّ تَحْتَ
الْأَرَكَ بِعَرَافَاتٍ ثُمَّ تَرَوْحُونَ حُجَّاجًا

خوشبو کے قطرے ٹپک رہے تھے تو انہوں نے فرمایا: تمہارا
ستیاناں ہوا احرام والا شخص تو بکھرے ہوئے اور غبار آلود بالوں
والا ہوتا ہے اس شخص نے جواب دیا: میں صرف عمرہ کا احرام
باندھ کر مکہ آ گیا تھا میرے ساتھ میری بیوی بھی تھی میں نے عمرہ
کر کے احرام کھول دیا پھر خوشبو بھی لگالی اور بیوی کے ساتھ
قربت بھی کر لی پھر ”ترویہ“ کے دن کی صبح میں نے حج کا احرام
باندھ لیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اندازہ ہو گیا کہ اس شخص نے اُن کو
ساتھ سچ بیان کیا ہے تو انہوں نے اس کو کچھ نہیں کہا کیونکہ بیوی
کے ساتھ قربت اور خوشبو کا استعمال گزشتہ دن کیا گیا تھا لیکن
پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج تمتع کرنے سے منع کر دیا اور انہوں
نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں تم لوگوں کو حج تمتع کرنے دوں تو
عنقریب یہ صورتحال پیدا ہو جائے گی کہ تم عرفات میں پیلو کے
کسی درخت کے نیچے وظیفہ زوجیت ادا کرو گے اور پھر حج کرنے
چل پڑو گے۔

——***

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلال۔ عبد الرحمن بن عمر۔
محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(988)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا:
متن روایت: أَنَّ رَجُلًا قَالَ إِنِّي قَبَّلْتُ أَهْلِي وَأَنَا
مُحْرِمٌ فَادْفَقْتُ فَقَالَ أَهْرِقْ دِمَاؤَكَ حَتَّى
امام ابو حنیفہ نے۔ عبد العزیز بن رفیع۔ مجاہد کے حوالے
سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت نقل
کی ہے: ”ایک شخص نے کہا: میں نے احرام کی حالت میں اپنی
بیوی کا بوسہ لیا تو مجھے انزال ہو گیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
فرمایا: تم ایک دم دو اور اپنے حج کو مکمل کرو۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ علی بن محمد۔ عبید۔ محمد بن کثیر بن سہل۔ صباح بن محمد بن ابراہیم۔ محمد بن شجاع
ثلجی۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ لا یفسد الحج حتی يلتقی الختانان وهو قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ علیہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں حج اس وقت تک فاسد نہیں ہوگا جب تک شرم گاہیں مل نہیں جاتی ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(989) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: متن روایت: فِي الْمُحْرَمِ إِذَا قَبَّلَ فَأَنْزَلَ قَالَ عَلَيْهِ الدَّمُ امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”احرام والے شخص کو جب بوسہ لینے سے انزال ہو جائے تو اس پر دم لازم ہوگا۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنے ”نسخہ“ میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کی ہے (990) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ وَهُوَ مُحْرَمٌ امام ابوحنیفہ نے - زیاد بن علاقہ - عمرو بن ميمون کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں (اپنی زوجہ محترمہ کا) بوسہ لے لیتے تھے۔“

——***

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - ابوبکر خطیب - محمد بن احمد بن روق - محمد بن عبد اللہ شافعی - احمد بن سعید بن شاہین - مسعود بن جویریہ - معافی بن عمران کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے (991) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(989) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (350) في الحج: باب من واقع أهله وهو محرم .

(990) اخرجه في "جامع الآثار" (1008)، والخطيب في "تاريخ بغداد" 171/4، والمتقى الهندي في "الكنز" (1818)

(991) اخرجه ابن أبي شيبة 164/1/4 في الحج: باب في قوله تعالى: (فلا رفث ولا فسوق) .

قلت: وقد اخرج البيهقي في "السنن الكبرى" 67/5 - والطبراني في "الكبرى" (10914)، عن ابن عباس، قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في قول الله عز وجل: (فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحج) قال: الرفث: الاعرابة والتعرض للنساء بالجماع، والفسوق: المعاصي كلها، والجدال: جدال الرجل صاحبه .

متن روایت: الرَّفَثُ الْجَمَاعُ وَالْفُسُوقُ الْمَعَاصِيُ
وَالْجَدَالُ قَوْلُ الرَّجُلِ لَا وَاللَّهِ بَلَى وَاللَّهُ

”رفٹ سے مراد صحبت کرنا، فسوق سے مراد گناہ کرنا
جدال سے مراد آمی کا یہ کہنا ہے: جی نہیں! اللہ کی قسم! جی ہاں! اللہ
کی قسم!“۔

——***

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد اللہ بن عمر - محمد بن
ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(992) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

متن روایت: إِذَا اشْتَرَكَ الْقَوْمُ الْمُحْرِمُونَ فِي قَتْلِ
فَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ جَزَاءٌ
”جب احرام باندھے ہوئے کچھ لوگ (کسی شکار کو)
مارنے میں حصہ دار ہوں تو ان میں سے ہر ایک پر جزاء لازم
ہوگی“۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو
قول ابي حنيفة نرى ان القوم يقتلون خطأ فيكون على كل واحد منهم كفارة عتق رقبة مؤمنة فان
لم يجد فصيام شهرين متتابعين
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جب کچھ لوگوں نے مل کر قتل
خطا کیا ہو تو ان میں سے ہر ایک پر کفارے کے طور پر ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا لازم ہوگا اور اگر اس کی گنجائش نہ تو مسلسل روزے
کے روزے لازم ہوں گے۔

(993) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ
أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ الصَّلْتِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - ہيثم بن ابو ہيثم - صلت بن جبیر کے
حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت
نقل کی ہے:

(992) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (362) - وعبد الرزاق (8353) فی الحج: باب حلال اغان حراما علی

صيد - وابن ابي شيبه 16/4 فی الحج: باب فی القوم یشترون فی الصيد وهم محرمون .

(993) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (364) فی الحج: باب الصيد فی الاحرام - وعبد الرزاق (8312) فی

الحج: باب الصيد یدخل الحرم .

متن روایت: اُهْدِيَ لَهُ ظَبْيَانٌ وَبِئْضُ نِعَامٍ فِي الْحَرَمِ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهُ وَقَالَ هَلَّا ذَبَحْتَهُمَا قَبْلَ أَنْ تَجِيَّ بِهِمَا

”انہیں حرم (کی حدود میں) دو ہرن اور شتر مرغ کے انڈے تحفے کے طور پر دیے گئے تو انہوں نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا: تم نے ان دونوں کو لانے سے پہلے ان کو ذبح کیوں نہیں کر لیا تھا؟“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا

دخل شيء من الصيد الحرم لم يحل ذبحه وخلي سبيله وهو قول ابی حنيفة رضي الله عنه
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ جب کوئی شکار حرم کی حدود میں داخل ہو جائے تو اسے ذبح کرنا حلال نہیں ہوگا اور اسے چھوڑ دیا جائے گا۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(994) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: تَذَاكَرْنَا لَحْمَ صَيْدٍ يَصِيدُهُ الْحَلَالُ فَيَأْكُلُهُ الْمُحَرَّمُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَائِمٌ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِيمَا تَنَازَعُونَ فَقُلْنَا فِي لَحْمِ صَيْدٍ يَصِيدُهُ الْحَلَالُ فَيَأْكُلُهُ الْمُحَرَّمُ قَالَ فَأَمَرْنَا بِأَكْلِهِ

”ہم ایسے شکار کے گوشت کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے جسے احرام کے بغیر والے شخص نے شکار کیا ہو کہ کیا احرام والا شخص اس کو کھا سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ اس وقت سو رہے تھے اس بات چیت کے دوران ہماری آوازیں بلند ہو گئیں تو نبی اکرم ﷺ بیدار ہو گئے آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم لوگ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کی: ہم ایسے شکار کے گوشت کے بارے میں بحث کر رہے ہیں جس کو احرام کے بغیر والے شخص نے شکار کیا ہو کہ کیا احرام والا شخص اس کو کھا سکتا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس کو کھا لینے کا حکم دیا (یعنی اجازت دی)۔“

——***

(994) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (362) فی الحج: باب الصيد فی الاحرام - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 171/2 - وابن حبان (3973) - واحمد 161/1، والدارمی 39/2 - والطیالسی (232) - وابو یعلیٰ (656) - وعبد الرزاق (8336) - ومسلم (1197) فی الحج: باب تحريم الصيد للمحرم - والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 188/5.

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابو مقاتل قیراطی بغدادی - عمار بن خالد - اسد بن عمرو جو واسطہ کے قاضی ہیں کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبید اللہ بن عبید اللہ بن شریح - محمد بن غالب رافقی - سعید بن سلمہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر بلخی - حارث بن عبد اللہ - حسان بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - اسماعیل بن ہود واسطی - اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو بکر محمد بن ہمام شیرازی - ایوب بن حسن - حفص بن عبد اللہ - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن سعید عوفی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ہیاج بن بسطام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - قاسم بن محمد - ابوبلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر - محمد بن ابو مطیع بلخی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - یوسف بن موسیٰ - عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن اسحاق - انہوں نے اپنے والد شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی اور حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو جعفر محمد بن عبد الرحمن - احمد بن رستہ - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد ہروی - عمار بن خالد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ

سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبید - محمد بن علی مدنی - سعید بن سلیمان - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت حسن بن صالح - عبد اللہ بن احمد - عبد الرحمن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن عبد اللہ بن عبد الملک - عبد ربہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن احمد بن سلیمان - محمد بن عبد الرحیم برقی - ابو عبد الرحمن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن عبد اللہ بن مبشر - عبد الحمید بن بیان - اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کنڈی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(حافظ صاحب کہتے ہیں: یہ ثوری اور ابن جریج نے بھی محمد بن منکدر سے نقل کی ہے پھر انہوں نے ان دونوں کے طرق نقل کیے ہیں۔)

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار - ابو محمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت سے اجازۃ کے طور پر - قاضی ابو عبد اللہ صیمری - عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ حلوانی - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن یوسف بن یعقوب - محمد بن حمدان مدائنی - محمد بن مروان بن شجاع (اور) سعید بن مسلمہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد واراہم فی هذا الحدیث تنازعوا فی الفقہ حتی ارتفعت اصواتہم ولم یعرب علیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام

محمد فرماتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس حدیث میں جو منقول ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اس مسئلے کی فقہی حیثیت پر بحث کرتے ہوئے ان کی آوازیں بلند ہو گئی تھیں اور نبی اکرم ﷺ نے ان کی اس حرکت پر اعتراض نہیں کیا تھا۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(995) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتَنُ رِوَايَةٍ: خَرَجْتُ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيهِمْ

حَلَالٌ غَيْرِي فَبَصَرْتُ نِعَامَةً فَسَرْتُ إِلَى فَرَسِي

فَرَكَبْتُهَا وَعَجَلْتُ عَنْ سَوَاطِي فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِيهِ

فَأَبَوْا فَنَزَلْتُ عَنْ فَرَسِي فَأَخَذْتُ السَّوْطَ وَطَلَبْتُ

النِّعَامَةَ وَأَصَبْتُ حِمَارًا فَأَكَلْتُ وَآكَلُوا

امام ابو حنیفہ نے - محمد بن منکدر کے حوالے سے یہ روایت

نقل کی ہے: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”میں نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب کے ہمراہ روانہ ہوا

ان میں سے میرے علاوہ اور کوئی بھی احرام کے بغیر نہیں تھا میں

نے ایک شتر مرغ دیکھا تو اپنے گھوڑے کی طرف جا کر اس پر

سوار ہو گیا جلدی میں میں اپنی لاٹھی نہیں اٹھا سکا میں نے ان

لوگوں سے کہا: تم یہ (میری لاٹھی) مجھے پکڑ دو تو ان لوگوں نے

انکار کر دیا میں اپنے گھوڑے سے نیچے اترا لاٹھی کو پکڑا اور شتر

مرغ کے پیچھے ہولیا میں نے ایک زیرہ شکار کیا تو (اس کا

گوشت) میں نے بھی کھایا اور ان لوگوں نے بھی کھایا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن یزید - ابو خالد - مسیب بن اسحاق بخاری - ابو حفص احمد بن حفص - عمر بن محمد عبقری کے

حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد - اسماعیل بن ہود واسطی - اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت

کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن جعفر بن محمد شاشی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر - حارث بن عبد اللہ - حبان بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - یوسف بن موسیٰ - عبد الرحمن بن عبد الصمد - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے امام

ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد الرحمن اصفہانی - احمد بن رستہ - محمد بن معین - حکم بن ایوب - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ

(995) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (359) في الحج: باب الصيد في الاحرام - وفي "الموطأ"

150 (443) - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 173/2 - وعبد الرزاق (8338) - والبيهقي في "السنن الكبرى"

189/5 - والحصكفي في "مسند الامام" (239) .

سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد بن علی - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی - حسین بن علی کی تحریر - یحییٰ بن حسین - زیاد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا حسین بن سعید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبید اللہ - عیسیٰ بن احمد - عبداللہ بن یزید مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - عبداللہ بن مخلد - علی بن ابراہیم بن عبد مجید - عمرو بن عون - امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے
حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن عبداللہ بن مبشر - عبد الحمید بن بیان - اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن مظفر نے سفیان (اور) ابن جریج کے حوالے سے کچھ احادیث نقل کی ہیں جو اپنے طرق کے ہمراہ اسی مفہوم پر دلالت کرتی ہیں۔

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابونصر بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبداللہ مبارک بن عبد الوہاب - ابوبکر احمد بن عبداللہ بن حسین ابن یوسف - ابوقاسم عبدالرحمن بن عبید اللہ حرمی - ابوبکر شافعی - احمد بن محمد بن عیسیٰ ترکی - ابوسلیمان جوزجانی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

(996) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

متن روایت: إِذَا أَهْلَكَتَ بِهِمَا جَمِيعًا فَاصْبَتْ صَيْدًا كَانَ عَلَيْكَ جَزَائَانِ وَقَالَ إِذَا أَهْلَكَتَ بِعُمْرَةٍ فَعَلَيْكَ جَزَاءٌ وَلَوْ أَهْلَكَتَ بِالْحَجِّ كَانَ عَلَيْكَ جَزَاءٌ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جب تم نے ان دونوں (یعنی حج اور عمرہ) کا احرام باندھا ہو اور پھر تم کوئی شکار کرلو تو اب تم پر دو جزائیں لازم ہوں گی۔“
فرماتے ہیں: جب تم نے صرف عمرہ کا احرام باندھا ہو تو تم پر ایک جزاء لازم ہوگی اور اگر تم نے صرف حج کا احرام باندھا ہو تو تم پر ایک جزاء لازم ہوگی۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

(997) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: مَرَرْتُ بِالْبَحْرَيْنِ فَسَأَلُونِي عَنْ لَحْمِ الصَّيْدِ يَصِيدُهُ الْحَلَالُ هَلْ يَصْلِحُ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَأْكُلَهُ فَأَقْبَتُهُمْ بِأَكْلِهِ وَفِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْءٌ فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ لَهُ مَا قُلْتُ لَهُمْ فَقَالَ لَوْ قُلْتَ غَيْرَ هَذَا لَمْ تَقُلْ بَيْنَ اثْنَيْنِ مَا بَقِيَتْ

امام ابوحنیفہ نے - ابو سلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

”میں بحرین سے گزرا تو ان لوگوں نے مجھ سے ایسے شکار کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا جس کو احرام کے بغیر شخص نے شکار کیا ہو تو کیا احرام والے شخص کے لیے اس کو کھانا حلال ہوگا؟ تو میں نے ان کو اس (گوشت) کو کھانے کا فتویٰ دیا میرے ذہن میں اس حوالے سے کچھ الجھن رہی تھی جب حضرت عمر رحمہ اللہ کے پاس آیا تو میں نے ان کے سامنے یہ بات ذکر کی کہ میں نے ان لوگوں کو جو فتویٰ دیا تھا تو حضرت عمر رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تم نے اس کے علاوہ (یعنی مختلف) جواب دیا ہوتا تو تم باقی ساری زندگی فتویٰ نہ دے سکتے (یعنی میں تم پر پابندی عائد کر دیتا)۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

(998) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر بن خطاب رحمہ اللہ روایت

(997) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (360) في الحج: باب الصيد في الاحرام - وفي الموطأ (150) (442) - ومات

في الموطأ (786) - وعبد الرزاق (8342) - والبيهقي في السنن الكبرى 188/5 -

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رَوَايَةٍ: مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے لیکن اُن کو اتنا کاٹ لے کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو سعید سے ان کی تحریر کے حوالے سے - احمد بن سعید - مغیرہ بن عبد اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(999) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَنْصُورِ بْنِ

الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالَتِهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

امام ابو حنیفہ نے - منصور بن معتمر - ابراہیم نخعی - ان کی خالہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”جب راستے میں قربانی کا جانور ہلاک ہو جائے یا آگے سفر کرنے کے قابل نہ رہے تو اس کو قربان کر کے کھا لینا میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ اس کو بھیڑیوں کے لیے چھوڑ دیا جائے۔“

مَتْنُ رَوَايَةٍ: إِذَا هَلَكَ الْهَدْيُ فِي الطَّرِيقِ أَوْ عَطَبَ فَنَحْرَهُ وَآكَلَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ تَرْكِهِ لِلذِّئَابِ

——***

حافظ ظلمہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابراہیم بن محمد بن شہاب - سہیل واقدی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: امام ابو یوسف اور اسد بن عمرو نے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد قال ابو حنيفة ان كان واجباً فاصنع به ما احببت وعليك مكانه وان كان تطوعاً فتصدق به على الفقراء فان كان ذلك في مكان لا يوجد فيه الفقراء فانحره واغمس نعله في دمه ثم اضرب به صفحته ثم خل بينه وبين الناس ياكلونه فان اكلت منه شيئاً فعليك مكان ما اكلت وان شئت صنعت به ما احببت وعليك مكانه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام

(998) اخرجه الحسكفي في ”مسند الامام“ (227) - وابن حبان (3784) - ومالك في الموطا 324/1 في الحج: باب ما ينهى عنه من لبس ثياب الاحرام - والشافعي في المسند 300/1 - واحمد 63/2 - والبخاري (1542) في الحج: باب ما لا يلبس المحرم من ثياب - وابوداود (1824) في الحج: باب ما يلبس المحرم .

(999) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (365) في الحج: باب من عطب هديه في الطريق

محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کہتے ہیں: اگر تو وہ واجب ہو تو تم اس کے ساتھ جو چاہو کرو اور اس کی جگہ ایک ادائیگی تم پر لازم ہوگی۔ اور وہ نفل ہو تو پھر تم اسے غریبوں کو صدقہ کر دو اگر وہ کوئی ایسی جگہ ہو جہاں غریب دستیاب نہ ہوں تو تم اسے قربان کر کے اپنے جوتے اس کے خون میں ڈبو دو اور پھر ان کے ذریعے اس کے پہلو پر نشان لگا دو اور پھر اسے لوگوں کے لئے چھوڑ دو وہ خود ہی اسے کھائے گئے اگر تم نے اس میں سے کچھ کھا لیا تو اس کھائے ہوئے کی جگہ (جرمانہ ادا کرنا) تم پر لازم ہوگا۔ اور اگر تم چاہو تو تم اپنی مرضی کے مطابق اسے استعمال کرو اور تم پر اس کی جگہ (دوسرے جانور کی قربانی لازم ہوگی)۔

(1000) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - عبد اللہ بن دینار کے حوالے سے یہ

دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ

”ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! احرام والا شخص کون

الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا

سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ قمیص نہ

الثِّيَابَ وَالْعِمَامَةَ وَلَا الْقُبَاءَ وَلَا السَّرَاوِيلَ

پہنے (سلے ہوئے) کپڑے نہ پہنے عمامہ، قبائے، شلوار، ٹوپی یا اسے

وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرَسٌّ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَمَنْ

کپڑا جس پر ورس یا زعفران لگا ہو نہ پہنے اور جس کے پاس

لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخَفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا

جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے لیکن ان کو اتنا کاٹ لے کہ

أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید سے ان کی تحریر کے حوالے سے - احمد بن سعید - مغیرہ بن عبد اللہ کے حوالے سے

ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(1001) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: يَتَدَاوَى الْمُحْرِمُ بِمَا أَحَبَّ مَا لَمْ

”محرم شخص جو دو چاہے وہ استعمال کر لے گا بشرطیکہ اس

يَكُنْ فِيهِ طِبٌّ

میں خوشبو نہ ہو۔“

——***

حافظ عبد اللہ بن ابوعوام سفدی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالعلاء محمد بن احمد بن جعفر - ابوبکر بن ابوشیبہ - عباد بن

کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(1002) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر - انہوں نے

بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ

(1000) قد تقدم في (998) .

(1001) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (353) - وأبو يوسف في الآثار 123 - وابن أبي شيبة 145/2

اللہ عَنْهَا قَالَتْ:

صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: كَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ الطَّيِّبِ فِي مِفْرَقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرَمٌ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے۔“

——***

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوسعید بن ابوقاسم۔ قاضی ابوقاسم علی بن ابوعلی بصری۔ قاسم بن محمد بن ثلاج۔ ابوعباس بن عقدہ۔ محمد بن عیسیٰ بن بہل۔ اسحاق بن ابراہیم۔ امام عبدالرزاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(1003)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے۔ ہیشم۔ نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

متن روایت: إِذَا رَمَى الرَّجُلُ فِي الْحَرَمِ فَأَصَابَ فِي الْحِلِّ فَعَلَيْهِ الْجَزَاءُ وَإِذَا رَمَى فِي الْحِلِّ فَأَصَابَ فِي الْحَرَمِ فَعَلَيْهِ الْجَزَاءُ

”جب کوئی شخص حرم کی حدود میں سے تیر چلائے اور وہ حرم کی حدود سے باہر جا کر شکار کو لگے تو ایسے شخص پر جزاء لازم ہوگی اور اگر اس نے حرم کی حدود کے باہر سے تیر چلایا اور وہ حرم کی حدود کے اندر آ کر شکار کو لگا تو بھی اس پر جزاء لازم ہوگی۔“

——***

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت۔ عبداللہ بن محمد بقلانی۔ محمد بن آدم۔ فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ حسین بن خسر بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوالفضل بن خیرون۔ ابوبکر خیاط۔ ابوعبداللہ بن دوست علاف۔ قاضی عمر اشنانی۔ انہوں نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(1004)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَائِشَةَ

امام ابوحنیفہ نے۔ عبدالملک بن عمیر۔ ربیع بن حراش کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان

(1002) أخرجه أحمد 109/6 - مسلم (1190) (41) - والطبرانی في الأوسط (5844) - والبيهقي في السنن الكبرى 35/5 وابن

حبان (1377) وابن خزيمة (2586) والنسائي في المجتبى 140/5

(1003) أخرجه... في جامع الآثار (1095)

(1004) أخرجه الحصكفي في مسند الامام (235) وابن حبان (3834) والشافعي في المسند (389) والحميدي

(206) والبخاري (294) في الحيض: باب الامر بالنفساء اذا نفسن ومسلم (1211) (119) - وابن ماجه (2963) في المناسك: باب

الحائض تقضي المناسك والطواف - وابن خزيمة (2936) والبيهقي في السنن الكبرى 308/1

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

کرتی ہیں:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
أَمَرَ لِرُفْضِهَا الْعُمْرَةَ دَمًا
”نبی اکرم ﷺ نے اُن کے عمرہ نہ کرنے کی وجہ سے اُن
کو دم دینے کا حکم دیا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - فضل بن بسام بخاری - سعید بن صالح بلخی - ابویوب زاہد - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(1005) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ
بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متن روایت: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ أَيَّتَبُ الْمُحْرِمُ
فَقَالَ لَأَنْ أَصْبَحَ أَنْصَحَ قَطْرًا أَنَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ
أَصْبَحَ أَنْصَحَ طَيِّبًا فَاتَيْتُ عَائِشَةَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا
فَقَالَتْ أَنَا طَيِّبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ فَطَافَ فِي أَزْوَاجِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ تَعْنِي مُحْرِمًا

امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر کے حوالے سے
ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:
”میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا احرام
شخص خوشبو لگا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میری یہ حالت ہو کہ مجھ
سے تارکول اُتر رہی ہو یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ
ہوگا کہ مجھ سے خوشبو پھوٹ رہی ہو۔
(راوی بیان کرتے ہیں:) میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس
آیا اور اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: میں نے
نبی اکرم ﷺ کو خوشبو لگائی، پھر آپ ﷺ اپنی تمام ازواج کے
پاس تشریف لے گئے، پھر آپ نے صبح کی (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی
مراد یہ تھی: کہ اگلے دن آپ ﷺ نے احرام باندھ لیا تھا)۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن سعید بغدادی - مسعود بن جویریہ - معانی بن عمران کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت محمد بن سعید ساوی - اسحاق بن ابراہیم - عبدالرزاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت محمد بن عبدالرحمن اصفہانی - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

ہے

انہوں نے یہ روایت سہل بن ابوبشر - فتح بن عمر - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(1005) اخبرني محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (368) في الحج: باب ما يصلح للمحرم من اللباس والطيب وقد
حديث عائشة رضي الله عنها في (993)

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ (اور) عبد اللہ بن محمد بن عیسیٰ بن احمد - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن احمد بن عبد اللہ سلمی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - احمد بن معلی - شعیب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد - حسن بن علی - یحییٰ بن حسن کی تحریر - زیاد بن ابی حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد سعید بن ابی جہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت صالح بن ابی ریح - سلمہ بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حبان اور مندل یہ دونوں علی کے صاحبزادے ہیں کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - یحییٰ بن محمد بن ساعد - ابوغسان مالک بن خالد واسطی - اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے جو ان کے ان الفاظ میں ہے: انا طیب

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - عثمان بن سعید - عبد الرحمن مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید بن ابوقاسم - قاضی ابوقاسم علی بن ابی بھری - قاسم بن محمد بن ثلاج - ابوعباس بن عقدہ - احمد بن سعید بغدادی - مسعود بن جویریہ - معانی بن عمران کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

قاضی اشثانی نے یہ روایت - منذر بن محمد بن منذر - انہوں نے اپنے والد - انہوں نے اپنے چچا حسین بن سعید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار (فرواہ) عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ
وهو قول ابی حنیفہ الا ینبغی للمحرم ان یتطیب بشیء من الطیب بعد الاحرام

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ احرام والے شخص کے لئے یہ مناسب نہیں ہے

کہ وہ احرام باندھنے کے بعد کسی بھی قسم کی خوشبو استعمال کرے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

(1006) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى وَبِصِ الطَّيِّبِ فِي

مِفْرَقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ مُحَرَّمٌ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسودہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن محمد بن عبید - ابوحضاک بن صلت - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن خسر و نخعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی - محمد بن شجاع رحمۃ اللہ علیہ - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - شریف ابو علی محمد بن محمد بن عبد العزیز - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان بن سوار - ابوعباس محمد بن نصر بن احمد بن محمد بن مکرم - محمد بن نوح جندی شاپوری - علی بن حرب طائی - ابویحییٰ کے حوالے سے اعمش رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

(1007) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَنْصُورِ بْنِ

الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: رَأَيْتُ وَبِصِ الطَّيِّبِ فِي مِفْرَقِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابو حنیفہ نے - منصور بن معتمر - ابراہیم نخعی - اسودہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھی تھی۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن جعانی - محمد بن عبد اللہ بن جعفر - اسماعیل بن احمد بن ہارون - محمد بن سوید بن عبد العزیز کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(1008) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبِ التَّيْمِيِّ الْقُرَشِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَاشِيًا فِي جَنَحِ اللَّيْلِ يَسِيرُ فَرَأَى خِيَالًا فَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَتَّبِعَهُ فَفَعَلَ فَإِذَا امْرَأَةٌ عُرْيَانَةٌ فَقَالَ مَا أَنْتِ فَقَالَتْ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَحْجَّ عُرْيَانَةً مَاشِيَةً نَاقِضَةً شَعْرِي وَأَنَا أَمْكُتُ بِالنَّهَارِ وَأَسِيرُ بِاللَّيْلِ وَأَنْتَكُبُ الطَّرِيقَ فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهَا وَأَمَرَهَا أَنْ تَرْكُبَ وَتَلْبَسَ وَتَهْرِيقَ دَمًا

امام ابو حنیفہ نے - یحییٰ بن عبید اللہ بن موهب تیمی قرشی کوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”(ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی تاریکی میں جا رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہیولی ملاحظہ فرمایا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی کہ وہ دیکھ کر آئیں انہوں نے ایسا ہی کیا، تو وہاں ایک برہنہ عورت موجود تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: میں نے یہ نذر مانی تھی کہ میں برہنہ اور پیدل حج کے لیے جاؤں گی، اور اپنے بال کھلے رکھوں گی، تو میں دن کے وقت ٹھہری رہتی ہوں اور رات کے وقت سفر کرتی ہوں، اور عام راستے سے ہٹ کے چلتی ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کے پاس جا کر اس سے کہو کہ وہ سوار ہو جائے، لباس پہن لے (اور اپنی نذر کی جگہ) خون بہادے (یعنی قربانی کر لے)۔“

...—...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن علی بن محمد بن عبید - احمد بن جریر - ہوذہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد - محمد بن عبد العزیز - احمد بن جریر - ہوذہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - ابراہیم - عبد اللہ بن شیبہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
قاضی عمر بن حسن اشعری نے یہ روایت - ابراہیم بن عبد الرحیم - ہوذہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
ابو عبد اللہ حسین بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو بکر خیاط - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشعری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(1009) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود

(1008) (أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السَّنَنِ الْكُبْرَى (1080) فِي السُّلُوكِ: بَابُ الْهَدْيِ فِيمَا رَكِبَ وَاخْتَلَفَ الرُّوَايَاتُ فِيهِ - وَذَكَرَهُ أَيْضًا

الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ فِي الْفَتْحِ 589/11

(1009) قَدْ تَقَدَّمَ فِي (963)

إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهَا قَدِمَتْ مُتَمَتِّعَةً وَهِيَ حَائِضٌ
فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَرَفَضَتْ
عُمُرَتَهَا وَاسْتَأْنَفَتْ الْحَجَّ حَتَّى إِذَا فَرَغَتْ مِنْ
حَجِّهَا أَمَرَهَا أَنْ تَصُدَّرَ إِلَى التَّعِيمِ مَعَ أَخِيهَا عَبْدِ
الرَّحْمَنِ

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”وہ حج تمتع کی نیت سے آئی تھیں، انہیں حیض آگیا، تو نبی
اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنا عمرہ چھوڑ دیں، اور نئے
سرے سے حج کا احرام باندھ لیں، جب وہ حج کر کے فارغ
ہوئیں، تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اپنے بھائی
حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تعیم جائیں (اور وہاں
سے عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ کر لیں)۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ربیع بن حسان کشی - سفیان بن وکیع - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے

(1010) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
إِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - سعید بن جبیر کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
بیان کرتے ہیں:
”نبی اکرم ﷺ نے احرام کی حالت میں کچھنے لگوائے
تھے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر صغانی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو مقاتل سمرقندی کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(1011) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ
عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
إِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

امام ابو حنیفہ نے - ابو عالیہ - طاؤس کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے
ہیں:
”نبی اکرم ﷺ نے احرام کی حالت میں کچھنے لگوائے
تھے۔“

(1010) (اخرجه الحصكفي في مسند الامام (242) وابو يعلى (3390) والحميدى (501) وابن ماجه (3081) في المناسك
الحجامة للمحرم - والدارقطني 239/1 في الحج - وليهقي في السنن الكبرى 263/4 - واحمد 215/1 - وابو داود (1835) في
المناسك: باب المحرم يحتجم
(1011) قد تقدم - وهو حديث سابقه

ابو بکر محمد بن عبد الباقي انصاری نے یہ روایت سہبۃ اللہ بن مبارک - خالد بن عبد اللہ - حسن بن احمد بن موسیٰ - محمد بن عبد الرحمن یعنی مخلص - احمد بن ابوداؤد سختیانی - عمر بن رستہ - ابو عاصم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(1012) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ خَارِجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ:
امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: خارجہ بن عبد اللہ انصاری بیان کرتے ہیں:

متن روایت: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ الْهَمِيَانِ لِلْمُحْرَمِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ
”میں نے سعید بن مسیب سے احرام والے شخص کے (رقم وغیرہ رکھنے کے لیے) کمر پر تھیلی باندھنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن محمد بن نعیم - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
حافظ کہتے ہیں: یہ روایت وکیع بن جراح نے بھی امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنيفة رحمۃ اللہ علیہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1013) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ:
امام ابو حنیفہ نے - ہشام بن عروہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: كُنَّا نَحْمِلُ لُحُومَ الصَّيْدِ زَادًا وَنَحْنُ مُحْرَمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
”ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے ہوئے (شکار کا گوشت زاد سفر کے طور پر ساتھ رکھ کر لے جایا کرتے تھے حالانکہ ہم احرام باندھے ہوئے ہوتے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن محمد بن عبید - علی بن عبد الملک بن عبد ربہ - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(1012) اخبرني محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (366) في الحج: باب ما يصلح للمحرم من اللباس والطيب وابن ابی شيبة

54/4 في الحج: باب في الهميان للمحرم والدار قطنی 232/2 والبيهقي في السنن الكبرى 69/5

(1013) اخبرني محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (36) والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 189/5 من طريق ابی حنيفة - ومالك في

”الموطأ“ 350/1 (77) في المناسك: باب ما يجوز للمحرم اكله من الصيد - وعبد الرزاق 434/4 (8384)

انہوں نے یہ روایت صالح بن عثمان بن سعید - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
 ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد جعفر بن محمد بن حسین سراج - احمد بن علی بغدادی -
 ابو قاسم ازہری - حافظ علی بن عمر دارقطنی - ابو حسن محمد بن عبد اللہ بن زکریا نیشاپوری - ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی (یہ سنن نسائی
 کے مؤلف ہیں) - عمار بن حسن نسائی - عبد اللہ بن ابوسعید دشتکی ہیں - ابراہیم بن میمون صائغ - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے
 امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

ابن خسر کہتے ہیں: یہ روایت امام ابو حنیفہ کے استاد حماد (بن ابوسلیمان نے) امام ابو حنیفہ سے ان کی جلالت قدر کی وجہ سے
 روایت کی ہے، حضرت حماد (بن ابوسلیمان) رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال کوفہ میں 120 ہجری میں ہوا تھا۔

انہوں نے یہ روایت ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن
 زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ابواسحاق ابراہیم بن سعید حبال - ابوحسن احمد بن محمد بن مرزوق - ابوحسن محمد بن
 عبد اللہ بن زکریا نیشاپوری - احمد بن شعیب - عمار بن حسین - عبد اللہ بن سعد سعدی - ابراہیم بن میمون صائغ - حماد بن ابوسلیمان
 جو امام ابو حنیفہ کے استاد ہیں کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(1014) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ
 عُبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: امام ابو حنیفہ نے - ابوامیہ عبد الکریم بن ابو مخارق کے
 حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
 بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا
 ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قربانی کا اونٹ ساتھ لے
 کر (پیدل چلتے ہوئے) دیکھا، تو ارشاد فرمایا: تم اس پر سوار ہو
 جاؤ!“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ریح سے ان کی تحریر کے حوالے سے - یحییٰ بن خالد مہلمی - ابو معاذ خالد بن سلیمان کے
 حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(1015) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ خُصَيْفٍ
 عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: امام ابو حنیفہ نے - خصیف - ابو عبیدہ کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: قِيمَةُ بَيْضِ النِّعَامِ إِذَا أَصَابَهُ الْمُحْرَمُ
 ”احرام والا شخص جب شتر مرغ کے انڈے کو نقصان

(1014) أخرجه الحافظ في ”مسند الامام“ (254) - وابن ماجه (3104) - واحمد (170/3) - والدارمي (1919) - والبخاري
 205/2 - وفي ”الادب المفرد“ له (772) - والترمذي (911) - والنسائي (176/5) - وابن خزيمة (2662) - وعبد بن حميد (1411)

ہی الواجب

پہنچائے تو اس کی قیمت لازم ہوگی۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - احمد بن حازم - عبد اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ صاحب کہتے ہیں: یہ روایت امام ابو یوسف نے بھی امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ حسین بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوسعید احمد بن عبد الجبار - قاضی ابوقاسم علی بن ابوعلی بصری - ابوقاسم بن احمد بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خرو نے یہ روایت - ابوسعید بن ابوقاسم - قاضی ابوقاسم علی بن ابوعلی بصری - قاسم بن محمد بن شجاع - ابو عباس بن عقدہ - احمد بن عباد - حامد بن آدم کے حوالے سے نقل کی ہے: محمد بن فضل بیان کرتے ہیں:

انه قال دخلنا مع ابو حنيفة على خصيف فلما ابصر بابي حنيفة شخص فظننا انه لو علم به لاستقبله فاشار اليه ابو حنيفة ان مكانك فجلس فلما انتهينا اليه قبض على يد ابو حنيفة فساله سؤالا دقيقا على حياء وتعزير له قال فما زال قابضا على يد ابو حنيفة حتى رد ابو حنيفة يده قال ومد يد ابو حنيفة للجلسة معه فابى ابو حنيفة وجلس بين يديه معنا وساله عن حديث ابن مسعود في بيض النعام فحدثه به

وہ بیان کرتے ہیں ہم امام ابو حنیفہ کے ہمراہ خصیف کے پاس گئے جب انہوں نے امام ابو حنیفہ کو دیکھا تو دیکھتے رہے جس سے ہمیں اندازہ ہوا کہ اگر انہیں امام ابو حنیفہ کے بارے میں پتہ ہوتا تو وہ ان کا استقبال کرتے۔ پھر امام ابو حنیفہ نے انہیں اشارہ کیا کہ آپ اپنی جگہ پر رہیں تو وہ بیٹھ گئے تو جب ہم ان کے پاس آئے تو انہوں نے امام ابو حنیفہ کا ہاتھ مٹھی میں لیا اور ان سے دقیق سوالات کئے۔ وہ مسلسل امام ابو حنیفہ کا ہاتھ تھامے رہے یہاں تک کہ امام ابو حنیفہ نے ان کا ہاتھ واپس کیا۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے اپنا ہاتھ امام ابو حنیفہ کی طرف بڑھایا تا کہ انہیں اپنے ساتھ بٹھائیں، لیکن امام ابو حنیفہ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور ہمارے ساتھ ان کے سامنے بیٹھ گئے امام ابو حنیفہ نے ان سے شتر مرغ کے انڈے کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے امام ابو حنیفہ کو وہ حدیث بیان کی۔

(1016) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ

(1015) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الحجة على اهل المدينة" 358/2 - وابو يوسف في "الآثار" 105 - وفي "اختلاف

ابي حنيفة وابن ابي ليلي" 142 - وابن ابي شيبة 370/3 - وعبد الرزاق (8303) في الحج: باب بيض النعام

(1016) قد تقدم في (963) و (1009)

رَجُلٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:
 متن روایت: أَنَّهَا قَدِمَتْ مُتَمَتِّعَةً وَهِيَ حَائِضٌ
 فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَرَفَضَتْ
 عُمَرَتَهَا
 سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:
 ”وہ حج تمتع کی نیت سے آئی تھیں، انہیں حیض آگیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو ہدایت کی، تو انہوں نے اپنا عمرہ ایک طرف کر دیا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - قاسم بن محمد - ابوبلال محمد بن محمد اشعری کوفی - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی کوفی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - قاسم بن محمد - امام محمد سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر - احمد بن عبد اللہ کندی - ابراہیم بن جراح ان دونوں نے - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(1017) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:
 متن روایت: أَنَّهُ أَمَرَ بِرَفْضِ عُمَرَتِهَا وَذَبَحَ لِرَفْضِ الْعُمَرَةِ بَقْرَةً
 سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:
 ”نبی اکرم ﷺ نے انہیں عمرہ چھوڑ دینے کی ہدایت کی اور ان کے عمرہ کو ترک کرنے کی وجہ سے ایک گائے قربان کی۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - محمد بن منذر ہروی - احمد بن عبد اللہ کندی - ابراہیم جراح - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 (1018) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:
 امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(1017) قد تقدم في (1004)

(1018) ... قلت: وقد اخرج مالك في ”الموطأ“ 381/1 - وابن خزيمة 155/4 - والحاكم في ”المستدرک“ 616/1 - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 243/5 - والدارقطني (2505) في الحج: باب المواقيت - واللفظ له - عن ابن عمر t - قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ”من اهدى تطوعاً ثم ضل - فليس عليه البدل الا ان يشاء - وان كانت نذراً فعليه البدل“

متن روایت: اِنَّهَا سَاقَتْ بُدْنَةً فَضَلَّتْ فَاشْتَرَتْ

”وہ قربانی کا جانور (اونٹ) ساتھ لے کر جا رہی تھیں، وہ گم ہو گیا، تو انہوں نے اس کی جگہ دوسرا خرید لیا، پھر پہلے والا جانور بھی مل گیا، تو انہوں نے اُن دونوں کو قربان کر دیا۔“

مَكَانَهَا أُخْرَى ثُمَّ وَجَدَتِ الْأُولَى فَنَحَرَتْهُمَا

——***

حافظ حسین بن خرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن

ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(1019) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَيْمُونِ بْنِ

مِهْرَانَ (و) عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُمَا قَالَا:

متن روایت: مَنْ طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ

يَرْمُلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (إِنَّ الصَّفَا

وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ)

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - قاسم بن محمد (اور) ابو بلال - امام ابو یوسف کے حوالے

سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(1020) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: أَنَّ الْمُتَمَتِّعَ إِذَا لَمْ يَكُنْ صَامَ ثَلَاثَةَ

أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ فَلَا بُدَّ مِنَ الْهَدْيِ فَإِنْ مَضَتْ أَيَّامُ

النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يُهْدَى فَعَلَيْهِ الْهَدْيُ وَعَلَيْهِ دَمٌ

لِتَاخِيرِ الْهَدْيِ

”حج تمتع کرنے والا شخص جب حج کے دنوں میں تین دن روزے نہ رکھ سکے، تو اس کے لیے ہدی (بڑے جانور کی قربانی) لازم ہوگی، لیکن اگر اس کے قربانی کرنے سے پہلے قربانی کے دن گزر جائیں، تو اس پر ہدی تو لازم ہوگی، اور ہدی میں تاخیر کی وجہ سے اس پر دم لازم ہوگا۔“

——***

یہ روایت احمد بن قاسم (اور) اسحاق بن ابواسرائیل نے - عائد بن حبیب بن احمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1019) ... قلت: وقد اخرج ابن ماجه (2952) - واحمد 45/1 - والبخاری (1605) - وابو يعلى (188) - والطحاوی فی ”شرح

معانی الآثار“ 182/2 - والحاکم فی ”المستدرک“ 454/1 - عن زید بن اسلم - عن ابیہ - قال: سمعت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

يقول: ”فیم الرسلان والكشف عن المناكب وقد اطا الله الاسلام - ونفى الشرك؟ قال: ثم قال: وما ذلك؟ ندع شيئاً كنا نفعله على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم!“

(1020) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (342) فی الحج: باب العمرة فی اشهر الحج وغيرها - وذكره العثماني

فی ”اعلاء السنن“ 335/10 (2875) فی الحج: باب اذا لم يجد القارن او المتمتع الهدى فعليه صيام ثلاثة ...

روایات کے مضامین کی تفصیلی فہرست

(یاد رہے کہ ہم نے اس کتاب کی ترقیم میں مطبوعہ نسخے کی موافقت کی ہے اور مطبوعہ نسخے کے محقق نے کتاب کے مقدمے میں آنے والی روایات کو بھی اپنی ترقیم میں شامل کیا تھا اور جہاں سے اصل کتاب شروع ہوئی ان کی ترقیم کے مطابق اس کی رقم 63 ہے۔ یہاں سے امام خوارزمی کی مرتب کردہ کتاب جامع المسانید کا باقاعدہ آغاز ہوتا ہے)

63	کسی چیز کی محبت اندھا کر دیتی ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت عبداللہ بن انیس
64	نڈی دل کا حکم	حدیث نبوی، قولی	عائشہ بنت عجر
65	علم دین کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت عبداللہ بن جزء
66	مسجد بنانے کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن ابی اوفی
67	علم کا حصول فرض ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت انس
68	بھلائی کی طرف رہنمائی کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت انس
69	کسی کا عیب ظاہر کرنے کا نقصان	حدیث نبوی، قولی	حضرت واثلہ
70	استغفار اور صدقہ کرنے کی فضیلت	حدیث نبوی، فعلی	حضرت جابر
71	بھلائی کی تعلیم دینے کی فضیلت	قول تابعی	ابراہیم نخعی
72	تکبر اور بڑائی کی مذمت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ہریرہ
73	ظلم، قیامت کے دن تاریکی ہوگا	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
74	آزمائش ترقی درجات کا باعث ہوتی ہے	حدیث نبوی، قولی	سیدہ عائشہ
75	قبروں کی زیارت کی اجازت	حدیث نبوی، قولی	حضرت بریدہ
76	بچوں اور خواتین پر رحم کی ترغیب	حدیث نبوی، قولی	نامعلوم
77	تکبر کرنے والے کا انجام	بیان تابعی	محمد بن منکدر
78	دو غلے پن کا انجام	قول تابعی	ابراہیم نخعی
79	نرمی کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	سیدہ عائشہ
80	نرمی کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	مجاہد

81	تقویٰ اور لزوم جماعت مسلمین	بیان صحابی	حضرت ابو مسعود
82	مرحومین کو برا کہنے کی ممانعت	حدیث نبوی، قولی	سیدہ عائشہ
83	دنیاوی پریشانیوں کا اجر	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عباس
84	امارت ایک امانت ہے	حدیث نبوی، قولی	حسن بصری
85	علم حاصل کرنا فرض ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت عبداللہ
86	تین چیزوں کا اجر مرنے کے بعد بھی ملتا ہے	قول تابعی	ابراہیم نخعی
87	آزمائش کلام سے متعلق ہوتی ہے	قول تابعی	ابراہیم نخعی
88	تعلیم دینے کی فضیلت	قول تابعی	ابراہیم نخعی
89	علم حاصل کرنا فرض ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت انس
90	علم حاصل کرنا فرض ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت انس
91	اپنے استاد کے لیے دعا	فعل تابعی	امام ابو حنیفہ
92	ثقل کی پہچان	قول تابعی	ابراہیم نخعی
93	ثقل سے محفوظ سمجھنا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
94	نماز قضا ہو جانا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن مسعود
95	لا الہ الا اللہ کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
96	علم چھپانے کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ہریرہ
97	ہر بھلائی صدقہ ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
98	امر بالمعروف فرض ہے	قول صحابی	حضرت ابن عمر
99	وقفہ سے ملنا چاہیے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ہریرہ
100	باغیوں سے لڑائی	قول صحابی	حضرت ابن عمر
101	نبی اکرم کی خوشبو	وصف نبوی	حضرت جابر
102	معذرت قبول نہ کرنے کا گناہ	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
103	ندامت توبہ ہوتی ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن مسعود
104	نبی اکرم کے نزدیک پسندیدہ نام	وصف نبوی	حضرت ابن عمر

105	غیبت ہونے پر رد عمل	عمل تابعی	امام شعبی
106	نیکی بوسیدہ نہیں ہوتی	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
107	خضاب لگاؤ اور اہل کتاب کے برخلاف کرو	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
108	جھوٹی حدیث بیان کرنے کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت انس
109	پڑوسی کے حقوق اور رات کی عبات کی ترغیب	حدیث نبوی، قولی	حضرت انس
110	سورہ بقرہ کی آخری تین آیات کی فضیلت	قول صحابی	حضرت ابن مسعود
111	قرآن شعر کی طرح نہیں پڑھنا چاہیے	قول صحابی	حضرت ابن مسعود
112	ٹڈی دل کا حکم	حدیث نبوی	فاطمہ بنت اجدد
113	اعمال کا مدار نیت پر ہوتا ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت عمر
114	میت قرض کے عوض رہن رہتی ہے	حدیث نبوی، قولی	نامعلوم
115	ذکر الہی کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	انور
116	پڑوسی سے حسن سلوک	حدیث نبوی، قولی	سیدہ عائشہ
117	ابلیس کا تخت	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
118	جھوٹی حدیث بیان کرنے کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوسعید
119	جھوٹی حدیث بیان کرنے کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوسعید
120	بھلائی کئی قسموں کی ہوتی ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوالیوب
121	صلہ رحمی کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ہریرہ
122	بینائی رخصت ہونے کا اجر و ثواب	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
123	قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے آراستہ کرو	قول صحابی	حضرت عمر
124	توبہ کا دروازہ	حدیث نبوی، قولی	حضرت صفوان
125	لوگوں کا شکر گزار ہونا	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوسعید
126	قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے آراستہ کرو	قول صحابی	حضرت عمر
127	خوش الحالی کے ساتھ قرآن کی تلاوت	قول تابعی	ابراہیم نخعی
128	سورہ اخلاص کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت عتبہ

129	منافق کو (اپنے انجام کا) کوئی خوف نہیں ہوتا	قول صحابی	حضرت عمر
130	چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا	حدیث نبوی، قولی	حضرت حذیفہ
131	جھوٹی حدیث بیان کرنے کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوسعید
132	جھوٹی حدیث بیان کرنے کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت عبداللہ
133	نماز میں طویل قیام افضل ہے	قول تابعی	حسن بصری
134	استغفار کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوذر
135	قبر میں ہونے والے سوالات	حدیث نبوی، قولی	سیدہ اُمّ ہانی
136	تنگدست مومن کا اجر	حدیث نبوی، قولی	سیدہ اُمّ ہانی
137	تقاضا میں نرمی کرنے والے کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	سیدہ اُمّ ہانی
138	جھوٹی حدیث بیان کرنے کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت انس
139	قرآنی آیت کی تفسیر	قول تابعی	ابراہیم نخعی
140	مشورہ دینے کی اہمیت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ہریرہ
141	نیکی اور دعا کے فوائد	حدیث نبوی، قولی	حضرت ثوبان
142	تکبر اور بڑائی کی مذمت	حدیث نبوی، قولی	ابو مسلم اغر
143	دل کی اہمیت	حدیث نبوی، قولی	حضرت نعمان بن بشیر
144	حلال اور حرام واضح ہیں	حدیث نبوی، قولی	حضرت نعمان
145	سرکشی کی تہدید اور صلہ رحمی کی ترغیب	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ہریرہ
146	غیبت اور بہتان میں فرق کی وضاحت	قول تابعی	ابراہیم نخعی
147	علم حاصل کرنا فرض ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ہریرہ
148	امارت ایک امانت ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوذر
149	توبہ کا دروازہ	حدیث نبوی، قولی	حضرت صفوان
150	تسبیح کے کلمات	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوامامہ
151	ایک دعا جو تحفہ ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عباس
152	تسبیح و دعا کے کلمات	حدیث نبوی، قولی	حضرت عبداللہ

153	قرآنی آیت کی تفسیر	قول تابعی	ضحاک
154	والدہ کی قبر کی اجازت ملنا	حدیث نبوی، قولی	حضرت بریدہ
155	نظر لگنا، تقدیر پر سبقت لے جاتا	حدیث نبوی، قولی	حضرت عبداللہ
156	ایک یہودی کا ایمان لانا	حدیث نبوی، قولی	حضرت بریدہ
157	بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت بریدہ
158	قبرستان جانے کی دعا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت بریدہ
159	اچھے ناموں کا پسندیدہ ہونا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن عباس
160	قدر یہ فرقہ پر لعنت ہونا	حدیث نبوی، قولی	حضرت بریدہ
161	امام زید کا جواب	بیان تابعی	امام ابوحنیفہ
162	پانچ کلمات کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت خشاش
163	قرآن کے علم و تعلیم کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت عثمان
164	صبح و شام کی دعا اور اس کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ہریرہ
165	جھوٹی حدیث بیان کرنے کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوسعید
166	جھوٹی حدیث بیان کرنے کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت انس
167	آزمائش کو دعوت نہیں دینی چاہیے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
168	ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں	قول صحابی	حضرت عبداللہ
169	چھینک اور اس کا جواب	قول تابعی	ابراہیم نخعی
170	ایک منکر کی وضاحت	حدیث نبوی، قولی	سیدہ ام ہانی
171	قتل و غارت گری کی پیشگوئی	حدیث نبوی، قولی	حضرت عرفجہ
172	اچھے اخلاق سب سے بڑی نعمت ہیں	حدیث نبوی، قولی	حضرت اسامہ
173	ہر مسلمان سے خیر خواہی کا حکم ہے	حدیث نبوی، فعلی	زیاد بن علاقہ
174	ہر مسلمان سے خیر خواہی کی بیعت	حدیث نبوی، فعلی	حضرت جریر
175	حدیث جبرائیل	حدیث نبوی، فعلی	حضرت عبداللہ
176	کلمہ شہادت کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابودرداء

- 177 آل امر کی تفسیر بیان صحابی حضرت ابن عباس
- 178 شجر و حجر کا سلام حدیث نبوی حضرت علی
- 179 جہنم سے نکلنے والا ایک شخص حدیث نبوی، قولی حضرت ابن مسعود
- 180 موحدین کا جہنم سے نکالا جانا حدیث نبوی، قولی حضرت حذیفہ
- 181 اللہ تعالیٰ ہی سلامتی عطا کرنے والا ہے حدیث نبوی، قولی حضرت ابن مسعود
- 182 شفاعت کی امید ابلیس کو بھی ہوگی قول صحابی حضرت ابن مسعود
- 183 لوگوں کی تین اقسام بیان صحابی حضرت ابن مسعود
- 184 دوسروں سے نصیحت حاصل کرنا بیان صحابی حضرت ابن مسعود
- 185 حقیق مومن حدیث نبوی، قولی حضرت علی
- 186 'الا الا اللہ پڑھنے کی فضیلت حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 187 سب کچھ تقدیر کے تابع ہے حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 188 آفت کا ہٹ جانا حدیث نبوی، قولی حضرت ابو ہریرہ
- 189 علم نجوم کی ممانعت حدیث نبوی، فعلی حضرت ابو ہریرہ
- 190 گناہ کا ارتکاب کفر نہیں ہوتا حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 191 ہر بیماری کی دوا موجود ہے حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 192 حضرت عمر سے یہودی کا سوال قول صحابی حضرت عمر
- 193 تقدیر کا منکر مومن نہیں قول صحابی حضرت علی
- 194 قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عمر
- 195 آدمی کے بارے میں سب کچھ نوٹ کیا جانا حدیث نبوی، قولی حضرت ابن مسعود
- 196 قدریہ فرقے کی مذمت حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عمر
- 197 صبح کے کاموں میں برکت کی دعا حدیث نبوی، قولی حضرت صخر غامدی
- 198 امت کے لیے برکت کی دعا حدیث نبوی، قولی حضرت صخر غامدی
- 199 ہر نبی نے تقدیر کے منکرین پر لعنت کی ہے حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عمر
- 200 حضرت جبرائیل کا جواب حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عباس

201	گناہ کی دنیاوی سزا	حدیث نبوی، قولی	حضرت علی
202	یہود و نصاریٰ قدسیہ بن جائیں گے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو موسیٰ
203	ابلیس کا اپنے لشکر بھجوانا	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
204	مقام محمود کیا ہے؟	بیان صحابی	حضرت ابو سعید
205	کفار کی حسرت	بیان تابعی	ابراہیم نخعی
206	شفاعت کی امید ابلیس کو بھی ہوگی	حدیث نبوی، قولی	حارث
207	مقام محمود کی وضاحت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو سعید
208	ایک لفظ کی قرائت	حدیث نبوی، فعلی	حضرت نعمان
209	بد مذہب کی دوستی سے روکنا	عمل تابعی	سعید بن جبیر
210	قدریہ فرقے کی مذمت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
211	اہل ایمان کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عباس
212	جمعہ کے دن کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ہریرہ
213	کلمہ طیبہ کے بارے میں سوال ہوگا	حدیث نبوی، قولی	حضرت انس
214	مومن جنت میں داخل ہوگا	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ذر
215	دو نشانیاں گزر چکی ہیں	قول صحابی	حضرت ابن مسعود
216	اللہ تعالیٰ جسے چاہے گمراہ رہنے دے	قول صحابی	حضرت عمر
217	طعن اور طاعون شہادت کا باعث ہونگے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو موسیٰ
218	قیامت سے پہلے میں کذاب آئیں گے	حدیث نبوی، قولی	حضرت علی
219	ایک نوجوان کی دین فہمی	بیان صحابی	حضرت معاذ
220	مشرکین کی اولاد کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عباس
221	بیمار کو دم کی دعا	حدیث نبوی، فعلی	سیدہ عائشہ
222	چاند دو ٹکڑے ہونا	بیان صحابی	حضرت ابن مسعود
223	نظر لگ جانا حق ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت عبداللہ
224	ویدار الہی حق ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت جریر

- 225 قرآن میں تقدیر کے حکم سے متعلق آیت ہے بیان تابعی عمر بن عبدالعزیز
- 226 قیامت کا دن حسرت اور ندامت والا ہوگا حدیث نبوی، قولی سیدہ اُمّ ہانی
- 227 مغفرت پر یقین رکھنا حدیث نبوی، قولی سیدہ اُمّ ہانی
- 228 ہر بیماری کی دوا ہے حدیث نبوی، قولی اقر
- 229 شفاعت مصطفیٰ حدیث نبوی، قولی ابو زعراء
- 230 حضرت جابر کی وضاحت حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 231 حضرت وحشی کا واقعہ حدیث نبوی، فعلی حضرت عباس
- 232 آلِ عمر کی تفسیر بیان صحابی حضرت ابن عباس
- 233 کیا چیز تقدیر پر سبقت لے جاتی؟ حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عمرو
- 234 حدیث جبرائیل حدیث نبوی حضرت ابن عمر
- 235 نحوست تین چیزوں میں ہو سکتی ہے حدیث نبوی، قولی حضرت بریدہ
- 236 بیماری کی فضیلت حدیث نبوی، قولی حضرت بریدہ
- 237 جنت میں دو تہائی اکثریت حدیث نبوی، قولی حضرت بریدہ
- 238 بچے کے انتقال کا اجر حدیث نبوی، قولی حضرت بریدہ
- 239 قبر میں سوالات حدیث نبوی، قولی حضرت سعد
- 240 ایک اعتقادی مسئلہ کی وضاحت قول تابعی عطاء بن ابی رباح
- 241 سب کچھ طے شدہ ہے، تو عمل کیوں؟ حدیث نبوی، قولی حضرت سعد
- 242 زمانے کو برا نہ کہو! حدیث نبوی، قولی حضرت ابو قتادہ
- 243 مقام محمود سے مراد شفاعت ہے حدیث نبوی، قولی حضرت سعد
- 244 گناہ کا ارتکاب کفر نہیں ہوتا بیان صحابی حضرت ابن عمر
- 245 اچھی و بری تقدیر پر ایمان حدیث نبوی، قولی حضرت علی
- 246 کلمہ طیبہ کی فضیلت بیان صحابی حضرت حذیفہ
- 247 کمسن غیر مسلم بچوں کا انجام حدیث نبوی، قولی حضرت ابو ہریرہ
- 248 آزمائشوں کی کثرت ہوگی حدیث نبوی، قولی حضرت ابو ہریرہ

249	ایک قرآنی لفظ کی وضاحت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوسعید
250	چار چیزوں میں شفاء ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
251	کھنسی کا پانی آنکھوں کی شفاء ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت سعید بن زید
252	صبح کے کاموں کے لیے برکت کی دعا	حدیث نبوی، قولی	حضرت صخر غامدی
253	ایک قرآنی لفظ کی وضاحت	بیان صحابی	حضرت ابن عمر
254	طعن اور طاعون شہادت کا باعث ہیں	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوموسیٰ
255	مردہ پیدا ہونے والا بچہ	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوموسیٰ
256	ایک قرآنی لفظ کی وضاحت	بیان تابعی	ابوصالح
257	امت محمدیہ امت مرحومہ ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوموسیٰ
258	نبی اکرم کا زہد	حدیث نبوی	اسود
259	نبی اکرم کے اہل خانہ کا زہد	بیان صحابی	سیدہ عائشہ
260	نبی اکرم کی پاکیزہ خوشبو	وصف نبوی	حضرت ابن مسعود
261	نبی اکرم کی ٹوپی شریف	وصف نبوی	حضرت ابو ہریرہ
262	نبی اکرم کی کرم نوازی	وصف نبوی	نامعلوم
263	مومن ایک آنت میں کھاتا ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
264	سب سے بڑا عقلمند کون ہے؟	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
265	نبی اکرم بالوں میں مہندی لگاتے تھے	وصف نبوی	عبداللہ
266	درہم و دینار کس نے ایجاد کیے؟	بیان تابعی	حماد بن ابوسلیمان
267	نبی اکرم کا اپنی والدہ کی قبر پر جانا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت بریدہ
268	نبی اکرم کے اخلاق کریمانہ	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن عمر
269	لوگوں کی مثال	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
270	سیدہ عائشہ کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	سیدہ عائشہ
271	چھ صحابہ کرام جو فقیہ تھے	بیان تابعی	امام شعبی
272	حضرت ابوبکر کی فضیلت	بیان صحابی	سیدہ عائشہ

امام باقر	قول تابعی	273	امام باقر کا واقعہ
حماد بن ابوسلیمان	بیان تابعی	274	اکابرین کی پیروی
حضرت علی	قول صحابی	275	حضرت علی کا خراج تحسین
حضرت ابوموسیٰ	قول صحابی	276	حضرت ابن مسعود کی فضیلت کا اعتراف
سیدہ عائشہ	بیان صحابی	277	سیدہ عائشہ کی خصوصیات
حضرت انس	حدیث نبوی، قولی	278	سیدہ خدیجہ کی فضیلت
حضرت انس	بیان صحابی	279	نبی اکرم کی عمر مبارک
حضرت ابن مسعود	فعل صحابی	280	نماز کے دوران عمل
حضرت انس	بیان صحابی	281	نبی اکرم کے اخلاق
سیدہ عائشہ	بیان صحابی	282	نبی اکرم کے اخلاق
مسروق	عمل تابعی	283	حبیبہ حبیبہ الہ
حضرت انس	بیان صحابی	284	نبی اکرم کا وصال
حضرت انس	بیان صحابی	285	63 برس کی عمر میں انتقال
حضرت ابن مسعود	قول صحابی	286	حضرت عمر کی فضیلت
ابراہیم نخعی	قول تابعی	287	ایک قرأت سے دوسری کی طرف منتقلی
حضرت ابن مسعود	قول صحابی	288	قرآن کی تلاوت میں غلطی
حضرت ابن عباس	فعل صحابی	289	سیدہ عائشہ کا واقعہ
حضرت ابن مسعود	بیان صحابی	290	ایک اعتراف
حضرت ابن مسعود	بیان صحابی	291	ایک اعتراف
سیدہ عائشہ	بیان صحابی	292	سیدہ عائشہ کی سات خصوصیات
حضرت ابن مسعود	عمل صحابی	293	نبی اکرم کی عادات و اطوار کی پیروی
حضرت ابن مسعود	وصف صحابی	294	نبی اکرم کے چٹائی بردار
حضرت عمر	فعل صحابی	295	حضرت عمر کی وصیت
حضرت ابن مسعود	وصف صحابی	296	نبی اکرم کے عصا بردار

سیدہ اُمّ ہانی	حدیث نبوی، قولی	297	شعار، علم اور قرآن ہونا چاہیے
سیدہ اُمّ ہانی	حدیث نبوی، قولی	298	جنت کی خوشخبری
حضرت ابن مسعود	حدیث نبوی، فعلی	299	نبی اکرم کا تلاوت سن کر رونا
حضرت ابن مسعود	حدیث نبوی، قولی	300	حضرت ابو بکر و حضرت عمر کی پیروی
حضرت علی	بیان صحابی	301	سب سے پہلے قبول اسلام
امام ابو حنیفہ	بیان تابعی	302	امام جعفر صادق سے بڑے فقیہ ہیں
منتشر	بیان تابعی	303	مسروق کی انگٹھی کا نقش
منتشر	عمل صحابی	304	خوش الحالی سے تلاوت
مسروق	عمل تابعی	305	استغفار ڈھال ہے
حضرت ابن مسعود	بیان صحابی	306	حضرت ابن مسعود کا خطبہ
حضرت انس	بیان صحابی	307	63 برس کی عمر انتقال
حضرت ابن مسعود	بیان صحابی	308	امت محمدیہ گمراہی پر متفق نہیں ہوگی
حضرت سعید بن زید	حدیث نبوی، قولی	309	دس لوگوں کو جنت کی بشارت
حضرت ابو سعید خدری	حدیث نبوی، قولی	310	حضرت ابو بکر و حضرت عمر کی تعریف
حضرت عمر	قول صحابی	311	قرآن کے الفاظ کی وضاحت
حضرت حذیفہ	حدیث نبوی، قولی	312	نبی اکرم کی تلقین
نامعلوم	حدیث نبوی، قولی	313	امت کی کثرت پر فخر
سیدہ عائشہ	بیان صحابی	314	سیدہ عائشہ کی سات خصوصیات
سیدہ عائشہ	بیان صحابی	315	سیدہ عائشہ کی دس خصوصیات
حضرت ابن عمر	بیان صحابی	316	قرض کی واپسی
حضرت جابر	بیان صحابی	317	آداب محفل
امام ابو حنیفہ	بیان تابعی	318	امام صاحب کے خواب کی تعبیر
حضرت ابو موسیٰ	حدیث نبوی، قولی	319	امت کی کثرت پر فخر
حضرت ابن مسعود	فعل صحابی	320	نماز کے دوران عمل

- 321 قرآنی آیت کی تفسیر حدیث نبوی، قولی حضرت علی
- 322 وضو کے اعضاء کو تین، تین مرتبہ دھونا بیان صحابی حضرت عثمان
- 323 وضو کے اعضاء کو دو، دو مرتبہ دھونا فعل صحابی حضرت عمر
- 324 کانوں کے اگلے اور پچھلے حصے کا حکم قول تابعی ابراہیم نخعی
- 325 سہتی جوتے پہن کر وضو کرنا بیان صحابی حضرت ابن عمر
- 326 لوٹے سے وضو کرنا قول تابعی امام شعبی
- 327 ایڑھیاں اہتمام کے ساتھ دھونا حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عمر
- 328 قضائے حاجت آداب بیان تابعی ابراہیم نخعی
- 329 ایک، ایک مرتبہ وضو کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت بریدہ
- 330 تیمم میں دو ضرعیں ہوں گی حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 331 تیمم کا طریقہ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 332 شرمگاہ کو دھونا قول صحابی حضرت سعد
- 333 (قضائے حاجت کے بعد) ہاتھ دھونا قول صحابی حضرت ابن مسعود
- 334 وضو کے طریقہ کی تعلیم فعل صحابی حضرت علی
- 335 سر پر تین مرتبہ مسح کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت علی
- 336 وضو کا طریقہ فعل صحابی حضرت علی
- 337 وضوء کے بعد شرمگاہ پر پانی چھڑکنا حدیث نبوی، فعلی ابن حکم
- 338 مسواک کرنے کی ترغیب حدیث نبوی، قولی حضرت جعفر
- 339 احرام کی حالت میں مسواک قول تابعی ابراہیم نخعی
- 340 ایک، ایک مرتبہ وضو کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عباس
- 341 عورت کا سر پر مسح کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 342 عورت پورے سر پر مسح کرے گی قول تابعی ابراہیم نخعی
- 343 وضو کے دوران انگلیوں کو حرکت دینا فعل صحابی حضرت علی
- 344 بوسہ ناقض وضو نہیں ہے قول صحابی حضرت ابن عباس

- 345 پکی ہوئی چیز کھالینا، ناقض وضو نہیں ہے حدیث نبوی، فعلی حضرت جابر
- 346 خون لگ جانا، ناقض وضو نہیں ہے قول تابعی ابراہیم نخعی
- 347 وضو کے بعد اعضاء کو پونچھ لینا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 348 ناخن یا بال تراشنے کے بعد دھونا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 349 پکی ہوئی چیز کھانا، ناقض وضو نہیں ہے قول صحابی حضرت ابو ہریرہ
- 350 منہ بھر سے کم قے، ناقض وضو نہیں ہے قول تابعی ابراہیم نخعی
- 351 بیوی کا بوسہ، ناقض وضو نہیں ہے حدیث نبوی، فعلی سیدہ ام سلمہ
- 352 محرم عورت کے بوسہ کا حکم قول تابعی ابراہیم نخعی
- 353 بیوی کا بوسہ، ناقض وضو نہیں ہے حدیث نبوی، فعلی سیدہ حفصہ
- 354 بے وضو حالت میں تلاوت قول تابعی سعید بن جبیر
- 355 چار لوگ قرآن کی تلاوت نہیں کر سکتے قول تابعی ابراہیم نخعی
- 356 بوسہ کے بعد وضو کی تجدید نہ کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 357 بیت الخلاء میں مقدس الفاظ لے جانا؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 358 نماز کے دوران قہقہہ، ناقض وضو ہے حدیث نبوی معبد بن صبیح
- 359 نماز کے دوران قہقہہ لگانے کا حکم قول تابعی ابراہیم نخعی
- 360 مریض غسل جنابت نہ کر سکتا ہو تو تیمم کرے قول تابعی ابراہیم نخعی
- 361 شرمگاہ کو چھو لینا، ناقض وضو نہیں حدیث نبوی، قولی قیس بن طلق
- 362 شرمگاہ کو چھونا، ناک چھونے کے مترادف قول صحابی حضرت علی
- 363 شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں سوال قول صحابی حضرت ابن مسعود
- 364 نبی اکرم کا پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا حدیث نبوی، فعلی ابراہیم نخعی
- 365 دودھ پینا، ناقض وضو نہیں ہے حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عباس
- 366 بھنا ہوا گوشت کھانے کے بعد وضو نہ کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت ابوسعید
- 367 بھنا ہوا گوشت کھانے کے بعد وضو نہ کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت ابوسعید
- 368 بھنا ہوا گوشت کھانے کے بعد وضو نہ کرنا حدیث نبوی، فعلی حسن بصری

- 369 جو بے وضو نہ ہوا ہو اس کے وضو کا طریقہ فعل صحابی حضرت ابن مسعود
- 370 کھانا پینا ناقض وضو نہیں ہیں قول صحابی حضرت ابن عباس
- 371 بیوی کا بوسہ لینا ناقض وضو نہیں ہے حدیث نبوی، فعلی سیدہ حفصہ
- 372 بیوی کا بوسہ لینا ناقض وضو نہیں ہے حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 373 گوشت کھانا ناقض وضو نہیں ہے حدیث نبوی، فعلی حضرت ابوسعید
- 374 گوشت کھانا ناقض وضو نہیں ہے حدیث نبوی، فعلی حضرت ابوسعید
- 375 گوشت کھانا ناقض وضو نہیں ہے حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 376 سستی جوتے پہن کر وضو کر لینا بیان صحابی حضرت ابن عمر
- 377 جنبی شخص قرآن نہیں پڑھ سکتا حدیث نبوی، قولی حضرت علی
- 378 کون سی چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟ حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عمرو
- 379 حضرت علی کا قیاس قول صحابی حضرت علی
- 380 چار قسم کے لوگ قرآن کی تلاوت نہیں کر سکتے قول تابعی ابراہیم نخعی
- 381 ہر حال میں اللہ کا ذکر کرو! قول تابعی ابراہیم نخعی
- 382 نبی اکرم کا غسل کا معمول کیا تھا؟ حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 383 جمعہ کے دن غسل کی ترغیب بیان صحابی سیدہ عائشہ
- 384 میاں بیوی کا ایک ہی برتن سے غسل کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 385 حیض والی عورت کا حکم کیا ہے؟ قول صحابی حضرت عمر
- 386 حیض عورت کے ہاتھ میں نہیں ہوتا حدیث نبوی سیدہ عائشہ
- 387 حیض والی عورت کا کام کاج کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 388 مومن نجس نہیں ہوتا حدیث نبوی، قولی حضرت حذیفہ
- 389 شرمگاہیں مل جانے سے غسل واجب ہونا قول صحابی سیدہ عائشہ
- 390 جمعہ کے دن غسل کی ترغیب حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عمر
- 391 حالت جنابت میں سونے سے پہلے وضو کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 392 استحاضہ والی عورت کا حکم قول صحابی سیدہ عائشہ

- 393 استحاضہ والی عورت کا حکم کیا ہوگا؟ حدیث نبوی، قولی سیدہ عائشہ
- 394 عورت کے احتلام کا حکم کیا ہوگا؟ حدیث نبوی، قولی ابراہیم نخعی
- 395 مستحاضہ عورت کے لیے کیا حکم ہے؟ حدیث نبوی، قولی سیدہ ام حبیبہ
- 396 فاطمہ بنت ابوحیش کا واقعہ حدیث نبوی، قولی سیدہ عائشہ
- 397 مستحاضہ کا نماز کی ادائیگی کا طریقہ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 398 نماز کے وقت میں حیض آجانے کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 399 حیض والی عورت کا جنبی ہو جانا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 400 پاک ہو جانے کے بعد نماز کا وقت ختم ہو جانا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 401 غسل جنابت کے دوران کلی بھول جانا قول صحابی حضرت ابن عباس
- 402 جمعہ کے دن غسل کرنا لازم نہیں ہے حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 403 جمعہ کے دن غسل کرنا بہتر ہے قول تابعی ابراہیم نخعی
- 404 عیدین یا جمعہ کے لیے غسل کیے بغیر جانا عمل تابعی ابراہیم نخعی
- 405 عیدین یا جمعہ کے لیے غسل کیے بغیر جانا عمل تابعی ابراہیم نخعی
- 406 غسل کے دوران بالوں کا خلال کرنا قول صحابی حضرت حذیفہ
- 407 غسل کب واجب ہوتا ہے؟ حدیث نبوی حضرت ابن عمر
- 408 غسل کب واجب ہوتا ہے؟ حدیث نبوی قولی حضرت ابن عمرو
- 409 مستحاضہ عورت کا حکم؟ فعل صحابی سیدہ عائشہ
- 410 نفاس والی عورت کا حکم قول تابعی ابراہیم نخعی
- 411 حاملہ عورت کے خون کا حکم کیا ہے؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 412 حاملہ عورت نماز ترک نہیں کرے گی قول تابعی ابراہیم نخعی
- 413 جمعہ کے دن وضو پر اکتفاء میں حرج نہیں حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 414 جمعہ کے دن غسل کرنا افضل ہے حدیث نبوی، قولی حضرت انس
- 415 حمام بری جگہ ہے حدیث نبوی، قولی سیدہ عائشہ
- 416 ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کی ممانعت حدیث نبوی، قولی حضرت جابر

- 417 ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کی ممانعت حدیث نبوی، فعلی حضرت ابو ہریرہ
- 418 نجاست کی کتنی مقدار معاف ہے؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 419 بلی کے جھوٹے کا حکم حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 420 مردار کی کھال کا حکم حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عباس
- 421 چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عباس
- 422 دباغت کھال کو پاک کرنے کا ذریعہ ہے قول صحابی حضرت ابن عمر
- 423 وحشی جانوروں کی کھال استعمال کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 424 دباغت سے مراد کیا ہے؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 425 نجاست کی کتنی مقدار معاف ہے؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 426 منی کو کپڑے سے کھرچ دینا بیان صحابی سیدہ عائشہ
- 427 بلی کے جوٹھے کا حکم قول تابعی ابراہیم نخعی
- 428 خچر اور گدھے کے جوٹھے کا حکم قول تابعی ابراہیم نخعی
- 429 ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کی ممانعت حدیث نبوی، فعلی حضرت ابو ہریرہ
- 430 جگالی کرنے والے کے پیشاب کا حکم؟ قول تابعی حسن بصری
- 431 بچے کے پیشاب کا حکم قول تابعی ابراہیم نخعی
- 432 چار چیزیں ناپاک نہیں ہوتی ہیں قول صحابی حضرت ابن عباس
- 433 غیر متعینہ مدت تک موزوں پر مسح کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 434 تین دن تک موزوں پر مسح کرنا حدیث نبوی، قولی حضرت علی
- 435 نبی اکرم کا موزوں پر مسح کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت بلال
- 436 مقیم اور مسافر کے لیے مسح کی مدت کا تعین حدیث نبوی، قولی حضرت خزیمہ
- 437 حضرت جریر بن عبد اللہ کا بیان حدیث نبوی، فعلی حضرت جریر
- 438 نبی اکرم کا موزوں پر مسح کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت مغیرہ
- 439 نبی اکرم کا موزوں پر مسح کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت مغیرہ
- 440 مقیم اور مسافر کے لیے مسح کی مدت کا تعین حدیث نبوی، قولی حضرت خزیمہ

- 441 وضو کرتے ہوئے، موزے نہ اتارنا حدیث نبوی، فعلی حضرت مغیرہ
- 442 حضرت سعد اور حضرت ابن عمر کا مکالمہ فعل صحابی حضرت سعد
- 443 حضرت عبداللہ بن مسعود کا معمول فعل صحابی حضرت ابن مسعود
- 444 ابراہیم نخعی کا معمول فعل تابعی ابراہیم نخعی
- 445 موزوں پر مسح کرنا سنت ہے بیان صحابی حضرت سعد
- 446 نبی اکرم کا عمل شریف حدیث نبوی، فعلی حضرت بریدہ
- 447 موزے اتار دیئے تو پاؤں دھونا لازم ہوگا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 448 فتح مکہ کے دن، نبی اکرم کا عمل شریف حدیث نبوی، فعلی حضرت بریدہ
- 449 غسل جنابت میں پٹی پر مسح کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 450 آپ نے سورہ مائدہ کے نزول کے بعد مسح کیا حدیث نبوی، فعلی حضرت جریر
- 451 نبی اکرم کا موزوں پر مسح کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت مغیرہ
- 452 مسافر اور مقیم کے لیے مدت کا تعین حدیث نبوی، قولی حضرت خزیمہ
- 453 غسل کے بعد موزوں پر مسح کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 454 حضرت عمر سے استفسار اور جواب بیان صحابی حضرت عمر
- 455 نمازوں کے اوقات حدیث نبوی ابراہیم نخعی
- 456 ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھو! قول صحابی حضرت عمر
- 457 ”دلوک“ سے مراد غروب ہے قول صحابی حضرت ابن مسعود
- 458 عصر کی نماز کا وقت بیان صحابی حضرت ابن مسعود
- 459 فجر کی نماز روشنی میں ادا کرنا بیان تابعی ابراہیم نخعی
- 460 گھر میں اذان و اقامت کے بغیر نماز ادا کرنا فعل صحابی حضرت ابن مسعود
- 461 بے وضو حالت میں اذان دینا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 462 اذان کے دوران کوئی بات کر لینا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 463 تہویب کا حکم کیا ہے؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 464 اذان اور اقامت کے کلمات قول تابعی ابراہیم نخعی

- 465 خواتین کے لیے اذان اور اقامت کا حکم نہیں
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 466 اذان کے اختتامی کلمات
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 467 عصر کے بعد نماز ادا کرنا
فعل صحابی حضرت عمر
- 468 اذان کی فضیلت
بیان صحابی حضرت علی
- 469 سب سے زیادہ فضیلت والا عمل کون سا ہے؟
حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 470 قضا نماز اذان و اقامت کے ساتھ ادا کرنا
حدیث نبوی ابراہیم نخعی
- 471 سورج سرخ ہو جانے پر نماز کی ادائیگی
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 472 جس کی عصر کی نماز رہ جائے
حدیث نبوی، قولی حضرت بریدہ
- 473 عصر کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا
بیان تابعی ابراہیم نخعی
- 474 اذان سے متعلق خواب
حدیث نبوی حضرت بریدہ
- 475 وتر کی ادائیگی کا مسنون وقت کیا ہے؟
حدیث نبوی، فعلی حضرت ابو مسعود
- 476 قضا نماز کی ادائیگی ضروری ہے
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 477 مغرب سے پہلے نوافل کی ادائیگی سنت نہیں
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 478 اذان کا جواب دینا
حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 479 وتر اور سحری کی فضیلت
حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عمر
- 480 فجر کی نماز روشنی میں ادا کرنا افضل ہے
حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عمر
- 481 مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا
حدیث نبوی، فعلی حضرت ابو ایوب
- 482 دو اذانوں کے درمیان کتنا وقفہ ہوتا؟
بیان صحابی سیدہ عائشہ
- 483 وترات کی آخری نماز ہونا
حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 484 اہل عراق کے قبلہ کی سمت کی نشاندہی
قول تابعی سعید بن جبیر
- 485 نماز کے ممنوعہ اوقات
حدیث نبوی، قولی حضرت ابو سعید
- 486 سورہ فاتحہ کے بغیر نماز (کامل) نہیں ہوتی
حدیث نبوی حضرت ابو ہریرہ
- 487 سورہ فاتحہ اور مزید (کسی سورت کی) تلاوت
قول صحابی حضرت عمر
- 488 نماز کے آغاز میں ”شاء“ کے کلمات
قول صحابی حضرت عمر

- 489 امام کے پیچھے تلاوت نہ کرنا عمل تابعی علقمہ
- 490 آخری دو رکعات میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 491 امام کے پیچھے تلاوت نہ کرنا فعل صحابی حضرت ابن مسعود
- 492 خلفاء اربعہ قنوت نازلہ نہیں پڑھتے تھے بیان تابعی ابراہیم نخعی
- 493 نماز میں سورہ طہ تلاوت کرنا بیان تابعی ابراہیم نخعی
- 494 نماز باجماعت ترک کرنے کی شدید مذمت حدیث نبوی، قولی حضرت ابن مسعود
- 495 نماز میں طویل قیام افضل ہے قول تابعی حسن بصری
- 496 قرآن کو سمجھ کر پڑھنا چاہیے قول صحابی حضرت ابن مسعود
- 497 فجر کی (سنتوں میں کون سی سورت کی) تلاوت حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 498 وتر میں رکوع سے پہلے دعاء قنوت پڑھنا حدیث نبوی، قولی حضرت ابوسعید
- 499 نماز میں ”بسم اللہ“ بلند آواز میں نہیں پڑھنی حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن مسعود
- 500 ”بسم اللہ“ بالجہر سنت نہیں ہے بیان صحابی حضرت عبداللہ
- 501 نبی اکرم تسمیہ بالجہر نہیں پڑھتے تھے بیان صحابی حضرت انس
- 502 ”بسم اللہ“ بالجہر دیہاتیوں کا طریقہ ہے قول صحابی حضرت ابن مسعود
- 503 امام چار چیزیں پست آواز میں پڑھے گا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 504 نبی اکرم و خلفاء کی سنت ”الجہر“ نہیں بیان صحابی حضرت انس
- 505 وتر میں رکوع سے پہلے دعاء قنوت پڑھنا حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن مسعود
- 506 حضرت عمر کی فجر کی نماز میں تلاوت فعل صحابی حضرت عمر
- 507 نبی اکرم کی سورہ ”والتین“ کی تلاوت حدیث نبوی، فعلی حضرت براء
- 508 نبی اکرم و خلفاء کی سنت ”الجہر“ نہیں بیان صحابی حضرت عبداللہ
- 509 نماز میں ایک غیر مسنون عمل بیان صحابی حضرت ابن عمر
- 510 نبی اکرم نے صرف ایک ماہ قنوت نازلہ پڑھی حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن مسعود
- 511 تشہد اور تکبیر کی اہتمام سے تعلیم دینا حدیث نبوی، فعلی حضرت جابر
- 512 تشہد کے کلمات کی تعلیم دینا حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن مسعود

- 513 تکبیر کی ترغیب اور تشہد کے کلمات کی تعلیم حضرت جابر حدیث نبوی، فعلی
- 514 تشہد کے کلمات قول تابعی ابراہیم نخعی
- 515 تشہد کے کلمات کیا ہیں؟ بیان تابعی ابراہیم نخعی
- 516 نبی اکرم کا تشہد کے کلمات کی تعلیم دینا حضرت ابن مسعود حدیث نبوی، فعلی
- 517 ہر حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں ملنا بیان صحابی حضرت عبداللہ
- 518 سورہ ”ص“ میں سجدہ تلاوت ہے حدیث نبوی، فعلی حضرت ابو موسیٰ
- 519 فجر کی نماز میں مسنون تلاوت حدیث نبوی، فعلی حضرت قطبہ
- 520 حضرت عمر کا قنوت نازل نہ پڑھنا فعل صحابی حضرت عمر
- 521 نبی اکرم نے صرف چالیس دن قنوت پڑھی حدیث نبوی، فعلی حضرت ابوسعید
- 522 فجر کی نماز میں قنوت نازل نہیں پڑھی فعل صحابی حضرت ابوبکر
- 523 حضرت عمر کا قنوت نازلہ سے متعلق معمول؟ فعل صحابی حضرت عمر
- 524 حضرت عبداللہ بن مسعود کا معمول کیا تھا؟ فعل صحابی حضرت ابن مسعود
- 525 قرآن کے ایک لفظ کی صحیح ادائیگی حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 526 امام کی قرائت مقتدی کی قرائت شمار ہوگی حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 527 امام کی قرائت مقتدی کی قرائت شمار ہوگی حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 528 امام کی قرائت مقتدی کی قرائت شمار ہوگی حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 529 ظہر و عصر میں امام کے پیچھے تلاوت؟ قول تابعی سعید بن جبیر
- 530 امام کو تلاوت میں غلطی لاحق ہونا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 531 امام کی غلطی کی اصلاح قول صحابی حضرت ابن عمر
- 532 امام کے پیچھے تلاوت رکاوٹ ہے حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 533 سجدہ کرنے کی فضیلت حدیث نبوی، قولی حضرت ابوذر
- 534 مختصر مگر مکمل نماز پڑھانا سنت ہے فعل صحابی حضرت ابن مسعود
- 535 حضرت عبداللہ بن مسعود کی فضیلت حدیث نبوی حضرت ابن مسعود
- 536 تشہد کے کلمات کی تعلیم حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن مسعود

- 537 قنوت نازلہ صرف ایک ماہ تک پڑھی گئی حضرت نبوی، فعلی حضرت ابن مسعود
- 538 سورہ ”ص“ میں سجدہ تلاوت قول صحابی حضرت ابن عباس
- 539 تشہد کے کلمات کیا ہیں؟ حدیث نبوی حضرت ابن مسعود
- 540 سورہ فاتحہ اور مزید کسی سورت کی تلاوت قول صحابی حضرت عمر
- 541 مسروق کی انگوٹھی کا نقش بیان تابعی محمد بن منشی
- 542 نبی اکرم نے صرف ایک ماہ قنوت نازلہ پڑھی حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن مسعود
- 543 سورہ ”انشقاق“ میں سجدہ تلاوت فعل صحابی حضرت عمر
- 544 ”بسم اللہ“ پست آواز میں پڑھنا سنت ہے حدیث نبوی، فعلی حضرت براء
- 545 تشہد کے کلمات کی قرآن کی طرح تعلیم دینا حدیث نبوی، فعلی حضرت براء
- 546 تکبیر کہنے کی قرآن کی طرح تعلیم دینا حدیث نبوی، فعلی حضرت جابر
- 547 اشارے سے سجدہ تلاوت کرنا قول تابعی علقمہ
- 548 صرف قمیص پہن کر نماز ادا کرنا فعل صحابی حضرت جابر
- 549 صرف قمیص پہن کر نماز ادا کرنا فعل صحابی حضرت جابر
- 550 ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت جابر
- 551 شرمگاہ کا پردہ اس کی بے پردگی کا وبال حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 552 عورت کا مرد کے پہلو میں نماز ادا کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 553 پہلے قضا نماز ادا کرنا ضروری ہے قول تابعی ابراہیم نخعی
- 554 نماز کے دوران کوئی عمل کرنا فعل صحابی حضرت ابن مسعود
- 555 نماز کے دوران تری محسوس ہونا قول صحابی حضرت ابو ہریرہ
- 556 نماز کے دوران تری محسوس ہونا قول صحابی حضرت ابن عباس
- 557 نماز میں منہ ڈھانپ لینا مکروہ ہے قول تابعی ابراہیم نخعی
- 558 سات مواقع پر رفع یدین کیا جائے گا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 559 پہلی مرتبہ کے بعد رفع یدین نہیں کیا جائیگا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 560 نماز کے دوران سلام کا جواب دینا قول تابعی ابراہیم نخعی

- 561 امام سے پہلے نماز ختم کر دینا؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 562 کیا ہر شخص کو دو کپڑے دستیاب ہوتے ہیں؟ حدیث نبوی، قولی حضرت ابو ہریرہ
- 563 ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے سے متعلق سوال حدیث نبوی، قولی سعید بن مسیب
- 564 رفع یدین میں حضرت عبداللہ کا معمول فعل صحابی حضرت ابن مسعود
- 565 کون سی چیز نماز کو توڑ دیتی ہے؟ حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 566 اگر عورت و نمازی کے درمیان خاصا فاصلہ ہو؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 567 ناف سے گھٹنے تک کے درمیان کی جگہ ستر ہے حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ
- 568 نبی اکرم کا سیدہ عائشہ کے پہلو میں نماز ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 569 حضرت وائل بن حجر (ان کی روایت) پر تبصرہ بیان تابعی ابراہیم نخعی
- 570 حضرت وائل اور حضرت عبداللہ کا موازنہ بیان تابعی ابراہیم نخعی
- 571 ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے سے متعلق سوال حدیث نبوی، قولی حضرت ابو ہریرہ
- 572 حضرت جابر کا ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا اثر صحابی حضرت جابر بن عبداللہ
- 573 تصویر والے گھر میں فرشتے نہیں آتے حدیث نبوی، فعلی حضرت علی
- 574 تصویر والے گھر میں فرشتے نہیں آتے حدیث نبوی، فعلی ابو اسحاق سبعی
- 575 ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا فعل صحابی حضرت جابر بن عبداللہ
- 576 سواری پر عید کا خطبہ دینا فعل صحابی حضرت مغیرہ بن شعبہ
- 577 فجر کی سنتیں اہتمام سے ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 578 ایام تشریق کی تکبیریں فعل صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 579 چار لوگوں پر جمعہ لازم نہیں ہے حدیث نبوی، قولی محمد بن کعب قرظی
- 580 جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عمر
- 581 جو شخص جمعہ کے لئے آئے وہ غسل کرے حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عمر
- 582 اپنے گھروں میں بھی نماز ادا کرو حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عمر
- 583 نبی اکرم نے خانہ کعبہ میں کہاں نماز ادا کی حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عمر
- 584 عیدین کا خطبہ خاموشی سے سننا قول تابعی ابراہیم نخعی

ابراہیم نخعی	قول تابعی	585	سلام پھیر کر نماز ختم ہو جاتی ہے
حضرت عبداللہ بن مسعود	قول صحابی	586	جمعہ کے دن کلام کرنے کا نتیجہ
حضرت عبداللہ بن عمر	حدیث نبوی، قولی	587	سورج گرہن کی نماز
حضرت عبداللہ بن مسعود	قول صحابی	588	عید کی نماز کیسے ادا کی جائے گی
ابراہیم نخعی	قول تابعی	589	عید کی نماز خطبے سے پہلے ادا کی جائے گی
حضرت عبداللہ بن مسعود	حدیث نبوی، قولی	590	سورج گرہن کی نماز
حضرت عبداللہ بن عباس	حدیث نبوی، فعلی	591	عید کی نماز سے پہلے یا بعد میں نفل ادا کرنا؟
حضرت ابو ہریرہ	حدیث نبوی، قولی	592	جمعہ کے دن کی سنتیں
سیدہ ام عطیہ	حدیث نبوی، فعلی	593	خواتین کا نماز عید میں شرکت کرنا
ابراہیم نخعی	قول تابعی	594	جمعہ کے خطبہ کے دوران سلام کا جواب دینا
حضرت ابو ہریرہ	حدیث نبوی، فعلی	595	استحارہ کی تعلیم دینا
حضرت ابوذر غفاری	حدیث نبوی، فعلی	596	ظہر سے پہلے چار رکعات سنت ادا کرنا
ابراہیم نخعی	فعل صحابی	597	فجر اور ظہر سے پہلے کی سنتیں
حضرت مغیرہ بن شعبہ	حدیث نبوی، فعلی	598	نبی اکرم کا عبادت میں اہتمام
حضرت نعمان بن بشیر	حدیث نبوی، فعلی	599	جمعہ کی نماز میں سورہ الم تنزيل کی تلاوت
ابراہیم نخعی	قول تابعی	600	مسجد میں تاخیر سے آنا
حضرت نعمان بن بشیر	حدیث نبوی، فعلی	601	عیدین اور جمعہ کی نماز میں تلاوت
حضرت نعمان بن بشیر	حدیث نبوی، فعلی	602	عیدین اور جمعہ کی نماز میں تلاوت
حضرت عبداللہ بن عمر	حدیث نبوی، فعلی	603	جمعہ کے دن خطبہ سے پہلے بیٹھنا
حضرت عبداللہ بن عمر	قول صحابی	604	وتر کی اہمیت
سیدہ ام ہانی	حدیث نبوی، فعلی	605	آٹے کے نشان والے برتن سے غسل کرنا
حضرت عبداللہ بن مسعود	حدیث نبوی، فعلی	606	نبی اکرم کا خطبہ جمعہ کا طریقہ
سیدہ ام عطیہ	حدیث نبوی، فعلی	607	خواتین کا عید کے اجتماع میں شریک ہونا
سیدہ ام عطیہ	حدیث نبوی، فعلی	608	خواتین کو عید میں شریک ہونے کی اجازت

- 609 قرآن کے الفاظ کی وضاحت قول تابعی ابراہیم نخعی
- 610 ظہر اور جمعہ سے پہلے کی سنتیں قول تابعی ابراہیم نخعی
- 611 عشاء کے بعد چار رکعات ادا کرنے کا ثواب قول صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 612 نماز میں خاموشی اختیار کرنا قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 613 جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ و منافقین کی تلاوت حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عباس
- 614 خواتین کیلئے عید کے اجتماع میں شریک ہونے کی اجازت حدیث نبوی، فعلی سیدہ ام عطیہ
- 615 رمضان میں اہتمام سے عبادت کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 616 منافق ہونے کا خوف قول صحابی حضرت ابو موسیٰ اشعری
- 617 فتح مکہ کے دن نبی اکرم کا نماز ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ ام ہانی
- 618 نبی اکرم کا استخارہ کی تعلیم دینا حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 619 سواری پر فرض نماز ادا نہ کرنا فعل صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 620 نبی اکرم کا خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عمر
- 621 سواری پر فرض نماز ادا نہ کرنا فعل صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 622 رات کے وقت عبادت کا ثواب حدیث نبوی، قولی حضرت ابوسعید خدری
- 623 نبی اکرم کے نوافل اور وتر حدیث نبوی، فعلی امام باقر
- 624 سواری پر نوافل ادا کرنا فعل صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 625 جمعہ کے دن غسل افضل ہے حدیث نبوی، قولی حضرت انس بن مالک
- 626 جمعہ کے دن غسل کا حکم کیوں ہوا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 627 پست آواز میں بسم اللہ پڑھنا حدیث نبوی، فعلی حضرت براء بن عازب
- 628 وتر کا حکم قول صحابی حضرت علی بن ابوطالب
- 629 ظہر کے بعد دو رکعات سنت حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عباس
- 630 ایام تشریق کی تکبیر کا حکم قول تابعی ابراہیم نخعی
- 631 عشاء کے بعد کے نوافل حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عمر
- 632 نوافل کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عباس

- 633 عمامہ پر سجدہ کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 634 رکوع و سجدے میں جاتے ہوئے تکبیر کہنا فعل صحابی حضرت ابو ہریرہ
- 635 امام کا ربنا لک الحمد پڑھنا قول تابعی عطاء بن ابی رباح
- 636 سات ہڈیوں پر سجدے کا حکم حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عباس
- 637 بیمار شخص کا حکم قول تابعی ابراہیم نخعی
- 638 بیہوش رہنے والے بیمار کا حکم قول صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 639 سات ہڈیوں پر سجدے کا حکم حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عباس
- 640 تشہد اور سجدے میں شک ہونا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 641 نماز میں نسیان لاحق ہونا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 642 سہو کے بغیر سجدہ کرنا فعل صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 643 نماز میں شک ہونا قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 644 امام کی اقتداء میں سجدہ سہو کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 645 بھول کر تین مرتبہ سجدہ کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 646 جب وسوسہ پیدا ہو؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 647 نماز کے بعد شک لاحق ہونا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 648 مجثمہ کی ممانعت حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عمر
- 649 وتر میں تکرار کا حکم فعل صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 650 امام کو متوجہ کرنے کا طریقہ حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عمر
- 651 خواتین کا نماز ادا کرنے کا طریقہ حدیث نبوی، تقریری حضرت عبداللہ بن عمر
- 652 قبلہ کی مخالف سمت میں نماز ادا کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 653 سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا حدیث نبوی، قولی حضرت ابوسعید خدری
- 654 حضرت ابو بکر صدیق کا عمل فعل صحابی مسروق
- 655 تنگ جگہ پر نماز ادا کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 656 بیماری کی حالت میں نماز ادا کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی

- 657 وتر کے درمیان سلام نہیں پھیرا جائے گا حضرت ابوسعید خدری حدیث نبوی، قولی
- 658 چٹائی پر سجدہ کرنا حضرت ابوسعید خدری حدیث نبوی، فعلی
- 659 رکوع کرنے کا طریقہ حضرت عمر بن خطاب فعل صحابی
- 660 نماز میں احتباء کے طور پر بیٹھنا حسن بصری حدیث نبوی، فعلی
- 661 قصر پندرہ دن قیام کے ارادے پر ہوگی حضرت عبداللہ بن عمر قول صحابی
- 662 سفر کے دوران قصر نماز ادا کرنا حضرت عبداللہ بن مسعود حدیث نبوی، فعلی
- 663 پندرہ دن قیام کی نیت پر مکمل نماز پڑھنا حضرت عبداللہ بن عمر قول صحابی
- 664 قصر نماز پڑھنے کی ہدایت حضرت عمر بن خطاب قول صحابی
- 665 مسافر، مقیم کے پیچھے مکمل نماز پڑھے گا ابراہیم نخعی قول تابعی
- 666 قصر نماز میں احتیاط حضرت عبداللہ بن مسعود قول صحابی
- 667 نبی اکرم کی آخری نمازیں سیدہ عائشہ حدیث نبوی، فعلی
- 668 وتر میں مسنون قرأت سیدہ عائشہ حدیث نبوی، فعلی
- 669 نماز کے آغاز میں تکبیر ابراہیم نخعی قول تابعی
- 670 نماز کے آغاز میں رفع یدین حضرت براء بن عازب حدیث نبوی، فعلی
- 671 وتر میں مسنون قرأت حضرت عبداللہ بن عباس حدیث نبوی، فعلی
- 672 وتر، مزید حکم ہے حضرت عبداللہ بن عمر حدیث نبوی، قولی
- 673 رکوع میں گھٹنے پکڑنے کا حکم حضرت سعد بن مالک بیان صحابی
- 674 رکوع میں گھٹنے پکڑنے کا حکم حضرت سعد بن ابی وقاص بیان صحابی
- 675 نماز کے آداب حضرت عبداللہ بن عمر بیان صحابی
- 676 نماز کی مختلف صورتیں حضرت عبداللہ بن عباس بیان صحابی
- 677 کانوں کی لوت تک رفع یدین حضرت وائل بن حجر حدیث نبوی، فعلی
- 678 ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھنا حضرت وائل بن حجر حدیث نبوی، فعلی
- 679 بایاں پاؤں بچھانا حضرت وائل بن حجر حدیث نبوی، فعلی
- 680 میت کو حنوط لگانا سالم بن عبداللہ قول تابعی

- 681 نماز میں درندوں کی طرح نہیں بیٹھنا حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عمر
- 682 تین رکعات وتر ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 683 وتر میں مسنون قرأت حدیث نبوی، فعلی حضرت عبدالرحمن
- 684 وتر کی اہمیت قول صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 685 صبح صادق کے بعد وتر ادا کرنا؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 686 دوسرے کی طرف سے نماز ادا کرنا؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 687 نماز کا آغاز کیسے ہوتا ہے؟ قول تابعی امام ابوحنیفہ
- 688 کپڑا سمیٹ کر نماز پڑھنا حدیث نبوی، فعلی حضرت ابوحنیفہ
- 689 نماز ختم کرنا قول صحابی حضرت عبداللہ بن عباس
- 690 دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا حدیث نبوی، فعلی ابراہیم نخعی
- 691 ریت اور مٹی پر نماز ادا کرنا فعل تابعی ابراہیم نخعی
- 692 کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا اجر قول تابعی سعید بن جبیر
- 693 سترہ کو کھڑا کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 694 سجدہ میں جاتے ہوئے زانو کا سہارا لینا فعل صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 695 نماز کے دوران ایک ہاتھ دوسرے پر رکھنا حدیث نبوی، فعلی ابراہیم نخعی
- 696 دونوں طرف سلام پھیرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 697 نماز کے بعد کسی بھی طرف سے اٹھ جانا حدیث نبوی، فعلی عطاء بن ابی رباح
- 698 مغرب کی نماز میں مسبوق کا حکم قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 699 نماز میں مسبوق کا حکم قول تابعی ابراہیم نخعی
- 700 سلام پھیرنے کا طریقہ حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 701 نماز میں سہو ہو جانا فعلی تابعی علقمہ
- 702 نبی اکرم کو نماز میں سہو ہو جانا حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 703 عشاء کی نماز کے بعد بات چیت ممنوع قول صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 704 نماز میں بناء کا حکم قول تابعی ابراہیم نخعی

- 705 بناء کی شرائط قول تابعی ابراہیم نخعی
- 706 نماز کے دوران سلام کا جواب دینا؟ حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 707 نماز کے دوران ممنوعہ کام قول تابعی ابراہیم نخعی
- 708 قصر نماز ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت انس بن مالک
- 709 اشارے سے نماز ادا کرنا؟ حدیث نبوی، قولی حضرت جابر بن عبداللہ
- 710 صف کے پیچھے اکیلے نماز ادا کرنا؟ حدیث نبوی، قولی حضرت ابوبکرہ
- 711 نماز میں شک ہو جانا؟ قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 712 فجر اور عشاء کی نماز باقاعدگی سے ادا کرنا حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عباس
- 713 طویل نماز پڑھانا حدیث نبوی، قولی ابراہیم نخعی
- 714 فجر اور عشاء باجماعت ادا کرنا حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عباس
- 715 صفیں درست رکھنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 716 پہلے صف کی فضیلت قول تابعی ابراہیم نخعی
- 717 امامت کا زیادہ حق دار کون؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 718 دیہاتی یا غلام کا امامت کرنا؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 719 دو آدمیوں کا باجماعت نماز ادا کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 720 ایک سے زیادہ لوگ جماعت ہوتے ہیں؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 721 بلند جگہ پر امامت کرنا فعل صحابی حضرت حذیفہ بن یمان
- 722 امام کے کھڑے ہونے کی جگہ فعل تابعی ابراہیم نخعی
- 723 امام سے پہلے اٹھ جانا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 724 چٹائی پر نماز ادا کرنا فعل صحابی حضرت عبداللہ بن عباس
- 725 قبلہ کی سمت تھوک دینا قول صحابی حضرت حذیفہ بن یمان
- 726 صفیں درست رکھنے والوں کا اجر حدیث نبوی، قولی حضرت ابوسعید خدری
- 727 تین آدمیوں کا باجماعت نماز ادا کرنا؟ فعل صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 728 مسجد میں تھوکنا گناہ ہے حدیث نبوی، قولی حضرت انس بن مالک

- 729 امام کی تکبیر کا وقت قول تابعی ابراہیم نخعی
- 730 جماعت کے لئے کھڑے ہونے کا وقت قول تابعی ابراہیم نخعی
- 731 مقتدیوں کی سہولت کا خیال رکھنا حدیث نبوی، قولی حضرت ابو ہریرہ
- 732 مختصر نماز پڑھانے کا حکم حدیث نبوی، قولی حضرت ابو ہریرہ
- 733 سونے سے پہلے عشاء پڑھنا قول صحابی حضرت عبداللہ بن عباس
- 734 امامت کی نیت کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 735 باجماعت نماز کی فضیلت حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عباس
- 736 مسجد کے احترام کا خیال قول تابعی ابراہیم نخعی
- 737 جنبی کی امامت؟ قول تابعی حبیب بن ابوثابت
- 738 جنبی کی امامت؟ قول صحابی حضرت علی
- 739 حضرت عمر کا واقعہ فعل صحابی حضرت عمر
- 740 فجر کے بعد اپنی جگہ بیٹھے رہنا حدیث نبوی، فعلی حضرت جابر بن سمرہ
- 741 صفیں درست رکھنے کی ہدایت قول صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 742 خواتین کا فجر و عشاء باجماعت ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عمر
- 743 مسجد کی چھت پر نماز ادا کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 744 امام اور مقتدی کے درمیان کوئی چیز ہونا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 745 مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان حدیث نبوی، فعلی حضرت بریدہ
- 746 باجماعت نماز کی فضیلت قول تابعی سعید بن جبیر
- 747 ایک شخص اور ایک عورت کی امامت کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عباس
- 748 امام کے آگے نماز درست نہیں ہوتی قول تابعی ابراہیم نخعی
- 749 گھر میں نماز ادا کر لینا؟ حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 750 فجر یا مغرب کو دہرانا؟ قول صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 751 امام سجدہ سہونہ کرے؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 752 قبلہ کی سمت میں تھوکنے کی ممانعت حدیث نبوی، قولی حضرت انس بن مالک

- 753 تین قسم کے لوگ امامت نہیں کر سکتے
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 754 نبی اکرم کی بیماری کے دوران نماز باجماعت ادا کرنا
حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 755 ایک صحابی کو حدث لاحق ہونا
فعل صحابی نامعلوم
- 756 مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان
حدیث نبوی، قولی حضرت بریدہ
- 757 نماز سے پہلے کھانا کھالینا
حدیث نبوی، قولی حضرت انس بن مالک
- 758 اقامت کے بعد نوافل کی ممانعت
حدیث نبوی، قولی حضرت ابو ہریرہ
- 759 نماز خوف کا طریقہ
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 760 نماز خوف کا طریقہ
قول صحابی حضرت عبداللہ بن عباس
- 761 تنہا نماز خوف ادا کرنا
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 762 میت کو بنانا، سنوارنا؟
قول صحابی سیدہ عائشہ
- 763 نماز جنازہ میں چار تکبیریں
فعل صحابی حضرت علی
- 764 نماز جنازہ میں تکبیروں کی مختلف تعداد
حدیث نبوی، فعلی ابراہیم نخعی
- 765 نماز جنازہ میں تکبیروں کی مختلف تعداد
حدیث نبوی، فعلی حضرت علی
- 766 نماز جنازہ میں چار تکبیریں
حدیث نبوی، فعلی حضرت ابوسعید خدری
- 767 روضہ رسول پر حاضری
عمل تابعی ایوب سختیانی
- 768 نماز جنازہ کی دعا
حدیث نبوی، فعلی حضرت ابو ہریرہ
- 769 جنازہ کے ساتھ عورتوں کو نہ لے جانا
حدیث نبوی، فعلی حضرت ابوعطیہ وادعی
- 770 نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہنا
فعل صحابی حضرت عبداللہ
- 771 نماز جنازہ میں تکبیروں کا تعین
فعل صحابی حضرت عمر
- 772 حنوط میں ممنوعہ اشیاء
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 773 جنازے کے آگے یا پیچھے چلنے کا حکم؟
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 774 جنازے کے آگے ذرا ہٹ کے چلنا
فعل تابعی ابراہیم نخعی
- 775 جنازے کے آگے چلنے کا حکم؟
قول تابعی حماد بن ابوسلمہ
- 776 جنازہ دیکھ کر کھڑے نہ ہونا
قول تابعی ابراہیم نخعی

777	جنازے کے ساتھ جانے والا کب بیٹھے گا؟	قول تابعی	ابراہیم نخعی
778	عیسائی کے جنازے کے ساتھ جانا	عمل صحابی	متعدد اصحاب
779	حضرت عبداللہ بن عمر کی ہدایات	قول صحابی	حضرت عبداللہ بن عمر
780	نبی اکرم کو کیسے قبر میں اتارا گیا؟	بیان صحابی	حضرت بریدہ
781	نماز جنازہ کی تکبیریں رہ جانے کا حکم؟	قول تابعی	ابراہیم نخعی
782	میت کے گھر میں اذان دینا؟	قول صحابی	حضرت عبداللہ بن مسعود
783	میت کو کندھا دینے کا طریقہ	بیان صحابی	حضرت عبداللہ بن مسعود
784	نماز جنازہ میں قرأت نہیں ہوگی	قول تابعی	ابراہیم نخعی
785	نماز جنازہ کا مسنون طریقہ	قول تابعی	ابراہیم نخعی
786	نماز جنازہ کون پڑھائے گا؟	قول تابعی	ابراہیم نخعی
787	تیمم کر کے نماز جنازہ پڑھنا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
788	نبی اکرم کی قبر مبارک	بیان تابعی	ابراہیم نخعی
789	خاتون اور بچے کی نماز جنازہ	عمل صحابی	حضرت عبداللہ بن عمر
790	نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت عبداللہ
791	زانہ کی نماز جنازہ	فعل صحابی	حضرت عبداللہ بن عمر
792	خاتون اور بچے کی نماز جنازہ	فعل صحابی	حضرت عبداللہ بن عمر
793	خواتین اور مردوں کی نماز جنازہ	فعل صحابی	حضرت ابو ہریرہ
794	کئی جنازوں کی نماز جنازہ	قول تابعی	ابراہیم نخعی
795	عورت کی نماز جنازہ کون پڑھائے گا؟	قول تابعی	امام شعبی
796	نومولود بچے کی نماز جنازہ	قول تابعی	ابراہیم نخعی
797	مردہ پیدا ہونے والا بچہ؟	قول تابعی	ابراہیم نخعی
798	نبی اکرم کی قبر مبارک	بیان تابعی	ابراہیم نخعی
799	قبریں بلند رکھو	قول تابعی	ابراہیم نخعی
800	نبی اکرم کی قبر مبارک	بیان صحابی	سیدہ ام عطیہ

- | | | | |
|-----|--|-----------------|-----------------------|
| 801 | قبر کو مربع بنانے کی ممانعت | حدیث نبوی | نامعلوم |
| 802 | قبر پر پاؤں رکھنے کی ممانعت | قول صحابی | حضرت عبداللہ بن مسعود |
| 803 | میت کو کس سمت سے قبر میں اتارا جائے | قول تابعی | ابراہیم نخعی |
| 804 | قبر میں کتنے لوگ اتریں | قول تابعی | ابراہیم نخعی |
| 805 | شہید کی اضافی چیزیں اتار لی جائیں | قول تابعی | ابراہیم نخعی |
| 806 | شہید اور زخمی کا حکم مختلف ہے | قول تابعی | ابراہیم نخعی |
| 807 | زکوٰۃ کا نصاب | قول تابعی | ابراہیم نخعی |
| 808 | جانوروں کی زکوٰۃ | قول تابعی | ابراہیم نخعی |
| 809 | راہبوں کو زکوٰۃ دینا | قول تابعی | ابراہیم نخعی |
| 810 | گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ لازم نہیں | حدیث نبوی، قولی | حضرت ابو ہریرہ |
| 811 | جانوروں کی زکوٰۃ کا نصاب | قول تابعی | ابراہیم نخعی |
| 812 | ذاتی استعمال کے اونٹوں کا حکم | حدیث نبوی، قولی | حضرت علی |
| 813 | جو شخص بلا ضرورت مانگے، اس کا وبال | حدیث نبوی، قولی | حضرت عبداللہ بن مسعود |
| 814 | رکاز کی وضاحت | حدیث نبوی، قولی | حضرت عبداللہ بن عمر |
| 815 | رکاز میں خمس لازم ہے | حدیث نبوی، قولی | ابراہیم نخعی |
| 816 | زکوٰۃ کی وصولی کے لئے اہلکار بھیجنا | فعل صحابی | حضرت عمر بن خطاب |
| 817 | زمین کی پیداوار پر عشر لازم ہے | قول تابعی | ابراہیم نخعی |
| 818 | عشر اور اخراج ایک ساتھ لازم نہیں ہونگے | حدیث نبوی، قولی | حضرت عبداللہ بن مسعود |
| 819 | مسلمان کی معذرت قبول نہ کرنے کا گناہ؟ | حدیث نبوی، قولی | حضرت بریدہ |
| 820 | کم پیداوار پر عشر لازم ہوگا | قول تابعی | ابراہیم نخعی |
| 821 | زمین کی ہر پیداوار پر عشر لازم ہوگا | حدیث نبوی، قولی | حضرت انس بن مالک |
| 822 | سامان تجارت پر عشر کا حکم | فعل صحابی | حضرت عمر بن خطاب |
| 823 | زکوٰۃ کی وصولی کے احکام | فعل صحابی | حضرت عمر بن خطاب |
| 824 | زیورات کی زکوٰۃ کا حکم | قول صحابی | حضرت عبداللہ بن مسعود |

- 825 جواہرات کی زکوٰۃ کا حکم قول تابعی ابراہیم نخعی
- 826 زکوٰۃ اور قرض کی ادائیگی قول صحابی حضرت عثمان غنی
- 827 یتیم کے مال پر زکوٰۃ لازم نہیں حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 828 یتیم کے مال پر زکوٰۃ لازم نہیں قول تابعی ابراہیم نخعی
- 829 قرض دی ہوئی رقم پر زکوٰۃ کا حکم؟ قول صحابی حضرت علی
- 830 قرض کی زکوٰۃ کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 831 صدقہ فطر کا حکم قول تابعی ابراہیم نخعی
- 832 غلاموں کا صدقہ فطر قول تابعی ابراہیم نخعی
- 833 مکاتب غلاموں کا صدقہ فطر فعل صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 834 روزے کی جزاء حدیث نبوی، قولی حضرت ابو ہریرہ
- 835 شب قدر کی پہچان بیان صحابی حضرت ابی بن کعب
- 836 دونوں کا روزہ ممنوع ہے حدیث نبوی، قولی حضرت ابوسعید خدری
- 837 ایام بیض کے روزہ کی ترغیب حدیث نبوی، قولی حضرت عمر بن خطاب
- 838 ایام تشریق کے روزوں کی ممانعت حدیث نبوی، فعلی حضرت ابوسعید خدری
- 839 ایام بیض کے روزوں کی ترغیب حدیث نبوی، قولی حضرت عمار بن یاسر
- 840 مشکوک دن میں روزے کی ممانعت حدیث نبوی، فعلی حضرت ابوسعید خدری
- 841 رمضان میں عمرہ کرنے کی فضیلت حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عباس
- 842 عاشورہ کے دن روزہ رکھنا حدیث نبوی، قولی حضرت حمید بن عبدالرحمن
- 843 چُپ کے روزے اور صوم وصال کی ممانعت حدیث نبوی، فعلی حضرت ابو ہریرہ
- 844 شعبان کے روزوں کی ترغیب حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عمر
- 845 شب قدر کا ذکر حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 846 شب قدر 27 ویں رات ہوتی ہے قول صحابی حضرت ابی بن کعب
- 847 چُپ کے روزے اور صوم وصال کی ممانعت حدیث نبوی، قولی حضرت نزال بن سبرہ
- 848 صوم وصال کی ممانعت حدیث نبوی، فعلی حضرت ابو ہریرہ

- 849 حیض کی حالت کا حکم حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 850 نبی اکرم کا صوم وصال رکھنا حدیث نبوی، فعلی علی بن اقر
- 851 عاشورہ اور عرفہ کے دن روزے کی فضیلت بیان تابعی سعید بن جبیر
- 852 ایام بیض کے روزوں کی ترغیب حدیث نبوی، فعلی حضرت عمر بن خطاب
- 853 ایام بیض کے روزوں کی ترغیب حدیث نبوی، فعلی حضرت عمر بن خطاب
- 854 صوم وصال اور چپ کے روزے کی ممانعت حدیث نبوی، فعلی حضرت ابو ہریرہ
- 855 جنابت کی حالت میں روزہ شروع کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 856 سحری و افطاری میں تاخیر یا جلدی عمل صحابی حضرت حذیفہ
- 857 جنابت کی حالت میں روزہ شروع کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ ام سلمہ
- 858 روزے کی حالت میں کچھنے لگوانا فعل صحابی سیدہ ام سلمہ
- 859 روزے کی حالت میں کچھنے لگوانا حدیث نبوی، فعلی حضرت انس بن مالک
- 860 روزے کی حالت میں کچھنے لگوانا حدیث نبوی، قولی حضرت انس بن مالک
- 861 روزے کی حالت میں کچھنے لگوانا فعل صحابی حضرت سعد وزید
- 862 صبح صادق سے پہلے اذان دینا حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عمر
- 863 روزے کی حالت میں بوسہ لینا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 864 روزے کی حالت میں کچھنے لگوانا حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عباس
- 865 سفر کے دوران روزہ رکھنا عمل صحابی حضرت حذیفہ
- 866 سفر کے دوران روزہ رکھنا حدیث نبوی، قولی حضرت عروہ بن زبیر
- 867 روزے کی حالت میں بوسہ لینا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 868 روزے کی حالت میں بوسہ لینا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 869 روزے کے ممنوعہ ایام قول صحابی سیدہ عائشہ
- 870 روزے کی حالت میں کچھنے لگوانا حدیث نبوی، فعلی حضرت انس بن مالک
- 871 روزے کی حالت میں جسم مس کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 872 جنابت کی حالت میں روزہ شروع کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ

873	جنابت کی حالت میں روزہ شروع کرنا	حدیث نبوی، فعلی	سیدہ عائشہ صدیقہ
874	روزے کی حالت میں بوسہ لینا	حدیث نبوی، فعلی	ابراہیم نخعی
875	روزے کی حالت میں جسم مس کرنا	حدیث نبوی، فعلی	ابراہیم نخعی
876	روزے کی حالت میں بوسہ لینا	حدیث نبوی، فعلی	سیدہ عائشہ
877	روزے کی حالت میں بوسہ لینا	حدیث نبوی، فعلی	سیدہ عائشہ
878	سفر کے دوران روزہ ترک کرنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت انس بن مالک
879	روزہ کی حالت میں بوسہ لینا	حدیث نبوی، فعلی	سیدہ عائشہ
880	قرآن کی آیت کی وضاحت	قول تابعی	مجاہد
881	سفر کے دوران روزہ رکھنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت انس بن مالک
882	روزے کی حالت میں پچھنے لگوانا	عمل صحابی	سیدہ ام سلمہ
883	غلطی سے غروب آفتاب سے پہلے روزہ افطار کرنا	عمل صحابی	حضرت عمر بن خطاب
884	جس عورت پر مسلسل دو ماہ کے روزے واجب ہوں	قول تابعی	ابراہیم نخعی
885	روزے کی حالت میں حلق میں پانی چلے جانا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
886	روزے کی حالت میں قے کا حکم	قول تابعی	ابراہیم نخعی
887	روزہ توڑنے کا کفارہ	حدیث نبوی، قولی	سعید بن مسیب
888	روزہ توڑنے کا کفارہ	قول تابعی	ابراہیم نخعی
889	اعتکاف کی نذر	حدیث نبوی، قولی	حضرت عمر بن خطاب
890	رمضان میں عمرہ کرنے کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عباس
891	انبیائے کرام کا خانہ کعبہ آنا	بیان تابعی	سالم افسس
892	حضرت ہود اور صالح کی قبر	بیان تابعی	عطاء بن سائب
893	رکن یمانی اور مقام ابراہیم کی گواہی	(حدیث نبوی)	امام ابو حنیفہ
894	حج کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوذر غفاری
895	کون سے دنوں میں عمرہ نہیں کرنا چاہیے	قول صحابی	سیدہ عائشہ
896	رمضان میں عمرہ کرنے کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت عبداللہ بن عباس

- 897 حج کے احرام کو عمرہ میں تبدیل کرنا حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 898 مکہ کے گھروں کا معاوضہ حرام ہے حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عمر
- 899 اہل مکہ کیلئے ہدایات قول صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 900 احرام والے شخص کا مرجانا قول صحابی سیدہ عائشہ
- 901 حج جلدی کر لینا چاہیے حدیث نبوی، قولی حضرت ابوسعید خدری
- 902 حج قرآن سنت ہے قول صحابی حضرت عمر
- 903 حاجی کی مغفرت حدیث نبوی، قولی اسحاق قرشی
- 904 مکہ کی زمین فروخت کرنا منع ہے حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عمر
- 905 مکہ کے گھروں کا معاوضہ حرام ہے حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عمر
- 906 افضل حج کون سا ہے؟ حدیث نبوی، قولی حضرت ابن مسعود
- 907 رمی جمرات کے وقت تلبیہ پڑھنا حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عباس
- 908 تلبیہ کب منقطع ہوگا؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 909 حج میں شرط عائد کرنا؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 910 رمل کہاں سے کہاں تک ہوگا؟ حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عباس
- 911 اشہر حج سے پہلے احرام باندھنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 912 اشہر حج میں مکہ سے احرام باندھنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 913 خوشبو استعمال کرنا حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 914 عصر کے بعد طواف کے نوافل ادا نہ کرنا فعل صحابی حضرت ابن عمر
- 915 حج تمتع کرنے والا کب احرام کھولے گا؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 916 عورت محرم یا شوہر کے بغیر حج پر نہ جائے حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عباس
- 917 احرام کھولنے پر سر منڈوالینا افضل ہے قول تابعی ابراہیم نخعی
- 918 مزدلفہ میں مغرب و عشاء ایک ساتھ ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت ابوایوب انصاری
- 919 حج کے لیے تاخیر سے پہنچنا حدیث نبوی، فعلی ابراہیم نخعی
- 920 پیدل حج کے لیے جانے کی نذر قول تابعی ابراہیم نخعی

- 921 حج تمتع سے منع کرنا فعل صحابی حضرت عمر
- 922 ”اشہر معلومات“ کی وضاحت قول تابعی ابراہیم نخعی
- 923 حج قرآن کی اہمیت قول تابعی طاؤس
- 924 نبی اکرم نے حج قرآن کیا تھا حدیث نبوی، فعلی ابراہیم نخعی
- 925 نبی اکرم نے حج قرآن کیا تھا حدیث نبوی، فعلی ابراہیم نخعی
- 926 حج قرآن کی تلقین قول تابعی ابراہیم نخعی
- 927 عرفہ میں تنہا ظہر و عصر ادا کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 928 عرفہ میں تنہا نماز ادا کرنے کا طریقہ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 929 مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 930 عرفہ کا دن منانے کا حکم کیا ہے؟ عمل تابعی ابراہیم نخعی
- 931 عرفہ سے مزدلفہ پر سکون ہو کر جایا جائے قول صحابی حضرت عمر
- 932 سورج نکلنے کے بعد رمی کرنا حدیث نبوی، فعلی ابراہیم نخعی
- 933 قربانی کے دن تلبیہ پڑھنا فعل صحابی حضرت ابن مسعود
- 934 حائضہ پر طواف رخصت لازم نہیں حدیث نبوی، فعلی ابراہیم نخعی
- 935 رکن یمانی کا استلام سنت ہے بیان صحابی حضرت ابن عمر
- 936 تلبیہ کب شروع کیا جائے؟ بیان صحابی حضرت ابن عمر
- 937 عرفات میں تاخیر سے آنے والے کا حکم؟ فعل صحابی حضرت عمر
- 938 رمل سنت ہے حدیث نبوی، فعلی ابراہیم نخعی
- 939 رکن یمانی کا استلام سنت ہے حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 940 حجر اسود کا استلام سنت ہے حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 941 صفا و مروہ پر چڑھنا سنت ہے بیان تابعی سعید بن جبیر
- 942 ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھ لیا عمل تابعی سعید بن جبیر
- 943 حضرت ابی بن کعب کی قرأت بیان تابعی میمون بن مہران
- 944 روضہ مبارک پر حاضری کے آداب قول صحابی حضرت ابن عمر

- 945 موافقت کے مقامات کا تعین
حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عمر
- 946 ”کلمۃ التقویٰ“ کیا ہے؟
بیان صحابی حضرت عمر
- 947 حج قرآن میں دو مرتبہ طواف ہوگا
قول صحابی حضرت علی
- 948 رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان دعا
حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 949 قربانی کے جانوروں کے گلے میں ہار ڈالنا
حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 950 سیدہ عائشہ کی طرف سے قربانی کا جانور بھجوانا
حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 951 اہل عراق کے لیے ذات عرق میقات ہے
حدیث نبوی، فعلی ابراہیم نخعی
- 952 رکن یمانی کے پاس حضرت جبرائیل
حدیث نبوی، قولی حضرت ابن مسعود
- 953 رکن یمانی کا استلام سنت ہے
حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 954 موافقت کی تعین اور احکام
بیان صحابی حضرت عمر
- 955 گھر سے حج کا احرام باندھنا
قول صحابی حضرت علی
- 956 طلوع آفتاب سے پہلے رمی نہیں کرنی
حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عباس
- 957 سواری پر طواف کرنا
حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عباس
- 958 بیماری کی وجہ سے سواری پر طواف
حدیث نبوی، فعلی سعید بن جبیر
- 959 مزدلفہ میں مغرب و عشاء ایک ساتھ ادا کرنا
حدیث نبوی، فعلی حضرت ابوایوب
- 960 بیماری کی وجہ سے سواری پر طواف
حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عباس
- 961 تلبیہ کے آغاز کا وقت
حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 962 چار مسنون کام
حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 963 تنعیم سے عمرہ کرنا
حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 964 سواری کھڑی ہونے پر تلبیہ کا آغاز
حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 965 حضرت عثمان کے ایک مخصوص عمل
فعل صحابی حضرت عثمان
- 966 مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی ادائیگی
حدیث نبوی، فعلی حضرت ابوایوب
- 967 طلوع آفتاب سے پہلے رمی نہیں کرنی
حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عباس
- 968 عمرہ کے ممنوع ایام
حدیث نبوی، قولی سیدہ عائشہ

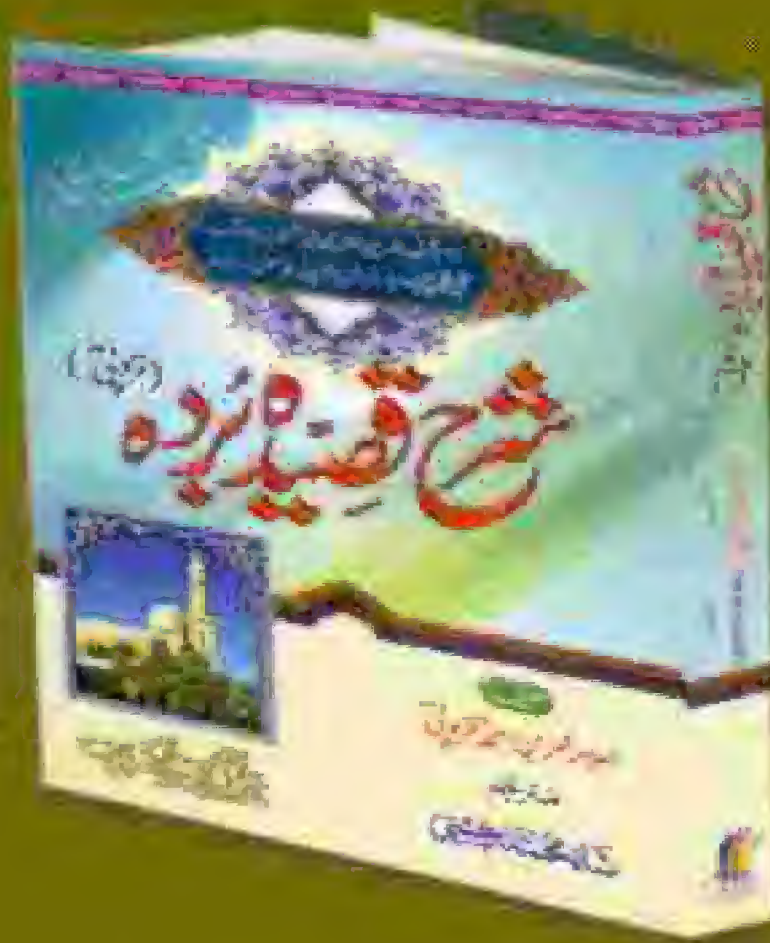
969	مزدلفہ میں نماز	بیان صحابی	حضرت ابن عمر
970	احرام میں رنگین کپڑا استعمال کرنا	فعل صحابی	حضرت ابن عمر
971	مینڈک مارنے کا کفارہ	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
972	حج کے احرام کو عمرہ میں تبدیل کرنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت جابر
973	حج تمتع کی ایک ذیلی صورت	قول تابعی	ابراہیم نخعی
974	جس کے ایام حج کے روزے رہ جائیں	قول تابعی	ابراہیم نخعی
975	کٹے ہوئے موزے پہن کر طواف	عمل تبع تابعی	سفیان ثوری
976	حالت احرام میں پھوڑا پھنسی دبا دینا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
977	جس کو ان سلا کپڑا دستیاب نہ ہو	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عباس
978	حالت احرام میں کچھنے لگوانا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابو حاض
979	حالت احرام میں چیل مار دینا	فعل صحابی	حضرت ابن عمر
980	سردرد کی دوا استعمال کرنا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
981	احرام والے شخص کا غسل کرنا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
982	احرام والے شخص کا ناخن ٹوٹ جانا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
983	احرام والے شخص کا مسواک کرنا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
984	احرام والا شخص کون سے جانور کو مار سکتا ہے؟	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
985	وقوف عرفہ کے بعد بیوی سے قربت	قول صحابی	حضرت ابن عباس
986	عرفات سے واپسی کے بعد بیوی سے قربت	قول صحابی	حضرت ابن عمر
987	حالت احرام میں احتیاط کی تلقین	قول صحابی	حضرت عمر
988	حالت احرام میں انزال ہو جانا	قول صحابی	حضرت ابن عباس
989	حالت احرام میں انزال ہو جانا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
990	حالت احرام میں بوسہ لینا	حدیث نبوی، فعلی	سیدہ عائشہ
991	رفٹ، فسوق اور جدال کی وضاحت	قول تابعی	ابراہیم نخعی
992	احرام والے مختلف افراد کی جنایت	قول تابعی	ابراہیم نخعی

- 993 حدود حرم میں ہرن کا تحفہ فعل صحابی حضرت ابن عمر
- 994 احرام والے شخص کا شکار کا گوشت کھانا حدیث نبوی، قول حضرت طلحہ
- 995 احرام والے شخص کا شکار کا گوشت کھانا حدیث نبوی حضرت ابو قتادہ
- 996 حج قرآن کے احرام میں جنایت کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 997 احرام والے شخص کا شکار کا گوشت کھانا قول صحابی حضرت ابو ہریرہ
- 998 جس کو جوتے دستیاب نہ ہوں حدیث نبوی، قول حضرت ابن عمر
- 999 جب قربانی کا جانور تھک جائے؟ قول صحابی سیدہ عائشہ
- 1000 احرام وال شخص کیسا لباس پہنے؟ حدیث نبوی، قول حضرت ابن عمر
- 1001 احرام والے شخص کا دوا استعمال کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1002 احرام میں خوشبو کی چمک حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 1003 حرم کی حدود میں تیر چلانا قول صحابی حضرت ابن عمر
- 1004 عمرہ ترک کرنے پر دم دینا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 1005 احرام اور خوشبو حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 1006 احرام میں خوشبو حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 1007 احرام میں خوشبو حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 1008 ایک غلط نذر کی تصحیح حدیث نبوی، فعلی حضرت ابو ہریرہ
- 1009 تنعیم سے عمرہ کا احرام حدیث نبوی سیدہ عائشہ
- 1010 حالت احرام میں پچھنے لگوانا حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عباس
- 1011 حالت احرام میں پچھنے لگوانا حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عباس
- 1012 کمر پر تھیلی باندھنے کا حکم؟ قول تابعی سعید بن مسیب
- 1013 شکار کا گوشت زاد سفر کے طور پر رکھنا حدیث نبوی حضرت زبیر
- 1014 قربانی کے جانور پر سوار ہونا حدیث نبوی، فعلی حضرت انس
- 1015 شتر مرغ کے انڈے کا کفارہ قول صحابی حضرت عبداللہ
- 1016 حیض کی وجہ سے عمرہ ترک کر دینا حدیث نبوی سیدہ عائشہ

- | | | |
|------------------|-----------|---|
| سیدہ عائشہ | حدیث نبوی | 1017 حیض کی وجہ سے عمرہ ترک کر دینا |
| سیدہ عائشہ | فعل صحابی | 1018 قربانی کا گمشدہ جانور مل جانے کا حکم |
| عطاء بن ابی رباح | قول تابعی | 1019 صفا و مروہ کے طواف میں رمل ترک کرنا |
| ابراہیم نخعی | قول تابعی | 1020 حج کے روزے ترک کرنے پر ہدی لازم |



ہمارے ادارے کی دیگر مطبوعات
دلکش طباعت تحقیقی اور منفرد موضوعات معیار اور جدت کی علامت



یوسف مارکیٹ، مغربی سرحد
اردو بازار، لاہور

فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

پروکسٹوبکس